جہانگیری

المُصَنَّف

عبد الرزاق

5

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

المصنّف

عبد الرزاق

5

الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

المُصَنَّف
عبد الرزاق

تصنیف ـــــــــــ الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ـــــــــــ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ـــــــــــ ورڈز میکر

باہتمام ـــــــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ـــــــــــ جون 2017ء

سرورق ـــــــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ـــــــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ـــــــــــ روپے

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان — صفحہ

(کِتَابُ الطَّلَاقِ)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(کِتَابُ الْمُكَاتَب)

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرُ

بَابٌ: نَصَارَى الْعَرَبِ

عرب عیسائیوں کا حکم

12712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ نَصَارَى الْعَرَبِ اَهْلَ الْكِتَابِ، اِنَّمَا اَهْلُ الْكِتَابِ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ الَّذِيْنَ جَاءَ تْهُمُ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ، فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِيْهِمْ مِنَ النَّاسِ فَلَيْسَ مِنْهُمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں ہیں' اہل کتاب' بنی اسرائیل تھے' جن کے پاس تورات اور انجیل آئی تھیں' البتہ جو لوگ ان میں داخل ہوئے' وہ ان کا حصہ شمار نہیں ہوں گے۔

12713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَكْرَهُ ذَبَائِحَ بَنِيْ تَغْلِبَ وَيَقُوْلُ: لَا يَتَمَسَّكُوْنَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ

** ابن سیرین نے' عبیدہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بنو تغلب کے ذبیحہ کو مکروہ سمجھتے تھے' اور یہ فرماتے تھے: ان لوگوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب نوشی کو پکڑا ہوا ہے۔

12714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

12715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبِيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تَاْكُلُوْا ذَبَائِحَ نَصَارَى الْعَرَبِ؛ فَاِنَّهُمْ لَا يَتَمَسَّكُوْنَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَّا بِشُرْبِ الْخَمْرِ

** ابن سیرین نے عبیدہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم عرب کے عیسائیوں کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیونکہ اُنہوں نے عیسائیت میں سے صرف شراب پینے کے حکم کو تھاما ہوا ہے۔

12716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ، مَنِ انْتَحَلَ دِيْنًا فَهُوَ مِنْ اَهْلِهِ، وَتُنْكَحُ نِسَاؤُهُمْ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے! جو شخص خود کو کسی بھی دین کی طرف منسوب کرتا ہے' وہ اُن کا فرد شمار ہوگا' اُن (یعنی عرب کے عیسائیوں) کی عورتوں کے ساتھ نکاح کیا جا سکتا ہے۔

12717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: "لَا بَاْسَ، اَلَا تَسْمَعُ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ) (البقرة: 78) "

** معمر نے عطاء خراسانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے نہیں سنا ہے:

''اور اُن میں سے کچھ لوگ اُمّی ہیں' جو کتاب کا علم نہیں رکھتے ہیں''۔

12718 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " (مَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ) (المائدة: 51) "

✵✵ عاصم نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم میں سے جو شخص اُن کے ساتھ دوستی رکھے گا' وہ اُن کا حصہ شمار ہو گا''۔

12719 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ

✵✵ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَحَلَّ اللّٰهُ ذَبَائِحَهُمْ، وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

✵✵ ابوحصین نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔

12721 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ اِلَى عُمَرَ، اَنَّ قِبَلَنَا نَاسًا يُدْعَوْنَ السَّامِرَةَ يَقْرَاُونَ التَّوْرَاةَ، وَيَسْبِتُونَ السَّبْتَ، وَلَا يُؤْمِنُونَ بِالْبَعْثِ، فَمَا تَرَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي ذَبَائِحِهِمْ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنَّهُمْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

✵✵ غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک اہلکار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں' جو خود کو سامری کہلاتے ہیں' وہ تورات پڑھتے ہیں' ہفتہ کے دن کا احترام کرتے ہیں' لیکن وہ دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں رکھتے' تو اے امیر المؤمنین! اُن کے ذبیحہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جوابی خط میں لکھا: یہ اہلِ کتاب کا ایک گروہ ہے۔

بَابٌ: لَا تُنْكَحُ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا

12722 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ: فِي نِكَاحِ الْمُشْرِكَاتِ فِي غَيْرِ عَهْدٍ اَنَّهُ كَرِهَ نِسَاءَ هُمْ، وَرَخَّصَ فِي ذَبَائِحِهِمْ فِي اَرْضِ الْحَرْبِ.

✵✵ حکم نے ابوعیاض کے حوالے سے ایسی مشرک عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں جو ذمّی نہ ہو' یہ بات نقل کی ہے: اُن خواتین کے ساتھ نکاح کرنے کو اُنہوں نے مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اہلِ حرب کی سرزمین پر اُن کے ذبیحہ کے

بارے میں اُنہوں نے اجازت دی ہے۔

12723 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَاَمَّا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ فَذَكَرَهُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِیْ عِيَاضٍ، عَنْ عَلِيٍّ

✲✲ حسن بن عمارہ نے یہی بات اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے۔

12724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنْ لَا تُنْكَحَ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا فِیْ عَهْدٍ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اہلِ کتاب کی کسی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا' ماسوائے اُس عورت کے' جو ذمّیہ ہو۔

بَابٌ: جَمْعٌ بَيْنَ ذَوَاتِ الْاَرْحَامِ فِیْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ

باب: ملکِ یمین میں دو سگی رشتہ دار خواتین کو جمع کرنا

12725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ اِلٰى جَنْبِهِ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْمَرْاَةِ، وَابْنَتِهَا بِمَا تَمْلُكُ الْيَمِيْنَ هَلْ يَطَؤُ اِحْدَيْهِمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى؟ قَالَ: فَنَهَاهُ نَهْيًا وَدِدْتُ اَنَّهُ كَانَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ النَّهْيِ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ يُخْسِرَهُمَا جَمِيْعًا.

✲✲ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایسی عورت اور اُس کی بیٹی کے بارے میں دریافت کیا جس کا وہ مالک بن گیا ہے' تو کیا وہ اُن میں سے کسی ایک کے بعد دوسری کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے اس طرح منع کیا کہ میری یہ خواہش تھی' وہ زیادہ سختی کے ساتھ اسے منع کرتے۔ اُنہوں نے یہ کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد اُن دونوں کو ایک ساتھ عبور کرے۔

12726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

✲✲ ابن شہاب نے عبیداللہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

12727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ: كَرِهَ الْاَمَةَ وَابْنَتَهَا فِیْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ

✲✲ محمد بن عبدالرحمٰن نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ملکِ یمین میں عورت اور اُس کی بیٹی (کو اکٹھے کرنے) سے منع کیا ہے۔

12728 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ

عُثْمَانَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: اَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ، وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ، فَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ قَالَ: فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: لٰكِنِّي اَنْهَاكَ وَلَوْ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ اِلَيَّ شَيْءٌ، ثُمَّ وَجَدْتُ اَحَدًا يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَجَعَلْتُهُ نَكَالًا. فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: " اُرَاهُ عَلِيًّا

٭٭ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دو بہنوں کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُنہیں اکٹھا کیا جاسکتا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک آیت اُن دونوں کو حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت اُن دونوں کو حرام قرار دیتی ہے البتہ میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ میں ایسا کروں۔ وہ شخص اُن کے پاس سے اُٹھ کر گیا' اُس کی ملاقات ایک صحابی سے ہوئی' اُس نے اُن صحابی سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُن صحابی نے جواب دیا: لیکن میں تو تمہیں اس سے منع کروں گا' اگر میرے پاس اختیار ہوتا اور پھر میں کسی شخص کو ایسا کرتے ہوئے پاتا تو میں اُسے سخت سزا دیتا۔ ابن شہاب کہتے ہیں: میرا خیال ہے' وہ دوسرے صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

12729 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ جَمْعِ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ، فَقَالَ: حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ، وَاَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ اُخْرٰى

٭٭ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن علی بن ابوطالب کو سنا' ایک شخص نے اُن سے ملکِ یمین میں دو بہنوں کو جمع کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایک آیت ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے اور دوسری آیت ان دونوں کو حلال قرار دیتی ہے۔

12730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اسْتَسَرَّ وَلِيدَةً لَهُ يُقَالُ لَهَا: لُؤْلُؤَةُ وَكَانَتْ لِوَلِيدَتِهِ ابْنَةٌ صَغِيرَةٌ قَالَ: فَلَمَّا تَرَعْرَعَتِ الْجَارِيَةُ نَزَعَ اُمَّهَا، وَنَفِسَ فِيهَا فَلَبِثَ كَذٰلِكَ حَتّٰى شَبَّتِ الْجَارِيَةُ، فَاَرَادَ اَنْ يَسْتَسِرَّهَا، فَكَلَّمَ عُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِآمِرِكَ، وَلَا نَاهِيكَ عَنْ ذٰلِكَ، وَمَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ اَنَا، قَالَ نِيَارٌ حِينَئِذٍ: وَلَا اَنَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ مَا لَا تَفْعَلُ فِي ذٰلِكَ فَبَاعَ الْجَارِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ دِينَارٍ، وَلَمْ يَطَاْهَا قَالَ اَبُو الزِّنَادِ: فَحَدَّثَنِي عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ اَفْتٰى بِهٰذَا سَوَاءً

٭٭ ابوزناد نے عبداللہ بن نیار اسلمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن کے والد نے ایک کنیز کو حاصل کیا جس کا نام لؤلؤہ تھا' اُس کنیز کی ایک کمسن بیٹی تھی' جب وہ لڑکی کرنے لگی تو اُنہوں نے اُس کی ماں کو الگ کر دیا' اور لڑکی میں دلچسپی لی' اسی طرح معاملہ رہا یہاں تک کہ لڑکی بڑی ہوگئی تو اُنہوں نے اُس کو بھی کنیز کے طور پر ساتھ رکھنے کا ارادہ کیا' اُنہوں نے اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات کی' یہ اُن کے عہد خلافت کی بات ہے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہ تو تمہیں اس کا حکم دوں گا اور نہ ہی اس سے منع کروں گا' لیکن میں خود ایسا نہیں کروں گا۔ اُس موقع پر نیار نے کہا: جو کام آپ نہیں کریں گے' اللہ کی

قسم! میں بھی وہ کام نہیں کروں گا۔ پھر اُنہوں نے اُس کنیز کو چھ سو دینار کے عوض میں فروخت کر دیا اور اُس کنیز کے ساتھ صحبت نہیں کی۔

ابوزناد بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بتایا ہے: اُنہوں نے اس بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

12731 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِی مُلَيْكَةَ، يُخْبِرُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، جَاءَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَهَا: اِنَّ لِی سُرِّيَّةً اَصَبْتُهَا، وَاِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ لَهَا ابْنَةٌ جَارِيَةٌ اَفَاَسْتَسِرُّ ابْنَتَهَا؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: اَحَرَّمَهَا اللّٰهُ؟ قَالَتْ: لَا، يَفْعَلُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِی، وَلَا اَحَدٌ اَطَاعَنِی، قَالَ: اِنِّی وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهَا اِلَّا اَنْ تَقُوْلِی حَرَّمَهَا اللّٰهُ. قَالَتْ: لَا يَفْعَلُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِی وَلَا اَحَدٌ اَطَاعَنِی. وَسَاَلَ اِنْسَانٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ. قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عَائِشَةَ، وَلٰكِنْ اَنْبَانِيْهِ مَنْ شِئْتُ مِنْ بَنِی تَيْمٍ

✵✵ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: معاذ بن عبیداللہ بن معمر اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اُن سے کہا: میری ایک کنیز ہے جس کے ساتھ میں نے صحبت کی پھر اُس کنیز کی بیٹی بھی بڑی ہوگئی تو کیا میں اُس کنیز کی بیٹی کے ساتھ بھی صحبت کر سکتا ہوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے اُسے حرام قرار دیا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! میرے اہلِ خانہ میں سے کوئی ایسا نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ایسا کرے گا جو میری اطاعت کرتا ہو۔ تو اُن صاحب نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اُسے اُس وقت تک ترک نہیں کروں گا جب تک آپ یہ کہہ نہیں دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی بات کہی کہ میرے اہلِ خانہ میں سے بھی کوئی ایسا نہیں کرے گا اور کوئی ایسا شخص بھی ایسا نہیں کرے گا جو میری اطاعت کرتا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے اس بارے میں دریافت کیا: تو اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی مانند جواب دیا میں نے یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے لیکن بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے۔

12732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی قَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْاَسْلَمِیُّ، اَنَّهُ اسْتَفْتٰی عُثْمَانَ فِی امْرَاَةٍ وَّاُخْتِهَا مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ، وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ، وَلَمْ اَكُنْ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ

✵✵ قبیصہ بن ذویب اسلمی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک عورت اور اُس کی بہن کے بارے میں دریافت کیا جو آدمی کی ملکیت میں آ جاتی ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آیت ان دونوں کو حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے میں خود ایسا نہیں کروں گا۔

12733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ

الْيَمِيْنُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَكْرَهُهُ اَيْضًا

❋❋ لیث بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ملکِ یمین میں دو بہنوں کو مکروہ قرار دیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو بھی اسے مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔

12734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، وَغَيْرِهِ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَائِشَةَ قَالَ: قِنَّةٌ اَمَةٌ لِيْ قَدْ كَبُرَتْ وَلَهَا ابْنَةٌ قَدْ بَلَغَتْ، وَكَانَ قَدْ اَصَابَ اُمَّهَا اَفَاَسْتَسْرِيهَا؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: اَحَرَامٌ هِيَ؟ قَالَتْ: اَنْهَاكَ عَنْهَا قَالَ: اَحَرَامٌ هِيَ؟ قَالَتْ: اَنْهَاكَ عَنْهَا، وَمَنْ اَطَاعَنِي

❋❋ ابن ابوملیکہ اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اُس کی کنیز عمر رسیدہ ہوگئی ہے اور اُس کنیز کی ایک بیٹی ہے، جو بالغ ہو چکی ہے، وہ شخص اُس لڑکی کی ماں کے ساتھ صحبت کر چکا ہے، تو کیا میں اُس لڑکی کو بھی کنیز بنا سکتا ہوں؟ (یعنی اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہوں؟) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں تمہیں اس سے منع کر رہی ہوں۔ اُس نے دریافت کیا: کیا یہ حرام ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تمہیں اور ہر اُس شخص کو اس سے منع کرتی ہوں، جو میری اطاعت کرتا ہو۔

12735 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ اَنَّهُمْ قَالُوْا: اِذَا زَوَّجَهَا فَلَا بَاْسَ بِاُخْتِهَا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَ زَوَّجَهَا

❋❋ سفیان ثوری نے کئی فقہاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مرد ایک عورت کے ساتھ شادی کر لے، تو اُس کی بہن (کے ساتھ، بہن کے کنیز ہونے کے طور پر، صحبت کرنا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے، اگرچہ آدمی شادی کر چکا ہو۔

12736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَجْمَعَ اِنْسَانٌ بَيْنَ اُخْتَيْنِ وَالْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا، وَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تُحَرِّمُهُنَّ عَلَيْكَ قَرَابَةٌ بَيْنَهُنَّ اِنَّمَا تُحَرِّمُهُنَّ عَلَيْكَ الْقَرَابَةُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُنَّ وَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ: " (اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 24) " ثُمَّ يَقُوْلُ: هِيَ مُرْسَلَةٌ. كُلُّ هٰذَا اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفْتٰى مُعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ بِاَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ اُخْتَيْنِ اَوْ اُمٍّ وَابْنَتِهَا. قَالَ: مَنْ اَخْبَرَكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: عِكْرِمَةُ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَسِبْتُ قَالَ: ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَمَنْ شِئْتُ

❋❋ عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: عکرمہ نے اُنہیں بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دو بہنوں کو، یا عورت اور اُس کی بیٹی کو (کنیز ہونے کے طور پر صحبت کرنے میں) اکٹھا کر لے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: اُن کی آپس کی رشتہ داری کی وجہ سے وہ تمہارے لیے حرام نہیں ہیں، بلکہ تمہاری اور اُن کی رشتہ داری کی وجہ سے وہ تمہارے لیے حرام ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ماسوائے اُن چیزوں کے جوتمہاری ملکیت ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت مطلق طور پر ذکر ہوئی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو نے مجھے یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے معاذ بن عبداللہ کو یہ فتویٰ دیا تھا کہ وہ اپنی دو کنیزوں کو جوسگی بہنیں ہوں یا ماں اور بیٹیاں ہوں (اُنہیں صحبت کرنے میں) جمع کرسکتا ہے۔

12737 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، اَيْضًا، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَعْجَبُ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ فِي الْاُخْتَيْنِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَاَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ: " (اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) (النساء: 24) هِيَ مُرْسَلَةٌ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو ہی نے مجھے یہ بات بھی بتائی ہے: دو بہنوں کو جمع کرنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول پسند تھا' وہ یہ فرماتے ہیں: ایک آیت ان دونوں کو حرام قرار دیتی ہے' جبکہ دوسری آیت ان دونوں کو حلال قرار دیتی ہے (جو یہ ہے:) ''ماسوائے ان کے' جن کے تم مالک ہو''، یہ آیت مطلق ہے۔

12738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ: لَا يُعْجِبُهُ رَاْيَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي جَمْعٍ بَيْنَهُمَا

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوشعثاء کو سنا: ان دو (بہنوں) کو جمع کرنے کے بارے میں' انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے پسند نہیں تھی۔

12739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ: جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن صفوان نے ایک عورت اور اس کی بیٹی کو جمع کیا تھا۔

12740 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ اُخْتَيْنِ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا تَرَكَ هٰذِهِ لَا يَمَسُّهَا اَبَدًا فَلْيُصِبْ هٰذِهِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: وہ (یعنی طاؤس) اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی دو بہنوں کو جمع کرے' لیکن وہ یہ بھی فرماتے تھے: جب وہ آدمی (ان دونوں بہنوں میں سے کسی) ایک کو یوں چھوڑ دے کہ اس کے ساتھ کبھی صحبت نہیں کرے گا' تو پھر وہ دوسری (عورت) کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے۔

12741 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: اَيَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اَوْ يُصِيبُ اَمَتَهُ، ثُمَّ يُصِيبُ بَعْدَهَا اُمَّهَا اَوِ ابْنَتَهَا؟ قَالَ: لَا، وَكَرِهَ ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا آدمی دو بہنوں کو (صحبت کرنے میں) جمع کرسکتا ہے؟ یا آدمی نے اگر اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہو' تو کیا وہ اس کے بعد اس کنیز کی ماں یا بیٹی کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے اسے مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا۔

12742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَكْرَهُ الْاَمَةَ وَاُمَّهَا، قَالَ قَتَادَةُ: وَرَاجَعَ رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فِي جَمْعٍ بَيْنَ اُخْتَيْنِ فَقَالَ: قَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ لِي مَا مَلَكَتْ يَمِيْنِي، فَاَغْضَبَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهُ: جَمَلُكَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کنیز اور اس کی ماں کو (صحبت کرنے میں) جمع کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے ایک شخص نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ نے وہ میرے لیے حلال قرار دی ہیں جو میری ملکیت میں ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے فرمایا: تمہارا اونٹ بھی تو تمہاری ملکیت میں ہے۔

12743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: يُكْرَهُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْحَرَائِرِ اِلَّا الْعَدَدَ

✽✽ ابن سیرین فرماتے ہیں: کنیزوں کے حوالے سے بھی ان چیزوں کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا گیا ہے جو آزاد عورتوں کے بارے میں حرام قرار دی گئی ہیں البتہ تعداد کا حکم مختلف ہے۔

12744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ، يَقُوْلُ فِي التَّوْرَاةِ: مَلْعُوْنٌ مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تورات میں یہ تحریر ہے: وہ شخص ملعون ہے جو کسی عورت اور اس کی بیٹی (یعنی دونوں کی) شرمگاہ کی طرف دیکھے۔

12745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "اِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوْبًا: مَنْ كَشَفَ عَنْ فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا فَهُوَ مَلْعُوْنٌ"

✽✽ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اس میں یہ لکھا ہوا پایا ہے: جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی (دونوں کی) شرمگاہ سے پردہ ہٹائے وہ ملعون ہے۔

12746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ يَطَؤُهَا سَيِّدُهَا، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَطَاَ ابْنَتَهَا؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى يُخْرِجَهَا مِنْ مِلْكِهِ

✽✽ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کے ساتھ اس کا آقا صحبت کرتا ہے پھر وہ آقا اس کنیز کی بیٹی کے ساتھ بھی صحبت کرنا چاہتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس کو اپنی ملکیت میں سے نکال نہیں دیتا۔

12747 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ قَالُوْا: اِذَا زَوَّجَهَا فَلَا بَاْسَ بِاُخْتِهَا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَاِنْ زَوَّجَهَا

✽✽ سفیان ثوری اپنے کئی اصحاب کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ حضرات فرماتے ہیں: جب آدمی اس (یعنی اپنی کنیز) کی شادی کروادے' تو اس کی بہن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو مکروہ قرار دیتے تھے' خواہ آدمی نے اُس کی شادی کروادی ہو۔

12748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی (دونوں) کی شرمگاہ کی طرف دیکھے گا' قیامت کے دن 'اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

12749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ وَاصِلٍ، مَوْلٰى اَبِيْ عُيَيْنَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَنْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا، احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص کسی عورت اور اس کی بیٹی (دونوں) کی شرمگاہ کی طرف دیکھے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے حجاب فرمائے گا۔

12750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ اَبِي الْاَخْضَرِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: " مَا حَرَّمَ اللّٰهُ شَيْئًا مِنَ الْحَرَائِرِ اِلَّا قَدْ حَرَّمَهُ مِنَ الْاِمَاءِ اَنْ يَجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ، يَقُولُ يَزِيدُ: عَلٰى اَرْبَعٍ فِي السَّرَارِي "

✽✽ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے' جمع کرنے کے بارے میں' آزاد عورتوں کے حوالے سے' جو کچھ حرام قرار دیا ہے' کنیزوں کے حوالے سے بھی' وہ سب کچھ حرام قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: البتہ (ایک حکم مختلف ہے) کہ آدمی (ایک ہی وقت میں) چار سے زیادہ کنیزیں رکھ سکتا ہے۔

بَابٌ: هَلْ يَطَؤُ اَحَدٌ جَارِيَتَهٗ مُشْرِكَةً

باب: کیا کوئی شخص اپنی مشرکہ کنیز کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟

12751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: وَاَكْرَهُ اَمَتَكَ مُشْرِكَةً

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تمہاری مشرکہ کنیز کو مکروہ (یعنی حرام) قرار دیتا ہوں۔

12752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً مُشْرِكَةً اَنْ يَطَاَهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ وَتَحِيضَ عِنْدَهٗ حَيْضَةً

✽✽ زہری فرماتے ہیں: جو آدمی کوئی مشرک کنیز خریدے' اس کے لیے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا' جب تک وہ کنیز غسل کر کے نماز ادا نہیں کرتی' اور اس کنیز کو اس شخص کے ہاں ایک مرتبہ حیض نہیں آجاتا۔

12753 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ

قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا اَصَابَ اَحَدُهُمُ الْجَارِيَةَ مِنَ الْفَيْءِ، فَاَرَادَ اَنْ يُصِيبَهَا اَمَرَهَا فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا، وَاغْتَسَلَتْ، ثُمَّ عَلَّمَهَا الْإِسْلَامَ، وَاَمَرَهَا بِالصَّلَاةِ وَاسْتَبْرَاَهَا بِحَيْضَةٍ، ثُمَّ اَصَابَهَا

✲✲ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شرکت کرتے تھے تو جب کسی شخص کے حصے میں مال غنیمت میں سے کوئی کنیز آتی' اور وہ شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا' تو وہ شخص اس کنیز کو یہ ہدایت کرتا کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے' غسل کرے' پھر وہ شخص اس کنیز کو اسلام کی تعلیم دیتا' اسے نماز پڑھنے کی ہدایت کرتا' اور ایک حیض کے ذریعے اس کا استبراء کرواتا' پھر اس کے ساتھ صحبت کرتا تھا۔

12754 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَاَلْتُ مُرَّةَ بْنَ شَرَاحِيلَ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ الْمَجُوسِيَّةُ اَيَطَؤُهَا؟ قَالُوا: لَا

✲✲ موسیٰ بن ابو عائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مرہ بن شراحیل اور سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کی کوئی مجوسی کنیز ہوتی ہے' کیا وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

12755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُمَا عَنِ الرَّجُلِ لَهُ الْجَارِيَةُ الْمَجُوسِيَّةُ اَيَطَؤُهَا؟ فَقَالَا: لَا، هُمْ اَنْجَاسٌ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ.

✲✲ موسیٰ بن ابو عائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں حضرات سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کی کوئی مجوسی کنیز ہوتی ہے' کیا وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ (لوگ) اگر ایسا کرتے ہیں' تو وہ نجس ہیں۔

12756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ مِثْلَهُ. اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَحَدُهُمَا: لَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: هُمْ اَنْجَاسٌ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ موسیٰ بن ابو عائشہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں حضرات میں ایک نے یہ کہا: جی نہیں! جبکہ دوسرے نے یہ کہا: اگر وہ لوگ ایسا کرتے ہیں' تو وہ نجس ہیں۔

12757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَمَّا السُّنَّةُ فَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا حَتّٰى تُصَلِّي اِذَا اسْتَبْرَاَهَا، وَاِذَا كَانَتْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَسْتَبْرِئْهَا، ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ وَلْيُصِبْهَا

✲✲ سفیان ثوری فرماتے ہیں: سنت اس بارے میں یہ ہے: آدمی ایسی کنیز کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کرسکتا' جب تک اس کا استبراء کروانے کے بعد وہ عورت نماز ادا نہیں کر لیتی ہے' لیکن اگر کنیز کا تعلق اہل کتاب سے ہو' تو جب وہ استبراء کے بعد غسل کر لے' تو آدمی اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے۔

12758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: فِي السُّنَّةِ تَسْتَحِدُّ، وَتَاْخُذُ مِنْ شَعَرِهَا وَاَظْفَارِهَا، وَتَغْتَسِلُ، وَتَغْسِلُ ثِيَابَهَا، وَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتُصَلِّي، فَاِنْ اَبَتْ

لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا بَعْدَ اَنْ يَسْتَبْرِئَهَا

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ ایسی عورت زیرناف بال صاف کرے گی' ناخن تراشے گی' غسل کرے گی' اپنے کپڑے دھولے گی' اس بات کی گواہی دے گی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور نماز ادا کرے گی' اگر وہ (ایسا کرنے سے) انکار کرتی ہے' تو آدمی کے اس کا استبراء کروا لینے کے بعد' اس سے صحبت کرنے میں یہ چیز رکاوٹ نہیں بنے گی۔

12759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: يَعْرِضُ عَلَيْهَا الْاِسْلَامَ فَاِنْ اَبَتْ فَلْيُصِبْهَا اِنْ شَاءَ اِذَا اسْتَبْرَاهَا، وَاِنْ كَانَتْ مَجُوْسِيَّةً وَلٰكِنَّهُ يُكْرِهُهَا عَلَى الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: آدمی اس (کنیز) کے سامنے اسلام پیش کرے گا' اگر وہ انکار کر دیتی ہے' تو آدمی اگر چاہے' تو اس کا استبراء کروا لینے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' خواہ وہ کنیز مجوسی ہو' تاہم آدمی اس کنیز کو غسل جنابت کرنے پر مجبور کرے گا۔

12760 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ الْمَجُوْسِيَّةَ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی مجوسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِاُمِّ امْرَاَتِهِ، وَابْنَتِهَا، وَاُخْتِهَا

باب: آدمی کا اپنی بیوی کی ماں' یا بیٹی' یا بہن کے ساتھ زنا کرنا

12761 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُصِيْبُ امْرَاَةً سِفَاحًا اَيَنْكِحُ ابْنَتَهَا؟ قَالَ: لَا، وَقَدِ اطَّلَعَ عَلٰى فَرْجِ اُمِّهَا، فَقَالَ اِنْسَانٌ: اَلَمْ يَكُنْ يُقَالُ: لَا يُحَرِّمُ حَرَامٌ حَلَالًا؟ قَالَ: ذٰلِكَ فِي الْاَمَةِ كَانَ يَبْغِيْ بِهَا، ثُمَّ يَبْتَاعُهَا - اَوْ يَبْغِيْ بِالْحُرَّةِ -، ثُمَّ يَنْكِحُهَا فَلَا يَحْرُمُ حِيْنَئِذٍ مَا كَانَ صَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے' تو کیا وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ وہ اس (بیٹی) کی ماں کی شرمگاہ کو دیکھ چکا ہے۔

تو ایک شخص نے کہا: کیا یہ بات نہیں کہی جاتی ہے: حرام' کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتا ہے' تو عطا نے فرمایا: یہ حکم کنیز کے بارے میں ہے' جس کے ساتھ آدمی زنا کر لیتا ہے' پھر وہ اس کنیز کو خرید لیتا ہے' یا یہ حکم ایسی آزاد عورت کے بارے میں ہے' جس کے ساتھ آدمی زنا کرتا ہے اور پھر اس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو ایسی صورت میں وہ عورتیں اس کے لیے (اس زنا کی وجہ سے) حرام نہیں ہوں گی' جو اس نے کیا تھا۔

12762 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اِنْ زَنٰى بِاُمِّ

امْرَاَتِهِ اَوِ ابْنَتِهَا، حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيْعًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر آدمی اپنی بیوی کی ماں یا اس (بیوی کی) بیٹی کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو وہ دونوں (یعنی اس کی بیوی اور اس کی ماں یا بیٹی) اس شخص کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

12763 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَا: اِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِاُمِّ امْرَاَتِهِ اَوِ ابْنَةِ امْرَاَتِهِ، حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيْعًا

✽✽ امام شعبی اور حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی اپنی بیوی کی ماں یا اس (بیوی کی) بیٹی کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو وہ دونوں ہی (یعنی اس کی بیوی اور اس کی ماں یا بیٹی) اس شخص کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

12764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الرَّجُلِ كَانَ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ؟: لَا يَنْكِحُ اُمَّهَا، وَلَا ابْنَتَهَا

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی عورت کے زنا کر لیتا ہے تو اب وہ اس عورت کی ماں یا بیٹی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا ہے۔

12765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، مَوْلٰى آلِ الْاَسْوَدِ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ: عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ الْمَرْاَةَ حَرَامًا، يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِابْنَتِهَا؟ فَقَالُوْا: لَا

✽✽ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب ابوسلمہ بن عبدالرحمان ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث اور عروہ بن زبیر سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا: جو کسی عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کر لیتا ہے تو کیا اس کے لیے یہ درست ہوگا کہ وہ اس عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لے؟ تو ان حضرات نے جواب دیا: جی نہیں!

12766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَابْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ هَلْ تَحِلُّ لَهُ ابْنَتُهَا؟ فَقَالَا: لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ.

✽✽ حارث بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے تو کیا اس عورت کی بیٹی اس شخص کے لیے (نکاح کے لیے) حلال ہوگی؟ تو ان دونوں صاحبان نے جواب دیا: حرام کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتا ہے۔

12767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ، اَتَاْثِرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ سَمِعَهُ مِنْ اُنَاسٍ مِنَ

النَّاسِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا: کیا آپ (اس مسئلہ کے بارے میں) نبی اکرم ﷺ سے کوئی روایت نقل کرتے ہیں؟ تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ انہوں نے (اس بارے میں) نبی اکرم ﷺ سے کوئی روایت نقل کی ہو انہوں نے کچھ لوگوں کی زبانی یہ بات سنی ہوئی تھی۔

12768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ لِلشَّعْبِيِّ: وَاللّٰهِ مَا حَرَّمَ حَرَامٌ حَلَالًا قَطُّ، قَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ: بَلْ لَوْ اَخَذْتَ كُوزًا مِنْ خَمْرٍ فَسَكَبْتَهُ فِي جُبٍّ مِنْ مَاءٍ، لَكَانَ ذٰلِكَ الْمَاءُ حَرَامًا. قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن یعمر نے امام شعبی سے کہا: اللہ کی قسم! کوئی حرام کسی بھی حلال چیز کو حرام نہیں کر سکتا' تو امام شعبی نے ان سے کہا: اگر آپ شراب کا ایک کوزہ لے کر اس کو پانی کے کنویں میں ڈال دیں' تو وہ پانی حرام ہو جائے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں حسن بصری کی رائے بھی' شعبی کے قول کی مانند تھی۔

12769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِي بِاُمِّ امْرَاَتِهِ قَالَ: تَخَطَّى بِحُرْمَةٍ اِلَى حُرْمَةٍ، وَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک حرمت کو پھلانگ کر دوسری حرمت کی طرف چلا گیا' اس کی بیوی اس کے لیے حرام نہیں ہوگی۔

12770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فِيمَنْ زَنَى بِذَاتِ مَحْرَمٍ؟ قَالَ: تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ حَالٍ. قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ: حَدُّ الزِّنَا

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کر لے' اس کے بارے میں سعید بن مسیب یہ کہتے ہیں: یہ ہر صورت میں حرام ہوگا' (یا وہ عورت بہر صورت اس کی محرم رہے گی)۔

ابراہیم نخعی اور حسن بصری یہ کہتے ہیں: اس پر حد زنا جاری ہوگی۔

12771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ زَنَى بِذَاتِ مَحْرَمٍ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس نے کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کیا ہو۔

12772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا اجْتَمَعَ حَلَالٌ وَحَرَامٌ اِلَّا غَلَبَ الْحَرَامُ عَلَى الْحَلَالِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَذٰلِكَ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِامْرَاَةٍ وَعِنْدَهُ ابْنَتُهَا اَوْ اُمُّهَا،

فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَارَقَهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی حلال اور حرام کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں' تو حرام' حلال پر غالب آ جائے گا۔

سفیان فرماتے ہیں: اس کی صورت یوں ہوگی: کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' حالانکہ اس عورت کی ماں' یا بیٹی اس شخص کے نکاح میں ہوں' تو اگر ایسی صورتحال ہو' تو مرد اپنی بیوی سے الگ ہو جائے گا۔

12773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا كَانَ فِي الْحَلَالِ حَرَامًا فَهُوَ فِي الْحَرَامِ حَرَامٌ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جو چیز حلال میں' حرام ہوگی' وہ حرام میں بھی حرام ہوگی۔

12774 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي الثِّقَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ، اَنَّهُ قَالَ: هِيَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ فِي الْحَلَالِ، فَكَيْفَ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ فِي الْحَرَامِ

٭٭ عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں: جب حلال صورت میں وہ عورت اس مرد کے لیے حرام ہو جاتی ہے' تو وہ حرام صورت میں اس پر کیوں حرام نہیں ہوگی؟

12775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَمَرَنِي اَبُو الشَّعْثَاءِ اَنْ اَسْاَلَ عِكْرِمَةَ، عَنْ رَجُلٍ زَنٰى بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ رَاٰى لَهَا جَارِيَةً هَلْ يَصْلُحُ اَنْ يَطَاَ الْجَارِيَةَ؟ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: لَا

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ابوشعثاء نے مجھے یہ ہدایت کی: میں عکرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں' جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' پھر وہ اس عورت کی بیٹی کو دیکھتا ہے' کیا اس شخص کے لیے اس لڑکی کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہوگا؟ میں نے عکرمہ سے یہ سوال کیا' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

12776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي الَّذِي يَزْنِي بِاُمِّ امْرَاَتِهِ، قَدْ حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ دونوں عورتیں اس کے لیے حرام ہو جائیں گی۔

12777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسُئِلَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ - يَعْنِي اُمَّ امْرَاَتِهِ - حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ فَبَاشَرَهَا قَالَ: لَمْ يَحْرُمْ اِذًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ صحبت کی ہو' (تو انہوں نے فرمایا:) وہ دونوں (خواتین) اس شخص کے لیے حرام ہو جائیں گی' بعد میں ان سے دریافت کیا گیا: اگر مرد نے اس عورت (یعنی بیوی کی ماں) کے ساتھ' اگر صرف مباشرت کی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اس صورت میں وہ (یعنی اس کی

بیوی) اس کے لیے حرام نہیں ہوگی۔

12778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيمَنْ زَنَى بِذَاتِ مَحْرَمٍ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ اَحْصَنَ جُلِدَ مِائَةً، وَغُلِّظَ عَلَيْهِ فِي الْحَبْسِ وَالنَّفْيِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کرلے اس کے بارے میں زہری فرماتے ہیں: اگر وہ محصن نہ ہو تو اس کو ایک سو کوڑے مارے جائیں گے اور اسے قید اور جلاوطنی کی سخت ترین سزا دی جائے گی۔

12779 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِاُمِّ الْمَرْاَةِ، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا اَوْ يَفْجُرَ بِابْنَتِهَا، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَتَزَوَّجَ اُمَّهَا قَالَ: لَا يُحَرِّمُ حَرَامٌ حَلَالًا ثُمَّ جِئْتُ عُرْوَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حارث بن عبدالرحمان کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی کسی عورت کی ماں کے ساتھ زنا کرلیتا ہے پھر وہ اس (زانیہ) کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے یا وہ کسی عورت کی بیٹی کے ساتھ زنا کرلیتا ہے اور پھر وہ اس (زانیہ) کی ماں کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حرام کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتا ہے۔

پھر میں عروہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس بارے میں سعید بن مسیب کے قول کی مانند جواب دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِاُخْتِ امْرَاَتِهِ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کرنا

12780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ بَغَى بِاُخْتِ امْرَاَتِهِ قَالَ: لَا يُفْسِدُهَا عَلَيْهِ، وَلَيْسَ فِي الزِّنَا عِدَّةٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کرلیتا ہے کہ یہ عمل اس کی بیوی کے ساتھ اس کے رشتے کو خراب نہیں کرے گا اور زنا میں عدت نہیں ہوتی ہے۔

12781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ زَنَى بِاُخْتِ امْرَاَتِهِ: تَخَطَّى حُرْمَةً اِلَى حُرْمَةٍ، وَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کرلیتا ہے کہ اس نے ایک ساتھ دوسرے حرام کا بھی ارتکاب کیا البتہ اس کی بیوی اس کے لیے حرام نہیں ہوگی۔

12782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عکرمہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

12783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَسَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ: اِنِّيْ قَدْ اَصَبْتُهَا حَرَامًا فَلَا تَقْرَبْهَا. قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يُصَدِّقْهُ ابْنُهُ

✽✽ ثوری سے منقول ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' تو اس شخص کا بیٹا اس کو یہ کہتا ہے: میں اس عورت کے ساتھ زنا کر چکا ہوں' اس لیے آپ اس کے قریب نہیں جاسکتے' ثوری نے کہا: ان شاء اللہ اس کے بیٹے نے اس کے ساتھ سچ نہیں بولا ہوگا۔

12784 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُمِّ الْحَكَمِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ زَنَيْتُ بِامْرَاَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَابْنَتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا اَرٰى ذٰلِكَ، وَلَا يَصْلُحُ ذٰلِكَ: اَنْ تَنْكِحَ امْرَاَةً تَطَّلِعُ مِنَ ابْنَتِهَا عَلٰى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْهَا "

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عبدالرحمان کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک عورت اور اس کی بیٹی کے ساتھ زنا کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری نزدیک یہ درست نہیں' اور یہ ٹھیک بھی نہیں ہے کہ تم کسی ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرو' جس کی بیٹی کے ساتھ بھی' تم وہ عمل کر چکے ہو جو تم نے اس عورت کے ساتھ کیا ہے۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَزْنِيْ بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: آدمی کا کسی عورت کے ساتھ زنا کر لینے کے بعد اس کے ساتھ شادی کر لینا

12785 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يُرِيْدُ نِكَاحَهَا قَالَ: اَوَّلُ اَمْرِهَا سِفَاحٌ، وَآخِرُهُ نِكَاحٌ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے' اور پھر وہ اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کے معاملے کا آغاز زنا تھا' اور اس کا انجام نکاح ہے۔

12786 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، اَوَّلُ اَمْرِهَا زِنًا حَرَامٌ، وَآخِرُهُ حَلَالٌ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کے معاملے کا آغاز زنا ہے' جو حرام ہے' اور اس کا انجام حلال ہے۔

12787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا اِذَا تَابَا فَاِنَّهُ يَنْكِحُهَا، اَوَّلُهُ سِفَاحٌ، وَآخِرُهُ نِكَاحٌ، اَوَّلُهُ حَرَامٌ، وَآخِرُهُ حَلَالٌ.

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کرے' اور پھر اس عورت کے ساتھ

نکاح کر لے بشرطیکہ وہ دونوں توبہ کر چکے ہوں' تو اس کا اس عورت کے ساتھ نکاح (درست) ہوگا' اس کا آغاز زنا ہے' لیکن اس کا انجام نکاح ہے' اس کا آغاز حرام ہے' لیکن اس کا انجام حلال ہے۔

12788 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

12789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ نَعَامَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِیْ امْرَاَةٍ فَجَرَ بِهَا رَجُلٌ، ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ قَالَ: اَوَّلُهُ سِفَاحٌ، وَآخِرُهُ نِكَاحٌ، وَاَحَلَّهَا لَهُ مَالُهُ

٭٭ سعید بن جبیر ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کے ساتھ کوئی مرد زنا کر لیتا ہے' پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے' تو سعید فرماتے ہیں: اس کا آغاز زنا ہے' اور انجام نکاح ہے' انہوں نے اس عورت کو اس مرد کے لیے حلال قرار دیا۔

12790 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ: الرَّجُلُ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ حَرَامًا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ: "اِذْ ذَاكَ خَيْرٌ - اَوْ قَالَ: ذَاكَ اَحْسَنُ -"

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کر لیتا ہے' پھر وہ اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ بہتر ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اچھا ہے۔

12791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيدَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ حَرَامًا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ: الْاٰنَ حَسَنٌ، اَصَابَ الْحَلَالَ. قَالَ: وَقَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: اِنَّهُ يَقُوْلُ: اِنَّهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَهُوَ كَذَا

٭٭ عبیداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ حرام طور پر' صحبت کر لینے کے بعد' اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اب اس نے اچھا کام کیا ہے' اس نے حلال کام کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اس میں کیا چیز ناپسندیدہ ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ یہ کہتا ہے: یہ ایسے اور ویسے ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی طرح ہوگا۔

12792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْهُمَا جَمِيعًا كَمَا يَقْبَلُهَا مِنْهُمَا مُتَفَرِّقَيْنِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق' اللہ تعالیٰ ان دونوں کی توبہ کو' ایک ساتھ اسی

طرح قبول فرمالے گا' جس طرح اُس نے اُن دونوں کی الگ' الگ توبہ کو قبول فرمالیا تھا۔

12793 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ سَبَّاعَ بْنَ ثَابِتٍ الزُّهْرِىَّ يَقُوْلُ: اِنَّ وهب بْنَ رَبَاحٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلِلْمَرْاَةِ ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِ مَوْهَبٍ وَلِمَوْهَبٍ ابْنٌ مِنْ غَيْرِ امْرَاَتِهٖ، فَاَصَابَ ابْنُ وهب ابْنَةَ الْمَرْاَةِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَحَدَّ عُمَرُ ابْنَ مَوْهَبٍ، وَاَخَّرَ الْمَرْاَةَ حَتّٰى وَضَعَتْ، ثُمَّ حَدَّهَا وَحَرِصَ عَلٰى اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَاَبٰى ابْنُ مَوْهَبٍ "

✵✵ سباع بن ثابت زہری بیان کرتے ہیں: وہب بن رباح نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی' اس خاتون کی 'دوسرے شوہر سے ایک بیٹی تھی' جبکہ وہب کا' دوسری بیوی سے ایک بیٹا تھا' وہب کے بیٹے نے اس عورت کی بیٹی کے ساتھ صحبت کر لی' یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہب کے بیٹے پر حد جاری کی' اور لڑکی کے معاملے کو اس وقت تک مؤخر کر دیا' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیدیتی' پھر انہوں نے اس لڑکی پر بھی حد جاری کی' ان کی یہ خواہش تھی کہ اب اس لڑکی کی شادی' اسی لڑکے کے ساتھ کروادی جائے' تو وہب کے بیٹے نے انکار کر دیا۔

12794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِىَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يُرِيْدُ نِكَاحَهَا. قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' پھر وہ اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12795 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ زَنٰى بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ: مَا مِنْ تَوْبَةٍ اَفْضَلُ مِنْ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا خَرَجَا مِنْ سِفَاحٍ اِلٰى نِكَاحٍ

✵✵ عبید اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کرنے کے بعد' پھر اس سے شادی کرنا چاہتا ہو' تو انہوں نے فرمایا: اس سے افضل توبہ اور کوئی نہیں ہے' کہ وہ شخص اس عورت کے ساتھ نکاح کر لے' وہ دونوں زنا سے نکل کر' نکاح کی طرف آنا چاہتے ہیں۔

12796 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَذَكَرَ لَهٗ، اَنَّ ضَيْفًا لَّهٗ افْتَضَّ اُخْتَهٗ اسْتَكْرَهَهَا عَلٰى نَفْسِهَا، فَسَاَلَهٗ فَاعْتَرَفَ بِذٰلِكَ، فَضَرَبَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَدَّ، وَنَفَاهُ سَنَةً اِلٰى فَدَكٍ، وَلَمْ يَضْرِبْهَا، وَلَمْ يَنْفِهَا لِاَنَّهٗ اسْتَكْرَهَهَا، ثُمَّ زَوَّجَهَا اِيَّاهُ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَدْخَلَهٗ عَلَيْهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' اس کے ایک مہمان نے اس کی بہن کے ساتھ زنا بالجبر کر لیا ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس ملزم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو ایک سال کے لیے فدک کی طرف جلاوطن کر

دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عورت پر حد جاری نہیں کی اور اس کو جلا وطن نہیں کیا' کیونکہ مرد نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی شادی اسی مرد کے ساتھ کروادی اور اس عورت کی رخصتی بھی کروادی۔

12797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ جَارِيَةٌ لِابْنِ عُمَرَ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَسَبَّهُ، فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا فَقَالَ: اَحَامِلٌ اَنْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: مِمَّنْ؟ قَالَتْ: مِنْ فُلَانٍ. قَالَ: الَّذِيْ سَبَبْتُهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَسَاَلَهُ ابْنُ عُمَرَ فَجَحَدَ، وَكَانَتْ لَهُ اِصْبَعٌ زَايِدَةٌ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ ذَا زَايِدَةٍ قَالَ: هُوَ اِذًا مِنِّيْ قَالَ: فَوَلَدَتْ غُلَامًا لَهُ اِصْبَعٌ زَايِدَةٌ قَالَ: فَضَرَبَهُمَا ابْنُ عُمَرَ الْحَدَّ، وَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ، وَاَعْتَقَ الْغُلَامَ الَّذِيْ وَلَدَتْ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک کنیز تھی' ان کا ایک غلام ایک مرتبہ اس کنیز کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو برا بھلا کہا' بعد میں ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو دیکھا' تو اس سے دریافت کیا: کیا تم حاملہ ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' انہوں نے دریافت کیا: کس سے؟ اس نے جواب دیا: فلاں سے' انہوں نے دریافت کیا: وہی جس کو میں برا بھلا کہا تھا' اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے دریافت کیا' تو اس نے انکار کر دیا' اس غلام کی ایک انگلی زائد تھی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر اس کنیز نے کسی ایسے بچے کو جنم دیدیا' جس کی ایک انگلی زائد ہوئی؟ غلام نے جواب دیا: اس صورت میں وہ میرا ہی نطفہ ہوگا' تو اس کنیز نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا' جس کی ایک انگلی زائد تھی' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں (مرد و عورت) پر حد جاری کی' انہوں نے اس کنیز کی شادی' اس غلام کے ساتھ کر دی اور اس کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا تھا اس کو آزاد کر دیا۔

12798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا قَالَ: هُمَا زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا قَالَ: فَقِيْلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَابَا؟ قَالَ: (وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ) (الشوریٰ: 25). قَالَ: فَلَمْ يَزَلِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' پھر بعد میں وہ اسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ دونوں جب تک اکٹھے رہیں گے' زانی شمار ہوں گے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر وہ دونوں توبہ کر لیتے ہیں؟ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہی وہ ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے' اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہ مسلسل اس آیت کو بار بار تلاوت کرتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

12799 - اقوالِ تابعین: قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَنِیفَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ: عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِامْرَاَةٍ، هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ قَالَ: " (وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ) (الشوری: 25) " الْآيَةَ

❋❋ امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: علقمہ بن قیس سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' تو کیا اس کے لیے اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا درست ہوگا؟ انہوں نے جواب (میں آیت تلاوت کی:)

''وہی وہ ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے''

12800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الرَّجُلِ يَزْنِي بِالْمَرْاَةِ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا، فَقَالَ: سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: " (وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ) (الشوری: 25) "

❋❋ حکم بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے' اور پھر اسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تھا' تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی تھی:

''وہی وہ ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے' اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے''۔

12801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا نَرَى اِلَّا زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا.

❋❋ امام شعبی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ زنا کرنے والے (مرد و عورت) کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں۔۔

12802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعَائِشَةَ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے۔

12803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا لِاَنَّهُ يُحِبُّهَا

❋❋ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ مرد اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا' کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

12804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا فَجَرَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ، وَاِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ فَجُلِدَتْ لِيَنْكِحْهَا اِنْ شَاءَ، فَاِذَا تَابَا حَلَّ لَهُ نِكَاحُهَا

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مرد کسی عورت کے ساتھ زنا کر لے' تو وہ کسی بھی

دوسرے شخص کے مقابلے میں اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا' جب مرد نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا' اور عورت کو کوڑے مار دیے گئے' تو اب اگر وہ چاہے' تو اس عورت کے ساتھ شادی کر لے' البتہ جب وہ دونوں توبہ کر لیں' تو اُس مرد کے لیے اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہوگا۔

12805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ قَالَ: هُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ

✵✵ ابوشعثاء فرماتے ہیں: وہ مرد دوسرے کسی بھی شخص سے زیادہ' اس عورت کا حقدار ہوگا۔

12806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا تَابَا حَلَّ نِكَاحُهُمَا قَالَ: فَقِيلَ لَهُ مَا تَوْبَتُهُمَا؟ قَالَ: اَنْ يَخْلُوَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهِ فَلَا يَهُمَّ بِهِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب وہ دونوں (مرد وعورت) توبہ کرلیں' تو ان دونوں کا نکاح حلال ہوگا' ان سے دریافت کیا گیا: ان دونوں کی توبہ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی میں ہو' تو اس کا قصد نہ کرے۔

بَابٌ: الْمَرْاَةُ الزَّانِيَةُ هَلْ يَحِلُّ نِكَاحُهَا

باب: کیا زنا کرنے والی عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے؟

12807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا زَنَتِ الْمَرْاَةُ، ثُمَّ اُونِسَ مِنْهَا تَوْبَةٌ، حَلَّ نِكَاحُهَا

✵✵ زہری نے سعید بن مسیب کا' جبکہ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی عورت زنا کر لے' اور پھر اس کے توبہ کر لینے کا پتہ چل جائے' تو اس سے نکاح کر لینا حلال ہوگا۔

12808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِذَا تَابَتْ فَعُلِمَتْ تَوْبَتُهَا حَلَّتْ لِمَنْ اَرَادَ نِكَاحَهَا

✵✵ ابن جریج فرماتے ہیں: جب وہ عورت توبہ کر لے اور اس کی توبہ کا پتہ چل جائے' تو وہ عورت اس شخص کے لیے حلال ہو جائے گی' جس نے اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا ہے۔

12809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً قَدْ حُدَّتْ فِي الزِّنَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَنْ تَتَزَوَّجَ رَجُلًا قَدْ حُدَّ فِي الزِّنَا، وَاِنَّمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً) (النور: 3) فِي هٰذَا"

✵✵ مکحول فرماتے ہیں: کسی مسلمان مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کرے' جس پر زنا کی حد جاری ہو چکی ہو' اور کسی بھی مسلمان عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے مرد کے ساتھ

شادی کرے جس پر زنا کی حد جاری ہو چکی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے:
''زانی مرد صرف زانیہ عورت کے ساتھ ہی شادی کرے''

بَابٌ: الرَّجُلُ يَطَؤُ جَارِيَةً بَغِيًّا

باب: آدمی کا اپنی فاحشہ کنیز کے ساتھ صحبت کرنا

12810 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَوَّلَ النَّهَارِ فَوَجَدْتُهُ صَائِمًا، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ نَهَارِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ مُفْطِرًا، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَاَيْتُ جَارِيَةً لِيْ فَاَعْجَبَتْنِيْ فَاَصَبْتُهَا قَالَ: اَمَا اِنِّيْ اَزِيْدُكَ اُخْرٰى، قَدْ كَانَتْ اَصَابَتْ فَاحِشَةً فَحَصَّنَّاهَا

❋❋ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: میں دن کے ابتدائی حصے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' پھر میں اسی دن میں' دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے انہیں پایا کہ وہ اپنا روزہ ختم کر چکے تھے' میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی کنیز کو دیکھا' وہ مجھے اچھی لگی' تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کر لی' میں تمہیں ایک اور بات بھی بتاتا ہوں' وہ ایک گناہ کا ارتکاب کر چکی تھی' تو ہم نے اس کو محفوظ کر دیا ہے۔

12811 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ فَجَرَتْ، فَقُلْتُ لَهُ: اَتَقَعُ عَلَيْهَا وَقَدْ فَجَرَتْ؟ فَقَالَ: اِنَّهَا لَا اُمَّ لَكَ مِلْكُ يَمِيْنِي

❋❋ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی' جو گناہ کا ارتکاب کر چکی تھی' میں نے ان سے اس بارے میں بات کی: کیا آپ نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے' جو گناہ کا ارتکاب کر چکی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے' یہ میری زیر ملکیت ہے۔

12812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ قَالَ: وَطِءَ ابْنُ عَبَّاسٍ • اُمَّ سَلِيْطٍ بَعْدَمَا اَنْكَرَ حَمْلَهَا

❋❋ ابومعبد بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ام سلیط کے حمل کا انکار کرنے کے بعد بھی' اُس سے صحبت کر لی تھی۔

12813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَاهُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهُ قَدْ فَجَرَتْ

❋❋ محمد بن سعید بیان کرتے ہیں: ان کے والد سعید بن میسب نے ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی' جو گناہ کا ارتکاب کر چکی تھی۔

12814 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَكْرَهُ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ

بَغِيًّا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں کہ آدمی اپنی فاحشہ کنیز کے ساتھ صحبت کرے۔

12815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الزِّنَا مِنْ جَارِيَتِكَ، فَلَا تَقْرَبَنَّهَا، وَاِذَا رَاَيْتَ ذٰلِكَ مِنَ امْرَاَتِكَ فَلَا تَمَسَّهَا، اَوْ لَا تُمْسِكْهَا

✵✵ طاؤس اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب تم دیکھو کہ تمہاری کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو تم اس کے قریب ہرگز نہ جاؤ اور جب تم دیکھو کہ تمہاری بیوی نے یہ کام کیا ہے تو تم اس کو نہ چھوؤ (یا شاید یہ الفاظ ہیں:) تم اس کو اپنی (زوجیت میں) نہ رکھو۔

بَابٌ: الْعَبْدُ يَنْكِحُ سَيِّدَتَهُ

باب: غلام کا اپنی مالکن کے ساتھ نکاح کر لینا

12816 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ: يَنْهَى عَنْ نِكَاحِ الْعَبْدِ سَيِّدَتَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء غلام کے اپنی مالکن کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتے تھے۔

12817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ بِالْجَابِيَةِ نَكَحَتْ عَبْدَهَا فَانْتَهَرَهَا، وَهَمَّ اَنْ يَرْجُمَهَا وَقَالَ: لَا يَحِلُّ لَكِ مُسْلِمٌ بَعْدَهُ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ہم لوگ اس وقت ''جابیہ'' کے مقام پر موجود تھے اس عورت نے اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر لیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بہت ڈانٹا انہوں نے اس کو سنگسار کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن پھر فرمایا: اس (غلام) کے بعد تمہارے لیے کوئی مسلمان حلال نہیں ہو گا۔

12818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَسَرَّتِ امْرَاَةٌ غُلَامًا لَهَا، فَذَكَرْتُ لِعُمَرَ فَسَاَلَهَا: مَا حَمَلَكِ عَلٰى هٰذَا؟ فَقَالَتْ: كُنْتُ اَرٰى اَنَّهُ يَحِلُّ لِي مَا يَحِلُّ لِلرِّجَالِ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ، فَاسْتَشَارَ عُمَرُ فِيهَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: تَاَوَّلَتْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ تَاْوِيلِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا جَرَمَ وَاللّٰهِ، لَا اُحِلُّكِ لِحُرٍّ بَعْدَهُ اَبَدًا كَاَنَّهُ عَاقَبَهَا بِذٰلِكَ وَدَرَاَ الْحَدَّ عَنْهَا، وَاَمَرَ الْعَبْدَ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت نے اپنے غلام کے ساتھ صحبت کر لی اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس عورت سے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس عورت نے جواب دیا: میں یہ سمجھی تھی یہ میرے لیے اسی طرح حلال ہو گا جس طرح کسی مرد کے لیے اس کی ملک یمین کی عورت (یعنی کنیز) حلال ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس

عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے مشورہ لیا' تو ان حضرات نے کہا: اس عورت نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کا غلط مفہوم مراد لیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس عورت سے فرمایا:) یہ ضروری ہے کہ میں اس (غلام کے بعد) تمہیں کسی بھی آزاد شخص کے لیے حلال قرار نہ دوں' گویا وہ اس عورت کو سزا دینا چاہ رہے تھے' انہوں نے اس عورت پر حد جاری نہیں کی اور غلام کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کے قریب نہ جائے۔

12819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ: اَتَدْرِى اَرَدْتَ عِتْقَ عَبْدِى وَاَتَزَوَّجُهُ فَهُوَ اَهْوَنُ عَلَىَّ مُؤْنَةً مِنْ غَيْرِهِ، فَقَالَ: اِيتِى عُمَرَ فَسَلِيهِ. فَسَاَلَتْ عُمَرَ فَضَرَبَهَا عُمَرُ - اَحْسَبُهُ قَالَ: حَتّٰى قَشَعَتْ، اَوْ قَالَ: فَاَقْشَعَتِ بِبَوْلِهَا -، ثُمَّ قَالَ: لَنْ يَزَالَ الْعَرَبُ بِخَيْرٍ مَا مُنِعَتْ نِسَاءَ هَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' اور بولی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنے غلام کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لوں؟ تو اس میں مجھے کسی دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کی بہ نسبت کم مئونت (مشکل) ہوگی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ''عمر'' کے پاس جا کر اس سے (اس بارے میں) دریافت کرو!

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اسے (درہ) مارا' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) یہاں تک کہ اس کا پیشاب خطا ہو گیا' اس کے بعد انہوں نے فرمایا: عرب اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے' جب تک ان کی خواتین کو (اس طرح کی غلطیوں سے) روکا جاتا رہے۔

12820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كُتِبَ اِلَيْهِ فِى: الْعَبْدِ يَنْكِحُ سَيِّدَتَهُ، فَكَتَبَ: يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ، وَاَوْعَدَ فِيهِ

✵✵ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسے غلام کے بارے میں خط لکھا' جو اپنی مالکن کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' انہوں نے لکھا: اس کو ایسا کرنے سے روک دیا جائے گا اور سخت سرزنش کی جائے گی۔

12821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُولُ: حَضَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَاءَتْهُ، امْرَاَةٌ مِنَ الْعَرَبِ بِغُلَامٍ لَهَا رُومِيٍّ فَقَالَتْ: اِنِّى اسْتَسْرَرْتُهُ فَمَنَعَنِى بَنُو عَمِّى، وَاِنَّمَا اَنَا بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْوَلِيدَةُ فَيَطَؤُهَا فَانْهَ عَنِّى بَنِى عَمِّى. فَقَالَ لَهَا عُمَرُ: اَتَزَوَّجْتِ قَبْلَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ، لَوْلَا مَنْزِلَتُكِ مِنَ الْجَهَالَةِ لَرَجَمْتُكِ بِالْحِجَارَةِ، وَلٰكِنِ اذْهَبُوا بِهِ فَبِيعُوهُ اِلٰى مَنْ يَخْرُجُ بِهِ اِلٰى بَلَدٍ غَيْرِ بَلَدِهَا

✵✵ ابوبکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا' عربوں سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' اپنے رومی غلام کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس عورت نے عرض کی: میں نے اسے اپنا غلام بنایا ہے' میرے چچازاد اس سے مجھے منع کر رہے ہیں' حالانکہ میرا اس کے ساتھ وہی تعلق ہے' جو کسی مرد کا اپنی کنیز کے ساتھ ہوتا ہے کہ وہ مرد اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' تو آپ میرے چچازاد لوگوں کو میرے لئے رکاوٹ بننے

سے منع کریں۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے اس خاتون سے دریافت کیا: کیا تمہاری اس سے پہلے شادی ہو چکی ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تمہاری لاعلمی آڑے نہ آئی ہوتی' تو میں نے تمہیں پتھروں کے ذریعے سنگسار کروا دینا تھا' تم لوگ اس غلام کو لے جاؤ! اور اسے ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرو' جو اسے اِس عورت کے شہر سے' کسی دوسرے شہر لے کر چلا جائے۔

بَابٌ: يُزَوِّجُ غُلَامَهُ اُخْتَهُ

باب: جو شخص اپنے غلام کی شادی اپنی بہن کے ساتھ کر دے

وَبَابٌ: مَا تَرَى الْاَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا اِذَا زَوَّجَهَا عَبْدَهُ

باب: کنیز کا مالک جب اس کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دے تو وہ کنیز اپنے آقا کے کتنے جسم کو دیکھ سکتی ہے؟

12822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ زَوَّجَ اُخْتَهُ غُلَامًا لَّهُ قَالَ: اِنْ كَانَ لَهَا وَلِيٌّ غَيْرُهُ فَاَجَازَ النِّكَاحَ وَاِلَّا فَلَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص اپنی بہن کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دے' تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو اس عورت کا اس شخص کے علاوہ کوئی اور بھی ولی ہے' اور اس نے نکاح کو برقرار رکھا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ یہ نکاح درست شمار نہیں ہوگا۔

12823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ يُنْكِحُ اَمَتَهُ غُلَامَهُ قَالَ: لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَرٰى مِنْ سَيِّدِهَا شَيْئًا، وَلَا يَرٰى مِنْهَا شَيْئًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اب وہ کنیز اپنے آقا کے جسم کے کسی (قابل پردہ حصے) کو دیکھے اور نہ ہی وہ آقا اس کنیز کے (جسم کے قابل پردہ حصے کو) دیکھ سکے گا (یہی بات) کئی راویوں کے حوالے سے منقول ہے

12824 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِيْ رَجُلٍ يُنْكِحُ اَمَتَهُ غُلَامَهُ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى عَوْرَتِهَا

✵✵ معمر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ اب وہ آقا اس کنیز کی شرم گاہ کی طرف دیکھے۔

بَابٌ: هَلْ يَرٰى غُلَامُ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا وَقَدَمَهَا

باب: کیا عورت کا غلام اس عورت کے سر اور پاؤں کو دیکھ سکتا ہے؟

12825 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ يَرٰى غُلَامُ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا وَقَدَمَهَا؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غُلَامًا يَسِيْرًا، فَاَمَّا رَجُلٌ ذُو هَيْبَةٍ فَلَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا عورت کا غلام اس عورت کے سر اور پاؤں کو دیکھ سکتا ہے انہوں نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا' البتہ اگر کم سن غلام ہو' تو حکم مختلف ہوگا لیکن بڑی عمر کے مرد کے لئے یہ اجازت نہیں ہے۔

12826 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا تَضَعُ الْمَرْاَةُ خِمَارًا عِنْدَ غُلَامِ زَوْجِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عورت اپنے شوہر کے غلام کی موجودگی میں (سر سے) چادر نہیں اتارے گی۔

12827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: لَا يَنْظُرُ الْمَمْلُوكُ اِلٰى شَعْرِ سَيِّدَتِهِ قَالَ: فِيْ بَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمُ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

✵✵ لیث بن سعد نے طاؤس اور مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام اپنی مالکن کے بالوں کو نہیں دیکھ سکتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''اور وہ غلام جن کے تم مالک ہو جو ابھی بالغ نہیں ہوئے''۔

12828 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ جَدَّتِهِ قَالَتْ، اِنِّيْ لَجَالِسَةٌ عِنْدَ اَمَةَ ابْنَةِ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو اُخْتِ ذِي الْيَدَيْنِ، وَعِنْدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَرُعْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِلَّا غُلَامٌ لِاَمَةَ يُقَالُ لَهُ: رُكَانَةُ قَدْ دَخَلَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ اَمَةُ: غُلَامٌ لِيْ، قَالَ: "اَخْرُجْ لَا اُمَّ لَكَ، فَاسْتَاْذِنْ وَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَدْخُلُ؟" فَفَعَلَ الْغُلَامُ

✵✵ اسماعیل بن کثیر اپنی دادی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی بہن جو عبد بن عمرو کی صاحبزادی ہیں ان کی کنیز کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات ناگوار گزری کہ اس کنیز کا ایک غلام جس کا نام رکانہ تھا وہ اجازت لئے بغیر اندر آ گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ کنیز نے جواب دیا: یہ میرا غلام ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اسی غلام سے) فرمایا: تم نکل جاؤ! تمہاری ماں نہ رہے' اور پہلے اجازت مانگو اور یہ کہو: السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو اس غلام نے ایسا ہی کیا۔

بَابٌ: مَا يَرٰى مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ

باب: محرم رشتہ دار خواتین کے جسم کے کس حصے کو دیکھنا جائز ہے

12829 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ اِلٰى قُصَّةِ الْمَرْاَةِ مِنْ تَحْتِ الْخِمَارِ، اِذَا كَانَ ذَا مَحْرَمٍ، فَاَمَّا اَنْ تَسْلُخَ خِمَارَهَا عِنْدَهُ فَلَا

✵✵ زہری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی چادر کے نیچے عورت کے بالوں کے جوڑے کو دیکھ لے جبکہ وہ اس عورت کا محرم ہو لیکن آدمی کی موجودگی میں (محرم) عورت کے چادر اتارنے کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ نہیں ہو سکتا۔

12830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَسْلُخُ خِمَارَهَا عِنْدَ ذِي مَحْرَمٍ قَالَ: اَمَّا اَنْ يَرَى الشَّيْءَ مِنْ دُوْنِ الْخِمَارِ، فَلَا بَاْسَ، وَاَمَّا اَنْ تَسْلُخَ الْخِمَارَ فَلَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے: جو محرم شخص کی موجودگی میں (سر سے) چادر اتار دیتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: چادر کے اندر سے اس کے (سر کے) کسی حصے کو دیکھنے کا جہاں تک تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جہاں تک عورت کی چادر اتارنے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں کیا سکتا۔

12831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَا كَانَ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَرٰى عَوْرَةً مِنْ ذَاتِ مَحْرَمٍ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ تَسْلُخَ خِمَارَهَا عِنْدَهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ بات یہ تھی کہ وہ کسی محرم خاتون کے جسم کے قابل پردہ حصے کو دیکھیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ عورت محرم عزیز کی موجودگی میں اپنی چادر اتارے۔

12832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَرٰى شَعْرَ ابْنَتِهِ. قَالَ لَيْثٌ: وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَكْرَهُ مِنْ كُلِّ ذِي ذَاتِ مَحْرَمٍ

✵✵ لیث نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ اپنی صاحبزادی کے بال دیکھیں لیث بیان کرتے ہیں: امام شعبی ہر محرم خاتون (کے بال دیکھنے کو) مکروہ سمجھتے تھے۔

12833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْ يَعْلٰى قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ يَدْوَتَ اُمَّهُ - يَقُوْلُ يُمَشِّطُهَا -

✵✵ سالم نے ابویعلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) امام محمد بن علی بن حنفیہ اپنی والدہ کے سر میں کنگھی کیا کرتے تھے۔

12834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ) (النور: 31) قَالَ: يَنْظُرُوْا اِلٰى مَا فَوْقَ الذِّرَاعِ وَالرَّاْسِ وَالْاُذُنِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''یا ان کے بیٹے یا ان کے شوہروں کے بیٹے''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے بیٹے عورت کے بازو، سر اور کان کو دیکھ سکتے ہیں۔

بَابُ اسْتِسْرَارِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا کسی کو کنیز بنالینا

12835 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كُنْتُ لَا اَعْلَمُ عَطَاءً " لَا يَرٰى بَأْسًا اَنْ يَسْتَسِرَّ الْعَبْدُ فِيْ مَالِهِ - اَوْ قَالَ: سَيِّدُهُ - بِاِذْنِهِ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے عطاء کے بارے میں یہ علم ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اگر کوئی غلام اپنے مال میں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے آقا کے مال میں سے اس کی اجازت کے تحت کسی کو اپنی کنیز بنالے۔

12836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَرٰى لِمَمْلُوْكِهِ سَرَارِيَ لَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

✵✵ ایوب نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے غلاموں کی کنیزیں ملاحظہ کرتے تھے اور ان پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔

12837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ رَجُلٌ عَبْدًا لَهُ سُرِّيَّةٌ فَاَعْتَقَهُمَا جَمِيعًا، فَلَا يَقْرَبُهَا اِلَّا بِنِكَاحٍ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی ایسے غلام کو آزاد کردے جس کی کوئی کنیز بھی ہو تو وہ ان دونوں کو آزاد کرے پھر وہ غلام صرف نکاح ذریعے ہی اس عورت کے پاس جاسکے گا (جو پہلے اس کی کنیز تھی)۔

12838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَتَسَرَّرُ الْعَبْدُ مَا شَاءَ . وَيُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✵✵ قیس بن مسلم نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام جتنی چاہیں کنیزیں رکھ سکتا ہے۔

یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

12839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، كَرِهَ اَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ

✵✵ ہشام نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ غلام کسی کو کنیز کے طور پر رکھے۔

12840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَرِهَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ، وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، قَالَ

الثَّوْرِيُّ، وَنَحْنُ عَلَيْهِ: لَا يَحِلُّ فَرْجُهَا لِرَجُلَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اور حکم بن عتیبہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں ایسی عورت (یعنی کنیز) کی شرم گاہ دو آدمیوں کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

12841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: وَلِلْعَبْدِ اَنْ يَتْبَعَ ابْنَتَهِ اِذَا تَسَرَّى فِي مَالِ سَيِّدِهِ.

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: غلام کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ جب اس کی بیٹی اس کے آقا کے مال میں کنیز کے طور پر آجائے تو وہ بیٹی کو اپنے ساتھ رکھے۔

12842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَرِهَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

12843 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ جَارِيَةٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَطَلَّقَهَا فَبَتَّهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّكَ لَا طَلَاقَ لَكَ فَارْجِعْهَا فَاَبَى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هِيَ لَكَ، فَاسْتَحِلَّهَا بِمِلْكِ الْيَمِينِ فَاَبَى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابومعبد نے انہیں یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک غلام تھا اور اس کی ایک بیوی تھی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیز تھی اس غلام نے اس کنیز کو طلاق بتہ دے دی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری دی ہوئی طلاقیں واقع نہیں ہوئی ہیں تم اس عورت سے رجوع کرلو اس غلام نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ عورت تمہاری ہی رہے گی تم ملک یمین کے ذریعے اسے حلال کرلو تو اس نے یہ بات بھی نہیں مانی۔

12844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غلام کسی عورت کو کنیز کے طور پر رکھ لے۔

12845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا، وَاَنَّهُ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ سُرِّيَّتَانِ اَعْتَقَهُمَا جَمِيعًا، وَقَالَ: لَا تَقْرَبْهُمَا اِلَّا بِنِكَاحٍ. وَاَخْبَرَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کیا جس کی دو کنیزیں بھی تھیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سب کو آزاد کردیا انہوں نے فرمایا: اب تم نکاح کے ذریعے ہی ان دونوں کے قریب جاسکتے ہو۔

یہی بات ابن جریج نے نافع کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحِلُّ اَمَتَهُ لِلرَّجُلِ

باب: آدمی کا اپنی کنیز کو کسی کے لیے حلال کر دینا

12846 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: اِذَا اُحَلَّ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ لِلرَّجُلِ، فَعَتَقَهَا لَهُ، فَاِنْ حَمَلَتْ اُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص (اپنی) کنیز کو کسی دوسرے شخص کے لیے حلال قرار دیدے تو اس دوسرے شخص کے لیے اس کنیز کو آزاد کر دے اگر وہ کنیز حاملہ ہوتی ہے تو اس کا بچہ اس کی طرف منسوب ہوگا۔

12847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَطَاَ فَرْجًا، اِلَّا فَرْجًا اِنْ شِئْتَ بِعْتَ، وَاِنْ شِئْتَ وَهَبْتَ، وَاِنْ شِئْتَ اَعْتَقْتَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تمہارے لیے صرف اسی شرمگاہ کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے جسے اگر تم چاہو تو فروخت کر دو اگر چاہو تو ہبہ کر دو اور اگر چاہو تو آزاد کر دو۔

12848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّي كَانَتْ لَهَا جَارِيَةٌ، وَاِنَّهَا اَحَلَّتْهَا لِي اَطُوْفُ عَلَيْهَا. فَقَالَ: "لَا تَحِلُّ لَكَ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ تَزَوَّجَهَا، وَاِمَا اَنْ تَشْتَرِيَهَا، اَوْ تَهَبَهَا لَكَ"

٭٭ سعید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میری والدہ کی ایک کنیز ہے انہوں نے میرے لیے یہ بات حلال قرار دی ہے کہ میں اس کنیز کے ساتھ صحبت کر سکتا ہوں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کنیز تمہارے لیے تین میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہو سکتی ہے وہ خاتون اس کنیز کے ساتھ تمہاری شادی کروا دے یا تم اس کنیز کو خرید لو یا وہ خاتون اس کنیز کو تمہیں ہبہ کر دے۔

12849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ الْجَارِيَةَ لِلرَّجُلِ، فَقَالَ: اِنْ وَطِئَهَا جُلِدَ مِائَةً اَحْصَنَ، اَوْ لَمْ يُحْصِنْ، فَاِنْ حَمَلَتْ لَمْ يُلْحَقْ بِهِ الْوَلَدُ وَلَمْ يَرِثْهُ، وَلَهُ اَنْ يَفْدِيَهُ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَمْنَعُوْهُ

٭٭ زہری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کسی شخص کے لیے حلال کر دیتا ہے (زہری فرماتے ہیں:) اگر وہ دوسرا شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو اگر وہ کنیز (اس دوسرے شخص سے) حاملہ ہو جاتی ہے تو بچے کو اس شخص سے لاحق نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ اس شخص کا وارث بنے گا اسے یہ حق ہوگا کہ وہ اس کا فدیہ دے لوگوں کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اس کو منع کریں۔

12850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: " كَانَ يُفْعَلُ: يُحِلُّ الرَّجُلُ وَلِيدَتَهُ لِغُلَامِهِ، وَابْنِهِ وَاَخِيهِ وَاَبِيهِ، وَالْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا، وَمَا اُحِبُّ اَنْ يُفْعَلَ ذٰلِكَ وَمَا بَلَغَنِي عَنْ ثَبْتٍ، وَقَدْ بَلَغَنِي

اَنَّ الرَّجُلَ يُرْسِلُ وَلِيدَتَهُ اِلٰى ضَيْفِهِ "

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اس طرح کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص اپنی کنیز کو اپنے غلام یا اپنے بیٹے یا بھائی یا باپ یا عورت اپنے شوہر کے لیے حلال کر دیتی ہے لیکن میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایسا کیا جائے اور کسی ثقہ حوالے سے مجھ تک اس بارے میں کوئی روایت بھی نہیں پہنچی ہے مجھ تک صرف یہ روایت پہنچی ہے کہ کوئی شخص اپنی کنیز کو اپنے مہمان کے پاس بھیج دیتا تھا۔

12851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَادَوَيْهِ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ قَالَ: هِىَ اَحَلُّ مِنَ الطَّعَامِ، فَاِنْ وَلَدَتْ فَوَلَدُهَا لِلَّذِىْ اُحِلَّتْ لَهُ وَهِىَ لِسَيِّدِهَا الْاَوَّلِ

✽✽ طاؤس فرماتے ہیں: وہ (کنیز) کھانے سے زیادہ حلال ہوتی ہے اگر وہ کنیز بچے کو جنم دیدے تو اس کا بچہ اس شخص کی طرف منسوب ہوگا جس کے لیے اس کو حلال قرار دیا گیا ہے البتہ وہ کنیز اپنے آقا ہی کی ملکیت رہے گی۔

12852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِذَا اَحَلَّتِ امْرَاَةُ الرَّجُلِ، اَوِ ابْنَتُهُ، اَوْ اُخْتُهُ لَهُ جَارِيَتَهَا فَلْيُصِبْهَا، وَهِىَ لَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلْيَجْعَلْ بِهِ بَيْنَ وَرِكَيْهَا

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی بیوی یا بیٹی یا بہن اپنی کنیز کو اس شخص کے لیے حلال قرار دیدے تو وہ شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے اور وہ کنیز اپنی مالکن کی ہی ملکیت میں رہے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس شخص کو اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لینی چاہیے۔

12853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قِيْلَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اِنَّ طَاوُسًا لَّا يَرٰى بِهِ بَاْسًا؟ فَقَالَ: لَا تُعَارُ الْفُرُوْجُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار سے کہا گیا: طاؤس اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: شرمگاہیں عاریت کے طور پر نہیں دی جاسکتی ہیں۔

12854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا قَالَ: هُوَ حَلَالٌ، فَاِنْ وَلَدَتْ فَوَلَدُهَا حُرٌّ، وَالْاَمَةُ لِامْرَاَتِهِ، لَا يُغَرَّمُ زَوْجُهَا شَيْئًا

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ فرماتے تھے: یہ حلال ہے اگر وہ کنیز کسی بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کا بچہ آزاد شمار ہوگا جہاں تک آدمی کی بیوی کی کنیز کا تعلق ہے تو وہ آدمی (اپنی بیوی کو) کسی جرمانے کی ادائیگی نہیں کرے گا۔

12855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ: امْرَاَتِىْ اَحَلَّتْ جَارِيَتَهَا لِابْنِهَا؟ قَالَ: فَهِىَ لَهُ

✽✽ ولید بن ہشام بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے (اس مسئلہ کے بارے میں) دریافت کیا کہ میری

بیوی نے اپنی کنیز کو اپنے بیٹے کے لیے حلال قرار دیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ کنیز اس (بیٹے) کی ہوگی۔

12856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا اَحَلَّتْهَا لَهُ فَاَعْتَقَهَا لَهُ، وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

✵ معمر نے عمرو بن دینار' حسن بصری کا' جبکہ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ عورت اس کنیز کو اس شخص کے لیے حلال قرار دیتی ہے' اور اس کنیز کو اس شخص کے لیے آزاد کر دیتی ہے' تو بچے کی نسبت اس شخص کی طرف کی جائے گی (جس کے لیے کنیز کو حلال قرار دیا گیا ہے)

بَابٌ اِصَابَتُهُ وَلِيدَتَهُ عِنْدَ عَبْدِهِ

باب: آدمی کا اپنی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کرنا' جو اس کے غلام کی بیوی ہو

12857 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَصَابَ اَمَتَهُ عِنْدَ عَبْدِهِ قَالَ: يُنَكَّلُ وَلَا يُحَدُّ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے جو اس کے غلام کی بیوی ہو' تو عطاء نے فرمایا: ایسے شخص کو سزا دی جائے گی البتہ اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

12858 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، وَغَيْرَهُ، يُحَدِّثُ، اَنْ 000، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ اَقْرَرْتَ بِذٰلِكَ لَرَجَمْتُكَ. قَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ: لَمْ يَكُنْ لِيَرْجُمَهُ وَلٰكِنْ فَرَّقَهُ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم اس کا اقرار کر لیتے تو میں نے تمہیں سنگسار کروا دینا تھا۔

عطاء اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: اس کو سنگسار تو نہیں کیا جا سکتا' البتہ اس سے الگ کروا دیا جائے گا۔

12859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفَ - قَالَ غَيْرُ اَيُّوْبَ، وَهُوَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ - قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا فَعَلَ غُلَامُكَ الْمُوَلَّدُ؟ قَالَ: فَذٰلِكَ حِيْنَ دَعَاهُ عُمَرُ فَسَاَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: خَيْرًا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ اَنْكَحْتُهُ. قَالَ: فَلَعَلَّكَ تُخَالِفُهُ اِلٰى امْرَاَتِهِ اِذَا غَابَ؟ فَقَالَ: لَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَالَ: لَوْ اَخْبَرْتَنِيْ اَنَّكَ تَفْعَلُ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا. قَالَ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيًّا اَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ لَا يَعْتَرِفَ

✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا' یہاں ایوب کے علاوہ دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ صاحب حضرت مغیرہ بن شعبہ تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تمہارے غلام کا کیا حال ہے؟ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوا کر ان سے تفتیش کی تھی' انہوں نے جواب دیا: امیر المؤمنین! وہ ٹھیک ہے' میں نے اس کی شادی کروا دی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: جب وہ موجود نہیں ہوتا تو شاید تم اس کی بیوی کے ساتھ (جو تمہاری کنیز ہے) صحبت کر لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! امیر المؤمنین! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر

تم مجھے یہ بتاتے کہ تم ایسا کرتے ہو تو میں نے تمہیں عبرتناک سزا دینی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارہ کیا تھا کہ وہ اس بات کا اعتراف نہ کریں۔

12860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ: اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَقَعَ عَلٰى وَلِيدَتِهٖ، وَكَانَتْ عِنْدَ عَبْدِهٖ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِائَةَ جَلْدَةٍ

٭٭ قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک شخص نے اپنی ایک ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی جو اس کے غلام کی بیوی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے تھے۔

12861 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِیْ رَجُلٍ اَصَابَ اَمَتَهٗ عِنْدَ عَبْدِهٖ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً

٭٭ زہری ایسے شخص، جو اپنی اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے، جو اس کے غلام کی بیوی ہو، اس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

12862 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدٍ، يَسْاَلُ عَطَاءً، عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ اَمَتَهٗ عَبْدًا لَّهٗ، فَوَلَدَتْ لَهٗ فَادَّعَى السَّيِّدُ بَعْضَ اَوْلَادِهَا، فَقَالَ: لَا دَعْوٰى لَهٗ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبید کو عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے، وہ کنیز اس غلام کے بچوں کو جنم دیتی ہے، پھر اس کا آقا ان بچوں میں سے کسی کے بارے میں دعویٰ کر دیتا ہے (کہ یہ میری اولاد ہے) تو عطاء نے فرمایا: اس کو دعویٰ کا حق حاصل نہیں ہوگا، بچہ فراش والے کا شمار ہوگا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔

12863 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفَ، اَخْبَرَهٗ، اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ حَسْنَاءُ، كَانَ عُمَرُ يَعْرِفُ تِلْكَ الْجَارِيَةَ، فَاَنْكَحَهَا الرَّجُلُ غُلَامًا لَّهٗ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَيْهَا، فَاَتَى الْعَبْدُ اِلٰى عُمَرَ، فَاَخْبَرَهٗ ذٰلِكَ، فَغَيَّبَ عُمَرُ الْعَبْدَ وَاَرْسَلَ اِلٰى سَيِّدِهٖ، فَسَاَلَهٗ مَا فَعَلَتْ فُلَانَةُ؟ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، عِنْدِی، وَقَدْ اَنْكَحْتُهَا غُلَامًا لِی. فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ تَقَعُ عَلَيْهَا؟ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَنْ عِنْدَ عُمَرَ اَنْ قُلْ: لَا. فَقَالَ: لَا. فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ، لَوْ اَخْبَرْتَنِیْ اَنَّكَ تَفْعَلُ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا لِلنَّاسِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انہیں بتایا: ان کے قبیلے کے ایک شخص کی ایک کنیز تھی جو بہت خوبصورت تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کنیز سے واقف تھے اس شخص نے اس کنیز کی شادی اپنے غلام سے کر دی وہ شخص خود بھی اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا تھا اس کا غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

اس غلام کو چھپا دیا اور اس کے آقا کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: فلاں عورت (یعنی تمہاری کنیز) کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! وہ میرے پاس ہی ہے میں نے اس کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کردی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم اس کنیز کے ساتھ صحبت کرتے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود افراد میں سے ایک صاحب نے اسے اشارہ کیا کہ تم یہ کہو: جی نہیں، تو اس نے کہہ دیا: جی نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم مجھے یہ بتاتے کہ تم ایسا کرتے ہو، تو میں تمہیں لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیتا۔

12864 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِي امْرَاَةٍ وَّزَوْجِهَا لَهُمَا جَارِيَةٌ وَلَهَا زَوْجٌ، فَوَقَعَ زَوْجُ الْمَرْاَةِ عَلَى الْجَارِيَةِ قَالَ: اِنْ كَانَ لَمْ يُطَلِّقْهَا - اَوْ قَالَ: هُوَ ابْنِي فَلَهُ الْوَلَدُ -، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ كَانَ الْعَبْدُ قَدْ طَلَّقَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا السَّيِّدُ فِي الْعِدَّةِ دُعِيَ لَهُ الْقَافَةُ. فَاِنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، اَخْبَرَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَا الْقَافَةَ فِي رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا وَلَدَ امْرَاَةٍ وَّقَعَا عَلَيْهَا فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ. وَاِنْ كَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا السَّيِّدُ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ، فَالْوَلَدُ لِسَيِّدِهَا، وَذَكَرَ النَّكَالَ

✵✵ زہری نے ایسی خاتون اور اس کے شوہر کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں کی ایک کنیز ہو جس کا شوہر بھی موجود ہو اور پھر عورت کا شوہر اس کنیز کے ساتھ صحبت کرلے تو اگر تو اس کنیز کا شوہر یہ کہتا دیتا ہے کہ اس نے اسے طلاق نہیں دی ہے یا یہ کہہ دیتا ہے کہ اس کے ہاں پیدا ہونے والا بچہ میرا ہے تو وہ بچہ اس کنیز کے شوہر کو ملے گا' کیونکہ (اصول یہ ہے) بچہ فراش والے کو ملتا ہے' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے یہ فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے' لیکن اگر اس غلام نے اس کنیز کو طلاق دے دی اور پھر اس کے بعد اس کی عدت کے دوران اس کنیز کے آقا نے اس کے ساتھ صحبت کی ہو' تو پھر قیافہ شناس کو بلایا جائے گا' کیونکہ عروہ بن زبیر نے یہ بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دو آدمیوں کے مقدمے میں قیافہ شناس کو بلایا تھا ان دونوں نے ایک عورت کے بچے کے بارے میں دعویٰ کیا تھا کہ ان دونوں نے ایک ہی طہر کے دوران اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہوئی تھی۔ (زہری بیان کرتے ہیں) اگر کنیز کے آقا نے اس کی عدت گزر جانے کے بعد اس کنیز کے ساتھ صحبت کی ہو' تو پھر بچہ اس کنیز کے آقا کو ملے گا اور پھر زہری نے اسے سزا دیے جانے کا ذکر کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ اَمَتَهُ، ثُمَّ يَعْتِقُهَا

باب: جب کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کردے اور پھر اس کے کنیز کو آزاد کردے

12865 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ اَمَتَهُ عَبْدَهُ عَلٰى عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، ثُمَّ اَعْتَقَهُمَا جَمِيعًا قَالَ: لَا يَاْخُذُ السَّيِّدُ مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا، لِاَنَّهُ مَالُهُ، وَلَا يَكُوْنُ عَلٰى عَبْدِهٖ دَيْنٌ، وَلَا يَاْخُذُ مِنَ الْعَبْدِ شَيْئًا. قَالَ: وَلَا بَاْسَ اَنْ يُزَوِّجَ عَبْدَهُ اَمَتَهُ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ، وَلَا يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا، وَلٰكِنَّهُ لَوْ اَنْكَحَ جَارِيَتَهُ بِكْرًا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا كَانَ لِسَيِّدِهَا الصَّدَاقُ

✺ ✺ ابن جریج ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ دس درہم کے عوض میں کر دیتا ہے اور پھر وہ ان دونوں کو آزاد کر دیتا ہے تو ابن جریج فرماتے ہیں: آقا اس کنیز کے مہر میں سے کچھ بھی وصول نہیں کرے گا کیونکہ وہ اس کا مال ہے اور نہ ہی اس کے غلام پر قرض کی ادائیگی لازم ہوگی اور نہ ہی وہ غلام سے کچھ وصول کرے گا۔

ابن جریج فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں کر دے اور اس کنیز کے لئے کوئی مہر مقرر نہ کرے لیکن اگر اس نے اپنی کنیز کی شادی ایسے عالم میں کی ہو کہ وہ کنواری ہو اور پھر وہ اس کنیز کو آزاد بھی کر دے تو اب کنیز کے آقا کو مہر وصول کرنے کا حق ہوگا۔

12866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ اَمَةً، ثُمَّ اشْتَرَاهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ: لَا يُعْطِي اَهْلَهَا مَهْرَهَا فَلِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا جَاءَ مِنْ قِبَلِهِمْ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالصَّدَاقُ لِلَّذِي بَاعَهَا

✺ ✺ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اس کی رخصتی کروانے سے پہلے اسے خرید لیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ اس کنیز کے سابقہ مالکان کو اس کنیز کا مہر نہیں دے گا کیونکہ یہ چیز اب ان کی طرف سے آگئی ہے لیکن اگر اس نے اس کنیز کی رخصتی کروالی ہو تو پھر مہر اس شخص کو ملے گا جس نے اسے فروخت کیا ہے۔

12867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَنْكَحَ اَمَتَهُ بِصَدَاقٍ مَعْلُومٍ مُؤَخَّرٍ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا سَيِّدُهَا قَالَ: الْمَهْرُ لِلسَّيِّدِ، لِاَنَّهُ وَقَعَ يَوْمَ وَقَعَ، وَهُوَ لَهُ

✺ ✺ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنی کنیز کی شادی کسی متعین مہر کے عوض میں کروا دیتا ہے جس مہر کی ادائیگی بعد میں ہوئی تھی پھر اس کنیز کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ مہر اس کے آقا کو ملے گا کیونکہ جس وقت اس کنیز کے شوہر نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی اس وقت وہ کنیز اس کے آقا کی ملکیت تھی۔

12868 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَهَا سَيِّدُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا." قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ قَالَ: الصَّدَاقُ لِلْمَوْلَى

✺ ✺ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس کنیز کا آقا اسے آزاد کر دے اور یہ اس کنیز کی رخصتی سے پہلے ہو تو ابن شبرمہ فرماتے ہیں: وہ مہر اس کنیز کے آقا کو ملے گا۔

بَابُ الْمَمْلُوكُ يَسْتَرِقُّ

باب: غلام کا کنیز رکھنا

وَبَابُ عِدَّةُ الْاَمَةِ

باب: کنیز کی عدت کا بیان

12869 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مَمْلُوكٍ مَاذُونٍ لَهُ فِي التِّجَارَةِ، كَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ اَمَةٌ،

فَاشْتَرَاهَا قَالَ: لَا يَفْسِدُ النِّكَاحُ لِاَنَّ الْمِلْكَ لِغَيْرِهِ، وَاِنْ شَاءَ الْعَبْدُ بَاعَهَا

✽✽ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے تجارت کرنے کی اجازت ملی ہوئی ہواور اس کی ایک بیوی ہو جو کسی کی کنیز ہو اور پھر وہ غلام اسے خرید لے تو سفیان ثوری کہتے ہیں: اس کا نکاح فاسد نہیں ہوگا' کیونکہ ملکیت کسی دوسرے شخص کی ہے' البتہ وہ غلام اگر چاہے' تو اس کو فروخت کرسکتا ہے۔

12870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَةٌ

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کی عدت ایک حیض ہوگی

12871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

✽✽ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز کو دو طلاقیں دی جائیں گی' اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔

12872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: "يَنْكِحُ الْعَبْدُ ثِنْتَيْنِ، وَيُطَلِّقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ، وَتَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ، فَاِنْ لَمْ تَحِضْ فَشَهْرَيْنِ - اَوْ قَالَ: فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ -"

✽✽ عبداللہ بن عتبہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: غلام دو عورتوں کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے' اور وہ دو طلاقیں دے سکتا ہے' اور کنیز دو حیض عدت گزارے گی اگر اسے حیض نہ آتا' تو دو ماہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ڈیڑھ ماہ (عدت گزارے گی)۔

12873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ ثِنْتَيْنِ، وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ

✽✽ سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن عتبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے' اور کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔

12874 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: لَوِ اسْتَطَعْتُ جَعَلْتُ عِدَّةَ الْاَمَةِ حَيْضَةً وَنِصْفًا. قَالَ قَتَادَةُ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: فَاجْعَلْهَا شَهْرًا وَنِصْفًا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَسَكَتَ.

✽✽ عمرو بن دینار نے عمرو بن اوس کے حوالے سے ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے فرمایا: اگر میں اس بات کی استطاعت رکھتا تو میں کنیز کی عدت ڈیڑھ حیض مقرر کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: ایک صاحب کھڑے ہوئے اور وہ بولے: اے امیر المومنین! آپ اسے ڈیڑھ ماہ

مقرر کردیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

12875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: جَعَلَ لَهَا عُمَرُ حَيْضَتَيْنِ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنیز کی عدت دو حیض مقرر کی ہے۔

12876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: عِدَّةُ الْاَمَةِ تُطَلَّقُ حَيْضَتَانِ. قَالَ: وَذَكَرَهُ قَتَادَةُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

* * معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کی عدت' جس کو طلاق دی گئی ہو' دو حیض ہوگی' راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

12877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عِدَّةُ الْاَمَةِ؟ قَالَ: حَيْضَتَانِ. قَالَ: ذَكَرُوا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَوِ اسْتَطَعْتُ لَجَعَلْتُهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کنیز کی عدت (کتنی ہوگی؟) انہوں نے جواب دیا: دو حیض' انہوں نے بتایا: علماء نے یہ بات ذکر کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اگر میں اس بات کی استطاعت رکھتا' تو میں اس کی اس عدت ڈیڑھ حیض مقرر کرتا۔

12878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِدَّةِ الْاَمَةِ، فَقَالَ: حَيْضَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ

* * داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے کنیز کی عدت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ دو حیض ہوگی' اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ ماہ ہوگی۔

12879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَكُوْنُ عَلَيْهَا نِصْفُ الْعَذَابِ، وَلَا يَكُوْنُ لَهَا نِصْفُ الرُّخْصَةِ

* * ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کو نصف سزا دی جائے گی لیکن اسے نصف رخصت حاصل نہیں ہوگی۔

12880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: مَا اَرٰى عِدَّةَ الْاَمَةِ اِلَّا كَعِدَّةِ الْحُرَّةِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَضَتْ بِذٰلِكَ سُنَّةٌ، فَالسُّنَّةُ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبَعَ

* * ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ کنیز کی عدت بھی آزاد عورت کی عدت کی مانند ہوگی لیکن کیونکہ اس بارے میں سنت کا حکم پہلے سے آچکا ہے اس لئے سنت اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

بَابُ عِدَّةُ الْاَمَةِ

باب: کنیز کی عدت

12881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَةٌ تَكُوْنُ عِنْدَ عَبْدٍ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً، ثُمَّ عُتِقَتْ بَعْدَمَا اعْتَدَّتْ حَيْضَةً، فَاخْتَارَتِ الْخُرُوجَ قَالَ: تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ، وَتَحْتَسِبُ بِمَا مَضَى مِنْ عِدَّتِهَا اَمَةً. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ بُتَّتْ، وَاِنْ لَمْ تُبَتَّ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِى لَيْلٰى: عَنْ اَشْيَاخِهِمْ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ

✵✵ جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک کنیز کسی غلام کے نکاح میں ہوتی ہے وہ غلام اسے ایک طلاق دے دیتا ہے پھر اس کنیز نے عدت کا ایک حیض گزارا ہوتا ہے کہ اس کے بعد اسے آزاد کر دیا جاتا ہے اور پھر وہ علیحدگی کو اختیار کر لیتی ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ آزاد عورت کی عدت گزارے گی اور اس نے کنیز کے طور پر عدت کا جو حصہ گزارا تھا وہ اسے بھی ساتھ شامل کر لے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کو طلاق بتہ دی گئی ہو یا طلاق بتہ نہ دی گئی ہو (دونوں صورتوں میں یہی حکم ہے)۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت ابن ابو لیلیٰ نے یہ بات اپنے مشائخ کے حوالے سے نقل کی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند ہے۔

12882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ يُطَلِّقُهَا الْعَبْدُ تَطْلِيْقَةً، فَتَحِيضُ حَيْضَةً، ثُمَّ تُعْتَقُ فَتَخْتَارُ الزَّوْجَ قَالَ: تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ، وَتَحْتَسِبُ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ زَوْجُهَا ارْتَجَعَهَا، فَاِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ عُتِقَتْ فِي الْعِدَّةِ اعْتَدَّتْ اَيْضًا عِدَّةَ الْحُرَّةِ. قَالَ قَتَادَةُ: وَاِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا فِي الْعِدَّةِ، وَتَكُوْنُ عِنْدَهُ عَلٰى تَطْلِيْقَةٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا تَحِلُّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ "

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کا بیان نقل کیا ہے جو ایسی کنیز کے بارے میں جسے اس کا (شوہر جو) غلام ہے ایک طلاق دیتا ہے پھر اس کنیز کو ایک حیض آ جاتا ہے پھر کنیز کو آزاد کر دیا جاتا ہے اور وہ شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ آزاد عورت کی عدت کی مانند عدت گزارے گی اور اس ایک حیض کو اس عدت میں شمار کرے گی البتہ اگر اس کا شوہر رجوع کر لیتا ہے تو معاملہ مختلف ہو گا اور اگر مرد نے عورت کو دو طلاقیں دی ہوں اور پھر عدت کے دوران وہ آزاد ہو جائے تو بھی وہ آزاد عورت کی مانند عدت گزارے گی۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر مرد چاہے گا تو عدت کے دوران اسے رجوع کر لے گا اور پھر ایک طلاق کے ساتھ وہ اس شوہر کے ساتھ رہے گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ کنیز اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک دوسری شادی کر کے (طلاق یافتہ یا بیوہ نہیں

ہو جاتی)۔

12883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الرَّجُلِ، فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً، ثُمَّ يُدْرِكُهَا عَتَاقَةً فِي الْعِدَّةِ، قَالَا: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ، وَإِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ فَادْرَكَهَا عَتَاقَةً فِي الْعِدَّةِ اعْتَدَّتْ حَيْضَتَيْنِ

✵✵ سفیان ثوری نے اسماعیل کے حوالے سے شعبی کا‘ جبکہ یونس کے حوالے سے حسن بصری کا قول ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے‘ جو کسی آدمی کی بیوی ہوتی ہے‘ اور وہ مرد اسے ایک طلاق دے دیتا ہے پھر عدت کے دوران ہی وہ کنیز آزاد ہو جاتی ہے‘ تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ عورت تین حیض تک عدت گزارے گی اگر مرد نے اسے دو طلاقیں دی ہوئی ہوں اور عدت کے دوران اسے آزادی نصیب ہو جائے تو وہ دو حیض عدت گزارے گی۔

بَابُ عِدَّةِ الْاَمَةِ صَغِيرَةً، اَوْ قَدْ قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيضِ

باب: نابالغ کنیز یا جس کنیز کو حیض آنا بند ہو چکا ہو‘ اس کی عدت کا حکم

12884 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَدَاوَلَ ثَلَاثَةٌ مِنَ التُّجَّارِ جَارِيَةً فَوَلَدَتْ، فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ، فَاَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِاَحَدِهِمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: مَنِ ابْتَاعَ جَارِيَةً قَدْ بَلَغَتِ الْمَحِيضَ، فَلْيَتَرَبَّصْ بِهَا حَتّٰى تَحِيضَ، فَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ فَخَمْسَةً وَاَرْبَعِينَ يَوْمًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ تین تاجروں نے یکے بعد دیگرے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کر لی اس کنیز نے بچے کو جنم دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلوایا اور اس کنیز کے بچے کو ان تین تاجروں میں سے کسی ایک کے ساتھ لاحق کر دیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی ایسی کنیز خریدے جو حیض کی عمر تک پہنچ چکی ہو‘ تو پھر وہ شخص ایک حیض گزر جانے کا انتظار کرے اور اگر وہ حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو‘ تو ۴۵ دن انتظار کرے۔

12885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي عِدَّةِ الْاَمَةِ صَغِيرَةً، اَوْ قَاعِدًا؟ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: شَهْرٌ وَنِصْفٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے نابالغ یا حیض سے مایوس کنیز کی عدت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: عطاء فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: یہ ڈیڑھ ماہ ہو گی۔

12886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: خَمْسًا وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✵✵ عبدالملک بن ابوسلیمان نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ۴۵ دن ہو گی۔

12887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: عِدَّةُ الْاَمَةِ صَغِيرَةً، اَوْ

فَعِدَّتُ شَهْرٌ وَنِصْفٌ

✻✻ قتادہ نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نابالغ کنیز کی عدت یا جس کو حیض آنا (زیادہ عمر کی وجہ سے) بند ہو چکا ہو اس کی عدت ڈیڑھ ماہ ہے۔

12888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عِدَّتُهَا شَهْرَانِ لِكُلِّ حَيْضَةٍ شَهْرٌ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی عدت دو ماہ ہوگی ہر حیض کی جگہ ایک مہینہ ہوگا۔

12889 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✻✻ سفیان ثوری نے عبدالکریم بصری کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی عدت تین ماہ ہوگی۔

12890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✻✻ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: تین ماہ ہوگی۔

12891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✻✻ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تین ماہ ہوگی۔

12892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✻✻ سفیان ثوری نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تین ماہ ہوگی۔

12893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي اَمَةٍ لَمْ تَحِضْ، فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ ." قَالَ مَعْمَرٌ: لَا اَعْلَمُهُ، اِلَّا قَالَ: جَعَلَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ

✻✻ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز سے ایسی کنیز کے بارے میں حکم دریافت کیا: جس کو ابھی حیض نہیں آیا تھا تو انہوں نے اس کی عدت تین ماہ قرار دی۔

معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ کہا تھا: وہ کنیز یہ تین ماہ اس آدمی کے پاس گزارے گی۔

12894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: (ایسی کنیز کی عدت) تین ماہ ہوگی۔

بَابُ عِدَّةِ الْاَمَةِ تُبَاعُ

باب: اس کنیز کی عدت جسے فروخت کردیا جائے

12895 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عِدَّةُ الْاَمَةِ تُبَاعُ قَدْ حَاضَتْ؟ قَالَ:

حَيْضَةٌ. وَقَالَ عَمْرٌو: حَيْضَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسی کنیز جس کو فروخت کر دیا جائے اور اسے حیض بھی آتا ہو اس کی عدت کیا ہوگی انہوں نے جواب دیا: ایک حیض۔

عمرو فرماتے ہیں: ایک حیض ہوگی

12896 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَدَاوَلَ ثَلَاثَةٌ مِنَ التُّجَّارِ جَارِيَةً، فَوَلَدَتْ، فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقَافَةَ، فَأَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِاَحَدِهِمْ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: مَنِ ابْتَاعَ جَارِيَةً قَدْ بَلَغَتِ الْمَحِيضَ، فَلْيَتَرَبَّصْ بِهَا حَتّٰى تَحِيضَ، وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَحِضْ فَلْيَتَرَبَّصْ بِهَا خَمْسَةً وَّاَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: تین تاجروں نے یکے بعد دیگرے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کی اس کنیز نے ایک بچہ کو جنم دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلوایا اور اس کنیز کے بچے کو ان تین افراد میں سے ایک کے ساتھ لاحق کر دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کوئی ایسی کنیز خریدے جو حیض کی عمر تک پہنچ چکی ہو' تو پھر اس شخص کو چاہیے کہ اس وقت تک اس کنیز سے صحبت کرنے سے رکا رہے' جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہیں آجاتا اور اگر وہ ایسی کنیز ہو جسے حیض نہ آتا ہو تو پھر وہ ۴۵ دن تک انتظار کرے۔

12897 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: تُسْتَبْرَاُ الْاَمَةُ بِحَيْضَةٍ

✵✵ سفیان ثوری نے فراس' امام شعبی کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کا ایک حیض کے ذریعے استبراء کروایا جائے گا۔

12898 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اسْتَبْرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ بِحَيْضَةٍ

✵✵ اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک حیض کے ذریعے استبراء کیا۔

12899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ "يَجْعَلُ عِدَّةَ الْاَمَةِ تُبَاعُ حَيْضَةً

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو فروخت کیا گیا ہو وہ اس کی عدت

12898-المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:26'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' صفية بنت حيي بن أخطب زوج النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:20061'مسند الحارث - كتاب النكاح' باب الاستبراء - حديث:494'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العدد' جماع أبواب عدة المدخول بها - باب استبراء من ملك الأمة' حديث:14529

ایک حیض مقرر کرتے تھے۔

12900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ قَالَ: تَسْتَبْرَاُ بِحَيْضَةٍ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے فروخت کیا گیا ہو حضرت عبداللہ بن عمر حضرت فرماتے ہیں: ایک حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کیا جائے گا۔

12901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ قَدْ حَاضَتْ قَالَ: تَسْتَبْرَاُ بِحَيْضَةٍ. قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي، مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے فروخت کیا گیا ہو اور اسے حیض بھی آتا ہو تو قتادہ فرماتے ہیں: ایک حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کیا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: اس نے حسن بصری کو بھی اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

12902 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ وَقَدْ حَاضَتْ قَالَ: يَسْتَبْرِئُهَا الَّذِي بَاعَهَا، وَيَسْتَبْرِئُهَا الَّذِي ابْتَاعَهَا بِحَيْضَةٍ اُخْرَى. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ اَيْضًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں' جسے فروخت کیا گیا ہو اور اسے حیض بھی آتا ہو' یہ بات بیان کی ہے کہ قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اسے فروخت کیا ہے وہ ایک حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کرے گا اور جس شخص نے اسے خریدا ہے وہ دوسرے حیض کے ذریعہ اس کا استبراء کروائے گا۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

12903 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ: لَا يَقَعَنَّ رَجُلٌ عَلٰى حَامِلٍ، وَلَا حَائِلٍ حَتّٰى تَحِيضَ

✵✵ عمرو بن مسلم نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران ایک منادی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے: کوئی بھی شخص کسی حاملہ (قیدی کنیز) کے ساتھ ہرگز صحبت نہ کرے اور نہ ہی غیر حاملہ کے ساتھ صحبت کرے جب تک اسے (یعنی غیر حاملہ کو ایک مرتبہ) حیض نہیں آ جاتا۔

12904 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَصَابَ الْمُسْلِمُونَ نِسَاءً يَوْمَ اَوْطَاسَ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ لَا يَقَعُوا عَلٰى حَامِلٍ حَتّٰى تَضَعَ، وَلَا عَلٰى غَيْرِ حَامِلٍ حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: غزوہ اوطاس میں مسلمانوں کو کچھ خواتین ہاتھ آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ

12903-مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' ما قالوا في الرجل يشتري الجارية وهي حامل أو يصيبها - حديث: 13457

حکم دیا کہ وہ حاملہ عورت کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہ کریں جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی اور غیر حاملہ کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہ کریں جب تک اسے ایک مرتبہ حیض نہیں آ جاتا۔

12905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْاَمَةِ تُشْتَرٰى وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: تُجْزِئُهَا تِلْكَ الْحَيْضَةُ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: لَا تُجْزِئُهَا حَتّٰى تَسْتَبْرِاَ بِحَيْضَةٍ اُخْرٰى

✵✵ عمرو بن عبید نے حسن بصری کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے خریدا گیا ہو اور اسے حیض آتا ہو تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ حیض ہی اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت تک درست نہیں ہوگا' جب تک دوسرے حیض کے ذریعے اس کا استبراء نہیں کروایا جاتا۔

بَابٌ الْاَمَةُ الْعَذْرَاءُ تُبَاعُ

باب: جب کسی کنواری کنیز کو فروخت کیا جائے

12906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ عَذْرَاءَ لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ اَيُّوْبُ: يَسْتَبْرِئُهَا قَبْلَ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنواری کنیز ہو تو پھر اس کا استبراء نہیں کروایا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب فرماتے ہیں: آدمی اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس کا استبراء کروا لے گا۔

12907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي اَمَةٍ عَذْرَاءَ اشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنِ امْرَاَةٍ قَالَ: لَا يَسْتَبْرِئُهَا، وَاِنِ اشْتَرَاهَا مِنْ رَجُلٍ يَسْتَبْرِئُهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کنواری ہو اور اسے کوئی شخص کسی عورت سے خرید لیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: مرد اس کنیز کا استبراء نہیں کروائے گا لیکن اگر اس نے اس کنیز کو کسی مرد سے خریدا ہو تو پھر وہ اس کنیز کا استبراء کروائے گا۔

12908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سُئِلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْاَمَةِ الْعَذْرَاءِ تُبَاعُ يُسْتَبْرَاُ رَحِمُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تُسْتَبْرَاُ. قِيلَ: فَمَا شَاْنُ الْحُرَّةِ اِذَا نَكَحَتْ لَمْ تُسْتَبْرَاْ؟ قَالَ: اِنَّ الْحُرَّةَ تُؤْمَنُ عَلٰى مَا لَمْ تُؤْمَنْ عَلَيْهِ الْاَمَةُ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حکم بن عتیبہ سے کنواری کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے فروخت کر دیا جاتا ہے کیا اس کے رحم کا استبراء کروایا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا استبراء کروایا جائے گا۔

ان سے کہا گیا: پھر آزاد عورت کا کیا معاملہ ہے کہ جب وہ نکاح کرتی ہے' تو اس کا استبراء نہیں کروایا جاتا؟ تو انہوں نے

فرمایا: آزاد عورت اس حوالے سے محفوظ ہوتی ہے جب کہ کنیز اس حوالے سے محفوظ نہیں ہوتی۔

12909 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْاَمَةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ قَالَ: تُسْتَبْرَاُ كَمَا تُسْتَبْرَاُ الْعَجُوْزُ اِذَا وُهِبَتْ، اَوْ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَيْهِ، اَوْ وَرِثَهَا اسْتَبْرَاَهَا، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ فِي مِلْكِهِ، وَاسْتَخْلَصَهَا اسْتَبْرَاَهَا

✵✵ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو ابھی بالغ نہیں ہوئی تھی سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کا بھی اسی طرح استبراء کروایا جائے گا جس طرح عمر رسیدہ کنیز کا استبراء کروایا جائے گا' جب اسے ہبہ کیا جائے' یا صدقے کے طور پر وہ آدمی کومل جائے یا آدمی وراثت میں اس کا مالک بن جائے تو اس کا استبراء کروائے گا اگر وہ پہلے اس کی ملک میں نہیں تھی اور پھر اس نے خالص طور پر اسے حاصل کر لیا ہو' تو اس کا استبراء کروائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى حَمْلٍ لَيْسَ مِنْهُ

باب: آدمی کا کسی ایسی حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا جس کا حمل اس سے نہ ہو

12910 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ مَرَّتْ بِهِ امْرَاَةٌ وَهِيَ مُجِحٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هٰذِهِ؟ فَقِيلَ لِفُلَانٍ . قَالَ: فَلَعَلَّهُ يَطَؤُهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِوَلَدِهَا اَيَرِثُهُ وَلَيْسَ بِابْنِهِ، اَمْ يَسْتَرِقُّهُ وَهُوَ يَغْذُوْهُ فِيْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِيْ قَبْرِهِ

✵✵ حضرت سلیمان بن حبیب محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں ایک خاتون کے پاس سے گزرے جس کی حالت خراب لگ رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس کی ملکیت ہے؟ عرض کی گئی فلاں شخص کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: شاید وہ شخص اس کے ساتھ صحبت کرتا ہے لوگوں نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص اس کنیز کے بچے کا کیا کرے گا؟ کیا وہ اس کا وارث بنے گا حالانکہ یہ اس کا بیٹا ہی نہیں ہے یا پھر اسے غلام بنالے گا جس کی سماعت اور بصارت کو وہ غذا فراہم کر رہا ہے میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ اس کی قبر میں بھی جائے۔

12911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمَنِيُّ يَزِيدُ فِي الْوَلَدِ

✵✵ ابن ابونجیح نے حضرت مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: منی بچے (کی تخلیق میں) اضافہ کرتی ہے۔

12912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُجَامِعَ عَلٰى حَبَلٍ لَيْسَ مِنْهُ.

قَالَ: وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

✵✵ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے حمل والی عورت کے ساتھ صحبت کرے' جو حمل اس سے نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ الرَّجُلُ يُنكِحُ اَمَتَهُ كَانَ يُصِيبُهَا

باب: جب آدمی اپنی ایسی کنیز کا نکاح کروادے جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا رہا ہو

12913 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَنْكَحَ اَمَتَهُ قَدْ كَانَ يُصِيبُهَا قَالَ: عِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ بَعْدَمَا يَنْكِحُهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی ایسی کنیز کا نکاح کروادیتا ہے جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا رہا ہو تو عطاء فرماتے ہیں: اس کے اس کنیز کا نکاح کروانے کے بعد اس کنیز کی عدت دو حیض ہوگی۔

12914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَيْضَتَانِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (اس کی عدت) دو حیض ہوگی۔

12915 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَةٍ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض کے ذریعے اس کنیز کا استبراء کروائے گا۔

12916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَطَؤُ جَارِيَتَهُ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہو تو پھر اس کنیز کی عدت تین مہینے ہوگی۔

بَابٌ الرَّجُلُ يَنْكِحُ اَمَتَهُ كَانَ لَا يَمَسُّهَا

باب: آدمی کا اپنی ایسی کنیز کا نکاح کروادینا جس کے ساتھ وہ صحبت نہ کرتا رہا ہو

12917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، رَجُلٌ اَنْكَحَ اُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَامْرَاَةٌ اَنْكَحَتْ اَمَتَهَا؟ قَالَ: تَعْتَدُّ، قُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: كَانَتَا اَمَتَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی رضاعی بہن کا نکاح کروادیتا ہے اور ایک عورت اپنی کنیز کا نکاح کروادیتی ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ عدت بسر کرے گی میں نے دریافت کیا: کس بنیاد پر؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ وہ دونوں کنیزیں ہیں۔

بَابٌ مَا يَنَالُ مِنْهَا الَّذِي يَشْتَرِيهَا

باب: آدمی جو کنیز خرید لیتا ہے اس سے کس حد تک تعلق قائم کرسکتا ہے؟

12918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ، فَيَسْتَبْرِئُهَا قَالَ: يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ فِي اسْتِبْرَائِهَا

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کوئی کنیز خریدے اور اس کا استبراء کروائے تو عکرمہ کہتے ہیں: اس کے استبراء کے دوران وہ شخص اس کنیز کا بوسہ لے سکتا ہے اور اس کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے۔

12919 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصِيبُ مَا دُوْنَ الْفَرْجِ

✵✵ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص اس کی شرم گاہ کے علاوہ جسمانی تعلق قائم کر سکتا ہے۔

12920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُصِيبُ مَا دُوْنَ الْفَرْجِ

✵✵ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ شخص اس کی شرم گاہ کے علاوہ جسمانی تعلق قائم کر سکتا ہے۔

12921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ

✵✵ ہشام بن حسان نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ نہ تو بوسہ لے سکتا ہے اور نہ ہی مباشرت کر سکتا ہے۔

12922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ. وَهُوَ قَوْلُ اَيُّوبَ اَيْضًا

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ نہ بوسہ لے سکتا ہے اور نہ ہی مباشرت کر سکتا ہے ایوب کا بھی یہی قول ہے۔

12923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: نَحْنُ نَقُوْلُ بِقَوْلِ ابْنِ سِيرِيْنَ: لَا يُقَبِّلُ، وَلَا يُبَاشِرُ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم ابن سیرین کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ نہ بوسہ لے سکتا ہے اور نہ ہی مباشرت کر سکتا ہے۔

بَابُ عِدَّةُ الْاَمَةِ كَانَ سَيِّدُهَا يَطَؤُهَا ثُمَّ عُتِقَتْ اَوْ تُوُفِّيَ عَنْهَا

باب: ایسی کنیز کی عدت کا بیان جس کا آقا اس کے ساتھ صحبت کرتا رہا ہو اور پھر اس کنیز کو آزاد کر دیا گیا ہو یا اس کے آقا کا انتقال ہو گیا ہو

12924 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَطَؤُ اَمَتَهُ وَلَا تَلِدُ لَهُ، ثُمَّ يَمُوْتُ عَنْهَا قَالَ: تُسْتَبْرَاُ بِشَهْرَيْنِ وَخَمْسِ لَيَالٍ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا تھا لیکن اس کنیز نے اس کے بچے کو جنم نہیں دیا، پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے، تو زہری فرماتے ہیں: دو ماہ اور پانچ دن اس کا استبراء کروایا جائے گا۔

12925 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي الْاَمَةِ يُصِيبُهَا سَيِّدُهَا، وَلَمْ تَلِدْ لَهُ قَالَ: اِذَا كَانَ سَيِّدُهَا يَطَؤُهَا وَلَمْ تَلِدْ لَهُ، فَاَعْتَقَهَا فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ

✵✵ حکم بن عتیبہ نے ایسی کنیز کے بارے میں فرمایا ہے: جس کا آقا اس کے ساتھ صحبت کرتا تھا لیکن اس کنیز نے آقا کے بچے کو جنم نہیں دیا تو حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: اگر اس کا آقا اس کے ساتھ صحبت کرتا تھا' اور اس نے اس کے بچے کو جنم نہیں دیا تھا پھر آقا نے اسے آزاد کر دیا تو اب وہ کنیز تین ماہ تک عدت گزارے گی۔

بَابٌ عِدَّةُ الْمُدَبَّرَةِ

باب: مدبرہ کنیز کی عدت

12926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ دَبَّرَ جَارِيَةً كَانَ يَطَؤُهَا، ثُمَّ مَاتَ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَّعَمْرٌو قَالَهُ اَيْضًا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی ایسی کنیز کو مدبرہ کر دیتا ہے' جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا تھا اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ کنیز تین حیض تک عدت گزارے گی۔

عمرو نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

12927 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: فِي الْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبُرٍ اِذَا كَانَ سَيِّدُهَا يَطَؤُهَا، فَاِنْ لَمْ تَلِدْ لَهُ فَعِدَّتُهَا اِذَا مَاتَ عَنْهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مدبرہ کے طور پر آزاد ہونے والی کنیز' جس کے ساتھ اس کا آقا صحبت کیا کرتا تھا اور اس نے اپنے آقا کے بچے کو جنم نہیں دیا' اگر اس کا آقا فوت ہو جاتا ہے' تو اس کنیز کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

12928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُّ الْمُدَبَّرَةُ ثَلَاثَ حِيَضٍ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: مدبرہ کنیز کی عدت تین حیض ہوگی۔

بَابٌ عِدَّةُ السُّرِّيَّةِ اِذَا اُعْتِقَتْ اَوْ مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا

باب: کنیز کی عدت جب اسے آزاد کر دیا جائے یا اس کے آقا کا انتقال ہو جائے

12929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ حُبْلٰى قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ: هِيَ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ. وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی حاملہ کنیز کو آزاد کر دیتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ کنیز تین حیض تک عدت گزارے گی وہ فرماتے ہیں: وہ ایک آزاد عورت ہوگی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی کہا ہے۔

12930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتِ السُّرِّيَّةُ، اَوْ مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا، فَاِنَّهَا تَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ

✵✵ حبیب بن ابوثابت نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے جب کہ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے' یا اس کے آقا کا انتقال ہو جائے تو وہ تین حیض تک عدت گزارے گی۔

12932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عِدَّةُ السُّرِّيَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ

✵✵ حکم بن عتیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کی عدت تین حیض ہو گی۔

12933 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَعْتَدُّ اُمُّ الْوَلَدِ اِذَا مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ام ولد عدت گزارے گی جب اس کے آقا کا انتقال ہو جائے گا اور وہ چار ماہ اور دس دن (عدت گزارے گی)۔

12934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا.

✵✵ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ چار ماہ اور دس دن عدت گزارے گی۔

12935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تَعْتَدُّ اُمُّ الْوَلَدِ اِذَا مَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

✵✵ حمید طویل نے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: ام ولد کے آقا کا جب انتقال ہو جائے تو وہ چار ماہ اور دس دن تک عدت گزارے گی۔

12936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12937 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَنْعَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ: اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا، وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ

✲✲ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ام ولد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا بچہ اسے آزاد کروادے گا اور وہ آزاد عورت کی مانند عدت گزارے گی۔

12938 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

✲✲ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، اَنَّ الشَّعْبِيَّ قَالَ: تَعْتَدُّ حَيْضَةً

✲✲ اسماعیل نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

12940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا حَيْضَةٌ

✲✲ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس کنیز کو آزاد کردیا جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہوگی۔

12941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي اُمِّ وَلَدٍ زَوَّجَهَا سَيِّدُهَا، فَمَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، فَاعْتَدَّتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَى سَيِّدِهَا، فَمَاتَ عَنْهَا قَالَ: عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَوْ مَاتَ سَيِّدُهَا وَهِيَ فِي عِدَّةِ زَوْجِهَا اَجْزَاهَا

✲✲ سفیان ثوری ایسی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا آقا اس کی شادی کروادیتا ہے اور پھر اس کنیز کے شوہر کا اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے انتقال ہوجاتا ہے پھر وہ کنیز عدت گزارتی ہے اور پھر اپنے آقا کے پاس واپس آجاتی ہے اور پھر اس کے آقا کا بھی انتقال ہوجاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر اس کے آقا کا انتقال اس وقت ہو جب وہ اپنے شوہر کی عدت گزار رہی ہو تو اس کے لئے یہ بھی کفایت کرجائے گا۔

12942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي اُمِّ وَلَدٍ زَوَّجَهَا سَيِّدُهَا، فَلَمْ يَبْنِ بِهَا زَوْجُهَا حَتّٰى مَاتَ سَيِّدُهَا، ثُمَّ فَارَقَهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟: " فَلَيْسَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ مِنَ السَّيِّدِ وَلَا مِنَ الزَّوْجِ

✲✲ سفیان ثوری ایسی ام ولد کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا آقا اس کی شادی کروادیتا ہے اور ابھی اس کے شوہر نے اس کی رخصتی نہیں کروائی تھی کہ اس کا آقا انتقال کرجاتا ہے پھر اس کا شوہر بھی اس کی رخصتی سے پہلے ہی اس سے علیحدگی اختیار کرلیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی کنیز پر نہ تو آقا کے حوالے سے عدت لازم ہوگی اور نہ ہی شوہر کے حوالے سے عدت لازم ہوگی۔

12943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ حُبْلٰى؟ قَالَ: تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ: هِيَ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ. قَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی حاملہ کنیز کو آزاد کردیتا ہے عطاء

فرماتے ہیں: وہ عورت تین حیض عدت گزارے گی وہ فرماتے ہیں: وہ ایک آزاد عورت شمار ہوگی عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

بَابُ طَلَاقُ الْحُرَّةِ

باب: آزاد عورت کی طلاق

12944 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَضَى عُثْمَانُ فِي مُكَاتَبٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَهِيَ حُرَّةٌ؟: فَقَضَى لَهُ اَنْ لَا تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

✵ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں تھیں اور وہ عورت آزاد تھی' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا: اب وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

12945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ يُطَلِّقُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ؟ قَالَ: " يَقُوْلُ نَاسٌ: الْعِدَّةُ وَالطَّلَاقُ لِلنِّسَاءِ. وَقَالَ نَاسٌ: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ مَا كَانُوْا وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ مَا كُنَّ." قُلْتُ: فَاَيُّ ذٰلِكَ اَعْجَبُ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غلام (شوہر) آزاد (بیوی) کو کتنی طلاقیں دے سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: عدت اور طلاق کے احکام خواتین کے حوالے سے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: طلاق کا حکم مردوں کی نسبت سے ہوتا ہے' اور عدت کا حکم خواتین کی حیثیت سے ہوتا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو آپ کے نزدیک کونسا موقف زیادہ پسندیدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ طلاق کا حکم مردوں کی نسبت سے ہو اور عدت کا حکم خواتین کی نسبت سے ہو۔

12946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَا: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ. ذَكَرَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ نُفَيْعٍ مُكَاتَبِ اُمِّ سَلَمَةَ

✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: طلاق کا حکم مردوں کے حوالے سے ہوگا اور عدت کا حکم خواتین کے حوالے سے ہوگا۔

ابوسلمہ نامی راوی نے یہ روایت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب غلام نفیع کے حوالے سے نقل کی ہے۔

12947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَا فِيْ مَمْلُوْكٍ كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَكَانَتِ امْرَاَتُهُ حُرَّةً

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما ایسے مملوک غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا اور اس کا نام نفیع تھا اس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دی تھیں (یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:) اب وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس شخص کی بیوی ایک آزاد عورت تھی۔

12948 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: جَاءَ هَا غُلَامٌ لَهَا تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ، فَقَالَ لَهَا: طَلَّقْتُ امْرَاَتِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا تَقْرَبْهَا، وَانْطَلِقْ فَسَلْ فَسُئِلَ عُثْمَانُ فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا، ثُمَّ جَاءَ عَائِشَةَ فَحَدَّثَهَا. ثُمَّ انْطَلَقَ نَحْوَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا

٭٭ قبیصہ بن ذؤیب نے ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کا غلام ان کے پاس آیا جس کی بیوی ایک آزاد عورت تھی اس غلام نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے' تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا' اب تم جا کے اس بارے میں حکم دریافت کرو۔

اس بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا۔ پھر وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتائی پھر وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو انہوں نے بھی یہ فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا۔

12949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ مُكَاتَبًا لِاُمِّ سَلَمَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُرَاجِعَهَا، فَاَمَرَهُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْتِيَ عُثْمَانَ، فَيَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ آخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيْعًا، فَقَالَا: حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ. اِلَّا اَنَّ الثَّوْرِيَّ قَالَ: لَقِيَهُمَا وَهُمَا مُتَخَاصِرَانِ

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ایک مکاتب غلام تھا جس کا نام نفیع تھا اس کی بیوی (ایک آزاد) عورت تھی اس شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر اس نے اس عورت سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور ان سے اس بارے میں دریافت کرے تو اس کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات درج کے قریب ہوئی انہوں نے اس وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اس نے ان دنوں حضرات سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو ان دونوں حضرات نے تیزی سے یہ جواب دیا: وہ عورت تمہارے لئے حرام ہوگئی ہے جب تک وہ دوسری شادی کر کے (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی اس وقت تک حرام رہے گی)

راوی بیان کرتے ہیں: البتہ سفیان ثوری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس کی ملاقات ان دونوں حضرات سے یوں ہوئی کہ وہ

دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔

12950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ مَا كَانُوا، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ مَا كُنَّ

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: طلاق کا حکم مردوں کے حوالے سے ہوگا کہ ان کی جو حالت ہے اور عدت کا حکم خواتین کے حوالے سے ہوگا کہ ان کی جو حالت ہے۔

12951 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ

✻✻ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: طلاق کا حکم مردوں کے حوالے سے ہوگا اور عدت کا حکم خواتین کی حیثیت سے ہوگا۔

12952 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّ، أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، أَنَّ غُلَامًا لَّهَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ، فَاسْتَفْتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَسَأَلْتُ أَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن زیاد نے مجھے خط لکھا کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نافع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے ایک غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حرام رہے گی جب تک وہ عورت دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

عبدالرحمٰن نامی راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن زیاد سے یہ سوال کیا' تو انہوں نے بتایا: عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے نافع کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

12953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْأَةِ

✻✻ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اور عدت خاتون کی حیثیت کے حوالے سے ہوگی۔

12954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْأَةِ

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اور عدت خاتون کی حیثیت کے حوالے سے ہوگی۔

12955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: السُّنَّةُ بِالْمَرْاَةِ - يَعْنِي الطَّلَاقَ - وَالْعِدَّةَ بِهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي، مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق عورت کے حوالے سے ہوگی' اور عدت بھی عورت کے حوالے سے ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

12956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْاَةِ

✵✵ امام شعبی نے بارہ صحابہ کرام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرات فرماتے ہیں: طلاق اور عدت دونوں خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے ہوں گی۔

12957 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَيُّهُمَا رُقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (میاں بیوی میں سے) جو بھی غلام ہوگا' تو اس کے غلام ہونے کی وجہ سے طلاق میں کمی آجائے گی' البتہ عدت کا حکم خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔

12958 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَيُّهُمَا رُقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (میاں بیوی میں سے) جو بھی غلام ہوگا' تو اس کی غلامی وجہ سے طلاق میں کمی آجائے گی' البتہ عدت کا حکم خواتین کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔

12959 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "اَيُّهُمَا رُقَّ: نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ بِالْمَرْاَةِ" يَقُولُ: اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ، فَطَلَّقَهَا فَطَلَاقُهَا ثِنْتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ حُرَّةً تَحْتَ عَبْدٍ فَطَلَاقُهَا ثِنْتَانِ، وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: (میاں بیوی میں سے) جو بھی غلام ہوگا' تو اس کی غلامی کی وجہ سے طلاق میں کمی آجائے گی' البتہ عدت کا حکم خاتون کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی کنیز' کسی آزاد شخص کی بیوی ہو اور اس کا شوہر اسے دو طلاقیں دیدے تو اس کنیز کو دو طلاقیں ہی دی جائیں گی' اور اس کی عدت دو حیض ہوگی۔ لیکن اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو' تو اسے دو طلاقیں ہی دی جائیں گی لیکن اس

کی عدت تین حیض ہوگی۔

بَابٌ طَلَاقُ الْعَبْدِ بِيَدِ سَيِّدِهِ

باب: غلام کی طلاق کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہونا

12960 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقُوْلُ: طَلَاقُ الْعَبْدِ بِيَدِ سَيِّدِهِ، اِنْ طَلَّقَ جَازَ، وَاِنْ فَرَّقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ اِذَا كَانَا لَهُ جَمِيْعًا، وَاِذَا كَانَ الْعَبْدُ لَهُ وَالْاَمَةُ لِغَيْرِهِ طَلَّقَ لِلسَّيِّدِ اِنْ شَاءَ

* * جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کی طلاق کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہوتا ہے اگر آقا طلاق دیدے گا' تو یہ درست ہوگی اگر آقا علیحدگی کروادے گا' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی جبکہ میاں بیوی دونوں آقا کی ملکیت ہوں لیکن جب غلام آقا کی ملکیت ہو اور کنیز (یعنی غلام کی بیوی) کسی اور کی ملکیت ہو' تو پھر وہ آقا کی اجازت سے اگر چاہے گا' تو طلاق دیدے گا۔

12961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ كَانَ يَقُوْلُ: لَا طَلَاقَ لِعَبْدٍ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ غلام صرف اپنے آقا کی اجازت کے تحت ہی طلاق دے سکتا ہے۔

12962 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ جَارِيَةٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَطَلَّقَهَا فَبَتَّهَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا طَلَاقَ لَكَ فَارْجِعْهَا فَاَبٰى

* * ابو معبد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک غلام تھا اس کی بیوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیز تھی اس غلام نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہیں طلاق کا حق نہیں ہے تم اس عورت سے رجوع کرو تو اس غلام نے یہ بات نہیں مانی۔

12963 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، اَنَّ الْعَبْدَ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَا تَرْجِعُ اِلَيْهَا، وَاِنْ ضُرِبَ رَاْسُكَ

* * سماک بن فضل بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (اسی نوعیت کا ایک مسئلہ) دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم اس عورت سے رجوع نہ کرو خواہ تمہارا سر اتار دیا جائے۔

12964 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ: سَيِّدُهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرِّقُ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو غلام اور کنیز اعتبار کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ان دونوں کا آقا ان دونوں کو جمع کرے گا اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرے گا (یعنی آقا کے پاس ہوگا)۔

12965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا طَلَاقَ لِعَبْدٍ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ، اِنْ طَلَّقَ اثْنَتَيْنِ لَمْ يُجِزْهُ سَيِّدُهٗ اِنْ شَاءَ اَبُو الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

✵✵ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کو طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے وہ صرف اپنے آقا کی اجازت کے تحت طلاق دے سکتا ہے اگر غلام دو طلاقیں دیدے تو اس کا آقا اگر چاہے تو انہیں واقع قرار نہ دے ابوشعثاء بھی یہی فرماتے ہیں۔

12966 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اِنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ فِىْ طَلَاقِ الْعَبْدِ: طَلَاقُهٗ بِيَدِ سَيِّدِهٖ. قَالَ سَعِيْدٌ: كَذَبَ جَابِرٌ، اِنَّمَا الطَّلَاقُ بِيَدِ الَّذِىْ يَطَاُ الْمَرْاَةَ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: جابر بن زید غلام کی طلاق کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی طلاق کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہوگا' تو سعید بن جبیر نے کہا: جابر غلط کہتے ہیں' طلاق کا اختیار اسی شخص کے پاس ہوتا ہے' جو عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے۔

12967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَ السَّيِّدُ عَبْدَهٗ، فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ عَبْدَهُ امْرَاَةً، هَلْ يَسَعُ لَهٗ اَنْ يَنْزِعَهَا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسِهٖ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِذَا ابْتَاعَهٗ وَقَدْ اَنْكَحَهٗ غَيْرُهٗ فَهُوَ اَمْلَكُ، اِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُمَا

✵✵ زہری نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آقا اپنے غلام کی شادی کروادے تو اب آقا کو یہ حق نہیں ہوگا کہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروائے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ہم نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنے غلام کی شادی کسی عورت کے ساتھ کر دیتا ہے' تو کیا اس آقا کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اس عورت کو غلام کی رضامندی کے بغیر اس سے علیحدہ کروادے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ شخص اس غلام کو خرید ے اور اس غلام کا نکاح دوسرے شخص نے کروایا ہوا ہو' تو وہ اس بات کا زیادہ مالک ہوگا کہ اگر وہ چاہے گا' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے گا اور اگر چاہے گا' تو ان کے حال پر رہنے دے گا۔

12968 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَذِنَ السَّيِّدُ لِعَبْدِهٖ اَنْ يَتَزَوَّجَ، فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَتِهٖ طَلَاقٌ اِلَّا اَنْ يُطَلِّقَهَا الْعَبْدُ، فَاَمَّا اَنْ يَاْخُذَ اَمَةَ غُلَامِهٖ، اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

❊❊ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آقا اپنے غلام کو یہ اجازت دیدے کہ وہ شادی کر لے تو اب اس کی بیوی کو طلاق صرف غلام ہی دے سکے گا لیکن اگر وہ اپنے غلام کی کنیز کو یا اپنی کنیز کو حاصل کر لیتا ہے' تو پھر اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

12969 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبِی، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ طَلَاقَ الْعَبْدِ، وَلَا يُجِيزُ نِكَاحَهُ. وَتَفْسِيرُهُ اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَنْكِحَ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ، فَاِذَا نَكَحَ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ

❊❊ مسیّب بن رافع نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام کی دی ہوئی طلاق کو درست قرار دیتے ہیں' البتہ اس کے کیے ہوئے نکاح کو درست قرار نہیں دیتے ہیں۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ غلام کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ خود نکاح کر لے وہ اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے' لیکن جب وہ نکاح کر لے گا' تو اب طلاق کا اختیار غلام کے پاس ہوگا۔

12970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: طَلَاقُ الْعَبْدِ جَائِزٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَنْكَحَهُ سَيِّدُهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ

❊❊ معمر فرماتے ہیں: غلام کی دی ہوئی طلاق درست ہوگی معمر نے ایک شخص کے حوالے سے ابومعشر کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر غلام کا آقا اس کی شادی کروادے تو اب طلاق کا اختیار غلام کے پاس ہوگا۔

12971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ اَجِيرًا لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ، فَنِكَاحُهُ حَرَامٌ، وَاِذَا نَكَحَ بِاِذْنِ مَوَالِيهِ، فَالطَّلَاقُ بِيَدَیْ مَنْ يَسْتَحِلُّ الْفَرْجَ

❊❊ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو اس کا کیا ہوا نکاح حرام ہوگا اور جب وہ اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ نکاح کر لے تو اب طلاق دینے کا اختیار اس شخص کے پاس ہوگا جو شرم گاہ کو حلال کرتا ہے (یعنی غلام کے پاس ہی ہوگا)۔

بَابُ الرَّجُلُ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ اَمَتَهُ فَيَنْتَزِعُهَا مِنْهُ

باب: جب کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کر دے اور پھر اس کنیز کو اس غلام سے الگ کروادے

12972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ عَبْدَهُ اَمَتَهُ، ثُمَّ جَعَلَ بِيَدِهِ لِيُطَلِّقَهَا. فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: بِئْسَ مَا صَنَعَ

✻✻ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کر دی اور پھر طلاق دینے کا حق اپنے پاس رکھا تو اس کے بارے میں سعید بن مسیّب نے یہ فرمایا: اس نے جو کیا ہے وہ بہت برا ہے۔

12973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَنْكَحْتَ أَمَتَكَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَنْتَزِعَهَا مِنْ زَوْجِهَا

✻✻ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم اپنی کنیز کی شادی کر دو تو اب تمہیں یہ حق نہیں ہوگا کہ تم اسے اس کے شوہر سے علیحدہ کرواؤ۔

12974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَنْتَزِعُ أَمَتِي مِنْ عَبْدِ قَوْمٍ آخَرِينَ أَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْضِهِ. قُلْتُ: أَبَى إِلَّا صَدَاقَهُ قَالَ: هُوَ لَهُ كُلُّهُ، فَإِنْ أَبَى فَانْتَزِعْهَا إِنْ شِئْتَ، وَمِنْ حُرٍّ إِنْ أَنْكَحْتَهَا إِيَّاهُ، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: لَا تَنْزِعْهَا مِنَ الْحُرِّ، وَإِنْ أَعْطَيْتَهُ الصَّدَاقَ، وَلَا تَسْتَخْدِمْهَا، وَلَا تَبِعْهَا، وَلَا تَنْتَزِعْهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں اپنی کنیز کو کسی اور کے غلام سے الگ کروا سکتا ہوں جس کے ساتھ میں نے اس کنیز کی شادی کی ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تم اس (غلام) کو راضی کر لو میں نے کہا: اگر وہ مہر کے بغیر راضی نہیں ہوتا' تو انہوں نے فرمایا: اسے پورا مہر مل جائے گا اگر وہ انکار کر دیتا ہے' تو اگر تم چاہو تو اس کنیز کو علیحدہ کروا لو اور تم آزاد شخص سے بھی اسے علیحدہ کروا سکتے ہو جب تم نے اس کنیز کا نکاح اس آزاد شخص سے کیا ہو۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں) لیکن بعد میں عطاء نے اپنے اس موقف سے رجوع کر لیا اور انہوں نے یہ فرمایا: تم آزاد شخص سے اس کنیز کو علیحدہ نہیں کروا سکتے خواہ تم نے اسے مہر کی رقم دے دی ہو اور تم اس کنیز سے خدمت نہیں لے سکتے تم اسے فروخت نہیں کر سکتے تم اسے علیحدہ نہیں کروا سکتے۔

12975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيَنْتَزِعُهَا سَيِّدُهَا ضِرَارًا لِغَيْرِ حَاجَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنَّهُ يَأْثَمُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس کنیز کا آقا کسی ضرورت کے بغیر محض نقصان پہنچانے کے لئے اس کو (اس کے شوہر سے) علیحدہ کروا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! لیکن وہ گناہ گار ہوگا۔

بَابٌ نِكَاحُ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

باب: غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

12976 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، كَانَ أَجِيرًا لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَنِكَاحُهُ حَرَامٌ، وَإِذَا نَكَحَ بِإِذْنِ مَوَالِيهِ، فَالطَّلَاقُ بِيَدِ مَنْ يَسْتَحِلُّ الْفَرْجَ

✲✲ سفیان ثوری ایک شخص کے حوالے سے سالم بن عبداللہ کے ایک ملازم کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی غلام اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو اس کا نکاح حرام ہوگا اور جب وہ اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو طلاق کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جو شرم گاہ کو حلال کرتا ہے۔

12977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَكَحَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ، ثُمَّ طَلَّقَ وَلَمْ يَعْلَمْ سَيِّدُهُ قَالَ: لَا يَجُوزُ نِكَاحُهُ، لَيْسَ ذٰلِكَ بِنِكَاحٍ، وَلَا طَلَاقُهُ بِطَلَاقٍ قَالَ عَطَاءٌ: وَلٰكِنَّهُ قَدْ اَخْطَاَ السُّنَّةَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص (جو غلام ہو) وہ اگر اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے اور پھر طلاق بھی دیدے اس کے آقا کو پتہ بھی نہ ہو؟ تو عطاء نے فرمایا: اس کا نکاح درست نہیں ہوگا یہ چیز نکاح شمار ہی نہیں ہوگی' اور نہ ہی اس کی دی ہوئی طلاق' طلاق شمار ہوگی۔

عطاء فرماتے ہیں: تاہم اس نے سنت کے حکم کی خلاف ورزی کی۔

12978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا نِكَاحَ لِعَبْدٍ، اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ. وَذَكَرَهُ قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا نکاح صرف اس کے آقا کی اجازت کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے قتادہ نے یہ بات حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

12979 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا عَبْدٍ نَكَحَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهِ، فَهُوَ عَاهِرٌ

✲✲ عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے

12979 - الجامع للترمذي ' أبواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في نكاح العبد بغير إذن سيده' حديث: 1065'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في العبد يتزوج بغير إذن من سيده - حديث: 2202' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب النكاح' وأما حديث عيسى - حديث: 2719'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب في نكاح العبد بغير إذن سيده - حديث: 1792'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' من كره للعبد أن يتزوج بغير إذن سيده - حديث: 12870'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2279'السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب ما على الأولياء وإنكاح الآباء البكر بغير إذنها ووجه - باب نكاح العبد بغير إذن مالكه' حديث: 12827'مسند أحمد بن حنبل - مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 13953'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى عنه عبد الله بن محمد بن عقيل' حديث: 1769'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 1949'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبيد - حديث: 4899

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو وہ زنا کرنے والا شمار ہوگا''۔

12980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، ضَرَبَ غُلَامًا لَّهُ الْحَدَّ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اس غلام کو حد لگوائی تھی جس نے ان کی اجازت کے بغیر شادی کر لی تھی اور انہوں نے ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

12981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، وَجَدَ عَبْدًا لَّهُ نَكَحَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاَبْطَلَ صَدَاقَهٗ، وَضَرَبَهٗ حَدًّا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو پایا کہ اس نے ان کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا ہے تو انہوں نے ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور اس کے مہر کو کالعدم قرار دیا اور اسے حد لگوائی۔

12982 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَرٰى نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ زِنًا، وَيَرٰى عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَعَلَى الَّتِيْ نَكَحَ اِذَا اَصَابَهَا اِذَا عَلِمَتْ اَنَّهٗ عَبْدٌ، وَيُعَاقَبُ الَّذِيْنَ اَنْكَحُوْهُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے: غلام کا اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا زنا شمار ہوگا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ایسے غلام پر حد جاری ہوگی اور وہ عورت جس کے ساتھ اس غلام نے نکاح کیا ہے اور اس کے ساتھ صحبت کی ہے اگر تو اس عورت کو یہ پتہ تھا کہ یہ غلام ہے تو اس عورت پر بھی حد جاری ہوگی اور ان لوگوں کو سزا دی جائے گی جنہوں نے اس کا نکاح کروایا ہو۔

12983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ تَمَّامٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَمْلُوْكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ قَالَ: هِيَ اَبَاحَتْ فَرْجَهَا

✵✵ سلمہ بن تمام نے ایک شخص کے حوالے سے مملوک (غلام) کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اس عورت کی شرم گاہ کو مباح کر دے گی۔

12984 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَزَوَّجَ غُلَامٌ لِاَبِيْ مُوْسٰى امْرَاَةً، فَسَاقَ اِلَيْهَا خَمْسَ قَلَائِصَ، فَخَاصَمَ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَبْطَلَ النِّكَاحَ، وَاَعْطَاهَا قَلُوْصَيْنِ، وَرَدَّ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى ثَلَاثًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی اور پانچ اونٹنیاں اسے (مہر کے طور پر) دیں انہوں نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو کالعدم قرار دیا اور دو اونٹنیاں اس خاتون کو دے دیں اور تین اونٹنیاں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیں۔

12985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ قَالَ: اِنْ شَاءَ السَّيِّدُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ شَاءَ اَقَرَّهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا.

✵✵ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لیتا ہے' تو حسن بصری فرماتے ہیں: اگر اس کا آقا چاہے گا' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے گا اور اگر وہ چاہے گا' تو ان دونوں کو ان کے نکاح پر برقرار رکھے گا۔

12986 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

✵✵ سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے حسن بصری کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الْعَبْدَيْنِ يَفْتَرِقَانِ بِطَلَاقٍ، ثُمَّ يُعْتَقَانِ

باب: جب دو غلاموں (یعنی غلام اور کنیز) کے درمیان طلاق کے ذریعے علیحدگی ہو جائے اور پھر ان دونوں کو آزاد کر دیا جائے

12987 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ بِاِذْنِ سَيِّدِهَا، فَبَتَّهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو اپنے آپ کی اجازت کے ساتھ طلاق دے دیتا ہے' اور اسے طلاق بتہ دے دیتا ہے' اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے' تو عطاء نے جواب دیا: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

12988 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ فِيْهَا: لَا تَحِلُّ لَهٗ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ، لَا تَحِلُّ اِلَّا مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ

✵✵ امام شعبی نے مسروق کا ایسی خاتون کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔ وہ حلال بھی اسی طرح ہوگی جس حوالے سے حرام ہوئی تھی۔

12989 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ، مَوْلَى ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا اَيَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ عَمَّنْ؟ قَالَ: اَفْتٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عمر بن معتب نے ابن نوفل کے غلام ابوالحسن کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے غلام

کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے تو کیا وہ شخص اس عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ان سے پوچھا گیا اس کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بیان کیا ہے۔

بَابُ الْاَمَةُ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

باب: جب کوئی کنیز کسی شخص کی بیوی ہو اور وہ شخص اسے طلاق دیدے اور بعد میں اسی کنیز کو خرید لے

12990 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ بَتَّ اَمَةً، ثُمَّ ابْتَاعَهَا، وَلَمْ تَنْكِحْ بَعْدَهُ اَحَدًا، اَتَحِلُّ لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُهُ . قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ كَانَ اَصَابَهَا حِيْنَ ابْتَاعَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، فَلْيَنْكِحْهَا قَبْلَ اَنْ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهَا فَلَا

❊❊ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک کنیز کو (جو اس کی بیوی ہو) طلاق بتہ دے دیتا ہے پھر وہ اسی کنیز کو خرید لیتا ہے اور اس عورت نے اس کے بعد کوئی نکاح بھی نہ کیا ہو تو کیا وہ عورت اس شخص کے لئے حلال ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں۔

عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اس کنیز کو خریدنے کے بعد اس سے صحبت کرتا ہے اور پھر اسے آزاد کرتا ہے تو پھر وہ اس عورت کے ساتھ اس عورت کی دوسری شادی (اور اس کے بعد طلاق یا بیوہ ہونے کے بغیر) اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے لیکن اگر اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو پھر ایسا نہیں ہو سکتا۔

12991 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ جَارِيَةَ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ فَاَبَانَهَا، ثُمَّ قُضِيَ لَهُ: اَنْ اَعْتِقْ، فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: لَا تَحِلُّ لَكَ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

❊❊ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کثیر بن صلت کی کنیز ایک غلام کی بیوی تھی اس غلام نے اسے طلاق بائنہ دے دی پھر کثیر سے یہ کہا گیا کہ تم اس غلام کو آزاد کر دو اس غلام نے اس کنیز کو خریدنے کا ارادہ کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت تمہارے لئے حلال نہیں ہے جب تک یہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

12992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْاَمَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا، اَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ . قَالَهُ مَالِكٌ، وَقَالَهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ

❊❊ ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا شوہر اسے طلاق بتہ دے دیتا ہے اور بعد میں اسے خرید لیتا ہے (تو حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) وہ عورت اس شخص کے لئے

اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

امام مالک بھی اسی بات کے قائل ہیں سعید بن مسیّب اور سلیمان بن یسار بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

12993 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ كَثِيْرًا - مَوْلَى الصَّلْتِ - طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا، فَسَاَلَ عَنْهَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: صلت کے غلام کثیر نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر انہوں نے اس کو خرید لیا انہوں نے اس خاتون کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: وہ عورت اس شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ عورت دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

12994 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ قُسَيْطٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ فِيْ رَجُلٍ بَتَّ اَمَةً، ثُمَّ ابْتَاعَهَا، فَاَعْتَقَهَا، فَقَالَ زَيْدٌ: اِنْ اَصَابَهَا حِيْنَ ابْتَاعَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، فَلَا يَنْكِحُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اسْمُ الْعَبْدِ قِسْطَاسٌ غُلَامُ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ

✻✻ اسماعیل بن امیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: (جو اپنی بیوی کو جو) کنیز ہو اسے طلاق بتہ دے دیتا ہے پھر وہ اسے خرید لیتا ہے اور اسے آزاد کر دیتا ہے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو اس نے اس کنیز کو خریدنے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کر لی تھی اور پھر اسے آزاد کیا تو اب وہ اس کنیز کے ساتھ اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر لیتی۔

ابن جریج کہتے ہیں: اس غلام کا نام قسطاس تھا اور وہ کثیر بن صلت کا غلام تھا۔

12995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، اَنَّ كَثِيْرًا، مَوْلَى الصَّلْتِ كَانَ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا، وَاَعْتَقَهَا، فَقَالَ زَيْدٌ: لَوْ كُنْتَ وَطِئْتَهَا بِالْمِلْكِ حَلَّتْ لَكَ، وَلٰكِنْ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

✻✻ ابن قسیط بیان کرتے ہیں: کثیر جو حضرت صلت کا غلام تھا' نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر انہوں نے اس عورت کو خرید لیا اور اسے آزاد کر دیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم نے ملک یمین کے طور پر اس عورت کے ساتھ صحبت کی تھی تو وہ تمہارے لئے حلال ہوگی لیکن ویسے وہ تمہارے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)۔

12996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الرَّجُلِ، فَيُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَيَتَسَرَّاهَا قَالَ: اَكْرَهُ ذٰلِكَ

✻✻ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسی کنیز کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے: جو کسی شخص کی بیوی ہو وہ شخص اس کنیز کو طلاق دیدے اس کے بعد وہ شخص اس کنیز کو خرید لے اور اسے اپنی کنیز بنالے تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

12997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَمَةٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهٗ اِلَّا مِنَ الْبَابِ الَّذِىْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ

✵✵ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی شخص کی بیوی ہو وہ شخص اسے دو طلاقیں دیدے پھر وہ اس کنیز کو خرید لے تو مسروق نے فرمایا: وہ کنیز اس شخص کے لئے صرف اسی حوالے سے حلال ہوگی جس حوالے سے وہ اس کے لئے حرام ہوئی تھی۔

12998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: لَا تَحِلُّ لَهٗ

✵✵ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

12999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ، اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ سَيِّدَهَا وَقَعَ عَلَيْهَا؟ قَالَ: لَيْسَ بِزَوْجٍ

✵✵ سفیان ثوری نے اسماعیل کا یہ بیان نقل کیا ہے: امام شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ اگر اس کا مالک اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ (یعنی مالک) شوہر نہیں ہوتا۔

13000 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، اَنَّ عَبْدًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ، فَبَتَّهَا، ثُمَّ اَرَادَ الْعَبْدُ اَنْ يَبْتَاعَهَا، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَبْتَاعَهَا اِنْ شَاءَ

✵✵ جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اہل یمن کے ایک غلام نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور طلاق بتہ دے دی پھر اس غلام نے اس کنیز کو خریدنے کا ارادہ کیا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے ان کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے یہ ہدایت کی کہ اگر وہ چاہے' تو اس کنیز کو خرید سکتا ہے۔

13001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ فِىْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ، فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَاهَا، قِيْلَ لَهٗ قَالَ: قِيْلَ لَهٗ: اَيَاْتِيْهَا؟ فَاَبٰى

✵✵ ابوصالح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کی بیوی کوئی کنیز ہو اور وہ اس عورت کو دو طلاقیں دیدے پھر وہ اس عورت کو خرید لے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا وہ شخص اس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الْعَبْدِ

باب: جو کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور وہ آزاد کر دی جائے

13002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتِ الْاَمَةُ عِنْدَ الْعَبْدِ خُيِّرَتْ، فَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ، وَاِلَّا فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ

✵ ✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے تو کنیز کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی' اور اگر اختیار نہیں کرتی ہے' تو پھر کچھ بھی نہیں ہوگا۔

13003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ

✵ ✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ کنیز اپنی ذات کو اختیار کر لے تو یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی معمر نے اسحاق بن راشد کے حوالے سے وہ عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی۔

13004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ فُرْقَةٌ وَلَيْسَ بِطَلَاقٍ.

وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ

✵ ✵ معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے' تو یہ علیحدگی شمار ہوگی طلاق شمار نہیں ہوگی۔

سفیان ثوری نے یہ بات منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور حضرت لیث کے حوالے سے طاؤس سے بھی نقل کی ہے۔

13005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِنْ شَاءَتْ جَلَسَتْ عِنْدَهُ، وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ.

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے مجھے اپنے والد کا یہ قول بتایا ہے: اگر وہ کنیز چاہے گی تو اس شخص کے ساتھ رہے گی' اور اگر چاہے گی تو اس سے علیحدگی اختیار کر لے گی۔

13006 - حدیث نبوی: وَحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ مَا يَسْاَلُونَكِ عِدَّةً وَاحِدَةً، اَيَبِيعُونَكِ فَاُعْتِقَكِ؟ قَالَتْ: حَتّٰى اَسْاَلَهُمْ فَذَهَبَتْ فَسَاَلَتْهُمْ فَقَالُوا: نَعَمْ، وَالْوَلَاءُ لَنَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ، فَاشْتَرَتْهَا فَاَعْتَقَتْهَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ،

فَشَرْطُهُ ذٰلِكَ بَاطِلٌ، وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ، شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

✲✲ حضرت حسن بن مسلم اور دیگر حضرات نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ کتابت کی رقم کی ادائیگی کے لئے ان سے مدد حاصل کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ وہ لوگ تم سے جتنی رقم کا مطالبہ کر رہے ہیں میں اگر ایک ہی مرتبہ انہیں ادا کردوں تو کیا وہ تمہیں فروخت کردیں گے تاکہ میں تمہیں آزاد کردوں اس خاتون نے کہا: میں پہلے اس بارے میں ان سے دریافت کرلیتی ہوں وہ خاتون گئی اور اس نے اپنے مالکان سے دریافت کیا: تو اس کے مالکان نے کہا: ٹھیک ہے لیکن ولاء کا حق ہمارے پاس رہے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کنیز کو خرید کر اسے آزاد کردو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو خرید کر اسے آزاد کردیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ ایسی شرائط طے کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہوتی جو شخص کوئی شرط مقرر کرے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو' تو اس کی مقرر کردہ شرط کالعدم شمار ہوگی خواہ اس نے سو شرائط طے کی ہوئی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شرط (یعنی جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے) وہ زیادہ حق دار ہے' اور زیادہ مضبوط ہے۔

13007 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: لَمَّا

13006-صحيح البخاري - كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب ذكر البيع والشراء على المنبر في المسجد' حديث: 446' صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث: 2840'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق والولاء' باب ذكر الولاء وأن ولاء المعتق لمن أدى فيه الثمن - حديث: 3859' صحيح ابن حبان - كتاب الطلاق' ذكر البيان بأن الأمة المزوجة إذا أعتقت كان لها الخيار في - حديث: 4331'موطأ مالك - كتاب العتق والولاء' باب مصير الولاء لمن أعتق - حديث: 1474'سنن الدارمي -ومن كتاب الطلاق' باب في تخيير الأمة تكون تحت العبد فتعتق - حديث: 2254'سنن أبي داؤد - كتاب العتق' باب في بيع المكاتب إذا فسخت الكتابة - حديث: 3446'سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب المكاتب - حديث: 2518'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : خيار الأمة - حديث: 3412'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب في أكل لحوم الخيل والبغال والحمير - حديث: 560'سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في خيار الأمة - حديث: 1200'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' إذا تحولت الصدقة - حديث: 2367'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب البيوع' باب البيع يشترط فيه شرط ليس منه - حديث: 3689'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3707'سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2509'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك - باب من اشترى مملوكا ليعتقه' حديث: 10157'مسند أحمد بن حنبل - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23995

سَامَتْ عَائِشَةُ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ: اَعْتِقُهَا فَقَالُوا وَتَشْتَرِطِينَ لَنَا وَلَاءَ هَا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: نَعَمْ، اشْتَرِطِيهِ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ، ثُمَّ قَامَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: مَا بَالُ الشَّرْطِ قَدْ وَقَعَ قَبْلَهُ حَقُّ اللّٰهِ، الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا سودا طے کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اسے آزاد کردوں گی تو اس کے مالکان نے کہا: آپ اس کی ولاء کی شرط ہمارے پاس رہنے دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے تم اس شرط کو رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایسی شرط کا کیا معاملہ ہے جس کے بارے میں اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا حق آچکا ہو؟ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کے لئے ہوتا ہے۔

13008 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: جَاءَتْ وَلِيدَةٌ لِبَنِيْ هِلَالٍ - يُقَالُ لَهَا بَرِيرَةُ - تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا، فَسَامَتْ عَائِشَةُ بِهَا اَهْلَهَا فَقَالُوا: لَا نَبِيعُهَا اِلَّا وَلَنَا وَلَاؤُهَا، فَتَرَكَتْهَا، وَقَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَوْا اَنْ يَبِيعُوهَا اِلَّا وَلَهُمُ الْوَلَاءُ عَلَيْهَا. فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ، اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَابْتَاعَتْهَا عَائِشَةُ، وَاَعْتَقَتْهَا، فَخُيِّرَتْ بَرِيرَةُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، فَقَسَمَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً، فَاَهْدَتْ لِعَائِشَةَ نِصْفَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا ذَا الشَّاةَ الَّتِي اَعْطَيْتَ بَرِيرَةَ، فَنَظَرَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: قَدْ وَقَعَتْ مَوْقِعَهَا، هِيَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ، فَاَكَلَ مِنْهَا. وَقَالَ عُرْوَةُ: ابْتَاعَتْهَا مُكَاتَبَةً عَلٰى ثَمَانِ اَوَاقٍ لَمْ تَقْضِ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے عروہ بن زبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے بنو ہلال کی ایک کنیز جس کا نام بریرہ تھا وہ اپنی کتابت کی رقم کے سلسلے میں مدد حاصل کرنے کے لئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے مالکان کو ان کی رقم کی ادائیگی کے بارے میں کہا: تو ان لوگوں نے عرض کی کہ ہم صرف اس شرط پر اسے فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء کا حق ہمارے پاس رہے گا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے چھوڑ دیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی کہ وہ لوگ صرف اس شرط پر اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں کہ ولاء کا حق ان لوگوں کے پاس رہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیز تمہارے لئے رکاوٹ نہ بنے کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو خرید کر اسے آزاد کر دیا۔

بریرہ نامی اس خاتون کو اختیار دیا گیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم میں ایک بکری اسے دے دی تو اس خاتون نے اس کا نصف حصہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر دے دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دریافت کیا: تمہارے

پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی نہیں! صرف وہ بکری ہے' جو آپ نے بریرہ کو دی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحے توجہ کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے مقام تک پہنچ چکی ہے' یہ اس کے لئے صدقہ تھی اور ہمارے لئے تحفہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کا گوشت کھالیا۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو کتابت کے طور پر خریدا تھا اور اس کا معاوضہ آٹھ اوقیہ تھا اور اس خاتون نے اپنی کتابت کے معاوضے میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔

13009 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَهْدَتْ بَرِيرَةُ اِلٰى عَائِشَةَ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَتْ لَهٗ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَعَلَيْنَا هَدِيَّةٌ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ بریرہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز میں سے کچھ تحفے کے طور پر پیش کیا جو سیدہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

13010 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

13009-صحيح البخاري - كتاب الزكاة' باب إذا تحولت الصدقة - حديث:1435' صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب الحرة تحت العبد - حديث:4810' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ولبني هاشم وبني - حديث:1853' صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث:2842' صحيح مسلم - كتاب العتق' باب إنما الولاء لمن أعتق - حديث:2847'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق والولاء ' باب ذكر الولاء وأن ولاء المعتق لمن أدى فيه الثمن - حديث:3858' صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' ذكر العلة التي من أجلها قالت عائشة : هذا تصدق علي - حديث:5193'موطأ مالك - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الخيار - حديث:1174'سنن الدارمي - ومن كتاب الطلاق' باب في تخيير الأمة تكون تحت العبد فتعتق - حديث:2255'سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب خيار الأمة إذا أعتقت - حديث:2072'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : خيار الأمة - حديث:3411' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' خيار الأمة تعتق - حديث:5477'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الزكاة' باب الصدقة على بني هاشم - حديث:1921'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الهبات' جماع أبواب عطية الرجل ولده - باب كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأخذ صدقة' حديث:11258'السنن الصغير للبيهقي - كتاب النكاح' باب الأمة تعتق - حديث:1947'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2464'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - القاسم عن عائشة' حديث:1506'مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة ' حديث:3154'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:613'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث:11619

ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا لِبَنِىْ فُلَانٍ - نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ - يُقَالُ لَهٗ: مُغِيثٌ، وَاللّٰهِ، لَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْآنَ يَتْبَعُهَا فِى سِكَكِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَبْكِى، فَقَالَ اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ كَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى زَوْجِهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْمُرُنِىْ بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا اَنَا شَفِيعٌ لَهٗ. فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ اَبَدًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ بریرہ کے شوہر ایک غلام تھے وہ بنوفلاں کے غلام تھے انہوں نے انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کا ذکر کیا ان صاحب کا نام مغیث تھا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) اللہ کی قسم یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ وہ صاحب اس خاتون کے پیچھے مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتے ہوئے جا رہے تھے اور رو رہے تھے۔

ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ اپنے شوہر کے پاس واپس چلی جائیں تو اس خاتون نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اس بات حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف سفارش کر رہا ہوں تو اس خاتون نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس کی طرف کبھی واپس نہیں جاؤں گی۔

13011 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اعْتَدَّتْ بَرِيرَةُ ثَلَاثَ حِيَضٍ

✵✵ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ بریرہ نے تین حیض عدت گزاری تھی۔

13012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدٌ يُقَالُ لَهٗ مُغِيثٌ - وَقَالَ غَيْرُ خَالِدٍ - يَتْبَعُهَا فِى السِّكَكِ تَسِيلُ عَيْنَاهُ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: وہ صاحب ایک غلام تھے ان کا نام مغیث تھا جبکہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ اس خاتون کے پیچھے گلیوں میں چلتے ہوئے جا رہے تھے اور ان کے آنسو جاری تھے۔

13013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تُخَيَّرُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ عِنْدَ عَبْدٍ.

13010-صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب خيار الأمة تحت العبد - حديث: 4980' صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب خيار الأمة تحت العبد - حديث: 4981' صحيح البخاري - كتاب الطلاق' باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة - حديث: 4982'سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في خيار الأمة - حديث: 1197'المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' كتاب الطلاق - حديث: 722'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الطلاق' باب الأمة تعتق وزوجها حر , هل لها خيار أم لا - حديث: 2964'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب العيب في المنكوحة - باب الأمة تعتق وزوجها عبد' حديث: 13346'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1792'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11643

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو (شوہر سے علیحدگی کا) اختیار نہیں دیا جائے گا یہ اختیار صرف اس وقت ہوگا' جب وہ کسی غلام کی بیوی ہو۔

13014 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الْعَبْدِ فَيُصِيبُهَا وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ

باب: جب کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے اور پھر بھی وہ غلام اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے اور عورت کو یہ پتہ نہ ہو کہ اسے اختیار بھی ہے

13015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الْاَمَةِ تُعْتَقُ عِنْدَ الْعَبْدِ، ثُمَّ لَا تَخْتَارُ حَتّٰى يُصِيبَهَا زَوْجُهَا. قَالَا: لَا خِيَارَ لَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنِ اَبِي قِلَابَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو اور پھر وہ کنیز اپنے آپ کو اختیار نہ کرے یہاں تک کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اب اس کنیز کو اختیار باقی نہیں رہے گا۔

معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

13016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَصَابَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لے تو اب اس عورت کو اختیار نہیں رہے گا۔

13017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ - يُقَالُ لَهَا: زَبْرَاءُ - حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَبْدٍ، فَعُتِقَتْ. قَالَتْ: فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ حَفْصَةُ - زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِنِّي مُخْبِرَتُكِ بِخَبَرٍ، وَلَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا: اِنَّ اَمْرَكِ بِيَدِكِ حَتّٰى يَمَسَّكِ زَوْجُكِ، فَاِذَا مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ. قَالَتْ: قُلْتُ: فَهُوَ الطَّلَاقُ، فَهُوَ الطَّلَاقُ، فَهُوَ الطَّلَاقُ.

وَاَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ زَبْرَاءَ

٭٭ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: بنوعدی بن کعب کی ایک کنیز جس کا نام زبراء تھا اس کنیز نے انہیں یہ بات بتائی ہے: وہ ایک غلام کی بیوی تھی اس کنیز کو آزاد کر دیا گیا وہ خاتون بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف یہ پیغام بھیجا کہ میں تمہیں ایک بات بتانے لگی ہوں میں اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ تم کچھ کرلو (وہ بات یہ ہے

کہ) تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں اس وقت تک ہے جب تک تمہارا شوہر تمہارے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا ہے جب اس نے تمہارے ساتھ صحبت کر لی تو پھر تمہارے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: پھر تو یہ طلاق ہے پھر تو یہ طلاق ہے پھر تو یہ طلاق ہے۔

جہاں تک سفیان بن عیینہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے زبراء نامی خاتون سے یہ روایت نقل کی ہے۔

13018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا زَوْجُهَا، فَاِنْ اَقَرَّتْ لَهُ فَاَصَابَهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو اس وقت تک اختیار رہے گا' جب تک اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا اگر وہ خاتون اپنے شوہر کے حق میں اقرار کر لیتی ہے اور اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اب اس کے شوہر کو اس سے علیحدگی کا اختیار نہیں رہے گا' البتہ اگر وہ چاہے گا' تو حکم مختلف ہوگا۔

13019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ اِذَا عَلِمَتْ، فَاِنْ عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، ثُمَّ اَصَابَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر اس کا شوہر اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اس بات کا علم ہونے سے پہلے کہ اس عورت کو بھی کوئی اختیار ہے' تو اس عورت کو اس وقت تک اختیار رہے گا' جب تک اسے علم نہیں ہو جاتا جب اسے علم ہو جائے کہ اس کو اختیار حاصل ہے' اور پھر اس کے بعد اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کرلے تو اب اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

13020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا وَقَدْ عَرَفَتْ، فَلَيْسَ لَهَا الْخِيَارُ، وَاِنْ اَصَابَهَا وَلَمْ تَعْرِفْ فَاِنَّ لَهَا الْخِيَارَ اِذَا عَلِمَتْ، وَاِنْ اَصَابَهَا اَلْفَ مَرَّةٍ حَتّٰى يَشْهَدَ الْعُدُولُ عَلٰى اَنْ قَدْ عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ عبداللہ بن عامر نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر اس کنیز کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے اور اس کنیز کو اس مسئلے کا پتہ ہو' تو اسے اس بات کا اختیار باقی نہیں رہے گا لیکن اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے اور اس کنیز کو اس بات کا پتہ نہیں تھا تو اس کنیز کو اس وقت تک اختیار رہے گا' جب تک اسے علم نہیں ہو جاتا' خواہ شوہر نے ایک ہزار مرتبہ اس کے ساتھ صحبت کر لی ہو' یہاں تک کہ عادل لوگ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اس خاتون کو اس بات کا علم تھا کہ اسے علیحدگی کا اختیار ہے۔

13021 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنْ اُعْتِقَتْ وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ، فَبَادَرَ اِلَيْهَا فَاَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ اِذَا عَلِمَتْ، وَلَوْ

وَلَيْتَ لَضَرَبْتُهُ ضَرْبًا أُولِمُ مِنْهُ كَتِفَيْهِ

❋❋ ابونضر نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور اس کا شوہر غلام ہو اور پھر وہ غلام جلدی سے کنیز کے پاس جائے اور اس کے ساتھ صحبت کر لے اس سے پہلے کہ کنیز کو اس بات کا علم ہو کہ اس کے پاس اختیار ہے' تو بھی کنیز کے پاس اختیار باقی رہ جائے گا' جب تک اسے علم نہیں ہو جاتا اور اگر میرے پاس حکومتی اختیار ہو تو میں اس کے شوہر کی ایسی پٹائی کروں کہ اس کے کندھوں کے درمیان اسے تکلیف محسوس ہو۔

13022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: إِذَا جَامَعَهَا بَعْدَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، فَلَا خِيَارَ لَهَا

❋❋ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب عورت کو علم ہونے کے بعد شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لے تو پھر اس عورت کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا۔

13023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أُعْتِقَتْ - يَعْنِي وَزَوْجُهَا - وَهِيَ فِي مَجْلِسٍ، وَهِيَ تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، فَلَمْ تَخْتَرْ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ حَتّٰى تَقُومَ فَلَا خِيَارَ لَهَا، وَإِنِ ادَّعَتْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ، اسْتُحْلِفَتْ ثُمَّ خُيِّرَتْ.

قَالَ سُفْيَانُ: "وَيَقُولُ نَاسٌ: إِنَّ لَهَا الْخِيَارَ اَبَدًا حَتّٰى يَقِفَهَا الْإِمَامُ فَيُخَيِّرَهَا" بَلَغَنِي هٰذَا عَنْهُ

❋❋ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کنیز اور اس کا شوہر ایک ہی محفل میں موجود ہوں اور اس کنیز کو اس بات کا علم ہو کہ اسے اختیار مل چکا ہے' اور پھر وہ اس مجلس کے دوران اس اختیار کو حاصل نہ کرے یہاں تک کہ اٹھ جائے تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا اور اگر کنیز یہ دعویٰ کرے کہ اسے اس بات کا علم نہیں تھا تو اس سے حلف لیا جائے گا اور پھر اسے اختیار دے دیا جائے گا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: بعض حضرات یہ فرماتے ہیں: اس کنیز کے پاس اختیار اس وقت تک رہے گا یہاں تک کہ حاکم وقت اسے اس بات کا اختیار دے گا۔ یہ روایت ان کے حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے۔

13024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنْ أُعْتِقَتْ عِنْدَ عَبْدٍ، فَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، اَوْ لَمْ تَخْتَرْ حَتّٰى عُتِقَ زَوْجُهَا، اَوْ حَتّٰى تَمُوتَ اَوْ يَمُوتَ تَوَارَثَا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی تھی اور اسے یہ علم نہ ہو کہ اسے اختیار بھی ہے یا وہ خود کو اختیار نہیں کرتی یہاں تک کہ اس کے شوہر کو آزاد کر دیا جاتا ہے یا وہ کنیز مر جاتی ہے یا اس کا شوہر مر جاتا ہے' تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

بَابُ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ الْحُرِّ

باب: جب کوئی کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے

13025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ الْحُرِّ فَلَا خِيَارَ

✻✻ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اور حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ آزاد شخص کی بیوی ہو تو پھر اس کو اختیار نہیں ملے گا۔

13026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَا: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَا خِيَارَ لَهَا، اَتَخْتَارُ وَهِيَ عِنْدَ مِثْلِهَا

✻✻ معمر نے زہری اور ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو تو اس کنیز کو اختیار نہیں ملے گا کیا وہ ایسی صورت میں اختیار پائے گی؟ جبکہ وہ ایک ایسے شخص کی بیوی ہے جو اس کی مانند (آزاد ہے)۔

13027 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَا خِيَارَ لَهَا

✻✻ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ آزاد شخص کی بیوی ہو تو اس کنیز کو اختیار نہیں ملے گا۔

13028 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَهَا الْخِيَارُ

✻✻ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو تو اس کنیز کو اختیار ملے گا۔

13029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تُخَيَّرُ عِنْدَ حُرٍّ كَانَتْ اَوْ عِنْدَ عَبْدٍ

✻✻ امام شعبی فرماتے ہیں: کنیز کو اختیار ملے گا خواہ وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو یا کسی غلام کی بیوی ہو۔

13030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَلَهَا الْخِيَارُ

✻✻ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو تو اسے اختیار نہیں ملے گا۔

13031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا

✵✵ عمرو بن دینار نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

13032 - آثارِ صحابہ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا

✵✵ ابراہیم نخعی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

13033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ فَلَهَا الْخِيَارُ، اِنْ شَاءَ تْ جَلَسَتْ عِنْدَهُ، وَاِنْ شَاءَ تْ فَارَقَتْهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: نَحْوَهُ

✵✵ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے‘ ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد کر دیا جائے گا اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو‘ تو اس کنیز کو اختیار ملے گا اگر وہ چاہے گی تو اپنے شوہر کے ساتھ رہے گی‘ اور اگر چاہے گی تو اس سے علیحدگی اختیار کر لے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: حسن بن مسلم نے بھی اس کی مانند رائے بیان کی ہے۔

13034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عِنْدَ حُرٍّ فَلَهَا الْخِيَارُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کی بیوی ہو‘ تو اس کنیز کو اختیار ملے گا۔

13035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تُخَيَّرُ، وَاِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيٍّ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنیز کو اختیار ملے گا خواہ وہ کسی قریشی شخص کی بیوی ہو۔

13036 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَمَةٍ عُتِقَتْ وَلَهَا زَوْجٌ: اِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَفْعَلِيهِ، وَلٰكِنِّي اَتَحَرَّجُ اَنْ اَكْتُمَكِيهِ، اِنَّ لَكِ الْخِيَارَ عَلٰى زَوْجِكِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز سے فرمایا: جسے آزاد کر دیا گیا تھا اور اس کا شوہر بھی موجود تھا کہ میں تمہارے سامنے ایک معاملہ ذکر کرنے لگا ہوں اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن اس بات میں حرج محسوس کرتا ہوں کہ اس بات کو تم سے چھپاؤں تمہیں اپنے شوہر کے حوالے سے اختیار حاصل ہے۔

13037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ، كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ اَنْكَحَتْ بَيْنَهُمَا، فَاَرَادَتْ عِتْقَ الْاَمَةِ، فَخَشِيَتْ اَنْ تُفَارِقَ زَوْجَهَا، فَبَدَاَتْ، فَاَعْتَقَتْ زَوْجَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَتْهَا. قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَتْ تَبْغَضُ زَوْجَهَا فَخَشِيَتْ اَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا (جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ تھیں) ان کا ایک غلام

اور ایک کنیز تھے اس خاتون نے ان دونوں کی شادی کروادی تھی پھر انہوں نے کنیز کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا' تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار نہ کرلے تو اس خاتون نے پہلے اس کنیز کے شوہر کو آزاد کیا پھر اس کنیز کو آزاد کیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: وہ کنیز اپنے شوہر کو ناپسند کرتی تھی اسی لئے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ علیحدگی کو اختیار نہ کرلے۔

بَابٌ الْاَمَةُ عِنْدَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ قَبْلَ اَنْ تَخْتَارَ

باب: جب کوئی کنیز کسی غلام کی بیوی ہواور پھر کنیز کے کسی صورت حال کو اختیار کرنے سے پہلے غلام کو بھی آزاد کردیا جائے

13038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي اَمَةٍ عُتِقَتْ عِنْدَ عَبْدٍ، فَعُتِقَ قَبْلَ اَنْ تَخْتَارَ شَيْئًا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا، فَقَالَ: لَهَا الْخِيَارُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے آزاد کردیا جاتا ہے' اور وہ کسی غلام کی بیوی ہوتی ہے' اور پھر اس کنیز کے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے شوہر کو بھی آزاد کردیا جاتا ہے' اور وہ کنیز ابھی اپنی عدت گزار رہی ہوتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس کنیز کو اختیار ملے گا۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُعْتَقُ عِنْدَ عَبْدٍ قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا

باب: جو کنیز کسی غلام کی بیوی ہواور اس غلام کے اس کنیز کی رخصتی کروانے سے پہلے اس کنیز کو آزاد کردیا جائے

13039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي اَمَةٍ عَتَقَتْ تَحْتَ عَبْدٍ قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ قَالَ: فَهِيَ بِالْخِيَارِ، فَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَبْلَ اَنْ يَبْنِيَ فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی غلام کی بیوی ہوتی ہے' اور رخصتی سے پہلے اس کنیز کو آزاد کردیا جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اس کنیز کو اختیار ہوگا اگر وہ رخصتی سے پہلے اپنی ذات کو اختیار کرلیتی ہے' تو اسے نصف مہر ملے گا۔

13040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ، اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَهُوَ اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ اِلَيَّ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی کنیز کو کچھ نہیں ملے گا اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کرلیتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: دونوں اقوال میں سے یہ قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

13041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ الْاَمَةَ عَلَى مَهْرٍ

مُسَمًّى، فَاَعْتَقَهَا مَوَالِيهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَاِنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ قَالَ: الصَّدَاقُ لِلْمَوَالِي

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی متعین مہر کے عوض میں کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور پھر اس کے رخصتی کروانے سے پہلے ہی کنیز کے آقا اسے آزاد کر دیتے ہیں۔

ابن شبرمہ یہ فرماتے ہیں: اس کا مہر اس کے آقاؤں کو ملے گا۔

بَابُ الْاَمَةِ تُعْتَقُ عِنْدَ الْحُرِّ فَتُحْدِثُ حَدَثًا

باب: جو کنیز کسی آزاد شخص کی بیوی ہو اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے اور پھر کوئی نئی چیز پیدا کرے

13042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي اَمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ حُرٍّ، فَعُتِقَتْ قَالَ: اِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا وَهِيَ لَا تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا خِيَارًا، ثُمَّ اَحْدَثَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ حَدَثًا اَوْ هُمَا، فَاِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَلَا يُرْجَمَانِ، وَاِنْ خُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْهُ، ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا، ثُمَّ اَحْدَثَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْوِقَاعِ رُجِمَا، وَاِنِ اخْتَارَتْهُ فَلَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا حَتّٰى يُحْدِثَا، فَاِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ

✵✵ سفیان ثوری ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہے اور اس کنیز کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور کنیز کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اسے اختیار حاصل ہے اور پھر اس کے بعد کوئی نئی چیز پیدا کرے تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور انہیں سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اگر عورت کو اختیار دے دیا گیا ہو اور اس نے شوہر کو اختیار کر لیا ہو اور پھر شوہر نے اس کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہو اس کے بعد کوئی نئی چیز پیدا کرے تو ان دونوں کو سنگسار کیا جائے گا لیکن اگر کنیز نے شوہر کو اختیار کر لیا اور شوہر نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی یہاں تک کہ ان دونوں نے نئی چیز پیدا کی (یعنی زنا کا ارتکاب کیا) تو ان دونوں کو کوڑے لگائیں جائیں گے۔

بَابُ الْمُكَاتَبَةِ تُعْتَقُ عِنْدَ الرَّجُلِ، وَالْمُدَبَّرَةِ، وَاُمِّ الْوَلَدِ

باب: جب کوئی مکاتبہ کنیز کسی شخص کی بیوی ہو اور اس کنیز کو آزاد کر دیا جائے یا مدبرہ کنیز ہو یا ام ولد کنیز ہو

13043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ تُخَيَّرُ

✵✵ فراس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتبہ کنیز کو اختیار دیا جائے گا۔

13044 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كَاتَبَهُمَا سَيِّدُهُمَا وَاَعْتَقَهُمَا، فَهِيَ امْرَاَتُهُ كَمَا هِيَ، لَا خِيَارَ لَهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر ان دونوں (یعنی کنیز اور اس کے شوہر) کا آقا ان دونوں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور ان دونوں کو آزاد کر دیتا ہے تو وہ عورت اس شخص کی پہلے کی طرح بیوی رہے گی اس عورت کو کوئی

اختیار نہیں ہوگا۔

13045 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَكَاتَبَ الْعَبْدُ عَلٰى امْرَاَتِهِ وَحَدَّثَهَا، وَعُتِقَتْ قَالَ: هِيَ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام اپنی بیوی کے حوالے سے کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور پھر اس کنیز کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: وہ اس عورت کے معاملے کا زیادہ مالک ہوگا۔

13046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعَانَهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَلَا خِيَارَ لَهَا.

وَقَالَ فِرَاسٌ: عَنِ الشَّعْبِيِّ: تُخَيَّرُ، وَاِنْ اَعَانَهَا فِي كِتَابَتِهَا

❊❊ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس کا شوہر اس کی کتابت کے معاوضے کی ادائیگی میں اس کنیز کی مدد کرتا ہے تو پھر اس کنیز کو اختیار باقی نہیں رہے گا۔

فراس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت کو اختیار ملے گا خواہ اس کے شوہر نے اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں اس کی مدد ہی کیوں نہ کی ہو۔

13047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَيُقَالُ: اِنْ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَلَا خِيَارَ لَهَا، وَاِنْ تَزَوَّجَهَا قَبْلَ الْمُكَاتَبَةِ فَلَهَا الْخِيَارُ

❊❊ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: اگر مرد نے اس عورت کے ساتھ اس وقت شادی کی تھی جب وہ مکاتبہ کنیز تھی تو پھر اس کنیز کو اختیار نہیں رہے گا لیکن اگر اس کے مکاتبہ کنیز ہونے سے پہلے مرد نے اس کے ساتھ شادی کر لی تھی تو پھر اس عورت کو اختیار ملے گا۔

13048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " قَالَ اَصْحَابُنَا: اُمُّ الْوَلَدِ تُخَيَّرُ اِذَا مَاتَ سَيِّدُهَا، وَلَهَا زَوْجٌ وَالْمُدَبَّرَةُ وَالْمُكَاتَبَةُ، وَمِنَ الْحُرِّ اَيْضًا لَّهُنَّ الْخِيَارُ "

❊❊ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ فرماتے ہیں: ام ولد کنیز کا جب آقا انتقال کر جائے گا تو ام ولد کو یہ اختیار ہوگا جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مدبرہ اور مکاتبہ کنیز کا بھی یہی حکم ہے اسی طرح اگر ان کا شوہر آزاد شخص ہو تو بھی انہیں اختیار حاصل ہوگا۔

13049 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمُكَاتَبِ وَامْرَاَتُهُ مُكَاتَبَةٌ اِذَا اَدَّيَا مَا عَلَيْهِمَا، فَاِنَّ امْرَاَتَهُ تُخَيَّرُ

❊❊ سفیان ثوری نے مکاتب غلام اور اس کی مکاتبہ بیوی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب وہ اپنے ذمہ لازم رقم کو ادا کر دیں گے تو پھر اس شخص کی بیوی کو اختیار دیا جائے گا۔

13050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ نَكَحَ مُكَاتَبَةً، فَعُتِقَتْ عِنْدَهُ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا

* * قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی مکاتبہ کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور پھر اس کے نکاح میں رہنے کے دوران اس عورت کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو حسن بصری فرماتے ہیں: اس کنیز کو اختیار نہیں ملے گا۔

13051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا

* * ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی کنیز کو اختیار نہیں ملے گا۔

13052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا خِيَارَ لَهَا

* * معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی کنیز کو اختیار نہیں ملے گا۔

13053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَاَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَا: لَهَا الْخِيَارُ

* * امام شعبی اور ابن سیرین، یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: ایسی کنیز کو اختیار نہیں ملے گا۔

13054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَهَا الْخِيَارُ، وَاِنْ اَعَانَهَا فِي كِتَابَتِهَا

* * جابر بن زید فرماتے ہیں: ایسی کنیز کو اختیار ملے گا اگرچہ اس کے شوہر نے اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں اس کی مدد کی ہو۔

بَابُ الرَّجُلُ ابْتَاعَ امْرَاَتَهُ فَاَعْتَقَهَا

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی (جو کسی اور کی کنیز ہو) کو خرید کر اسے آزاد کر دے

13055 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ فِي الْاَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الرَّجُلِ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا، فَيُعْتِقَهَا، ثُمَّ يَنْكِحَهَا

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسی کنیز کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جو کسی شخص کی بیوی ہو، تو وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اس کا شوہر اسے خرید کر اسے آزاد کر دے اور پھر اس کے ساتھ نکاح کر لے۔

13056 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَاَةٌ، فَابْتَاعَهَا، فَاَعْتَقَهَا قَالَ: لَيْسَتْ بِامْرَاَةٍ، يَسْتَقْبِلُ نِكَاحًا جَدِيدًا، وَصَدَاقًا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ مَلَكَهَا، فَمَحَا الرِّقُّ وَالنِّكَاحَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کی بیوی ہے (جو کسی اور کی کنیز ہے) وہ شخص اسے خرید کراسے آزاد کر دیتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ اس کی بیوی نہیں رہے گی وہ شخص نئے سرے سے اس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا اور اسے مہر دے گا' کیونکہ جب وہ اس کنیز کا مالک ہو گیا تو اس نے غلامی اور نکاح دونوں کو ختم کر دیا ہے۔

13057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ، فَاشْتَرَاهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا قَالَ: يَنْكِحُهَا نِكَاحًا جَدِيدًا، وَيُصْدِقُهَا، فَاِنَّ النِّكَاحَ الْاَوَّلَ قَدِ انْقَطَعَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس کی بیوی (کسی اور کی کنیز ہوتی ہے) وہ شخص اس عورت کو خرید کراسے آزاد کر دیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اس عورت کے ساتھ نئے سرے سے نکاح کرے گا اور اسے مہر دے گا' کیونکہ پہلے والا نکاح کالعدم ہو چکا ہے۔

بَابٌ الْعَبْدُ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ فَتَمْلِكُهُ اَوْ بَعْضَهُ

باب: جب کوئی غلام کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لے اور پھر وہ عورت اس غلام کی یا اس کے بعض حصے کی مالک بن جائے

13058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَاَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدًا قَالَ: اِذَا مَلَكَتْ مِنْهُ شَيْئًا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ، وَاِنْ شَاءَتْ اُعْتِقَتْ وَتَزَوَّجَتْهُ، وَتَكُوْنُ تلكَ الْفُرْقَةُ تَطلِيقَةً

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی غلام کے ساتھ شادی کرتی ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اس غلام کے کسی حصے کی مالک بن جاتی ہے' تو اب وہ عورت اس شخص کے لئے حرام ہو جائے گی اب اگر وہ عورت چاہے گی تو اس غلام کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے گی' اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہو گی۔

13059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ: اَيُّ اَهْلِهَا اَعْلَمُ فَكُلُّهُمْ اَمَرَنِىْ بِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: امْرَاَةٌ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا، فَاشْتَرَتْهُ؟ فَقَالَ: اِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُوَ عَلٰى نِكَاحِهَا، وَلَا صَدَاقَ وَلَا عِدَّةَ.

قَالَ مَعْمَرٌ، وَبَلَغَنِىْ عَنِ النَّخَعِيِّ مِثْلُ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يُفَارِقُهُ

✵✵ معمر نے عطا بن سائب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مدینہ منورہ آیا میں نے دریافت کیا: یہاں کون سب سے بڑا عالم ہے' تو سب حضرات نے مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے پاس جانے کی ہدایت کی میں ان کے پاس گیا میں نے کہا: ایک خاتون ہے اس کا شوہر ایک غلام ہے وہ خاتون اس غلام کو خرید لیتی ہے' تو عبیداللہ بن عبداللہ نے فرمایا: اگر تو وہ عورت اس شخص کو اپنی غلامی میں رکھتی ہے' تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اور اگر وہ اس شخص کو آزاد کر دیتی ہے' تو ان کا نکاح برقرار رہے گا کوئی مہر نہیں دینا پڑے گا اور کوئی عدت نہیں ہو گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں ہوگی۔

13060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ قَالَ: كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ اَنْ اَسْاَلَ عَنِ امْرَاَةٍ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا، فَوَرِثَتْهُ، فَسَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، فَقَالَ: اِنْ اَعْتَقَتْهُ حِيْنَئِذٍ فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا، وَاِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

✽✽ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: عروہ نے مجھے بتایا کہ عبدالکریم بن ابومخارق نے مجھے خط لکھا کہ میں نے ایسی خاتون کے بارے میں حکم دریافت کرنا تھا جس کا شوہر غلام ہوتا ہے اور وہ خاتون وراثت میں اس شوہر کی مالک بن جاتی ہے میں نے اس بارے میں حضرت امام عامر شعبی سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ عورت اس شخص کو اسی وقت آزاد کر دیتی ہے تو وہ دونوں میاں بیوی اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے لیکن اگر وہ خاتون اسے اپنا غلام بنالیتی ہے تو پھر ان دنوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

13061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً - اَوْ سُئِلَ - عَنْ رَجُلٍ اَنْكَحَ اُمَّ وَلَدِهٖ عَبْدَهُ، فَتُوُفِّيَ السَّيِّدُ وَلَهُ وَلَدٌ مِنْ اُمِّ وَلَدِهٖ تِلْكَ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ صَارَ لِوَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ شَيْءٌ. قَالَ وَلَدُهَا - فِيْ قَوْلِ عَطَاءٍ: اِذَا مَلَكَتْ مِنْهُ شَيْءٌ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا' یا عطاء سے یہ سوال کیا گیا' جو ایسے شخص کے بارے میں تھا جو اپنی ام ولد کا نکاح اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے پھر اس آقا کا انتقال ہو جاتا ہے' اور اس آقا کی اس کی ام ولد میں سے اولاد بھی ہوتی تو عطاء نے فرمایا: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی کیونکہ اب اس عورت کے بچوں کا غلام سے بھی تعلق ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اس عورت کے بچے یعنی عطاء کے قول کے مطابق جب وہ عورت اس میں سے کسی حصے کی مالک بنے گی تو وہ اپنے شوہر کے لئے حرام ہو جائے گی۔

13062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ ...... اِذَا اَنْكَحَ اُمَّ وَلَدِهٖ غُلَامَهُ، ثُمَّ مَاتَ السَّيِّدُ كَانَ لَهَا الْخِيَارُ، فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ. قِيْلَ لِمَعْمَرٍ: فَاِنَّ لَهَا ابْنًا مِنْ سَيِّدِهَا، فَصَارَ زَوْجُهَا لِابْنِهَا ذٰلِكَ قَالَ: اَلْوَلَدُ لِاُمِّهٖ وَهُوَ عَبْدٌ، فَيَنْكِحُ اُمَّ وَلَدِ سَيِّدِهٖ . قَالَ: وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا . قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَاْخُذُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَحْتَاجَ، فَيَسْتَنْفِقَ بِالْمَعْرُوْفِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، نَحْوًا مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ حِيْنَ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ لِابْنِهٖ جَارِيَةٌ اَخَذَهَا فَوَطِئَهَا. قَالَ قَتَادَةُ: فَلَمْ يُعْجِبْنِيْ مَا قَالَ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ...... کہ جب کوئی شخص اپنی ام ولد کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کروادے اور پھر آقا کا انتقال ہو جائے تو ام ولد کو اختیار ہوگا اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے' تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی

نہیں کروائی جائے گی معمر سے سوال کیا گیا اگر ام ولد کا اس کے آقا سے ایک بیٹا ہو تو اس ام ولد کے شوہر کا اس ام ولد کے بیٹے کے ساتھ تعلق ہوگا' تو انہوں نے فرمایا: بچے کا تعلق اس کی ماں سے ہوگا اور اس کا شوہر غلام شمار ہوگا جس نے اپنے آقا کی ام ولد کے ساتھ نکاح کیا تھا' وہ یہ فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں کروائی جائے گی۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ شخص اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ حاصل نہیں کرے گا' ماسوائے اس صورت کے' جس کا وہ محتاج ہو' تو وہ مناسب طریقے سے خرچ کرے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات قتادہ کے حوالے سے حسن بصری سے اس کی مانند نقل کی ہے' جو عطاء کا قول ہے' جو انہوں نے یہ کہا ہے: اگر اس کے بیٹے کی کوئی کنیز ہو تو وہ اسے حاصل کر کے اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے جو بات کہی ہے وہ مجھے پسند نہیں آئی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ فَيَشْتَرِي بَعْضَهَا

باب: جو شخص کسی کنیز کے ساتھ شادی کرے اور پھر اس کے کچھ حصے کو خرید لے

13063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ اَمَةً، فَاشْتَرٰى بَعْضَهَا قَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَسْتَخْلِصَهَا، وَاِنْ اَصَابَهَا فَحَمَلَتْ فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، وَتُقَوَّمُ لِشُرَكَائِهِ. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ: لَمْ تُقَمْ مِنْهُ اِلَّا قُرْبًا، وَتَكُوْنُ عَلٰى حَالِهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کرتا ہے' اور پھر اس کے کچھ حصے کو خرید لیتا ہے' تو زہری بیان کرتے ہیں: وہ عورت اس شخص کے لئے حرام ہو جائے گی جب تک وہ اس عورت کو مکمل طور پر نہیں خرید لیتا اور اگر وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے' تو پھر وہ عورت اس شخص کی ام ولد شمار ہوگی' اور وہ اپنے شراکت داروں کو اس عورت کی قیمت ادا کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اس سے قیمت صرف قربت کی وصول کی جائے گی وہ عورت اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔

13064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: مَا هِيَ امْرَاَتُهُ، هِيَ جَارِيَتُهُ كَاَنَّهُ كَرِهَهَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کے والد سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ خاتون اس شخص کی بیوی نہیں رہے گی وہ اس کی کنیز بن جائے گی' گویا کہ انہوں نے اس چیز کو مکروہ قرار دیا۔

13065 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الرَّجُلِ الْحُرِّ، فَيَرِثُ بَعْضَهَا، اَوِ الْحُرَّةُ فَيَتَزَوَّجُهَا الْعَبْدُ، فَتَرِثُ بَعْضَهُ قَالَ: اِذَا وَرِثَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ شَيْئًا، فَقَدْ فَسَدَ النِّكَاحُ

✵✵ حکم بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی آزاد شخص کی بیوی ہوتی ہے' اور پھر وہ شخص اس کنیز کے کچھ حصے کا وارث بن جاتا ہے یا ایک آزاد عورت ہے' جس کے ساتھ کسی غلام نے شادی کر لی اور پھر وہ عورت اس غلام کے کچھ حصے کی وارث بن جاتی ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: جب ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے کسی حصے کا وارث بن جائے گا' تو ان کا نکاح فاسد ہو جائے گا۔

بَابُ الْحُرُّ تَحْتَهُ اَمَةٌ فَيَشْتَرِيهَا

باب: جب کسی آزاد شخص کی بیوی' کوئی کنیز ہو اور وہ شخص اس کنیز کو خرید لے

13066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحُرِّ تَكُوْنُ تَحْتَهُ الْاَمَةُ فَيَشْتَرِيهَا قَالَ: لَا، اَبْطَلَ الشِّرَى النِّكَاحَ، وَتَكُوْنُ عِنْدَهُ بِمِلْكِ الْيَمِينِ

✵✵ ابراہیم نخعی اور امام شعبی ایسے آزاد شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس کی بیوی کنیز ہوتی ہے' اور پھر وہ اس عورت کو خرید لیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہوگا یہ خریدنا نکاح کو کالعدم کر دے گا اور وہ عورت اس شخص کے پاس کنیز کے طور پر رہے گی۔

بَابُ الْعَبْدُ يَغُرُّ الْحُرَّةَ

باب: غلام کا آزاد عورت کو دھوکہ دینا

13067 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ مَتَاعًا، فَتَزَوَّجَ بِهِ امْرَاَةً، فَقَالَ: يَاْخُذُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ، وَحَقُّهُمْ عَلَى الَّذِي غَرَّهُمْ

✵✵ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں روایت کیا ہے' جو کچھ سامان عاریت کے طور پر لیتا ہے' اور پھر اس کے ذریعہ کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو ابن شہاب فرماتے ہیں: وہ شخص اپنا سامان لے گا اور ان کا حق ان لوگوں کے ذمہ ہوگا جنہوں نے انہیں دھوکہ دیا ہے۔

13068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِذَا نَكَحَتِ الْمَرْاَةُ رَجُلًا لَا تَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ حُرٌّ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ رِقٌّ، فَاِنَّهَا تُخَيَّرُ، فَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عِنْدَهُ، وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب کوئی عورت کسی آدمی کے ساتھ نکاح کرلے اور اسے یہی پتہ ہو کہ یہ ایک آزاد شخص ہے' لیکن وہ شخص بعد میں غلام ثابت ہو' تو عورت کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے گی تو اس کے ساتھ رہے گی' اور اگر چاہے گی تو علیحدگی اختیار کر لے گی۔

13069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ اَقْدَمَتْ وَقَدْ طَعَنَ لَهَا فِي رِقِّهِ، فَلَا خِيَرَةَ لَهَا بَعْدُ. وَقَالَ عَمْرٌو: لَهَا الْخِيَارُ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ اسْتَيْقَنَتْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ عورت آتی ہے اور اس عورت پر طعن کیا جاتا ہے جو اس کے شوہر کی غلامی کے حوالے سے ہوتا ہے تو پھر اس کے بعد اس عورت کے پاس اختیار نہیں رہے گا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: اس عورت کے پاس اختیار رہے گا البتہ اگر اس عورت کو یقین ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

13070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ نَكَحَ حُرَّةً، غَرَّهَا بِنَفْسِهِ، وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى دَخَلَ بِهَا قَالَ: تُخَيَّرُ، فَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ، وَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عِنْدَهُ، وَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا بِغُرُورِهِ إِيَّاهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے اور اپنی ذات کے حوالے سے اس عورت کو دھوکہ دیتا ہے اس عورت کو پتہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ شخص اس عورت کی رخصتی کروالیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس عورت کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ عورت چاہے گی تو اس شخص سے علیحدگی اختیار کرے گی اور اگر چاہے گی تو اس کے ساتھ رہے گی اور اس عورت کو مہر مثل ملے گا جو اس چیز کے عوض میں ہوگا کہ جو اس شخص نے اس عورت کو دھوکہ دے کر اس سے تعلق قائم کیا تھا۔

13071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ غُلَامًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً غَرَّهَا بِنَفْسِهِ، وَسَاقَ إِلَيْهَا خَمْسَ قِلَاصٍ، فَخَاصَمُوهُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَبْطَلَ النِّكَاحَ، وَأَعْطَاهَا قَلُوصَيْنِ، وَرَدَّ إِلَى أَبِي مُوسَى ثَلَاثًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک غلام نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی اس غلام نے اپنی ذات کے حوالے سے عورت کو دھوکہ دیا اور اس عورت کو (مہر کے طور پر) پانچ اونٹنیاں دے دیں ان لوگوں نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو کالعدم قرار دیا انہوں نے دو اونٹنیاں اس عورت کو دے دیں اور تین اونٹنیاں (اونٹنیوں کے اصل مالک) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لوٹا دیں۔

13072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَبْدٌ تَزَوَّجَ حُرَّةً غَرَّهَا بِنَفْسِهِ، زَعَمَ أَنَّهُ حُرٌّ، وَسَاقَ إِلَيْهَا مَالًا لِسَيِّدِهِ قَالَ: مَا وَجَدَ مِنْ مَالِهِ بِعَيْنِهِ أَخَذَهُ، وَمَا اسْتَهْلَكَتْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهَا، فَإِنْ كَانَ الْمَالُ لِلْعَبْدِ فَهُوَ لَهَا . وَأَقُولُ أَنَا وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ: مَالِي وَمَالُ عَبْدِي سَوَاءٌ، يَأْخُذُهُ مِنْهَا، وَيَكُونُ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ نِسَائِهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: ایک غلام کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اپنی ذات کے حوالے سے اس عورت کو دھوکہ دے دیتا ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ وہ تو آزاد شخص ہے اور پھر وہ غلام اس عورت کو اپنے آقا کا مال (مہر کے طور پر) دے دیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: اس کا آقا اپنا جو مال بعینہ پائے گا اسے حاصل کر لے گا اور جو مال ہلاک ہو جائے گا اس کی ادائیگی عورت پر لازم نہیں ہوگی لیکن اگر وہ مال غلام ہی کی ملکیت ہو تو وہ مال عورت کے پاس ہی رہے گا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں اور عبیداللہ بن یزید یہ کہتے ہیں: میرا مال اور میرے غلام کا مال برابر کی حیثیت رکھتا ہے آقا وہ مال اس عورت سے وصول کر لے گا اور اس عورت کو اس کی مانند خواتین کی طرح کا مہر مثل ملے گا۔

13073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ فُقَهَائِهِمْ: لِسَيِّدِ الْعَبْدِ مَا اَصْدَقَهَا غُلَامُهُ، يَاْخُذُهُ مِنْهَا عَجِلَتْ قَبْلَ اَنْ تَعْلَمَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے اپنے فقہاء کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی کہ غلام کے آقا کو وہ مال ملے گا جو اس کے غلام نے مہر کے طور پر عورت کو دیا تھا وہ آقا اس عورت سے اس مال کو حاصل کر لے گا' کیونکہ اس عورت نے جان پہچان کے بغیر جلدی میں (غلام کے ساتھ شادی کی)۔

13074 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، اَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، كَانَ غُلَامٌ لِاَبِيْ مُوسَى رَاعٍ فَغَرَّ حُرَّةً، فَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ اَبِيْ مُوسَى، وَاَصْدَقَهَا خَمْسَ ذَوْدٍ مِّنْ اِبِلِ اَبِيْ مُوسَى، فَاَعْطَاهَا عُثْمَانُ بَعِيرَيْنِ، وَرَدَّ اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَبْعِرَةٍ. وَكَانَتْ مَوْلَاةً لِاَبِيْ جَعْدَةَ، فَاَخْبَرَتْ اَنَّ غُلَامَ اَبِيْ مُوسَى اَفْلَحَ

✵✵ داؤد بن ابوہند نے عامر شعبی کے حوالے سے' یا شاید عبداللہ بن قیس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو چرواہا تھا اس نے ایک آزاد عورت کو دھوکہ دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر اس عورت کے ساتھ شادی کر لی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے اونٹوں میں سے پانچ اونٹ اس عورت کو مہر کے طور پر دے دیے (یہ مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا) تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دو اونٹ دیے اور تین اونٹ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیے' وہ عورت ابوجعدہ کی کنیز تھی اس عورت نے یہ بات بتائی کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے غلام کا نام افلح تھا۔

بَابُ نِكَاحِ الْحُرِّ الْاَمَةَ

باب: آزاد شخص کا کنیز کے ساتھ نکاح کرنا

13075 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِحُرٍّ اَنْ يَنْكِحَ اَمَةً الْيَوْمَ وَهُوَ يَجِدُ بِصَدَاقِهَا حُرَّةً.

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کنیز کے ساتھ نکاح کرے جب کہ وہ آزاد عورت کا مہر ادا کرنے کی گنجائش رکھتا ہو۔

13076 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَخَافَ الزِّنَا. قَالَ: مَا اَعْلَمُهُ يَحِلُّ لَهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگر اسے زنا کا اندیشہ ہو (تو وہ ایسا کرسکتا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: میرے علم کے مطابق یہ چیز اس کے لئے حلال ہے۔

13077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا خَشِيَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَنَتَ، فَلْيَنْكِحْهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر وہ کنیز کے ساتھ نکاح کرلے۔

13078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: اِذَا خَشِيَ اَنْ يَبْغِيَ بِهَا، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ زنا کا مرتکب ہوگا' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی کنیز کے ساتھ نکاح کرلے۔

13079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْحُرُّ الْاَمَةَ، اِلَّا اَنْ يَخْشٰى عَلٰى نَفْسِهٖ. وَذَكَرَهٗ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

✵✵ سفیان ثوری نے اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: آزاد شخص کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کرے گا' البتہ اگر اسے اپنی ذات کے حوالے سے' اندیشہ ہو' تو حکم مختلف ہوگا انہوں نے یہ بات ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِحُرٍّ اَنْ يَنْكِحَ اَمَةً، وَهُوَ يَجِدُ طَوْلَ حُرَّةٍ.

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: آزاد شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کنیز کے ساتھ نکاح کرے' جبکہ اس کے پاس آزاد عورت کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش ہو۔

13081 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے طاؤس کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13082 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَنْ وَجَدَ صَدَاقَ حُرَّةٍ، فَلَا يَنْكِحُ اَمَةً

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص آزاد عورت کو مہر دینے کی گنجائش پاتا ہو' وہ کنیز کے ساتھ شادی نہ کرے۔

13083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْحُرُّ الْاَمَةَ، اِلَّا اَنْ يَخْشٰى عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلَا يَجِدَ طَوْلَ الْحُرَّةَ

✵✵ عمرو بن عبید نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد شخص کنیز کے ساتھ شادی نہ کرے' البتہ اگر اسے اپنی ذات کے حوالے سے' اندیشہ ہو اور وہ آزاد عورت کا خرچ برداشت نہ کر سکتا ہو (تو وہ ایسا کر سکتا ہے)۔

13084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، كَانَا يَكْرَهَانِ نِكَاحَ الْاَمَةِ فِي هٰذَا الزَّمَانِ، قَالَا: اِنَّمَا رُخِّصَ فِي نِكَاحِهِنَّ حِينَ كَانَتِ الْحُرَّةُ يَشْتَدُّ الْمُؤْنَةُ فِيهِنَّ

✵✵ منصور نے حسن بصری اور ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس زمانے میں کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت اس وقت دی گئی تھی جب آزاد عورت کے اخراجات پورے کرنا مشکل ہوتا تھا۔

13085 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ النَّزَّالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ ثَلَاثَمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ، وَحَرُمَ عَلَيْهِ الْإِمَاءُ

✵✵ نزال نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص تین سو درہم کا مالک ہو' تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے' اور کنیز کے ساتھ شادی کرنا اس کے لئے حرام ہو جاتا ہے۔

13086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا، يَقُولُ فِي قَوْلِهِ: (ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ) (البقرة: 178) يَقُولُ: فِي نِكَاحِ الْإِمَاءِ يَقُولُ: لَا بَاسَ بِهِ

✵✵ ابن سمعان بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجاہد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے''۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنا ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْاَمَةَ قَالَ: هُوَ مِمَّا وُسِّعَ بِهِ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ، نِكَاحُ الْاَمَةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ، وَاِنْ كَانَ مُوسِرًا . وَبِهِ يَاْخُذُ سُفْيَانُ يَقُولُ: لَا بَاسَ بِنِكَاحِ الْاَمَةِ "

ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا نُكِحَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ كَانَ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ. ذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ عَنْ نِكَاحِ الْاَمَةِ. فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِ عَلِيٍّ هٰذَا وَقَالَ: لَمْ اَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو مجاہد فرماتے ہیں: یہ ان چیزوں میں سے ایک ہے' جس کی گنجائش اس امت کو دی گئی ہے' اور وہ چیز یہ ہے کہ کنیز کے ساتھ نکاح کیا جائے یا عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کیا جائے اگرچہ آدمی خوشحال ہی کیوں نہ ہو۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: کنیز کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کے بعد راوی نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے منقول روایت نقل کی ہے' جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا جائے تو آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا''۔

راوی کہتے ہیں: یہ انہوں نے اس وقت ارشاد فرمایا تھا جب میں نے ان سے کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تھا تو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت مجھے بیان کی تھی اور انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

بَابٌ نِكَاحُ الْاَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ

باب: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کرنا

13088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ اِلَّا بِاَمْرِهَا، فَاِنِ اجْتَمَعَتَا تَحْتَهُ فَلِلْحُرَّةِ ثُلُثَا النَّفَقَةِ، وَلِلْاَمَةِ الثُّلُثُ

٭٭ امام ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح' صرف آزاد بیوی کی اجازت کے ساتھ ہی کیا جاسکتا ہے' اور اگر یہ دونوں قسم کی خواتین آدمی کی بیویاں ہوں تو پھر آزاد عورت کو خرچ کا دو تہائی حصہ ملے گا اور کنیز کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔

13089 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: لَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، وَتُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آزاد بیوی کی موجودگی میں' کنیز کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے' البتہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے۔

13090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: اِذَا نُكِحَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ، كَانَ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ

٭٭ عباد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرلیا جائے تو آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا۔

13091 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ. قَالَ: وَلَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، فَاِنِ الْحُرَّةُ رَضِيَتْ كَانَ لَهَا مِنَ الْقَسْمِ الثُّلُثَانِ، وَلِلْاَمَةِ الثُّلُثُ

✸✸ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر آزاد عورت اس پر راضی ہو (تو کیا جاسکتا ہے) ایسی صورت میں تقسیم میں سے آزاد عورت کو دو تہائی حصہ ملے گا اور کنیز کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔

13092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: لَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، وَتُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ، وَيُقْسَمُ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ، وَالنَّفَقَةُ كَذٰلِكَ

✸✸ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری اور سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا' البتہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کیا جاسکتا ہے آزاد عورت کو تقسیم میں دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا' خرچ کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

13093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: اِنْ نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الْاَمَةِ، كَانَ لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ، وَلِلْاَمَةِ يَوْمٌ

✸✸ یونس نے حسن بصری کا اور داؤد نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو آزاد عورت کو دو دن ملیں گے اور کنیز کو ایک دن ملے گا۔

13094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنْ نَكَحَ الْاَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ خُيِّرَتِ الْحُرَّةُ، فَاِنْ اَحَبَّتْ اَنْ تَقِرَّ عِنْدَهُ فَلَهَا مِثْلَ مَا لِلْاَمَةِ مِنْ قِسْمَةٍ وَّنَفَقَةٍ، وَاِنْ شَاءَ تْ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَمَةِ.

✸✸ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو آزاد عورت کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے گی تو اپنے شوہر کے ساتھ رہے گی' اور اس صورت میں وقت کی تقسیم اور خرچ میں' اسے کنیز کی مانند حصہ ملے گا اور اگر وہ چاہے گی تو اس شخص اور کنیز کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔

13095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ تُنْكَحَ الْحُرَّةُ عَلَى الْاَمَةِ، وَلَا تُنْكَحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ، فَاِنْ نَكَحَ اَمَةً عَلٰى حُرَّةٍ، فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَمَةِ، وَعُوقِبَ، وَاِنْ نَكَحَ حُرَّةً عَلٰى اَمَةٍ وَّقَدْ عَلِمَتْ اَنَّ تَحْتَهُ اَمَةً، فَلَهَا مِثْلَا مَا لِلْاَمَةِ مِنْ قِسْمَةٍ وَّنَفَقَةٍ، وَاِنْ نُكِحَتْ وَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ تَحْتَهُ اَمَةً، خُيِّرَتْ، فَاِنْ شَاءَ تْ فَارَقَتْهُ، وَاِنْ شَاءَ تْ قَرَّتْ عِنْدَهُ

✸✸ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جائے' البتہ آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاسکتا اگر کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' تو اس شخص اور اس کی کنیز بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اس شخص کو سزا دی جائے گی لیکن اگر کوئی شخص کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' اور وہ آزاد عورت یہ بات جانتی ہے کہ پہلے ایک کنیز اس کی

بیوی ہے تو اس آزاد عورت کو وقت کی تقسیم اور خرچ کے حوالے سے کنیز سے دگنا حصہ ملے گا اور اگر کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرلیا جائے اور اس عورت کو یہ پتہ نہ چلے کہ اس شخص کی پہلی بیوی ایک کنیز ہے تو اس آزاد عورت کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گی تو شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے گی اور اگر چاہے گی تو اس کے ساتھ رہے گی۔

13096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْحُرَّةِ تُنْكَحُ عَلَى الْاَمَةِ، اَنَّ السُّنَّةَ فِيهَا الَّتِى يَعْمَلُ الْحُرُّ بِهَا، اَنْ لَا يَنْكِحَ الْحُرُّ اَمَةً، وَهُوَ يَجِدُ طَوْلًا لِحُرَّةٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ طَوْلًا خُلِّىَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِكَاحِ الْاَمَةِ، فَاِنْ نَكَحَ عَلَيْهَا حُرَّةً خُلِّىَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ، اِذَا عَلِمَتِ الْحُرَّةُ اَنَّ تَحْتَهُ اَمَةً، فَاِنْ لَمْ تَعْلَمْ خُيِّرَتِ الْحُرَّةُ بَيْنَ فِرَاقِهِ وَالْمُكْثِ عِنْدَهُ عَلٰى مِثْلَىْ مَا لِلْاَمَةِ مِنْ قِسْمَةٍ وَّنَفَقَةٍ، وَاِنْ نَكَحَ عَلَيْهَا اَمَةً نُزِعَتْ وَعُوقِبَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب کسی آزاد عورت کے ساتھ پہلے سے کنیز بیوی کی موجودگی میں نکاح کرلیا جائے تو اس بارے میں سنت یہ ہے کہ جس پر آزاد شخص عمل کرتا ہے وہ یہ کہ آزاد شخص کنیز کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا جب کہ وہ آزاد عورت کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش رکھتا ہو لیکن اگر وہ آزاد عورت کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش نہ رکھتا ہو تو پھر اس کو کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہوگی اگر وہ کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو اسے اس بات کی اجازت ہوگی جب کہ اس آزاد عورت کو یہ بات پتہ ہو کہ اس کی پہلی بیوی ایک کنیز ہے لیکن اگر آزاد عورت کو یہ بات پتہ نہ ہو تو پھر آزاد عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اس شوہر سے علیحدگی اختیار کرے یا پھر شوہر کے ساتھ رہے اگر ساتھ رہے گی تو اسے وقت کی تقسیم اور خرچ میں سے کنیز سے دگنا حصہ ملے گا اور اگر کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے تو اس کی علیحدگی کروادی جائے گی اور اسے سزا دی جائے گی۔

13097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَجْتَمِعُ الْاَمَةُ وَالْحُرَّةُ فِى النِّكَاحِ عِنْدَ الرَّجُلِ. قَالَ طَاوُسٌ: وَاَنْ تَصْبِرُوا، عَنْ نِكَاحِ الْاَمَةِ خَيْرٌ لَكُمْ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: کنیز اور آزاد عورت کسی شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں طاؤس فرماتے ہیں: (قرآن مجید کے حکم سے مراد یہ ہے:) اگر تم کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کے حوالے سے صبر سے کام لو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

13098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: اَمَّا نِكَاحُ الْاَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ فَهُوَ مِثْلُ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، اضْطُرَّ اِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْنَى عَنْهُ قَالَ: وَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَ الْعَبْدُ الْاَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ

❋❋ امام شعبی نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: جہاں تک آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کرنے کا تعلق ہے تو اس کی مثال خنزیر کے گوشت کی طرح ہے جب آدمی اسے استعمال کرنے پر مجبور ہو جائے اور پھر جب اس سے بے

نیاز ہو جائے (تو اسے استعمال نہیں کرسکتا) وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی غلام آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لے۔

13099 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ

✵✵ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

13100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ: مَا ازْلَحَفَ نَاكِحُ الْاَمَةِ عَنِ الزِّنَا اِلَّا قَلِيلًا وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: کنیز کے ساتھ نکاح کرنے والا شخص زنا سے کم ہی بچ پاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

13101 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تُنْكَحَ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ

✵✵ عمرو بن عبید نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

13102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نِكَاحُ الْحُرَّةِ عَلَى الْاَمَةِ طَلَاقُ الْاَمَةِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا کنیز کو طلاق دینا شمار ہوگا۔

13103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ، فَقَدْ اَعْتَقَ نِصْفَهُ. وَاِذَا نَكَحَ الْحُرُّ الْاَمَةَ، فَقَدْ اَرَقَّ نِصْفَهُ.

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی غلام کسی آزاد عورت کے

13099-سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب نكاح الأمة على الحرة والحرة على الأمة - حديث:714' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب نكاح حرائر أهل الكتاب - باب لا تنكح أمة على حرة وتنكح الحرة على الأمة' حديث:13093' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب النكاح' باب نكاح إماء المسلمين - حديث:4409' السنن الصغير للبيهقي - كتاب النكاح' باب نكاح الأمة المسلمة - حديث:1906' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' من كره أن يتزوج الأمة على الحرة - حديث:12090

ساتھ نکاح کرلے تو وہ اپنے نصف حصے کو آزاد کروالیتا ہے اور جب کوئی آزاد شخص کسی کنیز کے ساتھ نکاح کرلے تو وہ اپنے نصف حصے کو غلام بنوالیتا ہے۔

13104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ذَكَرَهُ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

❊❊ ابن جریج نے یہی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ: لَا تَنْكِحْ اَمَةَ غَيْرِكَ، فَتُورِثَ بَنِيكَ حُزْنًا طَوِيلًا

❊❊ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت لقمان حکیم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم کسی دوسرے کی کنیز کے ساتھ نکاح نہ کرو ورنہ تمہارے بچوں میں طویل غم آجائے گا۔

بَابٌ نِكَاحُ الْحُرِّ الْاَمَةَ النَّصْرَانِيَّةَ

باب: آزاد شخص کا عیسائی کنیز کے ساتھ نکاح کرنا

13106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ فِي مَمْلُوكَةٍ نَصْرَانِيَّةٍ: "لَا يَنْبَغِي اَنْ يَتَزَوَّجَهَا الْمُسْلِمُ، اَلَمْ تَسْمَعِ اللّٰهَ يَقُولُ: (مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ) (النساء: 25)؟ "

❊❊ مجاہد عیسائی کنیز کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرے کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے:

''تمہاری مومن خواتین''۔

بَابٌ عِتْقُهَا صَدَاقُهَا

باب: کنیز کی آزدی کو اس کا مہر مقرر کرنا

13107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

13107-صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب من جعل عتق الأمة صداقها - حديث: 4799' صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب الوليمة ولو بشاة - حديث: 4876' صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب فضيلة إعتاقه أمته - حديث: 2640'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله بيان الخبر المبيح للرجل أن يتزوج على خاتم من حديد إذا - حديث: 3371' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر استعمال المصطفى صلى الله عليه وسلم الحيس عند تزويجه صفية' حديث: 4126'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في الأمة يجعل عتقها صداقها - حديث: 2211'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب في الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث: 1771'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث: 1954'السنن للنسائي - كتاب النكاح' التزويج على العتق - حديث: 3307'سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث: 867'مصنف ابن

اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، ثُمَّ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

٭٭ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرکے ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

13108 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهَا صَفِيَّةُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

البتہ یہاں عطاء نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نام ذکر نہیں کیا

13109 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَبْرَاَ صَفِيَّةَ بِحَيْضَةٍ

٭٭ اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض کے ذریعے سے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا استبراء کروایا تھا۔

13110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

٭٭ شعیب بن حبحاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کردیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا تھا۔

13111 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ هَمْدَانَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ مِنْ

(بقیہ حدیث 13107) أبي شيبة - كتاب الرد على أبي حنيفة' مسألة جعل العتق صداقا - حديث: 35495' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' التزويج على العتق - حديث: 5345' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب النكاح' باب الرجل يعتق أمته على أن عتقها صداقها - حديث: 2761' سنن الدارقطني - كتاب النكاح' باب المهر - حديث: 3270' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما روى من أنه تزوج صفية وجعل عتقها صداقها' حديث: 12493' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب النكاح' باب إنكاح العبيد ونكاحهم - حديث: 4335' مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 11748' مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث: 2089' مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث: 1381' مسند الحارث - كتاب النكاح' باب الاستبراء - حديث: 494' مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة ' حديث: 3049' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 2135' المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه الحسين' حديث: 387' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' صفية بنت حيي بن أخطب زوج النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 20056

اَهْلِ خُرَاسَانَ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدَنَا رَجُلًا يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ اَمَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ . فَقَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوسَى، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَدَّبَ الْاَمَةَ، فَاَحْسَنَ اَدَّبَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِذَا آمَنَ بِكِتَابِهِ، ثُمَّ آمَنَ بِكِتَابِنَا، فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ، وَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ كَانَ لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: خُذْهَا، اَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ ثَمَنٍ، اِنْ كَانَ لَيَرْتَحِلُ فِيْمَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ "

✵✵ معمر نے ہمدان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: خراسان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص امام شعبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: ہمارے ہاں ایک شخص ہے جو یہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کی مثال یوں ہے جیسے وہ اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو گیا ہو تو امام عامر شعبی نے یہ بات بتائی: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابوبردہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی کنیز کی تربیت کرے اور اس کی اچھی طرح سے تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اسے دگنا اجر ملے گا۔

اور اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا جو شخص اپنی کتاب پر ایمان لائے اور پھر ہماری کتاب پر بھی ایمان لے آئے تو اسے بھی دگنا اجر ملے گا۔

13111-صحيح البخاري - كتاب العلم' باب تعليم الرجل أمته وأهله - حديث:97' صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم إلى - حديث:245'مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان ثواب من آمن بمحمد صلى الله عليه وسلم من أهل - حديث:223' صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فرض الإيمان - ذكر إعطاء الله جل وعلا الأجر مرتين لمن أسلم من أهل' حديث:227'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب فضل من أعتق أمة ثم تزوجها - حديث:2213'السنن للنسائي - كتاب النكاح' عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها - حديث:3309'سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها - حديث:873'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأيمان والنذور والكفارات' في ثواب العتق - حديث:14192'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' ثواب من أعتق جاريته ثم تزوجها - حديث:5348'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب ما على الأولياء وإنكاح الآباء البكر بغير إذنها ووجه - باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوج بها' حديث:12836'السنن الصغير للبيهقي - كتاب النكاح' باب نكاح العبيد - حديث:1866'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري - حديث:19122'مسند الطيالسي - أبو بردة بن أبي موسى عن أبيه' حديث:498'مسند الحميدي - أحاديث أبي موسى الأشعري رضي الله عنه' حديث:744'البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث:2577'مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أبي موسى الأشعري' حديث:7095'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1895'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد' حديث:113'الأدب المفرد للبخاري - باب إذا نصح العبد لسيده' حديث:205

اور کوئی غلام جب اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرے تو اسے بھی دگنا اجر ملے گا"۔

اس کے بعد امام عامر شعبی نے اس شخص سے یہ فرمایا: تم اس حدیث کو حاصل کر لو! یہ میں نے تمہیں کسی قیمت کے بغیر بیان کر دی ہے حالانکہ اس سے کم مضمون والی روایت کے خاطر مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

13112 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَاَحْسَنَ تَاْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا، فَاَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

✵✵ امام شعبی نے ابوبردہ کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کی کوئی کنیز ہو اور وہ اس کی اچھی طرح سے تربیت کرے اور اچھی طرح سے اسے تعلیم دے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اسے دگنا اجر ملے گا"۔

13113 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرُهُمْ مَرَّتَيْنِ: عَبْدٌ اَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ، وَرَجُلٌ اَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ، ثُمَّ نَكَحَهَا، وَمُسْلِمَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ "

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں جنہیں دگنا اجر ملے گا ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرتا ہو ایک وہ شخص جو اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لے اور (تیسرا) اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا اسلام کو قبول کرنے والا شخص"۔

13114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ فِی الرَّجُلِ يَعْتِقُ جَارِيَتَهُ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا، وَيَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا قَالَ: لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

✵✵ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جو اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیتا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے دگنا اجر ملے گا۔

13115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ اَنْ يُعْتِقَهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجَهَا، وَلَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

✵✵ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کریں، البتہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کنیز کی آزادی کو اس

مہر قرار دیا جائے۔

13116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ ذٰلِكَ حَسَنٌ

✽✽ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسا کرنا اچھا ہے۔

13117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَعْتِقَ الرَّجُلُ الْاَمَةَ، فَيَتَزَوَّجَهَا، وَيَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے، جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

13118 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ مِلْكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْتَقَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَ كُلِّ اَسِيْرٍ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ

✽✽ زکریا نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا اور بنو مصطلق سے تعلق رکھنے والے ہر قیدی کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا تھا۔

13119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَفْخَرْنَ عَلَيَّ، وَيَقُلْنَ لَمْ يُزَوِّجْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: اَوَلَمْ اُعْظِمْ صَدَاقَكِ، اَلَمْ اَعْتِقْ اَرْبَعِيْنَ مِنْ قَوْمِكِ

✽✽ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ کی ازواج میرے سامنے فخر کا اظہار کرتی ہیں اور وہ یہ کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول نے تمہارے ساتھ شادی نہیں کی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہارا مہر سب سے زیادہ نہیں رکھا ہے؟ کیا میں نے (تمہارے مہر میں) تمہاری قوم کے چالیس افراد کو آزاد نہیں کیا۔

13120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَا بَاْسَ عَلَيْهَا

✽✽ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس کی آزادی کو اس کا مہر بنا دے اور پھر اس کی رخصتی کروانے سے پہلے اس کنیز کو طلاق دے دی تو اب اس کنیز پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

13121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: يَقُوْلُ: اِنْ طَلَّقَهَا سَعَتْ لَهُ فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا. وَهُوَ فِيْ قَوْلِ مَنْ قَالَ بِقَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص اس عورت کو طلاق دیدے تو پھر اس کنیز کی نصف قیمت کی رقم کی ادائیگی کے لئے اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

یہ حکم اس شخص کے موقف کے مطابق ہے جو عطاء بن ابی رباح کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہے۔

13122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا سَعَتْ لَهُ فِي نِصْفِ قِيمَتِهَا إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا. فِي قَوْلِ مَنْ قَالَ: عِتْقُهَا صَدَاقُهَا. وَفِي قَوْلِ مَنْ قَالَ: لَا يَكُونُ نِكَاحًا اَنْ يَجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا سَعَتْ فِي قِيمَتِهَا

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور اس نے اس عورت کی آزادی کو اس کا مہر بنایا ہو تو پھر اس عورت کی نصف قیمت کی ادائیگی کے لئے اس عورت سے مزدوری کروائی جائے گی یہ حکم اس وقت ہوگا' جب آدمی نے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی ہو۔

یہ حکم ان لوگوں کے موقف کے مطابق ہے جن کے نزدیک عورت کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر عورت کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جائے تو نکاح نہیں ہوتا' تو ان کے موقف کے مطابق اگر آدمی ایسی عورت کی رخصتی سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیتا ہے' تو اس عورت کی پوری قیمت کے حساب سے اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

13123 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْكَنُودِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ سُرِّيَّتَهُ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا، مِثْلُ الَّذِي اَهْدَى بَدَنَةً ثُمَّ رَكِبَهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو قربانی کا جانور بھیجتا ہے' اور پھر اس پر سوار ہو جاتا ہے۔

13124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الْاَمَةَ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ: يُمْهِرُهَا سِوَى عِتْقِهَا

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے' جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسے چاہیے کہ اس عورت کو اس کی آزادی کے علاوہ کچھ اور مہر کے طور پر دے۔

13125 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، ثُمَّ نَكَحَهَا، فَلْيُسَمِّ شَيْئًا يَتَحَلَّلُهَا بِهِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو اسے کچھ رقم مہر کے طور پر دینی چاہیے اور اس (مہر کی رقم) کے ذریعے اس عورت کو حلال کرنا چاہیے۔

بَابُ الْوَلِيِّ وَالشُّهُودِ فِي الْمَمْلُوكِيْنَ

باب: غلاموں اور کنیزوں کے بارے میں ولی اور گواہوں کے احکام

13126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَضُرُّ الرَّجُلَ اَنْ لَا يَشْهَدَ عَلٰى نِكَاحِ غُلَامِهِ اَمَتَهُ، وَلَا عَلٰى تَفْرِيقٍ بَيْنَهُمَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اپنے غلام اور کنیز کے نکاح کے بارے میں کسی کو گواہ بنالے اور اگر ان کے درمیان علیحدگی کے بارے میں گواہ بنائے تو بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

13127 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهَا مِنَ الَّذِي اَرَادَ اَنْ يُزَوِّجَهَا اِيَّاهُ، فَاَمَرَ غَيْرَهُ اَبْعَدَ مِنْهُ، فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ

قَالَ سُفْيَانُ: وَاُمُّ الْوَلَدِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ اِذَا اَعْتَقَهَا ثُمَّ اَرَادَ نِكَاحَهَا

٭٭ عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس خاتون سے زیادہ قریبی رشتہ رکھتے تھے جو اس شخص کے مقابلے میں تھا جو اس خاتون کی شادی ان کے ساتھ کروا رہا تھا تو انہوں نے اس دوسرے شخص کو جو ان سے زیادہ دور کا عزیز تھا' اسے یہ حکم دیا کہ وہ اس خاتون کی شادی ان کے ساتھ کروادے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ام ولد کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا' جب آقا اس کو آزاد کردے گا اور پھر اس عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کرے گا (تو یہی طریقہ اختیار کرے گا)۔

13128 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ امْرَاَةٍ لَهَا اَمَةٌ اَتُزَوِّجُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيَاْمُرْ وَلِيَّهَا فَلْيُزَوِّجْهَا. قَالَ الثَّوْرِيُّ: يَشْهَدُ الرَّجُلُ اِذَا اَنْكَحَ اَمَتَهُ عَبْدَهُ اَوْ غَيْرَهُ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی کوئی کنیز ہوتی ہے' کیا وہ خاتون اس کنیز کی شادی کرواسکتی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ خاتون اپنے ولی کو کہے گی تو وہ اس کنیز کی شادی کروادے گا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ' یا کسی اور کے ساتھ کرے تو اس پر گواہ بنالینا چاہیے۔

بَابٌ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاَرْبَعَةٍ

باب: چار قسم کے افراد کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا

13129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاَرْبَعَةٍ: بِوَلِيٍّ، وَخَاطِبٍ،

وَشَاهِدَيْنِ "

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: چار قسم کے افراد کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا ولی، نکاح کا پیغام دینے والا اور دو گواہ۔

13130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فَرَّقَ بَيْنَ السِّفَاحِ وَالنِّكَاحِ الشُّهُوْدُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: گواہ زنا اور نکاح کے درمیان فرق ہوتے ہیں۔

13131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَعْلَمُوْا ذٰلِكَ كَفٰى

✻✻ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ اس بات کی اطلاع دیدیں تو یہ کافی ہوگا۔

بَابٌ كَمْ يَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ

باب: غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے

13132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ النَّاسَ: كَمْ يَنْكِحُ الْعَبْدُ؟ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنْ لَا يَزِيْدَ عَلَى اثْنَتَيْنِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے؟ تو لوگوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ وہ دو سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا۔

13133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ

✻✻ ابن جریج اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے۔

13134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ

✻✻ عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام دو شادیاں کرسکتا ہے۔

13135 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَاَلَ النَّاسَ: كَمْ يَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ يَنْكِحَ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اثْنَتَيْنِ، فَصَمَتَ عُمَرُ كَاَنَّهُ رَضِيَ بِذٰلِكَ وَاَحَبَّهُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ: قَالَ لَهُ عُمَرُ: وَافَقْتَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِيْ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا: غلام کے لئے کتنی شادیاں کرنا جائز ہے؟ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: دو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہے گویا کہ انہوں نے اس موقف

پر رضامندی کا اظہار کیا اور اسے پسند کیا

اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کی رائے اس کے مطابق ہے جو میرے ذہن میں تھا۔

13136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ

✻✻ معمر فرماتے ہیں: غلام دو شادیاں کر سکتا ہے۔

13137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ اَرْبَعًا

✻✻ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام چار شادیاں کر سکتا ہے۔

13138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَنْكِحُ الْعَبْدُ اَرْبَعًا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ؟ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا غلام اپنے آقا کی اجازت کے ساتھ چار شادیاں کر سکتا ہے تو عطاء نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

13139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ اثْنَتَيْنِ. قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَتَزَوَّجُ اَرْبَعًا

✻✻ ابن ابو نجیح نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام دو شادیاں کر سکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجاہد یہ فرماتے ہیں: وہ چار شادیاں کر سکتا ہے۔

بَابُ الشِّغَارُ وَالصَّدَاقُ، وَهَلْ يَنْكِحُ الرَّجُلُ اَمَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ

باب: شغار اور مہر کا بیان کیا آدمی اپنی کنیز کی شادی مہر کے بغیر کر سکتا ہے؟

13140 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الشِّغَارُ فِي الْاِمَاءِ؟ قَالَ: لَا، لَهَا صَدَاقُهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کنیزوں میں شغار ہو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اسے اس کا مہر ملے گا۔

13141 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الشِّغَارُ فِي الْاِمَاءِ مِثْلُ الشِّغَارِ فِي الْحَرَائِرِ، فَاِذَا شَاغَرَهَا فَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا

✻✻ سفیان ثوری فرماتے ہیں: کنیزوں کے بارے میں شغار کرنا آزاد عورتوں کے بارے میں شغار کرنے کی مانند ہے جب آدمی عورت کے ساتھ شغار کرے گا تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔

13142 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي

الرَّجُلِ يُنْكِحُ اَمَتَهُ غُلَامَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

✷✷ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مہر کے بغیر اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَ الرَّجُلُ غُلَامَهُ اَمَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَيُسْتَحَبُّ لَهُ اَنْ يُسَمِّيَ صَدَاقًا

✷✷ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے انہوں نے یہ بات بتائی ہے: یہ بات مکروہ سمجھی جاتی ہے کہ آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ مہر کے بغیر کر دے آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ کوئی مہر مقرر کرے۔

13144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قَالُوا فِي الْاَمَةِ يُنْكِحُهَا سَيِّدُهَا، وَيُصْدِقُهَا زَوْجُهَا، وَيُعْطِي بَعْضَ الصَّدَاقِ وَيَبْقَى بَعْضُهُ، وَيُعْتِقُهَا سَيِّدُهَا . قَالُوا: لِسَيِّدِهَا مَا بَقِيَ مِنْ صَدَاقِهَا عَلٰى زَوْجِهَا كَمَا لَوْ آجَرَهَا رَجُلًا، فَكَانَتْ اِجَارَتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا كَانَتِ الْاِجَارَةُ لِسَيِّدِهَا"

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگوں نے کنیز کے بارے میں یہ کہا ہے' جس کی شادی اس کا آقا کروا دیتا ہے' اور اس کا شوہر اس کا مہر مقرر کرتا ہے' اور مہر کا کچھ حصہ ادا کر دیتا ہے' اور کچھ باقی رہ جاتا ہے اس کے بعد کنیز کا آقا اسے آزاد کر دیتا ہے' تو لوگ یہ کہتے ہیں: شوہر کے ذمہ مہر کی جتنی رقم باقی تھی وہ اس کنیز کے آقا کو ملے گی یہ اسی طرح ہوگا جیسے اس شخص نے کسی کو مزدور رکھا ہوتا' تو اب اس کی مزدوری اس شخص کے ذمہ ہوتی اور پھر اگر وہ شخص اسے آزاد کر دیتا تو مزدوری اس کے آقا کو ملنی تھی۔

13145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُنْكِحُ الرَّجُلُ اَمَتَهُ عَبْدَهُ اَوْ غُلَامَهُ عِنْدَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ؟ قَالَ: لَا، ثُمَّ سَاَلْتُهُ بَعْدَ حِيْنٍ قَالَ: اَمَتِي اَنْكَحُهَا غُلَامِي بِغَيْرِ مَهْرٍ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ مہر کے بغیر کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے ان سے پھر یہی سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کسی مہر کے بغیر کی ہے' انہوں نے بتایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں: (کہ ایسا ہو سکتا ہے)۔

13146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا يَضُرُّ الرَّجُلَ اَنْ لَا يَشْهَدَ عَلٰى نِكَاحِ غُلَامِهِ اَمَتَهُ، وَلَا يَحِلُّ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: آدمی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اپنے غلام کے' اپنی کنیز کے ساتھ

نکاح کے بارے میں کسی کو گواہ نہ بنائے' البتہ آدمی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے۔

بَابٌ مُتْعَةُ الْاَمَةِ

باب: کنیز کو ساز وسامان دینا

13147 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِلْاَمَةِ مِنَ الْحُرِّ، اَوِ الْعَبْدِ مُتْعَةٌ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالْحُرَّةُ عِنْدَ الْعَبْدِ؟ قَالَ: وَلَا

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کنیز کو آزاد شوہر یا غلام شوہر کی طرف سے ساز وسامان ملے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آزاد بیوی کو غلام شوہر کی طرف سے (ساز وسامان ملے گا؟) انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

13148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَلَا مُتْعَةَ لَهَا

✿✿ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسی خاتون کو ساز وسامان نہیں ملے گا۔

13149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ، وَلِلْاَمَةِ مِنَ الْعَبْدِ مُتْعَةٌ اِنْ طَلَّقَهَا

✿✿ معمر نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر طلاق یافتہ عورت کو ساز وسامان ملے گا کنیز کو اس کے غلام شوہر کی طرف سے ساز وسامان ملے گا اگر وہ شوہر اسے طلاق دے دیتا ہے۔

13150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: " (وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ) (البقرة: **241**) "

✿✿ ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"طلاق یافتہ عورتوں کو ساز وسامان ملے گا"۔

بَابٌ نَفَقَةُ الْحُبْلَى الْمُطَلَّقَةِ

باب: طلاق یافتہ حاملہ عورت کا خرچ

13151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الْحُرَّةِ يُطَلِّقُهَا الْعَبْدُ حَامِلًا: النَّفَقَةُ عَلَى الْعَبْدِ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَجْرُ الرَّضَاعِ. قَالَ: وَهِيَ فِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الْاَمَةُ كَذٰلِكَ

✿✿ معمر نے زہری کے اور قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کسی آزاد عورت کا شوہر' جو غلام ہو' اسے طلاق دیدے اور وہ عورت حاملہ ہو تو اب اس کے خرچ کی ادائیگی غلام پر لازم ہوگی' البتہ غلام پر رضاعت کا معاوضہ دینا لازم نہیں ہوگا وہ فرماتے ہیں: جب کسی آزاد شخص کی بیوی کنیز ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔

13152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، الْحُبْلَى الْمُطَلَّقَةُ يُنْفِقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: طلاق یافتہ اور حاملہ عورت کوشوہراس کاخرچ فراہم کرے گا' جب تک وہ بچے کوجنم نہیں دیتی۔

13153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي: اَنَّ الْحُرَّةَ يُطَلِّقُهَا الْعَبْدُ حَامِلًا، فَإِذَا وَضَعَتْ، فَلَا يُنْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يَرِثُهَا، وَلَا يُنْفِقُ عَلَيْهَا حَامِلًا اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ، وَالْاَمَةُ كَذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: آزادعورت جوحاملہ ہواگرغلام شوہراسے طلاق دیدے توجب وہ عورت بچے کوجنم دے گی تواس کاشوہراس کے بچے کوخرچ فراہم نہیں کرے گا' کیونکہ وہ شخص اس عورت کاوارث نہیں بنے گااوروہ اس عورت کوجوحاملہ ہواپنے آقا کی اجازت کے تحت ہی خرچ دے سکتا ہے کنیز کاحکم بھی اس کی مانند ہے۔

بَابُ الْاَمَةُ تَغُرُّ الْحُرَّ بِنَفْسِهَا

باب: کنیز کا اپنی ذات کے حوالے سے آزاد شخص کودھوکہ دینا

13154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَغَيْرِهِ فِي الْاَمَةِ تَاْتِي قَوْمًا، فَتُخْبِرُهُمْ اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَيَنْكِحُهَا اَحَدُهُمْ، فَتَلِدُ لَهُمْ: اِنَّ اَبَاهُمْ يُفَادِي فِيهِمْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اوردیگرحضرات کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیاہے' جوکچھ افراد کے پاس آتی ہے' اورانہیں یہ بتاتی ہے کہ وہ آزادعورت ہے' اورپھران افراد میں سے کوئی ایک شخص' اُس کنیز کے ساتھ نکاح کرلیتاہے وہ کنیزاس کے بچوں کوجنم دیتی ہے (تواس بارے میں حکم یہ ہے) کہ ان بچوں کاباپ ان بچوں کافدیہ ادا کرے گا۔

13155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى، يَذْكُرُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَضٰى فِي مِثْلِ ذٰلِكَ عَلٰى آبَائِهِمْ، كُلُّ وَلَدٍ لَهُ مِنَ الرَّقِيقِ فِي الشِّبْرِ وَالذَّرْعِ. قُلْتُ لَهُ: فَكَانَ اَوْلَادُهُ حِسَانًا. قَالَ: لَا يُكَلَّفُ مِثْلُهُمْ فِي الذَّرْعِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ: "اعْقِلْ عَنِّي ثَلَاثًا: الْإِمَارَةُ شُورٰى، وَفِي فِدَاءِ الْعَرَبِ مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَفِي ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدٌ وَكَتَمَ ابْنُ طَاوُسٍ الثَّالِثَةَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کوسنا کہ انہوں نے یہ بات ذکر کی: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کی صورت حال میں یہ فیصلہ دیاتھا کہ ان بچوں کے باپ پراس کی ادائیگی لازم ہوگی وہ اپنے بچوں کی غلامی کے ہرحصے کامعاوضہ اداکرے گاخواہ ایک بالشت ہو'ایک گرہ ہومیں نے ان سے دریافت کیا: کیااس کی اولاد عمدہ شمار ہوگی انہوں نے جواب دیا: ان جیسے لوگوں کوبالشت بھرکاپابندنہیں کیاجائے گا۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والدکایہ بیان نقل کیاہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تین باتیں مجھ سے سیکھ لو! حکومت باہمی مشورے سے کی جاتی ہے عربوں کے فدیہ میں ہرغلام کی جگہ غلام دیاجائے گااور کنیز کے بیٹے کے عوض میں غلام

دیا جائے گا۔

طاؤس کے صاحبزادے نے تیسری بات چھپالی تھی۔

13156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي الْاَمَةِ يَنْكِحُهَا الرَّجُلُ وَهُوَ يَرىٰ اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَتَلِدُ اَوْلَادًا قَالَ: قَضىٰ عُثْمَانُ فِي اَوْلَادِهَا مَكَانَ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَمَكَانَ كُلِّ جَارِيَةٍ جَارِيَتَانِ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے ساتھ کوئی شخص نکاح کر لیتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ آزاد عورت ہے پھر وہ کنیز کچھ بچوں کو جنم دیتی ہے تو قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسی کنیز کی اولاد کے بارے میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہر غلام کے بدلے میں غلام ہوگا اور ہر کنیز کے بدلے میں دو کنیزیں ہوں گی۔

13158 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَضىٰ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي فِدَاءِ سَبْيِ الْعَرَبِ سِتَّةَ فَرَائِضَ. وَقَضىٰ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي فِدَاءِ سَبْيِ الْعَرَبِ فِي كُلِّ رَاْسٍ اَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ.

قَالَ مَعْمَرٌ: " ثُمَّ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فِي اَهْلِ عُمَانَ، فَقَالَ: هُمْ اَحْرَارٌ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ "

❊❊ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرب قیدیوں کے فدیے کے بارے میں چھ حصے مقرر کیے ہیں جب کہ عمر بن عبدالعزیز نے عرب قیدیوں کے فدیے میں ہر ایک شخص کے عوض میں چار سو درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: پھر عمان کے رہنے والوں کے بارے میں اس چیز کو بعد میں ترک کر دیا گیا اور انہوں (یعنی عمر بن عبدالعزیز) نے فرمایا: یہ لوگ آزاد شمار ہوں گے خواہ تم انہیں جہاں بھی پاؤ۔

13159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ غَاضِرَةَ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: اَتَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي نِسَاءٍ تَبَايَعْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: فَاَمَرَ اَنْ يُقَوَّمَ اَوْلَادُهُنَّ عَلىٰ آبَائِهِمْ، وَلَا يُسْتَرَقُّوا

❊❊ غاضرہ عنبری بیان کرتے ہیں: ہم کچھ خواتین کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں زمانہ جاہلیت میں فروخت کر دیا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی: اُن خواتین کی اولاد کی قیمت ان کے باپ دادا سے وصول کی جائے اور انہیں غلام نہ رکھا جائے۔

13160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَ اَبُو حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ قَالَ: لَيْسَ عَلىٰ عَرَبِيٍّ مِلْكٌ، وَلَسْنَا بِنَازِعِينَ مِنْ يَدِ اَحَدٍ شَيْئًا اَسْلَمَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّا نُقَوِّمُهُمُ الْمِلَّةَ

❊❊ ابوحصین نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کسی بھی عرب کو غلام نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ہی ہم کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والے شخص سے کوئی جھگڑا کریں گے تاہم ہم دین کے اعتبار سے ان کی حیثیت کا تعین کریں گے۔

13161 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى الْعَشَّاوِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: " قَضٰی فِی فِدَاءِ سَبْیِ الْعَرَبِ: فِی كُلِّ رَاْسٍ مِائَةٍ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ "

✵✵ یحییٰ عشاوی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرب قیدیوں کے فدیے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ہر شخص کا معاوضہ چار سو درہم ہوگا۔

13162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی سَبْیِ الْعَرَبِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، اَنَّ فِدَاءَ الرَّجُلِ ثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِی الْاُنْثٰی عَشَرَةً.

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَاَخْبَرَنِی الْمُجَالِدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ذٰلِكَ شُكِیَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ " فَجَعَلَ فِدَاءَ الرَّجُلِ اَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں عربوں کے قیدیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک آدمی کا فدیہ آٹھ اونٹ اور ایک خاتون کا فدیہ دس اونٹ ہوں گے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: مجالد نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب یہی معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے (ان کے عہد خلافت میں) پیش کیا گیا تو انہوں نے ایک شخص کا فدیہ چار سو درہم مقرر کیا۔

13163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: مَكَانُ كُلِّ عَبْدٍ عَبْدٌ، وَمَكَانُ كُلِّ جَارِيَةٍ جَارِيَةٌ

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر غلام کی جگہ ایک غلام دیا جائے گا اور ہر کنیز کی جگہ ایک کنیز دی جائے گی۔

13164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی فِدَاءِ رَقِيقِ الْعَرَبِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فِی الرَّجُلِ يُسْبٰی فِی الْجَاهِلِيَّةِ بِثَمَانٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِی وَلَدٍ اِنْ كَانَ لِاَمَةٍ بِوَصِيفَيْنِ وَصِيفَيْنِ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰی، وَقَضٰی فِی سَبِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ بِعَشْرٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَقَضٰی فِی وَلَدِهَا مِنَ الْعَبْدِ بِوَصِيفَيْنِ يَفْدِيهِ مَوَالِیْ اُمِّهِ، وَهُمْ عَصَبَتُهَا لَهُمْ مِيرَاثُهَا وَمِيرَاثُهُ مَا لَمْ يُعْتَقْ اَبُوهُ، وَقَضٰی فِی سَبْیِ الْاِسْلَامِ بِسِتَّةٍ مِّنَ الْاِبِلِ فِی الرَّجُلِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالصَّبِيِّ، فَذَاكَ فِدَاءُ الْعَرَبِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب قیدیوں کے فدیے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: یہ ان لوگوں کے بارے میں تھا جو عرب تھے لیکن زمانہ جاہلیت میں انہیں قیدی بنالیا گیا تھا (وہ فیصلہ یہ تھا کہ ایک شخص کا فدیہ) آٹھ اونٹ ہوں گے اور وہ بچہ جو کسی کنیز کی اولاد ہو اس کا فدیہ دو ملازمین ہوں گے ان میں سے ہر ایک مذکر یا مؤنث کا فدیہ دو ملازمین ہوں گے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ دس اونٹ ان کے عوض میں دیے جائیں گے اور کنیز کا وہ بچہ جو کسی غلام سے پیدا ہوا ہو اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کا معاوضہ دو مزدور ہوں گے اور وہ اپنی ماں کے

موالیوں (سابقہ آقاؤں) کو فدیہ دے گا جو اس کے عصبہ ہوں گے ان لوگوں کو ہی اس عورت کی میراث ملے گی اور اس بچے کی بھی میراث ملے گی جب تک اس بچے کا باپ آزاد نہیں ہو جاتا اور آپ نے اسلام کے زمانے میں قیدی ہونے والے (عربوں) کے بارے میں ایک شخص یا عورت یا بچے کا فدیہ چھ اونٹ مقرر کیا تھا یہ عربوں کا فدیہ تھا۔

13165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْاَمَةِ تَغُرُّ الْحُرَّ بِنَفْسِهَا قَالَ: عَلَى الْاَبِ قِيمَةُ الْوَلَدِ، وَلَوْ غَرَّهُ غَيْرُهَا كَانَتِ الْقِيمَةُ عَلَى الْاَبِ، وَيَتْبَعُ الَّذِي غَرَّهُ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: تُهْضَمُ الْقِيمَةُ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: يُقَوَّمُونَ حِينَ وُلِدُوا اِلَّا اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَقَوْلُنَا: يُقَوَّمُونَ حِينَ يَقْضِي الْقَاضِي فِيهِمْ

✵✵ سفیان ثوری' ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی آزاد شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے دھوکہ دے دیتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: بچے کی قیمت کی ادائیگی بچے کے باپ پر لازم ہوگی خواہ اس شخص کو کنیز کی بجائے کسی اور نے دھوکہ دیا ہو تو قیمت کی ادائیگی باپ پر لازم ہوگی' اور وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا جس نے اسے دھوکہ دیا ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: قیمت کو منہا کر لیا جائے گا۔

ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: جب بچے پیدا ہوں گے تو ان کی قیمت کا تعین کر لیا جائے گا' البتہ وہ آزاد شمار ہوں گے سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ ان کی قیمت کا تعین اس وقت کیا جائے گا' جب قاضی ان لوگوں کے بارے میں فیصلہ دے گا۔

13166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ، وَيُقَالُ: اِنَّهَا حُرَّةٌ؟ قَالَ: صَدَاقُهَا عَلَى الَّذِي غَرَّهُ. قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: اِذَا وَلَدَتْ، فَفِكَاكُ الْوَلَدِ عَلَى الْاَبِ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور اسے یہ بتایا گیا ہوتا ہے کہ یہ ایک آزاد عورت ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس کنیز کے مہر کی ادائیگی اس شخص پر لازم ہوگی جس نے آدمی کو دھوکہ دیا ہے

مغیرہ بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حکم یہ فرماتے ہیں: جب وہ کنیز بچے کو جنم دے گی تو اب بچے کو چھڑوانا (یعنی فدیہ دے کر آزاد کروانا) باپ کے ذمہ ہوگا۔

13167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: نَكَحَ رَجُلٌ اَمَةً، فَوَلَدَتْ لَهُ، فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ذٰلِكَ، فَكَتَبَ: اَنْ يُفَادِيَ اَوْلَادَهُ، وَذٰلِكَ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ كَرِهُوا

✵✵ ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لی اور اس کنیز نے اس کے بچے کو جنم دے دیا

تو انہوں نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا کہ وہ شخص اپنی اولاد کا فدیہ دے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حکم ہوگا خواہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اسے پسند کریں یا ناپسند کریں۔

بَابٌ الْاَمَةُ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب: جب کسی کنیز کو فروخت کر دیا جائے اور اس کا شوہر موجود ہو

13168 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنَّ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: کنیز کی فروخت طلاق شمار ہوگی

13169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ. قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

❋❋ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو فروخت کر دیا جائے اس کا شوہر موجود ہو اس کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے: اسے فروخت کرنا اسے طلاق شمار ہوگا۔

13170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

❋❋ قتادہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کنیز کو فروخت کرنا اسے طلاق شمار ہوگا۔

13171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا، فَاِنْ بِيعَ الْعَبْدُ لَمْ تُطَلَّقْ هِيَ حِينَئِذٍ

❋❋ زہری نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کنیز کو فروخت کرنا اسے طلاق شمار ہوگا اور اگر غلام کو فروخت کر دیا جائے تو پھر اس صورت میں عورت کو طلاق شمار نہیں ہوگی۔

13172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا، وَاَيُّهُمَا بِيعَ فَهُوَ طَلَاقُهَا، فَاِذَا نَكَحَهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُفَرِّقَ

❋❋ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کنیز کی فروخت اس کی طلاق شمار ہوگی ان دونوں میاں بیوی میں سے جس کو بھی فروخت کیا جائے گا' تو یہ عورت کو طلاق شمار ہوگی' اور اگر آدمی نے خود اس کا نکاح کیا ہو تو پھر اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ ان میں علیحدگی کروائے۔

13173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

❋❋ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی فروخت' اسے طلاق شمار ہوگی۔

13174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: هُوَ زَوْجُهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا اَوْ يَمُوتَ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا شوہر اس کا شوہر رہے گا' جب تک وہ اس عورت کو طلاق نہیں دیتا' یا اس کے شوہر کا انتقال نہیں ہو جاتا۔

13175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اشْتَرٰى شُرَحْبِيلُ بْنُ السِّمْطِ جَارِيَةً، فَاَهْدَاهَا لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ - اَحْسَبُهُ قَالَ: فَدَعَاهَا عَلِيٌّ - فَقَالَتْ: اِنِّيْ مَشْغُولَةٌ. فَقَالَ: مَا شَغَلَكِ؟ قَالَتْ: اِنَّ لِيْ زَوْجًا. قَالَ: فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ شَيْءٍ مَشْغُولٍ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے عاصم کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: شرحبیل بن سمط نے ایک کنیز خریدی اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحفے کے طور پر بھیج دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو بلوایا تو اس نے عرض کی: میں مشغول ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری کیا مشغولیت ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: میرا شوہر موجود ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ہمیں کسی ایسی چیز کی کوئی حاجت نہیں ہے' جو مشغول ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو واپس بھجوا دیا۔

13176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ شَرَاحِيلَ بْنَ مُرَّةَ، بَعَثَ اِلٰى عَلِيٍّ بِجَارِيَةٍ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: اَفَارِغَةٌ اَنْتِ، اَمْ مَشْغُولَةٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مَشْغُولَةٌ - لَهَا زَوْجٌ - فَرَدَّهَا، فَاشْتَرٰى شَرَاحِيلُ بُضْعَهَا بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَبِلَهَا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں' شراحیل بن مرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز بھجوائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم فارغ ہو یا مشغول ہو؟ اس کنیز نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ مشغول ہوں' اصل میں اس کنیز کا شوہر موجود تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو واپس کر دیا۔ تو شراحیل نے اس کنیز کو 1500 درہم میں فروخت کیا اور وہ رقم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھجوا دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ رقم قبول کر لی۔

13177 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، " قَالَ لِزَوْجِهَا: لَكَ كَذَا وَكَذَا وَطَلِّقْهَا ." قَالَ: لَا

٭٭ امام زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کنیز کے شوہر سے کہا تھا تمہیں اتنی اتنی رقم مل جائے گی تم اسے طلاق دے دو تو اس کے شوہر نے کہا: جی نہیں۔

13178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَهْدٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ جَارِيَةً مِنَ الْبَصْرَةِ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: فَاُخْبِرَ اَنَّ لَهَا زَوْجًا فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

٭٭ امام زہری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عامر نے بصرہ سے ایک کنیز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تحفے کے طور پر بھجوائی انہیں بتایا گیا کہ اس کنیز کا شوہر موجود ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ کنیز واپس بھجوا دی۔

13179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ: كَانَا يَكْرَهَانِ الْاَمَةَ لَهَا زَوْجٌ، وَاِنْ

بِیعَتْ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات ایسی کنیز کو مکروہ قرار دیتے ہیں جس کا شوہر موجود ہو خواہ اس کنیز کو فروخت کر دیا گیا ہو۔

13180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ یَقُوْلُ: سُئِلَ عَنْ جَارِیَةٍ سُبِیَتْ وَلَهَا زَوْجٌ، اَتَحِلُّ لِسَیِّدِهَا؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: " اَمَا تَرَوْنَ قَوْلَ الْفَرَزْدَقِ: وَذَاتُ خَلِیلٍ "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ان سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے قیدی بنالیا جاتا ہے اور اس کا شوہر موجود ہوتا ہے تو کیا وہ کنیز اپنے آقا کے لئے جائز ہوگی؟ حسن بصری نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے فرزدق (نامی شاعر) کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

''دوست والی''۔

بَابُ ظِهَارُ الْعَبْدِ مِنَ الْاَمَةِ

باب: غلام کا کنیز (بیوی) سے ظہار کرنا

13181 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ فِی الْعَبْدِ یُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهِ اَمَةٍ قَالَ: لَوْ صَامَ شَهْرًا اَجْزَاَ عَنْهُ. قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ

✵✵ قتادہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی سے ظہار کر لیتا ہے جو کنیز ہوتی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ ایک بار روزے رکھ لے گا تو یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: وہ دو ماہ روزے رکھے گا

13182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ اِلَّا اَنْ یَاْذَنَ لَهُ سَیِّدُهُ، فَیُعْتِقُ رَقَبَةً.

✵✵ ابومعشر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ دو ماہ روزے رکھے گا البتہ اگر اس کا آقا اسے اجازت دے تو وہ ایک غلام آزاد کر دے گا۔

13183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِیدٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے

13184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ یُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ، وَاِنْ اَذِنُوْا لَهُ اَنْ یَعْتِقَ جَازَ، وَاَنْ یُطْعِمَ اِذَا ظَاهَرَ. قَالَ سُفْیَانُ: لَا یَجُوْزُ لِاَنَّ الْوَلَاءَ یَکُوْنُ لِغَیْرِهِ

✵✵ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ غلام دو ماہ روزے رکھے گا اور اگر اس کے مالکان اسے غلام آزاد کرنے کی اجازت دیں تو یہ بھی جائز ہوگا یا پھر وہ کھانا کھلائے یہ اس وقت ہوگا جب اس نے ظہار کیا ہو۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ایسا درست نہیں ہوگا' کیونکہ اس صورت میں ولاء کا حق دوسرے کو ملے گا۔

13185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: "فِي تَكْفِيرِ الْعَبْدِ لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِ إِلَّا الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ

✻✻ لیث نے مجاہد کے حوالے سے غلام کے کفارہ دینے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: غلام پر صرف روزے رکھنے یا نماز ادا کرنے کا کفارہ لازم ہوگا۔

13186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: "فِي ظِهَارِ الْعَبْدِ شَهْرَيْنِ يَصُومُ شَهْرَيْنِ

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے غلام کے ظہار کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو ماہ کے روزے رکھے گا۔

13187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يُظَاهِرُ، اَوْ يُؤْلِي، قَالَ: يَقَعُ عَلَيْهِ

✻✻ سفیان ثوری' ظہار کرنے والے غلام کے بارے میں' یا ایلاء کرنے والے غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ اس غلام پر واقع ہو جائیں گے۔

بَابُ اِيلَاءُ الْعَبْدِ مِنَ الْاَمَةِ

باب: غلام کا کنیز (بیوی) سے ایلاء کرنا

13188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا اِيلَاءَ لَهُ دُوْنَ سَيِّدِهِ، وَهُوَ شَهْرَانِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا ایلاء درست نہیں ہوگا اور یہ دو ماہ کا ہو سکتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام کا ایلاء دو ماہ تک ہوگا۔

13189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ

✻✻ سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا ایلاء دو ماہ کا ہوگا۔

13190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ مِنَ الْاَمَةِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا کنیز سے ایلاء چار ماہ کا ہوگا۔

بَابُ ظِهَارُ الْحُرِّ مِنَ الْاَمَةِ

باب: آزاد شخص کا کنیز (بیوی) سے ظہار کرنا

13191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ اَمَةٍ قَالَ: شَطْرُ الصَّوْمِ، وَلَا ظِهَارَ لِعَبْدٍ دُوْنَ سَيِّدِهِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی سے' جو کنیز ہو' ظہار کر لیتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ نصف روزے رکھے گا' البتہ غلام آقا کی اجازت بغیر ظہار نہیں کر سکتا۔

13192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا ظَاهَرَ الْعَبْدُ، اَوْ آلٰى وَقَعَ عَلَيْهِ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب غلام ظہار کر لے گا یا ایلاء کر لے گا' تو یہ اس پر واقع ہو جائیں گے۔

13193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِيلَاءُ الْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا آزاد بیوی سے ایلاء چار ماہ تک ہوگا۔

بَابُ الْعَبْدُ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ

باب: غلام کا اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگانا' جبکہ اس کی بیوی آزاد عورت ہو

13194 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي عَبْدٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ حُرَّةً قَالَ: لَا لِعَانَ بَيْنَهُمَا . قَالَ: لَوْ قَذَفَ حُرٌّ امْرَاَتَهُ؟ أمة؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. قَالَ: وَاِنْ قَذَفَ عَبْدٌ امْرَاَتَهُ اَمَةً، فَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا، لَيْسَ مَنْ قَذَفَ اَمَةً شَيْءٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو غلام اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے اور اس کی بیوی آزاد عورت ہو اس کے بارے میں عطاء فرماتے ہیں: ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اگر آزاد شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے جو ایک کنیز ہو تو ایسے شخص پر بھی کچھ لازم نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اگر غلام اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے جو کنیز ہو تو ان کے درمیان بھی لعان نہیں ہوگا' کیونکہ جو شخص کنیز پر زنا کا الزام لگاتا ہے اس پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔

13195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ اَمَةً قَالَ: لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ، وَاِنْ قَذَفَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ، فَاِنَّهُ يُضْرَبُ لَهَا، وَلَا لِعَانَ، وَتَكُوْنُ امْرَاَتَهُ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو غلام اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے جو کنیز ہو' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اگر غلام اپنی بیوی پر الزام لگا دے جو آزاد عورت ہو' تو اس وجہ سے غلام کی پٹائی کی جائے گی لیکن لعان پھر بھی نہیں ہوگا اور وہ عورت اس کی بیوی رہے گی۔

13196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ حُرَّةً قَالَ: لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا، وَيُجْلَدُ الْحَدَّ، وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے' جو آزاد عورت (یعنی اپنی بیوی پر زنا کا) الزام لگا دیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا' البتہ غلام کو حد کے طور پر کوڑے لگائیں جائیں گے اور اس کا بچہ اس کی طرف ہی منسوب ہوگا۔

13197 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهُ قَالَ: فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ امْرَاَةً حُرَّةً قَالَ: لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا

✵✵ عمرو بن شعیب نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے ایسے غلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے' جو آزاد عورت ہو' تو وہ فرماتے ہیں: ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكْشِفُ الْاَمَةَ حِيْنَ يَشْتَرِيهَا

باب: آدمی کا کنیز کو خریدتے وقت اس کا کپڑا اٹھانا

13198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْاَمَةَ، اَيَنْظُرُ اِلٰى سَاقَيْهَا، وَقَدْ حَاضَتْ، اَوْ اِلٰى بَطْنِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، وَيَنْظُرُ اِلٰى بَطْنِهَا، وَيَنْظُرُ اِلٰى سَاقَيْهَا، اَوْ يَاْمُرُ بِهِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: کوئی شخص کنیز خریدتا ہے' تو کیا اس کی پنڈلیاں دیکھ سکتا ہے یا اس کا پیٹ دیکھ سکتا ہے جبکہ وہ کنیز بالغ ہو چکی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسی کنیز کی چھاتیوں پر ہاتھ رکھ لیتے تھے وہ اس کے پیٹ کا جائزہ لیتے تھے اس کی پنڈلیاں دیکھتے تھے یا ایسا کرنے کا حکم دیتے تھے۔

13199 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو - اَوْ اَبُو الزُّبَيْرِ -، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: "اَنَّهُ وَجَدَ تُجَّارًا مُجْتَمِعِينَ عَلٰى اَمَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ بَعْضِ سَاقِهَا، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى بَطْنِهَا

✵✵ ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ کچھ تاجروں کو کسی کنیز کے پاس اکٹھا دیکھتے تھے تو اس کی پنڈلی سے کپڑا اہٹا دیتے تھے اور اپنا ہاتھ اس کنیز کے پیٹ پر رکھ دیتے تھے۔

13200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَ جَارِيَةً، فَرَاضَاهُمْ عَلٰى ثَمَنٍ، وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عَجُزِهَا، وَيَنْظُرُ اِلٰى سَاقَيْهَا وَقُبُلِهَا - يَعْنِي بَطْنَهَا -."

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ کسی کنیز کو خریدنے کا ارادہ کرتے تھے اور اس کے مالکان سے قیمت طے کرتے تھے تو وہ اپنا ہاتھ کنیز کی پشت پر رکھ دیتے تھے اور اس کی پنڈلیوں اور پیٹ کا جائزہ لیتے تھے۔

13201 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13202 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ: عَلَى قَوْمٍ يَبْتَاعُوْنَ جَارِيَةً، فَلَمَّا رَاَوْهُ وَهُمْ يُقَلِّبُوْنَهَا، اَمْسَكُوا عَنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَ هُمُ ابْنُ عُمَرَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقِهَا، ثُمَّ دَفَعَ فِي صَدْرِهَا، وَقَالَ: اشْتَرُوا.

قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَضَعَ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، ثُمَّ هَزَّهَا

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کسی کنیز کا سودا کر رہے تھے جب ان لوگوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اس سے پہلے وہ اس کنیز کو الٹ پلٹ رہے تھے لیکن پھر وہ ایسا کرنے سے رک گئے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کے پاس تشریف لائے انہوں نے کنیز کی پنڈلی سے کپڑا اٹھایا اور پھر اس کے سینے پر رکھ دیا اور فرمایا: تم لوگ اس کو خرید لو!

معمر بیان کرتے ہیں: ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ کنیز کی چھاتیوں پر رکھ کر انہیں ہلایا تھا۔

13203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي السُّوقِ، فَاَبْصَرَ بِجَارِيَةٍ تُبَاعُ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقِهَا، وَصَكَّ فِي صَدْرِهَا، وَقَالَ: اشْتَرُوا. يُرِيهِمْ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

٭٭ عمرو بن دینار نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار میں موجود تھا انہوں نے ایک کنیز کو فروخت ہوتے دیکھا تو اس کی پنڈلی سے کپڑا اٹھایا اور اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اسے خرید لو! وہ لوگوں کو یہ دکھانا چاہ رہے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَضَعَ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا، ثُمَّ هَزَّهَا

٭٭ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ کنیز کی چھاتیوں پر رکھ کر انہیں ہلایا تھا۔

13205 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: "كَانَ يَكْشِفُ عَنْ ظَهْرِهَا، وَبَطْنِهَا، وَسَاقِهَا، وَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى عَجُزِهَا

❁❁ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ کنیز کی پشت' پیٹ اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر دیکھتے تھے اور اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھتے تھے۔

13206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى كُلِّ شَيْءٍ فِيهَا، مَا عَدَا فَرْجَهَا

❁❁ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ کنیز کی شرم گاہ کے علاوہ اس کے جسم کے کسی بھی حصے کا جائزہ لے۔

13207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْاَمَةَ، فَاِنَّهُ يَنْظُرُ اِلٰى كُلِّهَا اِلَّا الْفَرْجَ

❁❁ امام شعبی فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے کنیز خریدنی ہو' تو وہ اس کنیز کی شرم گاہ کے علاوہ اس کے پورے جسم کو دیکھ سکتا ہے۔

13208 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا، يَسْاَلُ عَنِ الْاَمَةِ تُبَاعُ اَيَنْظُرُ اِلٰى سَاقِهَا، وَعَجُزِهَا، وَاِلٰى بَطْنِهَا؟. قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، لَا حُرْمَةَ لَهَا، اِنَّمَا وَقَفَتْ لِنُسَاوِمَهَا

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جسے میں سچا قرار دیتا ہوں اس نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ جب کوئی کنیز فروخت ہو رہی ہو' تو کیا آدمی اس کی پنڈلی یا پشت یا پیٹ کو دیکھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کنیزوں کی حرمت نہیں ہوتی ہے وہ اسی لئے کھڑی ہوتی ہیں تاکہ ہم ان کا بھاؤ طے کریں۔

13209 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَمَةِ: تُبَاعُ مَا اُبَالِي اِيَّاهَا مَسَسْتُ، اَوِ الْحَائِطَ

❁❁ ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس کنیز کو فروخت کیا جا رہا ہو' اس کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں اسے چھو لیتا ہوں یا دیوار کو چھو لیتا ہوں۔

بَابُ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

باب: ام ولد کو فروخت کرنا

13210 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْوَلِيدِ، اَنَّ

اَبَا اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَبِيعُ اُمَّهَاتُ الْاَوْلَادِ فِي اِمَارَتِهِ، وَعُمَرُ فِي نِصْفِ اِمَارَتِهِ، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ قَالَ: كَيْفَ تُبَاعُ وَوَلَدُهَا حُرٌّ، فَحَرَّمَ بَيْعَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ عُثْمَانُ شَكُّوا - اَوْ رَكِبُوا - فِي ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ولید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ابواسحاق ہمدانی نے انہیں یہ بتایا ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے عہد کے خلافت کے دوران ام ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت کے ابتدائی نصف حصے تک ایسا کرتے رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی کنیز کو کیسے فروخت کیا جاسکتا ہے جب کہ اس کا بچہ آزاد شمار ہوتا ہے' تو انہوں نے ام ولد کو فروخت کرنے کو حرام قرار دے دیا یہاں تک کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو لوگوں کو اس کے بارے میں شک ہو گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں نے یہ کام کرنا شروع کر دیا۔

13211 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: كُنَّا نَبِيعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا حَيٌّ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم ام ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے درمیان زندہ تھے ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

13212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عَلِيًّا، كَتَبَ فِي عَهْدِهِ، وَاِنِّي تَرَكْتُ تِسْعَ عَشْرَةَ سُرِّيَّةً، فَاَيَّتُهُنَّ مَا كَانَتْ ذَاتَ وَلَدٍ قُوِّمَتْ بِحِصَّةِ وَلَدِهَا بِمِيرَاثِهِ مِنِّي، وَاَيَّتُهُنَّ مَا لَمْ تَكُنْ ذَاتَ وَلَدٍ فَهِيَ حُرَّةٌ. قَالَ: فَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ الْاَكْبَرَ: اَذٰلِكَ فِي عَهْدِ عَلِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو عہد لکھا تھا اس میں یہ تحریر کروایا تھا: میں 19 کنیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے جو بال بچے دار ہو تو اس کے بچے کی میری وراثت میں حصے کے حساب سے قیمت لگائی جائے اور ان میں سے جو بال بچے دار نہ ہو' تو وہ آزاد شمار ہوگی

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر سے اس بارے میں دریافت کیا: کیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں تحریر تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

13213 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَتَبَ عَلِيٌّ فِي وَصِيَّتِهِ: فَاِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فِي هٰذَا الْغَزْوِ، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ وَلَائِدِي اللَّاتِي اَطُوفُ عَلَيْهِنَّ تِسْعَ عَشْرَةَ وَلِيدَةً، مِنْهُنَّ اُمَّهَاتُ اَوْلَادٍ مَعَهُنَّ اَوْلَادُهُنَّ، وَمِنْهُنَّ حَبَالٰى، وَمِنْهُنَّ مَنْ لَا وَلَدَ لَهُنَّ، فَقَضَيْتُ اِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فِي هٰذَا الْغَزْوِ، فَاِنَّ مَنْ كَانَتْ مِنْهُنَّ لَيْسَتْ بِحُبْلٰى وَلَيْسَ لَهَا وَلَدٌ، فَهِيَ عَتِيقَةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَيْهَا سَبِيلٌ، وَمَنْ كَانَتْ مِنْهُنَّ حُبْلٰى اَوْ لَهَا وَلَدٌ فَاِنَّهَا تُحْبَسُ عَلٰى وَلَدِهَا وَهِيَ مِنْ حَظِّهِ، فَاِنْ مَاتَ وَلَدُهَا وَهِيَ حَيَّةٌ، فَاِنَّهَا عَتِيقَةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ، هٰذَا مَا قَضَيْتُ فِي وَلَائِدِي التِّسْعَ عَشْرَةَ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. شَهِدَ هَيَّاجُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي

رَافِعٍ وَّكُتِبَ فِي جُمَادَى سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ

✵✵ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں یہ تحریر کیا تھا: اگر اس جنگ کے دوران میرا انتقال ہو جائے تو (میری وصیت یہ ہے) اما بعد: میری وہ کنیزیں جن کے ساتھ میں صحبت کرتا رہا ہوں وہ 19 ہیں ان میں سے کچھ ام ولد ہیں جن کے ساتھ ان کی اولاد موجود ہے ان میں سے کچھ حاملہ ہیں اور ان میں سے کچھ ایسی ہیں جن کی اولاد نہیں ہے' تو میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ اگر اس جنگ کے دوران میرے ساتھ کچھ ہو گیا تو ان کنیزوں میں سے جو حاملہ نہیں ہیں اور ان کی کوئی اولاد بھی نہیں ہے' تو وہ اللہ کی ذات کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گی کسی کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہو گا ان میں سے جو کنیزیں حاملہ ہوں یا جن کی اولاد ہو تو انہیں ان کی اولاد کے حساب سے روک لیا جائے گا اور وہ اس اولاد کے حصے میں سے شمار ہوں گی اگر ان کا بچہ انتقال کر جائے اور وہ زندہ ہوں تو وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد شمار ہوں گی یہ وہ فیصلہ ہے' جو میں نے اپنی 19 کنیزوں کے بارے میں دیا ہے' اور باقی مدد اللہ تعالیٰ سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے ہیاج بن ابوسفیان اور عبیداللہ بن ابورافع اس کے گواہ ہیں اور اسے جمادی کے مہینے میں 37 ہجری میں تحریر کیا گیا ہے۔

13214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَّا، وَتَرَكَ اُمَّ وَلَدٍ، فَاَرَادَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ اَنْ يَبِيعَهَا فِي دَيْنِهِ، فَاَتَيْنَا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي، فَانْتَظَرْنَاهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ، فَاجْعَلُوهَا فِي نَصِيبِ وَلَدِهَا. قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلَانِ قَدِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ، فَقَرَاَ اَحَدُهُمَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَحْسَنْتَ، مَنْ اَقْرَاَكَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِي اَبُوْ حَكِيمٍ الْمُزَنِيُّ. فَاسْتَقْرَاَ الْاٰخَرَ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ، مَنْ اَقْرَاَكَ؟ فَقَالَ: اَقْرَاَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قَالَ: فَبَكٰى عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى خَضَّبَ دُمُوعُهُ الْحَصٰى، ثُمَّ قَالَ: اقْرَاْ كَمَا اَقْرَاَكَ عُمَرُ ثُمَّ دَوَّرَ دَارَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا لِلْاِسْلَامِ، يَدْخُلُ النَّاسُ فِيهِ وَلَا يَخْرُجُونَ. قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ اَسْلَمَ الْحِصْنُ، وَالنَّاسُ يَخْرُجُونَ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُونَ فِيهِ

✵✵ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس نے پسماندگان میں ایک ام ولد کو چھوڑا تو ولید بن عقبہ نے مرحوم کے قرض کی ادائیگی کے لئے اس کنیز کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا ہم ان کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے یہ مسئلہ ان کے سامنے ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہے' تو تم اس کنیز کو اس کے بچے کے حصے میں شامل کر دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: دو آدمی ان کے پاس آئے جو قرآن کی کسی آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے ان میں سے ایک نے تلاوت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھی قرأت کی ہے تمہیں کس نے پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت ابوحکیم مزنی نے پڑھنا سکھایا ہے پھر انہوں نے دوسرے شخص سے تلاوت کے لئے کہا: (اس نے تلاوت

کی) انہوں نے فرمایا: تم نے بھی اچھی تلاوت کی ہے تمہیں کس نے پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تلاوت سکھائی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسو کنکریوں پر گرنے لگے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: تم دونوں میں سے زیادہ بہتر قرأت اس شخص کی ہے' جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا سکھایا ہے پھر اس کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے گھر کی طرف اشارہ کیا پھر بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے ایسا قلعہ جس میں لوگ داخل ہوتے تھے اس میں سے نکلتے نہیں تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو وہ قلعہ کمزور ہو گیا لوگ اس میں سے نکل جاتے ہیں اور اس میں داخل نہیں ہوتے ہیں۔

13215 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، اَنَا وَرَجُلٌ نَسْاَلُهُ عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدِ اكْتَنَفَهُ رَجُلَانِ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَاَلَهُ رَجُلٌ، عَنْ آيَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: مَنْ اَقْرَاَكَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِي اَبُوْ حَكِيمٍ وَّاَبُوْ عَمْرَةَ وَقَالَ لِلْآخَرِ: مَنْ اَقْرَاَكَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَبَكَى عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى بَلَّ الْحَصَى. قَالَ: اقْرَاْ كَمَا اَقْرَاَكَ عُمَرُ، اِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلْاِسْلَامِ حِصْنًا حَصِينًا. قَالَ: فَسَاَلْتُهُ عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ؟ قَالَ: تُعْتَقُ مِنْ نَصِيبِ وَلَدِهَا

✵✵ حکم بن عتیبہ نے زید بن وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا ہم ان سے ام ولد کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تو وہ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے دو آدمی ان کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے تھے یہاں تک کہ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک شخص نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تمہیں کس نے پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت ابوحکیم اور حضرت ابوعمرہ نے پڑھنا سکھایا ہے انہوں نے دوسرے شخص سے دریافت کیا: تمہیں کس نے قرآن پڑھنا سکھایا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھنا سکھایا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ کنکریاں گیلی ہو گئیں انہوں نے ارشاد فرمایا: تم دونوں میں زیادہ بہتر طریقے سے تلاوت وہ شخص کرتا ہے' جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا سکھایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کا ایک مضبوط قلعہ تھے

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ام ولد کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کو اس کے بچے کے حصے میں سے آزاد کر دیا جائے گا۔

13216 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُعْتَقُ اُمُّ الْوَلَدِ حَتّٰى يُتَكَلَّمَ بِعِتْقِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ام

ولد کو اس وقت تک آزاد نہیں کیا جائے گا' جب تک اس کی آزادی کے بارے میں بات چیت نہیں کر لی جاتی

13217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ: " جَعَلَهَا فِي نَصِيبِ ابْنِهَا

✵ ✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کو اس کے بیٹے کے حصے میں شامل کیا ہے۔

13218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، - اَظُنُّهُ -، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي اُمِّ الْوَلَدِ وَاللّٰهِ مَا هِيَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ بَعِيرِكَ اَوْ شَاتِكَ

✵ ✵ عمرو بن دینار نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے' جو ام ولد کے بارے میں ہے (وہ فرماتے ہیں:) اللہ کی قسم! اس کی حیثیت تمہارے اونٹ یا تمہاری بکری کی مانند ہے۔

13219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ وَّلَدَتْ مِنْهُ اَمَتُهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ، عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ

✵ ✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کی کنیز اس کے بچے کو جنم دیدے تو وہ کنیز اس شخص کی طرف سے مدبرہ کے طور پر (یعنی اس کے مرنے کے بعد) آزاد شمار ہوگی''۔

13220 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ، " اَقَامَ اُمَّ حُبِّيٍّ - اُمَّ وَلَدٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ صُهَيْبٍ يُقَالُ لَهُ: خَالِدٌ - فِي مَالِ ابْنِهَا "

✵ ✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابن زبیر نے محمد بن صہیب کی ام ولد ''ام حبی'' کو ٹھہرایا تھا انہوں نے اسے اس کے بیٹے کے مال میں شامل کیا تھا۔

13221 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيًّا خَالَفَ عُمَرَ: " فِي اُمِّ الْوَلَدِ اِنَّهَا لَا تُعْتَقُ اِذَا وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا

13219 -المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث: 2133'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في بيع أمهات الأولاد - حديث: 21134'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في بيع أمهات الأولاد - حديث: 2531'سنن ابن ماجه - كتاب العتق' باب أمهات الأولاد - حديث: 2512'سنن الدارقطني - كتاب المكاتب' حديث: 3706'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب عتق أمهات الأولاد ' باب : الرجل يطأ أمته بالملك فتلد له - حديث: 20248'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - باب عتق أمهات الأولاد' حديث: 6334'السنن الصغير للبيهقي - كتاب المكاتب' باب عتق أمهات الأولاد - حديث: 3494'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2816'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11315

٭٭ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حکم بن عتیبہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اختلاف کیا تھا کہ جب اس کا آقا فوت ہو جائے تو اسے آزاد نہیں کیا جاسکتا۔

13222 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ طَاؤسًا، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لِابْنَةٍ لَهُ لِاُمِّ وَلَدٍ: اُشْهِدُكُمْ اَنَّ هٰذِهِ حُرَّةٌ. قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّ طَاؤسًا قَالَ: وَهِيَ تَلْعَبُ عَلٰى بَطْنِهِ. فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ مُجَاهِدًا، فَقَالَ: وَاَنَا اُشْهِدُكُمْ اَنَّ هٰذَا حُرٌّ لِلصَّبَاحِ ابْنُهُ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس نے انہیں یہ بات بتائی: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ام ولد کے بارے میں اپنے صاحبزادے سے یہ فرمایا: میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ یہ آزاد شمار ہو گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ طاؤس نے یہ بات بھی بیان کی تھی: وہ کنیز ان کے پیٹ کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میں نے یہ بات مجاہد کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد شمار ہو گا انہوں نے اپنے بیٹے صباح کے بارے میں یہ بات کہی۔

13223 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَقِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَمَعَ عُمَرَ ابْنَتُهُ زَيْنَبُ اُمُّ اَبِي سُرَاقَةَ، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُهُ عُثْمَانُ، وَكِلَاهُمَا لِاُمِّ وَلَدٍ - زَيْنَبُ وَعُثْمَانُ - فَقَالَ عُمَرُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ كَيْفَ صَنَعْتَ فِي هٰذَا لِعُثْمَانَ؟ فَاَمَّا هٰذِهِ لِزَيْنَبَ فَاِنِّي اُشْهِدُكَ اَنَّهَا حُرَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: مَاذَا تَقُولُ؟ فَاِنَّمَا ذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَاذَا تَقُولُ؟ كَالْمُنْتَهِرِ، فَسَكَتَ عُمَرُ

٭٭ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں جو ابوسراقہ کی والدہ ہیں جب کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے صاحبزادے حضرت عثمان تھے یہ دونوں ام ولد کی اولاد تھے' یعنی زینب اور عثمان دونوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحمد! آپ نے اس بارے میں عثمان کے لئے کیا کیا ہے جہاں تک زینب کا تعلق ہے' تو میں آپ کو اس بارے میں گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیا کہتے ہیں: یہ تو عبدالرحمٰن ہے آپ کیا کہتے ہیں: گویا کہ انہوں نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

13224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: اجْتَمَعَ رَاْيِي وَرَاْيُ عُمَرَ فِي اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنْ لَا يُبَعْنَ قَالَ: ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدُ اَنْ يُبَعْنَ، قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: فَرَاْيُكَ وَرَاْيُ عُمَرَ فِي الْجَمَاعَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ رَاْيِكَ وَحْدَكَ فِي الْفُرْقَةِ - اَوْ قَالَ: فِي الْفِتْنَةِ - قَالَ: فَضَحِكَ عَلِيٌّ

٭٭ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اُمّ ولد کے بارے میں میری

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک تھی کہ انہیں فروخت نہیں کیا جائے گا پھر اس کے بعد میری یہ رائے ہوئی کہ انہیں فروخت کر دینا چاہیے عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: جس چیز کے بارے میں آپ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک ہو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگی جس میں آپ کی رائے الگ ہو اور انفرادی ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آزمائش والی ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

13225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ فِي أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ أَنْ لَا يُبَعْنَ، وَلَا يُوْهَبْنَ، وَلَا يُوَرَّثْنَ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا مَا كَانَ حَيًّا، فَإِذَا مَاتَ عُتِقَتْ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا: نہ تو اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی ہبہ کیا جائے اور نہ وہ وارث بنے گی ان کا مالک جب تک زندہ رہے گا ان سے نفع حاصل کرتا رہے گا' جب وہ مر جائے گا' تو ان کو آزاد کر دیا جائے گا۔

13226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ، أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، إِذَا مَاتَ سَادَاتُهُنَّ.

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو ان کے آقاؤں کے انتقال کے بعد آزاد قرار دیا تھا۔

13227 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں زہری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقِيَهُ نَفَرٌ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُمْ؟ قَالُوا: مِنَ الْعِرَاقِ قَالَ: فَمَنْ لَقِيتُمْ؟ قَالُوا: ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالُوا: فَأَحَلَّ لَنَا أَشْيَاءَ كَانَتْ تُحَرَّمُ عَلَيْنَا قَالَ: مَا أَحَلَّ لَكُمْ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ؟ قَالُوا: بَيْعُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ قَالَ: تَعْرِفُوْنَ أَبَا حَفْصٍ عُمَرَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ، أَوْ تُوهَبَ، أَوْ تُوَرَّثَ، وَقَالَ: يَسْتَمْتِعُ مِنْهَا صَاحِبُهَا مَا كَانَ حَيًّا، فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ

✵✵ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگ ان سے ملے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عراق سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تمہاری ملاقات کس سے ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے' ان لوگوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں کچھ ایسی چیزوں کے حلال ہونے کے بارے میں بتایا ہے' جنہیں ہم اپنے لئے حرام سمجھتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: انہوں نے تمہارے لئے کونسی ایسی چیزیں حلال قرار دی ہیں' جنہیں تم اپنے لئے

حرام سمجھتے تھے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: ام ولد کنیزوں کو فروخت کرنا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگ حضرت ابوحفص عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات جانتے ہو کہ انہوں نے (ان کنیزوں کو) فروخت کرنے یا ہبہ کرنے' یا وراثت میں منتقل کرنے سے منع کیا ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے: ان کے مالکان جب تک زندہ رہیں گے ان سے نفع حاصل کرتے رہیں گے جب مالکان کا انتقال ہو جائے گا' تو ایسی کنیزیں آزاد شمار ہوں گی۔

13229 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ اَذِنَ بِبَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ قَالَ: فَقَالَ ابْنِ عُمَرَ: لَكِنَّ اَبَا حَفْصٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - اَتَعْرِفُوْنَهُ؟ لَمْ يَاْذَنْ بِبَيْعِهِنَّ وَاَعْتَقَهُنَّ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ام ولد کنیزوں کو فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن امیر المومنین حضرت ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا تم واقف ہو؟ انہوں نے تو انہیں فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی انہوں نے ان کنیزوں کو آزاد قرار دیا ہے۔

13230 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ: اَعْتَقَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، اِذَا مَاتَ سَادَاتُهُنَّ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو اس وقت آزاد قرار دیا ہے جب ان کے آقا انتقال کر جائیں۔

13231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَعْتَقَ عُمَرُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اِذَا مَاتَ سَادَاتُهُنَّ، فَاَتَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ عَلِيًّا اَرَادَ سَيِّدُهَا اَنْ يَبِيعَهَا فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اذْهَبِيْ فَقَدْ اَعْتَقَكُنْ عُمَرُ

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو اس وقت آزاد قرار دیا ہے جب ان کے آقا انتقال کر جائیں ایسی خواتین میں سے ایک خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جس کا آقا اسے قرض کے حوالے سے فروخت کرنا چاہتا تھا جس کی ادائیگی اس کے آقا کے ذمہ تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چلی جاؤ! کیونکہ تم جیسی خواتین کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد قرار دیا ہے۔

13232 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ تُوُفِّيَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لَهُ، فَاَعْتَقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَصَابَ غَنِيمَةً، فَاَعَاضَ اَهْلَهَا

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس نے ایک ام ولد کنیز کو چھوڑا تو

نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز کو آزاد قرار دیا' پھر جب نبی اکرم ﷺ کو مال غنیمت حاصل ہوا تو آپ نے اس کنیز کے اہل خانہ (یعنی اس کے مالک کے اہل خانہ) کو معاوضہ ادا کیا۔

13233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَنْعَمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَعُمَرُ اَعْتَقَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ اَعْتَقَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کنیزوں کو آزاد قرار دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد قرار دیا ہے۔

13234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: ضُرِبَ عَلٰى صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ الْحِجَابُ، وَقَسَمَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَسَمَ لِنِسَائِهِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے لئے حجاب مقرر کیا گیا تھا اور نبی اکرم ﷺ ان دونوں خواتین کے لئے وقت کی تقسیم اسی طرح کرتے تھے جس طرح اپنی دیگر ازواج کے لئے وقت کی تقسیم کرتے تھے۔

13235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَضٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْيَاءَ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَانَ عَامَّتُهَا عِدَةً قَالَ: - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: خَمْسُمِائَةِ اَلْفٍ -." فَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِي دَرَاهِمَ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَوْصٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا اَشُكُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ، فَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكُوهُ اَنْ يَقْضِيَ "

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کچھ چیزوں کا فیصلہ نقل کیا ہے' جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد نقل کیا تھا اور ان کی تعداد تقریباً (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: پانچ سو ہزار رہے) امام عبدالرزاق کہتے ہیں: اس سے مراد دراہم ہیں راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: یہ کیسے ہوگیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ دیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت بھی کردی تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی اگر ایسا نہ ہوا ہوتا' تو وہ لوگ اسے فیصلہ دینے میں اس کو ترک نہ کرتے۔

13236 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: عَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ اُمَّ اِبْرَاهِيمَ حُرَّةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کہ (نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ (یعنی سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا) آزاد شمار ہوں گی۔

13237 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ:

" اَلْاَمَةُ اِذَا اَسْلَمَتْ، وَعَفَّتْ، وَحَصَّنَتْ، فَاِنْ وَلَدَهَا يُعْتِقُهَا، وَاِنْ فَجَرَتْ، وَكَفَرَتْ - اَوْ قَالَ: زَنَتْ - رَقَّتْ "

✵✵ ابوعجفاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب کوئی کنیز اسلام قبول کرلے اور پاکدامنی اختیار کرے تو اس کا بچہ اسے آزاد کروا دیتا ہے لیکن اگر وہ گناہ کا ارتکاب کرے یا کفر کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) زنا کا ارتکاب کرے تو وہ کنیز رہتی ہے۔

13238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اِيَاسٍ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فِي اُمِّ الْوَلَدِ، - يَعْنِي يَرَى - قَالَ: فَاَرَانِي رَجْعَةَ الْكِتَابِ حِينَ جَاءَهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ، لَا تَرُدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَا تَسْتَرِقْ

✵✵ ایوب نے ایاس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ام ولد کنیز کے بارے میں ایک خط لکھا راوی بیان کرتے ہیں: جب انہیں جوابی خط موصول ہوا تو وہ انہوں نے مجھے دکھایا عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط میں لکھا تھا: تم ان کنیزوں پر حد جاری کرو تم انہیں ان کے مالکان کے پاس واپس نہ کرنا اور انہیں کنیز نہ رکھنا۔

13239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ فِي: اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا زَنَتْ قَالَ: يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا، وَلَا تُبَاعُ

✵✵ عبدالکریم جزری نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب ام ولد کنیز زنا کا ارتکاب کرے تو عطاء فرماتے ہیں: اس کا مالک اس سے نفع حاصل کرتا رہے گا لیکن اسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

13240 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اُمِّ الْوَلَدِ تَزْنِي اَيَبِيعُهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: لَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَبِيعَهَا، وَلَكِنَّ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ، حَدُّ الْاَمَةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب زہری سے ایسی ام ولد کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو زنا کا ارتکاب کرتی ہے کیا اس کا مالک اسے فروخت کردے گا؟ انہوں نے جواب دیا: اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اسے فروخت کردے البتہ ایسی کنیز پر حد جاری کی جائے گی جو کنیز کی حد ہوگی۔

13241 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُرِقُّهَا حَدَثٌ

✵✵ سفیان ثوری نے ابوحصین کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: کوئی بھی واقعہ (یا عمل) اسے کنیز نہیں رہنے دے گا (یعنی اس کی آزادی میں رکاوٹ نہیں بنے گا)۔

13242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اُمُّ وَلَدٍ لِاَبِي فَجَرَتْ قَالَ: فُجُورُهَا عَلَى نَفْسِهَا، وَهِيَ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ

✵✵ جریر بن حازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سالم بن عبداللہ سے کہا: میرے والد کی ام ولد کنیز نے زنا کا ارتکاب

کیا ہے تو سالم نے کہا: اس کا گناہ اس کی ذات کے ذمہ ہوگا وہ آزاد عورت ہی شمار ہوگی۔

بَابٌ مَا يُعْتِقُهَا السَّقْطُ

باب: مردہ پیدا ہونے والا بچہ (ام ولد کنیز کو) آزاد کروائے گا

13243 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: الْاَمَةُ يُعْتِقُهَا وَلَدُهَا، وَاِنْ كَانَ سَقْطًا.

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: کنیز کا بچہ اسے آزاد کروا دے گا خواہ وہ نامکمل پیدا ہوا ہو (یا مردہ پیدا ہوا ہو)۔

13244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✻✻ ثوری نے اپنے والد حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13245 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: السَّقْطُ بَيِّنًا مُضْغَةً كَانَ اَوْ عَلَقَةً

✻✻ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مردہ پیدا ہونے والا ایسا بچہ جس کی پیدائش واضح ہو خواہ وہ لوتھڑے کی شکل میں ہو یا جمے ہوئے خون کی شکل میں ہو (وہ اپنی ماں کو آزاد کروا دے گا)

13246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا كَانَ سَقْطًا بَيِّنًا

✻✻ ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ ایسا مردہ ہو جو واضح ہو۔

13247 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَسْقَطَتْ سَقْطًا بَيِّنًا، فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَيِّنًا فَهِيَ اَمَةٌ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ عورت ایسے مردہ بچے کو جنم دے جو واضح ہو اور وہ عورت ام ولد ہو (تو وہ آزاد شمار ہوگی) لیکن اگر بچے کی تخلیق واضح نہ ہو تو وہ کنیز ہی رہے گی۔

13248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ قَارِبَ اشْتَرَى جَارِيَةً بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ، قَدْ اَسْقَطَتْ لِرَجُلٍ سَقْطًا، فَسَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ قَالَ: وَكَانَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِبٍ صَدِيقًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -، فَلَامَهُ لَوْمًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ لَاُنَزِّهُكَ، عَنْ هٰذَا - اَوْ عَنْ مِثْلِ هٰذَا - قَالَ: وَاَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ ضَرْبًا بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: " الْاٰنَ حِينَ اخْتَلَطَتْ لُحُومُكُمْ وَلُحُومُهُنَّ، وَدِمَاؤُكُمْ وَدِمَاؤُهُنَّ، تَبِيعُونَهُنَّ، تَاْكُلُونَ اَثْمَانَهُنَّ، قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ - اَوْ قَالَ: حَرَّمُوا شُحُومَهَا - فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوا اَثْمَانَهَا، ارْدُدْهَا " قَالَ: فَرَدَدْتُهَا وَاَدْرَكْتُ مِنْ مَالِي ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَتَوَى اَلْفٌ

✵✵ محمد بن عبداللہ ثقفی بیان کرتے ہیں: ان کے والد عبداللہ بن قارب نے ایک کنیز چار ہزار درہم کے عوض میں خریدی جس نے ایک شخص کے مردہ بچے کو جنم دیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے عبداللہ بن قارب کو بلوایا بیان کرتے ہیں: میرے والد عبداللہ بن قارب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں شدید ملامت کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے اس قسم کی حرکت کی توقع نہیں رکھتا تھا (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اس کی مانند کچھ اور الفاظ استعمال کیے) وہ تو درے کے ساتھ ان کی پٹائی کرنے لگے تھے انہوں نے کہا: وہ وقت آ گیا ہے جب تمہارے گوشت اور ان کنیزوں کے گوشت تمہارے خون اور ان کے خون گھل مل گئے ہیں' کیا تم انہیں فروخت کرو گے اور ان کی قیمت کھاؤ گے؟ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے جب ان کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے چربی کو حرام قرار دیا تو وہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے لگے تم اس کنیز کو واپس کر دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے اسے واپس کر دیا اور میں نے اپنے مال میں سے تین ہزار درہم وصول کر لئے اور ایک ہزار درہم چھوڑ دیے۔

13249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَسْقَطَتِ الْاَمَةُ سَقْطًا بَيِّنًا، فَلا سَبِيْلَ اِلٰى بَيْعِهَا

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کنیز ایسے مردہ بچے کو جنم دے جس کی تخلیق مکمل ہو تو پھر اسے فروخت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

بَابُ عِتْقِ وَلَدِ اُمِّ الْوَلَدِ

باب: ام ولد کنیز کے بچے کا آزاد ہونا

13250 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تَلِدُ لَهُ الْاَمَةُ، ثُمَّ يَنْكِحُهَا، فَتَلِدُ لَهُ اَوْلَادًا قَالَ: هُمْ مَمْلُوْكُوْنَ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے بچے کو کنیز جنم دیتی ہے پھر وہ شخص اس کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو یہ کنیز اس کی اور اولاد کو بھی جنم دیتی ہے' تو زہری فرماتے ہیں: وہ سب لوگ غلام شمار ہوں گے۔

13251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ شِهَابٍ: هُمْ مَمْلُوْكُوْنَ. وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، وَالْخُلَفَاءُ حُرًّا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھ سے کہا: وہ لوگ غلام شمار ہوں گے جب کہ عبدالملک بن مروان اور تمام خلفاء آزاد شمار ہوتے ہیں (حالانکہ وہ سب کنیزوں کی اولاد ہیں)۔

13252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ:

فِی الْاَمَةِ تَلِدُ لِسَیِّدِهَا، ثُمَّ یَنكِحُهَا، فَتَلِدُ قَالَ: لَا یُعْتَقُ وَلَدُهَا

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جب کوئی کنیز اپنے آقا کے بچے کو جنم دے اور پھر وہ آقا اس کنیز کے ساتھ شادی کرلے اور پھر وہ اور بچے کو جنم دے تو عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اس کی اولاد کو آزاد قرار نہیں دیا جائے گا۔

13253 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَوْحَ بْنَ زِنْبَاعٍ اسْتَسَرَّ وَلِیدَةً لَهُ، فَوَلَدَتْ، ثُمَّ اَنْكَحَهَا غُلَامًا لَهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ، فَجَاءَ عَبْدَ الْمَلِكِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اَوْلَادُهَا لَكَ حَیًّا وَمَیِّتًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: انہیں عمرو بن عبداللہ نے یہ بات بتائی کہ روح بن زنباع نے ایک کنیز کو رکھا اس کنیز نے ایک بچے کو جنم دیا' پھر روح نے اس کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کردی تو اس کنیز نے اس غلام کے بچے کو بھی جنم دیا' پھر روح' عبدالملک کے پاس آیا اور اس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو خلیفہ نے کہا: اس کنیز کی اولاد تمہاری اولاد شمار ہوگی تمہاری زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

13254 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا، یُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهَا.

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد قرار دیا جائے گا' تو اس کنیز کے آزاد ہونے کے ساتھ اس کی اولاد بھی آزاد ہو جائے گی۔

13255 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، وَالثَّوْرِیِّ، وَابْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا.

✵✵ سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنیز کو آزاد کردیا جائے تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی۔

13257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ الْعَتْوَارِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُ قَالَ فِی اَوْلَادِ اُمِّ الْوَلَدِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ام ولد کنیزوں کی اولاد کے بارے میں سعید بن مسیّب کے قول کے مطابق رائے دی ہے۔

13258 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا اَنْكَحَهَا سَیِّدُهَا وَقَدْ

وَلَدَتْ لَهُ، فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ

✵✵ معمر نے حسن بصری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کنیز کا آقا اس کی شادی کروادے حالانکہ کنیز نے اس کے بچے کو جنم دیا ہو تو اب کنیز کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی۔

13259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَغَيْرِهِ قَالَ: هُمْ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاِبْرَاهِيمُ يَقُولُ ذٰلِكَ اَيْضًا، وَالْمُدَبَّرَةُ، وَالْمُكَاتَبَةُ

✵✵ امام شعبی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: وہ بچے اپنی ماں کی جگہ شمار ہوں گے سفیان ثوری اور ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات کہی ہے اس بارے میں مدبرہ اور مکاتبہ کنیز کا حکم بھی یہی ہے۔

13260 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِي اَمَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، فَوَلَدَتْ لَهُ، ثُمَّ ابْتَاعَهَا زَوْجُهَا قَالَ: لِيَبِعْهَا اِنْ شَاءَ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ ابْتَاعَهَا، وَهِيَ حَامِلٌ، اَوْ وَلَدَتْ لَهُ بَعْدَ مَا ابْتَاعَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ حَمَّادٌ: عَنِ النَّخَعِيِّ اَيْضًا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے ساتھ کوئی شخص شادی کر لیتا ہے وہ کنیز اس کے بچوں کو جنم دیتی ہے پھر اس کنیز کا شوہر اس کنیز کو خرید لیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے تو اس کنیز کو فروخت کر دے البتہ جب اس نے اس کنیز کو خرید لیا اور اس وقت وہ کنیز حاملہ ہو یا اس کے اس کنیز کو خریدنے کے بعد وہ کنیز اس کے بچے کو جنم دے تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی قول بیان کیا ہے۔

13261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: هِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ. قَالَ: وَقَوْلُ الْحَسَنِ اَحَبُّ اِلَيَّ

13269-صحيح البخاري - كتاب فرض الخمس' باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 2960' صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب ذكر أصهار النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 3544' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فضائل فاطمة بنت النبي عليها الصلاة والسلام - حديث: 4589' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فضائل فاطمة بنت النبي عليها الصلاة والسلام - حديث: 4590' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بأن هذا الفعل لو فعله على كان ذلك جائزا - حديث: 7066' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بأن على بن أبي طالب رضى الله عنه لما - حديث: 7067'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء - حديث: 1785'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الغيرة - حديث: 1995'الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر المسور بن مخرمة بن نوفل رضى الله عنه' حديث: 579'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث المسور بن مخرمة الزهري - حديث: 18551'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث: 805'فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل - فضائل فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 1288

✱ ✱ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ کنیز ام ولد شمار ہوگی وہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

13262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: هِيَ اَمَةٌ، حَتّٰى تُحْدِثَ عِنْدَهُ حَمْلًا

✱ ✱ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ کنیز ہی شمار ہوگی جب تک اس مالک کے ہاں وہ نئے سرے سے حاملہ نہیں ہوتی۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: غیرت (یعنی خواتین کے مزاج کی تیزی)

13263 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّهَا زَنَتْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّهَا غَيْرَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتُمْ لَاَحْلِفَنَّ لَكُمْ اَنَّ التَّاجِرَ فَاجِرٌ، وَاَنَّ الْغَيْرَانَ مَا يَدْرِي اَيْنَ اَعْلَى الْوَادِي مِنْ اَسْفَلِهٖ

✱ ✱ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے اور یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! یہ غیرت (یعنی خواتین کی مزاج کی مخصوص تیزی کی وجہ سے ایسا کہہ رہی ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہارے سامنے اس بات پر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں کہ تاجر گناہ گار ہوتے ہیں اور غیرت (یعنی خواتین کی مزاج کی مخصوص تیزی) میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ وادی کے نیچے والے حصے میں ہیں یا اوپر والے حصے میں (یعنی اسے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہی ہے؟)۔

13264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ امْرَاَةً وَجَدَتْ زَوْجَهَا عَلٰى جَارِيَةٍ لَهَا، فَغَارَتْ، فَانْطَلَقَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّبَعَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّهَا زَنَتْ . فَقَالَ: كَذَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنَّهَا كَانَ مِنْ اَمْرِهَا كَذَا وَكَذَا، وَاَخَذَتْ بِلِحْيَتِهٖ، فَانْتَهَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَتْهُ، فَقَالَ: مَا تَدْرِي الْاٰنَ اَعْلَى الْوَادِي مِنْ اَسْفَلِهٖ

✱ ✱ ابن جریج نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نے اپنی شوہر کو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرتے ہوئے پایا تو اسے غصہ آ گیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا شوہر بھی اس کے پیچھے آیا یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ گیا اس خاتون نے کہا: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اس کے شوہر نے کہا: یارسول اللہ! یہ غلط کہہ رہی ہے اصل صورت حال یہ ہے' تو اس خاتون نے اپنے شوہر کی داڑھی پکڑ لی' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو ڈانٹا تو اس نے اس کی داڑھی کو چھوڑ دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں نہیں پتہ کہ تم اس وقت کیا کہہ رہی ہو۔

13265 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلٰى جَارِيَتِهَا، فَقَالَ: اِنْ تَكُوْنِيْ صَادِقَةً نَرْجُمْهُ، وَاِنْ تَكُوْنِيْ كَاذِبَةً نَجْلِدْكِ. فَقَالَتْ: يَا وَيْلَهَا غَيْرٰى نَغِرَةٌ قَالَ: وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَتْ

✵✵ حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اس کے شوہر نے اس کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو تم سچ بول رہی ہو تو ہم اس شخص کو سنگسار کر دیں گے اور اگر تم جھوٹ بول رہی ہو تو ہم تمہیں کوڑے لگوائیں گے اس نے کہا: ہائے ستیاناس ہو یہ تو مزاج کی تیزی کی وجہ سے ہے

راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوئی تو اس دوران وہ عورت چلی گئی۔

13266 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَلِيًّا، خَطَبَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ الْعَوْرَاءَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ، وَلَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ نَبِيِّ اللّٰهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللّٰهِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحبزادی کو شادی کا پیغام بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: علی بن ابوطالب نے ابوجہل کی بیٹی عوراء کو شادی کا پیغام بھیجا ہے اسے اس کا حق حاصل نہیں ہے کیونکہ اللہ کے نبی کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی (کسی شخص کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں۔

13267 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ الْعَوْرَاءَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ اَنْ تَجْتَمِعَ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ، وَاِنَّمَا فَاطِمَةُ مِنِّيْ

✵✵ عمرو بن دینار نے حضرت امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحبزادی کو شادی کا پیغام بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: علی نے عوراء بنت ابوجہل کو شادی کا پیغام بھیجا ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی (کسی شخص کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں، فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے۔

13268 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْاَلُهُ عَنِ ابْنَةِ اَبِيْ جَهْلٍ، وَخَطَبَهَا اِلٰى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ اَيِّ بَالِهَا تَسْاَلُنِيْ، اَعَنْ حَسَبِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَهَا، اَتَكْرَهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّيْ، وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْزَنَ اَوْ تَغْضَبَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: فَلَنْ آتِيَ شَيْئًا

سَاءَ كَ ".

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ابوجہل کی بیٹی کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے اس خاتون کے چچا حارث بن ہشام کوشادی کا پیغام دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس خاتون کے بارے میں کس حوالے سے دریافت کررہے ہو؟ کیا اس کے حسب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! میں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں' کیا آپ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے' میں اس چیز کو ناپسند کروں گا کہ وہ غمگین ہو یا اسے غصہ آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر میں وہ کام نہیں کروں گا جو آپ کو برا لگے۔

13269 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، خَطَبَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ، حَتّٰى وَعَدَ النِّكَاحَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ لِاَبِيهَا: يَزْعُمُ النَّاسُ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا اَبُو الْحَسَنِ قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ حَتّٰى وُعِدَ النِّكَاحَ . فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي صِهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّي، وَاِنِّيْ اَخْشَى اَنْ يَفْتِنُوهَا وَاللّٰهِ، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ تَحْتَ رَجُلٍ قَالَ: فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذٰلِكَ النِّكَاحِ وَتَرَكَهُ

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحبزادی کوشادی کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ نکاح کا وعدہ کرلیا اس بات کی اطلاع سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو انہوں نے اپنے والد کی خدمت میں عرض کی: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کی وجہ سے غصے میں نہیں آتے ہیں یہ ابوالحسن انہوں نے ابوجہل کی بیٹی کوشادی کا پیغام دے دیا ہے یہاں تک کہ نکاح کا وعدہ بھی ہوگیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اس کی شان کے مطابق بیان کی پھر آپ نے حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کے دامادی تعریف کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ لوگ اسے آزمائش کا شکار کردیں گے اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس نکاح کے حوالے سے خاموش ہوگئے اور انہوں نے اس ارادے کو ترک کردیا۔

13270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا اَدْرِي اَرَفَعَهُ اَمْ لَا. قَالَ: مَا اَحَلَّ اللّٰهُ حَلَالًا اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ، وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ، وَالْغَيْرَةَ عَلَى النِّسَاءِ، فَمَنْ صَبَرَ مِنْهُنَّ كَانَ لَهَا مِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاهِدِ

٭٭ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم انہوں نے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یا ویسے نقل

کردیا ہے: اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال قرار دیا ہے ان میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے' اور اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد کو لازم قرار دیا ہے' اور خواتین پر غیرت کو مقرر کیا ہے' تو ان خواتین میں سے جو خاتون صبر سے کام لیتی ہیں اسے مجاہد شخص کا سا اجر ملتا ہے۔

13271 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ: اَعْطَى اَبُوْ بَكْرٍ عَلِيًّا جَارِيَةً، فَدَخَلَتْ اُمُّ اَيْمَنَ عَلٰى فَاطِمَةَ، فَرَاَتْ فِيهَا شَيْئًا كَرِهَتْهُ، فَقَالَتْ: مَا لَكِ؟ فَلَمْ تُخْبِرْهَا . فَقَالَتْ: " مَا لَكِ، فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اَبُوْكِ يَكْتُمُنِىْ شَيْئًا. فَقَالَتْ: جَارِيَةٌ اَعْطَوْهَا اَبَا حَسَنٍ، فَخَرَجَتْ اُمُّ اَيْمَنَ، فَنَادَتْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِى فِيهِ عَلِىٌّ بِاَعْلٰى صَوْتِهَا: اَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْفَظُ فِى اَهْلِهِ. فَقَالَ: مَا هٰذَا الصَّوْتُ؟ فَقَالُوا: اُمُّ اَيْمَنَ تَقُوْلُ: اَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْفَظُ فِى اَهْلِهِ. فَقَالَ عَلِىٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: جَارِيَةٌ بُعِثَ بِهَا اِلَيْكَ. فَقَالَ عَلِىٌّ: الْجَارِيَةُ لِفَاطِمَةَ

٭٭ عمرو بن دینار نے حضرت امام باقر کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز دی اس دوران سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائیں تو انہیں ان کا مزاج خراب لگا سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اللہ کی قسم! تمہارے والد (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تو مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: لوگوں نے ابوالحسن کو ایک کنیز دی ہے سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا وہاں سے نکلیں اور اُس گھر کے دروازے پر آئیں جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے وہاں انہوں نے بلند آواز میں کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کا خیال نہیں رکھا جائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے بتایا سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں اور وہ یہ کہہ رہی کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کا خیال نہیں رکھا جائے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کو ایک کنیز بھجوائی گئی ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کنیز فاطمہ کی ہوئی۔

13272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْهُمْ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ يَشْكُو اِلَيْهِ مَا يَلْقَى مِنَ النِّسَاءِ، فَقَالَ عُمَرُ: " اِنَّا لَنَجِدُ ذٰلِكَ حَتّٰى اِنِّىْ لَاُرِيدُ الْحَاجَةَ، فَتَقُوْلُ: مَا تَذْهَبُ اِلَّا اِلٰى فَتَاةِ بَنِىْ فُلَانٍ تَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ ." فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اَمَا بَلَغَكَ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَكَا اِلَى اللّٰهِ دَرْءَ خُلُقِ سَارَةَ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الضِّلَعِ. فَاَلْبِسْهَا عَلٰى مَا كَانَ مِنْهَا مَا لَمْ تَرَ عَلَيْهَا خِزْيَةً فِى دِيْنِهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ حَشَا اللّٰهُ بَيْنَ اَضْلَاعِكَ عِلْمًا كَثِيْرًا

٭٭ سفیان بن عیینہ نے اپنے بزرگ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے مزاج کے تیزی کی شکایت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صورت حال تو ہم بھی پاتے ہیں بعض اوقات میں کسی کام کے سلسلے میں جانے لگتا ہوں تو میری بیوی کہتی ہے تم آج صرف اس لئے

جارہے ہوتا کہ بنوفلاں کی نوجوان لڑکیوں کو دیکھوتو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ سیّدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے مزاج کی تیزی ختم ہوجائے تو ان سے کہا گیا: اسے پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اس کی (یعنی خاتون کی) تمام تر زیادتی تم نظرانداز کرو جب تک اس کے دین میں کوئی خرابی نہ ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری پسلیوں کے درمیان بہت سا علم بھرا ہوا ہے۔

بَابُ الدَّعْوَةُ

باب: دعویٰ کرنا

13273 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُخْرِجْتُ مِنْ نِكَاحٍ، وَلَمْ اُخْرَجْ مِنْ سِفَاحٍ

✵✵ ابن جریج نے حضرت امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد (حضرت امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے آباؤ اجداد میں نکاح ہوتا رہا ہے کسی نے بھی زنا نہیں کیا''۔

13274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يُلَيِّطُ اَوْلَادَ الشِّرْكِ بِآبَائِهِمْ

✵✵ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن یسار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مشرکین کی اولاد کو ان کے باپ دادا کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

13275 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ غَاضِرَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: اَتَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ نِسَاءٍ تَبَايَعْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: فَاَمَرَ اَنْ يُقَامَ اَوْلَادُهُنَّ عَلٰى آبَائِهِنَّ، وَلَا يُسْتَرَقُّوا تَبَايَعْنَ - يَعْنِيْ بِعْنَ -

✵✵ غاضرہ عنبری بیان کرتے ہیں: ہم کچھ خواتین کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں زمانہ جاہلیت میں فروخت کیا گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ ان کی اولاد کو ان کے باپ دادا کے ساتھ قائم

13273-مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث: 31003' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع أبواب نكاح المشرك - باب نكاح أهل الشرك وطلاقهم' حديث: 13167' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في شرف أصله وطهارة مولده صلى الله عليه وسلم' حديث: 1380' الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر قول الله عز وجل وتقلبك في الساجدين - حديث: 946' الطبقات الكبرى لابن سعد - ذكر أمهات رسول الله عليه الصلاة والسلام' حديث: 126

کیا جائے اور اب کسی ایسی خاتون کو کنیز نہ بنایا جائے' جسے (زمانہ جاہلیت میں) فروخت کیا گیا تھا (اور وہ اصل میں آزاد عورت تھی)۔

بَابُ هَلْ يُحْصَنُ الرَّجُلُ وَلَمْ يَدْخُلْ

باب: کیا آدمی عورت کے ساتھ صحبت کیے بغیر محصن ہو جاتا ہے

13276 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْإِحْصَانُ اَنْ يُجَامِعَهَا، لَيْسَ دُوْنَ ذٰلِكَ اِحْصَانٌ، وَلَا يُرْجَمُ حَتّٰى يَشْهَدُوا لَرَاَيْنَاهُ يُغَيِّبُ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا. وَعَمْرٌو، وَابْنُ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: احصان یہ ہے کہ آدمی نے عورت کے ساتھ صحبت کی ہو اس کے بغیر احصان ثابت نہیں ہوتا اور کسی بھی شخص کو اس وقت تک سنگ سار نہیں کیا جا سکتا ہے جب تک گواہ یہ گواہی نہیں دیتے کہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اس مرد کی شرم گاہ عورت کے وجود کے اندر چھپ گئی تھی۔

عمرو (بن دینار) اور طاؤس کے صاحبزادے نے بھی اس کی مانند بیان کیا ہے۔

13277 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِي الْبِكْرِ يَنْكِحُ، ثُمَّ يَزْنِيْ قَبْلَ اَنْ يَجْمَعَ مَعَ امْرَاَتِهٖ قَالَ: الْجَلْدُ عَلَيْهِ، وَلَا رَجْمَ

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ کنوارہ لڑکا جو نکاح کرتا ہے' اور پھر اپنی بیوی کی رخصتی سے پہلے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کو کوڑے لگائے جائیں گے اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

13278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ زَنٰى وَقَدْ اَحْصَنَ، وَلَمْ يَمَسَّ امْرَاَتَهٗ قَالَ: لَا يُرْجَمُ، وَلٰكِنْ يُجْلَدُ مِئَةً

✵✵ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو زنا کا ارتکاب کرتا ہے وہ محصن (شادی شدہ) ہوتا ہے' لیکن اس نے ابھی اپنی بیوی کے ساتھ قربت نہیں کی ہوتی (یعنی ابھی اس کی بیوی کی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی) تو ابن شہاب نے کہا: ایسے شخص کو سنگسار نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ، فَيَزْنِيْ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، قَالَا: لَيْسَ بِاِحْصَانٍ حَتّٰى يُجَامِعَهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: " وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا خَالَفَ قَوْلَهُمَا قَالَ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ لَا يُرْجَمُ حَتّٰى يَشْهَدُوا لَرَاَيْنَاهُ يُغَيِّبُ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے' اور پھر اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا: یہ چیز احصان

اس وقت تک شمار نہیں ہوگی جب تک وہ شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کر لیتا۔

معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق کسی کی رائے بھی ان دونوں حضرات کے قول کے برخلاف نہیں ہے وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آدمی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جائے گا' جب تک گواہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ ہم نے اسے دیکھا ہے کہ اس کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ میں چھپ گئی تھی۔

13280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يَكُونُ الْإِحْصَانُ إِلَّا بِالْجِمَاعِ، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ اَتَى رَجُلٌ زَنَى، فَقَالَ: اَدَخَلْتَ بِامْرَاَتِكَ؟ قَالَ: لَا، فَضَرَبَهُ

٭٭ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: احصان صرف صحبت کے ذریعے ثابت ہوتا ہے پھر انہوں نے یہ بات بتائی: سماک بن حرب نے حنش کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

ایک شخص ان کے پاس آیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی بیوی کی رخصتی کروالی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کروائی (یعنی اسے سنگسار نہیں کیا)۔

13281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ قَالَ: اَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ قَدْ زَنَى بِامْرَاَةٍ، وَقَدْ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ، وَلَمْ يَدْخُلْ، فَقَالَ: اَزَنَيْتَ؟، فَقَالَ: لَمْ اُحْصِنْ. قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ مِائَةً

٭٭ سماک بن حرب نے حنش کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کر لیا تھا اس سے پہلے وہ ایک عورت کے ساتھ شادی کر چکا تھا لیکن ابھی اس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں محصن نہیں ہوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں۔

13282 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَدْرٍ قَالَ: فَجَرَتِ امْرَاَةٌ عَلَى عَهْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَقَدْ تَزَوَّجَتْ، وَلَمْ يُدْخَلْ بِهَا فَاُتِيَ بِهَا عَلِيٌّ: فَجَلَدَهَا مِائَةً، وَنَفَاهَا سَنَةً اِلَى نَهْرَى كَرْبَلَاءَ

٭٭ علاء بن بدر بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ایک خاتون نے زنا کا ارتکاب کیا اس خاتون کی شادی ہو چکی تھی لیکن ابھی اس کی رخصتی نہیں ہوئی تھی اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے ایک سال کے لئے کربلا کی طرف جلاوطن کر دیا۔

بَابُ نِكَاحِ الْاَمَةِ لَيْسَ بِاِحْصَانٍ

باب: کنیز کے ساتھ نکاح کرنا احصان شمار نہیں ہوگا

13283 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ نِكَاحُ الْاَمَةِ بِاِحْصَانٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز کے ساتھ نکاح کرنا احصان شمار نہیں ہوگا۔

13284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالنَّخَعِيِّ، قَالَا: لَا تُحْصِنُ الْاَمَةُ الْحُرَّ

✵✵ قتادہ نے حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز آزاد شخص کو محصن نہیں کرتی ہے۔

13285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُحْصَنُ الْحُرُّ بِالْمَمْلُوكَةِ. وَقَالَهُ اِبْرَاهِيمُ

✵✵ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: آزاد شخص کنیز کے ذریعے محصن نہیں ہوگا۔

ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْاَمَةُ تُحْصِنُ بِحُرٍّ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز آزاد شخص کو محصن کر دیتی ہے۔

13287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ زَنَى وَقَدْ اَحْصَنَ اَمَةً قَالَ: حَدٌّ فَحَدُّ الْمُحْصَنِ مِنَ الرَّجْمِ اِذَا كَانَ حُرًّا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے ایسے شخص کے بارے میں بتایا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور وہ ایک کنیز کے ذریعے محصن ہو چکا تھا تو ابن شہاب نے بتایا: اس پر حد جاری ہوگی' اور محصن شخص جب آزاد ہو تو اس کو سنگسار کرنے کی سزا دی جائے گی۔

13288 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: "اَتُحْصِنُ الْاَمَةُ الْحُرَّ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَمَّنْ قَالَ: اَدْرَكْنَا اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالملک بن مروان نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے دریافت کیا: کیا کنیز آزاد شخص کو محصن کر دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! عبدالملک نے دریافت کیا: اس کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اس بات کا قائل پایا ہے۔

13289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ نِكَاحُ الْاَمَةِ بِاِحْصَانٍ

✵✵ عمرو بن دینار نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنیز کے ساتھ نکاح' احصان شمار نہیں ہوتا۔

بَابُ الْحُرَّةِ عِنْدَ الْعَبْدِ اَيُحْصِنُهَا

باب: جب کوئی آزاد عورت کسی غلام کی بیوی ہو' تو کیا وہ غلام اس عورت کو محصنہ کر دے گا؟

13290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ نِكَاحُ الْعَبْدِ الْحُرَّةَ بِاِحْصَانٍ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کا آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا (آزاد عورت کو) محصنہ نہیں کرے گا۔

13291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَا يُحْصِنُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام آزاد عورت کو محصنہ نہیں کرتا ہے۔

13292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: يُحْصِنُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ

٭٭ قتادہ نے سعید بن مسیّب اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام آزاد عورت کو محصنہ کر دیتا ہے۔

13293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالنَّخَعِيِّ فِي عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ اُعْتِقَ، فَزَنَى قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا، قَالَا: يُجْلَدُ وَلَا رَجْمَ عَلَيْهِ. وَقَالَ قَتَادَةُ: يُرْجَمُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی آزاد عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جاتا ہے' اور وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا ہے: اسے کوڑے لگائیں جائیں گے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا' جبکہ قتادہ یہ فرماتے ہیں: اسے سنگسار کیا جائے گا۔

13294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ تَنَاكَحَا، ثُمَّ عُتِقَا، ثُمَّ بَغَيَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا قَالَ: يُجْلَدَانِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: اِنْ اَصَابَهَا، ثُمَّ زَنَيَا رُجِمَ وَرُجِمَتْ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے دو غلاموں (یعنی ایک غلام اور ایک کنیز) کے بارے میں نقل کیا ہے: جو آپس میں شادی کرتے ہیں پھر ان دونوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے پھر مرد کے عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے وہ دونوں زنا کا ارتکاب کر لیتے ہیں' تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو سنگسار کیا جائے گا' جبکہ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اگر مرد نے (بیوی کے ساتھ) صحبت کر لی ہو اور پھر وہ دونوں زنا کا ارتکاب کریں تو مرد کو بھی سنگسار کیا جائے گا اور عورت کو بھی سنگسار کیا جائے گا۔

بَابُ الْاِحْصَانِ بِالْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت کے ذریعے احصان کا ثابت ہونا

13295 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نِكَاحُ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِحْصَانٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی کسی عورت کے ساتھ نکاح' احصان کو ثابت کر دے گا۔

13296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ

وَالنَّصۡرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہودی یا عیسائی عورت مسلمان کو محصن کر دے گی۔

13297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: نِكَاحُ اَهْلِ الْكِتَابِ اِحْصَانٌ

✵✵ عمرو بن دینار نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل کتاب سے نکاح' احصان شمار ہوگا۔

13298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: هُوَ اِحْصَانٌ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: وہ احصان شمار ہوگا۔

13299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: هُوَ اِحْصَانٌ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: وہ احصان شمار ہوگا۔

13300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُحْصَنُ الْحُرُّ بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَقَالَهُ اِبْرَاهِيمُ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: آزاد شخص عیسائی عورت کے ذریعے محصن نہیں ہوگا ابراہیم نخعی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تُحْصِنُ الْمُسْلِمَ الْيَهُودِيَّةُ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ، وَهُوَ يُحْصِنُهُمَا

✵✵ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان شخص کو یہودی یا عیسائی عورت محصن نہیں کرے گی' البتہ وہ ان دونوں کو محصن کر دے گا۔

بَابُ الرَّجُلُ يُحْصِنُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يَزْنِي فِي الْإِسْلَامِ

باب: ایک شخص جو زمانہ شرک میں محصن ہو گیا اور پھر اسلام قبول کرنے کے بعد وہ زنا کا ارتکاب کر لے

13302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُحْصَنُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يَزْنِي فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: لَيْسَ بِاِحْصَانٍ حَتّٰى يُصِيبَهَا فِي الْإِسْلَامِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: يُرْجَمُ لِاَنَّهُ قَدْ اَحْصَنَ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو زمانہ شرک میں محصن ہو گیا تھا اور پھر اسلام قبول کرنے کے بعد وہ زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: یہ چیز احصان شمار نہیں ہوگی جب تک وہ زمانہ اسلام میں محصن نہیں ہوتا۔

زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا' کیونکہ وہ محصن ہو چکا ہے۔

13303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: لَيْسَ اِحْصَانُهُ فِى الشِّرْكِ بِشَىْءٍ حَتّٰى يَغْشَاهَا فِى الْاِسْلَامِ

❊ ❊ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے اور ابومعشر نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: زمانہ شرک میں اس شخص کا احصان شمار نہیں ہوگا' جب تک وہ زمانہ اسلام میں (اپنی بیوی کے ساتھ) صحبت نہیں کرتا۔

13304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ فِى رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَدَخَلَ بِامْرَاَتِهٖ، ثُمَّ اَسْلَمَ، ثُمَّ زَنٰى قَالَ: يُرْجَمُ لِاَنَّهٗ قَدْ اَحْصَنَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: يُرْجَمُ

❊ ❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو زمانہ شرک میں شادی کر لیتا ہے اپنی بیوی کی رخصتی کروالیتا ہے پھر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے پھر زنا کا ارتکاب کرتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اسے سنگسار کیا جائے گا' کیونکہ وہ محصن ہو چکا ہے اگر اس کا تعلق اہل کتاب سے ہو' لیکن اگر اس کا تعلق اہل کتاب سے نہ ہو' تو پھر وہ محصن نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا۔

بَابُ هَلْ يَكُوْنُ النِّكَاحُ الْفَاسِدُ اِحْصَانًا

باب: کیا فاسد نکاح احصان کو ثابت کر دے گا؟

13305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِى رَجُلٍ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا فَاِذَا هِىَ اُخْتُهٗ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: لَيْسَ بِاِحْصَانٍ. وَقَالَهٗ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ

❊ ❊ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے نقل کیا ہے جو کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر اس کی رخصتی کروالیتا ہے' تو بعد میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ عورت تو اس کی رضاعی بہن ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: یہ چیز احصان شمار نہیں ہوگی۔

معمر نے یہی بات قتادہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

بَابُ الْبِكْرِ

باب: کنوارے کے احکام

13306 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْبِكْرُ يُجْلَدُ مِائَةً، وَيُنْفٰى سَنَةً

❊ ❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: کنوارے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے

جلاوطن کر دیا جائے گا۔

13307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْبِكْرِ يَزْنِي: يُجْلَدُ مِائَةً، وَيُغَرَّبُ سَنَةً

✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی کنوارہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے گا۔

13308 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اُوحِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: خُذُوا، خُذُوا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَالرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَنَفْيُ سَنَةٍ. قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يُفْتِي بِهِ

✵ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی طرف وحی کی گئی پھر تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اس حکم کو حاصل کرلو، تم اس حکم کو حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کے لئے حکم بیان کر دیا ہے شادی شدہ شخص جب شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے گا' تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا اور جب کوئی کنوارہ کسی کنواری کے ساتھ زنا کرے گا' تو انہیں ایک کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اس کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

13309 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي

13309-صحيح البخاري - كتاب الصلح' باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود - حديث:2570' صحيح البخاري - كتاب الشروط' باب الشروط التي لا تحل في الحدود - حديث:2595' صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب : كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:6270' صحيح البخاري - كتاب الحدود' باب الاعتراف بالزنا - حديث:6454' صحيح البخاري - كتاب الحدود' باب من أمر غير الإمام بإقامة الحد غائبا عنه - حديث:6460' صحيح البخاري - كتاب الحدود' باب إذا رمى امرأته أو امرأة غيره بالزنا - حديث:6465' صحيح البخاري - كتاب الحدود' باب : هل يأمر الإمام رجلا فيضرب الحد غائبا عنه - حديث:6481' صحيح البخاري - كتاب الأحكام' باب : هل يجوز للحاكم أن يبعث رجلا وحده للنظر في - حديث:6791' صحيح البخاري - كتاب أخبار الآحاد' باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق في الأذان والصلاة - حديث:6853' صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث:3296'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الدال على إسقاط جلد الزانية إذا رجمت - حديث:5072' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' باب الزنى وحده - ذكر البيان بأن الإقرار بالزنى يوجب الرجم على من أقر به' حديث:4501'موطأ مالك - كتاب المدبر' باب ما جاء في الرجم - حديث:1500'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الاعتراف بالزنا - حديث:2281'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود'

هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِوَلِيدَةٍ وَّمِائَةِ شَاةٍ، ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَاَنَّ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ حَسِبْتُهُ قَالَ: فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: اَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ، فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ اُنَيْسٌ: قُمْ يَا اُنَيْسُ فَاَرْسِلِ امْرَاَةَ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا بیٹا فلاں شخص کے ہاں مزدور تھا اس نے اس شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے اپنے بیٹے کے فدیہ کے طور پر ایک کنیز اور ایک سو بکریاں دے دیں پھر اہل علم نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا' البتہ اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص نے عرض کی: آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جہاں تک بکریوں اور کنیز کا تعلق ہے' تو وہ تمہیں واپس مل جائیں گی جہاں تک تمہارے بیٹے کا تعلق ہے' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام انیس تھا اس سے یہ فرمایا: اے انیس! تم اٹھو تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کردو۔

13310 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاْذَنْ لِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيدَةٍ، ثُمَّ

(بقیہ حدیث13309)باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من - حديث:3876'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب حد الزنا - حديث:2545'السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة' باب صون النساء عن مجلس الحكم - حديث:5339'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب الحدود - حديث:503'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحدود' في البكر والثيب - حديث:28201'السنن الكبرى للنسائي - كتاب القضاء ' توجيه الحاكم رجلا وحده للنظر في الحكم وإنفاذه - حديث:5789'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب حد البكر في الزنا - حديث:3108'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الحدود - باب ما يستدل به على شرائط الإحصان' حديث: 15746' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الحدود' حد الثيب الزاني - حديث:5288

سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُوْنِىْ اِنَّمَا عَلٰى ابْنِىْ جَلْدَ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَاَنَّ عَلٰى امْرَاَتِهِ الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ، لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ لِامْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ

✵✵ ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک دیہاتی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے اس کا مقابل فریق جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا اس نے کہا جی ہاں آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے لیکن مجھے اجازت دیجئے (کہ میں کچھ گزارشات پیش کرلوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو! اس نے عرض کی: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا لوگوں نے مجھے بتایا ہے میرے بیٹے کو سنگسار کردیا جائے گا' تو میں نے اپنے بیٹے کے فدیہ کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک کنیز دے دی پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دوں گا بکریاں اور کنیز تمہیں واپس مل جائیں گی تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا: اے انیس! تو اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرلیتی ہے' تو اسے سنگسار کروادینا۔

حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے اس نے اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عورت کے بارے میں حکم کے تحت اس عورت کو سنگسار کردیا گیا۔

13311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ، اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ بِكْرٍ، فَاَحْبَلَهَا، فَاعْتَرَفَتْ وَلَمْ يَكُنْ اَحْصَنَ: فَاَمَرَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ فَجُلِدَ مِائَةً، ثُمَّ نُفِىَ.

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ صحبت کرلی اور اسے حاملہ کردیا اس لڑکی نے اعتراف کرلیا لیکن مرد کیونکہ محصن نہیں تھا اس لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے ایک سو کوڑے لگائے گئے اور پھر جلاوطن کردیا گیا۔

13312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ مِثْلَهُ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

فِي الْبِكْرِ يَزْنِي بِالْبِكْرِ: يُجْلَدَانِ مِائَةً، وَيُنْفَيَانِ سَنَةً قَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا يُنْفَيَانِ اِلٰى قَرْيَةٍ وَّاحِدَةٍ، يُنْفَى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰى قَرْيَةٍ. وَقَالَ عَلِيٌّ: حَسْبُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ اَنْ يُنْفَيَا

❊❊ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی کنوارہ شخص کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرلے تو اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: ان دونوں کو ایک ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا جائے گا۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: انہیں کسی قریبی علاقے کی طرف جلاوطن نہیں کیا جائے گا بلکہ ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک ہی آبادی کی طرف جلاوطن کیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ان دونوں کی آزمائش کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انہیں جلاوطن کیا جائے۔

بَابُ هَلْ عَلَى الْمَمْلُوكِيْنَ نَفْيٌ اَوْ رَجْمٌ

باب: کیا غلاموں کو جلاوطن کرنے یا سنگسار کرنے کی سزا دی جائے گی؟

13314 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَمْلُوكِيْنَ نَفْيٌ، وَلَا رَجْمٌ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ

❊❊ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلاموں کو جلاوطن کرنے یا سنگسار کرنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن ابوسلیمان کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

13315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ فِي اُمِّ الْوَلَدِ: اِذَا اَعْتَقَهَا سَيِّدُهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا، ثُمَّ زَنَتْ، فَاِنَّهَا تُجْلَدُ، وَلَا تُنْفٰى. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: تُجْلَدُ وَتُنْفٰى، وَلَا تُرْجَمُ

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ام ولد کنیز کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اس کا آقا اسے آزاد کردے یا اسے چھوڑ کر فوت ہوجائے اور اس کے بعد وہ عورت زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اسے جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے کوڑے بھی لگائے جائیں گے اور جلاوطن بھی کیا جائے گا' البتہ اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

13316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: حَدَّ مَمْلُوْكَةً لَهٗ فِي الزِّنَا، وَنَفَاهَا اِلٰى فَدَكَ

❊❊ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی ایک کنیز کو زنا کرنے کی وجہ

سے حد لگوائی تھی اور اسے فدک کی طرف جلاوطن کروا دیا تھا۔

13317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عَلَى الْعَبِيدِ وَالْإِمَاءِ الْجَلْدُ تَزَوَّجُوا، أَوْ لَمْ يَتَزَوَّجُوا. وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ: إِنَّ الْإِحْصَانَ يَكُونُ عَلَى غَيْرِ الْمُتَزَوِّجِ يَكُونُ عَلَى الْعِفَّةِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلاموں اور کنیزوں کو کوڑے لگائے جائیں گے خواہ انہوں نے شادی کی ہوئی ہو یا شادی نہ کی ہوئی ہو (یعنی انہیں سنگسار نہیں کیا جائے گا)

بَابُ النَّفْيِ

باب: جلاوطن کرنا

13318 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ إِنْ شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَى بِكْرَيْنِ جُلِدَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ)، وَغُرِّبَا سَنَةً غَيْرَ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَا بِهَا، وَتَغْرِيبُهُمَا شَتَّى" وَقِيلَ: إِنَّ أَوَّلَ حَدٍّ أُقِيمَ فِي الْإِسْلَامِ لَرَجُلٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَ، فَشَهِدَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ، فَلَمَّا حُفَّ الرَّجُلُ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّمَا سُفِيَ فِيهِ الرَّمَادُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّهُ اشْتَدَّ عَلَيْكَ قَطْعُ هَذَا، فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، وَأَنْتُمْ أَعْوَانٌ لِلشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ. قَالُوا: فَأَرْسِلْهُ قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ، إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أُتِيَ بِحَدٍّ لَمْ يَنْبَغِ لَهُ أَنْ يُعَطِّلَهُ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ اور اس کے رسول نے یہ فیصلہ دیا ہے: اگر چار گواہ دو کنوارے (لڑکا اور لڑکی) کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک سو کوڑے اور اللہ کے دین کے معاملے میں نرمی تمہیں نہ پکڑ لے''

اور پھر ان دونوں کو ایک سال کے لئے کسی دوسرے علاقے کی طرف جلاوطن کر دیا جائے گا جو اس کے علاوہ ہو جہاں وہ رہتے ہیں اور ان دونوں کو الگ الگ علاقوں کی طرف جلاوطن کیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بیان کی گئی ہے کہ اسلام میں جو سب سے پہلی حد جاری کی گئی تھی' وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں تھی جسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا اس نے چوری کی تھی لوگوں نے اس کے خلاف گواہی دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جب اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا گیا تو وہ یوں غمگین تھا جیسے اس پر راکھ ڈال دی گئی ہو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص کا ہاتھ کاٹا جانا آپ پر بہت گراں گزرا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہ ہو جب کہ تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن گئے تھے لوگوں نے عرض: آپ نے اسے چھوڑ دینا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں چھوڑ دیا تھا؟ جب حاکم

وقت کے پاس کوئی حد کا مقدمہ آجائے تو اب اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کو معطل کرے۔

13319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِیفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: اِذَا نُفِیَ الزَّانِیَانِ نُفِیَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰی قَرْیَةٍ

✵✵ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب زنا کرنے والے مرد وعورت کو جلاوطن کیا جائے گا' تو ان میں سے ہر ایک کو ایک مخصوص بستی کی طرف جلاوطن کیا جائے گا۔

13320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ اُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ غُرِّبَ فِی الْخَمْرِ اِلٰی خَیْبَرَ، فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ قَالَ: فَتَنَصَّرَ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا اُغَرِّبُ مُسْلِمًا بَعْدَهُ اَبَدًا

وَعَنْ اِبْرَاهِیمَ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ: حَسْبُهُمْ مِنَ الْفِتْنَةِ اَنْ یُنْفَوْا

✵✵ عبداللہ بن عمر نامی بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن امیہ کو شراب نوشی کی وجہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا گیا' تو وہ ہرقل سے جا کے مل گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے عیسائیت اختیار کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اب اس کے بعد میں کبھی کسی مسلمان کو جلاوطن نہیں کروں گا۔

ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ان لوگوں کے آزمائش کا شکار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

13321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ وَسُئِلَ: اِلٰی كَمْ یُنْفَی الزَّانِی؟ قَالَ: نَفٰی عُمَرُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلَی الْبَصْرَةِ، وَمِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی خَیْبَرَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو سنا ان سے دریافت کیا گیا: زنا کرنے والے شخص کو کتنے فاصلے تک جلاوطن کرنا چاہیے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مدینہ منورہ سے بصرہ کی طرف اور مدینہ منورہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کیا تھا۔

13322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے

13323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَلِیًّا: نَفٰی مِنَ الْكُوفَةِ اِلَی الْبَصْرَةِ

✵✵ سفیان ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کوفہ سے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

13324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے

13325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَفْيٌ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الطَّائِفِ قَالَ: حَسْبُهُ ذٰلِكَ

✽ ✽ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مکہ سے طائف کی طرف جلاوطن کر دیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کافی ہے۔

13326 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَفَى اِلٰى فَدَكَ

✽ ✽ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فدک کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

13327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي الْبِكْرِ: تَزْنِيْ بِالْبِكْرِ يُجْلَدَانِ مِائَةً وَيُنْفَيَانِ. قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: حَسْبُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ اَنْ يُنْفَيَا

✽ ✽ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی کنوارہ شخص کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کر لے تو ان دونوں کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کر دیا جائے گا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان دونوں کے آزمائش کا شکار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

13328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نَفَى اِلٰى فَدَكَ وَعُمَرُ "

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس طرح کی صورت حال میں مجرم کو) فدک کی طرف جلاوطن کیا تھا۔

بَابُ الرَّجْمِ، وَالْاِحْصَانِ

باب: سنگسار کرنے اور احصان کے احکام

13329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: " اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَاَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَاِنِّي خَائِفٌ اَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ فَيَقُولَ قَائِلٌ: وَاللّٰهِ، مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ، اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ، وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَمْلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ "

✽ ✽ عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تو جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم کی گئی تھی ان میں سے ایک رجم کے حکم سے متعلق آیت تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد ہم نے بھی سنگسار کی سزا دی اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا' تو کوئی شخص یہ نہ کہہ دے: اللہ کی قسم! ہمیں اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم نہیں ملتا' تو ایسا شخص ایک ایسے فرض کو ترک کرنے کی وجہ سے گمراہ ہو جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا خبردار سنگسار کرنے کی سزا لازم ہے اس شخص پر جو محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے' اور پھر ثبوت کے ذریعے یہ بات ثابت ہو جائے (یا اگر عورت ہو) تو وہ حاملہ ہو جائے یا (مجرم خود) اعتراف کر لے۔

13330 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ مُزَيْنَةَ، وَنَحْنُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَوَّلُ مَرْجُومٍ رَجَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَهُودِ زَنَى، رَجُلٌ مِنْهُمْ وَامْرَاَةٌ، فَتَشَاوَرَ عُلَمَاؤُهُمْ قَبْلَ اَنْ يَرْفَعُوا اَمْرَهُمَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ بُعِثَ بِتَخْفِيفٍ، وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ الرَّجْمَ فُرِضَ فِي التَّوْرَاةِ، فَانْطَلِقُوا بِنَا نَسْاَلُ هٰذَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَمْرِ صَاحِبَيْنَا اللَّذَيْنِ زَنَيَا بَعْدَمَا اَحْصَنَا، فَاِنْ اَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ قَبِلْنَا وَاَخَذْنَا بِتَخْفِيفٍ، وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ حِينَ نَلْقَاهُ وَقُلْنَا: قَبِلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَائِكَ، وَاِنْ اَمَرَنَا بِالرَّجْمِ عَصَيْنَاهُ، فَقَدْ عَصَيْنَا اللّٰهَ فِيمَا كَتَبَ عَلَيْنَا، اَنَّ الرَّجْمَ فِي التَّوْرَاةِ، فَاَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي اَصْحَابِهِ فَقَالُوا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا بَعْدَمَا اَحْصَنَا؟ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِمَا شَيْئًا، وَقَامَ مَعَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى اَتَوْا بَيْتَ مِدْرَاسِ الْيَهُودِ وَهُمْ يَتَدَارَسُونَ التَّوْرَاةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنَى اِذَا اَحْصَنَ؟ قَالُوا: يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ. قَالُوا: وَالتَّحْمِيمُ: اَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلٰى حِمَارٍ وَّيُقَابَلُ اَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا . قَالَ: وَسَكَتَ حَبْرُهُمْ وَهُوَ فَتًى شَابٌّ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَظَّ فَقَالَ حَبْرُهُمْ: اللّٰهُمَّ اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا اَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ اَمْرَ اللّٰهِ؟ قَالُوا: زَنَى رَجُلٌ مِنَّا ذُو قَرَابَةٍ، مِنْ مَلِكٍ مِّنْ مُلُوكِنَا فَسَجَنَهُ، وَاَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ، ثُمَّ زَنَى بَعْدَهُ آخَرُ فِي اُسْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ، فَاَرَادَ الْمَلِكُ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ - اَوْ قَالَ: فَقَامَ قَوْمٌ دُونَهُ - فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ، لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتّٰى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ، فَتَرْجُمَهُ فَاَصْلَحُوا هٰذِهِ الْعُقُوبَةَ بَيْنَهُمْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّي اَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ، فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " لَقَدْ رَاَيْتُهُمَا حِينَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا، فَلَمَّا جَاءَ رَاَيْتُهُ يُجَافِي بِيَدِهِ عَنْهَا؛ لِيَقِيَهَا الْحِجَارَةَ، فَبَلَغَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ اُنْزِلَتْ فِيهِ: (اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ اَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا) (المائدة: **44**) وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ "

13330-سنن أبي داؤد - كتاب الأقضية' باب كيف يحلف الذمي ؟ - حديث: 3159'السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب، الشهادات' باب : كيف يحلف أهل الذمة والمستأمنون - حديث: 19271'مسند عبد الله بن المبارك 'حديث: 156

✲✲ سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس شخص کو سنگسار کروایا تھا اس کا تعلق یہودیوں سے تھا اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا یہودیوں میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا' تو ان دونوں کے معاملے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرنے سے پہلے ان کے علماء نے آپس میں مشورہ کیا' ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کہا: اس نبی کو تخفیف کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے' اور ہمیں یہ پتہ ہے کہ سنگسار کرنے کے حکم کو تورات میں لازم قرار دیا گیا ہے اس لئے تم لوگ ساتھ چلو! تاکہ ہم اس نبی سے ان دونوں افراد کے معاملے کے بارے میں دریافت کریں جنہوں نے محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا ہے اگر وہ نبی ہمیں سنگسار سے کم کی کوئی سزا کے بارے میں بتائیں گے تو ہم اسے قبول کرلیں گے اور اس تخفیف کو اختیار کرلیں گے اور جب ہم اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس فیصلے کے ذریعے اپنی دلیل پیش کردیں گے ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے تو اس بارے میں تیرے ایک نبی کے حکم کی پیروی کی تھی' اور اس نبی نے ہمیں سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تو ہم ان کی بات نہیں مانیں گے کیونکہ ہم نے اس بارے میں اللہ کی بات نہیں مانی جو اس نے ہم پر لازم قرار دیا ہے کہ سنگسار کرنے کی سزا تورات میں موجود ہے۔

وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے ان لوگوں نے عرض کی ہے: اے حضرت ابوالقاسم! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو کسی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرلیتا ہے' اور وہ دونوں مرد و عورت محصن ہوتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ مسلمان بھی کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ یہ لوگ یہودیوں کے مدرسے کے پاس آئے جہاں وہ لوگ تورات کا درس دیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! میں تم لوگوں کو اس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی تھی کہ جو شخص محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے اس کے بارے میں تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یہ کہ اس کا منہ کالا کیا جائے اور اسے تحمیم کیا جائے۔

علماء نے یہ بات بیان ہے کہ یہاں تحمیم سے مراد زنا کرنے والے افراد کو گدھے پر بٹھانا ہے' اور ان کو الٹا (پیچھے کی طرف منہ کرکے) بٹھا کر ان کا چکر لگوانا ہے

راوی بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا بڑا عالم جو ایک نوجوان تھا وہ خاموش رہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا کہ وہ خاموش ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات دہرائی تو ان کے بڑے عالم نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ آپ نے ہمیں اس کا واسطہ دے دیا ہے' تو ہم تورات میں سنگسار کرنے کی سزا پاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے معاملے کے بارے میں پہلی مرتبہ رخصت کیوں اختیار کی تھی؟ ان لوگوں نے بتایا: ہم میں سے ایک معزز شخص نے زنا کا ارتکاب کیا' جو بادشاہ وقت کا قریبی عزیز تھا تو بادشاہ نے اسے قید کردیا اور اسے سنگسار کرنے کی سزا نہیں دی اس کے بعد عام افراد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا' تو بادشاہ نے اسے سنگسار کرنے کا ارادہ کیا' تو لوگ اس کے لئے رکاوٹ بن گئے اور انہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے ساتھی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جاسکتا جب تک تم اپنے رشتہ دار کو نہیں لے آتے' تو اس طرح

انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ یہ سزا جاری نہیں کی جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس چیز کے مطابق فیصلہ دیتا ہوں جو ''تورات'' میں مذکور ہے' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان دونوں کو یعنی مرد و خاتون کو دیکھا جب وہ آئے تو میں نے انہیں دیکھا کہ مرد اپنے ہاتھ کے ذریعے عورت کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ اسے پتھروں سے بچائے تو ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ آیت انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''بے شک ہم نے توارت کو نازل کیا ہے اس میں ہدایت اور نور ہے انبیاء نے اس کے مطابق فیصلے دیے ہیں اور ان لوگوں نے جنہوں نے یہودیوں میں سے اسلام قبول کیا ہے''

تو نبی اکرم ﷺ بھی ان (انبیاء کرام) میں سے ایک ہیں۔

13331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اُتِيَ بِيَهُودِيَّيْنِ زَنَيَا، فَاَرْسَلَ اِلٰى قَارِئِهِمْ، فَجَاءَهُ بِالتَّوْرَاةِ فَسَاَلَهُ: اَتَجِدُونَ الرَّجْمَ فِي كِتَابِكُمْ؟ فَقَالُوا: لَا، وَلَكِنْ يُجَبَّهَانِ وَيُحَمَّمَانِ قَالَ: فَقَالَ - اَوْ قِيلَ لَهُ -: اقْرَاْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ مَا حَوْلَهَا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَخِّرْ كَفَّكَ، فَاَخَّرَ كَفَّهُ، فَاِذَا هُوَ بِآيَةِ الرَّجْمِ، فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمَا يُرْجَمَانِ، وَاِنَّهُ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

❊❊ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا جب دو یہودیوں کو آپ کے پاس لایا گیا جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا آپ ﷺ نے ان کے عالم کی طرف پیغام بھیجا وہ تورات لے کے آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم لوگ اپنی کتاب میں سنگسار کرنے کا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ ان دونوں کو منہ کالا کر کے گدھے پر چکر لگوایا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' یا اس شخص سے ویسے کہا گیا کہ تم اس کو پڑھنا شروع کرو تو اس نے سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے اردگرد کے حصے کو پڑھ لیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو ہٹاؤ جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو وہاں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت موجود تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں کو دیکھا جب انہیں سنگسار کیا جا رہا تھا تو مرد عورت کو پتھروں سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

13332 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ

الْيَهُودَ جَائُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ، وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ؟ قَالُوا: نَضْرِبُهُمَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالُوا: لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمُ، فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ، فَاقْرَأُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَأْتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يَدْرُسُهَا كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا فَوْقَ يَدِهِ، وَمَا وَرَاءَهَا، وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ، فَنَزَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالَ: هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ ." قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنُو عَلَيْهَا لِيَقِيَهَا الْحِجَارَةَ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ یہودی اپنے میں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور عورت کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں (مرد وعورت) نے زنا کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں سے دریافت کیا: تم میں سے جو شخص زنا کا مرتکب ہو تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس کی پٹائی کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس میں کوئی حکم نہیں پاتے' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو' تورات میں سنگسار کرنے کا حکم موجود ہے تم لوگ تورات لے آؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو' وہ تورات لے کر آئے تو ان کا وہ بڑا عالم جو تورات کا درس دیا کرتا تھا اس نے اپنا ہاتھ رجم کے حکم سے متعلق آیت پر رکھ دیا اور ہاتھ کے اوپر اور نیچے کی عبارت پڑھ دی لیکن اس میں سنگسار کرنے حکم سے متعلق آیت نہیں پڑھی

13332-صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب قول الله تعالى : يعرفونه كما يعرفون أبناء هم وإن فريقا - حديث:3456' صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى - حديث:3297'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الموجب رجم الزاني من أهل الكتاب إذا رفع أمره - حديث:5077' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' باب الزنى وحده - ذكر العلة التي من أجلها رجم صلى الله عليه وسلم اليهوديين' حديث:4498'موطأ مالك - كتاب المدبر' باب ما جاء في الرجم - حديث:1495'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب في الحكم بين أهل الكتاب إذا تحاكموا إلى حكام المسلمين - حديث:2285'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في رجم اليهوديين - حديث:3877'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب رجم اليهودي واليهودية - حديث:2552'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب الحدود - حديث:506'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' إقامة الإمام الحد على أهل الكتاب إذا تحاكموا إليه - حديث:6984'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب ما يستدل به على شرائط الإحصان' حديث: 15749'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الحدود' باب ما جاء في حد الذميين - حديث:5346'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الحدود' باب ما يستدل به على شرائط الإحصان - حديث:2553'مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4355'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وما روى نافع عن ابن عمر ' حديث:1954' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - نافع ' حديث:13183

تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت سے اس کا ہاتھ ہٹایا اور دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے یہ دیکھا تو بولے: یہ تو سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان دونوں (مرد و عورت) کو اس جگہ سنگسار کر دیا گیا' جہاں جنائز رکھے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اس عورت کا ساتھی خود کو اس عورت کے اوپر کر رہا تھا تاکہ اسے پتھروں سے بچا سکے۔

13333 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ، وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ، وَامْرَاَةً

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اور یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور ایک خاتون کو سنگسار کروایا تھا۔

13334 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ الرَّابِعَةَ. فَقَالَ: ارْجُمُوْهُ قَالَ عَطَاءٌ: فَجَزِعَ فَفَرَّ، فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: فَرَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: " فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ؟ فَلِذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا رَجَعَ بَعْدَ الْاَرْبَعِ اُقِيلَ وَلَمْ يُرْجَمْ، وَاِذَا اعْتَرَفَ عِنْدَ غَيْرِ الْاِمَامِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ شَيْئًا حَتّٰى يَعْتَرِفَ عِنْدَ الْاِمَامِ اَرْبَعًا "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے دوسری مرتبہ عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا اس نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے سنگسار کر دو۔

عطاء بیان کرتے ہیں (جب اسے پتھر مارے گئے) تو وہ گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا' بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ بھاگ کھڑا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟

(راوی کہتے ہیں:) یہی وجہ ہے کہ علماء یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص چار مرتبہ اعتراف کرنے کے بعد اعتراف سے رجوع

13334-صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' باب الزني وحده - ذكر الخبر الدال على المقر بالزني على نفسه إذا رجع بعد' حديث: 4503'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب المعترف يرجع عن اعترافه - حديث: 2282'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب رجم ماعز بن مالك - حديث: 3858'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب الرجم - حديث: 2550'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحدود' في الزاني كم مرة يرد- حديث: 28200'السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الرجم' إلى أين يحفر للرجل - حديث: 6974'مسند أحمد بن حنبل- مسند أبي هريرة رضى الله عنه - حديث: 9619'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب من اسمه محمود - حديث: 7965

کرلے تو اس کے رجوع کو قبول کیا جائے گا اور اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اگر اس نے حاکم وقت کے علاوہ کسی اور کے سامنے اعتراف کیا' تو یہ کچھ بھی شمار نہیں ہوگا (یعنی اس کی بنیاد پر اسے سزا نہیں دی جاسکتی) جب تک وہ حاکم وقت کے سامنے چار مرتبہ اعتراف نہیں کرلیتا۔

13335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا اعْتَرَفَ بِالزِّنَا، ثُمَّ اَنْكَرَ فَلَا يُحَدُّ، وَإِنِ اعْتَرَفَ مَرَّاتٍ

❁❁ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص زنا کا اعتراف کرلے پھر انکار کردے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی' خواہ اس نے کئی مرتبہ اعتراف کیا ہوا ہو۔

13336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا، مِنْ اَسْلَمَ، اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ زَنَى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ: فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، وَكَانَ قَدْ اُحْصِنَ. زَعَمُوا اَنَّهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اجْتَنِبُوا هٰذِهِ الْقَاذُورَةَ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا، فَمَنْ اَلَمَّ بِشَيْءٍ مِنْهَا، فَلْيَسْتَتِرْ

❁❁ ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم تحت اسے سنگسار کردیا گیا کیونکہ وہ محصن تھا لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

یحییٰ بن سعید نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے اس گندگی سے منع کیا ہے' تو اس سے اجتناب کرو لیکن جب کوئی شخص اس کا مرتکب ہوجائے تو اسے پردہ پوشی کرنی چاہیے"۔

13337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، حَتّٰى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: اَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ

طَاؤسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا اُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَّ قَالَ: " فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ - اَوْ قَالَ: فَلَوْلَا تَرَكْتُمُوهُ -." قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: لَمَّا رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْلَمِيَّ، قَالَ: وَارُوا عَنِّي مِنْ عَوْرَاتِكُمْ مَا وَارَى اللّٰهُ مِنْهَا، وَمَنْ اَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا، فَلْيَسْتَتِرْ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے پھر اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم محصن ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا جب اسے پتھر لگنا شروع ہوئے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا لوگ اس کے پاس چلے گئے اور اسے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ مر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں بھلائی کے کلمات کہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔

طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ وہ بھاگ کھڑا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

معمر نے ایوب کے حوالے سے حمید بن ہلال کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلمی شخص کو سنگسار کروایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ان پوشیدہ معاملات کو پردے میں رکھتا ہے تو تم بھی مجھ سے انہیں پردے میں رکھو اور جو شخص اسی طرح کے کسی جرم میں مبتلا ہو تو اسے پردہ اختیار کرنا چاہے۔

13338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِمَاعِزٍ حِينَ اعْتَرَفَ بِالزِّنَا: اَقَبَّلْتَ، اَبَاشَرْتَ؟

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے زنا کا اعتراف کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم نے بوسہ لیا ہے؟ یا تم نے مباشرت کی ہے؟

13339 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ ضُرِبَ مَاعِزٌ، وَطَوَّلَ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، حَتّٰى كَادَ النَّاسُ يَعْجِزُوا عَنْهَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ، فَرُجِمَ، فَلَمْ يُقْتَلْ، حَتّٰى رَمَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِلَحْيَيْ بَعِيرٍ، فَاَصَابَ رَاْسَهُ، فَقَتَلَهُ، فَقَالَ: فَاظَ حِينَ لِمَاعِزٍ نَفْسُتَ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى الظُّهْرَ، فَطَوَّلَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ كَمَا طَوَّلَهُمَا بِالْاَمْسِ، اَوْ اَدْنَى شَيْئًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: فَصَلُّوا عَلَى

صَاحِبُكُمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ

✵✵ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا گیا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ظہر کی پہلی دو رکعت طویل ادا کیں یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے کچھ لوگ پریشان ہوگئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے تو اسے سنگسار کر دیا گیا اور وہ اس وقت تک نہیں مرا جب تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اونٹ کی ہڈیاں نہیں ماریں جو اس کے سر پر لگیں اور جس کے نتیجے میں وہ مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ابتدائی دو رکعات طویل ادا کیں جس طرح گزشتہ دن دو رکعت طویل ادا کی تھیں یا اس سے کچھ کم طویل تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

13340 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ اَصَابَ حُرَّةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ قَالَ: اَنِكْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ، وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ. اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ حَلَالًا قَالَ: فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ: اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِي. قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ، حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟ قَالَا: نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ. فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيكُمَا آنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلِ الْمَيْتَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِي اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَغَمَّسُ فِيهَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن صامت بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے خلاف یہ گواہی دی کہ اس نے ایک آزاد عورت کے ساتھ حرام طور پر صحبت کی ہے اس نے چار مرتبہ یہ گواہی دی ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منہ پھیرتے رہے پانچویں مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے ساتھ صحبت کی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری شرم گاہ اس کی شرم گاہ میں یوں چھپ گئی تھی جس طرح سلائی سرمہ دانی میں یا ڈول کنویں میں چھپ جاتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں میں نے اس کے ساتھ حرام طور پر وہی تعلق قائم کیا ہے' جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر قائم کرتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ

کہہ کر اب کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا بعد میں نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اس شخص کو دیکھو جس کا اللہ تعالیٰ نے پردہ رکھا تھا لیکن اس نے اس پردے کا خیال نہیں کیا یہاں تک کہ کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں صاحبان کو کچھ نہیں کہا کچھ دیر بعد نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کے پاؤں اوپر کی طرف اٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہاں ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ ان دونوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے اس کا گوشت کون کھائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ابھی اپنے بھائی کی عزت پر کچھ دیر پہلے حملہ کیا تھا وہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ برا ہے اس ذات کی قسم ہے، جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ (یعنی ماعز) اس وقت جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔

13341 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَرَدَّهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ حَالَ وَجَزِعَ، فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ

✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ انہیں واپس کیا لیکن جب انہوں نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہیں سنگسار کر دیا گیا جب انہیں پتھر لگنا شروع ہوئے تو انہوں نے آہ و فریاد شروع کی جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا۔

13342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى عُمَرَ، فَقَالَ: إِنَّ الْآخَرَ زَنَى قَالَ: فَتُبْ إِلَى اللَّهِ، وَاسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ، عَنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّ النَّاسَ يُعَيِّرُونَ وَلَا يُغَيِّرُونَ، فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ." حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ. حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَأَتَاهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَأَتَاهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ: أَبِهِ جُنُونٌ، أَبِهِ رِيحٌ؟ فَقَالُوا: لَا. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اجْتَنِبُوا هَذِهِ الْقَاذُورَةَ الَّتِي نَهَاكُمُ اللَّهُ عَنْهَا، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَلْيَسْتَتِرْ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَزَّالٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

13342-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التوبة والإنابة، حديث: 7682، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة، جماع أبواب صفة السوط - باب ما جاء في الاستتار بستر الله عز وجل، حديث: 16364

وَسَلَّمَ قَالَ لِهَزَّالٍ: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ. قَالَ وَهَزَّالٌ الَّذِي كَانَ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُخْبِرَهُ

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے پردے کو برقرار رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے' اور لوگ جب معذرت کرلیں تو پھر انہیں عار نہیں دلائی جاتی لیکن وہ شخص باز نہیں آیا' یہاں تک کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے وہی کہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تھا لیکن وہ شخص باز نہیں آیا' یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا وہ پھر دوسری طرف سے آپ کے پاس آیا اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اہل خانہ کی طرف پیغام بھیج کر اس کے بارے میں ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا یہ پاگل ہے یا اسے کوئی بیماری ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: جی نہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔

یہاں سفیان بن عیینہ نے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اس گندگی سے اجتناب کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے' لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کر دیتا ہے' تو اسے پردہ پوشی کرنی چاہیے۔

یحییٰ بن سعید نے نعیم بن عبداللہ بن ہزال کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہزال سے فرمایا: اگر تم اپنے کپڑے کے ذریعے پردہ کر لیتے' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر تھا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ہزال رضی اللہ عنہ وہ شخص تھے جنہوں نے ان صاحب (یعنی اسلم قبیلے کے شخص کو) یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتائے۔

13343 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ قَصِيرٍ فِي اِزَارٍ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ قَالَ: وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِءٌ عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ، فَكَلَّمَهُ وَمَا اَدْرِي مَا كَلَّمَهُ، وَاَنَا بَعِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمُ. فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ ثُمَّ قَالَ: رُدُّوهُ وَكَلَّمَهُ وَاَنَا اَسْمَعُ غَيْرَ اَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمَ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ، فَارْجُمُوهُ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ: كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ اِحْدَاهُنَّ مِنَ الْكُثْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ، وَاللّٰهِ، وَاللّٰهِ، لَا اَقْدِرُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ

✵✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو لایا گیا جو ایک چھوٹے قد کے آدمی تھے اور انہوں نے صرف تہہ بند باندھا ہوا تھا جسم کے اوپر کے حصے پر کوئی چادر نہیں تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم ﷺ ایک تکیہ کے ساتھ بائیں پہلو کے بل ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات چیت کی مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کیا کہا کیونکہ میں ان حضرات سے کچھ دور موجود تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات چیت کی جو میں سن رہا تھا' البتہ میرے اور ان کے درمیان کچھ اور لوگ بھی موجود تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو پھر نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلتے ہیں' تو ان میں سے کوئی ایک شخص پیچھے رہ جاتا ہے' جو نر جانور کی طرح آواز نکالتا ہے' اور پھر کوئی عورت اس کے فریب میں آ جاتی ہے اللہ کی قسم! اگر میں اس طرح کے کسی بھی شخص پر قابو پا لوں تو اسے سخت سزا دوں گا۔

13344 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاعِزٍ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ، ثُمَّ قَالَ: رُدُّوهُ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى اعْتَرَفَ اَرْبَعًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

❋❋ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا انہوں نے دو مرتبہ اعتراف کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ! پھر انہوں نے اعتراف کیا یہاں تک کہ جب انہوں نے چار مرتبہ اعتراف کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو۔

13345 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَتْ عَلٰى نَفْسِهَا بِالزِّنَا، فَرَدَّهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَتْ لَهُ فِي الرَّابِعَةِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُرِيدُ اَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ؟ قَالَ: فَاَخَّرَهَا حَتّٰى وَضَعَتْ، ثُمَّ قَالَ: اَرْضِعِيهِ فَقَالَ رَجُلٌ اِلَيَّ رَضَاعُهُ، فَاَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ

❋❋ ایوب نے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنے بارے میں زنا کرنے کا اعتراف کیا نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ اسے واپس کیا' چوتھی مرتبہ اس خاتون نے

13343-صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث: 3289'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' بيان الخبر الموجب رجم المقر على نفسه بالزنا مرتين - حديث: 5054' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' باب الزنى وحده - ذكر وصف ماعز بن مالك المرجوم في حياة رسول الله صلى' حديث: 4500'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' حديث: 8150'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الاعتراف بالزنا - حديث: 2280'سنن أبي داود - كتاب الحدود' باب رجم ماعز بن مالك - حديث: 3860'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب من قال : لا يقام عليه الحد حتى يعترف أربع' حديث: 15809'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث جابر بن سمرة السوائي - حديث: 20297'مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد 'الخدري' حديث: 1180'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - إسرائيل بن يونس ' حديث: 1886

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ مجھے بھی اسی طرح واپس کر دیں گے جس آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے واپس بھجوا دیا یہاں تک کہ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلاؤ ایک صاحب نے کہا: اس بچے کی رضاعت کی ذمہ داری میری ہے' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس خاتون کو سنگسار کر دیا گیا۔

13346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُقَامُ حَدٌّ عَلٰى حَامِلٍ حَتّٰى تَضَعَ

✵ ✵ محمد بن سالم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: کسی بھی حاملہ عورت پر حد اس وقت تک جاری نہیں کی جائے گی جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دے دیتی۔

13347 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: اعْتَرَفَتِ امْرَاَةٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا، فَاَمَرَ بِهَا، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ رَجَمَهَا، ثُمَّ صَلّٰى

13345-صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث: 3294'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب بيان الإباحة للإمام أن يصلي على الزانية المرجومة - حديث: 5067'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' تأخير الحد عن المرأة الحامل إذا هي زنت حتى تفطم ولدها - حديث: 7037'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب المرجوم يغسل ويصلى عليه ثم يدفن' حديث: 15773

13347-صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب من اعترف على نفسه بالزنى - حديث: 3295'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب بيان الإباحة للإمام أن يصلي على الزانية المرجومة - حديث: 5064' صحيح ابن حبان - كتاب الحدود' ذكر الإخبار بأن الحدود تكون كفارات لأهلها - حديث: 4467'سنن الدارمي - ومن كتاب الحدود' باب الحامل إذا اعترفت بالزنا - حديث: 2289'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من - حديث: 3873'السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على المرجوم - حديث: 1941'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحدود' من قال : إذا فجرت وهي حامل انتظر بها حتى تضع - حديث: 28226'الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - عمران بن حصين رضي الله عنه' حديث: 2028'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على المرجومة - حديث: 2060'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2772'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب الشهيد ومن يصلى عليه ويغسل - باب الصلاة على من قتلته الحدود' حديث: 6446'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الحدود' ما يستدل به على شرائط الإحصان - حديث: 5297'مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث: 19426'مسند الطيالسي - عمران بن حصين' حديث: 878' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه علي - حديث: 3877'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه علي' حديث: 534' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن' حديث: 15295

عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ بِاَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ

✵✵ ابوقلابہ نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کرنے کا اعتراف کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیے گئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کروادیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار بھی کروادیا ہے' اوراب آپ اس کی نماز جنازہ بھی ادا کررہے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ایک ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر آدمیوں کے درمیان اس توبہ کو تقسیم کیا جائے تو وہ ان سب کے لئے کفایت کرجائے' کیا تم نے کسی کو اس سے زیادہ فضیلت والا پایا ہے کہ اس نے اپنی ذات اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کردی۔

13348 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنِ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا، وَقَالَتْ: اَنَا حُبْلَى. فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ، فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا وَتُصَلِّي عَلَيْهَا؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اس نے عرض کی: میں حاملہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا جب یہ بچے کو جنم دیدے تو مجھے بتانا اس ولی نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے بارے میں ہدایت کی اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کردیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار کروایا ہے' اوراب آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کیا جائے توان سب کے لئے کافی ہوجائے کیا تم نے اس سے زیادہ فضیلت والا کسی کو پایا ہے کہ اس نے اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کردیا۔

13349 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَاَةً، فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: حَبِطَ عَمَلُ هٰذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هٰذِهِ كَفَّارَةٌ لِمَا عَمِلَتْ، وَتُحَاسَبُ اَنْتَ بَعْدُ بِمَا عَمِلْتَ. وَذَكَرَهُ اِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ

✵✵ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو سنگسار کروادیا تو ایک مسلمان نے کہا: اس عورت کا

عمل ضائع ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ اس نے جو عمل کیا تھا یہ اس کا کفارہ بن گیا ہے' اور تم نے جو عمل کیا ہے اس کا تمہیں حساب دینا پڑے گا۔

یہ روایت ابراہیم نامی راوی نے ابن منکدر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13350 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ جُحَيْفَةَ، اَنَّ الشَّعْبِيَّ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيًّا اُتِيَ بِامْرَاَةٍ مِّنْ هَمْدَانَ حُبْلَى، يُقَالُ لَهَا شَرَاحَةُ: قَدْ زَنَتْ. فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: لَعَلَّ الرَّجُلَ اسْتَكْرَهَكِ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَلَعَلَّ الرَّجُلَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكِ، وَاَنْتِ رَاقِدَةٌ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَلَعَلَّ لَكِ زَوْجًا مِنْ عَدُوِّنَا هَؤُلَاءِ، وَاَنْتِ تَكْتُمِينَهُ؟ قَالَتْ: لَا. فَحَبَسَهَا حَتّٰى اِذَا وَضَعَتْ جَلَدَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَمَرَ فَحُفِرَ لَهَا حُفْرَةً بِالسُّوقِ فَدَارَ النَّاسُ عَلَيْهَا - اَوْ قَالَ: بِهَا فَضَرَبَهُمْ بِالدِّرَّةِ -، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ هَكَذَا الرَّجْمُ، اِنَّكُمْ اِنْ تَفْعَلُوا هٰذَا يَفْتِكْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَكِنْ صُفُّوا كَصُفُوفِكُمْ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يَرْجُمُ الزَّانِيَ: الْاِمَامُ اِذَا كَانَ الِاعْتِرَافُ، وَاِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةُ شُهَدَاءَ عَلَى الزِّنَا. اَوَّلُ النَّاسِ يُرْجَمُ الشُّهُودُ بِشَهَادَتِهِمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ الْاِمَامُ، ثُمَّ النَّاسُ، ثُمَّ رَمَاهَا بِحَجَرٍ، وَكَبَّرَ " ثُمَّ اَمَرَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ فَقَالَ: ارْمُوْا ثُمَّ قَالَ: انْصَرِفُوا، وَكَذٰلِكَ صَفًّا صِفًّا حَتّٰى قَتَلُوهَا

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ہمدان قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک حاملہ عورت کو لایا گیا جس کا نام شراحہ تھا اس عورت نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مرد نے تمہارے ساتھ زنا بالجبر کیا ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ جب مرد نے تمہارے ساتھ صحبت کی تھی اس وقت تم سو رہی ہو؟ اس نے عرض کی جی نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہوسکتا ہے کہ تمہارے شوہر کا تعلق ہمارے دشمنوں سے ہو اور تم اسے چھپانا چاہ رہی ہو اس نے عرض کی: جی نہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قید کروا دیا یہاں تک کہ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اسے سو کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کروا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس خاتون کے لئے بازار میں گڑھا کھودا گیا لوگ اس کے اردگرد چکر لگانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے درے کے ذریعے انہیں مارا اور بولے سنگسار اس طرح نہیں کیا جاتا اگر تم لوگ ایسا کرو گے تو ایک دوسرے کو زخمی کر دو گے تم لوگ نماز کی صف بنانے کی طرح صف بناؤ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! زنا کرنے والے شخص کو لوگوں میں سب سے پہلے حاکم وقت پتھر مارے گا' اس وقت جب مجرم نے اعتراف کیا ہو اور جب چار گواہوں نے زنا کے بارے میں گواہی دی ہو' تو سب سے پہلے گواہ پتھر ماریں گے جنہوں نے اس شخص کے خلاف گواہی دی تھی پھر حاکم وقت مارے گا پھر عام لوگ ماریں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو پتھر مارا اور تکبیر کہی پھر انہوں نے پہلی صف والوں کو حکم دیا اور فرمایا: تم لوگ پتھر مارو پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ اسی طرح ایک' ایک صف کر کے لوگ آتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس خاتون کو مار دیا۔

13351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَفَرَ عَلِيٌّ لِشَرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ حِيْنَ رَجَمَهَا، وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُحْبَسَ حَتّٰى تَضَعَ

✲✲ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب شراحہ ہمدانیہ کوسنگسار کروایا تھا تو اس کے لئے گڑھا کھودوادیا تھا اس سے پہلے انہوں نے اس خاتون کے بارے میں حکم دیا تھا کہ جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی اس وقت تک اسے قید رکھا جائے۔

13352 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُحْفَرُ لِلْمَرْجُوْمِ حَتّٰى يَغِيبَ بَعْضُهُ

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس کوسنگسار کرنا ہو اس کے لئے گڑھا کھودا جائے گا یہاں تک کہ اس کا کچھ حصہ اس گڑھے میں چھپ جائے۔

13353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِشَرَاحَةَ فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَالَ: " الرَّجْمُ رَجْمَانِ رَجْمُ سِرٍّ، وَرَجْمُ عَلَانِيَةٍ، فَاَمَّا رَجْمُ الْعَلَانِيَةِ: فَالشُّهُوْدُ، ثُمَّ الْاِمَامُ، وَاَمَّا رَجْمُ السِّرِّ: فَالْاِعْتِرَافُ، فَالْاِمَامُ، ثُمَّ النَّاسُ "

قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَرْبٍ يَعْنِي سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ هُذَيْلٍ، وَعِدَادُهُ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ رَجَمَ شَرَاحَةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ مَاتَتْ هٰذِهِ عَلٰى شَرِّ حَالِهَا . فَضَرَبَنِيْ بِقَضِيبٍ - اَوْ بِسَوْطٍ - كَانَ فِي يَدِهٖ حَتّٰى اَوْجَعَنِي . فَقُلْتُ: قَدْ اَوْجَعْتَنِي . قَالَ: وَاِنْ اَوْجَعْتُكَ. قَالَ : فَقَالَ: اِنَّهَا لَنْ تُسْاَلَ عَنْ ذَنْبِهَا هٰذَا اَبَدًا كَالدَّيْنِ يُقْضٰى

قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ شَرَاحَةَ جَاءَ اَوْلِيَاؤُهَا فَقَالُوا: كَيْفَ نَصْنَعُ بِهَا؟ فَقَالَ: اصْنَعُوا بِهَا مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَوْتَاكُمْ - يَعْنِيْ مِنَ الْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا -

✲✲ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس شراحہ نامی خاتون کو لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اسے کوڑے لگوائے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کروادیا' پھر ارشاد فرمایا: سنگسار کرنا دو قسم کا ہوتا ہے ایک سنگسار کرنا پوشیدہ ہوتا ہے' اور ایک سنگسار کرنا اعلانیہ ہوتا ہے' جو سنگسار اعلانیہ ہوتا ہے وہ گواہوں اور پھر امام سے شروع ہوتا ہے' اور جو سنگسار پوشیدہ ہوتا ہے وہ اعتراف پر مبنی ہوتا ہے اس میں پہلے امام پتھر مارتا ہے پھر لوگ مارتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص' جس کا شمار قریش میں ہوتا تھا' اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا جب انہوں نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروایا تھا میں نے کہا: اس خاتون کا انتقال تو بہت برے حال میں ہوا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے چھڑی کے ذریعے مارا' جو ان کے ہاتھ میں موجود تھی جس سے مجھے تکلیف محسوس ہوئی میں نے کہا: آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اور بھی تکلیف پہنچاؤں گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب اس عورت سے اس گناہ کے بارے میں کبھی حساب نہیں

لیا جائے گا یہ اُس قرض کی مانند ہے جسے ادا کر دیا گیا ہو۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروا دیا تو اس کے اولیاء آئے اور انہوں نے کہا: ہم اس کا کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ وہ کچھ کرو جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو یعنی غسل دو اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

13354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِيًّا، جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: اَجْلِدُكِ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاَجْلِدُكِ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ قتادہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کوڑے لگوائے تھے اور جمعہ کے دن سنگسار کروایا تھا اور یہ فرمایا تھا میں اللہ کی کتاب کے حکم کے تحت تمہیں کوڑے لگا رہا ہوں اور اللہ کے رسول کی سنت کے تحت تمہیں کوڑے لگا رہا ہوں۔

13355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ قَالَ: اَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ هُذَيْلٍ، وَعِدَادُهُ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَنْ عَمِلَ سُوءً فَاُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةٌ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص، جس کا شمار قریش میں ہوتا ہے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کوئی برا عمل کرے اور اس پر حد جاری ہو جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جائے گی۔

13356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الثَّيِّبِ: اَجْلِدُهَا بِالْقُرْآنِ، وَاَرْجُمُهَا بِالسُّنَّةِ. قَالَ: وَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ثیبہ عورت (جو زنا کی مرتکب ہوتی ہے) کے بارے میں یہ فرمایا ہے: میں قرآن کے حکم کے مطابق اسے کوڑے لگواؤں گا اور سنت کے حکم کے تحت اسے سنگسار کروں گا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند بیان فرمایا ہے۔

13357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَرْجُومِ جَلْدٌ، بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ رَجَمَ وَلَمْ يَجْلِدْ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کو سنگسار کیا جائے گا اسے کوڑے مارنے کی سزا نہیں دی جائے گی ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا (اور اس مجرم کو) کوڑے نہیں مارے تھے۔

13358 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْجَلْدَ مَعَ الرَّجْمِ، وَيَقُولُ قَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْجَلْدَ

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سنگسار کرنے کے ہمراہ کوڑے لگانے کا انکار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے (اس قسم کے مجرم کو) سنگسار کروایا تھا (کسی بھی حدیث میں) اس کو کوڑے لگوانے کا ذکر نہیں ہے۔

13359 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ تَرَبَّدَ لِذٰلِكَ وَجْهُهُ قَالَ: " فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَقِيَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: خُذُوْا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ، ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ،

٭٭ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرہ پر پسینہ آجاتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن آپ ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو آپ ﷺ کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے حکم حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے خواتین کے بارے میں حکم بیان کردیا ہے اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے گا' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر پتھروں کے ذریعے سنگسار کردیا جائے گا اور اگر کنوارہ کنواری کے ساتھ زنا کرے گا' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا۔

13360 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

13361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ اَوْ يُنْفَيَانِ، وَالثَّيِّبَانِ يُرْجَمَانِ وَلَا يُجْلَدَانِ، وَالشَّيْخَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ

٭٭ اعمش نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا کرنے والے کنوارے افراد کو سنگسار کیا جائے گا' یا جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ کو سنگسار کیا جائے گا اور انہیں کوڑے نہیں لگائے جائیں گے اور بڑی عمر کے لوگوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔

13362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ فِي الرَّجُلِ الثَّيِّبِ يَزْنِي، ثُمَّ يُجْلَدُ وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ يَكْبُرُ، ثُمَّ يَعْلَمُ ذٰلِكَ قَالَ: يُرْجَمُ قَالَ: قَدْ اَخْبَرَنِي بِهِ اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا: جَلَدَ وَرَجَمَ

٭٭ سفیان ثوری نے شادی شدہ شخص کے زنا کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: پھر اسے کوڑے لگائے جائیں گے وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہیں پھر انہیں اس روایت کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا: انہیں صرف سنگسار کیا جائے گا۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابوحصین نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی لگوائے تھے

اور سنگسار بھی کروایا تھا۔

13363 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ لِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: كَاَيِّنْ تَقْرَئُونَ سُورَةَ الْاَحْزَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِمَّا ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ، وَاِمَّا اَرْبَعًا وَسَبْعِينَ. قَالَ: اَقَطُّ؟ اِنْ كَانَتْ لَتُقَارِبُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، اَوْ لَهِيَ اَطْوَلُ مِنْهَا، وَاِنْ كَانَتْ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. قَالَ: قُلْتُ: اَبَا الْمُنْذِرِ وَمَا آيَةُ الرَّجْمِ؟ قَالَ: اِذَا زَنَيَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ، فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنَا اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ اُصِيبُوا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ فَذَهَبَتْ حُرُوفٌ مِنَ الْقُرْآنِ "

❊❊ زربن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم لوگ سورۃ احزاب میں کتنی آیات کی تلاوت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: 73 آیات کی یا شاید 74 آیات کی انہوں نے فرمایا: بس اتنی ہی؟ یہ سورت، سورت بقرہ جتنی تھی بلکہ اس سے کچھ لمبی تھی اور اس میں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیات بھی موجود تھیں

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابومنذر! سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ جب بڑی عمر کا مرد اور عورت زنا کرلیں تو انہیں لازمی طور پر سنگسار کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ سزا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے ان میں سے کئی لوگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کے موقع پر شہید ہو گئے تو قرآن کے کچھ حروف رخصت ہو گئے۔

13364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُنَادِيًا فَنَادَى اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُخْدَعُنَّ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ، فَاِنَّهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَرَاْنَاهَا، وَلٰكِنَّهَا ذَهَبَتْ فِي قُرْآنٍ كَثِيرٍ ذَهَبَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَمَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدْ رَجَمَ، وَرَجَمْتُ بَعْدَهُمَا، وَاِنَّهُ سَيَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُونَ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا اُدْخِلُوهَا

❊❊ یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا اس نے اعلان کیا کہ اکٹھے ہو جائیں! پھر وہ منبر پر کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی تھی ہم نے اسے پڑھا تھا لیکن قرآن کا بہت سا حصہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ رخصت ہو گیا اور اس آیت کے حکم کے تحت نبی اکرم ﷺ نے سنگسار کروایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا ان دونوں کے بعد میں نے سنگسار کروایا عنقریب اس امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو سنگسار کرنے کے حکم کا انکار کریں گے اور وہ اس بات کا بھی انکار کریں گے کہ سورج (قیامت سے پہلے) مغرب کی طرف سے طلوع ہو گا وہ شفاعت کا انکار کریں گے وہ حوض کوثر کا انکار کریں گے وہ دجال کا انکار کریں گے وہ قبر کے عذاب کا انکار کریں گے اور وہ اس بات کا انکار کریں گے کہ کچھ لوگوں کو جہنم میں داخل کیے جانے کے بعد انہیں اس میں سے نکال لیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهٗ، وَيَجِيءُ بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے اور تین گواہ لے آئے جو گواہی دے دیں

13365 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَلِيُّ بْنُ حُصَيْنٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى عَلَى الْمَرْاَةِ رَجْمًا شَهِدَ عَلَيْهَا ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، وَزَوْجُهَا الرَّابِعُ بِالزِّنَا، وَيَقُوْلُ: يُلَاعِنُهَا. قَالَ: وَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: مَا اُرَاهَا اِلَّا تُرْجَمُ

* * ابوشعثاء فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسی خاتون کو سنگسار کرنے کے قائل نہیں تھے۔ وہ خاتون جس کے خلاف تین آدمیوں نے گواہی دی ہو اور چوتھا گواہ اس خاتون کا شوہر ہو وہ یہ فرماتے تھے: وہ شخص اس عورت کے ساتھ لعان کر سکتا ہے۔

ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت کو سنگسار کر دینا چاہیے۔

13366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِى امْرَاَةٍ شَهِدَ عَلَيْهَا اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا قَالَ: يُلَاعِنُهَا زَوْجُهَا، وَيُجْلَدُ الثَّلَاثَةُ. قَالَ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: تُرْجَمُ

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی خاتون کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے خلاف چار آدمی زنا کے بارے میں گواہی دے دیتے ہیں اور ان چار میں سے ایک اس عورت کا شوہر ہوتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اس عورت کا شوہر اس کے ساتھ لعان کرے گا اور بقیہ تین افراد کو کوڑے لگائے جائیں گے

راوی بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: ایسی عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

13367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا كَانُوْا اَرْبَعَةً اَحَدُهُمُ الزَّوْجُ اَحْرَزُوْا ظُهُوْرَهُمْ، وَاُقِيمَ الْحَدُّ. قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: يُضْرَبُوْنَ حَتّٰى يَجِيءَ مَعَهُمْ رَابِعٌ غَيْرُ الزَّوْجِ

* * سلیمان شیبانی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب چار افراد ہوں اور ان میں سے ایک عورت کا شوہر ہو تو وہ لوگ اپنی پشت کو محفوظ کر لیں گے اور حد جاری کر دی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے لوگوں کی پٹائی کی جائے گی جب تک ان کے ساتھ چوتھا فرد وہ نہیں

آتا جو عورت کا شوہر نہ ہو۔

13368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ وَجَاءَ بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ، قَالَا: يُجْلَدُوْنَ، وَلَا يُلَاعِنُهَا زَوْجُهَا

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور تین لوگ لے آتا ہے جو گواہی دے دیتے ہیں تو یہ دونوں حضرات (یعنی زہری اور قتادہ) فرماتے ہیں: ان لوگوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اس عورت کا شوہر اس عورت کے ساتھ لعان نہیں کرے گا۔

13369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهُ، وَجَاءَ بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ، فَجُلِدُوا الْحَدَّ، ثُمَّ جَاءَ بِرَجُلَيْنِ فَشَهِدَا قَالَ: يُجْلَدَانِ، وَيُحَدُّ مَعَهُمَا؛ لِاَنَّهُ اَعْقَبَ شَهَادَةً خَالَفَ الْحَقَّ بَعْدَمَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، كَاَنَّهُ يَعْنِيْ اَنَّ الزَّوْجَ قَدْ لَاعَنَ، ثُمَّ جَاءَ بِشُهَدَاءَ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور تین آدمی لے آتا ہے جو گواہی دے دیتے ہیں (تو زہری فرماتے ہیں:) ان لوگوں کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے اگر وہ دو آدمی لے کے آتا ہے جنہوں نے گواہی دی ہو تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ان دونوں کے ساتھ اس شخص پر حد جاری ہوگی کیونکہ اس نے ایک ایسی گواہی دی ہے جو حق کے برخلاف ہے اور اس کے بعد ہے جب حدود واقع ہو جائیں شاید ان کی مراد یہ تھی کہ شوہر نے لعان کیا اور پھر گواہ پیش کیے۔

بَابُ الرَّجُلُ يَقْذِفُ الرَّجُلَ، وَيَجِيءُ بِثَلَاثَةٍ وَّامْرَاَتَيْنِ

باب: جب ایک شخص دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگائے اور تین مردوں اور دو خواتین کو (گواہ کے طور پر پیش کردے)

13370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلَهُ وَبْرَةُ عَنْ ثَلَاثِ نَفَرٍ وَّامْرَاَتَيْنِ شَهِدُوا عَلٰى امْرَاَةٍ بِالزِّنَا، فَقَالَ: لَا، اِلَّا هٰكَذَا - وَاَشَارَ بِاَرْبَعِ اَصَابِعَ - يَقُوْلُ: اِلَّا الْاَرْبَعَةَ

✵✵ سالم نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وبرہ نے ان سے تین افراد اور دو خواتین کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے خلاف زنا کے حوالے سے گواہی دے دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں صرف یہ ہوگا انہوں نے اپنی چار انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا کہ چار مرد گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

13371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَوْ شَهِدَ سِتُّ نِسْوَةٍ عَلٰى زِنًا مَعَ رَجُلٍ قَالَ: لَا، اِلَّا ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَّامْرَاَتَانِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء دریافت کیا: اگر چھ خواتین ایک آدمی کے ساتھ کسی کے خلاف زنا کی

گواہی دے دیتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں البتہ اگر تین مرد اور دو خواتین ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

13372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ مَنْ يَرْضَى بِهٖ كَاَنَّهُ ابْنُ طَاوُسٍ، فَاِنَّهُ يُجِيزُ شَهَادَةَ النِّسَاءِ مَعَهُنَّ الرِّجَالُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا الزِّنَا، مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ لَا يَنْبَغِي لَهُنَّ اَنْ يَنْظُرْنَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ: وَالرَّجُلُ يَنْبَغِي لَهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْلَمَهٗ

❋❋ ابن حجیر نے قابل اعتماد شخص کے حوالے سے شاید وہ طاؤس کے صاحبزادے ہیں ان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے خواتین کی گواہی کو درست قرار دیا ہے جبکہ وہ گواہی مردوں کے ساتھ ہو البتہ زنا کے بارے میں یہ گواہی درست نہیں ہوسکتی کیونکہ زنا کے بارے میں خواتین کو اس بات حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کے خلاف اس کی گواہی دیں وہ فرماتے ہیں: آدمی کے لئے مناسب یہ ہے کہ آدمی اس بات کا جائزہ لے تاکہ اسے اس بات کا علم ہو جائے۔

13373 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ شَهِدَ سِتُّ نِسْوَةٍ وَّرَجُلٌ بِالزِّنَا قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُنَّ فِي ذٰلِكَ. قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي حَدٍّ، وَلَا نِكَاحٍ، وَلَا طَلَاقٍ

❋❋ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کے خلاف چھ خواتین اور ایک مرد زنا کی گواہی دے دیتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں: خواتین کی گواہی اس بارے میں درست نہیں ہوگی حد نکاح اور طلاق کے بارے میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے۔

13374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُوْدِ، وَلَا شَهَادَةُ رَجُلٍ عَلٰى شَهَادَةِ رَجُلٍ، وَلَا تُكْفَلُ فِي حَدٍّ

❋❋ امام شعبی فرماتے ہیں: حدود میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے اور ایک شخص کی گواہی کے بارے میں دوسرے شخص کی گواہی قبول نہیں ہوتی اور حد کے بارے میں کسی کو ضامن نہیں بنایا جاتا۔

13375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُوْدِ

❋❋ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ، وَيَجِيءُ بِثَلَاثَةٍ

باب: جب کوئی شخص زنا کا الزام لگائے اور تین گواہ لے آئے

13376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ، ثُمَّ يَاْتِي بِثَلَاثَةٍ يَشْهَدُوْنَ قَالَ: يُجْلَدُوْنَ، وَيُجْلَدُ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِاَرْبَعَةٍ، فَاِنْ جَاءَ بِاَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا جَمِيعًا اُقِيمَ الْحَدُّ

❋❋ قتادہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو کسی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر تین گواہ لے آتا ہے جو گواہی دے دیتے ہیں تو قتادہ فرماتے ہیں: ان سب کو (یعنی تینوں گواہوں کو) کوڑے لگائے جائیں گے اور اس شخص کو (جس نے

زنا کا الزام لگایا ہے) کوڑے لگائے جائیں گے شرط یہ ہے کہ وہ چار گواہ لے کر آئے اگر وہ چار گواہ لے آتا ہے اور وہ سب گواہی دے دیتے ہیں تو پھر حد قائم کر دی جائے گی۔

13377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُضْرَبُوْنَ حَتّٰى يَأْتِيَ بِرَابِعٍ

٭٭ بیان نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ان لوگوں کی پٹائی کی جائے گی جب تک وہ چوتھا گواہ نہیں لے کر آتے۔

13378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَفَا امْرَاَةً لَهُ، وَجَاءَ بِثَلَاثَةٍ، فَجُلِدُوا الْحَدَّ، ثُمَّ جَاءَ بِرَجُلَيْنِ، فَشَهِدُوا قَالَ: يُجْلَدَانِ وَيُحَدُّ مَعَهُمَا؛ لِاَنَّهُ اَعْقَبَ بِشَهَادَةٍ تُخَالِفُ الْحَقَّ بَعْدَمَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، كَاَنَّهُ يَعْنِي اَنَّ الزَّوْجَ قَدْ لَاعَنَ، ثُمَّ جَاءَ بِرَجُلَيْنِ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی بیوی عورت پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور تین گواہ لے آتا ہے پھر ان لوگوں کو حد کے طور پر کوڑے لگا دیے جاتے ہیں پھر وہ دو اور گواہ لے آتا ہے اور وہ گواہی دے دیتے ہیں تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو بھی کوڑے لگائے جائیں گے اور ان دونوں کے ہمراہ اس شخص پر بھی حد جاری کی جائے گی کیونکہ اس نے حدود جاری ہو جانے کے بعد ایسی گواہی پیش کی ہے جو حق کے برخلاف ہے گویا ان کی مراد یہ تھی: یہ اس طرح ہوگا جیسے شوہر نے لعان کیا اور پھر دو گواہ بھی لے آیا۔

بَابُ شَهَادَةِ اَرْبَعَةٍ عَلٰى امْرَاَةٍ بِالزِّنَا وَاخْتِلَافِهِمْ فِي الْمَوْضِعِ

باب: چار گواہوں کا کسی عورت کے خلاف زنا کی گواہی دینا اور مقام کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہونا

13379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي اَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ عَلٰى امْرَاَةٍ بِالزِّنَا، فَاِذَا هِيَ عَذْرَاءُ، فَقَالَ: اَضْرِبُهَا، وَعَلَيْهَا خَاتَمُ رَبِّهَا فَتَرَكَهَا وَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ

٭٭ سفیان ثوری نے امام شعبی کے حوالے سے چار ایسے گواہوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے جو کسی عورت کے خلاف زنا کی گواہی دے دیتے ہیں اور وہ عورت کنواری ہوتی ہے تو امام شعبی نے فرمایا: میں اس عورت کی پٹائی کروں گا اس عورت پر اس کے مالک کی مہر ہے پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے حد کو پرے کر دیا۔

13380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي اَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلٰى امْرَاَةٍ بِالزِّنَا، ثُمَّ اخْتَلَفُوا فِي الْمَوْضِعِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بِالْكُوفَةِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بِالْبَصْرَةِ. قَالَ: يُدْرَاُ عَنْهُمْ جَمِيعًا

٭٭ حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے چار ایسے گواہوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دے دی اور پھر اس مقام کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو گیا بعض نے کہا کہ اس نے زنا کوفہ

میں کیا تھا اور بعض نے کہا کہ بصرہ میں کیا تھا تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: ان سب لوگوں سے حد کو پرے کر دیا جائے گا۔

13381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ فِى امْرَاَةٍ شَهِدَ عَلَيْهَا اَرْبَعَةٌ عُدُولٌ بِالزِّنَا، وَاَتَى اَرْبَعَةٌ عُدُولٌ فَشَهِدُوا بِاللّٰهِ لَكَانَتْ عِنْدَنَا لَيْلَةَ شَهِدُوا هٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا تَزْنِىْ، وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ لَكَذَبَةٌ اٰثِمَةٌ وَكِلَا الْفَرِيقَيْنِ عُدُولٌ مَقْبُولَةٌ شَهَادَتُهُمْ. قَالَ: سَوَاءٌ عَدْلُهُمْ. قَالَ: يُحَدُّ الَّذِينَ قَفَوْهَا اِذَا سَمَّوْا لَيْلَةً وَاحِدَةً لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيهَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: جب کسی عورت کے خلاف چار عادل گواہ گواہی دے دیں اور پھر چار دوسرے عادل گواہ آئیں اور پھر اللہ کے نام کی گواہی دیں کہ یہ عورت فلاں رات میں ہمارے پاس تھی۔ حالانکہ دونوں فریق عادل ہیں جن کی گواہی قبول کی جاتی ہے اور ان کا عادل ہونا برابر ہے۔

تو ابن شہاب کہتے ہیں: ان لوگوں پر حد جاری کی جائے گی جنہوں نے اس پر الزام لگایا ہے جبکہ انہوں نے ایک ہی رات کا نام لیا ہو اور اس رات کے بارے میں اختلاف نہ ہو۔

بَابُ السِّحَاقَةِ

باب: عورتوں کا ہم جنس پرستی کرنا

13382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبَةَ، وَالْمَرْكُوبَةَ

❊❊ سعید بن ثابت نے حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہونے والی عورت اور جس پر سواری کی جائے اس پر لعنت کی ہے۔

13383 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: اَدْرَكْتُ عُلَمَاءَ نَا يَقُولُونَ فِى الْمَرْاَةِ تَاْتِى الْمَرْاَةَ بِالرَّفْغَةِ وَاَشْبَاهِهَا، تُجْلَدَانِ مِائَةً مِائَةً، الْفَاعِلَةُ وَالْمَفْعُولَةُ بِهَا

❊❊ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے علماء کو پایا ہے کہ وہ عورت کے دوسری عورت کے ساتھ جنسی نوعیت کے تعلقات کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: ان دونوں عورتوں کو ایک ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے عمل کرنے والی کو بھی اور جس کے ساتھ وہ عمل کیا گیا ہے اس کو بھی۔

13384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِى الْمَرْاَةِ تَاْتِى الْمَرْاَةَ بِالرَّفْغَةِ قَالَ: تُجْلَدَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مِائَةً

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسری عورت کے ساتھ جنسی نوعیت کے تعلقات قائم کرتی ہے تو زہری فرماتے ہیں: ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلٰى نَفْسِهِ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِ شَهَادَاتٍ

باب: جب کوئی شخص اپنے خلاف چار سے زیادہ مرتبہ گواہی دیدے

13385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: ثَيِّبٌ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ اَرْبَعًا اَوْ يُكَبِّرَ قَالَ: يُنَكَّلُ بِهِمَا. قَالَ: غَيْرُ حَدٍّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ: ذَكَرَ اَمْرَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الَّتِي قَضٰى فِيهَا عَبْدُ الْمَلِكِ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَصْحَابِنَا، يُحَدِّثُ، عَنِ امْرَاَةٍ بِالْيَمَنِ اعْتَرَفَتْ عَلٰى نَفْسِهَا بِالزِّنَا، فَكَتَبَ فِيهَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَكَتَبَ اَنِ احْبِسْهَا سَنَةً، ثُمَّ سَلْهَا بَعْدَ كُلِّ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ اَرْبَعَ مِرَارٍ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ اَوْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ اَوْ تِسْعَةِ شُهُورٍ، ثُمَّ نَكَلَتْ بَعْدَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَتُرِكَتْ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّ اعْتِرَافَهَا الْاَوَّلَ كَانَ عِنْدَهُ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شادی شدہ شخص اپنے خلاف تین مرتبہ گواہی دے دیتا ہے پھر وہ چار مرتبہ مکمل ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا ہے یا تکبیر کہہ دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: دونوں مرتبہ میں اسے سزا دی جائے گی انہوں نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ ذکر کیا جس کے بارے میں عبدالملک نے فیصلہ دیا تھا ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بعض اصحاب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے زنا کرنے کا اعتراف کر لیا تو محمد بن یوسف نامی شخص نے اس عورت کے بارے میں خلیفہ عبدالملک کو خط لکھا تو خلیفہ نے لکھا کہ تم اس عورت کو ایک سال تک کے لئے قید رکھو پھر ہر تین مہینے کے بعد اس عورت سے دریافت کرواگر وہ چار مرتبہ اعتراف کر دے تو اسے سنگسار کر دینا اس عورت نے تین ماہ کے بعد یا چھ ماہ کے بعد یا نو ماہ کے بعد اعتراف کر لیا تو بارہ ماہ کے بعد اس نے انکار کر دیا تو اسے چھوڑ دیا گیا ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا پہلا اعتراف اس کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔

13386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ، ثُمَّ يُنْكِرُ قَالَ: لَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ اِذَا اَنْكَرَ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ، وَاِنِ اعْتَرَفَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اعتراف کرتا ہے' اور پھر انکار کر دیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی جب اس نے اعتراف کرنے کے بعد انکار کر دیا ہو' خواہ وہ چار مرتبہ اعتراف کر چکا ہو۔

13387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَوْ اَرْبَعًا، ثُمَّ نُكِّلَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ تَعْزِيرٌ وَلَا شَيْءٌ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے اپنے خلاف تین مرتبہ گواہی دی یا چار مرتبہ گواہی دی

پھر اس نے انکار کر دیا' تو وہ فرماتے ہیں: اس پر سزا لازم نہیں ہوگی نہ ہی کوئی چیز لازم ہوگی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

13388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ سَرَقَ وَاحِدَةً، ثُمَّ نَزَعَ قَالَ: حَسِبَهُ قُلْتُ: لِمَ لَا يَكُوْنُ مِثْلَ الزِّنَا حَتّٰى يَشْهَدَ مَرَّتَيْنِ عَلٰى نَفْسِهِ بِالسَّرِقَةِ قَالَ: لَيْسَ مِثْلَهُ. قِيلَ فِي ذٰلِكَ: وَلَمْ يُقَلْ فِي هٰذَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنے خلاف یہ گواہی دے دیتا ہے کہ اس نے ایک مرتبہ چوری کی ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کو پکڑ لیا جائے گا۔

میں نے دریافت کیا: یہ زنا کی مانند کیوں نہیں ہوگا؟ خواہ وہ اپنے خلاف دو مرتبہ چوری کرنے کی گواہی دیدے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کی مانند نہیں ہے اس بارے میں جو بات کہی گئی ہے وہ اس بارے میں نہیں کہی گئی ہے۔

13389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اعْتَرَفَ بَعْدَ عُقُوبَةٍ، فَلَا يُؤْخَذُ بِهٖ فِي حَدٍّ وَلَا غَيْرِهٖ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص سزا مل جانے کے بعد اعتراف کرے تو اس پر پکڑ نہیں کی جائے گی نہ حد میں اور نہ حد کے علاوہ کسی اور معاملے میں۔

بَابُ الْحُرِّ يَزْنِيْ بِالْاَمَةِ وَقَدْ اُحْصِنَ

باب: جب کوئی آزاد شخص جو محصن ہو اور وہ کسی اور کنیز کے ساتھ زنا کر لے

13390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا زَنٰى حُرٌّ بِاَمَةٍ رُجِمَ اِذَا كَانَ قَدْ اُحْصِنَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی آزاد شخص کسی کنیز کے ساتھ زنا کر لے تو اسے سنگسار کیا جائے گا' جب کہ وہ محصن ہو

13391 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُرْجَمُ اِذَا زَنٰى بِكْرٌ اَوْ ثَيِّبٌ بِاَمَةٍ يُجْلَدَانِ مِائَةً، وَيُنْفَيَانِ سَنَةً. قَالَ: وَكَذٰلِكَ اِنْ زَنَتْ حُرَّةٌ بِعَبْدٍ. وَكَانَ يَقُوْلُ: قَبْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقَالَهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسے شخص کو سنگسار نہیں کیا جائے گا' جب کسی کنوارے یا شادی شدہ نے کنیز کے ساتھ زنا کیا ہو ان دونوں کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا وہ فرماتے ہیں: اسی طرح اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کے ساتھ زنا کر لیتی ہے تو بھی یہی حکم ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اس سے پہلے ان کی رائے اور تھی یہاں تک کہ انہوں نے اس بارے میں حبیب بن ثابت کا موقف سنا تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دے دیا۔

13392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فِي الْحُرِّ يَزْنِي بِالْأَمَةِ عَلَيْهِ الرَّجْمُ إِنْ كَانَ قَدْ أُحْصَنَ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی آزاد شخص کنیز کے ساتھ زنا کرلے تو اسے سنگسار کیا جائے گا بشرطیکہ وہ آزاد شخص محصن ہو۔

بَابُ لَا حَدَّ عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ، وَوَقْتُ الْحُلُمِ

باب: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی جو بالغ نہ ہوا ہو نیز بالغ ہونے کے وقت کا بیان

13393 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: غُلَامٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ يَبْلُغْ أَنْ يُنْزِلَ، ثُمَّ زَنَى بَعْدَ ذٰلِكَ، أَيُرْجَمُ؟ قَالَ: مَا أَرَى أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يُنْزِلَ إِذَا أَصَابَهَا قُلْتُ: شَهِدَ رَجُلَانِ لَرَأَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا يُرِيدَانِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: يُنَكَّلَانِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَقُولُ أَنَا: لَا يُحَدَّانِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا لَمْ يَشْهَدَا عَلَى الزِّنَا، وَلٰكِنْ يُنَكَّلَانِ نَكَالًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک لڑکا کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے وہ ابھی اس عمر تک نہیں پہنچا کہ اسے انزال ہو پھر وہ زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو کیا اسے سنگسار کر دیا جائے گا انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک اسے اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جا سکتا جب تک اسے انزال نہیں ہو جاتا میں نے کہا: اگر دو آدمی یہ گواہی دے دیتے ہیں ہم نے لڑکے کو دیکھا ہے کہ وہ عورت کے پیٹ پر سوار تھا اور وہ دونوں اس کا ارادہ کرتے ہیں' تو عطاء نے فرمایا: ان دونوں کو سزا دی جائے گی ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں ان دونوں پر حد جاری نہیں ہوگی کیونکہ ان دونوں نے زنا کے بارے میں گواہی نہیں دی ہے' البتہ ان دونوں کو سزا دی جائے گی۔

13394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ فِي جَارِيَةٍ بَنَى بِهَا زَوْجُهَا، وَلَمْ تَكُنْ حَاضَتْ، ثُمَّ أَتَتِ الْفَاحِشَةَ، قَالَا: إِنْ كَانَ مِثْلُهَا تَحِيضُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْحَدُّ، وَإِلَّا فَلَا

٭٭ زہری اور حماد نے ایسی کنیز کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جس کا شوہر اس کی رخصتی کروا لیتا ہے' اور لڑکی کو ابھی حیض نہیں آیا ہوتا پھر وہ زنا کا ارتکاب کر لیتی تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر اس کی عمر کی عورتوں کو حیض آجاتا ہے' تو اس عورت پر حد واجب ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔

13395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الصِّبْيَانِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ حَدٌّ حَتّٰى يَحْتَلِمُوا أَوْ تَحِيضَ الْجَوَارِي، وَمَنْ قَذَفَهُمْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ؛ لِأَنَّهُ لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِمُ الْحُدُودُ، فَلَا حَدَّ عَلٰى مَنْ قَفَاهُمْ، إِذَا قَفَاهُمْ خَاصَّةً لَا يَذْكُرُ آبَاءَهُمْ، وَلَا يَذْكُرُ أُمَّهَاتِهِمْ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے بچوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان پر حد جاری نہیں ہوگی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتے یا لڑکی ہو' تو اسے حیض نہیں آجاتا اور جو شخص ان پر زنا کا الزام لگائے گا' اس پر بھی حد جاری نہیں ہوگی کیونکہ جب

ان پر حد جاری نہیں ہو رہی تو جوان پر الزام لگائے گا' اس پر بھی حد جاری نہیں ہوگی بشرطیکہ الزام لگانے والے نے بطورِ خاص ان پر الزام لگایا ہو اس نے ان کے آباؤ اجداد یا ماؤں کا ذکر نہ کیا ہو۔

13396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْحُلُمَ اَدْنَاهُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَاَقْصَاهُ ثَمَانِ عَشْرَةَ، فَاِذَا جَاءَتِ الْحُدُوْدُ اُخِذَ بِاَقْصَاهَا

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں ہم نے یہ بات سن رکھی ہے: بالغ ہونے کی کم از کم عمر 14 سال ہے' اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ سال ہے' تو جب حدود کا معاملہ آئے گا' تو اس میں دور کی مدت کو اختیار کیا جائے گا۔

13397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ قَالَ: ابْتَهَرَ ابْنُ اَبِى الصَّعْبَةِ بِامْرَاَةٍ فِى شِعْرِهِ، فَرُفِعَ اِلَى عُمَرَ فَقَالَ: انْظُرُوا اِلَى مُؤْتَزَرِهِ، فَلَمْ يُنْبِتْ قَالَ: لَوْ كُنْتَ اَنْبَتَّ بِالشَّعْرِ لَجَلَدْتُكَ الْحَدَّ

✵✵ محمد بن حبان بیان کرتے ہیں: ابوصعبہ کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ جنسی نوعیت کا عمل کیا' یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس لڑکے کے زیرناف حصے کا جائزہ لو (جب جائزہ لیا گیا تو) تو اس کے زیرناف بال نہیں اُگے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارے زیرناف بال اُگے ہوئے ہوتے' تو میں تمہیں حد کے طور پر کوڑے لگواتا۔

13398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ عُثْمَانَ اُتِىَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ فَقَالَ: انْظُرُوا اِلَى مُؤْتَزَرِهِ فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَجِدُوهُ اَنْبَتَ فَلَمْ يُقْطَعْ

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا' جس نے چوری کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے زیریں حصے کا جائزہ لو! لوگوں نے اس کا جائزہ لیا تو ابھی اس کے زیرناف بال نہیں اگے تھے تو اس لڑکے کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے۔

13399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اُتِىَ بِجَارِيَةٍ لَمْ تَحِضْ سَرَقَتْ فَلَمْ يَقْطَعْهَا

✵✵ ابوسلمہ نے حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک لڑکی کو لایا گیا جس کو ابھی حیض نہیں آیا تھا اس نے چوری کی تھی' تو اس کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے۔

13400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِى الصَّغِيرِ يُصِيبُ، وَلَا يُنْزِلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَلَا عَلَيْهَا حَتّٰى يَحْتَلِمَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے کم عمر لڑکے کے بارے میں فرماتے ہیں: جو صحبت کر لیتا ہے' لیکن اسے انزال نہیں ہوا ہوتا (یا وہ ابھی بالغ نہیں ہوا ہوتا) تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسے بچے پر حد جاری نہیں ہوگی' اور نہ ہی عورت پر حد جاری ہوگی جب تک

اس لڑکے کو احتلام نہیں ہو جاتا۔

بَابُ الصَّغِيْرِ يَزْنِي بِالْكَبِيرَةِ

باب: کم سن لڑکے کا بڑی عمر کی عورت کے ساتھ زنا کرنا

13401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِنْ أَصَابَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، وَهُوَ صَغِيرٌ أَوْ هُوَ كَبِيرٌ، وَهِيَ صَغِيرَةٌ أُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُقَامُ عَلَيْهَا، وَإِنْ كَانَ صَغِيرًا افْتَضَّ بِكْرًا حُدَّ، وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ فِي مَالِهِ لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

✻✻ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اگر لڑکا عورت کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ عورت بڑی عمر کی ہو اور لڑکا کم سن ہو یا لڑکا بڑا ہو اور لڑکی کم سن ہو تو بڑی عمر کے فرد پر حد جاری کی جائے گی چھوٹی عمر کے فرد پر حد جاری نہیں کی جائے گی' اور لڑکا کم سن ہو اور وہ کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کر لے تو اس پر حد جاری کی جائے گی' اور اس کے مال میں سے اس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی مہر کی ادائیگی اس کے خاندان پر لازم نہیں ہوگی۔

13402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْأَكْبَرَيْنِ إِذَا أَصَابَ صَغِيرٌ كَبِيرَةً، أَوْ أَصَابَ كَبِيرٌ صَغِيرَةً

✻✻ اسماعیل نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو عمر میں بڑا ہوگا' اس پر حد جاری کی جائے گی خواہ کم سن لڑکا بڑی عمر کی عورت کے ساتھ زنا کر لے یا بڑی عمر کا شخص' چھوٹی عمر کی لڑکی کے ساتھ (زنا کر لے)۔

13403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْكَبِيرِ، وَلَيْسَ عَلَى الصَّغِيرِ حَدٌّ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: بڑی عمر کے فرد پر حد قائم کی جائے گی چھوٹی عمر کے (نابالغ) فرد پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

بَابُ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا

باب: جب کوئی شخص عورت کو طلاق دے اور پھر اس کے ساتھ صحبت کر لے

13404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ شَهِيدَيْنِ وَهُوَ غَائِبٌ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَدِمَ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَأَصَابَهَا، وَقَالَ: الشَّاهِدَانِ شَهِدْنَا لَقَدْ طَلَّقَهَا قَالَا: يُحَدُّ مِائَةً، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَإِذَا هُوَ جَحَدَ فَقَالَ: وَاللَّهِ، لَقَدْ شَهِدَ هَذَانِ عَلَيَّ بِبَاطِلٍ، وَإِنِ اعْتَرَفَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا رُجِمَ

✻✻ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دو گواہوں کی موجودگی میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے وہ تین طلاقیں دیتا ہے' اور اس وقت بیوی کے پاس موجود نہیں ہوتا پھر وہ اپنے شہر واپس آتا ہے' اور اپنی

بیوی کے ساتھ قربت کر کے صحبت کر لیتا ہے' تو گواہ یہ کہتے ہیں: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس مرد نے اس عورت کو طلاق دے دی ہوئی ہے' تو زہری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو حد کے طور پر ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی' یہ اس وقت ہوگا' اگر مرد انکار کر دیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! ان دونوں آدمیوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہی دی ہے' لیکن اگر وہ یہ اعتراف کر لے کہ اس نے واقعی اس عورت کو طلاق دے دی تھی' تو پھر اس شخص کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

13405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ: يُدْرَأُ عَنْهَا الْحَدُّ، وَيَكُونُ عَلَيْهَا الصَّدَاقُ

✲✲ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے' جو تین طلاقیں دے دیتا ہے پھر عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس عورت سے حد کو پرے کیا جائے گا اور عورت کو مہر ملے گا۔

13406 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، فَشَهِدَ عَلَيْهِ قَوْمٌ اَنَّهُ يُجَامِعُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ شَهِدْتُمْ اَنَّهُ زَانٍ

✲✲ عاصم نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں کچھ لوگوں نے اس کے خلاف گواہی دے دی کہ اس کے بعد (یعنی طلاق دینے کے بعد) اس مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے' تو قاضی شریح نے کہا: اگر تم لوگ چاہو تو تم یہ گواہی دو کہ یہ شخص زانی ہے۔

13407 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَفْتَاهُ رَجُلٌ بِاَنْ يُرَاجِعَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ: يُنَكَّلُ الَّذِي اَفْتَاهُ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ، وَيُغَرَّمُ الصَّدَاقَ

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' اور پھر ایک شخص اسے یہ فتویٰ دیتا ہے کہ وہ اس عورت سے رجوع کر سکتا ہے پھر وہ شخص اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: جس شخص نے اسے فتویٰ دیا تھا اسے سزا دی جائے گی اس شخص اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی' اور مہر کی رقم جرمانے کے طور پر ادا کی جائے گی۔

13408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَصَابَهَا، وَاَنْكَرَ اَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا، فَشَهِدَ عَلَيْهِ بِطَلَاقِهَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَيْسَ عَلَيْهِ رَجْمٌ، وَلَا عُقُوبَةٌ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى بِذٰلِكَ.

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے پھر وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اس نے اس عورت کو طلاق دی تھی حالانکہ اس عورت کو طلاق ہونے کے بارے میں اس شخص کے خلاف گواہی قائم ہو جاتی ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی

کروادی جائے گی' اور اس شخص کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

13409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ قَضٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ اور دیگر حضرات نے مجھے یہ بات بتائی ہے: خلیفہ عبدالملک نے بھی اس کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: رَاَيْتُكِ تَزْنِينَ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ عَلَيْكِ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: میں نے تمہیں زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس سے پہلے کہ میں نے تمہاری رخصتی کروائی ہوتی

13410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: رَاَيْتُكِ تَزْنِينَ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ قَالَ: يُجْلَدُ، وَلَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: قَالَ الْحَسَنُ: وَزُرَارَةُ بْنُ اَوْفَى: يُلَاعِنُهَا، وَهُوَ قَوْلُ النَّاسِ، هٰكَذَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفَى

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تم سے شادی کرنے سے پہلے تمہیں زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے ان میاں بیوی کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور زرارہ بن اوفیٰ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس عورت کے ساتھ لعان کرے گا کئی لوگ اس بات کے قائل ہیں حضرت ابن ابواوفیٰ نے بھی اس کی مانند بیان کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهٗ فَتُرْجَمُ اَيَرِثُهَا

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور پھر اس عورت کو سنگسار کر دیا جائے تو کیا وہ شخص اس عورت کا وارث بنے گا؟

13411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ، فَاَقَامَ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةَ، فَرُجِمَتْ قَالَ: يَرِثُهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے' اور پھر اس عورت کے خلاف ثبوت قائم ہو جاتے ہیں اور اسے سنگسار کر دیا جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس عورت کا وارث بنے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُجْلَدُ، ثُمَّ يَمُوتُ اَوْ يَزْنِي فِي الشِّرْكِ

باب: جب کسی شخص کو کوڑے لگائے جائیں اور پھر وہ مرجائے یا کسی نے زمانہ شرک میں زنا کیا ہو

13412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا جُلِدَ الرَّجُلُ فِي حَدٍّ، ثُمَّ اُونِسَ مِنْهُ تَوْبَةٌ فَعَيَّرَ بِهِ اِنْسَانٌ نُكِّلَ

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی شخص کو کسی حد میں کوڑے لگائے جائیں اور اس سے توبہ ظاہر ہو اور پھر کوئی انسان اسے (اُس زنا کے حوالے سے) عار دلائے تو اسے سزا دی جائے گی۔

13413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ فِي رَجُلٍ جُلِدَ فِي الزِّنَا، ثُمَّ تَابَ قَالَ: لَا حَدَّ عَلَى الَّذِي رَمَاهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک شخص کو زنا کی وجہ سے کوڑے لگائے گئے پھر اس نے توبہ کرلی ابن جریج کہتے ہیں: جو شخص اس پر زنا کا الزام لگائے گا' اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13414 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ عَلِيٌّ: مَنِ ابْتَاعَ بِالزِّنَا نُكِّلَ، وَاِنْ صَدَقَ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص زنا کو خریدے گا' اسے سزا دی جائے گی اگرچہ وہ سچ کہہ رہا ہو۔

13415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ حَدًّا فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ اَسْلَمَ فَعَيَّرَهُ بِهِ رَجُلٌ فِي الْاِسْلَامِ نُكِّلَ، وَقَالَ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ: يُنَكَّلُ قَاذِفُهُمْ

✽✽ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کسی شخص نے زمانہ شرک میں قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہو پھر اس کے بعد وہ اسلام قبول کرلے پھر اس کے اسلام قبول کرنے کے بعد کوئی شخص اس جرم کے حوالے سے اسے عار دلائے تو ایسے شخص کو سزا دی جائے گی انہوں نے غلام کنیز، عیسائی مرد اور عیسائی عورت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: ان پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کو سزا دی جائے گی۔

بَابُ الْمُسْلِمِ يَزْنِي بِالنَّصْرَانِيَّةِ

باب: کسی مسلمان کا کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کرنا

13416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ مُخَارِقٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، كَتَبَ اِلَى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ عَنْ مُسْلِمَيْنِ تَزَنْدَقَا، وَعَنْ مُسْلِمٍ زَنَى بِنَصْرَانِيَّةٍ، وَعَنْ مُكَاتَبٍ تَرَكَ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهِ، وَتَرَكَ وَلَدًا اَحْرَارًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ: اَمَّا اللَّذَيْنِ تَزَنْدَقَا، فَاِنْ تَابَا وَاِلَّا فَاضْرِبْ عُنُقَهُمَا، وَاَمَّا

الْمُسْلِمُ فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَادْفَعِ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اَهْلِ دِيْنِهَا، وَاَمَّا الْمُكَاتِبُ فَيُؤَدِّى بَقِيَّةَ كِتَابَتِهِ، وَمَا بَقِىَ فَلِوَلَدِهِ الْاَحْرَارُ

✵✵ قابوس بن مخارق نے محمد بن ابوبکر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دو ایسے مسلمانوں کے بارے میں دریافت کیا: جو زندیق ہو گئے تھے اور ایسے مسلمان کے بارے میں دریافت کیا: جس نے کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا: جس کے ذمہ کتابت کی کچھ رقم کی ادائیگی باقی تھی اور وہ پسماندگان میں آزاد بچے چھوڑتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا کہ جہاں تک ان دو افراد کا تعلق ہے جنہوں نے زندیقیت اختیار کی تو اگر تو وہ دونوں توبہ کر لیتے ہیں' تو ٹھیک ہے ورنہ تم ان کی گردنیں اُڑا دو جہاں تک مسلمان کا تعلق ہے تم اس پر حد قائم کرو اور عیسائی عورت کو اس کے دین کے افراد کے حوالے کر دو جہاں تک مکاتب غلام کا تعلق ہے' تو اس کی کتابت کی بقیہ رقم ادا کی جائے گی' پھر اس کے ورثے میں سے جو بچے گا وہ اس کے آزاد بچوں کو مل جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ وَلِيدَةَ امْرَاَتِهِ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرنا

13417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَّطِءَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ، اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا، وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا

✵✵ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ دیا تھا جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی تھی کہ اگر تو اس شخص نے کنیز کے ساتھ زبردستی کی ہو' تو وہ کنیز آزاد شمار ہو گی' اور اس مرد پر اس کنیز کی مانند (کنیز یا اس کی قیمت کی فراہمی) لازم ہو گی' اور اگر اس کنیز نے رضامندی کے ساتھ اس شخص کے ساتھ زنا کیا تھا' وہ کنیز مرد کو مل جائے گی' اور مرد پر یہ لازم ہو گا کہ اس کنیز کی مالکن کو اس جیسی کنیز لے کر دے۔

13418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13419 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا عُتِقَتْ وَغُرِّمَ لَهَا مِثْلَهَا، وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ اَمْسَكَهَا هُوَ وَغُرِّمَ لَهَا مِثْلَهَا

✵✵ عامر بن مطر شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہو تو وہ کنیز آزاد شمار ہو گی' اور مرد اس جیسی کنیز کو جرمانے کے طور پر ادا کرے گا اور اگر عورت نے اپنی رضامندی سے اس کے ساتھ یہ کام

کیا تھا تو مرد اس کنیز کو رکھ لے گا اور اس کی مالکن کو اس جیسی نئی کنیز لے کر دے گا۔

13420 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، اَنَّ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ، اَخْبَرَهٗ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَعُبَيْدِ ابْنَیْ حُمْرَانَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ضَرَبَهٗ دُوْنَ الْحَدِّ، وَلَمْ يَرْجُمْهُ

٭٭ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: معبد اور عبید یہ حمران کے صاحبزادے ہیں انہوں نے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کی پٹائی کروائی تھی جو حد سے کم درجے کی تھی انہوں نے اس شخص کو سنگسار نہیں کروایا تھا۔

13421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَعُبَيْدٍ ابْنَیْ حُمْرَانَ بْنِ ذُهَلٍ، قَالَا: مَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِرَجُلٍ فَقَالَ: اِنِّیْ زَنَيْتُ. فَقَالَ: اِذًا نَرْجُمُكَ اِنْ كُنْتَ اَحْصَنْتَ فَقَالَ: اِنَّمَا اَتٰى جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنْ كُنْتَ اسْتَكْرَهْتَهَا فَاَعْتِقْهَا، وَاَعْطِ امْرَاَتَكَ جَارِيَةً مَكَانَهَا. فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَكْرَهْتَهَا وَضَرَبْتَهَا قَالَ: فَلَمْ يَرْجُمْهُ، وَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ دُوْنَ الْحَدِّ

٭٭ معبد اور عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے یہ کہا میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم شادی شدہ ہوئے تو ہم تمہیں سنگسار کروادیں گے اس شخص نے بتایا: اس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اس عورت کے ساتھ زبردستی کی تھی تو تم اسے آزاد کردو اور اپنی بیوی کو اس کی جگہ نئی کنیز لے کر دو اس شخص نے کہا: (یا شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:) اللہ کی قسم تم نے اسے مجبور کیا اور اس کی پٹائی کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سنگسار نہیں کروایا اور اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کی حد سے کم درجہ کی پٹائی کی جائے۔

13422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُعَزَّرُ وَلَا حَدَّ

٭٭ نسیر نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسے شخص کو سزا دی جائے گی لیکن حد جاری نہیں کی جائے گی۔

13423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَظُنُّهٗ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا نَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا، وَلَا عُقْرًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایسے شخص پر حد کی ادائیگی یا جرمانے کو درست نہیں سمجھتے۔

13424 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَوْ اُتِيْتُ بِهٖ لَرَجَمْتُهٗ - يَعْنِی الَّذِیْ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ -، اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَا يَدْرِیْ مَا حَدَّثَ بَعْدَهٗ"

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ایسا کوئی شخص میرے پاس لایا جائے تو میں اسے سنگسار کروادوں گا ان کی مراد وہ شخص تھا جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں پتہ کہ اس بارے میں کیا نیا حکم بعد میں آیا تھا؟

13425 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَوْ اُتِيتُ بِهِ الَّذِي يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ لَرَجَمْتُهُ وَهُوَ مُحْصَنٌ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر ایسا شخص میرے پاس لایا جائے جس نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہو اور وہ محصن ہو تو میں اسے سنگسار کروادوں گا۔

13426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: مَا اُبَالِي اَعَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِي، وَقَعْتُ اَمْ عَلٰى جَارِيَةِ عَوْسَجَةَ - رَجُلٍ مِّنَ النَّخَعِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہوں یا عوسجہ کی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہوں' انہوں نے نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا نام لے کر یہ بات کہی۔

13427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا اُبَالِي اَعَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِي وَقَعْتُ اَمْ عَلٰى جَارِيَةٍ مِّنَ النَّخَعِ

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس بات کی پراوہ نہیں کرتا کہ میں نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہے یا نخع قبیلے کی کسی کنیز کے ساتھ صحبت کی ہے۔

13428 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مُسَافِرًا وَبَعَثَتْ مَعَهُ امْرَاَتُهُ بِجَارِيَةٍ لَهَا لِتَخْدُمَهُ فَقَوَّمَهَا عَلٰى نَفْسِهِ، وَاَصَابَهَا فَرُفِعَ اَمْرُهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: بِعْتَ اِحْدٰى يَدَيْكَ مِنَ الْاُخْرٰى فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَلَمْ يَرْجُمْهُ

✵✵ زہری نے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص سفر پر نکلا اس کی بیوی نے اس کے ساتھ اپنی کنیز کو بھیج دیا تا کہ وہ اس شخص کی خدمت کرتی رہے' تو اس شخص نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لی یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے ذریعے فروخت کر دیا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے' انہوں نے اُسے سنگسار نہیں کروایا۔

13429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مِثْلَهُ. اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مَرِضَ فَكَانَتْ تَطَّلِعُ مِنْهُ - يَعْنِي الْعَوْرَةَ -

✵✵ ابن شہاب نے قاسم بن محمد کے حوالے سے عبید بن عمیر کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص بیمار ہوا تھا تو وہ کنیز اس کے زیادہ قریب آ گئی تھی۔

13430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: مَرَرْتُ بِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُحَدِّثُهُ فَدَعَانِي، فَقَالَ: "إِذَا سَمِعْنَا مُغَرَّبَةً أَحْبَبْنَا أَنْ نُسْمِعَكُمَا، وَإِذَا سَمِعْتُمَا أَحْبَبْنَا أَنْ تُحَدِّثَا بِهَا، ثُمَّ قَالَ: لِيَ سَلْهُ يُرِيدُ الرَّجُلَ الَّذِي عِنْدَهُ عَمَّا يُحَدِّثُ. فَقَالَ الرَّجُلُ: بَعَثَ عُثْمَانُ مُصَدِّقًا إِلَى بَنِي سَعْدِ بْنِ هُدَيْرٍ فَبَيْنَا هُوَ يُصَدِّقُ، إِذْ قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَمَعَهَا جَارِيَةٌ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: اصَّدَّقِي عَنْ مَوْلَاتِكِ - يَعْنِي الْجَارِيَةَ - فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: بَلِ اصَّدَّقْ عَنِ ابْنَتِكَ. فَقَالَ الْمُصَدِّقُ: وَمَا شَأْنُ هَذِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: كَانَتْ أُمُّ هَذِهِ الْجَارِيَةِ أَمَةً لِامْرَأَتِي هَذِهِ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، فَوَلَدَتْ هَذِهِ الْجَارِيَةَ، فَقَالَ الْمُصَدِّقُ: لَأَرْفَعَنَّكَ حَتَّى أُبْلِغَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: فَإِنْ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ قَضَى فِينَا، قَالَ الْمُصَدِّقُ: وَمَا قَضَى فِيكُمْ؟ قَالَ: رُفِعَ أَمْرُهُ إِلَى عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَلَمْ يَرْجُمْهُ فَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: فَسَأَلَ الْمُصَدِّقُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدَهُ كَمَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ "

✵✵ عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں: میرا گزر ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے پاس سے ہوا ان کے پاس ایک شخص موجود تھا جو ان کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا انہوں نے مجھے بلوایا اور فرمایا: جب ہم کوئی عجیب وغریب بات سنتے ہیں' تو ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم تمہیں بھی یہ بات سنائیں اور جو چیز ہمیں اچھی لگتی ہے جب تم لوگوں سے ملوں تو بیان کر دیا کروں پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اس شخص سے دریافت کرو انہوں نے اپنے پاس موجود شخص کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی کہ اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے' تو اس شخص نے بتایا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بنوسعد بن ہدیر کی طرف بھیجا وہ وہاں سے زکوٰۃ وصول کر رہا تھا اسی دوران ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: حالانکہ اس عورت کے ساتھ اس کی کنیز بھی موجود تھی اس نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تم نے اپنی کنیز کی طرف سے صدقہ فطر دے دیا ہے اس عورت نے کہا: نہیں میں نے تمہاری بیٹی کی طرف سے صدقہ فطر دے دیا ہے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اس لڑکی کی ماں میری بیوی کی کنیز تھی میں نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی تو اس عورت نے اس لڑکی کو جنم دیا تو زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص نے کہا: میں تمہارا مقدمہ امیر المومنین کے سامنے پیش کروں گا اگر امیر المومنین نے اس بارے میں فیصلہ دے دیا تو ٹھیک ہے زکوٰۃ دینے والے شخص نے کہا: امیر المومنین! ہمارے بارے میں فیصلہ دے چکے ہیں' زکوٰۃ وصول کرنے والے نے دریافت کیا: انہوں نے تمہارے بارے میں کیا فیصلہ دیا؟ تو اس نے بتایا: اس کا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جو امیر المومنین تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے اور اسے سنگسار نہیں کیا۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس نے یہ بات بیان کی تھی کہ اس نے زکوٰۃ وصول کرنے والے سے اس بارے میں تحقیق کی تو اس صورت حال کو اسی طرح پایا جس طرح اس شخص نے اسے بتایا تھا۔

13431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ زَنَى بِوَلِيدَةِ امْرَأَتِهِ قَالَ: يُجْلَدُ، وَلَا يُرْجَمُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کر لیتا ہے'

توزہری فرماتے ہیں: اسے کوڑے لگائے جائیں گے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

13432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ زَنٰى بِوَلِيدَةِ امْرَاَتِهِ رُجِمَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کرلے اسے سنگسار کیا جائے گا۔

13433 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ، رَجُلٌ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَلَمْ يَرْجُمْهُ

✵✵ عبدالرحمٰن بیلمانی بیان کرتے ہیں: یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ زنا کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک سو کوڑے لگوائے انہوں نے اسے سنگسار نہیں کروایا

13434 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: ذُكِرَ لِعَلِيٍّ اَنَّ رَجُلًا يَقُولُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ وَلِيدَةَ امْرَاَتِهِ. فَقَالَ: لَوْ اُتِينَا بِهِ لَثَلَغْنَا رَاْسَهُ بِالصَّخْرِ

✵✵ ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ ہمارے پاس لایا گیا تو ہم اس کا سر پتھر کے ذریعے کچل دیں گے۔

13435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الَّذِي يُصِيبُ وَلِيدَةَ امْرَاَتِهِ قَالَ: هُوَ الزِّنَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے بیان کیا ہے' جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے عطاء فرماتے ہیں: یہ زنا شمار ہوگا۔

13436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ رَجُلٍ وَّقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ، فَقَذَفَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا زَانِي. فَقَالَ: لَيْسَ عَلٰى قَاذِفِهِ حَدٌّ

✵✵ عمرو بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' اور پھر ایک شخص اس پر زنا کا الزام لگالیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے زنا کرنے والے! تو عطاء نے فرمایا: اس پر زنا کا الزام لگانے والے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَقْذِفُ زَوْجَهَا بِاَمَتِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر پر اپنی کنیز کے ساتھ زنا کرنے کا الزام لگانا

13437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلٰى جَارِيَتِهَا، فَقَالَ: اِنْ تَكُونِي صَادِقَةً نَرْجُمْهُ، وَاِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً نَجْلِدْكِ ثَمَانِينَ، فَقَالَتْ: يَا وَيْلَهَا غَيْرَى نَغِرَةٌ قَالَ: وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَتْ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ الْبَقَرَةُ. قَالَ: عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ: الْقَرْنُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ. قَالَ: الْعَرْجَاءُ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ

✵✵ حجیہ بن عدی بیان کرتے ہیں: ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے کہا: اس کے شوہر نے اس کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سچ کہہ رہی تو ہم اس شخص کو سنگسار کروا دیں گے اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو ہم تمہیں ۸۰ کوڑے لگوائیں گے اس عورت نے کہا: ستیاناس ہو یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہے

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی (تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نماز ادا کرنے کے دوران) وہ عورت چلی گئی

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص آیا اور بولا: اے امیر المومنین ایک گائے (کتنے لوگوں کی طرف سے قربان کی جا سکتی ہے؟) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سات افراد کی طرف سے اس شخص نے عرض کی اگر وہ ٹوٹے ہوئے سینگ والی ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اس نے عرض کی اگر وہ لنگڑی ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم قربان گاہ تک اسے پہنچا دیتے ہو تو ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم آنکھ اور کانوں کا اہتمام کے ساتھ جائزہ لے لیا کریں۔

13438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَتِ ابْنَةٌ لِخَارِجَةَ تَحْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ وَهَبَتْهَا لَهُ، فَجَلَدَهَا عُمَرُ حَدَّ الْفِرْيَةِ

✵✵ ایوب نے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خارجہ کی صاحبزادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اس خاتون نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد ایک اور شادی کر لی اس نے اپنی کنیز اپنے شوہر کو ہبہ کر دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو زنا کا الزام لگانے کے کوڑے لگوائے۔

13439 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَهِيَ أَنْصَارِيَّةٌ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ خَارِجَةَ بَعَثَتْ بِجَارِيَةٍ لَهَا مَعَ زَوْجٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: حَبِيبُ بْنُ إِسَافٍ إِلَى الشَّامِ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا بِالشَّامِ أَنْفِقْ لَهَا، فَبِعْهَا مَا رَأَيْتَ، وَقَالَتْ: تَغْسِلُ ثِيَابَكَ، وَتَنْظُرُ رَحْلَكَ، وَتَخْدُمُكَ فَذَهَبَ، فَابْتَاعَهَا لِنَفْسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ حُبْلَى فَجَاءَتِ ابْنَةُ خَارِجَةَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ أَمَرَتْهُ بِبَيْعِهَا، فَهَمَّ عُمَرُ بِزَوْجِهَا يَرْجُمُهُ، حَتّٰى كَلَّمَهَا قَوْمُهَا، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ آنِفًا أَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَأَقَرَّتْ بِذٰلِكَ لِعُمَرَ فَضَرَبَهَا ثَمَانِينَ "

✵✵ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: ام کلثوم نے جو ایک انصاری خاتون ہیں انہوں نے یہ بتایا: حبیبہ بنت خارجہ نے اپنی کنیز کو اپنے انصاری شوہر کے ساتھ بھیجا جس کا نام حبیب بن اساف تھا انہوں نے اس کو شام کی طرف بھیجا تھا اس خاتون نے کہا کہ تم اس کنیز پر خرچ کرتے رہنا اور پھر جسے مناسب سمجھو اسے اس کنیز کو فروخت کر دینا اس خاتون نے یہ بھی کہا کہ یہ کنیز تمہارے کپڑے دھودے گی اور تمہارے پالان کی دیکھ بھال کرے گی اور تمہاری خدمت کرتی رہے گی وہ صاحب چلے گئے

انہوں نے اس کنیز کو خود خرید لیا پھر وہ کنیز کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ واپس آئے تو وہ کنیز حاملہ ہو چکی تھی' تو خارجہ کی صاحبزادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور انہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ انہوں نے ان صاحب کو اس کنیز کو فروخت کرنے کا کہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس خاتون کی قوم کے افراد نے اس خاتون کے ساتھ بات چیت کی تو اس خاتون نے کہا: اے اللہ میں ابھی اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے ان صاحب کو اس کنیز کو فروخت کرنے کا کہا تھا پھر اس نے اس بات کا اقرار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو ۸۰ کوڑے لگوائے۔

13440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ امْرَاَةً، جَاءَ تْ اِلٰى عُمَرَ، فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا زَنٰى بِوَلِيدَتِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ لِعُمَرَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ وَهَبَتْهَا لِى. فَقَالَ عُمَرُ: لَتَاْتِيَنَّ بِالْبَيِّنَةِ اَوْ لَاَرْضَخَنَّ رَاْسَكَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ قَالَتْ: صَدَقَ، قَدْ كُنْتُ وَهَبْتُهَا لَهُ، وَلٰكِنْ حَمَلَتْنِى الْغَيْرَةُ. فَجَلَدَهَا عُمَرُ الْحَدَّ، وَخَلّٰى سَبِيلَهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اس کے شوہر نے اس کی کنیز کے ساتھ زنا کیا ہے اس خاتون کے شوہر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس عورت نے وہ کنیز مجھے ہبہ کر دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو تم اس بارے میں کوئی ثبوت پیش کر دیا پھر میں تمہارا سر پتھر کے درمیان رکھ کر کچلوا دوں گا' جب اس عورت نے یہ بات دیکھی تو وہ بولی یہ سچ کہہ رہا ہے میں نے وہ کنیز اس کو ہبہ کے طور پر دی تھی لیکن میں نے اشتعال میں آ کر یہ الزام لگایا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر حد جاری کروائی اور اس شخص کو چھوڑ دیا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَزْنِى بِعَبْدِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے شوہر کے غلام کے ساتھ زنا کرنا

13441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِى وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: اِنِّى لَمَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: عَبْدِى زَنٰى بِامْرَاَتِى وَهِىَ هٰذِهِ تَعْتَرِفُ قَالَ: اَبُوْ وَاقِدٍ: فَاَرْسَلَنِى اِلَيْهَا. فَقَالَ: سَلِ امْرَاَةَ هٰذَا عَمَّا قَالَ: قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابَهَا قَاعِدَةً عَلٰى فِنَائِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: اِنَّ زَوْجَكِ جَاءَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّكِ زَنَيْتِ بِعَبْدِهِ، فَاَرْسَلَنِى اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِنَسْاَلَكِ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ اَبُوْ وَاقِدٍ: فَاِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِى، فَلَا بَاْسَ عَلَيْكِ فَصَمَتَتْ سَاعَةً، ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ افْرِخْ فَاهَا عَمَّا شِئْتَ الْيَوْمَ، - اَبُوْ وَاقِدٍ الْقَائِلُ -. فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ، لَا اَجْمَعُ فَاحِشَةً وَكَذِبًا، ثُمَّ قَالَتْ: صَدَقَ، فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ

✵✵ ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میرے غلام نے میری بیوی کے ساتھ زنا کر لیا ہے' اور وہ عورت موجود ہے' جو اعتراف کرتی ہے حضرت

ابوواقد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس خاتون کے پاس بھیجا اور بولے: تم اس عورت سے اس بارے میں دریافت کرو راوی بیان کرتے ہیں: میں گیا تو وہاں میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی جو کم سن تھی اس نے مناسب لباس پہنا ہوا تھا اور وہ اپنے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی میں نے اس سے کہا: تمہارا شوہر امیرالمومنین کے پاس آیا تھا اور اس نے امیرالمومنین کو یہ بتایا ہے: تم نے اس کے غلام کے ساتھ زنا کیا ہے' تو امیرالمومنین نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تم سے اس بارے میں دریافت کروں حضرت ابوواقد لیثی نے فرمایا: اگر تم نے ایسا نہیں کیا' تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا وہ کچھ دیر خاموش رہی پھر میں نے دعا کی اے اللہ! تو جو چاہتا ہے اس کے حوالے سے اس کے منہ کو کشادہ کردے (اس بات کے قائل حضرت ابوواقد لیثی ہیں) پھر اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی زنا اور جھوٹ کو اکٹھا نہیں کروں گی پھر اس عورت نے کہا: اس شخص نے سچ کہا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس عورت کو سنگسار کردیا گیا

13442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يَزْنِي بِامْرَاَةِ سَيِّدِهِ فَقَالَ: يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ

✵✵ سفیان ثوری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے آقا کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیتا ہے سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس عورت پر حد قائم کی جائے گی۔

بَابُ الَّتِي تَضَعُ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

باب: جو عورت (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیدے

13443 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رُفِعَ اِلَى عُمَرَ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَسَالَ عَنْهَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَلَا تَرَى اَنَّهُ يَقُولُ: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) وَقَالَ: (وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ) (لقمان: 14) فَكَانَ الْحَمْلُ هَاهُنَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَتَرَكَهَا، ثُمَّ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهَا وَلَدَتْ آخِرَ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک خاتون کو پیش کیا گیا جس نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ میں ہوگا''

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا دودھ چھڑوانا دو سال کے بعد ہوگا''

تو اب حمل کے چھ ماہ باقی رہ جاتے ہیں (یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھوڑ دیا

راوی بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس نے چھٹے مہینے کے آخری حصے میں بچے کو جنم دیا تھا۔

13444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي

حَرْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَرْجُمَهَا فَجَاءَتْ اُخْتُهَا اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: اِنَّ عُمَرَ يَرْجُمُ اُخْتِي، فَاَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ لَهَا عُذْرًا لِمَا اَخْبَرْتَنِي بِهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ لَهَا عُذْرًا، فَكَبَّرَتْ تَكْبِيرَةً سَمِعَهَا عُمَرُ مِنْ عِنْدِهِ، فَانْطَلَقَتْ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَتْ: اِنَّ عَلِيًّا زَعَمَ اَنَّ لِاُخْتِي عُذْرًا، فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ: مَا عُذْرُهَا؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ) (البقرة: 233) وَقَالَ: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) فَالْحَمْلُ سِتَّةُ اَشْهُرٍ، وَالْفَصْلُ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ شَهْرًا. قَالَ: فَخَلّٰى عُمَرُ سَبِيلَهَا قَالَ: ثُمَّ اِنَّهَا وَلَدَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

✵ ابوحرب بن اسود دیلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کو پیش کیا گیا جس نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا ارادہ کیا' تو اس عورت کی بہن حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہیں بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری بہن کو سنگسار کرنا چاہتے ہیں' تو میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتی ہوں کہ اگر آپ کے علم میں اس عورت کے لئے کوئی عذر ہو تو آپ مجھے اس کے بارے میں بتایئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لئے ایک عذر موجود ہے' تو اس عورت نے بلند آواز میں تکبیر کہی جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے سن لیا پھر وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور بولی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ میری بہن کے لئے ایک عذر موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اس عورت کا عذر کیا ہو سکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں گی''

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ میں ہوتا ہے''

تو اب حمل کے لئے چھ ماہ بچ جائیں گے اور دودھ چھڑانے کے 24 ماہ ہوں گے

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا

راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے دیا تھا۔

13445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَجَامَعَهَا لَيْلَةَ تَزَوَّجَهَا فَوَضَعَتْ عِنْدَهُ وَلَدًا لَّهَا تَامًّا لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ اَتُرْجَمُ؟ فَذَكَرَ عَلِيًّا وَمَا قَالَ فِي ذٰلِكَ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور جس رات اس نے عورت کے ساتھ شادی کی تھی اسی رات اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر چھ ماہ مکمل گزرنے کے بعد وہ عورت اس شخص کے ہاں بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو کیا اس عورت کو سنگسار کیا جائے گا' تو عطاء نے یہ بات ذکر کی کہ حضرت

علی رضی اللہ عنہ کا اس بارے میں یہ واقعہ ہے۔

13446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: رُفِعَتْ اِلٰى عُثْمَانَ امْرَاَةٌ وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَقَالَ: اِنَّهَا رُفِعَتْ اِلَيَّ امْرَاَةٌ لَا اُرَاهُ اِلَّا قَالَ: وَقَدْ جَاءَ تْ بِشَرٍّ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِذَا اَتَمَّتِ الرَّضَاعَ كَانَ الْحَمْلُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَ: وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: " (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) فَاِذَا اَتَمَّتِ الرَّضَاعَ كَانَ الْحَمْلُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ "

✵✵ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ابوعبید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک خاتون کو پیش کیا گیا جس نے (شادی کے) چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیا تھا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے سامنے ایک ایسی عورت کو پیش کیا گیا ہے' جو انتہائی بری صورت حال لے کر آئی ہے (یا اس کی مانند انہوں نے کوئی اور کلمات استعمال کیے) اس نے چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: جب رضاعت مکمل ہو' تو حمل کے چھ ماہ بچتے ہیں

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا 30 ماہ میں ہوگا''۔

تو جب رضاعت کو مکمل کیا جائے تو حمل کے لئے چھ ماہ بچتے ہیں۔

13447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ قَائِدٍ، لِابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَهُ فَاُتِيَ عُثْمَانُ بِامْرَاَةٍ وَّضَعَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَ عُثْمَانُ بِرَجْمِهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: " اِنْ خَاصَمَتْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَخَصَمَتْكُمْ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) فَالْحَمْلُ سِتَّةُ اَشْهُرٍ وَّالرَّضَاعُ سَنَتَانِ." قَالَ: فَدُرِءَ عَنْهَا،

✵ ابوضحیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے جانے والے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خاتون کو لایا گیا جس نے چھ ماہ بعد بچے کو جنم دیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اگر وہ خاتون' اللہ کی کتاب کی دلیل کی بنیاد پر' آپ کے سامنے موقف پیش کرے (تو آپ کیا کریں گے؟) وہ آپ کو یہ کہہ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا 30 ماہ میں ہوگا''

تو حمل اگر چھ ماہ کا ہوتا ہے' تو رضاعت کے دو سال ہو گئے

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس خاتون کو چھوڑ دیا گیا۔

13448 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَذَكَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ اَنَّ عُمَرَ، اُتِيَ

بِمِثْلِ الَّذِى أُتِىَ بِهِ عُثْمَانُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: فِيهَا نَحْوَ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

٭٭ سفیان ثوری نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس طرح کی صورت حال پیش آئی تھی جس طرح کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آئی تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال میں وہی مؤقف پیش کیا تھا جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے موقع پر) پیش کیا تھا

13449 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عُثْمَانُ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: " اِنِّى لَصَاحِبُ الْمَرْاَةِ الَّتِى اُتِىَ بِهَا عُمَرَ وَضَعَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِعُمَرَ: لِمَ تَظْلِمُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: " اقْرَاْ: (وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا) (الأحقاف: 15) " وَقَالَ: (وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ) (البقرة: 233) كَمِ الْحَوْلُ؟ قَالَ: سَنَةٌ. قَالَ: قُلْتُ: كَمِ السَّنَةُ؟ قَالَ: اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. قَالَ: قُلْتُ: فَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ شَهْرًا، حَوْلَانِ كَامِلَانِ وَيُؤَخِّرُ مِنَ الْحَمْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَيُقَدِّمُ فَاسْتَرَاحَ عُمَرُ اِلَى قَوْلِى

٭٭ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا: میں اس خاتون کے ساتھ تھا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس نے چھ ماہ کے بعد بچے کو جنم دیا تھا لوگوں نے اس کا انکار کیا' تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیوں ظلم کرتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ یہ آیت پڑھیں:

''اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑوانا 30 ماہ میں ہوگا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: ایک حول کتنے کا ہوتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک سال کا' میں نے دریافت کیا: ایک سال کتنے کا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بارہ مہینے کا' تو میں نے کہا: یوں یہ چوبیس مہینے' دو مکمل سال بنتے ہیں' تو اب اللہ تعالیٰ نے اس میں سے حمل کو جتنا مؤخر کرنا تھا اتنا مؤخر کر دیا اور جتنا مقدم کرنا تھا اتنا مقدم کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میری بات سے اطمینان نصیب ہوا۔

13450 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى اُمَيَّةَ، اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّىَ زَوْجُهَا فَعَرَّضَ لَهَا رَجُلٌ بِالْخِطْبَةِ حَتّٰى اِذَا حَلَّتْ اِلَى زَوْجِهَا فَمَكَثَتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّنِصْفَ شَهْرٍ، ثُمَّ وَضَعَتْ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: هُوَ مِنْكَ. فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا هُوَ مِنِّى، فَبَلَغَ شَاْنُهُمَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ: هُوَ وَاللّٰهِ وَلَدُهُ، فَسَاَلَ عَنِ الْمَرْاَةِ فَلَمْ يُخْبَرْ عَنْهَا اِلَّا خَيْرًا فَاُسْقِطَ فِى يَدَىْ عُمَرَ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى نِسَاءٍ

مِّنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَجَمَعَهُنَّ فَسَالَهُنَّ عَنْ شَانِهَا، وَاَخْبَرَهُنَّ خَبَرَهَا، فَقَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَكُنْتِ تَحِيضِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَتْ: اَنَا اُخْبِرُكَ خَبَرَ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ، حَمَلَتْ مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، وَكَانَتْ تُهَرِيقُ عَلَيْهِ فُحْشً وَلَدُهَا عَلَى الْاِهْرَاقَةِ حَتّٰى اِذَا تَزَوَّجَتْ وَاَصَابَهُ الْمَاءُ مِنْ زَوْجِهَا انْتَعَشَ وَتَحَرَّكَ وَانْقَطَعَ عَنْهُ الدَّمُ، فَهٰذَا حِينَ وَلَدَتْ لِتَمَامِ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ. فَقَالَتِ النِّسَاءُ: صَدَقَتْ هٰذَا شَانُهُ. فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اُفَرِّقْ بَيْنَكُمَا سَخْطَةً عَلَيْكُمَا، وَقَدْ سَاَلْتُ عَنْكُمَا فَلَمْ يَبْلُغْنِي اِلَّا خَيْرٌ، وَلٰكِنِّي اَرَدْتُ اَنْ تَحْتَاطَ النِّسَاءُ فَلَا يَعْجَلْنَ بِالنِّكَاحِ،

❋❋ عبداللہ بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا شوہر انتقال کر گیا ایک دوسرے شخص نے اسے اشارے کنائے میں شادی کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ جب وہ عورت اپنے شوہر کی عدت گزار کر فارغ ہوئی تو ساڑھے چار ماہ گزر چکے تھے پھر اس عورت نے بچے کو جنم دے دیا تو اس شخص نے کہا: یہ کیا ہے؟ اس عورت نے کہا: یہ تمہاری اولاد ہے' اس شخص نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم یہ میری اولاد نہیں ہے ان دونوں کا معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خاتون کو پیغام بھیج کر اس سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا: اللہ کی قسم یہ اسی کی اولاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں تحقیق کی تو انہیں اس خاتون کے بارے میں صرف بھلائی کی بات بتائی گئی تو یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیچیدگی اختیار کر گیا پھر انہوں نے زمانہ جاہلیت کی کچھ خواتین کو پیغام بھیج کر انہیں اکٹھا کیا اور ان سے اس عورت کے معاملے کے بارے میں دریافت کیا: اور انہیں اس عورت کی پوری صورت حال سمجھائی تو ان خواتین میں سے ایک خاتون نے اس عورت سے کہا تمہیں حیض آتا ہے اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! اس عورت نے کہا: میں آپ کو اس عورت کی صورت حال بتاتی ہوں یہ اپنے پہلے شوہر سے حاملہ ہوئی تھی اور اپنے پہلے شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے اس کا بچہ سوکھ گیا یہاں تک کہ جب اس نے دوسری شادی کی اور اسے دوسرے شوہر کی طرف سے پانی ملنا شروع ہوا تو اس کے بچے کے اندر حرکت پیدا ہوئی اور اس کا خون منقطع ہو گیا اور اب نو ماہ مکمل ہونے کے بعد اس نے بچے کو جنم دے دیا ہے' تو دیگر خواتین نے کہا: یہ عورت ٹھیک کہہ رہی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت اور اس کے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی اور فرمایا: میں تم دونوں سے کسی ناراضگی کی وجہ سے تمہارے درمیان علیحدگی نہیں کروارہا میں نے تم دونوں کے بارے میں تحقیق کی تھی' تو مجھے صرف بھلائی ہی پتہ چلی ہے' لیکن اب میں یہ چاہتا ہوں کہ خواتین اس بارے میں محتاط رہیں اور وہ جلدی دوسرا نکاح نہ کریں۔

13451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ وَاَلْحَقَهُ بِالْاَوَّلِ

❋❋ سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن ابوامیہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے بچے کو اس کے پہلے شوہر سے لاحق کر دیا تھا۔

13452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَاِذَا هِيَ حُبْلٰى وَقَدْ دَخَلَ بِهَا

قَالَ: اِنْ جَاءَ تْ بِهٖ فِيْمَا لَا تَضَعُ لَهُ النِّسَاءُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی خاتون کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' اور وہ عورت حاملہ ہوتی ہے' اور اس عورت کی رخصتی بھی کروالیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر وہ عورت اتنے عرصے میں بچے کو جنم دے دیتی ہے کہ جتنے عرصے میں خواتین بچے کو جنم نہیں دیتی ہیں' تو ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اور اس عورت کو مہر ملے گا۔

13453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ فَاعْتَدَّتْ ثَلَاثَ حِيَضٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَاسْتَبَانَ حَمْلَهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عَبْدُ الْمَلِكِ، وَاَعْطٰى صَدَاقَهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخِرِ بِمَا اَصَابَ مِنْهَا فَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے وہ عورت تین حیض عدت گزار لیتی ہے پھر ایک اور شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے' تو اسی دوران اس کا پہلے شوہر سے حمل ظاہر ہو جاتا ہے' تو عبدالملک بن مروان نے ایسی صورت حال میں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی اور اس عورت کو اس کے دوسرے شوہر سے مہر دلوایا تھا کیونکہ اس کے دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ صحبت کی تھی اور اس عورت کے بچے کو اس کے پہلے شوہر کے ساتھ لاحق کر دیا تھا اور اس عورت کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نئے سرے سے عدت گزارے۔

بَابُ الَّتِي تَضَعُ لِسَنَتَيْنِ

باب: جو عورت دو سال کے بعد بچے کو جنم دے

13454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنِ اَشْيَاخٍ لَهُمْ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهٗ رُفِعَتْ لَهُ امْرَاَةٌ قَدْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا سَنَتَيْنِ فَجَاءَ وَهِيَ حُبْلٰى فَهَمَّ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ يَكُ لَكَ السَّبِيْلُ عَلَيْهَا فَلَيْسَ لَكَ السَّبِيْلُ عَلٰى مَا فِيْ بَطْنِهَا، فَتَرَكَهَا عُمَرُ حَتّٰى وَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَتْ ثَنَايَاهُ، فَعَرَفَ زَوْجُهَا شَبَهَهٗ بِهٖ، قَالَ عُمَرُ: عَجَزَ النِّسَاءُ اَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ، لَوْلَا مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ

٭٭ ابوسفیان نے اپنے مشائخ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا جس کا شوہر دو سال سے غیر موجود تھا جب وہ آیا تو اس کی بیوی حاملہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اس عورت کو سزا دینے کا تو حق ہے' لیکن اس عورت کے پیٹ میں جو موجود ہے اسے سزا دینے کا حق نہیں ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس خاتون نے بچے کو جنم دیا جس کے دانت نکلے ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کے ساتھ بچے کی مشابہت کا بھی ملاحظہ فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواتین اس بات سے عاجز ہیں کہ وہ معاذ جیسے شخص کو جنم دیں اگر آج معاذ نہ ہوتا' تو عمر نے ہلاکت کا شکار ہو جانا تھا۔

بَابُ الْاَمَةِ فِيهَا شُرَكَاءُ يُصِيبُهَا بَعْضُهُمْ

باب: جب کسی کنیز کے کئی مالک ہوں اور ان میں سے کوئی ایک اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے

13455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ وَّطِءَ جَارِيَةً لَهُ فِيهَا شِرْكٌ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً، وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ وَوَلَدُهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَأَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ قَالَ: تُقَوَّمُ عَلَيْهِ وَلَا يُقَوَّمُ وَلَدُهَا لِاَنَّهُ وَلَدٌ لِاَبِيهِ وَهُوَ حُرٌّ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' جس میں دوسرے لوگ بھی حصہ دار ہوتے ہیں' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے پھر اس کنیز اور اس کے بچے کی قیمت کا تعین کر کے اس کی ادائیگی اس شخص پر لازم کی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کنیز کی قیمت کا تعین کیا جائے گا' اس کے بچے کی قیمت نہیں لگائی جائے گی کیونکہ وہ اپنے باپ کی اولاد ہے' اور وہ آزاد شمار ہوگا۔

13456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَرَجُلَانِ مَعَهُ مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ، عَنْ رَجُلٍ وَّطِءَ جَارِيَةً لَهُ فِيهَا شِرْكٌ فَقَالُوا: يُجْلَدُ مِائَةً، اِلَّا سَوْطًا، وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ وَوَلَدُهَا

✵✵ معمر نے یحییٰ ابن ابوکثیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: سعید بن مسیب سے سوال کیا گیا: ان کے ساتھ مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے دو اور صاحبان بھی موجود تھے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' جس میں دوسرے لوگ بھی حصہ دار ہوتے ہیں' تو ان حضرات نے فرمایا: ایسے شخص کو ایک کم' ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اس کنیز اور اس کے بچے کی قیمت کا تعین کر کے اس کی ادائیگی اس شخص پر لازم کی جائے گی۔

13457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ سَبْرَةَ، قَالَا: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَاَبُو الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: وَلْيُحَدُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْاَدْنَى، وَاِنْ كَانَ وَلَدُهَا فَلْيُدْعَ لَهُ الْقَافَةُ قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهُ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَيْضًا

✵✵ ابوزناد نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: ان دونوں میں سے ہر ایک کو مختصر حد لگائی جائے گی' اور اگر وہ کنیز بچے کو جنم دیتی ہے تو قیافہ شناس کو بلایا جائے گا جو اس بات کا جائزہ لے گا (کہ وہ بچہ اسی کی اولاد ہے؟) یہ بات ابن جریج نے بیان کی ہے عکرمہ بن خالد بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

13458 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ شَطْرَيْنِ، فَاَصَابَاهَا كِلَاهُمَا فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ، بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ اِلَى عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ اَنْ سَلْ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اُكْتُبُوا اِلَيْهِ وَاَبَى هُوَ

اَنْ يَكْتُبَ اَنْ تَدْعُوا الْقَافَةَ فَاَلْحِقُوهُ بِشَبَهِهَا، وَلْيُجْلَدْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَطْرَ الْعَذَابِ، فَاِنَّمَا دَرَاَ عَنْهُمَا الرَّجْمَ نَصِيبَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهَا، ثُمَّ لِيَبِعْ كُلٌّ شَطْرَ الْغُلَامِ الَّذِى لَمْ يُلْحَقْ بِهِ مِنَ الَّذِى لُحِقَ بِهِ، وَلْيُقَارِبْهُ فِيهِ فَفَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ

✸✸ داؤد بن عاصم بیان کرتے ہیں: ایک کنیز دو آدمیوں کی ملکیت تھی ان دونوں نے اس کے ساتھ ایک طہر میں صحبت کر لی ان دونوں کے صحبت کرنے کے درمیان تین دن کا وقفہ تھا اس کے بعد اس کنیز نے ایک بچے کو جنم دیا تو خلیفہ عبدالملک بن مروان نے مدینہ منورہ میں اپنے گورنر کو خط لکھا کہ تم اس بارے میں سعید بن مسیّب سے دریافت کرو تو سعید بن مسیّب نے فرمایا: تم اسے خط لکھوانہوں نے خود خط لکھنے سے انکار کر دیا (اور یہ کہا کہ تم لوگ لکھو) تم کسی کیف شناس کو بلاؤ اور جس کے ساتھ وہ بچہ مشابہت رکھتا ہو اس کو اس کے ساتھ منسوب کر دو اور ان دونوں مردوں میں سے ہر ایک کو نصف سزا دی جائے اور ان سے سنگسار کرنے کی سزا کو پرے کر دیا جائے گا' کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک اس کنیز کا مالک ہے پھر اس کنیز کے بچے کے جس حصے کو اس کے باپ سے لاحق نہیں کیا گیا اس حصے کو وہ شخص خرید لے گا جس کے ساتھ بچے کو لاحق کیا گیا ہے' تو عبدالملک نے ایسا ہی کیا۔

13459 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَدَاوُدَ بْنِ اَبِى عَاصِمٍ، اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَتْ بِالشَّامِ فَتَرَكَتْ جَارِيَةً بَيْنَ زَوْجِهَا وَبَيْنَ شُرَكَاءٍ، فَاَصَابَهَا زَوْجُهَا، وَكَانَ لَهُ الرُّبُعُ، فَاُتِىَ فِى ذٰلِكَ ابْنُ بَحْدَلٍ قَاضٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ: ارْجُمُوهُ . ثُمَّ نَمَا ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ غَنْمٍ، فَقَالَ: اجْلِدُوهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِ الْحَدِّ، وَلَمْ يَاْمُرْ بِرَجْمِهِ مِنْ اَجْلِ الَّذِى لَهُ فِيهَا

✸✸ داؤد بن عاصم بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کا شام میں انتقال ہو گیا اس نے ایک کنیز کو پسماندگان میں چھوڑا جو اس کے شوہر اور دیگر شراکت داروں کی مشترکہ ملکیت بنتی تھی اس عورت کے شوہر نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لی حالانکہ اس کے شوہر کا اس کنیز میں چوتھا حصہ تھا یہ مقدمہ شام کے قاضی ابن بحدل کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کو سنگسار کر دو پھر یہ معاملہ ابن غنم کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا: تم اسے تین چوتھائی حد کے کوڑے لگاؤ انہوں نے اسے سنگسار کرنے کا حکم نہیں دیا کیونکہ اس شخص کا بھی اس کنیز میں حصہ موجود تھا۔

13460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِى جَارِيَةٍ تَدَاوَلَهَا تُجَّارٌ قَالَا: يُدْعَى الْقَافَةُ فَيُلْحِقُوا بِالشَّبَهِ، وَتَكُونُ اُمُّهُ اَمَةً وَيُنَكَّلُونَ عَنْ مِثْلِ هٰذَا

✸✸ زہری اور قتادہ نے ایک ایسی کنیز کے بارے میں یہ فرمایا ہے' جس سے مختلف تاجر یکے بعد دیگرے صحبت کرتے ہیں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: قیافہ شناس کو بلایا جائے گا اور بچہ جس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو گا' اسے اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اور اس کی ماں کنیز ہی رہے گی' اور ان لوگوں کو اس طرح کی صورت حال کی وجہ سے سزا دی جائے گی۔

13461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِى رَجُلٍ وَّطِءَ جَارِيَةً لَهُ فِيهَا شِرْكٌ قَالَ:

يُجْلَدُ مِائَةً، وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ وَوَلَدُهَا، ثُمَّ يُغَرَّمُ لِصَاحِبِهِ الثَّمَنَ. وَاَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ وَغَيْرُهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ فَيَقُولُونَ: تُقَوَّمُ عَلَيْهِ هِيَ، وَلَا يُقَوَّمُ عَلَيْهِ وَلَدُهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے' جس میں اس کے ہمراہ دوسرے بھی حصے دار ہوں تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اس کنیز اور اس کے بچے کی قیمت کا تعین کر کے اس کی ادائیگی اس شخص پر لازم کی جائے گی' اور پھر وہ اس کی قیمت کو اپنے دوسرے حصے دار کو تاوان کے طور پر ادا کرے گا۔

قاضی ابن شبرمہ اور دیگر اہل کوفہ یہ فرماتے ہیں: صرف کنیز کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہوگی کنیز کے بچے کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم نہیں ہوگی۔

13462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْجَارِيَةِ تَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَتَلِدُ، عَنْ اَحَدِهِمَا قَالَ: "يُدْرَاُ عَنْهُ الْحَدُّ بِجَهَالَتِهِ، وَيُضْمَنُ لِصَاحِبِهِ نَصِيبُهُ وَنِصْفُ ثَمَنِ وَلَدِهِ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ مَنْ اَخَوَيْنِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا اَحَدُهُمَا، فَوَلَدَتْ قَالَ: يُدْرَاُ عَنْهُ الْحَدُّ، وَيُضْمَنُ لِاَخِيهِ قِيمَةُ نَصِيبِهِ مِنَ الْجَارِيَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ قِيمَةٌ فِي وَلَدِهَا لِاَنَّهُ يُعْتَقُ حِينَ يَمْلِكُهُ

✵✵ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے' اور ان میں سے کسی ایک کے بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس شخص کی جہالت کی وجہ سے حد کو پرے کیا جائے گا' اور وہ دوسرے ساتھی کو اس کے حصے کی قیمت تاوان کے طور پر ادا کرے گا اور اس بچے کی نصف قیمت بھی تاوان کے طور پر ادا کرے گا ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ کنیز دو بھائیوں کی ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے اور وہ کنیز بچے کو جنم دیدے تو صحبت کرنے والے شخص سے حد کو پرے کیا جائے گا اور وہ کنیز میں سے اپنے حصے کی قیمت اپنے بھائی کو تاوان کے طور پر دے گا' اس پر اس کنیز کے بچے کی قیمت کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ جب وہ اس کا مالک ہوگا' تو وہ بچہ اس کی طرف سے آزاد شمار ہوگا۔

13463 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي السَّرِيَّةِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شُرَكَاءٍ قَالَ: هُوَ خَائِنٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

قَالَ سُفْيَانُ: "وَنَحْنُ نَقُولُ: لَا جَلْدَ وَلَا رَجْمَ وَلٰكِنْ تَعْزِيرٌ"

✵✵ ابوسریہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' جو اس کی اور دوسرے حصہ داروں کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ خیانت کرنے والا شمار ہوگا' اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اسے نہ تو کوڑے لگائے جائیں گے اور نہ ہی سنگسار کیا جائے گا' البتہ سزا دی جائے

گی۔

13464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً أُحْصِنَ أَوْ لَمْ يُحْصَنْ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

13465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يَطَأُ فَرْجًا إِلَّا فَرْجًا، إِنْ شَاءَ بَاعَ، وَإِنْ شَاءَ وَهَبَ، وَإِنْ شَاءَ أَعْتَقَ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی شرم گاہ میں صحبت کرے' البتہ وہ ایسی شرم گاہ سے صحبت کر سکتا ہے' جسے اگر وہ چاہے' تو فروخت کر دے اگر چاہے' تو ہبہ کر دے اور اگر چاہے' تو آزاد کر دے۔

13466 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ فِيهَا شِرْكٌ، فَأَصَابَهَا: فَجَلَدَهُ عُمَرُ مِائَةَ سَوْطٍ إِلَّا سَوْطًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی ایسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی جس میں دوسرا مالک بھی حصہ دار تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ایک کم' ایک سو کوڑے لگوائے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْجَارِيَةَ مِنَ الْغَنَائِمِ

باب: کسی شخص کا مالِ غنیمت میں سے' کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لینا

13467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةً مِنَ الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً إِلَّا سَوْطًا أُحْصِنَ أَوْ لَمْ يُحْصَنْ

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں سے کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک کم ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

13468 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ غُلَامًا لِعُمَرَ اسْتَكْرَهَ وَلِيدَةً مِنَ الْخُمُسِ: فَضَرَبَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَضْرِبْهَا

✵✵ نافع نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا اس نے مالِ خمس میں سے ایک کنیز کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کی پٹائی کروائی تھی انہوں نے اس خاتون کی پٹائی نہیں کروائی تھی۔

13469 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ، أَنَّ رَجُلًا عَجَّلَ فَأَصَابَ وَلِيدَةً مِنَ الْخُمُسِ قَالَ: ظَنَنْتُ أَنَّهَا لِي. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ لِي فِيهَا حَقًّا فَلَمْ يَجْلِدْهُ، وَلَمْ يَحُدَّهُ مِنْ أَجْلِ الَّذِي لَهُ فِيهَا

✵✵ ابن جریج نے اسماعیل کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے جلدی کرتے ہوئے خمس میں سے ایک کنیز کے ساتھ صحبت کرلی اس شخص کا یہ کہنا تھا کہ میں یہ سمجھا کہ شاید یہ میری ملکیت ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی اس میں حق ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سنگسار نہیں کیا اور نہ ہی اس پر حد جاری کی کیونکہ اس شخص کا بھی اس کنیز میں حق موجود تھا۔

13470 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ غُلَامًا لِعُمَرَ وَقَعَ عَلٰى وَلِيدَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ اسْتَكْرَهَهَا، فَاَصَابَهَا وَهُوَ اَمِيرٌ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّقِيقِ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ، وَنَفَاهُ، وَتَرَكَ الْجَارِيَةَ فَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا "

✵✵ ابن جریج نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے مال خمس میں سے ایک کنیز کے ساتھ زبردستی صحبت کرلی وہ شخص غلاموں کا نگران تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حد کے طور پر کوڑے لگوائے اور اسے جلاوطن کروادیا انہوں نے کنیز کو چھوڑ دیا اسے کوڑے نہیں لگوائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

13471 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ: اَنَّهُ عَبْدٌ مِنْ رَقِيقِ الْاِمَارَةِ

✵✵ نافع نے سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام حکومتی غلاموں میں سے ایک تھا۔

بَابُ النَّفَرِ يَقَعُونَ عَلَى الْمَرْاَةِ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ

باب: کچھ لوگوں کا' کسی عورت کے ساتھ' ایک ہی طہر کے دوران صحبت کرلینا

13472 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: " كَانَ عَلِيٌّ بِالْيَمَنِ فَاُتِيَ بِامْرَاَةٍ وَّطِئَهَا ثَلَاثَةٌ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ، فَسَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ فَلَمْ يُقِرَّا، ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ فَلَمْ يُقِرَّا، ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ: اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ؟ حَتّٰى فَرَغَ فَسَاَلَ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ عَنْ وَاحِدٍ فَلَمْ يُقِرُّوا، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَلْزَمَ الْوَلَدَ الَّذِي خَرَجَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ، وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ "

✵✵ امام شعبی نے عبد خیر حضرمی کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے تو ان کے سامنے ایک خاتون کو پیش کیا گیا جس کے ساتھ تین آدمیوں نے ایک ہی طہر کے دوران صحبت کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں سے دریافت کیا: کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ بچہ اس تیسرے آدمی کا ہے؟ ان دونوں نے اعتراف نہیں کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ دو سے بھی یہی سوال کیے کہ کیا تم باقی دونوں میں سے کسی ایک کے حق میں دست بردار ہوتے ہو؟ یہاں تک جب وہ فارغ ہوگئے تو انہوں نے دو دو افراد سے ایک کے بارے میں دریافت کیا: لیکن انہوں نے اقرار نہیں کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور جس کے نام کا رقعہ نکلا تھا بچے کو اس کے ساتھ منسوب کردیا اور اس پر دو تہائی دیت کی ادائیگی کو لازم قرار دیا' جب یہ فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے یہاں تک

کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔

13473 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَتَاهُ رَجُلَانِ وَقَعَا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ فَقَالَ: الْوَلَدُ لَكُمَا وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْكُمَا

✵✵ قابوس بن ظبیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: دو آدمی ان کے پاس آئے جنہوں نے ایک خاتون کے ساتھ ایک ہی طہر کے دوران صحبت کی تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچہ تم دونوں کا شمار ہوگا اور تم دونوں میں سے جو باقی بچے گا وہ بچہ اسے مل جائے گا۔

13474 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَقَعَانِ عَلَى الْمَرْاَةِ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ تَلِدُ قَالَ: اِنِ ادَّعَاهُ الْاَوَّلُ اُلْحِقَ بِهِ، وَاِنِ ادَّعَاهُ الْاٰخَرُ اُلْحِقَ بِهِ، وَاِنْ شَكَّا فِيهِ فَهُوَ ابْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ

✵✵ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے' جو ایک ہی طہر کے دوران کسی خاتون کے ساتھ صحبت کر لیتے ہیں اور وہ خاتون بعد میں بچے کو جنم دیدیتی ہے' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: پہلے صحبت کرنے والا شخص اگر بچے کا دعویٰ کر دیتا ہے' تو بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اگر دوسری بار صحبت کرنے والا شخص اس کا دعویٰ کرتا ہے' تو بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اور اگر ان دونوں کو اس بچے کے بارے میں شک ہو جاتا ہے' تو وہ بچہ ان دونوں کا بیٹا شمار ہوگا وہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے۔

13475 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا وَلَدًا: فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ، وَاقْتَدَى فِي ذٰلِكَ بِبَصَرِ الْقَافَةِ وَاَلْحَقَهُ اَحَدَ الرَّجُلَيْنِ "

✵✵ زہری نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: دو آدمیوں نے ایک بچے کے بارے میں دعویٰ کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلایا اور انہوں نے اس بارے میں قیافہ شناس کے مشاہدے کی پیروی کی اور بچے کو ان دو میں سے ایک شخص کے ساتھ لاحق کر دیا۔

13476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ وَالْقَافَةُ جَمِيعًا شَبَهَهُ فِيهِمَا وَشَبَهَهُمَا فِيهِ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ بَيْنَكُمَا تَرِثَانِهِ وَيَرِثُكُمَا. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: نَعَمْ هُوَ لِلْاٰخَرِ مِنْهُمَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قیافہ شناس دونوں یہ بات دیکھی کہ بچہ ان دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور وہ دونوں بچے کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا تم دونوں اس کے وارث بنو گے اور یہ تم دونوں کا وارث بنے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سعید بن مسیب کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! یہ ان دونوں میں سے بعد والے کو ملے گا۔

13477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَمَّا دَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ فَرَاَوْا شَبَهَهُ فِيهِمَا وَرَاَى عُمَرُ مِثْلَ مَا رَاَتِ الْقَافَةُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الْكَلْبَةَ تُلْقَحُ، لِاَكْلُبٍ فَيَكُونُ كُلُّ جَرْوٍ لِاَبِيهِ مَا كُنْتُ اَرَى اَنَّ مَائَيْنِ يَجْتَمِعَانِ فِي وَلَدٍ وَّاحِدٍ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کو بلایا اور اس نے دیکھا کہ اس بچے کی مشابہت ان دونوں کے ساتھ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مشاہدہ تھا جو قیافہ شناس کا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم ہے کہ کوئی کتیا مختلف کتوں کے ساتھ صحبت کرتی ہے تو ہر پلا اپنے باپ سے منسوب ہوتا ہے پہلے میری یہ رائے نہیں تھی کہ دو آدمیوں کا مادہ ایک ہی بچے میں اکٹھا ہو سکتا ہے۔

13478 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ وَقَعَا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَّاحِدٍ فَحَمَلَتْ فَنَفَسَتْ غُلَامًا فَاَبْصَرَ الْقَافَةَ شَبَهَهُ فِيهِمَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: هٰذَا اَمْرٌ لَا اَقْضِي فِيهِ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ لِلْغُلَامِ: اجْعَلْ نَفْسَكَ حَيْثُ شِئْتَ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک خاتون کے ساتھ ایک طہر کے دوران صحبت کر لی وہ خاتون حاملہ ہوگئی اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو قیافہ شناس نے دیکھا کہ اس بچے کی مشابہت دونوں افراد کے ساتھ ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں میں کوئی فیصلہ نہیں دوں گا پھر انہوں نے اس لڑکے سے فرمایا: تم جس کے ساتھ چاہو چلے جاؤ۔

13479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " اخْتُصِمَ اِلَى الْاَشْعَرِيِّ فِي وَلَدٍ ادَّعَاهُ دِهْقَانٌ وَرَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ، فَدَعَا الْقَافَةَ فَنَظَرُوا اِلَيْهِ فَقَالُوا لِلْعَرَبِيِّ اَنْتَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مَنْ هٰذَا الْعِلْجِ، اَوْ كَمَا قَالَ: وَلٰكِنَّ لَيْسَ بِابْنِكَ فَخَلِّ عَنْهُ، فَاِنَّهُ ابْنُهُ "

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا جو ایک بچے کے بارے میں تھا جس کا دعویٰ ایک دہقان نے کیا تھا اور ایک عرب شخص نے کیا تھا تو انہوں نے قیافہ شناس کو بلایا ان لوگوں نے بچے کا جائزہ لیا تو یہ کہا کہ یہ عرب شخص کی اولاد ہو یہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ اسے دہقان کی اولاد قرار دیا جائے یا جس طرح بھی انہوں نے کہا (پھر انہوں نے عرب سے کہا:) لیکن یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے تو تم اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ اس (دہقان) کا بیٹا ہے۔

13480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ وَّقَعَ عَلَى اَمَتِهِ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا، فَقَالَ: يُدْعَى لِوَلَدِهَا الْقَافَةُ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَمَنْ بَعْدَهُ قَدْ اَخَذُوا بِنَظَرِ الْقَافَةِ فِي مِثْلِ هٰذَا "

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کنیز کے ساتھ اس کے شوہر کی وفات کے عدت کے دوران صحبت کر لیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں: اس عورت کے بچے کے لئے قیافہ شناس کو بلایا جائے گا' کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد کے حکمران اس طرح کی صورت حال میں قیافہ شناس کی رائے کو اختیار کرتے تھے۔

بَابُ الْمَرْاَتَيْنِ تَدَّعِيَانِ

باب: دو عورتوں کا (کسی بچے کے بارے میں) دعویٰ کرنا

13481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: " بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ رَاقِدَتَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَبِيٌّ لَهَا وَذٰلِكَ اَوَّلُ مَا بُنِيَتِ الْبَصْرَةُ جَاءَ الذِّئْبُ فَخَطَفَ بِاَحَدِ الصَّبِيَّيْنِ، فَادَّعَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا الْبَاقِي مِنَ الصَّبِيَّيْنِ فَرُفِعَ اَمْرُهُمَا اِلٰى كَعْبِ بْنِ سُورٍ فَدَعَا اَرْبَعَةً مِنَ الْقَافَةِ، ثُمَّ دَعَا بِرَمْلٍ فَبَسَطَ، ثُمَّ دَعَا اَحَدَ الْفَرِيقَيْنِ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَمْشُوا فِي الرَّمْلِ، ثُمَّ مَشَى الْاٰخَرُوْنَ، ثُمَّ جَاءَ بِالصَّبِيِّ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّمْلِ، ثُمَّ فَرَّقَ الْقَافَةَ فَدَعَاهُمْ رَجُلًا رَجُلًا فَسَاَلَهُمْ فَجَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ يَنْسُبُهُ اِلٰى اَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَيَقُوْلُ هٰذَا ابْنُ عَمِّهِ، وَهٰذَا كَذَا مِنْهُ حَتّٰى اتَّفَقُوْا عَلٰى ذٰلِكَ كُلُّهُمْ، ثُمَّ جَمَعَهُمْ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ مِنْهُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَشَهِدَ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا اَجِدُ لَكُمْ قَضَاءً غَيْرَ هٰذَا اِنِّيْ لَسْتُ بِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ "

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دو خواتین سوئی ہوئی تھیں ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا بچہ موجود تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب بصرہ شہر نیا' نیا تعمیر ہوا تھا ایک بھیڑیا آیا اور دو بچوں میں سے ایک کو اچک کر لے گیا تو ان دو بچوں میں سے جو بچہ باقی بچا تھا اس کے بارے میں دونوں میں سے ہر ایک خاتون نے دعویٰ کر دیا یہ مقدمہ کعب بن سور کے سامنے پیش کیا گیا انہوں نے چار قیافہ شناس بلائے ان قیافہ شناس افراد نے ریت منگوا کر اسے بچھایا اور دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کو اس ریت پر چلنے کو کہا' پھر بچے کو لا کر اُس کا پاؤں ریت پر رکھا گیا' اس کے بعد کعب بن سور چاروں قیافہ شناس افراد کو الگ الگ بلوا کر ان سے دریافت کیا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی رائے پیش کی۔ اور یہ کہا کہ یہ اس کا چچازاد ہے' اور یہ اس سے اس طرح کا تعلق رکھتا ہے۔ آخر کار وہ چاروں قیافہ شناس ایک بات پر متفق ہوئے تو انہوں نے انہیں جمع کیا اور بولے کیا تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ یہ بچہ ان لوگوں میں سے ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: جب چار مسلمان گواہی دے دیں تو میں تمہارے لئے اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں پاتا کیونکہ میں حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نہیں ہوں۔

13482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَتَيْنِ تَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ هُوَ لَهُمَا جَمِيعًا مِثْلَ الرِّجَالِ يَدَّعُوْنَ الْوَلَدَ "

✽✽ سفیان ثوری ایسی دو خواتین کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی بچے کے بارے میں دعویٰ کر دیتی ہیں' تو وہ فرماتے ہیں: ان کی مثال ان مردوں کی طرح ہو گی جو کسی بچے کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں۔

13483 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَغَيْرِهِ، عَنِ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ نَائِمَتَانِ مَعَهُمَا وَلَدَاهُمَا عَدَا الذِّئْبُ عَلَيْهِمَا، فَاَخَذَ وَلَدَ اِحْدَاهُمَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى دَاوُدَ فِي الْبَاقِي، فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَخَرَجَتَا فَلَقِيَهُمَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ فَقَالَ: مَا قَضٰى بِهِ الْمَلِكُ بَيْنَكُمَا قَالَتْ: الصُّغْرٰى قَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى قَالَ سُلَيْمَانُ: هَاتُوا السِّكِّينَ نَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا قَالَتْ: الصُّغْرٰى هُوَ لِلْكُبْرٰى دَعْهُ لَهَا فَقَالَ سُلَيْمَانُ: هُوَ لَكِ خُذِيهِ - يَعْنِي الصُّغْرٰى - حِينَ رَاٰى رَحْمَتَهَا لَهٗ ." قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: وَمَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مِّنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا كُنَّا نُسَمِّيهِ اِلَّا الْمُدْيَةَ

✵✵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ دو خواتین سوئی ہوئی تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے بھیڑیے نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک خاتون کے بچے کو لے گیا انہوں نے اپنا مقدمہ باقی رہ جانے والے بچے کے بارے میں حضرت داؤد کی خدمت میں پیش کیا' تو حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا وہ دونوں خواتین وہاں سے نکلیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی ان سے ملاقات ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا: بادشاہ سلامت نے کیا فیصلہ دیا ہے چھوٹی والی خاتون نے کہا کہ انہوں نے بڑی عمر کی خاتون کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تم چھری لے کے آؤ میں اسے تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں تو چھوٹی عمر کی عورت نے کہا: جی نہیں! یہ بڑی عمر کی عورت کا بچہ ہے آپ اسے اس کے پاس ہی رہنے دیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: یہ تمہارا بچہ ہے تم اسے حاصل کر لو''۔

یعنی انہوں نے چھوٹی عمر کی عورت سے یہ کہا: یہ اس وقت ہوا' جب انہوں نے یہ ملاحظہ کیا کہ چھوٹی عورت بچے کے لئے رحم کے زیادہ جذبات رکھتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے (چھری کے لئے) لفظ ''سکین'' اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا کیونکہ ہم لوگ تو اسے ''مدیہ'' کہا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

باب: جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرے

13484 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي الَّذِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ قَالَ: يُرْجَمُ اِنْ كَانَ مُحْصَنًا وَيُجْلَدُ، وَيُنْفَى اِنْ كَانَ بِكْرًا وَقَالَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

✵✵ ابن جریج ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا اگر وہ محصن ہو اور اگر کنوارہ ہو' تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور جلاوطن کر دیا جائے گا۔

ابن عیینہ نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُرْجَمُ اِنْ كَانَ مُحْصَنًا، وَيُجْلَدُ اِنْ كَانَ بِكْرًا، وَيُغَلَّظُ عَلَيْهِ فِي الْحَبْسِ وَالنَّفْيِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ محصن ہو' تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر کنوارہ ہو' تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور قید کرنے اور جلاوطن کرنے کے حوالے سے اس پر سختی کی جائے گی۔

13486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُرْجَمُ اِنْ كَانَ مُحْصَنًا، وَاِنْ كَانَ بِكْرًا جُلِدَ مِائَةً

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ محصن ہو' تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر کنوارہ ہو' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ حَدُّ الزِّنَا، اِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ، وَاِلَّا جُلِدَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے' جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے اس پر زنا کی حد جاری ہوگی یعنی اگر وہ محصن ہوگا' تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا ورنہ اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

13488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، رَفَعَهُ اِلَى عَلِيٍّ اَنَّهُ رَجَمَ فِي اللُّوطِيَّةِ

✵✵ سفیان ثوری نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے قوم لوط کا سا عمل کرنے والے شخص کو سنگسار کروا دیا تھا۔

13489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَاِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: فِيهِ مِثْلُ حَدِّ الزَّانِي اِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ،

✵✵ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: اس کی سزا زنا کرنے والی کی حد کی مانند ہوگی یعنی اگر وہ محصن ہوگا' تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔

13490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَعَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، وَسَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

13491 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثَانِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْبِكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ: يُرْجَمُ

✵✵ مجاہد اور سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے کسی کنوارے شخص کے قوم لوط کا سا عمل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اسے سنگسار کر دیا جائے گا

13492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ - يَعْنِي الَّذِي يَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ وَّمَنْ اَتٰى بَهِيمَةً - فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِئَلَّا يُعَيَّرَ اَهْلُهَا بِهَا، وَمَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسا کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہے' اسے قتل کردو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ شخص تھا' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے' یا جو کسی جانور کے ساتھ برا فعل کرتا ہے کہ تم اسے اور اس جانور کو قتل کردو!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: تاکہ اس جانور کے مالکان کو اس کے حوالے سے عار نہ دلائی جائے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:) اور جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ صحبت کرلے تو اسے بھی قتل کردو۔

13493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِينًا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الَّذِي يُحْزِنُكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ تَخَوَّفْتُ عَلٰى اُمَّتِي اَنْ يَعْمَلُوا بَعْدِي بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ

✵✵ عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں پریشان ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے' کہ وہ لوگ میرے بعد قوم لوط کا سا عمل کریں گے۔

13494 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ نَفَرٍ، فَلَعَنَ وَاحِدًا مِنْهُمْ ثَلَاثَ لَعَنَاتٍ، وَلَعَنَ سَائِرَهُمْ لَعْنَةً لَعْنَةً، فَقَالَ: مَلْعُونٌ، مَلْعُونٌ، مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُونٌ مَنْ سَبَّ شَيْئًا مِنْ وَالِدَيْهِ، مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَ شَيْئًا مِنْ تُخُومِ الْاَرْضِ، مَلْعُونٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّابْنَتِهَا، مَلْعُونٌ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ، مَلْعُونٌ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ، مَلْعُونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قسم کے افراد پر لعنت کی ہے' اور ان میں سے ایک شخص پر تین لعنتیں کی ہیں' باقی سب پر ایک' ایک لعنت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص ملعون ہے وہ ملعون ہے وہ ملعون ہے' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو برا کہتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو زمین کے نشانات میں تبدیلی کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو عورت اور اس کی بیٹی کو (صحبت کرنے میں) جمع کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو کسی قوم کا ان کی اجازت کے بغیر ولی بن جاتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے' اور وہ شخص ملعون ہے' جو غیر اللہ کے نام

پر جانور ذبح کرتا ہے۔

13495 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْبَهِيمَةَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے طور پر پہنچی ہے، جو اس کی مانند ہے البتہ اس میں جانور کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ الَّذِي يَاْتِي الْبَهِيمَةَ

باب: جو شخص جانور کے ساتھ بد فعلی کرے

13496 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الَّذِي يَاْتِي الْبَهِيمَةَ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ نَسِيًّا اَنْ يُنْزِلَ فِيهِ، وَلٰكِنَّهُ قَبِيحٌ فَقَبِّحُوا مَا كَانَ قَبِيحًا "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو جانور کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کوئی حکم نازل کرنا بھولا نہیں ہے، لیکن کیونکہ یہ ایک برا فعل ہے تو جو برا ہو تم اسے برا ہی سمجھو۔

13497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

٭٭ ابو رزین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے، جو کسی جانور کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے کہ ایسے شخص پر حد لازم نہیں ہوگی۔

13498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِي يَاْتِي الْبَهِيمَةَ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً اُحْصِنَ، اَوْ لَمْ يُحْصَنْ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے، جو جانوروں سے بد فعلی کرتا ہے، تو زہری فرماتے ہیں: اسے ایک کوڑے لگائے جائیں گے، خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

13499 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ، قَالَ اِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ اَصَابَ بَهِيمَةً فَهُوَ مَلْعُونٌ عِنْدَ اللّٰهِ

٭٭ عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: ابن منبہ نے یہ بات بتائی ہے: تورات میں یہ مذکور ہے: جو شخص کسی جانور کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ ملعون ہوتا ہے۔

13500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ مِنَ الْاَنْعَامِ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهَا سُنَّةً، وَلٰكِنْ نَرَاهُ مِثْلَ الزَّانِي اِنْ كَانَ اُحْصِنَ اَوْ لَمْ يُحْصَنْ

✲✲ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص کسی بھی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس کے بارے میں ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں سنت کا کوئی حکم نہیں سنا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص زنا کرنے والے کی مانند شمار ہوگا' خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

بَابُ مَنْ قُذِفَ بِبَهِيمَةٍ

باب: جس شخص پر جانور کے ساتھ بدفعلی کا الزام لگایا جائے

13501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قُذِفَ بِبَهِيمَةٍ، أَوْ وُجِدَ عَلَى بَهِيمَةٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

✲✲ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس پر جانور کے ساتھ بدفعلی کا الزام لگایا جاتا ہے' یا جو شخص جانور سے بدفعلی کرتے ہوئے پایا جاتا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا: اس پر حد لازم نہیں ہوگی۔

13502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَذَفَ رَجُلًا بِبَهِيمَةٍ جُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ

✲✲ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص کسی دوسرے شخص پر جانور کے ساتھ بدفعلی کا الزام لگائے اس پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی حد جاری ہوگی۔

بَابُ: (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ) (النور: 2)

باب: ''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں' تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''

13503 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ) (النور: 2) قَالَ: ذٰلِكَ فِي اَنْ تُضَيِّعُوا حُدُوْدَ اللّٰهِ، وَلَا تُقِيمُوهَا وَقَالَهُ مُجَاهِدٌ "

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں' تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

عطاء فرماتے ہیں: یہ اس لئے کہ تم کہیں اللہ کی حدود کو ضائع نہ کر دو اور ان پر حد قائم ہی نہ کرو۔

مجاہد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ) (النور: 2) قَالَ: اَنْ لَا يُقَامَ الْحَدُّ. وَفِي قَوْلِهِ: (طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النور: 2) قَالَ: " الطَّائِفَةُ: رَجُلٌ فَمَا فَوْقَهُ

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حد کو قائم ہی نہ کیا جائے

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''مومنین کا ایک گروہ''۔

مجاہد کہتے ہیں: طائفہ سے مراد ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص ہیں۔

13505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النور: 2) قَالَ: وَاحِدٌ اِلَى اَلْفٍ. قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ: اثْنَانِ فَصَاعِدًا

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تو ان دونوں کی سزا میں مومنین کا ایک گروہ موجود ہو''۔

مجاہد کہتے ہیں: یہاں طائفہ سے مراد ایک سے لے کے ایک ہزار تک افراد ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: اس سے مراد دو یا اس سے زیادہ افراد ہیں۔

13506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ فِى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ) (النور: 2) قَالَ: تَعْطِيلُ الْحُدُوْدِ

✵✵ معمر نے کلبی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

کلبی فرماتے ہیں: اس سے مراد حدود کو معطل کرنا ہے۔

بَابُ ضَرْبِ الْحُدُوْدِ، وَهَلْ ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّوْطِ

باب: حدود میں پٹائی کرنا' کیا نبی اکرم ﷺ نے لاٹھی کے ذریعے کسی کو مارا ہے؟

13507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا، ضَرَبَ رَجُلًا فِى حَدٍّ قَاعِدًا

✵✵ جابر نامی راوی نے قاسم نامی راوی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حد میں بٹھا کر پیٹا تھا۔

13508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جَلْدُ الزَّانِى اَشَدُّ مِنْ جَلْدِ الْفِرْيَةِ وَالْخَمْرِ قَالَ: وَجَلْدُ الْفِرْيَةِ وَالْخَمْرِ نَحْوٌ وَاحِدٌ، فَاَمَّا الْخَمْرُ، فَاِنَّمَا كَانُوْا يَضْرِبُوْنَ بِالْاَيْدِى حَتّٰى جَعَلَهُ عُمَرُ الْحَدَّ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا کرنے والے کو جو کوڑے لگائے جائیں گے وہ اس شخص سے زیادہ سخت ہوں گے جس کو زنا کا جھوٹا الزام لگانے یا شراب نوشی کی سزا دی جا رہی ہو اور زنا کا جھوٹا الزام لگانے یا شراب نوشی کے کوڑے ایک جیسے ہوں گے' جہاں تک شراب نوشی کا تعلق ہے' تو پہلے تو لوگ ہاتھوں کے ذریعے بھی پٹائی کرلیا کرتے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (کوڑوں کے ذریعے سزا کو) حد کے طور پر مقرر کیا۔

13509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الزِّنَا اَشَدُّ مِنْ حَدِّ الْقَذْفِ، وَالْقَذْفُ اَشَدُّ مِنَ الشُّرْبِ

✵✵ اسماعیل نامی راوی نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی حد کے مقابلے میں' زنا کی حد زیادہ سخت ہوگی' اور شراب نوشی کے مقابلے میں' زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا زیادہ سخت ہوگی۔

13510 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِي، اَنَّهُ اَخْبَرَنِي، اَنَّ اُمَّهُ اَمَرَتْ بِشَاةٍ فَسُلِخَتْ حِيْنَ جَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَكْرَةَ فَاَلْبَسَتْهَا اِيَّاهُ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ جَلْدٍ شَدِيدٍ

✵✵ ابن عیینہ نے سعد بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اپنے والد کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بتاتا ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ بات بتائی تھی: ان کی والدہ نے ایک بکری کی کھال اتارنے کا حکم دیا یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ کو کوڑے لگوائے تھے' اس خاتون نے بکری کی وہ کھال' ان صاحب کو پہنا دی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ کوڑا بہت سخت تھا۔

13511 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَمَّا الْفِرْيَةُ فَيُجْلَدُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: جہاں تک زنا کا جھوٹا الزام لگانے کا تعلق ہے' تو اس میں کوڑا مارتے ہوئے ہاتھ کو بلند نہیں کیا جائے گا۔

13512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُجْتَهَدُ فِي حَدِّ الزِّنَا، وَيُخَفَّفُ فِي الْفِرْيَةِ وَالشَّرَابِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا کی حد جاری کرتے ہوئے زیادہ زور لگایا جائے گا' جبکہ زنا کا الزام لگانے یا شراب نوشی کی سزا میں ہاتھ ہلکا رکھا جائے گا۔

13513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُجْتَهَدُ فِي جَلْدِ الزِّنَا وَالْفِرْيَةِ، وَيُخَفَّفُ فِي الشَّرَابِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: زنا اور زنا کا الزام لگانے کے کوڑے لگاتے ہوئے زور لگایا جائے گا اور شراب نوشی کی سزا میں ہاتھ ہلکا رکھا جائے گا۔

13514 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: "بُعِثَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْهَمْدَانِیُّ يُقِيمُ الْحَدَّ عَلٰی اَيُّوبَ الْهَمْدَانِیِّ، وَعَلٰی صَفْوَانَ بْنِ صَفْوَانَ بِسَوْطٍ جَدِيدٍ لَمْ يُجْلَدْ بِهٖ قَطُّ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ حَتّٰی اِذَا رُئِیَ اِبْطُكَ فَحَسْبُكَ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰی ظَهْرِ صَفْوَانَ قَدْ حُدَّ، وَلَمْ يُبْضَعْ، وَنَظَرْتُ اِلٰی ظَهْرِ اَيُّوبَ وَقَدْ بُضِعَ بَعْضُهٗ قَالَ: وَرَاَيْتُ الْهَمْدَانِیَّ وَضَعَ اَرْدِيَتَهُمَا حِيْنَ جَلَدَهُمَا"

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوملیکہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عبدالملک بن مروان ہمدانی کو بھیجا گیا تاکہ وہ ایوب ہمدانی پر حد قائم کریں اور صفوان بن صفوان پر حد جاری کریں وہ نئے کوڑے کے ذریعے ان کی پٹائی کریں جس کے ذریعے پہلے کسی کو کوڑے نہیں مارے گئے تھے انہوں نے کہا: تم اپنا ہاتھ بلند کرو یہاں تک کہ تمہاری بغلیں دکھائی دینے لگیں پھر تمہارے لئے کافی ہوگا

راوی کہتے ہیں: میں نے صفوان کی پشت کو دیکھا جس پر حد جاری ہوئی تھی اس کی جلد خراب نہیں ہوئی تھی پھر میں نے ایوب کی پشت کو دیکھا تو اس کا کچھ حصہ اکھڑ گیا تھا

راوی کہتے ہیں: میں نے ہمدانی کو دیکھا کہ انہوں نے جب ان دونوں کو کوڑے لگائے تھے تو ان کی چادریں رکھ دی تھیں (یعنی اوڑھادی تھیں یا اتاردی تھیں)۔

13515 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ رَجُلًا، جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ، جَدِيدٍ عَلَيْهِ ثَمَرَتُهٗ، فَقَالَ: لَا، سَوْطٌ دُوْنَ هٰذَا. فَاُتِیَ بِسَوْطٍ مَكْسُورِ الْعَجْزِ، فَقَالَ: لَا، سَوْطٌ فَوْقَ هٰذَا. فَاُتِیَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَرْفَعُ اِلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا نُقِمْهُ

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' تو آپ مجھ پر حد قائم کریں نبی اکرم ﷺ نے شاخ منگوائی (تو ایسی شاخ لائی گئی) جس پر پھل موجود تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں اس سے چھوٹی شاخ لے کر آؤ تو ایک شاخ لائی گئی جس کا کنارہ ٹوٹا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں اس سے بڑی شاخ لے کر آؤ تو پھر ایک درمیانی درجے کی شاخ لائی گئی نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس صاحب کو کوڑے لگائے گئے پھر نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ کے چہرہ پر غصے کے آثار نمایاں تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ظاہری اور باطنی فحش کام حرام قرار دیے ہیں' تم میں سے جو شخص ایسے کسی کام کا مرتکب ہو' تو اسے اللہ تعالیٰ کے پردے پر پردہ رکھنا چاہیے' اس نوعیت کا جو معاملہ ہمارے سامنے

پیش ہوگا' تو ہم اسے سزا دیں گے۔

13516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: اُتِيَ عُمَرَ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ، فَاَمَرَ بِسَوْطٍ فَجِيءَ بِسَوْطٍ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ: اُرِيدُ اَلْيَنَ مِنْ هٰذَا، فَاُتِيَ بِسَوْطٍ فِيهِ لِينٌ، فَقَالَ: اُرِيدُ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا قَالَ: فَاُتِيَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ فَقَالَ: اضْرِبْ بِهِ، وَلَا يُرٰى اِبْطُكَ وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ

٭٭ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کولایا گیا جس پر حد جاری ہونی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ایک شاخ کولایا گیا وہ ایسی شاخ تھی جس میں سختی پائی جاتی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے ذرا نرم چاہتا ہوں تو پھر ایک ایسی شاخ لائی گئی جو زیادہ نرم تھی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے ذرا زیادہ سخت چاہتا ہوں راوی کہتے ہیں: پھر درمیانی درجہ کی شاخ لائی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے مارو اور تمہاری بغل دکھائی نہ دے اور تم ہر عضو کو اس کا حق دینا۔

13517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ فِي حَدٍّ فَقَالَ: اضْرِبْ، وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ، وَاجْتَنِبْ وَجْهَهُ وَمَذَاكِيرَهُ

٭٭ عدی بن ثابت نے عکرمہ بن خالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد کے بارے میں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی پٹائی کرو اور ہر عضو کو اس کا حق دینا اور اس کے چہرے اور شرم گاہ سے اجتناب کرنا۔

13518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُخْبِرٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اضْرِبْ وَدَعْ يَدَيْهِ يَتَّقِ بِهِمَا

٭٭ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس نے شراب پی ہوئی تھی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی پٹائی کرو اور اس کے ہاتھوں کو چھوڑ دو تا کہ یہ اس کے ذریعے بچنے کی کوشش کرے۔

13519 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، اَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ اَخِيهِ وَهُوَ سَكْرَانُ فَقَالَ: اِنِّي وَجَدْتُ هٰذَا سَكْرَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. فَقَالَ: تَرْتِرُوهُ وَمَزْمِزُوهُ وَاسْتَنْكِهُوهُ فَتَرْتَرُوهُ وَمَزْمَزُوهُ وَاسْتَنْكَهُوهُ، فَوَجَدُوا مِنْهُ رِيحَ شَرَابٍ فَاَمَرَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى السِّجْنِ، ثُمَّ اَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ اَمَرَ بِسَوْطٍ فَدُقَّتْ ثَمَرَتُهُ حَتّٰى آضَتْ لَهُ مِخْفَقَةٌ - يَعْنِي صَارَتْ - قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِلْجَلَّادِ: اضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَكَ، وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ قَالَ: فَضَرَبَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَاَوْجَعَهُ - قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا مَاجِدٍ، مَا الْمُبَرِّحُ؟ قَالَ: ضَرْبُ الْاَمْرِ. قَالَ: فَمَا قَوْلُهُ: ارْجِعْ يَدَكَ؟ قَالَ: لَا يَتَمَتّٰى قَالَ: - يَعْنِي يَتَمَطّٰى، وَلَا يُرٰى اِبْطُهُ - قَالَ: فَاَقَامَهُ فِي قَبَاءٍ وَسَرَاوِيلَ - قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِئْسَ، لَعَمْرُ اللّٰهِ وَالِي الْيَتِيمِ، هٰذَا مَا

اَدَّبْتَ فَاَحْسَنْتَ الْاَدَبَ، وَلَا سَتَرْتَ الْخَرِبَةَ ." قَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّهُ لَابْنُ اَخِي، وَاِنِّي لَاَجِدُ لَهُ مِنَ اللَّوْعَةِ - يَعْنِي الشَّفَقَةَ - مَا اَجِدُ لِوَلَدِي، وَلٰكِنْ لَمْ آلُهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ، يُحِبُّ الْعَفْوَ، وَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِوَالٍ اَنْ يُؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهُ، ثُمَّ اَنْشَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَّلُ رَجُلٍ قُطِعَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ - اَوْ فِي الْاَنْصَارِ - اُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَاَنَّمَا اُسِفَّ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَادًا - يَعْنِي ذُرَّ عَلَيْهِ رَمَادٌ - فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذَا شَقَّ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَاَنْتُمْ اَعْوَانُ الشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ، وَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِوَالٍ اَنْ يُؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهُ، ثُمَّ قَرَاَ: (وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا) (النور: 22)

✵✵ ابو ماجد حنفی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنے بھتیجے کو لے کر آیا جو نشے کی حالت میں تھا اس شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے اسے نشے کی حالت میں پایا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے جھنجھوڑ و اور ہلاؤ اور ہوش میں لانے کی کوشش کرو لوگوں نے اسے جھنجھوڑا ہلایا اور ہوش میں لانے کی کوشش کی' تو لوگوں کو اس میں سے شراب کی بو آئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے قید کر دیا گیا اگلے دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے قید سے باہر نکلوایا اور پھر شاخ کے بارے میں حکم دیا تو اس کا پھل اتار لیا گیا یہاں تک کہ وہ ہلکی ہوگئی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جلاد سے فرمایا: تم پٹائی کرو اپنے ہاتھ کو واپس لے جاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو

راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایسی پٹائی کروائی جو زیادہ سخت نہیں تھی لیکن اسے تکلیف محسوس ہوئی

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابو ماجد لفظ مبرہ سے کیا مراد ہے انہوں نے جواب دیا: زیادہ شدید ضرب

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اپنا ہاتھ واپس کرو اس سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنا ہاتھ زیادہ بلند نہ کرے یعنی اتنا نہ بلند کرے کہ اس کی بغلیں نظر آنے لگیں

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کھڑا کیا' تو اس نے قبا پہنی ہوئی تھی اور شلوار پہنی ہوئی تھی

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تم یتیم کے برے نگران ہو' نہ تم نے اس کی اچھی طرح سے تربیت کی ہے' اور نہ خرابی کی پردہ پوشی کی اس نے عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن یہ میرا بھتیجا ہے مجھے اس کے لئے شفقت کے وہی جذبات محسوس ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کے لئے ہوتے ہیں لیکن میں نے اس کی پرواہ نہیں کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے کسی بھی حکمران کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے سامنے کوئی قابل حد مقدمہ آئے تو وہ اس حد کو قائم نہ کرے

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرنے لگے انہوں نے بتایا: اسلام میں سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا وہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر راکھ پھینک دی گئی ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید یہ بات آپ پر گراں گزری ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کیوں گراں نہ گزرے؟ جب کہ تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن گئے ہو بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لیکن کسی بھی حکمران کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے پاس کوئی قابل حد مقدمہ لایا جائے تو وہ حد کو قائم نہ کرے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''انہیں چاہیے کہ وہ معاف کریں اور وہ درگزر کریں''۔

13520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِى عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا، يَنْهَى عَنْ ضَرْبِ رَأْسِ رَجُلٍ قُذِفَ وَهُوَ يُضْرَبُ

✻✻ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں عامر شعبی کے پاس موجود تھا' جب ایک شخص پر حد قذف کے سلسلے میں حد جاری ہو رہی تھی' تو وہ اس بات سے منع کر رہے تھے کہ اس کے سر پر ضرب لگائی جائے۔

13521 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَخْتَارُ لِلْحُدُوْدِ رَجُلًا، وَاَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الْحُدُوْدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ، وَاَمِيرُ مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِزُ بْنُ حَارِثَةَ، ثُمَّ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَجْلِدَ فَلَا تَجْلِدْ حَتّٰى تَدُقَّ ثَمَرَةَ السَّوْطِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ حَتّٰى تُلَيِّنَهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبیداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حد کی سزا دینے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا ہوا تھا عبداللہ بن ابوملیکہ حدود کو جاری کیا کرتے تھے ان دنوں مکہ کے گورنر محرز بن حارثہ تھے پھر انہوں نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے کہا: جب تم کوڑا مارنے لگو تو اس وقت تک نہ مارنا جب تک تم چھڑی سے پھل اتار نہیں لیتے' یہاں تک کہ اسے نرم نہیں کر لیتے۔

بَابُ وَضْعِ الرِّدَاءِ

باب: چادر اتار دینا (یا مجرم کے جسم پر چادر رکھنا)

13522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا يَحِلُّ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ التَّجْرِيدُ، وَلَا مَدٌّ، وَلَا غَلٌّ، وَلَا صَفْدٌ

✻✻ ضحاک بن مزاحم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس امت میں مجرد رہنا' کھینچ کے رکھنا' خیانت اور بیڑیاں پہن کے رکھنا' حلال نہیں ہے۔

13523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اُتِيَ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ فَضَرَبَهُ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ لَهُ قَسْطَلَانِيٌّ قَاعِدًا "

قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے حد کا ایک مجرم لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی پٹائی کروائی اس کے جسم پر ایک چادر موجود تھی جو قسطلانی چادر تھی اور اسے

بٹھا کر (اس کی پٹائی کی گئی تھی)۔

13524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: رَأَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، جَلَدَ رَجُلًا فِي حَدِّ فِرْيَةٍ، فَجَلَدَهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ

✻✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو دیکھا: انہوں نے جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے ایک شخص کو کوڑے لگوائے، تو اس شخص کی قمیص اس کے جسم پر ہی تھی۔

13525 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ ضَرَبَ رَجُلًا افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ فِي قَمِيصٍ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ

✻✻ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کی پٹائی کروائی جس نے ایک دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگایا تھا تو جس شخص کی پٹائی ہوئی اس نے قمیص پہنی ہوئی تھی امام شعبی نے مسجد میں اس کی پٹائی نہیں کروائی تھی۔

13526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ الْقَاذِفِ اَتُنْزَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ؟ قَالَ: لَا تُنْزَعُ عَنْهُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فَرْوًا اَوْ مَحْشُوًّا

✻✻ مطرف نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حدقذف کی سزا بھگتنے والے شخص کے کپڑے اتار لئے جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: اس کے جسم سے کچھ نہیں اتارا جائے گا، البتہ اگر اس نے کوٹ یا چھال بھری ہوئی کوئی چیز پہنی ہو، تو وہ اتار لی جائے گی۔

13527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُوضَعُ عَنِ الْقَاذِفِ، اِلَّا الرِّدَاءُ قَالَ الْحَكَمُ: وَاَخْبَرَنِي يَحْيَى الْجَزَّارُ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

✻✻ حکم نامی راوی نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: حدقذف کے سزا یافتہ شخص کے کپڑے نہیں اتارے جائیں گے صرف اوپر والی چادر اتار لی جائے گی۔

حکم نے یحییٰ جزار کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُجْلَدُ الْقَاذِفُ وَالشَّارِبُ وَعَلَيْهِمَا ثِيَابُهُمَا وَيُنْزَعُ، عَنِ الزَّانِي ثِيَابُهُ حَتَّى يَكُونَ فِي اِزَارِهِ

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدقذف اور شراب نوشی کے سزا یافتہ شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے تو ان کے کپڑے ان کے جسم پر رہیں گے، البتہ زنا کرنے والے شخص کو جب کوڑے لگائے جائیں گے تو اس کے کپڑے اتار لئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ صرف تہبند پہن کر رکھے گا۔

13529 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ:

حَضْرَتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَجْلِدُ فِي الْحَدِّ، فَيَضَعُ الرِّدَاءَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ اِزَارٌ، وَرِدَاءٌ فَهُوَ وَاضِعُ الرِّدَاءَ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ: " فَأَمَا الْقَمِيصُ فَرُبَّمَا وُضِعَ عَنِ الرَّجُلِ، وَهُوَ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَرُبَّمَا اَرَادُوا اَنْ يَضَعُوهُ، عَنِ الرَّجُلِ فَيَنْهَاهُمْ قَالَ: فَاَمَّا الرِّدَاءُ فَهُوَ وَاضِعُهُ عَنْ هٰذَا وَهٰذَا " قَالَ: وَضَعَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ رِدَاءَ اَبِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِي حُبَيْشٍ وَّعَلَيْهِ قَمِيصٌ حِيْنَ حَدَّهُ وَحَدَّهُ عَلَى رُئُوسِ النَّاسِ

✵✵ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا جب انہوں نے حد کے سلسلے میں کوڑے لگوائے تو انہوں نے قمیص جسم پر رہنے دی اور اوپر والی چادر اتار لی اگر کسی کے جسم پر تہبند یا چادر ہوتی تھی' تو وہ چادر کو ہر صورت میں رکھواتے تھے وہ فرماتے تھے: جہاں تک قمیص کا تعلق ہے' تو وہ بعض اوقات آدمی سے اتاری جاسکتی ہے' وہ یہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے اس سے منع نہیں کیا بعض اوقات وہ یہ ارادہ کرتے تھے کہ اس شخص کے جسم سے اتارلیں تو لوگوں کو منع کر دیتے تھے اور فرماتے تھے جہاں تک چادر کا تعلق ہے' تو وہ یہاں یہاں سے اتاری جاسکتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن محمد نے ابوحارث بن عبداللہ کی چادر اتروالی تھی ان کے جسم پر قمیص موجود تھی جب انہوں نے ان پر حد جاری کی تھی اور انہوں نے ان پر لوگوں کی موجودگی میں حد جاری کی تھی۔

بَابُ ضَرْبِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کی پٹائی

13530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: اُتِيَ عُمَرَ بِامْرَاَةٍ رَاعِيَةٍ زَنَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَ الْمَرِيَّةِ اَذْهَبَتْ حُسْنَهَا اذْهَبَا فَاضْرِبَاهَا، وَلَا تَخْرِقَا جِلْدَهَا اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ اَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ سِتْرًا سَتَرَكُمْ بِهِ دُوْنَ فَوَاحِشِكُمْ فَلَا يَطَّلِعَنَّ سِتْرَ اللّٰهِ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ رَجُلًا صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا

✵✵ معرور بن سوید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جو بکریاں چراتی تھی اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زنا کے الزام کا ستیاناس ہو جس نے اس عورت کی خوبصورتی کو رخصت کر دیا ہے تم لوگ جاؤ اور اس کی پٹائی کرو اور اس کی جلد نہ پھاڑ دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چار گواہوں کی شرط پردہ پوشی کے لئے مقرر کی ہے تا کہ وہ تمہارے برے کاموں کے حوالے سے تمہاری پردہ پوشی کرے تو تم اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرو اگر وہ چاہے گا' تو اس شخص کو سچا یا جھوٹا شخص بنادے گا۔

13531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا جَلَدَ جَارِيَةً فَجَرَتْ، وَتَحْتَ ثِيَابِهَا دِرْعُ حَدِيدٍ اَلْبَسَهَا اِيَّاهُ اَهْلُهَا، وَنَفَاهَا اِلَى الْبَصْرَةِ "

✵✵ ابواسحاق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ایک کنیز کو کوڑے مارے جس نے

زنا کا ارتکاب کیا تھا تو اس عورت کے کپڑوں کے نیچے لوہے کی زرہ تھی جسے اس کے اہل خانہ نے اسے پہنا دیا تھا اور پھر انہوں نے اسے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

13532 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تُضْرَبُ الْمَرْاَةُ جَالِسَةً، وَالرَّجُلُ قَائِمًا فِي الْحَدِّ

✵✵ حکم نے یحییٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عورت کو بٹھا کر اس کی پٹائی کی جائے گی' اور آدمی کو کھڑا کر کے اس کی پٹائی کی جائے گی' یعنی حد کی سزا میں ایسا ہو گا۔

13533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ رَجُلًا فِي الْحَدِّ قَاعِدًا

✵✵ قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حد کے ایک مجرم کو بٹھا کر اس کی پٹائی کروائی تھی۔

13534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْمَرْاَةَ تُضْرَبُ قَاعِدَةً عَلَيْهَا ثِيَابُهَا فِي الْحَدِّ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حد جاری کرتے ہوئے عورت کو بٹھا کر اس کی پٹائی کی جائے گی' اور اس کے کپڑے اس کے جسم پر رہیں گے۔

13535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ: اَنَّ الْمَرْاَةَ تُضْرَبُ قَاعِدَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے یہ سنا ہے کہ عورت کو بٹھا کر اس کی پٹائی کی جائے گی۔

13536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَاْمُرُ بِهَا، فَتُرْبَطُ رِجْلَاهَا وَسَاقَاهَا اِلَى فَخِذَيْهَا، فَتُجْلَدُ كَذٰلِكَ جَالِسَةً عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: قاضی شریح خاتون کے بارے میں حکم دیتے تھے کہ اس کے پاؤں اور پنڈلیاں زانوں تک باندھ دی جاتی تھیں اور پھر اسی حالت میں بٹھا کر اسے کوڑے لگائے جاتے تھے اس کے کپڑے اس کے جسم پر ہوتے تھے۔

13537 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَمَتِهِ الَّتِي حُدَّتْ فِي الزِّنَا اَنَّهُ حَدَّهَا فِي الزِّنَا قَالَ لِلْجَالِدِ - وَاَشَارَ اِلَى الرِّجْلَيْنِ -: وَخَفِّفْ. قُلْتُ: فَاَيْنَ قَوْلُهُ: (وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ) (النور: 2) قَالَ: اَفَيَقْتُلُهَا؟

✵✵ ابن ابوملیکہ نے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جس پر زنا کی حد جاری ہوئی تھی انہوں نے اس عورت کو زنا کی حد کے لئے کوڑے مارنے والے سے فرمایا: یعنی انہوں نے

اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کر کے کہا: تخفیف کرنا۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا

''اور اللہ کے دین (کے حکم) کے معاملے میں، تمہیں ان دونوں سے ہمدردی محسوس نہ ہو''۔

انہوں نے فرمایا: کیا وہ اس کو قتل کر دے؟

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

باب: شراب نوشی کی حد

13538 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضَرَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ضَرْبَتَيْنِ بِنَعْلِهِ اَوْ سَوْطِهِ، اَوْ مَا كَانَ فِي يَدِهِ وَهُمْ حِينَئِذٍ عِشْرُونَ رَجُلًا اَوْ قَرِيبُهُ

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود افراد کو حکم دیا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے جوتے یا چھڑی یا اپنے ہاتھ میں جو بھی چیز موجود تھی اس کے ذریعے اس شخص کو دو، دو ضربیں لگائیں ان حضرات کی تعداد اس وقت بیس یا اس کے قریب تھی۔

13539 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فَاَمَرَ فَضَرَبُوا بِالْاَيْدِي، وَبِجَرِيدِ النَّخْلِ فَكُنْتُ فِيهِمْ

✻✻ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تو لوگوں نے اپنے ہاتھوں اور کھجور کی شاخوں کے ذریعے اس کی پٹائی کی میں ان افراد میں موجود تھا۔

13540 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ: كَمْ جَلَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ؟ قَالَ: "لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيهَا حَدًّا، كَانَ يَاْمُرُ مَنْ حَضَرَهُ يَضْرِبُونَ بِاَيْدِيهِمْ وَنِعَالِهِمْ حَتّٰى يَقُولَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعُوا، وَفَرَضَ فِيهَا اَبُو بَكْرٍ اَرْبَعِينَ سَوْطًا، وَفَرَضَ فِيهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ سَوْطًا"

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی کی سزا میں کتنے کوڑے لگوائے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی طے شدہ حد متعین نہیں کی تھی بلکہ آپ ﷺ نے آس پاس موجود افراد کو حکم دیا تھا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں، جوتوں کے ذریعے اس شخص کی پٹائی کی تھی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب بس کردو

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس نے بارے میں بیس کوڑوں کی سزا مقرر کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ۸۰ کوڑوں کی سزا مقرر کی تھی۔

13541 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ الَّذِي يَشْرَبُ الْخَمْرَ يَضْرِبُوْنَهُ بِاَيْدِيهِمْ وَنِعَالِهِمْ وَيَصُكُّوْنَهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِي بَكْرٍ وَّبَعْضِ اِمَارَةِ عُمَرَ، ثُمَّ خَشِيَ اَنْ يَغْتَالَ الرَّجُلُ فَجَعَلَهُ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا، فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يَتَنَاهَوْنَ جَعَلَهُ سِتِّيْنَ، فَلَمَّا رَآهُمْ لَا يَتَنَاهَوْنَ جَعَلَهُ ثَمَانِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا اَدْنَى الْحُدُوْدِ

✳✳ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص شراب پیتا تھا تو لوگ اپنے ہاتھوں اور جوتوں کے ذریعے اس کی پٹائی کرتے تھے اور اسے مکے مارتے تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہوتا تھا' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی کچھ عرصے میں ہوتا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ اس بارے میں زیادہ بے باک نہ ہو جائیں تو انہوں نے اس کی سزا چالیس لاٹھیاں مقرر کی جب انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ لوگ باز نہیں آرہے' تو انہوں نے یہ سزا ساٹھ کر دی جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اب بھی باز نہیں آرہے' تو انہوں نے یہ سزا 80 (کوڑے) مقرر کر دی پھر انہوں نے فرمایا: یہ حدود میں سے سب سے کم تر سزا ہے۔

13542 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، شَاوَرَ النَّاسَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ، وَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَرِبُوْهَا وَاجْتَرَئُوْا عَلَيْهَا . فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّ السَّكْرَانَ اِذَا سَكِرَ هَذٰى، وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى، فَاجْعَلْهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ، فَجَعَلَهُ عُمَرُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِيْنَ

✳✳ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا اور فرمایا: لوگ شراب پینے لگے ہیں اور اس بارے میں جرأت کرنے لگے ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: جب کوئی شخص مدہوش ہوگا' تو ہذیان بکے گا اور جب ہذیان بکے گا' تو کسی پر جھوٹا الزام بھی لگا سکتا ہے' تو آپ زنا کے جھوٹے الزام کی سزا اس کے لئے مقرر کر دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سزا زنا کے جھوٹے الزام کی سزا کی طرح اسی کوڑے (یا لاٹھیاں مقرر کر دی)۔

13543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا، فَيَمُوْتَ، فَاَجِدَ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسِنَّهُ

✳✳ عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی میں کسی شخص پر حد قائم کروں اور پھر اس کے نتیجے میں اس کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس حوالے سے افسوس نہیں ہوگا' البتہ شراب نوشی کرنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی باقاعدہ سزا مقرر نہیں کی ہے۔

13544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: جَلَدَ عَلِيٌّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ اَرْبَعِينَ جَلْدَةً فِي الْخَمْرِ بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ

✵✵ عمرو بن دینار نے حضرت امام باقر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو شراب نوشی کی سزا میں چالیس لاٹھیاں لگوائی تھیں جس کے دونوں کنارے تھے

13545 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عَلِيًّا، اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَجَلَدَهُ وَعُثْمَانُ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِينَ سَوْطًا، ثُمَّ قَالَ: اَمْسِكْ. فَقَالَ عَلِيٌّ: جَلَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعِينَ، وَجَلَدَ اَبُو بَكْرٍ اَرْبَعِينَ، فَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ

✵✵ حصین بن منذر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو حکم دیا کہ اسے کوڑے لگائے جائیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی گنتی کرتے رہے یہاں تک کہ جب چالیس کوڑے ہوگئے تو انہوں نے کہا: رک جاؤ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی میں چالیس کوڑے لگوائے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس لگوائے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکمل کر کے 80 کر دیے ان میں سے ہر طریقہ سنت ہے۔

13546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي صَدِيقٍ النَّاجِي، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالنَّعْلَيْنِ اَرْبَعِينَ

✵✵ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا میں چالیس جوتے لگوائے تھے۔

13547 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی میں 80 (لاٹھیاں یا کوڑے) لگوائے تھے۔

13548 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَكْتُبَ فِي الْمُصْحَفِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ، وَوَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ ایک صحیفے میں یہ تحریر کر دیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی سزا میں 80 کوڑے لگوائے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

13549 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ

اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ. فَقَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: قَدْ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ. قَدْ اُتِیَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلٰی ذٰلِكَ

✵✵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیئے تم اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ پیئے تو اسے کوڑے لگائے پھر اگر وہ پیئے تو اسے قتل کردو

ابن منکدر نامی راوی کہتے ہیں: پھر یہ طریقہ ترک کر دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابن نعیمان نامی صاحب کو لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگوائے پھر اسے لایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے لگوائے پھر اسے لایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑلگوائے پھر چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے ہی لگوائے اس سے زیادہ کوئی سزا نہیں دی۔

13550 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النَّجُودِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی شَارِبِ الْخَمْرِ: اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ

قَالَ الثَّوْرِیُّ: فَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ ابْنَ النُّعْمَانِ ضُرِبَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَّرُفِعَ الْقَتْلُ

✵✵ معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب وہ شراب پیئے تو تم اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ پیئے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ پیئے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اس کی گردن اڑا دو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابن نعمان نامی شخص کی چار مرتبہ پٹائی ہی کی گئی تھی اور قتل کا حکم اٹھالیا گیا۔

13551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

13549-مسند أحمد بن حنبل - ' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7589'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الحد في الخمر' الحكم فيمن يتتابع في شرب الخمر - حديث: 5151'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' وأما حديث أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8185'سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة' باب العقوبة في شرب الخمر - حديث: 2078'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' بأب إذا تتابع في شرب الخمر - حديث: 3908'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من شرب الخمر مرارا - حديث: 2568'السنن للنسائي - كتاب الأشربة' ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر - حديث: 5591'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' كتاب الأشربة والحد فيها - باب من أقيم عليه الحد أربع مرات ثم عاد له' حديث: 16277'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الأشربة والحد فيها' باب من أقيم عليه حد أربع مرات ثم عاد له - حديث: 5470'مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن ' حديث: 2446'ناسخ الحديث ومنسوخه لابن شاهين - كتاب جامع' باب حكم من تتابع في شرب الخمر - حديث: 528

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ الثَّانِيَةَ فَاضْرِبُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ الثَّالِثَةَ فَاضْرِبُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ قَالَ: فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَضَرَبَهُ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ فَضَرَبَهُ وَوَضَعَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَتْلَ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پیئے تم اس کی پٹائی کرو اور جو دوسری مرتبہ پیئے تو پھر اس کی پٹائی کرو پھر اگر وہ تیسری مرتبہ پیئے تو اس کی پٹائی کرو پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی پٹائی کروائی پھر اس کو دوسری مرتبہ لایا گیا تو پھر اس کی پٹائی کروائی پھر اسے تیسری مرتبہ لایا گیا تو پھر اس کی پٹائی کروائی پھر چوتھی مرتبہ لایا گیا تو پھر اس کی پٹائی کروائی تھی' اللہ تعالیٰ نے قتل کے حکم کو اٹھا لیا تھا۔

13552 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: أُتِيَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا، أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ، فَجَلَدَهُ فِي كُلِّ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يَشْرَبُ، وَمَا أَكْثَرَ مَا يُجْلَدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ابن نعیمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس کئی مرتبہ لایا گیا چار سے زیادہ مرتبہ لایا گیا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اس کی پٹائی ہی کروائی نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود ایک صاحب نے دعا کی: اے اللہ! تو اس پر لعنت کر یہ کتنی شراب پیتا ہے اور اسے کتنی مرتبہ کوڑے لگائے جا چکے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

13553 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ، قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَجَلَدَهُ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ فِي كُلِّ ذٰلِكَ يَجْلِدُهُ، لَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ

٭٭ قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اسے کوڑے لگوائے پھر اسے دوسری مرتبہ لایا گیا پھر تیسری مرتبہ لایا گیا پھر چوتھی مرتبہ لایا گیا ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اسے کوڑے ہی لگوائے' اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

13554 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَرَبَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ . وَأَنَّ عُمَرَ: ضَرَبَ أَبَا مِحْجَنَ الثَّقَفِيَّ فِي الْخَمْرِ ثَمَانَ مَرَّاتٍ

٭٭ قبیصہ بن ذؤیب نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے شراب پینے کی وجہ سے ایک شخص کی

چار مرتبہ پٹائی کروائی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابومجن ثقفی کی شراب نوشی کی وجہ سے آٹھ مرتبہ پٹائی کروائی تھی (اسے قتل نہیں کروایا تھا)۔

13555 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ سَاَلَهُ، فَقَالَ: اِنَّ قَوْمِي يَصْنَعُونَ شَرَابًا مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْهَهُمْ عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: انْهَهُمْ عَنْهُ، ثُمَّ سَاَلَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُمْ عَنْهُ، فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَنْتَهِ فَاقْتُلْهُ

* * عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میری قوم کے لوگ ایک شراب بناتے ہیں جوار کے ذریعے بنائی جاتی ہے اور اس کا نام مزر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں اس سے منع کر دینا۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں منع کر دینا پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی اور کہا: میں نے انہیں منع کیا تھا لیکن وہ باز نہیں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو باز نہیں آتا تم اسے قتل کر دینا۔

بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ

باب: جو شخص رمضان میں شراب پیئے

13556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا، ضَرَبَ النَّجَاشِيَّ الْحَارِثِيَّ الشَّاعِرَ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ، ثُمَّ حَبَسَهُ، فَاَخْرَجَهُ الْغَدَ، فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اِنَّمَا

13555-صحيح مسلم - كتاب الأشربة' باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام - حديث:3822'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' بيان الخبر الموجب على الموجه لقتال المشركين - حديث:5271'سنن أبي داؤد - كتاب الأشربة' باب النهي عن المسكر - حديث:3217'السنن للنسائي - كتاب الأشربة' تفسير البتع - حديث:5530 لسنن الكبرى للنسائي - كتاب الأشربة' تفسير البتع والمزر - حديث:4968'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الأشربة' باب ما يحرم من النبيذ - حديث:4264'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة' كتاب الأشربة والحد فيها - باب ما جاء في تفسير الخمر الذي نزل تحريمها' حديث:16148'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الأشربة والحد فيها' باب ما أسكر كثيره فقليله حرام - حديث:5450'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأشربة' باب الأشربة - حديث:2661'مسند الطيالسي - أبو بردة بن أبي موسى عن أبيه' حديث:493'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف - من اسمه أحمد - حديث:2107'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:1044'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها - حديث:5318

جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ لِجُرْاَتِكَ عَلَى اللّٰهِ، وَافْطَارِكَ فِي رَمَضَانَ

٭٭ عطاء نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نجاشی حارثی نامی شاعر کی' رمضان میں شراب پینے کی وجہ سے پٹائی کروائی انہوں نے اسے 80 کوڑے لگوائے پھر اسے قید کر دیا' پھر اگلے دن جب اسے باہر نکلوایا تو بیس کوڑے پھر اسے لگوائے اور پھر اسے فرمایا: میں نے یہ بیس کوڑے اس لئے لگائے ہیں کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کے خلاف جرأت کی ہے' اور رمضان میں روزہ ترک کیا ہے۔

13557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: اُتِيَ عُمَرَ بِشَيْخٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: لِلْمَنْخِرَيْنِ لِلْمَنْخِرَيْنِ، وَوِلْدَانُنَا صِيَامٌ قَالَ: فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ، ثُمَّ سَيَّرَهُ اِلَى الشَّامِ

٭٭ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بوڑھے شخص کو لایا گیا جس نے رمضان میں شراب پی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس نے یہ کام کیا ہے) جبکہ ہمارے بچوں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے 80 کوڑے لگوائے اور پھر اسے شام بھجوا دیا۔

بَابُ حَدِّ الْعَبْدِ يَشْرَبُ الْخَمْرَ

باب: جو غلام شراب پی لے' اس کی حد

13558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ: يُضْرَبُ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ، وَقَدْ ضَرَبَ عُثْمَانُ غُلَامًا لَّهُ نِصْفَ الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ

٭٭ ابن شہاب زہری غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر وہ شراب پیئے تو اسے آزاد شخص کی حد کی نصف حد لگائی جائے گی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو شراب نوشی کی وجہ سے نصف حد لگوائی تھی۔

13559 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: جَلَدُوا عَبِيْدَهُمْ فِي الْخَمْرِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلاموں کو شراب نوشی کی وجہ سے آزاد شخص کی حد کی نصف حد لگائی تھی۔

بَابُ قَوْلِهٖ: (وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا) (النور: 4)

باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم ان لوگوں کی گواہی کبھی قبول نہ کرنا''

13560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى، اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ اَجَازَا شَهَادَةَ الْقَاذِفِ بَعْدَمَا تَابَ

✽✽ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: وہ اس وقت عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن محمد کے پاس موجود تھے جب ان دونوں حضرات نے توبہ کر لینے کے بعد حدقذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

13561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا) (النور: 4) قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''تم ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرنا''
عطاء کہتے ہیں: حدقذف کا سزا یافتہ شخص جب توبہ کر لے تو اس کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔

13562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا تَابَ مِنْ فِرْيَتِهِ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی زنا کا جھوٹا الزام لگانے کے حوالے سے توبہ کر لے تو اس کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔

13563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ قُبِلَتْ، وَتَوْبَتُهُ اَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حدقذف کا سزا یافتہ شخص توبہ کر لے تو اس کی گواہی کو قبول کیا جائے گا اور اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیدے۔

13564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ثَلَاثَةٌ بِالزِّنَا، وَنَكَلَ زِيَادٌ فَحَدَّ عُمَرُ الثَّلَاثَةَ، وَقَالَ لَهُمْ: تُوبُوا تُقْبَلْ شَهَادَتُكُمْ، فَتَابَ رَجُلَانِ، وَلَمْ يَتُبْ اَبُو بَكْرَةَ، فَكَانَ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ، وَاَبُو بَكْرَةَ اَخُو زِيَادٍ لِاُمِّهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِ زِيَادٍ مَا كَانَ حَلَفَ اَبُو بَكْرَةَ، اَنْ لَا يُكَلِّمَ زِيَادًا اَبَدًا، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَ

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: تین آدمیوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر زنا کا الزام لگایا اور زیاد نے اس سے معذرت کر لی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تین آدمیوں پر حد جاری کی اور فرمایا: تم لوگ توبہ کر لو' تمہاری گواہی کو قبول کیا جائے گا' تو دو آدمیوں نے توبہ کر لی' لیکن ابوبکرہ نے توبہ نہیں کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی گواہی کو قبول نہیں کیا' جبکہ ابوبکرہ' زیاد کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے' تو جب زیاد سے متعلق معاملہ آیا' تو ابوبکرہ نے حلف اٹھایا کہ وہ زیاد کے ساتھ کبھی بھی کلام نہیں کریں گے' تو انہوں نے مرتے دم تک' اس کے ساتھ کبھی کلام نہیں کیا۔

13565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةِ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا، فَنَكَلَ زِيَادٌ، فَحَدَّ عُمَرُ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ اَنْ يَتُوبُوا، فَتَابَ

اثْنَانِ فَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُمَا، وَاَبَى اَبُوْ بَكْرَةَ اَنْ يَتُوبَ، فَكَانَتْ لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ، وَكَانَ قَدْ عَادَ مِثْلَ النَّصْلِ مِنَ الْعِبَادَةِ، حَتّٰى مَاتَ

✽✽ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: چار آدمیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زنا کی گواہی دے دی زیاد نے ان سے علیحدگی اختیار کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقی تین آدمیوں پر حد جاری کی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: وہ توبہ کرلیں تو دو آدمیوں نے توبہ کرلی اوران دونوں کی گواہی قبول کرلی گئی' لیکن ابوبکرہ نے توبہ کرنے سے انکار کردیا' اس لئے اُن کی گواہی کودرست قرار نہیں دیا گیا' وہ تیر کی طرح (دبلے پتلے اور کمزور ہوکر) عبادت گزار بن گئے' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

13566 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: شَهِدَ اَبُوْ بَكْرَةَ، وَنَافِعٌ، وَشِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُمْ نَظَرُوا اِلَيْهِ كَمَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْمِرْوَدِ فِي الْمُكْحُلَةِ. قَالَ: فَجَاءَ زِيَادٌ، فَقَالَ عُمَرُ: جَاءَ رَجُلٌ لَا يَشْهَدُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ: رَاَيْتُ مَجْلِسًا قَبِيحًا وَانْبِهَارًا. قَالَ: فَجَلَدَهُمْ عُمَرُ الْحَدَّ

✽✽ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: ابوبکرہ ،نافع ،شبل بن معبد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے خلاف یہ گواہی دی' کہ ان تینوں حضرات نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو زنا کرتے ہوئے' اس طرح دیکھا ہے' جس طرح وہ سرمہ دانی کے اندر سلائی کو جاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: پھر زیاد آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا شخص آ گیا' جو حق کے مطابق گواہی دے گا' تو زیاد نے کہا: میں نے قبیح مجلس دیکھی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تینوں افراد کو کوڑے لگوائے۔

13567 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: حِيْنَ شَهِدَ الثَّلَاثَةُ، اَوْدَى الْمُغِيْرَةُ الْاَرْبَعَةَ

✽✽ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کی گواہی ہوجانے کے بعد فرمایا: مغیرہ نے چوتھے کو معاوضہ دے دیا ہے۔

13568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَضِيءِ قَالَ: " شَهِدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلٰى رَجُلٍ، وَامْرَاَةٍ بِالزِّنَا، وَقَالَ الرَّابِعُ: رَاَيْتُهُمَا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الزِّنَا، فَهُوَ ذٰلِكَ فَجَلَدَ عَلِيٌّ الثَّلَاثَةَ، وَعَزَّرَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ "

✽✽ ابووضی بیان کرتے ہیں: تین آدمیوں نے ایک شخص اور ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی' چوتھے نے کہا: میں نے ان دونوں کو ایک کپڑے میں دیکھا تھا' اگر یہ زنا ہوتا ہے' تو ٹھیک ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو کوڑے لگوائے اوراس مرد اوراس عورت کو سزا دلوائی۔

13569 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ:

" اسْتَسَبَّ هِشَامُ بْنُ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عِنْدَ هِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، فَافْتَرٰى هِشَامُ بْنُ الْمِسْوَرِ عَلَى الْمِسْوَرِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، فَاَخَذَهُ هِشَامُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا اَقُوْلُ: حَضَرْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمَا، وَلٰكِنْ اَقُوْلُ: قَدْ كَانَ قَالَ: ثُمَّ حَضَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي آخِرِ زَمَانِهِ، وَهُوَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَمُرَّةُ بْنُ اَبِي مُرَّةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُرَّةَ، مَوْلَى الْكَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُرَّةَ ادَّعٰى شَهَادَةَ هِشَامِ بْنِ الْمِسْوَرِ، فَقَالَ مُرَّةُ: ذٰلِكَ رَجُلٌ لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ عَلَيَّ وَلَا عَلٰى مُسْلِمٍ، لِاَنَّهُ مَحْدُوْدٌ مَسْخُوطٌ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ذٰلِكَ اِلَيْكَ اَوْ اِلٰى اُمِّكَ؟ فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ، فَاُدْنِيَ مِنْهُ حَتّٰى نَالَتْهُ الْعَصَا، فَضَرَبَهُ بِهَا، حَتّٰى شَقَّهَا عَلٰى رَاْسِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَجُرَّ عَلٰى اسْتِهِ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى طَرَفِ السِّمَاطِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُرَّةَ الْمُدَّعِي شَهَادَةَ هِشَامٍ فَقَالَ: جَازَتْ شَهَادَةُ هِشَامٍ لَكَ مَعَ عَدْلٍ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمران بن موسیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ ہشام بن مسور بن مخرمہ اور مسور بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان' ہشام بن اسماعیل کی موجودگی میں تلخ کلامی ہوگئی' تو ہشام بن مسور نے مسور بن ابراہیم پر زنا کا الزام لگا دیا' ہشام بن اسماعیل نے ہشام بن مسور کو پکڑ لیا' عمران نے کہا: میں یہ نہیں کہتا کہ میں ان دونوں کے واقعہ کے وقت موجود تھا' بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک مرتبہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھا' یہ مدینہ منورہ کی گورنری کے زمانے کے آخری دور کی بات ہے' اس وقت مرہ بن مرہ اور عبداللہ بن ابومرہ' جو کثیر بن صلت کے غلام ہیں' اُن دونوں کے درمیان تکرار ہوگئی' میں نے عبداللہ بن ابومرہ کو سنا: انہوں نے ہشام بن مسور کی گواہی کا دعویٰ کر دیا' تو مرہ نے کہا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کی گواہی میرے خلاف' یا کسی بھی مسلمان کے خلاف درست نہیں ہوگی' کیونکہ اس کو حد کی سزا ملی ہوئی ہے' اور وہ سزا یافتہ ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے اس سے کہا: اس کا تعلق تم سے ہے' یا تمہاری ماں سے ہے' پھر عمر بن عبدالعزیز کے حکم کے تحت مرہ کو ان کے قریب کیا گیا' اتنا قریب کہ عمر بن عبدالعزیز کا عصا اس تک پہنچ سکتا تھا' تو عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عصا کے ذریعے اس کی پٹائی کی یہاں تک کہ اس کے سر اور ہاتھوں پر بھی مارا' پھر عمر بن عبدالعزیز کے حکم کے تحت اس کی پشت پر بھی پٹائی کی گئی' پھر عمر بن عبدالعزیز' عبداللہ بن ابومرہ کی طرف متوجہ ہوئے' جس نے ہشام کی گواہی کا دعویٰ کیا تھا اور انہوں نے فرمایا: تمہارے حق میں ہشام کی گواہی انصاف کے ساتھ درست ہوگی۔

13570 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّهُ كَانَ بَيْنَ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَبَيْنَ اَبِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ خُصُومَةٌ قَالَ: فَافْتَرٰى اَبُو الْحَارِثِ عَلٰى عِيسَى عِنْدَ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَحَدَّ اَبُوْ بَكْرٍ اَبَا الْحَارِثِ وَاَنَا حَاضِرٌ قَالَ: ثُمَّ حَضَرْتُ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ وَحَضَرَهُ اَبُو الْحَارِثِ، فَاَمَرَ كَاتِبَهُ اَنْ يَكْتُبَ شَهَادَةَ اَبِي الْحَارِثِ عَلٰى قَضَائِهِ ذٰلِكَ، وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ عِمْرَانُ: " وَكَانَتْ فِرْيَةُ اَبِي الْحَارِثِ عَلٰى عِيسَى اَنَّ امْرَاَةً مِنْهُمْ جَعَلَهَا اَبُوهَا اِلٰى

عِيسَى مَالَهَا وَبُضْعَهَا، فَأَنْكَحَهَا عَمُّهَا عِيَاضُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَهِيَ ابْنَةُ أَخِي عِيَاضِ بْنِ نَوْفَلٍ، فَكَلَّمَ عِيسَى عُمَرَ فِي ذٰلِكَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا، ثُمَّ إِنَّ عِيسَى خَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عِيسَى لِعُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَآخَرَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهَا فَسَكَتَتْ، فَنَكَحَهَا عِيسَى، فَلَمَّا اخْتَصَمَ أَبُو الْحَارِثِ وَعِيسَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ، قَالَ أَبُو الْحَارِثِ: وَهٰذَا أَنْتَ تَبُوكُ امْرَأَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، فَكَتَبَ أَبُو بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَكَتَبَ أَنِ احْدُدْ أَبَا الْحَارِثِ "

✻✻ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: عیسیٰ بن طلحہ اور ابوحارث بن عبداللہ کے درمیان کچھ اختلاف چل رہا تھا' ابوحارث نے' ابوبکر بن محمد کی موجودگی میں' عیسیٰ بن طلحہ پر الزام لگایا' تو ابوبکر بن محمد نے ان پر حد جاری کروادی' میں اس وقت وہاں موجود تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے کچھ عرصے بعد' ایک مرتبہ میں ابوبکر بن محمد کے پاس موجود تھا' انہوں نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ سنانا تھا' وہاں ابوحارث بھی موجود تھے' ابوبکر بن محمد نے اپنے کاتب کو حکم دیا کہ وہ ابوحارث کی گواہی کو ان کے فیصلے بارے میں نوٹ کر لے اور ساتھ قریش کے کچھ اور افراد کا بھی نام لیا' تو عمران بن موسیٰ نے کہا: ابوحارث نے تو عیسیٰ پر زنا کا الزام لگایا تھا کہ ان کے خاندان کی ایک عورت نے اپنے باپ کو عیسیٰ کے پاس بھیجا' اپنے مال اور اپنے وجود کے حوالے سے' تو اس عورت کے چچا عیاض بن نوفل نے اس کی شادی کروادی' وہ عیاض بن نوفل کی بھتیجی تھی' اس بارے میں عیسیٰ بن طلحہ نے عمر بن عبدالعزیز سے بات چیت کی' تو عمر بن عبدالعزیز نے اس عورت کے نکاح کو کالعدم قرار دے دیا' پھر عیسیٰ بن طلحہ نے اس خاتون کو شادی کا پیغام بھیجا' تو اس خاتون نے ایسا کر لیا' عیسیٰ بن طلحہ نے اس بات کا تذکرہ عمر بن عبدالعزیز سے کیا' تو عمر بن عبدالعزیز نے ابن منکدرؒ اور ایک صاحب کو اس خاتون کے پاس بھیجا' ان دونوں صاحبان نے اس خاتون کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو وہ خاتون خاموش رہی' تو عیسیٰ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر لی' جب ابوحارث اور عیسیٰ کے درمیان ابوبکر بن محمد کی موجودگی میں بحث ہوئی' تو ابوحارث نے کہا: تم وہ شخص ہو کہ جس نے ایک مسلمان شخص کی بیوی کو ہتھیا لیا ہے' ابوبکر بن محمد نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا' جو خلیفہ تھے' تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: تم ابوحارث پر حد جاری کرو۔

13571 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَنْ لَا تُقْبَلَ شَهَادَةُ ثَلَاثٍ، وَلَا اثْنَيْنِ، وَلَا وَاحِدٍ عَلَى الزِّنَا، وَيُجْلَدُونَ ثَمَانِينَ ثَمَانِينَ، وَلَا تُقْبَلُ لَهُمْ شَهَادَةٌ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ تَوْبَةٌ نَصُوحٌ وَإِصْلَاحٌ

✻✻ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے یہ فیصلہ دیا ہے: زنا کے بارے میں' تین' یا دو' یا ایک گواہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی (اگر اتنی تعداد میں گواہ ہوں) تو انہیں 80'80 کوڑے لگائے جائیں گے اور ان کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی' جب تک مسلمانوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ انہوں نے خالص توبہ کر لی ہے' اور ٹھیک ہو گئے ہیں۔

13572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَغَيْرِهِ قَالَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ اَبَدًا اِنَّمَا تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ. قَالَ: وَقَالَهُ شُرَيْحٌ اَيْضًا

❊❊ قتادہ نے حسن بصری اور دیگر حضرات کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدقذف کے سزایافتہ شخص کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی' کیونکہ اس کی توبہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا معاملہ ہے۔

قاضی شریح نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

13573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حدقذف کے سزایافتہ شخص کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی' اس کی توبہ اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان کا معاملہ ہے' سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں

13574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " جَاءَهُ رَجُلٌ فَشَهِدَ عِنْدَهُ بِشَهَادَةٍ فَقَالَ: قُمْ قَدْ عَرَفْنَاكَ، وَكَانَ جُلِدَ حَدًّا فِي الْقَذْفِ "

❊❊ منصور' ابراہیم نخعی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان کے سامنے گواہی دی تو انہوں نے فرمایا: تم اٹھ جاؤ! ہم تمہیں جانتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایسا شخص تھا' جس پر حدقذف جاری ہو چکی تھی۔

13575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اُجِيزُ شَهَادَةَ كُلِّ صَاحِبِ حَدٍّ اِلَّا الْقَاذِفَ، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

❊❊ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ہر قابل حد جرم کے مرتکب شخص کی گواہی کو صحیح قرار دے دوں' ماسوائے حدقذف کے سزایافتہ شخص کے' کیونکہ اس کی توبہ' اس کا اور اس کے پروردگار کے درمیان کا معاملہ ہے۔

13576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ، وَلَا تَقْبَلُونَ شَهَادَتَهُ - يَعْنِي الْقَاذِفَ - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ آخُذُ

❊❊ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی توبہ قبول کر لیتا ہے' لیکن تم اس کی گواہی کو قبول نہ کرو' ان کی مراد حدقذف کا سزایافتہ شخص تھا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں اس کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔

13577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ قَالَ: شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ قَاضِيًا بِخُرَاسَانَ وَلَمْ يَعْدِلُوا فَدَرَاَ الرَّجْمَ عَنِ الرَّجُلِ، وَتَرَكَ الشُّهُودَ، فَلَمْ

یَحُدُّهُمْ قَالَ : وَمَا اَحْسَبُهُ مِنْ حَدِيثٍ لِاَنَّ شَهَادَتَهُمْ لَمْ تَصِحَّ عِنْدَهُ حِينَ لَمْ يَعْدِلُوا

✸✸ علی بن حکم بنانی بیان کرتے ہیں: چار آدمیوں نے محمد بن زید کے سامنے ایک شخص کے خلاف زنا کی گواہی دے دی محمد بن زید اس وقت خرسان کے قاضی تھے وہ گواہ عادل نہیں تھے اس لئے قاضی صاحب نے اس شخص سے سنگسار کرنے کی سزا کو پرے کر دیا اور گواہوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا اور اُن پر بھی حد جاری نہیں کی۔

راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: کیونکہ ان لوگوں کی گواہی اُن قاضی صاحب کے نزدیک درست نہیں تھی کیونکہ وہ لوگ عادل نہیں تھے۔

بَابُ شَهِدُوا لَرَاَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا

باب: جب گواہ یہ گواہی دیں کہ ہم نے اس مرد کو اس عورت کے پیٹ پر دیکھا ہے

13578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: شَهِدَ رَجُلَانِ لَرَاَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا لَا يَزِيدَانِ عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ: يُنَكَّلَانِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: دو آدمی یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اس مرد کو عورت کے پیٹ پر دیکھا وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تو عطاء نے جواب دیا: ان دونوں کو سزا دی جائے گی۔

13579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي قَوْمٍ شَهِدُوا عَلٰى رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ لَرَاَيْنَاهُ عَلٰى بَطْنِهَا لَا يَزِيدُوْنَ. قَالَ: يُعَزَّرُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، وَلَا يُعَزَّرُ الشُّهُوْدُ

✸✸ سفیان ثوری ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص اور عورت کے خلاف یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اس مرد کو اس عورت کے پیٹ پر دیکھا تھا وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس مرد اور اس عورت کو سزا دی جائے گی البتہ گواہوں کو سزا نہیں دی جائے گی۔

بَابُ اسْتِتَابَتِهِ عِنْدَ الْحَدِّ، وَحَسْمِ يَدِ الْمَقْطُوعِ

باب: حد کے وقت توبہ کروانا اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہو اُس کے ہاتھ کو (خون روکنے کے لئے) داغ لگوانا

13580 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَضَرْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، جَلَدَ اِنْسَانًا الْحَدَّ فِي فِرْيَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَكَرَ لَهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، اَنَّ مِنَ الْاَمْرِ اَنْ يُسْتَتَابَ عِنْدَ ذٰلِكَ. فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِلْمَجْلُودِ: تُبْ - فَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ -

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں عبدالعزیز بن عبداللہ کے پاس موجود تھا انہوں نے زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے ایک شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگوائے جب وہ اس کام سے فارغ ہوئے تو ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے ان کے سامنے یہ بات

ذکر کی کہ اس معاملے میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ایسے وقت میں اس آدمی سے توبہ کروائی جائے' تو عبدالعزیز بن عبداللہ نے جس شخص کوڑے لگائے تھے' اس سے یہ فرمایا: تم توبہ کرو!

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو میرا خیال ہے اس شخص نے یہ کہا تھا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

13581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ عُلَمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: اَنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّهُ يُسْتَتَابُ كُلُّ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، اَوْ زَنٰى، اَوِ افْتَرٰى، اَوْ شَرِبَ، اَوْ سَرَقَ، اَوْ حَرَبَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے بعض علماء مدینہ نے یہ بات بتائی ہے: ان حضرات کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے' یا زنا کرتا ہے' یا زنا کا الزام لگاتا ہے' یا شراب پیتا ہے' یا چوری کرتا ہے یا ڈاکہ ڈالتا ہے' تو اُن سب سے (اُن کو سزا دیتے وقت) توبہ کروائی جائے گی۔

13582 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: سُنَّةُ الْحَدِّ اَنْ يُسْتَتَابَ صَاحِبُهُ اِذَا فُرِغَ مِنْ جَلْدِهٖ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: "اِنْ قَالَ: قَدْ تُبْتُ، وَهُوَ غَيْرُ رَضِيٍّ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهٗ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: حد کے بارے میں سنت یہ ہے: جس شخص کو حد کی سزا دی جارہی ہو' اس سے توبہ کروائی جائے' جب اسے کوڑے لگا کر فارغ ہو جائیں' سعید بن مسیّب کہتے ہیں: اگر وہ شخص یہ کہے: میں توبہ کرتا ہوں اور وہ پسندیدہ شخصیت نہ ہو' تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

13583 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَمْلَةً فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ سَرَقَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اِخَالُهٗ يَسْرِقُ، اَسَرَقْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْهَبُوا بِهٖ فَاقْطَعُوا يَدَهٗ، ثُمَّ احْسِمُوهَا، ثُمَّ ائْتُونِيْ بِهٖ فَاَتَوْا بِهٖ، فَقَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ. قَالَ: اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ.

٭٭ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس نے ایک چادر کو چوری کیا تھا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس نے چوری کی ہوگی' کیا تم نے چوری کی ہے؟ اس عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اس کے ہاتھ کو (خون روکنے کے لئے) داغ لگا دو' پھر اسے میرے پاس لے کے آنا پھر وہ لوگ اس شخص کو (سزا دینے کے بعد) نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس نے عرض کی: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کی توبہ کو قبول فرما۔

13584 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ مِثْلَهٗ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

13585 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ رَجُلًا، ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَحُسِمَ، وَقَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ. فَقَالَ: اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ السَّارِقَ اِذَا قُطِعَتْ يَدُهٗ وَقَعَتْ فِی النَّارِ، فَاِنْ عَادَ تَبِعَهَا، وَاِنْ تَابَ اسْتَشْلَاهَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَقُوْلُ: اسْتَرْجَعَهَا

✵✵ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ہاتھ کٹوا دیا' پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے ہاتھ کو (خون روکنے کے لئے) داغ لگا دیا گیا۔ (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس نے کہا: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے' تو اس کا ہاتھ آگ میں گر جاتا ہے' پھر جب آدمی دوبارہ چوری کرے' تو وہ خود بھی اس ہاتھ کے پیچھے آگ میں چلا جاتا ہے' اور اگر وہ توبہ کر لے تو اس ہاتھ کو پھر حاصل کر لیتا ہے۔

عبداللہ نامی راوی فرماتے ہیں: یعنی وہ شخص' اس ہاتھ کو واپس لیتا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِمْنَاءِ

باب: مشت زنی (کا حکم؟)

13586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْتِمْنَاءَ. قُلْتُ: اَفِيهِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُهٗ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مشت زنی کو مکروہ قرار دیا ہے' میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اس بارے میں کوئی روایت منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ایسی کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

13587 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْهُ قَالَ: ذٰلِكَ نَائِكُ نَفْسِهٖ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ اپنے آپ کو بے وقوف بناتا ہے۔

13588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اِنِّي اَعْبَثُ بِذَكَرِي حَتّٰى اُنْزِلَ؟ قَالَ: اِنَّ نِكَاحَ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا،

✵✵ ابو یحییٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے کہا: میں اپنی شرم گاہ کے ساتھ کھیل رہا ہوتا ہوں' یہاں تک کہ مجھے انزال ہو جاتا ہے (یعنی میں مشت زنی کرتا ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کنیز کے ساتھ نکاح کر لینا' اس سے بہتر ہے' اور زنا کرنے سے یہ زیادہ بہتر ہے۔

13589 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

13590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، لَقِيَ اَبَا يَحْيٰى فَتَذَاكَرَا حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ يَحْيٰى: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَعْبَثُ بِذَكَرِهٖ حَتّٰى يُنْزِلَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ نِكَاحَ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا، وَهٰذَا خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا

✵✵ مسلم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کی ملاقات ابویحییٰ سے ہوئی اور وہ دونوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایات کے بارے میں مذاکرہ کرنے لگے' ابویحییٰ نے سعید بن جبیر سے کہا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا' جو اپنی شرم گاہ سے کھیل رہا ہوتا ہے' یہاں تک کہ اُسے انزال ہو جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کنیز کے ساتھ نکاح کر لینا' اس سے زیادہ بہتر ہے' اور زنا کرنے سے یہ زیادہ بہتر ہے۔

13591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: هُوَ مَاؤُكَ فَاهْرِقْهُ

✵✵ جابر بن زید ابوشعثاء فرماتے ہیں: وہ تمہارا پانی ہے' تم اسے بہا دو۔

13592 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: وَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ يَعْرُكَ اَحَدُكُمْ زُبَّهُ حَتّٰى يُنْزِلَ مَاءً

✵✵ ابراہیم بن ابوبکر نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ صرف یوں ہے کہ کوئی شخص اپنے انگور کو دبا کر اس کا رس نکال دے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيهِ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

13593 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ مَنْ مَضٰى يَاْمُرُوْنَ شُبَّانَهُمْ بِالِاسْتِمْنَاءِ، وَالْمَرْاَةُ كَذٰلِكَ تُدْخِلُ شَيْئًا. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مَا تُدْخِلُ شَيْئًا؟ قَالَ: "يُرِيدُ السُّقَّ يَقُولُ: تَسْتَغْنِي بِهٖ عَنِ الزِّنَا"

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ اپنے نوجوانوں کو مشت زنی کرنے کی ہدایت کرتے تھے اور عورت بھی اسی طرح کوئی چیز داخل کر لیتی تھی۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: وہ کیا چیز داخل کرتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان کی مراد انگلی داخل کرنا تھی' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کے ذریعے وہ زنا سے محفوظ رہتی ہے۔

13594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: مَا اَرٰى بِالِاسْتِمْنَاءِ بَاْسًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میں مشت زنی میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔

بَابُ زَنٰى، ثُمَّ عُتِقَ

باب: جو (غلام) زنا کرے اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے

13595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فِي اَمَةٍ زَنَتْ وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ فَلَمْ يُقَمْ عَلَيْهَا الْحَدُّ حَتّٰى عُتِقَتْ قَالَ: يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الْاَمَةِ لِاَنَّهُ وَجَبَ عَلَيْهَا وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ،

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو کنیز زنا کرے اور وہ کسی کی ملکیت ہو اور ابھی اس پر حد قائم نہیں ہوئی تھی کہ اسے آزاد کر دیا گیا' تو زہری فرماتے ہیں: اس پر کنیز کی حد ہی جاری ہوگی' کیونکہ حد جب اس پر واجب ہوئی تھی' تو اس وقت وہ کنیز تھی۔

13596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

٭٭ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ زِنَا الْاَمَةِ

باب: کنیز کا زنا کرنا

13597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ، فَلْيَجْلِدْهَا، وَلَا يُعَيِّرْهَا، وَلَا يُفَنِّدْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلَا يُعَيِّرْهَا، وَلَا يُفَنِّدْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا، وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ

13597-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب بيع المدبر - حديث:2140' صحيح مسلم - كتاب الحدود' باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى - حديث:3301'مستخرج أبي عوانة - كتاب الحدود' باب ذكر الخبر المبين الموجب على سيد الأمة جلدها إذا زنت - حديث:5092'سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الأمة تزني ولم تحصن - حديث:3898'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الرد على أبي حنيفة' إقامة الحدود على ملك اليمين - حديث:35410' السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الرجم' إقامة الرجل الحد على وليدته إذا هي زنت - حديث:7014'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الحدود' باب حد البكر في الزنا - حديث:3112'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث:2909'السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب ما جاء في حد المماليك' حديث:15891' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف علي وعبد الله مما لم يسمع الربيع من' حديث:1655'مسند الطيالسي - زيد بن خالد الجهني' حديث:1416

✺ ✺ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو وہ شخص اسے کوڑے لگائے' لیکن اسے عار نہ دلائے اور اسے ملامت نہ کرے' پھر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے کوڑے لگائے جائے' لیکن اسے عار نہ دلائے اور اسے ملامت نہ کرے' پھر وہ تیسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو آدمی کو چاہیے کہ اسے فروخت کردے' خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں فروخت کردے''۔

13598 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَا: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْاَمَةِ الَّتِي لَمْ تُحْصَنْ؟ فَقَالَ: اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ - الزُّهْرِيُّ يَشُكُّ - فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

✺ ✺ عبید اللہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو محصنہ نہیں ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے کوڑے لگاؤ' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ میں یہ ارشاد فرمایا: پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' تو تم اسے فروخت کردو' خواہ ایک رسی کے عوض میں کرو''

(روایت کے الفاظ میں شک زہری نامی راوی کو ہے)۔

13599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ

✺ ✺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے' تو آدمی کو اسے حد کے کوڑے لگانے چاہییں البتہ اسے ملامت نہیں کرنی چاہیے' پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے' اور اس کا زنا ثابت ہو جائے' تو آدمی کو اسے حد کے کوڑے لگانے چاہیں لیکن اسے ملامت نہیں کرنی چاہیے پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو آدمی کو اسے فروخت کر دینا چاہیے' خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں کردے''۔

13600 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِذَا زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ تیسری مرتبہ بھی زنا کا ارتکاب کرے' تو اسے فروخت کردو' خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں فروخت کردو''۔

13601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ مَيْسَرَةَ الطُّهَوِيِّ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَحْدَثَتْ جَارِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يَجْلِدَهَا، فَوَجَدَهَا عَلِيٌّ قَدْ وَضَعَتْ، فَلَمْ يَجْلِدْهَا حَتّٰى تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، فَجَلَدَهَا خَمْسِينَ جَلْدَةً. فَقَالَ: اَحْسَنْتَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ اسے کوڑے لگادیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پایا کہ اس نے (کچھ دن پہلے) بچے کو جنم دیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اس وقت تک کوڑے نہیں لگائے جب تک وہ نفاس سے پاک نہیں ہوگئی' اس کے بعد انہوں نے اسے پچاس کوڑے لگائے' تو (اُن کے اس طرز عمل کے بارے میں) نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

13602 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَتْ اَمَةً لَهَا .. الْحَدِيثَ.

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن بن محمد نے انہیں بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کنیز کو کوڑے لگائے تھے۔

13603 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

٭٭ عمرو بن دینار نے' حسن بن محمد کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ جَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ جَارِيَةً لِي زَنَتْ؟ فَقَالَ: اجْلِدْهَا خَمْسِينَ. قَالَ: لَيْسَ لَهَا زَوْجٌ. قَالَ: اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: معقل بن مقرن مزنی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور بولے: میری کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے پچاس کوڑے لگاؤ! انہوں نے کہا: اس کنیز کا شوہر نہیں ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس کا اسلام ہی' اُس کا احصان ہے۔

13605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ: يُقِيمَانِ الْحُدُودَ عَلٰى جَوَارِي قَوْمِهِمَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: علقمہ اور اسود نے اپنی قوم کی کنیزوں پر حدود جاری کی تھیں۔

13606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يَحُدَّ الْعَبْدَ وَالْاَمَةَ اَهْلُوهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ اِلَّا اَنْ يُرْفَعَ اَمْرُهُمَا اِلَى السُّلْطَانِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْتَاتَ عَلَى السُّلْطَانِ.

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت جاری ہو چکی ہے کہ غلام اور کنیز کے زنا کے ارتکاب پر اُن کے مالکان اُن پر حد جاری کریں گے البتہ اگر ان کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہو جاتا ہے تو پھر کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ حاکم وقت کی خلاف ورزی کرے۔

13607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج نے زہری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: اَحْدَثَتْ وَلَائِدُ مِنْ رَقِيقِ الْاِمَارَةِ، فَاَمَرَ بِهِنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِتْيَانًا مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ فَجَلَدُوهُنَّ الْحَدَّ " قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ: وَكُنْتُ مِمَّنْ جَلَدَهُنَّ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ نے یہ بات بیان کی ہے: سرکاری کنیزوں میں سے کچھ کنیزوں نے زنا کا ارتکاب کیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قریش کے کچھ نوجوانوں کو یہ ہدایت کی کہ انہیں کوڑے لگائیں تو انہوں نے ان کنیزوں پر حد جاری کی۔

عبداللہ بن عیاش کہتے ہیں: میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا' جنہوں نے اُن کنیزوں کو کوڑے لگائے تھے۔

13609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: اَحْدَثَتْ وَلَائِدُ لِلْاِمَارَةِ فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَبَابًا مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدُوهُنَّ الْحَدَّ. قَالَ: فَكُنْتُ مِمَّنْ جَلَدَهُنَّ

✵✵ عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ بیان کرتے ہیں: کچھ حکومتی کنیزوں نے زنا کا ارتکاب کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوانوں کو بھیجا' تو اُن نوجوانوں نے اُن کنیزوں کو کوڑے لگائے۔

راوی کہتے ہیں: میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا' جنہوں نے انہیں کوڑے لگائے تھے۔

13610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فِي الْاَمَةِ اِذَا كَانَتْ لَيْسَتْ بِذَاتِ زَوْجٍ، فَزَنَتْ جُلِدَتْ نِصْفَ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ يَجْلِدُهَا سَيِّدُهَا، فَاِنْ كَانَتْ مِنْ ذَوَاتِ الْاَزْوَاجِ رُفِعَ اَمْرُهَا اِلَى السُّلْطَانِ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی کنیز شوہر والی نہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے تو اسے شادی شدہ عورت کی سزا کے نصف کے برابر کوڑے لگائے جائیں گے' اور اس کنیز کا آقا اسے کوڑے لگائے گا' لیکن اگر وہ شادی شدہ ہو' تو پھر اس کا معاملہ حاکم وقت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

13611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَلَدَ وَلَائِدَ مِنَ الْخُمُسِ اَبْكَارًا فِي الزِّنَا

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خمس سے تعلق رکھنے والی کنواری کنیزوں کو زنا کے ارتکاب کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

13612 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، عَنِ الْاَمَةِ كَمْ حَدُّهَا؟ فَقَالَ: اَلْقَتْ فَرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ

٭٭ حارث بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن ابوربیعہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے کنیز کے بارے میں دریافت کیا: اس کی حد کتنی ہوگی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ اپنی پوستین گھر چھوڑ آئے گی۔

13613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ حَدِّ الْاَمَةِ فَقَالَ: اَلْقَتْ فَرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ

٭٭ حارث بن عبداللہ بن ابوربیعہ نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے کنیز کی حد کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ اپنی پوستین گھر چھوڑ آئے گی۔

13614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ، عَنْ حَدِّ الْاَمَةِ فَقَالَ: اَلْقَتْ فَرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ

٭٭ حارث بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کنیز کی حد کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ اپنی پوستین گھر چھوڑ آئے گی۔

13615 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ لَا يَرَى عَلَى عَبْدٍ، وَلَا عَلَى اَهْلِ الذِّمَّةِ، الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى حَدًّا،

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام اور ذمی یعنی یہودی یا عیسائی پر حد لازم ہونے کے قائل نہیں تھے۔

13616 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ عمرو بن دینار نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13617 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا حَدَّ عَلٰی عَبْدٍ، وَلَا عَلٰی مُعَاهِدٍ

✻✻ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام پر حد جاری نہیں ہوگی' اور ذمی پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13618 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لَا يَرٰی عَلٰی عَبْدٍ حَدًّا، اِلَّا اَنْ تُحْصَنَ الْاَمَةُ بِنِكَاحٍ، فَيَكُوْنَ عَلَيْهَا شَطْرُ الْعَذَابِ، فَكَانَ ذٰلِكَ قَوْلَهُ

✻✻ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام پر حد جاری ہونے کے قائل نہیں تھے' البتہ اگر کوئی کنیز نکاح کے ذریعے محصنہ ہو چکی ہوتی' تو اسے نصف سزا دی جائے گی' اُن کا یہی موقف تھا۔

13619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْاَمَةِ حَدٌّ حَتّٰی تُحْصَنَ

✻✻ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: کنیز پر حد اس وقت تک جاری نہیں ہوگی' جب تک وہ محصنہ نہیں ہو جاتی۔

13620 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰی عَلَى الْعَبْدِ حَدًّا، اِلَّا اَنْ تَنْكِحَ الْاَمَةَ حُرًّا فَيُحْصِنَهَا، فَيَجِبَ عَلَيْهِ مَهْرُهَا تُجْلَدُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ غلام پر حد جاری ہونے کے قائل نہیں تھے' البتہ اگر کوئی کنیز کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کر لے' اور وہ شخص اس کنیز کو محصنہ کر دے' اور اس کنیز کا مہر اس شخص پر واجب ہو جائے' تو ایسی کنیز کو (زنا کے ارتکاب کی صورت میں) کوڑے لگائے جائیں گے۔

13621 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَزَنٰی عَبْدٌ وَلَمْ يُحْصَنْ؟ قَالَ: يُجْلَدُ غَيْرَ حَدٍّ قَالَ: قُلْتُ: فَزَنَتْ هِیَ، وَلَمْ يُحْصِنْهَا حُرٌّ بِنِكَاحٍ؟ قَالَ: " كِتَابَ اللّٰهِ: (فَاِذَآ اُحْصِنَّ) (النساء: 25)

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک غلام زنا کا ارتکاب کر لیتا ہے' وہ محصن نہیں ہوتا' تو عطاء نے جواب دیا: تو اُسے کوڑے لگائے جائیں گے' لیکن حد کے طور پر نہیں۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر کنیز زنا کا ارتکاب کر لیتی ہے' اور وہ کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کے ذریعے محصنہ نہیں ہوتی؟ تو عطاء نے جواب دیا: اللہ کی کتاب میں یہ حکم موجود ہے:

''جب وہ محصنہ ہوں''۔

13622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِی الْاَمَةِ تَزْنِیْ؟ قَالَ: تُجْلَدُ خَمْسِينَ، فَاِنْ عَفَا عَنْهَا سَيِّدُهَا فَهُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَمَا اَحْسَنَهُ قُلْنَا لَهُ: وَتَاْخُذُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے جو زنا کا ارتکاب کرتی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے لیکن اگر اس کا آقا اسے معاف کردے تو میرے نزدیک یہ زیادہ محبوب ہے
امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: یہ کتنی اچھی رائے ہے۔
(امام عبدالرزاق کے شاگرد کہتے ہیں) ہم نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

13623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ فَضَالَةَ، اَنَّ صَالِحَ بْنَ كَرِيزٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ جَاءَ بِجَارِيَةٍ زَنَتْ اِلَى الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوبَ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ، اِذْ جَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَجَلَسَ فَقَالَ: يَا صَالِحُ، مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ مَعَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جَارِيَةٌ لِيْ بَغَتْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَى الْاِمَامِ لِيُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ. فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، رُدَّ جَارِيَتَكَ، وَاتَّقِ اللّٰهَ وَاسْتُرْ عَلَيْهَا. قَالَ: مَا اَنَا بِفَاعِلٍ حَتّٰى اَدْفَعَهَا. قَالَ لَهُ اَنَسٌ: لَا تَفْعَلْ، وَاَطِعْنِيْ قَالَ صَالِحٌ: فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى قُلْتُ لَهُ: اَرُدُّهَا عَلٰى اَنَّهُ مَا كَانَ عَلَيَّ فِيهَا مِنْ ذَنْبٍ، فَاَنْتَ ضَامِنٌ؟ قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَدَّهَا

❋❋ حبیب بن ابوفضالہ بیان کرتے ہیں: صالح بن کریز نے انہیں یہ بات بتائی: وہ اپنی کنیز کو لے کر حکم بن ایوب کے پاس آئے جس کنیز نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف لے آئے اور تشریف فرما ہوئے' انہوں نے فرمایا: اے صالح! یہ تمہارے ساتھ کنیز کیوں ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: یہ کنیز' میری کنیز ہے' اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے حاکم وقت کے حوالے کردوں' تاکہ وہ اس پر حد جاری کرے' تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! تم اپنی کنیز کو واپس لے جاؤ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی پردہ پوشی کرو' تو انہوں نے کہا: میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک اسے (حاکم) کے سپرد نہیں کردیتا' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! تم میری بات مان لو' صالح کہتے ہیں: وہ مسلسل مجھے تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے ان سے کہا: میں اس شرط پر' اس کو واپس لے کر جاؤں گا کہ اس کے گناہ کا وبال میرے سر پر نہیں ہوگا' کیا آپ اس بات کے ضامن ہیں؟ راوی کہتے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں' تو وہ اس کنیز کو واپس لے گئے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ ذَاتِ الزَّوْجِ تُنْكَحُ
باب: جب کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ نکاح کرلیا جائے؟

13624 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ ذَاتُ زَوْجٍ انْطَلَقَتْ اِلٰى قَرْيَةٍ، فَنُكِحَتْ فَجُومِعَتْ قَالَ: "اِنِ اعْتَلَّتْ، فَقَالَتْ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ، لَمْ تُرْجَمْ، وَاِنْ لَمْ تَعْتَلَّ رُجِمَتْ"، قُلْتُ: فَالصَّدَاقُ الَّذِي اَصْدَقَهَا الْاٰخَرُ قَالَ: هُوَ لِزَوْجِهَا دُوْنَ وَارِثِهَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت جو شوہر والی ہوتی ہے وہ ایک بستی میں چلی جاتی ہے وہاں اس کے ساتھ ایک اور نکاح ہو جاتا ہے اور صحبت بھی کر لی جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ خاتون علت بیان کرتی ہے اور کہتی ہے: مجھے یہ بتائی گئی تھی کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے یا میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے تو اس صورت میں اس عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ کوئی وجہ بیان نہیں کرتی ' تو اُسے سنگسار کر دیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: اس کے مہر کا کیا بنے گا؟ جو دوسرے شخص نے اس عورت کو مہر کے طور پر دیا تھا' انہوں نے جواب دیا: وہ اس عورت کے شوہر کو ملے گا' اس کے وارثوں کو نہیں ملے گا۔

13625 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَهُوَ لِوَرَثَتِهَا كُلِّهِمْ. قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَكُونُ لَهَا صَدَاقٌ، وَإِنَّمَا هِيَ زَانِيَةٌ جَاءَتْهُ طَائِعَةً؟ قَالَ: قَدْ اَصْدَقَهَا، وَاَخَذَتْ مِنْهُ بِمَا اَصَابَ مِنْهَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: وہ مہر اس کے تمام وارثوں کو ملے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس کے مہر کا کیا بنے گا؟ وہ ہے تو زنا کرنے والی عورت' لیکن اس کے پاس رضامندی سے آئی تھی' تو عطاء نے جواب دیا: اس شخص نے اس عورت کو مہر دے دیا تھا اور اس عورت نے' اس سے' اس چیز کا معاوضہ لے لیا تھا' جو اس مرد نے اس کے ساتھ صحبت کی تھی۔

13626 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ، اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَنَّ عَلِيًّا: رَجَمَ امْرَاَةً كَذٰلِكَ، كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَجَاءَتْ اَرْضًا، فَتَزَوَّجَتْ، وَلَمْ تَعْتَلَّ اَنَّهُ جَاءَهَا مَوْتُ زَوْجِهَا، وَلَا طَلَاقُهُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض اہل کوفہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی صورت حال میں عورت کو سنگسار کروا دیا تھا' وہ شادی شدہ عورت تھی' وہ ایک اور جگہ پر گئی اور وہاں اس نے ایک اور شادی کر لی' اس نے کوئی علت بیان نہیں کی کہ اس کے پاس اس کے شوہر کے انتقال کی اطلاع آئی تھی' یا اس کے شوہر کے طلاق دینے کی اطلاع آئی تھی۔

13627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا تَزَوَّجَتْ وَلَهَا زَوْجٌ، فَاِنَّهَا تُجْلَدُ مِائَةً، وَتُرَدُّ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، وَلَهَا مَهْرُهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخِرِ

✱✱ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی عورت شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسری شادی کر لے' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے' اُسے پہلے شوہر کی طرف واپس کر دیا جائے گا اور دوسرے شوہر کی طرف سے اسے مہر ملے گا۔

13628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: تُجْلَدُ مِائَةً وَلَا تُرْجَمُ، اِنَّهَا اَتَتْ ذٰلِكَ عَلَانِيَةً، وَجَهَرَتْ بِهِ

✱✱ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسی عورت کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے' اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا' کیونکہ اس نے یہ کام اعلانیہ اور نمایاں طور پر کیا ہے۔

13629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً بِاَرْضٍ، فَجَاءَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ كَانَ قَدْ طَلَّقَنِي، قَالَ: اِنْ لَمْ تُقِمِ الْبَيِّنَةَ جُلِدَتْ اَهْوَنَ الْحَدَّيْنِ، وَفُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْآخَرِ، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، وَتُعَزَّرُ وَتُرَدُّ اِلَى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ، وَيُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ مَا كَانَ طَلَّقَهَا، فَاِنْ لَمْ تَدَّعِي اَنَّهُ طَلَّقَهَا، وَلَمْ تَدْخُلْ عُذْرًا، فَاِنَّهَا تُرْجَمُ

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی سرزمین پر کسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر اس عورت کا پہلا شوہر آ جاتا ہے وہ عورت کہتی ہے: یہ مجھے طلاق دے چکا ہے تو زہری کہتے ہیں: اگر وہ عورت ثبوت پیش نہیں کر پاتی' تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے' جو آسان ترین حد کے ہوں گے' اور اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' اور دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ جو صحبت کی تھی' اس کی وجہ سے اس عورت کو مہر ملے گا' اس عورت کو سزا دینے کے بعد' اس کے پہلے شوہر کی طرف لوٹا دیا جائے گا' اور اس کے شوہر سے اللہ کے نام پر یہ حلف لیا جائے گا کہ اس نے اس عورت کو طلاق نہیں دی تھی' لیکن اگر وہ عورت یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ اس کے سابقہ شوہر نے اسے طلاق دے دی تھی اور وہ کوئی عذر بھی پیش نہیں کرتی' تو ایسی عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

13630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَغُرُّ الرَّجُلَ، وَلَهَا زَوْجٌ؟ قَالَ: تُعَزَّرُ، وَلَا حَدَّ

❊❊ سفیان ثوری نے ایسی خاتون کے بارے میں یہ کہا ہے: جو کسی شخص کو دھوکہ دے دیتی ہے' اور اس کا پہلے شوہر موجود ہوتا ہے' تو سفیان ثوری کہتے ہیں: ایسی عورت کو سزا دی جائے گی' لیکن حد جاری نہیں ہوگی۔

13631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تَزَوَّجَ الْخَامِسَةَ؟ قَالَ: يُجْلَدُ، فَاِنْ طَلَّقَ الرَّابِعَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ الْخَامِسَةَ قَبْلَ عِدَّةِ الَّتِي طَلَّقَ، جُلِدَ مِائَةً

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو پانچویں شادی کر لیتا ہے' زہری فرماتے ہیں: اسے کوڑے لگائے جائیں گے' اگر وہ اپنی چار بیویوں میں سے کسی ایک' یا دو کو طلاق دے دیتا ہے' اور پھر جس عورت کو اس نے طلاق دی تھی' اس کی عدت گزرنے سے پہلے پانچویں شادی کر لیتا ہے' تو ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ نَكَحَ الْخَامِسَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ: اِنْ كَانَ عَلِمَ ذٰلِكَ اَنَّ الْخَامِسَةَ لَا تَحِلُّ لَهُ رُجِمَ، وَاِنْ كَانَ جَاهِلًا جُلِدَ اَدْنَى الْحَدَّيْنِ، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا، ثُمَّ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، وَلَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا، وَذَكَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي عِلْمِهَا وَجَهَالَتِهَا، اِنْ كَانَتْ اُحْصِنَتْ رُجِمَتْ، وَجُلِدَتْ مِائَةً، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اُحْصِنَتْ، وَلَمْ تَحِلَّ بِعِلْمٍ اَنَّ تَحْتَهُ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ، فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهَا، وَاِنْ وَلَدَتْ، فَلَيْسَ لَهَا وَلَا لِوَلَدِهَا مِنْهُ مِيرَاثٌ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو پانچویں شادی کرنے کے بعد عورت کی رخصتی بھی کروا لیتا ہے' تو ابن شہاب کہتے ہیں: اگر اسے اس بات کا علم ہو کہ پانچویں شادی کرنا' اس کے لئے حلال

نہیں ہے' تو اسے سنگسار کیا جائے گا' اور اگر وہ اس بات سے ناواقف ہو' تو اسے کم تر حد والے کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت کو اس کا مہر ملے گا' کیونکہ مرد نے اس کے ساتھ صحبت کر لی ہے' پھر ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی' اور وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔

انہوں نے یہی صورت حال عورت کے بارے میں نقل کی ہے' جب اس کو علم ہو تو کیا حکم ہوگا اور جب وہ ناواقف ہو تو کیا حکم ہوگا؟ اگر وہ عورت محصنہ ہوگی' تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا اور اگر محصنہ نہیں ہوگی' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر عورت کو یہ پتہ نہیں تھا کہ اس کے شوہر کی پہلے سے چار بیویاں ہیں' تو عورت کو سزا نہیں دی جائے گی' خواہ اس نے بچے کو جنم دے دیا ہو' البتہ اس عورت اور اس کے بچے کو شوہر کی طرف سے میراث نہیں ملے گی۔

13633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي الَّذِي يَنْكِحُ الْخَامِسَةَ مُتَعَمِّدًا، قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الرَّابِعَةِ مِنْ نِسَائِهِ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً، وَلَا يُنْفَى

❊❊ ابن جریج نے حکم بن عتیبہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص جان بوجھ کر پانچویں شادی کر لیتا ہے' اور وہ اپنی بیویوں میں سے چوتھی بیوی کی عدت گزرنے سے پہلے ایسا کرتا ہے' تو ایسے شخص کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے' البتہ اسے جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

13634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْخَامِسَةَ قَالَ: يُعَزَّرُ وَلَا حَدَّ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

❊❊ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو پانچویں شادی کر لیتا ہے' ایسے شخص کو سزا دی جائے گی' لیکن اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَ الْمَرْاَةِ فِي ثَوْبٍ اَوْ بَيْتٍ

باب: جب کوئی شخص' کسی عورت کے ساتھ' کسی کپڑے میں' یا گھر میں پایا جائے

13635 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَجَدَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ جَلَدَهُمَا مِائَةً، كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق نے اپنے والد (حضرت امام محمد باقر) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب ایک مرد اور عورت' ایک کپڑے میں اکٹھے پائے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک سو کوڑے لگوائے تھے' انہوں نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک سو کوڑے لگوائے تھے۔

13636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا قَدْ اَغْلَقَ عَلَيْهِمَا، وَقَدْ اَرْخَى عَلَيْهِمَا الْاَسْتَارَ فَجَلَدَهُمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِائَةً، مِائَةً

٭٭ ابن جریج نے'ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کوایک اور شخص کے ساتھ پایا'ان دونوں نے دروازہ بند کیا ہوا تھا اور پردہ گرایا ہوا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس مرد اور عورت کوایک'ایک سو کوڑے لگوائے۔

13637 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِی الْوَضِیءِ قَالَ: شَهِدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلٰی رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ بِالزِّنَا، وَقَالَ الرَّابِعُ: رَاَيْتُهُمَا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الزِّنَا فَهُوَ ذَاكَ: فَجَلَدَ عَلِيٌّ الثَّلَاثَةَ، وَعَزَّرَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ

٭٭ ابو وضی بیان کرتے ہیں: تین آدمیوں نے ایک مرد اور ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی اور چوتھے نے یہ کہا: میں نے ان دونوں کوایک ہی کپڑے میں دیکھا ہے'اگر یہ زنا شمار ہوتا ہے' تو ایسا ہی ہوگا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین گواہوں کوکوڑے لگوائے اور اس مرد اور اس عورت کوسزا دی۔

13638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، فَحَدَّثَ، اَنَّ رَجُلًا وُجِدَ فِي بَيْتِ رَجُلٍ بَعْدَ الْعَتَمَةِ مُلَفَّفًا فِي حَصِيرٍ: فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِائَةً

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص شام ہوجانے کے بعد'دوسرے شخص کے گھر میں پایا گیا'جو چٹائی میں لپٹا ہوا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سو کوڑے لگوائے۔

13639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِرَجُلٍ وُجِدَ مَعَ امْرَاَةٍ فِي لِحَافٍ، فَضَرَبَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَرْبَعِينَ سَوْطًا، وَاَقَامَهُمَا لِلنَّاسِ، فَذَهَبَ اَهْلُ الْمَرْاَةِ وَاَهْلُ الرَّجُلِ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُودٍ: مَا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ قَالَ: اَوَ رَاَيْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: نِعِمَّا مَا رَاَيْتَ. فَقَالُوا: اَتَيْنَاهُ نَسْتَاْدِيهِ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُهُ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن نے'اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس'ایک شخص کو لایا گیا' جوایک اور عورت کے ساتھ لحاف میں پایا گیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو چالیس' چالیس کوڑے لگوائے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے ان دونوں کو کھڑا کر دیا' تو مرد کے رشتہ دار اور عورت کے رشتہ گئے اور انہوں نے جا کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ شکایت لگائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ایسا کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کے قائل ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کا جو موقف ہے' وہ ٹھیک ہی ہوگا' اُن لوگوں نے کہا: ہم اِن کے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ اُن سے بدلہ دلوائیں اور یہ ہیں کہ اُن سے سوال کر رہے ہیں۔

بَابٌ اِعْفَاءُ الْحَدِّ

باب: حد کو معاف کر دینا

13640 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ وَالْقَتْلَ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ

✵✵ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے بندوں سے جہاں تک ہو سکے حدود اور قتل (کی سزا) کو پرے کرو۔

13641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم سے جہاں تک ہو سکے حدود کو پرے کرنے کی کوشش کرو۔

بَابٌ لَا حَدَّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَهُ

باب: حد صرف اس شخص پر جاری ہوگی جو اُس سے واقف ہو

13642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ - قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ عَمْرٍو يَزْعُمُ، اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ - كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَبْدُهُ بِالزِّنَا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ يَسْاَلَهُ: "هَلْ كَانَ يَعْلَمُ اَنَّهُ حَرَامٌ؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ، فَاَقِمْ عَلَيْهِ حَدَّ اللّٰهِ، وَاِنْ قَالَ: لَا، فَاَعْلِمْهُ اَنَّهُ حَرَامٌ، فَاِنْ عَادَ فَاحْدُدْهُ"

✵✵ عمرو بن دینار نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سرکاری اہل کار نے (یہاں معمر نامی روای کہتے ہیں: دیگر راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے: وہ شخص حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے) انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ایک شخص کہ غلام نے زنا کرنے کا اعتراف کرلیا ہے تو انہوں نے ان کو خط لکھا اور ان سے دریافت کیا: کیا وہ غلام یہ جانتا تھا کہ ایسا کرنا حرام ہے؟ اگر وہ جواب دے: جی ہاں! تو تم اس پر اللہ کی حد جاری کرو اور اگر وہ جواب دے: جی نہیں تو تم اسے بتاؤ کہ ایسا کرنا حرام ہے اگر وہ دوبارہ یہ حرکت کرے تو تم اس پر حد جاری کر دینا۔

13643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: ذَكَرُوا الزِّنَا بِالشَّامِ، فَقَالَ رَجُلٌ: زَنَيْتُ. قِيْلَ: مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: اَوَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُ. فَكُتِبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ: اِنْ كَانَ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُ فَحُدُّوْهُ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَعْلَمْ فَعَلِّمُوْهُ، وَاِنْ عَادَ فَحُدُّوْهُ

✵✵ عمرو بن دینار نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگوں نے شام میں زنا کا ذکر کیا تو ایک شخص بولا: میں

نے زنا کیا ہے اس سے کہا گیا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دیا ہے؟ پھر اس نے کہا: مجھے تو یہ پتہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: اگر وہ شخص یہ بات جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے تو تم اس پر حد جاری کرو اور اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم اسے بتا دو! اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تو تم اس پر حد جاری کر دینا۔

13644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ، وَاَعْتَقَ مَنْ صَلَّى مِنْ رَقِيقِهِ وَصَامَ، وَكَانَتْ لَهُ نُوبِيَّةٌ قَدْ صَلَّتْ وَصَامَتْ وَهِیَ اَعْجَمِيَّةٌ لَمْ تَفْقَهْ، فَلَمْ يُرَعْ اِلَّا حَبَلُهَا، وَكَانَتْ ثَيِّبًا، فَذَهَبَ اِلَى عُمَرَ فَزِعًا فَحَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَاَنْتَ الرَّجُلُ لَا يَاْتِی بِخَيْرٍ، فَاَفْزَعَهُ ذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَسَاَلَهَا فَقَالَ: حَبِلْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ مِنْ مَرْغُوشٍ بِدِرْهَمَيْنِ، وَاِذَا هِیَ تَسْتَهِلُّ بِذٰلِكَ لَا تَكْتُمُهُ، فَصَادَفَ عِنْدَهُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَالَ: اَشِيرُوا عَلَیَّ، وَكَانَ عُثْمَانُ جَالِسًا، فَاضْطَجَعَ فَقَالَ عَلِیٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا الْحَدُّ، فَقَالَ: اَشِرْ عَلَیَّ، يَا عُثْمَانُ. فَقَالَ: قَدْ اَشَارَ عَلَيْكَ اَخَوَاكَ. قَالَ: اَشِرْ عَلَیَّ اَنْتَ. قَالَ عُثْمَانُ: اُرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهِ كَاَنَّهَا لَا تَعْلَمُهُ، وَلَيْسَ الْحَدُّ اِلَّا عَلَى مَنْ عَلِمَهُ، فَاَمَرَ بِهَا فَجُلِدَتْ مِائَةً، ثُمَّ غَرَّبَهَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ مَا الْحَدُّ اِلَّا عَلَى مَنْ عَلِمَ

✵✵ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا انہوں نے اپنے غلاموں میں سے نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے غلام کو آزاد کر دیا ان کی ایک کنیز تھی جو نوبیہ تھی (یعنی نوب نامی علاقے کی رہنے والی تھی) وہ بھی نماز پڑھتی تھی اور روزے رکھتی تھی وہ عجمی تھی اسے سمجھ بوجھ نہیں تھی وہ حاملہ ہو گئی ویسے وہ شادی شدہ تھی تو عبدالرحمٰن بن حاطب پریشانی کے عالم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم کیسے شخص ہو؟ جو بھلائی کی بات نہیں لے کر آئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس حوالے سے ڈرایا پھر انہوں نے اس خاتون کو پیغام بھیجا اور اس سے دریافت کیا: کہ کیا تم حاملہ ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! دو درہموں کے عوض میں مرغوش سے اس عورت نے بلند آواز میں یہ کلمات کہے اور اسے چھپایا نہیں۔

اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ مجھے کوئی مشورہ دو! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو بیٹھے ہوئے تھے تو وہ ذرا لیٹ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر حد لازم ہو گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: اے عثمان! تم مجھے کچھ مشورہ دو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے دونوں بھائیوں نے آپ کو مشورہ دے تو دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن تم نے مجھے مشورہ نہیں دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ جس طرح یہ اونچی آواز میں بول رہی ہے تو اسے شاید اس کا پتہ ہی نہیں ہے اور حد اس شخص پر جاری ہوتی ہے جسے اس کے بارے میں علم ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس عورت کو سو کوڑے

لگائے گئے' پھر اسے جلاوطن کر دیا گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میری جان ہے' تم نے ٹھیک کہا ہے' حد صرف اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جس کو اس کا پتہ ہو۔

13645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامٌ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بِاَمَةٍ سَوْدَاءَ كَانَتْ لِحَاطِبٍ، فَقَالَ لِعُمَرَ: اِنَّ الْعَتَاقَةَ اَدْرَكَتْ هٰذِهِ، وَقَدْ اَصَابَتْ فَاحِشَةً، وَقَدْ اُحْصِنَتْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْتَ الرَّجُلُ، لَا يَاْتِي بِخَيْرٍ فَدَعَاهَا عُمَرُ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، مِنْ مَرْغُوشٍ بِدِرْهَمَيْنِ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْ مَرْغُوشٍ، وَهِيَ حِيْنَئِذٍ تَذْكُرُ ذٰلِكَ لَا تَرٰى بِهٖ بَاْسًا، فَقَالَ عُمَرُ: لِعَلِيٍّ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانَ وَهُمْ عِنْدَهُ جُلُوسٌ: اَشِيْرُوا عَلَيَّ، قَالَ عَلِيٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: نَرٰى اَنْ تَرْجُمَهَا، فَقَالَ عُمَرُ، لِعُثْمَانَ: اَشِرْ عَلَيَّ قَالَ: قَدْ اَشَارَ عَلَيْكَ اَخَوَاكَ قَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا اَشَرْتَ عَلَيَّ بِرَاْيِكَ قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اَرَى الْحَدَّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَهُ، وَاَرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهٖ كَاَنَّهَا لَا تَرٰى بِهٖ بَاْسًا، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا الْحَدُّ اِلَّا عَلٰى مَنْ عَلِمَهُ فَضَرَبَهَا عُمَرُ مِائَةً، وَغَرَّبَهَا عَامًا

* ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یحییٰ بن عبدالرحمٰن' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سیاہ فام کنیز کو لے کر آئے' جو حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آزاد ہونا اس کو بھی لاحق ہوا ہے' لیکن اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اور یہ شادی شدہ بھی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم ایک ایسے شخص ہو' جو بھلائی لے کر نہیں آئے ہو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلوایا اور اس سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! دو درہم کے عوض میں مرغوش سے' وہ خاتون اسی طرح اس کا تذکرہ کر رہی تھی' وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھ رہی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان سے فرمایا: تم لوگ مجھے کچھ مشورہ دو! حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اسے سنگسار کروا دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تم مجھے مشورہ دو! انہوں نے کہا: آپ کے دونوں بھائیوں نے آپ مشورہ دے تو دیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنی رائے میرے سامنے بیان کرو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ حد اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جس کو اس کے بارے میں علم ہو اور یہ عورت جس طرح بلند آواز میں یہ کہہ رہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' حد صرف اس شخص پر لازم ہوتی ہے' جو اس سے واقف ہو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک سو کوڑے لگوائے' اور اسے ایک سال کے لئے جلاوطن کروا دیا۔

13646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ فِيْ كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ: وَلَا قَوَدَ، وَلَا قِصَاصَ، وَلَا جِرَاحَ، وَلَا قَتْلَ، وَلَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ، عَلٰى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا لَهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَمَا عَلَيْهِ

٭٭ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تحریر میں یہ بات موجود تھی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا تھا: دیت، قصاص، زخم، قتل، حد اور سزا، اُس شخص پر لاگو نہیں ہوں گے، جو بالغ نہ ہوا ہو، جب تک اُسے اِس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اسلام میں اس کے کیا حقوق ہیں؟ اور اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

13647 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: زَنَتْ مَوْلَاةٌ لَهُ يُقَالُ لَهَا: مَرْكُوشُ، فَجَاءَتْ تَسْتَهِلُّ بِالزِّنَا، فَسَالَ عَنْهَا عُمَرُ عَلِيًّا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، فَقَالَا: تُحَدُّ فَسَالَ عَنْهَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: اُرَاهَا تَسْتَهِلُّ بِهِ كَاَنَّهَا لَا تَعْلَمُ، وَاِنَّمَا الْحَدُّ عَلَى مَنْ عَلِمَهُ فَوَافَقَ عُمَرُ فَضَرَبَهَا، وَلَمْ يَرْجُمْهَا

٭٭ یحییٰ بن حاطب نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کی ایک کنیز جس کا نام مرکوش تھا، وہ بلند آواز میں زنا کا اعتراف کرتی ہوئی آئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں، حضرت علی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تو ان دونوں صاحبان نے فرمایا: اس پر حد جاری کی جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: جس طرح یہ اونچی آواز میں بات کر رہی ہے، اس کے بارے میری یہ رائے ہے کہ اس کو اس بات کا پتہ نہیں ہے، اور حد اس شخص پر لازم ہوتی ہے، جس کو اس کا پتہ ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس رائے سے اتفاق کیا اور اس کنیز کی پٹائی کروائی اور اسے سنگسار نہیں کروایا۔

13648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ حَرْقُوصٍ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجِي زَنَى بِجَارِيَتِي؟ فَقَالَ: صَدَقَتْ هِيَ، وَمَا لَهَا حِلٌّ لِي. قَالَ: اذْهَبْ وَلَا تَعُدْ، كَاَنَّهُ دَرَاَ عَنْهُ بِالْجَهَالَةِ

٭٭ ہیثم بن بدر نے حرقوص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر نے میری کنیز کے ساتھ زنا کر لیا ہے، اس کے شوہر نے کہا: یہ ٹھیک کہہ رہی ہے، وہ کنیز میرے لئے حلال نہیں تھی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا! گویا کہ انہوں نے اس کی ناواقفیت کی بنیاد پر اس سے حد کو پرے کر دیا۔

بَابُ الْحَدِّ فِي الضَّرُورَةِ

باب: مجبوری کی صورت میں حد کا حکم

13649 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رُفْقَةً، مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ نَزَلُوا الْحَرَّةَ، وَمَعَهُمُ امْرَاَةٌ قَدْ اَصَابَتْ فَاحِشَةً، فَارْتَحَلُوا وَتَرَكُوهَا، فَاُخْبِرَ عُمَرُ خَبَرَهَا فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ: كُنْتُ امْرَاَةً مِسْكِيْنَةً لَا يَعْطِفُ عَلَيَّ اَحَدٌ بِشَيْءٍ، فَمَا وَجَدْتُ اِلَّا نَفْسِي قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَى رُفْقَتِهَا، فَرَدُّوهُمْ، وَسَاَلَهُمْ عَنْ حَاجَتِهَا، فَصَدَّقُوهَا فَجَلَدَهَا مِائَةً، وَاَعْطَاهَا، وَكَسَاهَا، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَحْمِلُوهَا مَعَهُمْ "

٭٭ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مدینہ منورہ کے قریب

پتھریلے میدان میں آ کر ٹھہرے ان کے ساتھ ایک خاتون بھی تھی اس نے زنا کا ارتکاب کیا' اس کے ساتھی وہاں سے روانہ ہو گئے اور اسے وہیں چھوڑ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک خاتون کی صورت حال کے بارے میں بتایا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے دریافت کیا: تو اس نے بتایا کہ میں ایک غریب عورت ہوں' مجھے کسی نے بھی کچھ نہیں دیا' تو میرے لئے (کچھ خوراک حاصل کرنے کے لئے) اپنی ذات کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھیوں کو پیغام بھیج کر انہیں واپس بلوایا اور ان سے عورت کی ضرورت کے بارے میں دریافت کیا: تو ان لوگوں نے اس عورت کی بیان کی تصدیق کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو ایک سو کوڑے لگائے پھر اسے مال و دولت دیا' پہننے کے لئے لباس دیا اور ان لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس خاتون کو بھی اپنے ساتھ لے کر جائیں۔

13650 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ قَدِمَتْ فِي رَكْبٍ حَاجِّينَ، فَنَزَلُوا بِالْحَرَّةِ حَتّٰى اِذَا ارْتَحَلُوا ذَاهِبِينَ تَرَكُوهَا، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عُمَرَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً مِنْهُمْ قَدْ زَنَتْ وَهِيَ بِالْحَرَّةِ، فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلَيْهَا فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ يَتِيمَةً لَيْسَ لِي شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ .... عَلَى الْمَوَالِي، فَلَا يُقْبِلُ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ، وَلَمْ اَجِدْ اِلَّا نَفْسِي، وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَبَعَثَ فِي اَثَرِ الرَّكْبِ، فَرَدَّهُمْ، فَسَاَلَهُمْ عَمَّا قَالَتْ، وَ...... فَصَدَّقُوهَا، فَجَلَدَهَا مِائَةً، ثُمَّ كَسَاهَا وَحَمَلَهَا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبُوا بِهَا.

✲✲ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' کچھ حاجیوں کے ساتھ (مدینہ منورہ) آئی' ان لوگوں نے (مدینہ منورہ سے باہر) پتھریلی زمین پر پڑاؤ کیا' جب وہ لوگ روانہ ہونے لگے' تو اس خاتون کو وہیں چھوڑ گئے' ان آدمیوں میں سے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ان میں سے ایک خاتون نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اور وہ خاتون پتھریلی زمین پر موجود ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو بلوا کر اس سے دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: اے امیر المومنین! میں ایک یتیم لڑکی تھی' میرا دنیا میں اور کوئی نہیں ہے ان میں سے کسی نے بھی میری طرف توجہ نہیں دی' تو میرے پاس اپنی ذات کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا' وہ عورت ثیبہ تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھی سواروں کے پیچھے بندہ بھیج کر انہیں واپس بلوایا اور ان سے عورت کے بیان کے بارے میں دریافت کیا: تو ان لوگوں نے عورت کے بیان کی تصدیق کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو ایک سو کوڑے لگوائے' پھر اسے پہننے کے لئے لباس دیا اور سوری کے لئے جانور دیا اور پھر (اس کے ساتھیوں سے) فرمایا: اس عورت کو ساتھ لے جاؤ۔

13651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ نَحْوَ هٰذَا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَتَرَكُوهَا بِبَعْضِ الْحَرَّةِ حَتّٰى بَذَلَتْ نَفْسَهَا، فَرَدَّهَا عُمَرُ اِلَى الْيَمَنِ، وَقَالَ: لَا تَذْكُرُوا مَا فَعَلَتْ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس کے ساتھیوں نے' اس

عورت کو پتھر یلے میدان میں کسی جگہ چھوڑ دیا' تو اس عورت نے اپنے آپ کو فروخت کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو یمن واپس بھجوا دیا اور فرمایا: اس عورت نے جو کیا ہے' تم لوگ اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرنا۔

13652 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَقْبَلْتُ اَسُوقُ غَنَمًا، فَلَقِيَنِي رَجُلٌ فَحَفَنَ لِي حِفْنَةً مِنْ تَمْرٍ، ثُمَّ حَفَنَ لِي حِفْنَةً مِنْ تَمْرٍ، ثُمَّ حَفَنَ لِي حِفْنَةً مِنْ تَمْرٍ، ثُمَّ اَصَابَنِي، فَقَالَ عُمَرُ: قُلْتِ مَاذَا؟ فَاَعَادَتْ. فَقَالَ عُمَرُ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ: مَهْرٌ مَهْرٌ، وَيُشِيرُ بِيَدِهِ كُلَّمَا قَالَ، ثُمَّ تَرَكَهَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: محمد بن حارث نے ابوسلمہ بن سفیان کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی: ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: اے امیرالمؤمنین! میں اپنی بکریوں کو لے کر جا رہی تھی' ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی' اس نے مجھے کھجوروں کا ایک تھال دیا' پھر اس نے مجھے کھجوروں کا ایک تھال دیا' پھر اس نے مجھے کھجوروں کا ایک تھال دیا' پھر اس نے کھجوروں کا ایک تھال مجھے دیا' پھر اس نے میرے ساتھ صحبت کر لی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ اس نے اپنی بات دُہرائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ مہر ہے' مہر ہے' انہوں نے ہر مرتبہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا اور پھر اس عورت کو چھوڑ دیا۔

13653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَنَّ امْرَاَةً اَصَابَهَا جُوعٌ، فَاَتَتْ رَاعِيًا، فَسَاَلَتْهُ الطَّعَامَ، فَاَبَى عَلَيْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهُ نَفْسَهَا قَالَتْ: فَحَثَا لِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ تَمْرٍ، وَذَكَرَتْ اَنَّهَا كَانَتْ جُهِدَتْ مِنَ الْجُوعِ، فَاَخْبَرَتْ عُمَرَ فَكَبَّرَ، وَقَالَ: مَهْرٌ مَهْرٌ مَهْرٌ، كُلُّ حِفْنَةٍ مَهْرٌ وَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ

✻✻ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کو بھوک لاحق ہوئی' وہ ایک چرواہے کے پاس آئی' اس چرواہے سے کھانے کے لئے کچھ مانگا' تو چرواہے نے اسے کچھ بھی دینے سے انکار کر دیا' جب تک وہ عورت اپنا آپ اس کے حوالے نہیں کرتی' وہ عورت بیان کرتی ہے: پھر اس نے تین لپ کھجوریں مجھے دیں' پھر اس عورت نے یہ بات ذکر کی کہ اسے شدید بھوک لاحق ہو چکی تھی (اس لئے اس کو اپنا آپ فروخت کرنا پڑا) اس عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی' تو انہوں نے تکبیر کہی اور بولے: یہ مہر ہے' یہ مہر ہے' یہ مہر ہے' ہر ایک مرتبہ کا دیا ہوا لپ مہر ہے' اور پھر انہوں نے اس عورت سے حد کو پرے کر دیا۔

13654 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اُتِيَ بِامْرَاَةٍ لَقِيَهَا رَاعٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ وَهِيَ عَطْشَى، فَاسْتَسْقَتْهُ، فَاَبَى اَنْ يَسْقِيَهَا اِلَّا اَنْ تَتْرُكَهُ فَيَقَعَ بِهَا، فَنَاشَدَتْهُ بِاللّٰهِ فَاَبَى، فَلَمَّا بَلَغَتْ جَهْدَهَا اَمْكَنَتْهُ، فَدَرَاَ عَنْهَا عُمَرُ الْحَدَّ بِالضَّرُورَةِ "

✻✻ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خاتون کو لایا گیا' جسے کوئی چرواہا کسی ویرانے میں ملا' وہ خاتون پیاسی تھی' اس خاتون نے اس چرواہے سے پانی مانگا' تو اس نے اس عورت

کو پانی دینے سے انکار کر دیا' بشرطیکہ وہ عورت اس کو خود پر قابو دے' اس عورت نے اس شخص کو اللہ کے نام کا واسطہ دیا' لیکن اس چرواہے نے نہیں مانا' جب اس عورت کو شدید مجبوری لاحق ہوئی' تو اس نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا' تو اس کی مجبوری کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے حد کو پرے کر دیا۔

بَابٌ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ تُسْتَكْرَهَانِ

باب: جب کسی کنواری' یا ثیبہ عورت کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی جائے

13655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْبِكْرُ تُسْتَكْرَهُ نَفْسُهَا؟ قَالَ: مِثْلُ صَدَاقِ اِحْدَى نِسَائِهَا. قَالَ: وَصَدَاقٌ .. اَنْ تَصِيحَ، اَوْ يُوجَدَ بِهَا اَثَرٌ، قُلْتُ: الثَّيِّبُ؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهَا بِشَيْءٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُسے اس جیسی دیگر خواتین کا سا مہر ملے گا' انہوں نے فرمایا: اور مہر ملے گا' (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ ساقط ہیں) اس کی صورت یہ ہے کہ وہ چیخے' یا اس کا کوئی نشان پایا جائے' میں نے کہا: ثیبہ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

13656 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنِ اسْتَكْرَهَ امْرَاَةً بِكْرًا، فَلَهَا صَدَاقُهَا وَعَلَيْهِ الْحَدُّ، وَلَا حَدَّ عَلَيْهَا. قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: وَآيَةُ الْبِكْرِ تُسْتَكْرَهُ اَنْ تَصِيحَ، وَقَالَا: الثَّيِّبُ فِي ذٰلِكَ مِثْلُ الْبِكْرِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زبردستی زنا کر لے' تو اس عورت کو مہر ملے گا اور اس مرد پر حد جاری ہوگی' عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس کی مانند بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: کنواری ہونے کی نشانی یہ ہے کہ جب اس کے ساتھ زبردستی کی جائے' تو وہ چیخ مارے' ان دونوں حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس بارے میں ثیبہ عورت کا حکم بھی کنواری کی مانند ہوگا۔

13657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: اُنْبِئْتُ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ يَرْوِيهِ اَصْحَابُ هٰذَا، عَنْ هٰذَا، وَيَرْوِيهِ اَصْحَابُ هٰذَا عَنْ هٰذَا فِي الْبِكْرِ تُسْتَكْرَهُ نَفْسُهَا: اَنَّ لِلْبِكْرِ مِثْلَ صَدَاقِ اِحْدَى نِسَائِهَا، وَلِلثَّيِّبِ مِثْلَ صَدَاقِ مِثْلِهَا

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: اُن کے اور اُن کے شاگردوں نے یہ بات بیان کی ہے: جب کسی کنواری لڑکی کے ساتھ زبردستی کی جائے' تو کنواری لڑکی کو اس جیسی دیگر لڑکیوں کی مانند مہر ملے گا اور ثیبہ عورت کو اس جیسی عورت کے مہر' جیسا مہر ملے گا۔

13658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَخَلَ عَلٰى امْرَاَةٍ فَصَاحَتْ،

وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ، فَاَخَذَهَا وَهِيَ تَصِيحُ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا قَالَ: "اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَمْ يَعْلَمْ جُلِدَ اَدْنَى الْحَدَّيْنِ لِصِيَاحِ الْمَرْاَةِ، وَقَوْلِهَا: لَسْتُ امْرَاَتَكَ، وَغُرِّمَ صَدَاقَهَا، وَاِنْ كَانَ عَلِمَ، اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ الْاَكْبَرُ اِنْ كَانَ اَحْصَنَ "

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی عورت کے پاس آتا ہے' اور وہ عورت چیختی ہے' اس عورت کے پاس ایک اور عورت موجود ہوتی ہے' وہ اس عورت کو پکڑ لیتی ہے' لیکن وہ عورت چیختی ہے' پھر مرد اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اگر مرد کو اس (کے قابل حد جرم ہونے) کا پتہ نہیں تھا' تو اس عورت کے چیخنے' اور اس عورت کے یہ کہنے کہ میں تمہاری بیوی نہیں ہوں' اس کی وجہ سے اس پر چھوٹی قسم کے حد کے کوڑے لگائے جائیں گے' اور اس شخص کو اس عورت کے مہر کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا' اگر اسے اس بات کا علم ہوگا' تو اس پر بڑی حد جاری ہوگی' اگر وہ محصن ہوگا۔

13659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ فِي بِكْرٍ افْتُضَّتْ كَصَدَاقِ نِسَائِهَا قَالَ: قَضَى بِذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ

✵✵ ابن شہاب نے کنواری لڑکی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب اس کے ساتھ زبردستی صحبت کر لی جائے تو اس کو اس جیسی دیگر خواتین کی طرح کا مہر ملے گا

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) خلیفہ عبدالملک نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

13660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّتِي تَقُولُ غُصِبَتْ نَفْسِي يُدْرَأُ عَنْهَا الْحَدُّ، وَاِنْ كَانَ حَمْلٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ کہتی ہے کہ میری ذات کو غصب کر لیا گیا تھا (یعنی میرے ساتھ زنا بالجبر ہوا تھا)' تو اس سے حد کو پرے کر دیا جائے گا' خواہ وہ حاملہ ہو۔

13661 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ، يَسْتَكْرِهُ الْجَارِيَةَ، فَقَالَ: اِذَا اُقِيمَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ

✵✵ امام شعبی کے بارے میں' جابر نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کر لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جب (مرد پر) حد قائم ہو جائے گی' تو مہر کی ادائیگی کالعدم ہو جائے گی۔

13662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

✵✵ ابن شبرمہ نے' امام شعبی کے قول کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

13663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، اَنَّ رَجُلًا اسْتَكْرَهَ امْرَاَةً، فَافْتَضَّهَا: فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَدَّ، وَاَغْرَمَهُ ثُلُثَ دِيَتِهَا "

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے' ایک عورت کے ساتھ زبردستی کر کے ساتھ صحبت کر لی' تو حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس مرد پر حد جاری کی اور اسے اس عورت کی ایک تہائی دیت (جتنی رقم کا) جرمانہ کیا۔

13664 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً مُتَعَبِّدَةً حَمَلَتْ، فَقَالَ عُمَرُ: اُرَاهَا قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ تُصَلِّي فَخَشَعَتْ فَسَجَدَتْ فَأَتَاهَا غَاوٍ مِّنَ الْغُوَاةِ فَتَحَشَّمَهَا، فَاَتَتْهُ فَحَدَّثَتْهُ بِذٰلِكَ سَوَاءً فَخَلّٰى سَبِيلَهَا

❋❋ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ ایک عورت، جو نیک ہے وہ (شادی شدہ ہوئے بغیر) حاملہ ہوگئی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ رات کو نماز پڑھتی رہتی ہے اور خشوع وخضوع رکھتی ہے اور سجدے کرتی ہے اور پھر اس کے پاس کوئی ہوائی چیز آئی اس نے اسے خراب کردیا، وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور اس نے اس بارے میں پوری صورت حال بتائی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

13665 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ، عَنِ امْرَاَةٍ اَنَّهَا حَامِلٌ، فَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُحْرَسَ حَتّٰى تَضَعَ، فَوَضَعَتْ مَاءً اَسْوَدَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَمَّةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ

❋❋ علی بن اقمر نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا خیال رکھا جائے، جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دے دیتی، تو اس نے سیاہ رنگ کے پانی کو جنم دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے۔

13666 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا مُوسٰى، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فِي امْرَاَةٍ اَتَاهَا رَجُلٌ وَهِيَ نَائِمَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّ رَجُلًا اَتَانِي، وَاَنَا نَائِمَةٌ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ حَتّٰى قَذَفَ فِيَّ مِثْلَ شِهَابِ النَّارِ، فَكَتَبَ عُمَرُ: تِهَامِيَّةٌ تَنَوَّمَتْ قَدْ يَكُونُ مِثْلُ هٰذَا، وَاَمَرَ اَنْ يُدْرَاَ عَنْهَا الْحَدُّ

❋❋ عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں خط لکھا: جس کے پاس ایک شخص آیا اور وہ عورت اس وقت سو رہی تھی، اس عورت کا یہ کہنا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا تھا، میں اس وقت سو رہی تھی، اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں ہے، لیکن مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے میرے اندر آگ کا انگارہ داخل کردیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خط کے جواب میں لکھا: یہ تہامہ کی رہنے والی عورت ہے، جو سو رہی تھی، اس کے ساتھ اس طرح کی صورت حال پیش آگئی ہوگی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس سے حد کو پرے کردیا جائے۔

بَابُ الْاَمَةُ تُسْتَكْرَهُ

باب: کنیز کے ساتھ زبردستی کی جانا

13667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْاَمَةُ ثَيِّبًا فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهَا، وَاِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَالْعُشْرُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی ثیبہ کنیز کے ساتھ زبردستی کی جائے' تو اس کی قیمت کے دسویں حصے کا نصف (یعنی قیمت کا بیسواں حصہ) ادا کیا جائے گا' اور اگر وہ کنیز کنواری ہو' تو پھر دسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔

13668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَا: فِي الْاَمَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ: اِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَعُشْرُ ثَمَنِهَا، وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهَا

٭٭ عبدالکریم نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کنیز کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

''اگر اس کے ساتھ زبردستی کر لی جائے' تو اگر تو وہ کنواری ہو' تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ ادا کیا جائے گا اور اگر وہ ثیبہ ہو' تو اس کی قیمت کے دسویں حصے کا نصف (یعنی بیسواں حصہ) ادا کیا جائے گا۔

13669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَاِبْرَاهِيمَ، قَالَا: اِذَا افْتَضَّ الْعَبْدُ الْاَمَةَ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ صَدَاقٌ قَالَ شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَلَيْهِ الصَّدَاقُ

٭٭ شعبہ نے حکم اور ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی غلام' کسی کنیز کے ساتھ زبردستی کر لے' تو غلام پر مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

منصور نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

13670 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي مَنْزِلٍ وَّاحِدٍ، مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا جَارِيَةٌ، فَجَاءَ اَحَدُهُمَا فَدَعَا جَارِيَتَهُ، فَجَاءَتْ جَارِيَةُ صَاحِبِهِ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَهُوَ يَرَى اَنَّهَا جَارِيَتُهُ قَالَ: اَرَى اَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ اَهْوَنُ الْحَدَّيْنِ، اُحْصِنَ اَوْ لَمْ يُحْصَنْ، حِينَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَيُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ، وَتُجْلَدُ الْجَارِيَةُ خَمْسِينَ جَلْدَةً، حِينَ قَرَّتْ لَهُ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو ایک ہی جگہ پر ٹھہرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک کنیز ہوتی ہے پھر ان میں سے ایک شخص آتا ہے' اور اپنی کنیز کو بلاتا ہے' تو اس کے ساتھی کی کنیز آ جاتی ہے' وہ شخص اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' حالانکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کی اپنی کنیز ہے' تو زہری فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے شخص پر آسان والی حد جاری کی جائے گی' خواہ محصن ہو یا محصن نہ ہو' یہ اس وقت ہے' جب معاملہ اس کے سامنے واضح نہ ہو' اور اُس سے اِس بارے میں دریافت کیا جا چکا ہو' اور کنیز کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے' جب وہ اس بات کا اقرار کر لے گی۔

بَابُ الْمَرْاَةُ تَفْتَضُّ الْمَرْاَةَ بِاِصْبَعِهَا

باب: عورت کا کسی دوسری عورت کی شرم گاہ میں انگلی داخل کرنا

13671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ اَبِي عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَمُغِيرَةَ،

عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ جَارِيَةً كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ، فَخَشِيَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَافْتَضَّتْهَا بِاِصْبَعِهَا، وَاَمْسَكَهَا نِسَاءٌ مَعَهَا فَرُفِعَتْ اِلَى عَلِيٍّ، فَاَمَرَ الْحَسَنَ اَنْ يَقْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: اَرَى اَنْ تُجْلَدَ الْحَدَّ لِقَذْفِهَا اِيَّاهَا، وَاَنْ تَغْرَمَ الصَّدَاقَ بِافْتِضَاضِهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: " كَانَ يُقَالُ: لَوْ عَلِمَتِ الْاِبِلُ طَحِينًا لَطَحَنَتْ

قَالَ: وَقَالَ مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ الْحَسَنُ: عَلَيْهَا الصَّدَاقُ، وَعَلَى الْمُمْسِكَاتِ. لَمْ يَقُلْهُ غَيْرُ الْمُغِيرَةِ

✲✲ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی ایک کنیز تھی' اس شخص کی بیوی کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ شخص اس کنیز کے ساتھ شادی نہ کر لے' تو اس نے اپنی انگلی کے ذریعے اس کنیز کی شرم گاہ میں برا فعل کیا' اس عورت کی ساتھی عورتوں نے اس کنیز کو پکڑا ہوا تھا' یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ دیں تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس عورت پر حد جاری ہوگی' جو کوڑوں کی ہوگی' کیونکہ اس نے اس کنیز پر الزام لگایا ہے' اور اس عورت نے کیونکہ اس کی شرم گاہ میں انگلی داخل کی ہے' اس وجہ سے اسے جرمانہ بھی دینا ہوگا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے: اگر اونٹوں کو پیسنے کا پتہ چل جائے تو وہ یہی کام کریں۔

مغیرہ نامی راوی نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اس عورت پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی' اور جن عورتوں نے اس کنیز کو پکڑا ہوا تھا' ان پر بھی لازم ہوگی' یہ بات مغیرہ نامی راوی کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کی۔

13672 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ عِنْدَهُ يَتِيمَةٌ فَغَارَتِ امْرَاَتُهُ عَلَيْهَا فَدَعَتْ نِسْوَةً، فَاَمْسَكْنَهَا، فَافْتَضَّتْهَا بِاِصْبَعِهَا، وَقَالَتْ لِزَوْجِهَا: زَنَتْ، فَحَلَفَ لَيَرْفَعَنَّ شَاْنَهَا فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ: كَذَبَتْ، فَاَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ، فَرُفِعَ شَاْنُهَا اِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ لِلْحَسَنِ: قُلْ فِيهَا. فَقَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَتَقُولَنَّ. قَالَ: تُجْلَدُ اَوَّلَ ذٰلِكَ بِمَا اقْتَرَفَ عَلَيْهَا، وَعَلَى النِّسْوَةِ مِثْلُ صَدَاقِ اِحْدَى نِسَائِهَا، سِوَى الْعَقْلِ بَيْنَهُنَّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ عَلِمَتِ الْاِبِلُ طَحِينًا لَطَحَنَتْ. قَالَ: وَمَا طَحَنَتِ الْاِبِلُ حِينَئِذٍ فَقَضَى بِذٰلِكَ عَلِيٌّ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(ان کے زمانے میں) ایک شخص کے پاس' ایک یتیم لڑکی رہتی تھی' اس شخص کی بیوی کو اس یتیم لڑکی پر بڑا غصہ تھا' اس نے کچھ عورتوں کو بلوایا' ان عورتوں نے اس لڑکی کو پکڑ لیا' تو اس عورت نے اپنی انگلی اس لڑکی کی شرم گاہ میں داخل کی (اور اس کے پردہ بکارت کو پھاڑ دیا) پھر اس عورت نے اپنے شوہر سے کہا: اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو اس نے یہ حلف اُٹھایا کہ وہ اس عورت کے معاملے کو قاضی کے سامنے پیش کرے گا' اس لڑکی نے کہا: یہ جھوٹ بول رہی ہے' پھر اس نے اس شخص کو پوری کہانی سنائی' اس کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس کے بارے میں رائے دو! تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس بارے میں رائے دیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی اس بارے

میں کچھ کہو! تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عورت نے اس لڑکی پر جو الزام لگایا ہے اس کی وجہ سے سب سے پہلے اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اس لڑکی کو مہر کی ادائیگی عورتوں پر لازم ہوگی البتہ یہ ادائیگی ان سب خواتین کے درمیان تقسیم ہوگی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اونٹوں کو پیسنے کا پتہ چل جائے تو وہ یہی کام کریں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ دیا۔

13673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوِ افْتَضَّتْ جَارِيَةٌ جَارِيَةً بِاِصْبَعِهَا غَرِمَتْ صَدَاقَهَا كَصَدَاقِ امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهَا. فَقَضٰى بِذٰلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی لڑکی کسی دوسری لڑکی کی شرم گاہ میں انگلی داخل کر کے اس کا پردہ بکارت ضائع کر دے' تو وہ دوسری لڑکی کا مہر تاوان کے طور پر ادا کرے گی' جو اس جیسی دیگر خواتین کا مہر ہوتا ہے۔

خلیفہ عبدالملک نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

بَابٌ لَا يَبْلُغُ بِالْحُدُوْدِ الْعُقُوْبَاتُ

باب: کوئی بھی سزا' حد تک نہیں پہنچے گی

13674 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، اَنَّ عُمَرَ، كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَلَا يَبْلُغُ بِنَكَالٍ فَوْقَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا

✻✻ یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: کوئی بھی سزا بیس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہوگی۔

13675 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَهْبَانَ، سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ظُهُوْرُ الْمُسْلِمِينَ حِمًى لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اِلَّا اَنْ يُخْرِجَهَا حَدٌّ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطِهِ قَائِمًا بِنَفْسِهِ

✻✻ حبیب بن صہبان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مسلمانوں کی پشتیں چراہ گاہ (یعنی قابل احترام) ہیں' جو کسی بھی شخص کے لئے حلال نہیں ہیں' البتہ اگر حد انہیں (قابل احترام ہونے کی حدود) سے باہر نکال دے تو حکم مختلف ہوگا۔

راوی (حبیب بن صہبان) بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' تو میں نے ان کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی تھی۔

13676 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَبْلُغُ الْعُقُوبَةُ بِالْحُدُوْدِ

✻✻ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث فرماتے ہیں: کوئی بھی سزا حد تک نہیں پہنچے گی۔

13677 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی سزا' دس کوڑوں (یا لاٹھیوں) سے زیادہ نہیں ہوگی' البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے' کسی حد کا معاملہ ہو' تو حکم مختلف ہوگا''۔

13678 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: صَاحَتْ جَارِيَةٌ فِي بَيْتٍ بِدِمَشْقَ فَتَغَوَّثَتْ، فَاِذَا هِيَ قَدْ اَفْرَغَتِ الدَّمَ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ فَرَّ صَاحِبُ الْبَيْتِ . فَكَتَبَ فِيهَا الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، فَكَتَبَ: اَنْ قَدِ اتُّهِمَ بِنَفْسِهِ، فَعَاقِبْهُ عُقُوبَةً مُؤْلِمَةً، وَلَا تَبْلُغْ حَدًّا وَاَنِ انْفِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: دمشق میں ایک گھر میں' ایک لڑکی نے بلند آواز میں چیخ ماری اور مدد کے لئے پکارا' گھر میں اس کا خون پھیلا ہوا تھا اور گھر کا مالک فرار ہو چکا تھا' ضحاک بن عبدالرحمٰن نے اس لڑکی کے بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا' یہ اُن کے عہد خلافت کی بات ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا: اس گھر کے مالک پر الزام عائد ہوا ہے' تو تم اسے ایسی سزا دو' جو تکلیف دہ ہو' لیکن حد تک نہ پہنچتی ہو اور پھر تم اسے جلاوطن کر دینا۔

13679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا ضَرْبَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ اِلَّا فِي حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دس ضربوں سے زیادہ پٹائی نہیں ہوگی' البتہ اللہ تعالیٰ کی حدود کا معاملہ مختلف ہے''۔

بَابٌ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب: زنا کرنے والا شخص' زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا

13680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، مِرَارًا يَقُوْلُ: الْعَيْنُ تَزْنِي، وَالْفَمُ يَزْنِي، وَالْقَلْبُ يَزْنِي، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرِّجْلُ تَزْنِي فَعَدَّدَهُنَّ كَذٰلِكَ، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهُ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا يَزْنِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَشْرَبُ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَاِذِ اعْتَزَلَ خَطِيئَتَهُ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ناک بھی زنا کرتی ہے منہ بھی زنا کرتا ہے دل بھی زنا کرتا ہے دونوں ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں پاؤں بھی زنا کرتے ہیں''
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ تمام اعضاء شمار کروائے (پھر وہ بولے:) ''پھر شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کی تکذیب کر دیتی ہے''۔

عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:
''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شخص شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اگر کوئی شخص اپنی غلطی سے الگ ہو جائے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے''۔

13681 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَزْنِیْ، وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَسْرِقُ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَشْرَبُ. قَالَ: وَمَا اَعْلَمُهُ اِلَّا كَانَ يُخْبِرُهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

* * طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا ہے چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''
راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی تھی۔

13682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

13682-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة - حديث:111'مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي يخرج صاحبها من الإيمان عند فعلها والمعاصي التي - حديث:29' صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فرض الإيمان - ذكر خبر ثان يصرح بإطلاق لفظة مرادها نفي الاسم عن الشيء ' حديث:186'سنن الدارمي - ومن كتاب الأشربة' باب في التغليظ لمن شرب الخمر - حديث:2079'سنن أبي داؤد - كتاب السنة' باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه - حديث:4090'سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب النهي عن النهبة - حديث:3934' السنن للنسائي - كتاب قطع السارق' تعظيم السرقة - حديث:4812'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' ما ذكر في الزنا وما جاء فيه - حديث:13629'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأشربة' ذكر الأوعية التي خص النبي صلى الله عليه وسلم بالنهي عن - ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر وحد الخمر' حديث:5024'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' جماع أبواب من تجوز شهادته , ومن لا تجوز من الأحرار - حديث:19304' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب' حديث:6360' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4834'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11416'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:907'شعب الإيمان للبيهقي - باب القول في زيادة الإيمان ونقصانه ' حديث:34' الشريعة للآجري - باب ذكر ما دل على زيادة الإيمان ونقصانه' حديث:222

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَغُلُّ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ اِلَيْهِ النَّاسُ فِيهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ زَالَ مِنْهُ الْاِيمَانُ قَالَ: يَقُوْلُ: الْاِيمَانُ كَالظِّلِّ.

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے' مومن نہیں رہتا' دھوکہ دینے والا دھوکہ دیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' لوٹنے والا لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا' جبکہ وہ سرِ عام لوگوں سے لوٹ رہا ہو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب آدمی (ان میں سے) کسی کام کا ارتکاب کرتا ہے' تو اس سے ایمان ہٹ جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ایمان سائے کی مانند ہوتا ہے۔

13683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ اَبِي هَارُوْنَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . قَالَ: لَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ: هٰذَا نَهْيٌ، يَقُوْلُ حِينَ هُوَ مُؤْمِنٌ لَا يَفْعَلَنَّ يَعْنِي لَا يَسْرِقُ، وَلَا يَزْنِي، وَيَغُلُّ "

✵✵ عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' جبکہ ابو ہارون نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا''

وہ (یعنی راوی) بیان کرتے ہیں: یہ ممانعت ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مومن ہوگا' وہ ایسا ہرگز نہیں کرے گا' یعنی نہ تو وہ چوری کرے گا' اور نہ زنا کرے گا' اور نہ ہی دھوکہ دے گا۔

13684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي زَانٍ وَّهُوَ حِينَ يَزْنِي مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْحُدُوْدَ - يَعْنِي الْخَمْرَ - حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنْتَهِبُ اَحَدُكُمْ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ اِلَيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِيَّاكُمْ، اِيَّاكُمْ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' محمد کی جان ہے' کوئی بھی شخص جب کوئی قیمتی

چیز لوگوں کے سامنے سرِ عام لوٹتا ہے تو وہ اُسے لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور کوئی بھی شخص دھوکہ دیتے ہوئے مومن نہیں رہتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ (ان گناہوں سے) بچ کے رہنا' تم لوگ بچ کے رہنا!

13685 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، اَنَّـهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: لَا يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حِيْنَ يَزْنِىْ، فَاِذَا زَالَ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيمَانُ لَيْسَ اِذَا تَابَ مِنْهُ، وَلٰكِنْ اِذَا ارْتَجَعَ عَنِ الْعَمَلِ قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنَّهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✵✵ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: زنا کرنے والا' زنا کرتے ہوئے' مومن نہیں رہتا' جب وہ یہ کام ختم کر دیتا ہے' تو ایمان اس کی واپس آجاتا ہے' یہ اس وقت نہیں ہوتا' جب وہ اس کام سے توبہ کرتا ہے' بلکہ جب وہ اس کام کو ختم کرتا ہے' اس وقت ہوتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

13686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اُرَاهُ قَالَ: لَا يَزْنِى الزَّانِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور توبہ کی گنجائش اس کے بعد بھی موجود ہوتی ہے۔

13687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلٰى مَمْلُوكِهِ الْبَاءَةَ وَيَقُوْلُ: مَنْ اَرَادَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ زَوَّجْتُهُ، فَاِنَّهُ لَا يَزْنِىْ زَانٍ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِ بَعْدُ رَدَّهُ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَمْنَعَهُ مَنَعَهُ

✵✵ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنے غلاموں کو پاکدامنی اختیار کرنے کا کہتے تھے اور فرماتے تھے: تم میں سے جو شخص شادی کرنا چاہتا ہے' میں اس کی شادی کروا دوں گا' کیونکہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے پھر اگر وہ چاہے' تو اس کی طرف اس پٹے کو واپس کر دیتا ہے' اور اگر چاہے' تو اُس کی طرف (اس پٹے کو) واپس نہیں کرتا ہے۔

13688 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، اَنَّ اَبَا صَالِحٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا''۔

بَابُ زِنَا الْفَمِ

باب: منہ کا زنا

13689 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ قَبَّلَ اَمَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: زَنٰى فُوهُ قَالَ: ابْتَاعَهَا بَعْدُ قَالَ: هِيَ لَهُ حَلَالٌ. قَالَ: فَمَا كَفَّارَةُ مَا مَضٰى قَالَ: يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ جو کسی کنیز کا بوسہ لے لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کے منہ نے زنا کیا ہے' اس شخص نے دریافت کیا: اگر بعد میں وہ اس کنیز کو خرید لے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کنیز اس شخص کے لئے حلال ہوگی' اس شخص نے دریافت کیا: اس نے جو پہلے کام کیا تھا اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کہ وہ توبہ کرے اور دوبارہ یہ حرکت نہ کرے۔

13690 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُحَرَّرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ، يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

13691 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَبَّلْتُ امْرَاَةً لَا تَحِلُّ لِي قَالَ: زَنٰى فُوكَ قَالَ: فَمَا عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

❊❊ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اس نے کہا: میں نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تھا' جو میرے لئے حلال نہیں تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے منہ نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اس نے دریافت کیا: مجھ پر کیا لازم ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

13692 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَقَالَ: قَبَّلْتُ جَارِيَةً قَالَ: زَنٰى فُوكَ

❊❊ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اس نے کہا: میں نے ایک لڑکی کا بوسہ لے لیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے منہ نے زنا کیا ہے۔

13693 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ، فَقَالَ: رَجُلٌ قَبَّلَ اَمَةً لِغَيْرِهِ قَالَ: زَنٰى فُوهُ قَالَ: يَشْتَرِيهَا فَيُصِيبُهَا قَالَ: اِنْ شَاءَ فَعَلَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا تَوْبَتُهُ. قَالَ: اَنْ لَا يَعُودَ

✽✽ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اس نے کہا: ایک شخص کسی دوسرے کی کنیز کا بوسہ لے لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس کے منہ نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' اس شخص نے دریافت کیا: وہ شخص اس کنیز کو خرید کر پھر اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر وہ چاہے' تو ایسا کر سکتا ہے۔

میمون بن مہران نے یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی دریافت کیا تھا: کہ ایسے شخص کی توبہ کیا ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔

13694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَا شَيْءٌ فِي النَّاسِ اَكْثَرَ مِنَ الزِّنَا لَيْسَ لَهُ رِيحٌ يُوجَدُ، وَلَا يَظْهَرُ فَتَقُومُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ

✽✽ مسروق بیان کرتے ہیں: لوگوں میں سب سے زیادہ خرابی زنا کے حوالے سے پائی جائے گی' کیونکہ اس کی کوئی بُو تو ہوتی نہیں ہے' جو محسوس ہو جائے اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی ثبوت قائم ہو جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْاٰخَرَ، اَيُّهُمَا يُسْاَلُ الْبَيِّنَةَ

باب: جب کوئی شخص کسی دوسرے پر زنا کا الزام لگائے تو ان دونوں میں سے کس سے ثبوت کے بارے میں دریافت کیا جائے گا؟

13695 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنَّمَا الْبَيِّنَةُ عَلَى النَّافِي، وَاسْتَشَارَنِي عِيَاضٌ فِي عَاتِقٍ رُمِيَتْ قَالَ: فَاَرَادَ اَنْ يُرْسِلَ اِلَيْهَا لِيَكْشِفَهَا، فَنَهَيْتُهُ، فَاَرْسَلَ اِلَى اَبِي سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي سَلَمَةَ فَنَهَيَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ثبوت فراہم کرنا' نفی کرنے والے پر لازم ہوگا۔

عیاض نے ایک گردن کے بارے میں مجھ سے مشورہ کیا' جس پر الزام لگایا گیا تھا' تو انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس کنیز کی طرف کسی کو بھجوائیں' تا کہ اس کنیز کا جائزہ لیا جائے' تو میں نے انہیں اس بات سے منع کیا' پھر انہوں نے ابوسفیان بن عبداللہ اور ابوسلمہ کی طرف اس بارے میں پیغام بھیجا' تو انہوں نے بھی اُن صاحب کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

13696 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ، يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلًا فَلَمَّا رَفَعَهُ قَالَ: اِنَّ اُمَّهُ يَهُودِيَّةٌ اَوْ نَصْرَانِيَّةٌ قَالَ: يُسْاَلُ هٰذَا - يَعْنِي الْبَيِّنَةَ - اَنَّ اُمَّهُ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ. قَالَ سُفْيَانُ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ اَيُّهُمَا يُسْاَلُ الْبَيِّنَةَ يَقُولُ: لَسْتَ ابْنَ فُلَانٍ. قَالَ: يُسْاَلُ الْمَنْفِيُّ الْبَيِّنَةَ، وَاَنَّهُ ابْنُ فُلَانٍ، فَاِنْ اَخْرَجَ ضُرِبَ الْقَاذِفُ، قَالَ سُفْيَانُ: "لَا يُسْتَحْلَفُ الْقَاذِفُ، وَلَا الْمَقْذُوفُ، وَكَذٰلِكَ الْقَذْفُ كُلُّهُ اِنْ قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلًا: لَيْسَتْ لَهُ بَيِّنَةٌ لَمْ يُحَلَّفْ وَاحِدًا مِنْهُمَا"

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو

کسی دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے اور کہتا ہے: اِس کی ماں یہودی یا عیسائی ہے تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جائے گا یعنی اس بات کا ثبوت مانگا جائے گا کہ اس کی ماں ایک آزاد مسلمان عورت تھی۔

جو شخص کسی دوسرے شخص کی نفی کر دیتا ہے اس کے بارے میں سفیان یہ کہتے ہیں: ان میں سے کس سے ثبوت مانگا جائے گا؟ وہ شخص یہ کہتا ہے کہ تم فلاں کے بیٹے نہیں ہو تو سفیان کہتے ہیں: کہ جس شخص کی نفی کی گئی ہے اس سے ثبوت مانگا جائے گا کہ وہ فلاں کا بیٹا ہے اگر وہ ثبوت پیش کر دیتا ہے تو پھر الزام لگانے والے کی پٹائی کی جائے گی۔

سفیان فرماتے ہیں: زنا کا الزام لگانے والے شخص یا جس پر زنا کا الزام لگا ہے ان سے حلف نہیں لیا جائے گا زنا کے الزام کی ہر صورت میں یہی حکم ہو گا اگر کوئی شخص دوسرے پر الزام لگا لیتا ہے اور اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا تو بھی ان دونوں میں سے کسی سے حلف نہیں لیا جائے گا

13697 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَاَلَهُ عَنِ الْقَاذِفِ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: يُسْتَحْلَفُ. وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا يُسْتَحْلَفُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْتَحْلِفُهُ اِذَا لَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: فَاَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے یہ بات نقل کی ہے: ان سے زنا کا الزام لگانے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا تو زہری نے فرمایا: اُس سے حلف لیا جائے گا۔

حماد کہتے ہیں: اُس سے حلف نہیں لیا جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز ایسے شخص سے حلف لیا کرتے تھے جب کوئی ثبوت موجود نہیں ہوتا تھا

(امام عبدالرزاق کے شاگرد کہتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کونسا موقف زیادہ محبوب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ اس شخص سے حلف لیا جائے۔

13698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقَوْمِ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ فُلَانًا لَيْسَ بِابْنِ فُلَانٍ قَالَ: اِذَا اَثْبَتَ نَسَبَهُ، فَلَوْ جَاءَ بِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ يَشْهَدُوْنَ لَمْ يُخْرِجُوْهُ مِنْ نَسَبِهِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: لوگوں سے دریافت کیا جائے گا وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ فلاں فلاں کا بیٹا نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنا نسب ثابت کر دے گا تو پھر اگر وہ ربیعہ یا مضر جتنے افراد بھی لے آئیں جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں تو بھی یہ چیز اُس کے نسب سے باہر نہیں نکال سکے گی۔

بَابُ قَذْفِ الصَّغِيْرَيْنِ

باب: کم سن بچوں پر زنا کا الزام لگانا

13699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَذَفَ صَبِيًّا اَوْ صَبِيَّةً، فَلَا حَدَّ

عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی بچے یا بچی پر زنا کا الزام لگا دے' اُس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى قَاذِفِ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ حَدٌّ

✵✵ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے یا بچی پر زنا کا الزام لگانے والے پر حد جاری نہیں ہوگی۔

بَابُ التَّعْرِيضِ

باب: تعریض (کے طور پر' زنا کا الزام لگانا)

13701 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: التَّعْرِيضُ؟ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ حَدٌّ قَالَ هُوَ وَعُمَرُ: فِيهِ نَكَالٌ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: يُسْتَحْلَفُ مَا اَرَادَ كَذَا وَكَذَا؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: تعریض (کے طور پر زنا کا الزام لگانے کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: ایسی صورت میں حد لازم نہیں ہوگی۔

انہوں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یا شاید عمر بن عبدالعزیز) نے یہ کہا ہے: ایسی صورت میں سزا دی جائے گی' میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اس شخص سے یہ حلف لیا جائے گا کہ اس نے یہ' یہ مفہوم مراد لیا تھا؟ (عطاء کا جواب متن میں مذکور نہیں ہے۔)

13702 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ رَجُلٌ لِاَخِيهِ اِنَّ ابْنَهٗ لَيْسَ بِاَخِي. قَالَ: لَا يُحَدُّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی شخص اپنے بھائی کے بارے میں یہ کہتا ہے: اس کا بیٹا میرا بھائی نہیں ہے' تو وہ فرماتے ہیں: اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

13703 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَحُدُّ فِي التَّعْرِيضِ بِالْفَاحِشَةِ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: تعریض کے طور پر زنا کا الزام لگانے کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حد جاری کرواتے تھے۔

13704 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي هِجَاءٍ، اَوْ عِرْضٍ لَهٗ فِيهِ، فَاسْتَادَى عَلَيْهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهٗ: لَمْ اَعْنِ هٰذِهِ اِنَّمَا اَرَدْتُ شَيْئًا آخَرَ. قَالَ الرَّجُلُ فَيُسَمِّي لَكَ مَنْ عَنَى. قَالَ عُمَرُ: "صَدَقَ، قَدْ اَقْرَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ بِالْقَبِيحِ - اَوْ قَالَ: بِالْاَمْرِ الْقَبِيحِ - فَوَرِّكْهُ عَلٰى مَنْ شِئْتَ، فَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدًا فَجَلَدَهُ الْحَدَّ"،

✵✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کی ہجو کرتے ہوئے اس کی عزت پر حملہ کیا' تو اس

شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بدلہ دلوانے کے لئے کہا: دوسرے شخص نے اس سے کہا: میں نے یہ مراد نہیں لیا تھا' میں دوسرا مفہوم مراد لے رہا تھا' تو اس شخص نے کہا: تو تم وہ بیان کرو کہ تم کیا مراد لے رہے تھے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سچ کہہ رہا ہے' تم نے اپنی ذات کے بارے میں قبیح بات کا اقرار کیا ہے' تو اب تم جس کو چاہو اسے متعین کر دو' تو اس نے کسی کا ذکر نہیں کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حد کے طور پر کوڑے لگوائے۔

13705 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی مُلَيْكَةَ، عَنْ صَفْوَانَ، وَاَيُّوبَ، اَنَّهُ حُدَّ فِي التَّعْرِيضِ، وَالَّذِی كَانَ يَحُدُّ فِي التَّعْرِيضِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِكْرِمَةَ بْنَ عَامِرِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ هَجَا وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدٍ فَتَعَرَّضَ لَهُ فِي هِجَائِهِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِی مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ

✻✻ ابن ابوملیکہ نے سفیان اور ایوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: تعریض میں حد جاری کی جائے گی' جس نے تعریض کی صورت میں حد جاری کرنے کا حکم دیا ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں' انہوں نے عکرمہ بن عامر پر حد جاری کروائی تھی' جنہوں نے وہب بن زمعہ کی ہجو کرتے ہوئے' ان کی ہجو میں تعریض کی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

13706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: يَا ابْنَ الْعَبْدِ، اَوْ اَيُّهَا الْعَبْدُ قَالَ: اِنَّمَا عَنَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ مَا اَرَادَ اِلَّا ذٰلِكَ، وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ، وَاِنْ نَكَلَ، عَنْ ذٰلِكَ جُلِدَ

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے سے یہ کہتا ہے: اے غلام کے بیٹے! یا اے غلام! اور پھر وہ شخص کہتا ہے: میں نے مراد یہ لیا ہے کہ یہ اللہ کا بندہ ہے' تو اس شخص سے اللہ کے نام پر حلف لیا جائے گا کہ اس نے صرف یہی مراد لیا تھا (اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے) تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی' اور اگر وہ انکار کر دیتا ہے' تو پھر اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

13707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: يَا ابْنَ الْحَائِكِ، يَا ابْنَ الْخَيَّاطِ، يَا ابْنَ الْاِسْكَافِ، يُعَيِّرُهُ بِبَعْضِ الْاَعْمَالِ قَالَ: يُسْتَحْلَفُ بِاللّٰهِ مَا اَرَادَ نَفْيَهُ، وَمَا عَنَى اِلَّا عَمَلَ اَبِيهِ، فَاِنْ حَلَفَ تُرِكَ، وَاِنْ نَكَلَ حُدَّ

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے جولاہے کے بیٹے! یا اے درزی کے بیٹے! یا اے اسکاف کے بیٹے! یعنی وہ کسی پیشے کے حوالے سے دوسرے کو عار دلاتا ہے' تو زہری نے فرمایا: اس شخص سے اللہ کے نام کا حلف لیا جائے گا کہ اس کی مراد (نسب کی) نفی کرنا نہیں ہے' اور اس نے صرف یہ مراد لیا ہے کہ اس کے باپ کا کام یہ تھا' اگر وہ حلف اٹھا لیتا ہے' تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور اگر وہ انکار کر دیتا ہے' تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔

13708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةٌ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: تعریض (کے طور پر زنا کا الزام لگانے کی صورت میں) سزا دی جائے گی۔

13709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ اَبِي كِرَانَةَ قَالَ: يُضْرَبُ الْحَدَّ اِلَّا اَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ لَقَبٌ

٭٭ سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے سے کہا: اے ابن ابوکرانہ! سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری کی جائے گی' البتہ اگر وہ ثبوت فراہم کردے کہ یہ (دوسرے شخص کے باپ کا لقب) ہے' تو حکم مختلف ہوگا۔

13710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اِنَّكَ الدَّعِيُّ، قَالَ: "لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، وَلَوْ قَالَ: ادَّعَاكَ سِتَّةٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَدٌّ"

٭٭ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم دعی (جس کے بارے میں ایک سے زیادہ لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ یہ میری اولاد ہے) ہو' تو امام شعبی نے فرمایا: ایسے شخص پر حد لازم نہیں ہوگی' اور اگر وہ یہ کہتا ہے: چھ آدمیوں نے تمہارا دعویٰ کیا تھا' تو بھی اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ الزِّنْجِيِّ قَالَ: يُضْرَبُ اِذَا نَقَلَ نَسَبًا اِلَى نَسَبٍ

٭٭ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے زنگی کی اولاد! تو سفیان کہتے ہیں: جب وہ اس کے نسب کو دوسرے نسب کی طرف منتقل کردے گا' تو ایسے شخص کی پٹائی کی جائے گی۔

13712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِآخَرَ: اِنِّي اَرَاكَ زَانِيًا عُزِّرَ، وَلَمْ يُحَدَّ، وَالتَّعْرِيضُ كُلُّهُ يُعَزَّرُ فِيهِ فِي قَوْلِ قَتَادَةَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص دوسرے سے یہ کہے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم زانی ہو' تو ایسے شخص کو سزا دی جائے گی' البتہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی' تعریض خواہ کسی بھی صورت میں ہو' اس میں سزا دی جائے گی' یہ قتادہ کا قول ہے۔

13713 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّمَا الْحَدُّ عَلَى مَنْ نَصَبَ الْحَدَّ نَصْبًا

٭٭ عبدالکریم جزری نے' سعید بن میبّب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حد اس شخص پر جاری کی جائے گی' جو حد کو نشانہ بنائے گا۔

13714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ الْجَزَّارِ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ مَا نَعْلَمُ الْحَدَّ اِلَّا فِي الْقَذْفِ الْبَيِّنِ، وَالنَّفْيِ الْبَيِّنِ

✲✲ قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے قصائی کے بچے! تو انہوں نے فرمایا: اس میں کچھ بھی نہیں ہوگا' میرے علم کے مطابق حد قذف اس وقت جاری ہوگی جب زنا کا واضح الزام لگایا جائے' یا (کسی کے نسب کی) واضح طور پر نفی کی جائے۔

13715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَسْعُودٍ قَالَ: "لَا حَدَّ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ نَفَى مِنْ اَبِيهِ، اَوْ قَذَفَ مُحْصَنَةً."

✲✲ قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت مسعود (شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مراد ہیں) کا یہ قول نقل کیا ہے: حد صرف دو صورتوں میں ہو سکتی ہے' ایک یہ کہ کوئی شخص دوسرے کے باپ کی نفی کر دے' یا پھر یہ ہے کہ کسی پاک دامن پر زنا کا الزام لگا دے۔

13716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

✲✲ قاسم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ زِيَادٌ: مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهُ، وَمَنْ صَرَّحَ صَرَّحْنَا لَهُ. قَالَ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يُعَزَّرُ فِي التَّعْرِيضِ

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: زیاد فرماتے ہیں: جو شخص تعریض کے طور پر کوئی بات کہے گا' تو ہم اس کے جواب میں تعریض استعمال کریں گے اور جو شخص صراحت کے ساتھ کوئی بات کرے گا' تو ہم اس پر صراحت کا حکم جاری کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: تعریض کی صورت میں سزا دی جائے گی (یعنی حد جاری نہیں ہوگی)

13718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهُ بِالسِّيَاطِ، وَكَانَ يَجْلِدُ فِي التَّعْرِيضِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات بتائی گئی ہے: عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا ہے: جو شخص تعریض کے طور پر بات کرے گا' ہم اسے تعریض کی سزا دیں گے جو لاٹھیوں کے ذریعے ہوگی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) عمر بن عبدالعزیز' تعریض کی صورت میں کوڑے لگوایا کرتے تھے۔

13719 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ رَفِيعٍ يَقُولُ: كَانَ بَيْنَ اَبِي، وَبَيْنَ يَهُودِيٍّ مُدَافَعَةٌ فِي الْقَوْلِ فِي شُفْعَةٍ، فَقَالَ اَبِي لِلْيَهُودِيِّ: يَهُودِيٌّ ابْنُ يَهُودِيٍّ. فَقَالَ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ اِنِّي لَيَهُودِيٌّ ابْنُ يَهُودِيٍّ اِذْ لَا يَعْرِفُ رِجَالٌ كَثِيرٌ آبَاءَهُمْ، فَكَتَبَ عَامِلُ الْاَرْضِ اِلَى عُمَرَ

بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَامِلٌ عَلَى الْمَدِينَةِ بِذٰلِكَ فَكَتَبَ: إِنْ كَانَ الَّذِي قَالَ لَهُ ذٰلِكَ يُعْرَفُ أَبُوهُ، فَحُدَّ الْيَهُودِيَّ، فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ سَوْطًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حفص بن عمر بن رفیع کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے والد اور ایک یہودی شخص کے درمیان شفعہ کے بارے میں کوئی مقدمہ چل رہا تھا' میرے والد نے یہودی سے کہا: یہ یہودی ہے' جو یہودی کا بیٹا ہے اس نے کہا: ٹھیک ہے' اللہ کی قسم! بے شک میں یہودی ہوں اور میں یہودی کا بیٹا ہوں' لیکن بہت سے لوگوں کو اپنے باپ دادا کا پتہ ہی نہیں ہوتا' وہاں کے حکمران نے عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا' جو اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے' تو عمر بن عبدالعزیز نے جوابی خط میں لکھا: اگر جس شخص کو اس نے یہ بات کہی ہے اس کا باپ معروف ہے' تو پھر تم یہودی پر حد جاری کرو' تو اس حاکم نے اسے 80 کوڑے لگائے۔

13720 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هِشَامٍ يَقُولُ: " قَالَ رَجُلٌ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِرَجُلٍ: إِنَّكَ لَتُسَرِّي عَلَى جَارَاتِكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا نَخَلَاتٍ كَانَ يَسْرِقُهُنَّ، فَحَدَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ "

✽✽ محمد بن ہشام بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں دوسرے شخص سے کہا: تم نے اپنی پڑوسنوں کو کنیز بنایا ہوا ہے' تو اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو کھجور کے درخت مراد لیے ہیں' جنہیں اس نے چوری کیا ہے' تو عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کو حد لگائی تھی۔

13721 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ الْمُطَوَّقِ، فَكَتَبَ فِيهِ هِشَامٌ، إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ: إِنْ لَمْ يَكُنْ أَبُوهُ مُطَوَّقًا فَاحْدُدْهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے سے کہا: اے مطوق (طوق والے) کے بیٹے! تو ہشام نے اس بارے میں عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: اگر اس کا باپ مطوق نہیں تھا' تو تم اس پر حد جاری کرو۔

13722 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ قِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ الْقَيْنِ، وَلَمْ يَكُنْ أَبُوهُ قَيْنًا قَالَ: نَهَى، أَنْ يُجْلَدَ الْحَدَّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس سے یہ کہا جاتا ہے: اے لوہار کی اولاد! اور اس شخص کا باپ لوہار نہیں ہوتا' تو ابن شہاب نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایسے شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں۔

13723 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا مَوْلَيَّ، يَا دَعِيُّ قَالَ: يُجْلَدُ الْحَدَّ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس نے دوسرے شخص سے یہ

کہا: اے غلام! یا اے وہ شخص! جس کے بارے میں مختلف لوگوں نے دعویٰ کیا ہے (کہ یہ میری اولاد ہے) تو ابن شہاب نے کہا: ایسے شخص کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔

13724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: اِنَّمَا الْتُقِطَتْ اُمُّكَ لَقْطًا قَالَ: يُجْلَدُ حَدَّ الْفِرْيَةِ لِاَنَّهُ نَفَى امْرَاَةً مِنْ اَبِيهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے سے یہ کہتا ہے: تمہاری ماں کو اٹھایا گیا تھا، تو زہری نے فرمایا: ایسے شخص کو زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے کوڑے لگائے جائیں گے کیونکہ اس شخص نے اس کی ماں کے اپنے باپ کی اولاد ہونے کی نفی کی ہے۔

13725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ: مَا اُمِّي بِزَانِيَةٍ، وَلَا اَبِي بِزَانٍ، قَالَ عُمَرُ: مَاذَا تَرَوْنَ؟ قَالُوا: رَجُلٌ مَدَحَ نَفْسَهُ. قَالَ: بَلْ هُوَ، انْظُرُوا، فَاِنْ كَانَ بِالْاٰخَرِ بَاْسٌ فَقَدْ مَدَحَ نَفْسَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَاْسٌ، فَلِمَ قَالَهَا؟ فَوَاللّٰهِ لَاُحُدَّنَّهُ فَحَدَّهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے دوسرے سے یہ کہا تھا: میری ماں زانیہ نہیں ہے اور نہ ہی میرا باپ زانی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو لوگوں نے کہا: اس شخص نے اپنی تعریف کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے تم لوگ جائزہ لو! اگر تو دوسرے شخص کے اندر کوئی خرابی تھی تو پھر اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہوگی، اور اگر دوسرے شخص میں کوئی خرابی نہیں تھی، تو پھر اس نے یہ بات کیوں کہی ہے؟ اللہ کی قسم! میں ایسے شخص پر حد جاری کروں گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر حد جاری کی۔

13726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَا: لَيْسَ الْحَدُّ اِلَّا فِي الْكَلِمَةِ الَّتِي لَيْسَ لَهَا مَصْرَفٌ، وَلَيْسَ لَهَا اِلَّا وَجْهٌ وَاحِدٌ

✵✵ اسحاق بن عبداللہ نے مکحول کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حد صرف ایسے کلمے میں جاری ہوتی ہے، جس کا کوئی مصرف نہ ہو (یعنی دوسرا مفہوم مراد لینے کی گنجائش نہ ہو) اور جس کا صرف ایک ہی مفہوم ہو۔

13727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اِذَا بَلَغَ فِي الْحُدُودِ لَعَلَّ وَعَسَى فَالْحَدُّ مُعَطَّلٌ

✵✵ ضحاک بن مزاحم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب حدود میں "شاید" اور "ہوسکتا ہے" یا اس جیسے الفاظ

شامل ہو جائیں، تو حد معطل ہو جائے گی۔

13728 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: "لَا حَدَّ فِي اَنْ يُقَالَ: يَا سَكْرَانُ، وَلَا يَا سَارِقُ، وَلَكِنْ جَلْدٌ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ایسی صورت میں حد نہیں ہوگی جب یہ کہا جائے: اے نشے والے! اے چور! بلکہ (یہ کہنے والے کو سزا کے طور پر) کوڑے لگا دیے جائیں گے۔

بَابُ الْقَوْلُ سِوَى الْفِرْيَةِ

باب: زنا کے الزام کی بجائے کچھ اور کہنا

13729 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ لِآخَرَ حَتّٰى يَقُوْلَ: اِنَّكَ لَتَصْنَعُ بِفُلَانٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہوئے یہ کہتا ہے: تم نے فلاں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ (عطاء کا جواب اصل متن میں مذکور نہیں ہے)۔

13730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ يَا لُوطِيُّ، قَالَ: نِيَّتُهُ يُسْاَلُ مَاذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص کو "اے لوطی" کہہ دیتا ہے، تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس بارے میں اس آدمی کی نیت دریافت کی جائے گی، کہ اُس نے اِس سے کیا مراد لیا ہے؟

13731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ لَقَدْ جُلِدْتَ فِي الزِّنَا قَالَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ حَدَّ الْفِرْيَةِ قَالَ: "فَاِنْ قَالَ: جُلِدْتَ حَدًّا فِي الْخَمْرِ، نُكِّلَ نَكَالًا"

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے، ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے سے یہ کہتا ہے کہ تمہیں زنا کی وجہ سے کوڑے لگ چکے ہیں، تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے 80 کوڑوں کی حد لگے گی، اور اگر وہ شخص یہ کہتا ہے: تمہیں شراب نوشی کی حد جاری ہو چکی ہے، تو پھر کہنے والے شخص کو سزا دی جائے گی۔

13732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَقُوْلُ لِآخَرَ: يَا ابْنَ الْبَرْبَرِيَّةِ، يَا ابْنَ الْحَبَشِيَّةِ، وَاُمُّهُ عَرَبِيَّةٌ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ جَلْدٌ قَالَ: "فَاِنْ قَالَ: يَا ابْنَ فُلَانٍ لِغَيْرِ اَبِيهِ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ ضُرِبَ الْحَدَّ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے کو یہ کہتا ہے: اے بربری عورت کے بچے! اے حبشی عورت کے بچے! حالانکہ اس دوسرے شخص کی ماں عرب عورت ہوتی ہے، زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے، لیکن اگر کوئی شخص دوسرے کو یہ کہہ دے: اے فلاں کے بیٹے! اور وہ اس کے باپ کی بجائے، کسی اور کی طرف منسوب کرے، جس باپ کی طرف اس آدمی کی حقیقی نسبت ہے، تو یہ کلمات کہنے والے شخص پر حد جاری کی جائے گی۔

13733 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا لُوطِيُّ، قَالَا: لَا يُحَدُّ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی دوسرے شخص کو ''اے لوطی'' کہہ دیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13734 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: مَا أُمُّكَ فُلَانَةَ قَالَ: لَا يُحَدُّ حَتَّى يَنْفِيَهِ مِنْ أُمِّهِ هٰذِهِ كَذْبَةً

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے کو یہ کہتا ہے: تمہاری ماں فلاں عورت نہیں ہے' تو زہری فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد اُس وقت تک جاری نہیں ہوگی' جب تک وہ (اس شخص کے) اس کی ماں کی (اولاد ہونے کی) نفی نہیں کرتا' ویسے یہ بات جھوٹ شمار ہوگی۔

13735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: لَسْتَ بِابْنِ فُلَانَةَ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

٭٭ امام شعبی' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے سے کہتا ہے: تم فلاں عورت کے بیٹے نہیں ہو' امام شعبی کہتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

13736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ: هُوَ زَانٍ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: أَرَى أَنْ يُضْرَبَ حَدًّا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: فلاں شخص زانی ہے' اگر اُس نے ایسا' ایسا اور ایسا نہ کیا' اور پھر وہ دوسرا شخص ایسا نہیں کرتا' تو زہری فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس شخص پر حد جاری ہوگی۔

13737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ عَرَبِيٍّ: يَا نَبَطِيُّ، قَالَ: كُلُّنَا نَبَطِيٌّ لَيْسَ فِي هٰذَا حَدٌّ

٭٭ امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی عرب شخص کو نبطی کہتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: ہم سب نبطی ہیں' ایسا کہنے کی صورت میں حد جاری نہیں ہوگی۔

13738 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: "لَا حَدَّ فِي أَنْ يُقَالَ: يَا سَكْرَانُ، وَلَا يَا سَارِقُ، وَلٰكِنْ جَلْدٌ"

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کہنے پر حد جاری نہیں ہوگی: ''اے نشئی! اے چور!'' البتہ ایسا کہنے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

13739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ

قَالَ: اسْتَقَامَ بِنَا سُلَيْمَانُ فِي خِلَافَتِهِ، وَمَعَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: " كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا شَارِبَ الْخَمْرِ؟ " قَالَ: قُلْنَا: يُحَدُّ، قَالَ عُمَرُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا الْحَدُّ إِلَّا عَلٰى مَنْ قَذَفَ مُسْلِمًا

٭٭ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عہد خلافت میں ہمیں بلوایا اس وقت ان کے پاس عمر بن عبدالعزیز بھی موجود تھے اس نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ لوگ کیا کہتے ہیں؟ جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے شراب پینے والے، تو ہم نے کہا: ایسے شخص پر حد جاری ہوگی، تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: سبحان اللہ! حد صرف اس وقت جاری ہوتی ہے، جب کوئی شخص کسی مسلمان پر زنا کا الزام لگائے۔

13740 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: إِذَا قَالَ: يَا سَارِقُ، يَا مُنَافِقُ، يَا كَافِرُ، يَا شَارِبَ الْخَمْرِ قَالَ: فِي هٰذَا كُلِّهِ تَعْزِيرٌ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص (کسی دوسرے شخص کو) یہ کہے: ''اے چور! اے منافق! اے کافر! اے شرابی!''، تو وہ فرماتے ہیں: ان سب صورتوں میں (کہنے والے شخص کو) سزا دی جائے گی۔

13741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِآخَرَ: إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ زَانٍ قَالَ: يُسْأَلُ فُلَانٌ عَنْ ذٰلِكَ، فَإِنْ أَقَرَّ، وَإِلَّا عُزِّرَ الَّذِي بَلَّغَهُ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے سے یہ کہے: فلاں کا یہ کہنا ہے کہ تم زانی ہو، تو قتادہ کہتے ہیں: اُس فلاں شخص سے اِس بارے میں دریافت کیا جائے گا، اگر وہ اقرار کر لیتا ہے، تو ٹھیک ہے، اور اگر وہ انکار کر دیتا ہے، تو جس شخص نے یہ بات اُس کی طرف منسوب کی ہے اُسے سزا دی جائے گی۔

13742 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ: إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ: إِنَّكَ زَانٍ قَالَ: إِنْ جَاءَ بِبَيِّنَةٍ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ قَدْ قَالَهُ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ بِئْسَ مَا مَشٰى بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ عَلٰى ذٰلِكَ بِبَيِّنَةٍ جُلِدَ الْمُبَلِّغُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَنَحْنُ مَعَ عَطَاءٍ، إِنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ يَرَوْنَ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا، فَتَقَدَّمَ أَحَدُهُمْ إِلَى الْإِمَامِ يَقُولُونَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ خَصْمٍ، وَلَا يَجْعَلُونَهُ شَاهِدًا، وَإِنْ أَتَوْا مَرَّةً وَاحِدَةً جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ، فَوَافَقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: " وَأَقُولُ: أَنَا وَشَأْنُ الْمُغِيرَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا ہے: فلاں یہ کہتا ہے کہ تم زانی ہو، عطاء فرماتے ہیں: اگر تو وہ شخص اس بارے میں ثبوت فراہم کر دیتا ہے کہ دوسرے شخص نے واقعی یہ بات کہی تھی تو پھر تو ٹھیک ہے، پھر اس پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی، ورنہ اس نے بہت بری بات کہی ہے، اگر وہ شخص ثبوت فراہم نہیں کرتا، تو پھر اس کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم عطاء کے ساتھ موجود تھے، کوفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے یہ کہا: اہل کوفہ اس بات کے قائل ہیں کہ جب چار آدمی کسی شخص کے خلاف زنا کی گواہی دے دیں اور ان میں سے ایک آگے بڑھ کر امام کے پاس پہلے

چلا جائے تو وہ لوگ یہ کہتے ہیں: ایسا شخص مدمقابل فریق کی طرح ہوگا' وہ لوگ ایسے شخص کو گواہ تسلیم نہیں کرتے' اگر وہ (سب گواہ) ایک ہی مرتبہ آئے ہوں تو پھر ان کی گواہی درست ہوگی' تو عطاء نے اس حوالے سے ان کی موافقت کی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: مغیرہ کا معاملہ یہی ہے۔

13743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - وَهُوَ اَمِيرُ مِصْرَ -، قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ تُجِيبَ يُقَالُ لَهُ قَنْبَرَةُ: يَا مُنَافِقُ قَالَ: فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ عُمَرُ اِلَى عَمْرٍو: اِنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَيْكَ جَلَدْتُكَ تِسْعِينَ، فَنَشَدَ النَّاسَ، فَاعْتَرَفَ عَمْرٌو حِينَ شَهِدَ عَلَيْهِ زَعَمُوا اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَمْرٍو: اَكْذِبْ نَفْسَكَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَفَعَلَ، فَاَمْكَنَ عَمْرٌو قَنْبَرَةَ مِنْ نَفْسِهِ، فَعَفَا عَنْهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: جب وہ مصر کے گورنر تھے' تو انہوں نے قنبرہ نام کے ایک شخص کو یہ کہہ دیا: اے منافق! وہ شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اگر اس شخص نے تمہارے خلاف ثبوت فراہم کر دیے تو میں تمہیں نوے کوڑے لگاؤں گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیا' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اس بات کا اعتراف کر لیا' جب ان کے خلاف گواہی ثابت ہوگئی' تو لوگوں کا یہ کہنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: تم منبر پر اپنے آپ کو جھوٹا قرار دو' تو انہوں نے ایسا ہی کیا' پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو قنبرہ نامی کے شخص کے حوالے کیا' تو اس شخص نے انہیں اللہ کے نام پر معاف کر دیا۔

13744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ: "مَنْ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا مُخَنَّثُ، فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ"

✵✵ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: جو شخص دوسرے کو یہ کہے: اے ہیجڑے!، تو تم اسے بیس کوڑے لگاؤ۔

13745 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا يَهُودِيُّ، فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ

✵✵ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی انصاری کو یہ کہے: اے یہودی!، تو تم اسے بیس کوڑے لگاؤ''۔

13746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ، وَكَانَ سَلَمَةُ قَدْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: يَا لُوطِيُّ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَوْمِ لُوطٍ

✵✵ ابونضرہ' سنان بن سلمہ بن محبق کے بارے میں' بیان کرتے ہیں' (اُن کے والد) حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(ابونضرہ بیان کرتے ہیں:) ایک شخص نے دوسرے کو یہ کہہ دیا: اے لوطی! یہ معاملہ سنان بن سلمہ کے سامنے پیش ہوا' تو انہوں نے فرمایا: تم اچھے آدمی ہوتے' اگر تمہارا تعلق قوم لوط (یعنی حضرت لوط علیہ السلام کے سچے پیروکاروں) میں ہوتا۔

13747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: زَنَيْتَ فِي الشِّرْكِ قَالَ: " يُضْرَبُ الْحَدَّ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِالْبَيِّنَةِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا قَذَفَهُ حِيْنَئِذٍ، وَاِنْ قَالَ: زَنَيْتَ وَاَنْتَ مَمْلُوكٌ ضُرِبَ الْحَدَّ، فَاِنْ قَالَ: زَنَيْتَ وَاَنْتَ صَبِيٌّ لَمْ يُضْرَبْ لِاَنَّ الصَّبِيَّ لَا يَزْنِيْ "

✵✵ سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں' یہ بات بیان کی ہے: جو دوسرے سے یہ کہتا ہے: تم نے زمانہ شرک میں زنا کا ارتکاب کیا تھا' تو سفیان فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری کی جائے گی' البتہ اگر وہ ثبوت فراہم کرتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اب دوسرے شخص پر زنا کا الزام لگایا ہے' اور اگر کوئی شخص دوسرے کو یہ کہتا ہے: جب تم غلام تھے تو تم نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' تو ایسے شخص پر بھی حد جاری ہوگی' اور اگر وہ یہ کہتا ہے: جب تم بچے تھے' تو اس وقت تم نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' تو ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی' کیونکہ بچے سے زنا (کا ارتکاب) ثابت نہیں ہوتا۔

13748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَةٍ كَانَتْ اَمَةً، ثُمَّ عُتِقَتْ قَدْ زَنَيْتِ، وَاَنْتِ اَمَةٌ قَالَ: يُسْاَلُ الْبَيِّنَةَ عَنْ ذٰلِكَ، وَاِلَّا ضُرِبَ الْحَدَّ لِاَنَّهُ اِنَّمَا قَذَفَهَا وَهِيَ حُرَّةٌ

✵✵ سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو کسی ایسی عورت کو' جو پہلے کنیز تھی اور بعد میں آزاد کر دی گئی' اُسے یہ کہتا ہے: تم نے اس وقت زنا کا ارتکاب کیا تھا جب تم کنیز تھیں' تو سفیان کہتے ہیں: ایسے شخص سے ثبوت مانگا جائے گا (اگر وہ ثبوت فراہم کر دیتا ہے' تو ٹھیک ہے) ورنہ اس پر حد جاری کی جائے گی' کیونکہ اس نے اس عورت پر زنا کا الزام اس وقت لگایا ہے' جب وہ آزاد عورت ہے۔

13749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِي الَّذِي يَقُوْلُ: زَنَيْتُ بِفُلَانَةٍ قَالَ: تُسْاَلُ، فَاِنْ اَنْكَرَتْ ضُرِبَ الْحَدَّ بِقَذْفِهِ اِيَّاهَا، ثُمَّ قِيلَ لَهُ اِنْ شَهِدْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ اَقَمْنَا عَلَيْكَ الْحَدَّ، وَاِنْ لَمْ تَشْهَدْ لَمْ نُقِمْ عَلَيْكَ الْحَدَّ

✵✵ سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں یہ کہا ہے: جو یہ کہتا ہے: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا تھا' تو سفیان کہتے ہیں: اس عورت سے دریافت کیا جائے گا: اگر وہ انکار کر دیتی ہے' تو اس شخص پر حد جاری کی جائے گی کیونکہ اس نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے پھر اس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اگر تم اپنے خلاف چار مرتبہ اس بات کی گواہی دیتے ہو' تو ہم تم پر (زنا کی بھی) حد قائم کر دیں گے اور اگر تم گواہی نہیں دیتے' تو ہم تم پر حد قائم نہیں کریں گے۔

13750 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِامْرَاَةٍ كَانَتْ اَمَةً، ثُمَّ عُتِقَتْ: قَدْ زَنَيْتِ، وَاَنْتِ بَيِّعَةٌ، فَلَمْ يَاْتِ بِبَيِّنَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: يُجْلَدُ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَاْتِ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ قِيلَ لَهُ: فَكَانَتْ قَدْ زَنَتْ وَهِيَ اَمَةٌ قَالَ: فَلَا حَدَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ایک عورت سے یہ کہتا ہے' جو پہلے کنیز تھی اور بعد میں آزاد کردی گئی' اسے یہ کہتا ہے: جب تم فروخت ہونے والی تھی اس وقت تم نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور پھر وہ شخص اس حوالے سے کوئی ثبوت پیش نہیں کرپاتا' تو عطاء نے فرمایا: ایسے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے' جب وہ یہ بات کہے گا اور اس بارے میں ثبوت فراہم نہیں کرسکے گا' ان سے کہا گیا: اگر اس عورت نے واقعی زنا کا ارتکاب کیا ہو' جب وہ کنیز تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر کوئی حد جاری نہیں ہوگی۔

13751 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ: قَدْ زَنَيْتُ بِفُلَانَةٍ، وَسَمَّاهَا قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً اِنْ كَانَ بِكْرًا، وَيُنْفَى سَنَةً، وَيُرْجَمُ اِنْ كَانَ ثَيِّبًا، قُلْتُ: اَفَلَا يُحَدُّ بِمَا قَالَ؟ قَالَ: حَسْبُهُ حَدٌّ وَاحِدٌ، قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: لَا تُحَدُّ هِيَ، وَلَا بُدَّ اِنْ صَدَّقَتْهُ عَلٰى نَفْسِهِ صَدَّقَتْهُ عَلَيْهَا. قَالَ: بَلْ اُصَدِّقُهُ عَلٰى نَفْسِهِ، وَلَا اُصَدِّقُهُ عَلَيْهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے کو چار مرتبہ یہ کہتا ہے: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور وہ شخص اس عورت کا نام بھی لے دیتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: ایسے شخص کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر وہ کنوارہ ہوگا اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا جائے گا اور اگر وہ شادی شادہ ہو' تو اسے سنگسار کردیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: اس نے جو کہا ہے' کیا اس بنیاد پر اس پر حد جاری نہیں ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: اس کے لئے ایک ہی حد کافی ہے' میں نے کہا: لوگ تو یہ کہتے ہیں: کہ اس عورت پر حد جاری نہیں ہوگی' یہ ضروری ہے کہ وہ عورت اس مرد کے بیان کی اور اپنے خلاف بات کی تصدیق کرے' تو عطاء نے کہا: میں اس شخص کی بات کی اس شخص کے خلاف تصدیق کروں گا' لیکن عورت کے خلاف اس شخص کی بات کی تصدیق نہیں کروں گا۔

13752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي امْرَاَةٍ قَذَفَتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا اَنَّهُ غَلَبَهَا عَلٰى نَفْسِهَا، وَالرَّجُلُ يُنْكِرُ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ: تُضْرَبُ حَدَّ الْفِرْيَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی مرد پر یہ الزام لگادیتی ہے کہ اس مرد نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا ہے' اور مرد اس بات کا انکار کردیتا ہے' اور عورت کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہوتا' تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسی عورت پر زنا کا الزام لگانے کی حد جاری ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے بھی یہی بات کہی ہے۔

13753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَاَتِهِ: قَدْ زَنَيْتُ بِكِ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ قَالَ: يُجْلَدُ الْحَدَّ

٭٭ زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے: میں نے تمہارے ساتھ شادی کرنے سے پہلے تمہارے ساتھ زنا کیا تھا' تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ایسے شخص کو حد کے طور پر کوڑے

لگائے جائیں گے۔

13754 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: زَنَيْتُ بِفُلَانَةٍ قَالَ: إِنِ اسْتَقَامَ عَلَى قَوْلِهِ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ الْفِرْيَةِ، وَحَدُّ الزِّنَا

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا تھا' تو زہری فرماتے ہیں: اگر ایسا شخص اپنی بات پر پختہ رہتا ہے' تو اس پر زنا کا الزام لگانے اور زنا کرنے دونوں کی حد جاری کی جائے گی۔

بَابُ الَّذِي يَقْذِفُ الْمَحْدُودَ، أَوْ يُعَيِّرُهُ

باب: جو شخص' کسی حد کے سزا یافتہ شخص پر' زنا کا الزام لگائے' یا اُسے عار دلائے

13755 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عَلَى الَّذِي يُشِيعُ الْفَاحِشَةَ نَكَالٌ، وَإِنْ صَدَقَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: جو شخص زنا سے متعلق بات کو پھیلاتا ہے' اُسے سزا دی جائے گی' خواہ وہ سچا ہی کیوں نہ ہو۔

13756 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي الرَّجُلِ يُجْلَدُ الْحَدَّ، فَيَقُولُ لَهُ رَجُلٌ: يَا زَانِ قَالَ: يُسْتَحَبُّ الدَّرْأُ بِعُذْرٍ، وَمِنَّا مَنْ يَقُولُ: إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ جُلِدَ مَنْ قَذَفَهُ، وَمَنْ لَمْ يَجْلِدْهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى

٭٭ امام عبدالرزاق نے' سفیان کا یہ قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے حد کے طور پر کوڑے لگائے جاتے ہیں اور پھر کوئی شخص اسے یہ کہہ دیتا ہے: اے زانی!، تو سفیان فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ عذر کی وجہ سے' ایسے شخص سے حد کو پرے کیا جائے' لیکن ہم میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: جب کسی شخص پر حد قائم ہو چکی ہو' تو پھر جو شخص اس پر زنا کا الزام لگائے گا' اسے بھی کوڑے لگائے جائیں گے اور جن حضرات کے نزدیک اس شخص کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے' (اُن میں سے ایک) ابن ابولیلیٰ ہیں۔

13757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْحَدَّ، ثُمَّ يُعَيِّرُهُ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ: إِنْ كَانَ قَدْ أُونِسَ مِنْهُ تَوْبَةٌ عُزِّرَ الَّذِي عَيَّرَهُ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کر لیتا ہے' اور پھر اس کے بعد کوئی دوسرا شخص اُسے اِس حوالے سے عار دلاتا ہے' تو سعید بن مسیّب یہ فرماتے ہیں: اگر اس (حد کے سزا یافتہ مجرم) سے توبہ ظاہر ہو چکی ہو' تو پھر جس شخص نے اسے عار دلائی ہے' اُسے سزا دی جائے گی۔

13758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: يَا زَانِ، وَلِامْرَأَةٍ يَا

زَانِيَةُ، وَقَدْ كَانَا حُدَّا قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَا: يُنَكَّلُ بِاَذَاهُمَا لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: اے زانی! یا کسی عورت سے یہ کہتا ہے: اے زانیہ!، اوراس مرداورعورت پراس سے پہلے (زنا کی) حد جاری ہوچکی ہو' تو زہری فرماتے ہیں: کیونکہ اس نے ان دونوں مرد وعورت کو اذیت پہنچائی ہے' اور مسلمان کی حرمت کو پامال کیا ہے' اس لئے ایسے شخص کو سزادی جائے گی' زہری نے یہ بات سعید بن مسیّب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابٌ: لَا يُؤَجَّلُ فِي الْحُدُودِ

باب: حدود میں تاخیر نہیں کی جائے گی

13759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُؤَجَّلُ فِي الْحُدُودِ اِلَّا قَدْرَ مَا يُقَوِّمُ الْقَاضِي

✻✻ امام شعبی فرماتے ہیں: حدود میں تاخیر نہیں کی جائے گی' صرف اتنی کی جاسکتی ہے' جتنی دیر قاضی کے حد کو قائم کرنے میں لگتی ہے۔

13760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَيُّمَا رَجُلٍ شَهِدَ عَلٰى حَدٍّ، لَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ، فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَنْ ضِغْنٍ

✻✻ ابوعون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی قابل حد جرم کے بارے میں گواہی دیدے' جو اس کی موجودگی میں نہیں ہوا تھا تو یہ چیز کینہ کی وجہ سے ہوگی۔

بَابٌ: لَا يُكْفَلُ فِي حَدٍّ

باب: حد میں کسی کو کفیل نہیں بنایا جاسکتا

13761 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ رَجُلٍ عَلٰى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ، وَلَا يُكْفَلُ فِي حَدٍّ

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حد کے بارے میں کسی شخص کی گواہی پر کسی کی گواہی درست نہیں ہوگی' اور حد میں کسی کو کفیل نہیں بنایا جاسکتا۔

13762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ، وَمَسْرُوقٌ: لَا يُجِيزَانِ شَهَادَةً عَلٰى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ، وَلَا يُكْفُلَانِ صَاحِبَ حَدٍّ

✻✻ عامر شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح اور مسروق' حد کے بارے میں گواہی پر گواہی کو درست قرار نہیں دیتے اور نہ ہی حد کے سزایافتہ شخص کے بارے میں کسی کو کفیل تسلیم کرتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفْتَرِى عَلَى الْجَمَاعَةِ

باب: جب کوئی شخص ایک جماعت (یا ایک سے زیادہ افراد) پر زنا کا الزام لگادے

13763 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ طَاؤسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا افْتَرٰى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَحَدٌّ وَاحِدٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کئی لوگوں پر زنا کا الزام لگادے تو ایسے شخص پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: عَنْ رَجُلٍ افْتَرٰى عَلٰى جَمَاعَةٍ قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایک جماعت پر زنا کا الزام لگادیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13765 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْكَرِيْمِ: اَنَّهُ سَاَلَ طَاؤسًا قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ دَخَلَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَقَذَفَهُمْ قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ

✵✵ ابن جریج نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے طاؤس سے سوال کیا وہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: ایک شخص ایک گھرانے والوں کے پاس جاتا ہے اور اُن سب پر زنا کا الزام لگادیتا ہے تو طاؤس نے جواب دیا: اُس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا افْتَرٰى رَجُلٌ عَلٰى جَمَاعَةٍ فَحَدٌّ وَاحِدٌ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب ایک شخص ایک جماعت کے خلاف زنا کا الزام لگادیتا ہے تو اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنْ قَذَفَهُمْ جَمِيعًا، فَحَدٌّ وَاحِدٌ، وَاِنْ جَائُوا مُجْتَمِعِيْنَ اَوْ مُفْتَرِقِيْنَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص سب لوگوں پر زنا کا الزام لگادیتا ہے تو اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی خواہ وہ سب لوگ اکٹھے ہوکر آئیں یا الگ الگ آئیں۔

13768 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ فِىْ قَوْلٍ وَاحِدٍ: يَا فُلَانُ، اَنْتَ لَبَغِيَّةٌ. قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: حَدَّانِ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَحَلَفَ عَلٰى اُمُوْرٍ شَتّٰى فِىْ قَوْلٍ وَّاحِدٍ فَحَنَثَ؟ قَالَ: كَفَّارَتَانِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص ایک ہی قول میں یہ کہتا ہے: اے فلاں! تم زانی

ہو تو عطاء کہتے ہیں: اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس پر دو حدیں جاری ہوں گی' میں نے عطاء سے کہا: اگر ایک شخص مختلف امور کے بارے میں' ایک ہی قول میں حلف اٹھائے اور پھر حانث ہو جائے (تو کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: اس کے دو کفارے ہوں گے۔

13769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا افْتَرٰى عَلٰى جَمَاعَةٍ سَمَّى كُلَّ إِنْسَانٍ بِاسْمِهِ، حُدَّ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ حَدًّا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص ایک جماعت پر زنا کا الزام لگائے اور ان میں سے ہر شخص کا نام لے کر ایسا کرے' تو اُن لوگوں میں سے ہر ایک کی طرف سے' اُس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13770 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَقِيَ نَاسًا فُرَادَى فَقَذَفَهُمْ؟ قَالَ: حَدٌّ وَاحِدٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے بتایا ہے: میں نے طاؤس سے دریافت کیا: ایک شخص لوگوں سے الگ الگ ملتا ہے' اور اُن پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: اُس شخص پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13771 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: افْتَرٰى عَلٰى إِنْسَانٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا آخَرَ، فَافْتَرٰى عَلَيْهِ قَالَ: حَدَّانِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص دوسرے پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' پھر وہ وہاں سے نکلتا ہے' اور ایک اور شخص اُسے ملتا ہے' تو وہ اس پر بھی زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو عطاء نے کہا: ایسے شخص پر دو حدیں جاری ہوں گی۔

13772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنِ افْتَرٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ، ثُمَّ مَكَثَ، ثُمَّ افْتَرٰى عَلٰى آخَرَ، فَإِنَّمَا هُوَ حَدٌّ وَاحِدٌ مَا لَمْ يُحَدَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے' یہ بات بتائی ہے' وہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص دوسرے پر زنا کا الزام لگا دے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک اور شخص پر زنا کا الزام لگا دے' تو جب تک اس پر ایک حد جاری نہیں ہوتی' تب تک (وہ جتنے بھی الزام لگائے گا) اُس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔

13773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، وَجَابِرٍ، وَفِرَاسٍ، كُلِّهِمْ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا قَالَ: إِنْ فَرَّقَ ضُرِبَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ، وَإِنْ جَمَعَ فَحَدٌّ وَاحِدٌ.

٭٭ سلیمان شیبانی' جابر اور فراس' ان سب حضرات نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے

جوکئی لوگوں پر زنا کا الزام لگادیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اگر وہ الگ' الگ الزام لگاتا ہے' تو پھر اُن میں سے ہر ایک فرد کی طرف سے' اُس کی پٹائی کی جائے گی' اور اگر وہ اکٹھا الزام لگاتا ہے' تو اس پر ایک حد جاری ہوگی۔

13774 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ،

✵✵ سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کا وہی موقف نقل کیا ہے' جو امام شعبی کے قول کی مانند ہے۔

13775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ .

✵✵ حکم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے' امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13776 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَضَرَبَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى امْرَاَةً حُدُوْدًا فِي مَجَالِسَ ثَلَاثَةَ حُدُوْدٍ اَوْ اَرْبَعَةً

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے ایک عورت پر تین یا چار مختلف محافل میں الگ' الگ حدیں جاری کروائی تھیں۔

13777 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا جَائُوا جَمِيعًا فَحَدٌّ وَاحِدٌ، وَاِنْ جَاءُوْا مُتَفَرِّقِينَ حُدَّ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ لِحِدَةٍ

✵✵ ہشام بن عروہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر وہ سب لوگ اکٹھے آجاتے ہیں (تو الزام لگانے والے پر) ایک ہی حد جاری ہوگی' اور اگر وہ لوگ الگ' الگ آتے ہیں' تو ان میں سے ہر ایک شخص کے حوالے سے' اس پر ایک حد جاری ہوگی۔

13778 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ قَالَ: وَقَالَ عُرْوَةُ: وَالسَّارِقُ كَذٰلِكَ

✵✵ معمر اور ابن جریج نے' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' اُن کے والد سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اِس مین یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: عروہ فرماتے ہیں: چور کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

بَابُ الْفِرْيَةِ عَلٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: زمانہ جاہلیت میں کسی پر زنا کا الزام لگانا

13779 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَلَدَ الْحَدَّ رَجُلًا فِي اُمِّ رَجُلٍ هَلَكَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَذَفَهَا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو حد کے کوڑے لگوائے تھے' جس نے دوسرے شخص کی ماں پر زنا کا الزام لگایا تھا اور وہ عورت زمانہ جاہلیت میں فوت ہوچکی تھی۔

13780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ ذَاتِ الرَّايَةِ،

وَكَانَتْ اُمُّهُ هَلَكَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: "لَتَأْتِيَنَّ بِالْبَيِّنَةِ اَنَّهَا كَانَتْ ذَاتَ رَايَةٍ، وَاِلَّا جَلَدْتُكَ، فَلَمْ يَأْتِ بِبَيِّنَةٍ، فَجَلَدَهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ لِلْبَغِيِّ: ذَاتُ الرَّايَةِ"

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے دوسرے کو یہ کہا: اے ذات الرایہ (جھنڈے والی یعنی جسم فروش عورت) کے بیٹے! حالانکہ دوسرے شخص کی ماں زمانہ جاہلیت میں فوت ہو چکی تھی' تو مروان نے اس سے کہا: یا تو تم ثبوت فراہم کرو گے کہ وہ عورت' ذات الرایہ (یعنی جھنڈے والی) تھی' یا پھر میں تمہیں کوڑے لگاؤں گا' اس شخص نے ثبوت فراہم نہیں کیے' تو مروان نے اسے کوڑے لگوائے تھے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جسم فروش عورت کو ذات الرایہ (جھنڈے والی) کہا جاتا تھا۔

13781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لَهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ جُلِدَ قَاذِفُهَا لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی (غیر مسلم) عورت کا بچہ' مسلمان ہو' تو اُس (عورت) پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایسا مسلمان کی حرمت کی وجہ سے ہو گا۔

13782 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّمَنْ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ يَجْلِدُوْنَ مَنْ دَعَا اُمَّ رَجُلٍ زَانِيَةً، وَاِنْ كَانَتْ يَهُوْدِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ، حَتّٰى اُمِّرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمْ يَكُنْ سَمِعَ فِي ذٰلِكَ بِشَيْءٍ، فَاسْتَشَارَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا نَرٰى اَنْ تَحُدَّ مُسْلِمًا فِي كَافِرٍ، فَتَرَكَ الْحَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد کے خلفاء ان لوگوں کو کوڑے لگواتے تھے جو کسی شخص کی ماں کو زانیہ کہہ دیتے تھے' خواہ وہ عورت یہودی یا عیسائی ہی کیوں نہ ہو' وہ لوگ مسلمان کی حرمت کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔

یہاں تک کہ جب عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا گیا' تو انہوں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی تھی' انہوں نے اس بارے میں مشورہ کیا' تو عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب نے اُن سے یہ فرمایا: ہم اس بات کو ٹھیک نہیں سمجھتے کہ آپ کسی کافر کی وجہ سے' کسی مسلمان پر حد جاری کریں' تو اس دن کے بعد سے ایسے شخص پر حد جاری کرنے کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

13783 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، اَنَّ مَخْرَمَةَ بْنَ نَوْفَلٍ، افْتَرٰى عَلٰى اُمِّ رَجُلٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: اَنَا صَنَعْتُ بِاُمِّكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا يَعُدْ لَهَا اَحَدٌ بَعْدَ ذٰلِكَ

٭٭ یحییٰ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: مخرمہ بن نوفل نے ایک شخص کی ماں پر زنا کا الزام' زمانہ جاہلیت کے حوالے سے عائد کر دیا اور یہ کہا: میں نے زمانہ جاہلیت میں تمہاری ماں کے ساتھ زنا کیا تھا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی' تو انہوں نے فرمایا: اس کے بعد کوئی شخص اِس بات کو نہ دہرائے (یا اِس قسم کی بات کو نہ دہرائے)۔

13784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً تَحْتَ مُسْلِمٍ قَالَ: يُنَكَّلَ، وَلَا يُحَدُّ، وَقَالَ: اِنِ افْتَرٰى عَلٰى مُشْرِكٍ، فَعُقُوبَةٌ، وَلَا حَدٌّ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی ایسی عیسائی عورت پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے جو کسی مسلمان کی بیوی ہو تو عطاء فرماتے ہیں: اس شخص کو سزا دی جائے گی البتہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی مشرک پر زنا کا جھوٹا الزام لگاتا ہے تو اسے سزا دی جائے گی البتہ اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ: اَنَّ رَجُلًا عَيَّرَ رَجُلًا بِفَاحِشَةٍ عَمِلَتْهَا اُمُّهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص کو اُس زنا کی وجہ سے عار دلائی جو دوسرے شخص کی ماں نے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا' یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

بَابُ الْعَبْدِ يَفْتَرِي عَلَى الْحُرِّ

باب: غلام کا آزاد شخص پر زنا کا الزام لگانا

13786 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ افْتَرٰى عَبْدٌ عَلٰى حُرٍّ جُلِدَ اَرْبَعِينَ اَحْصَنَ بِنِكَاحِ حُرَّةٍ، اَوْ لَمْ يُحْصَنْ. قُلْتُ: فَاِنَّهُمْ يَقُولُونَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، وَتَلَا: (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا) (النور: 4) وَلَا شَهَادَةَ لِعَبْدٍ "

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی غلام کسی آزاد شخص پر زنا کا الزام لگا دے' تو اسے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے' خواہ وہ کسی آزاد عورت کے ساتھ نکاح کے ذریعے محصن ہو یا محصن نہ ہو۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: لوگ تو یہ کہتے ہیں: ایسے غلام کو 80 کوڑے لگائے جائیں گے' تو عطاء نے اس بات کا انکار کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ پیش نہیں کر پاتے' تو تم انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور تم ان کی گواہی کو کبھی قبول نہ کرنا''

(عطاء نے کہا:) غلام کی گواہی ویسے ہی قبول نہیں ہوتی۔

13787 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ رَجُلٍ انْطَلَقَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ يَسْاَلُهُ عَنْ اَشْيَاءَ قَدْ سَمَّاهَا لِي، فَعَرَضَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلٰى قَبِيصَةَ الْكِتَابَ فِيهِ: الْعَبْدُ

يَفْتَرِى عَلَى الْحُرِّ، فَقَالَ قَبِيصَةُ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ

٭٭ ابن جریج نے' سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: وہ عبدالملک کے پاس آیا اور اس سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' وہ چیزیں اس نے میرے سامنے بیان بھی کی تھیں' عبدالملک نے قبیصہ کے سامنے ایک تحریر پیش کی تھی' جس میں یہ مذکور تھا: اگر غلام آزاد شخص پر زنا کا الزام لگادے' تو قبیصہ نے کہا ہے: اسے 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔

13788 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ: اَنَّهُ ضَرَبَ عَبْدًا افْتَرٰى عَلٰى حُرٍّ اَرْبَعِينَ.

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق کو اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے آزاد شخص پر زنا کا الزام لگانے والے' غلام کو چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

13789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

٭٭ سفیان ثوری نے' حضرت امام جعفر صادق کے حوالے سے' اُن کے والد (امام باقر) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: حَدُّ الْعَبْدِ يَفْتَرِى عَلَى الْحُرِّ اَرْبَعُونَ

٭٭ عمر بن عطاء نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: آزاد شخص پر زنا کا الزام لگانے والے غلام کی سزا چالیس کوڑے ہیں۔

13791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنِ افْتَرٰى عَبْدٌ عَلٰى حُرٍّ جُلِدَ اَرْبَعِينَ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی غلام اگر کسی آزاد شخص پر زنا کا الزام لگادے' تو اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

13792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُجْلَدُ اَرْبَعِينَ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَمَا رَاَيْتُ عَامَّتَهُمْ اِلَّا يَقُولُونَ ذٰلِكَ

٭٭ قتادہ نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زیادہ تر لوگوں کو اسی بات کا قائل دیکھا ہے۔

13793 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: اَدْرَكْتُ

عُمَرَ، وَعُثْمَانَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْخُلَفَاءِ لَا يَضْرِبُوْنَ الْمَمْلُوكَ فِي الْقَذْفِ اِلَّا اَرْبَعِينَ

✲✲ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما اور اُن کے بعد کے خلفاء کا زمانہ پایا ہے' زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں' یہ حضرات غلام کو صرف چالیس کوڑے مارتے تھے۔

13794 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ: جَلَدَ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِينَ قَالَ: اَبُو الزِّنَادِ، فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اَدْرَكْتُ عُمَرَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا: فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا ضَرَبَ فِي الْفِرْيَةِ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِينَ

✲✲ امام مالک نے ابوزناد کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمر بن عبدالعزیز نے ایک غلام کو زنا کا الزام لگانے کی وجہ سے 80 کوڑے لگوائے۔

ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عامر سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اُن کے بعد کے دیگر خلفاء کا زمانہ پایا ہے' میں نے ان میں سے کسی کو بھی (غلام کو) زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے چالیس سے زیادہ کوڑے مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔

13795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعَبْدِ يَفْتَرِي عَلَى الْحُرِّ قَالَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے' ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو آزاد شخص پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' زہری کہتے ہیں: اسے 80 کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ فِرْيَةِ الْحُرِّ عَلَى الْمَمْلُوكِ

باب: آزاد شخص کا غلام پر (زنا کا) الزام لگانا

13796 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ افْتَرٰى عَلٰى عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ قَالَ: لَا حَدَّ، وَلَا نَكَالَ وَلَا شَيْءَ، وَاِنْ نَكَحَتِ الْاَمَةُ حُرًّا، فَكَذٰلِكَ لَيْسَ عَلٰى مَنْ قَذَفَ اَمَةً، اَوْ نَصْرَانِيَّةً تَحْتَ مُسْلِمٍ حَدٌّ اِلَّا اَنْ يُعَاقِبَهُ السُّلْطَانُ اِلَّا اَنْ يَرٰى ذٰلِكَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کسی غلام یا کنیز پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: نہ تو اس شخص پر حد جاری ہوگی' اور نہ کوئی سزا ہوگی' اور نہ ہی کچھ اور ہوگا' اگر کوئی کنیز کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے' تو بھی ایسا ہی ہوگا' جس شخص نے اس کنیز پر الزام لگایا ہوگا' یا کسی مسلمان کی عیسائی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہوگا' اس پر حد جاری نہیں ہوگی' البتہ اگر حاکم وقت مناسب سمجھے گا' تو اسے کوئی اور سزا دیدے گا۔

13797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ افْتَرٰى عَلٰى عَبْدٍ، اَوْ اَمَةٍ قَالَ: يُعَزَّرُ

✲✲ معمر نے زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو غلام یا کنیز پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے' تو

زہری فرماتے ہیں: اسے سزادی جائے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ وَهُوَ سَكْرَانُ

باب: جو شخص نشے کے عالم میں دوسرے پر زنا کا الزام لگادے

13798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ رَجُلًا وَهُوَ سَكْرَانُ قَالَ: يُحَدُّ حَدَّ الْفِرْيَةِ، وَحَدَّ السُّكْرِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نشے کے عالم میں دوسرے پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو زہری نے فرمایا: ایسے شخص پر زنا الزام لگانے کی بھی حد جاری ہوگی اور نشے کی حد بھی جاری ہوگی۔

بَابُ الْفِرْيَةِ عَلَى أُمِّ الْوَلَدِ

باب: ام ولد (کنیز) پر زنا کا الزام لگانا

13799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ أَمِيرًا مِنَ الْأُمَرَاءِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ أُمَّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ قَالَ: يُضْرَبُ الْحَدَّ صَاغِرًا

✵✵ ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک گورنر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی شخص کی ام ولد کنیز پر زنا کا الزام لگا دیتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسے شخص کو بے عزت کر کے حد لگائی جائے گی۔

13800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنْ قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يُسْأَلُ عَنْهَا، فَإِنْ كَانَ لَا يُطْعَنُ عَلَيْهَا حُدَّ قَاذِفُهَا

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ام ولد پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس ام ولد کنیز کے بارے میں دریافت کیا جائے گا تو اگر تو وہ شخص اس کنیز کا مالک نہ ہو تو پھر اس پر الزام لگانے والے شخص پر حد جاری کی جائے گی۔

13801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: يُضْرَبُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، إِذَا نَفَى ابْنَ أُمِّ الْوَلَدِ مِنْ نَسَبِهِ، فَقَالَ: لَسْتَ لِأَبِيكَ ضُرِبَ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی اور امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ام ولد پر الزام لگانے والے شخص کی پٹائی کی جائے گی۔

سفیان ثوری اور دیگر حضرات نے امام شعبی سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص ام ولد کے بیٹے کے اپنے نسب سے ہونے کی نفی کر دے تو اس کے بارے میں امام شعبی فرماتے ہیں: تمہارے باپ کی پٹائی نہیں کی جاسکتی۔

13802 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ اُمِّ الْوَلَدِ: لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ، فَاَخْرَجَهُ مِنْ نَسَبِهِ جُلِدَ الْحَدَّ، وَاِنْ كَانَتْ اُمُّهُ لَمْ تَمُتْ

امام شعبی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ام ولد کے بیٹے سے یہ کہے: تم فلاں کے بیٹے نہیں ہو اور وہ اسے اُس کے نسب سے نکال دے' تو ایسے شخص پر حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے' اگرچہ اس کی ماں کا انتقال نہ ہوا ہو۔

13803 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ: فِي اُمِّ الْوَلَدِ تَزْنِي، وَسُئِلَ اَيَبِيعُهَا سَيِّدُهَا؟ قَالَ: لَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَبِيعَهَا وَلٰكِنْ يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الْاَمَةِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھ سے کہا: جب کوئی ام ولد زنا کا ارتکاب کرے' تو اس بارے میں ابن شہاب سے دریافت کیا گیا: کیا اس کا آقا اسے فروخت کردے گا؟ تو ابن شہاب نے کہا: اس کے آقا کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ اس کو فروخت کرے' بلکہ وہ اس ام ولد کنیز پر عام کنیز کی طرح حد جاری کروائے گا۔

13804 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: "اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: اُمُّهُ اُمُّ وَلَدٍ، اَوْ نَصْرَانِيَّةٌ: لَسْتَ لِاَبِيكَ لَمْ يُضْرَبْ لِاَنَّ النَّفْيَ اِنَّمَا وَقَعَ عَلَى الْاُمِّ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: لَسْتَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَمْ يُضْرَبْ لِاَنَّ النَّفْيَ اِنَّمَا وَقَعَ عَلٰى مُشْرِكٍ." وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ: يُضْرَبُ

سفیان ثوری نے' حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے سے' جس کی ماں ام ولد ہو' یا کوئی عیسائی عورت ہو' (اس سے) یہ کہے: تمہارا اپنے باپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے' تو ایسے شخص کی پٹائی نہیں کی جائے گی' کیونکہ یہ نفی اس کی ماں پر واقعی ہو رہی ہے' اور اگر کوئی شخص دوسرے سے یہ کہے: تمہارا تعلق بنو تمیم (یا تمیم نامی شخص کے بیٹوں) سے نہیں ہے' تو ایسے شخص کی بھی پٹائی نہیں کی جائے گی' کیونکہ یہ نفی ایک مشرک پر واقع ہو رہی ہے۔

حکم بن عتیبہ کہتے ہیں: ایسے شخص کی پٹائی کی جائے گی۔

13805 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَرَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ اَنْ يَضْرِبَ قَاذِفَ اُمِّ وَلَدٍ، فَلَمْ يُتَابِعْهُ عَلٰى ذٰلِكَ اَحَدٌ

ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: عبیداللہ بن زیاد نے یہ ارادہ کیا کہ ام ولد پر زنا کا الزام لگانے والے شخص کی پٹائی کریں' تو کسی نے اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی۔

بَابُ الْاَبِ يَفْتَرِي عَلٰى ابْنِهِ

باب: باپ کا اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگانا

13806 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِ افْتَرَى الْاَبُ عَلَى ابْنِهِ، فَلَا يُحَدُّ

قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَافَوْا فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ، فَقَدْ وَجَبَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر باپ اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگا دے تو باپ پر حد جاری نہیں ہوگی۔
عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ حد کے معاملے کو آپس میں معاف کر دیا کرو! مجھ تک حد سے متعلق جو معاملہ پہنچے گا' تو (اس کی سزا دینا) لازم ہو جائے گا''۔

13807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا بَلَغَتِ الْحُدُوْدُ السُّلْطَانَ، فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهَا.

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب حد کے مقدمات حاکم کے وقت کے سامنے پیش ہو جائیں' تو اب کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے درگزر کرے۔

13808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعَطَاءً، يَقُوْلَانِ: لَيْسَ عَلَى الْاَبِ لِابْنِهِ حَدٌّ

✵✵ سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حسن بصری اور عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: بیٹے کی وجہ سے باپ پر حد جاری نہیں ہوگی۔

13810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُقَادُ وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ

✵✵ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے' مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: باپ سے اس کے بیٹے کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

13811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: دَفَعَ رَجُلًا اِلٰى ابْنِهِ

✵✵ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کے حوالے کر دیا تھا (تاکہ بیٹا اُس سے بدلہ لے)۔

13812 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رُزَيْقٌ صَاحِبُ اَيْلَةَ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ رَجُلٍ افْتَرٰى عَلٰى ابْنِهِ، فَكَتَبَ: بِحَدِّ الْاَبِ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ ابْنُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ''ایلہ'' کے حکمران رزیق نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو ایک شخص کے بارے میں ایک خط لکھا' جس نے اپنے بیٹے پر زنا کا الزم لگایا تھا' تو انہوں نے جوابی خط میں لکھا: باپ پر حد جاری کی جائے' البتہ اگر اس کا بیٹا اسے معاف کر دیتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا۔

13813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رُزَيْقٌ قَالَ: قَذَفَ رَجُلٌ ابْنَهُ عِنْدِيْ،

فَاَرَدْتُ اَنْ اَحُدَّهُ، فَقَالَ: اِنْ اَنْتَ حَدَدْتَ اَبِیْ اعْتَرَفْتُ، فَمَا اَدْرِ كَيْفَ اَصْنَعُ؟ فَكَتَبْتُ فِيهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَكَتَبَ: اَنْ حُدَّهُ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ

✵✵ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: رزیق نے مجھے یہ بات بتائی: ایک شخص نے میرے سامنے اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگایا' میں نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا' تو وہ (لڑکا) بولا: اگر آپ میرے والد پر حد جاری کرنے لگے ہیں' تو میں (اس جرم کا) اعتراف کرتا ہوں' کیونکہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے اس کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط تحریر کیا' تو انہوں نے (جوابی خط میں) لکھا: اس (باپ) پر حد جاری کی جائے' البتہ اگر (اس کا بیٹا) اسے معاف کر دیتا ہے' (تو معاملہ مختلف ہوگا)۔

13814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ: فِي الْاَبِ يَفْتَرِي عَلٰى ابْنِهِ، اَمَّا الِابْنُ، فَلَا يُشَكُّ اَنَّهُ يُحَدُّ لِاَبِيهِ، وَاَمَّا الْاَبُ، فَاِنَّهُمْ يَسْتَحِبُّونَ الدَّرْاَ

✵✵ سفیان ثوری' باپ کے' اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگانے کے بارے میں' فرماتے ہیں: اگر بیٹا (الزام) لگائے' تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کے باپ کی وجہ سے' بیٹے پر حد جاری کی جائے گی' لیکن جہاں تک باپ کا تعلق ہے' تو علماء نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ اُس سے حد کو پرے کر دیا جائے۔

13815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْمَرْاَةِ تَزْنِي، وَتَقْتُلُ وَلَدَهَا وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ: يُدْرَاُ عَنْهَا الْحَدُّ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو عورت زنا کرنے کے بعد' اپنے بچے کو قتل کر دے اور وہ محصنہ بھی نہ ہو' اس سے حد کو پرے کیا جائے گا۔

13816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا عَفْوَ عَنِ الْحُدُوْدِ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهَا بَعْدَ اَنْ يَبْلُغَ الْاِمَامَ، فَاِنَّ اِقَامَتَهَا مِنَ السُّنَّةِ

✵✵ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''حد کا مقدمہ' جب حاکم وقت کے سامنے پیش ہو جائے' تو پھر اس کے بعد حد کو معاف کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے' کیونکہ ایسی صورت میں حد کو قائم کرنا سنت ہے''۔

13817 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي رُزَيْقٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: كَتَبَ اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ اَنِ اجْلِدْهُ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ ابْنُهُ عَنْهُ قَالَ: فَظَنَنْتُ اَنَّهَا لِلْاَبِ خَاصَّةً، فَكَتَبْتُ اِلَيْهِ: فَقَالَ اَنَّهَا لِلنَّاسِ عَامَّةً

✵✵ رزیق بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خط لکھا کہ ایک شخص اپنے بیٹے پر زنا کا الزام لگاتا ہے' تو تم اس

کوکوڑے لگاؤ' البتہ اگر اس کا بیٹا اسے معاف کر دیتا ہے' تو معاملہ مختلف ہوگا۔
راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ حکم باپ کے لئے خاص ہے' میں نے انہیں خط لکھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حکم تمام لوگوں کے لئے ہے۔

بَابُ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ

باب: دو آدمیوں کا ایک بچے کے بارے میں دعویٰ کرنا

13818 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ لِاَخِيهِ سَعْدٍ: اَتَعْلَمُ اَنَّ وَلَدَ جَارِيَةِ زَمْعَةَ ابْنِي؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ رَاَى سَعْدٌ الْغُلَامَ فَعَرَفَهُ بِالشَّبَهِ، فَاعْتَنَقَهُ اِلَيْهِ قَالَ: ابْنُ اَخِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَجَاءَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: بَلْ هُوَ اَخِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ جَارِيَتِهِ، فَانْطَلَقَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ابْنُ اَخِي اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: بَلْ هُوَ اَخِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ جَارِيَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَوَاللّٰهِ مَا رَآهَا حَتّٰى مَاتَ.

✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ زمعہ کی کنیز کا بیٹا میری اولاد ہے؟ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو دیکھا' تو انہیں اس کی بھائی کے ساتھ مشابہت محسوس ہوئی انہوں نے اسے گلے لگالیا اور بولے:

13818-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب تفسير المشبهات - حديث: 1963' صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب الولد للفراش - حديث: 2723'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' باب إلحاق نسب الولد بمن يولد على فراشه - حديث: 3601'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : فراش الأمة - حديث: 3451'السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب ما جاء في فدية الأذى - حديث: 472'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' فراش الأمة - حديث: 5517'سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث: 4024' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب اللعان' باب الولد للفراش بالوطء بملك اليمين - حديث: 14333' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' إقرار الوارث بوارث - حديث: 3768'مسند عبد الله بن المبارك - الكفارات والنذور' حديث: 219'مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الأصل العتيق' حديث: 845'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - عروة بن الزبير عن عائشة' حديث: 1533'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4303' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر الإخبار عن إيجاب إلحاق الولد من له الفراش إذا أمكن' حديث: 4166'موطأ مالك - كتاب الأقضية' باب القضاء بإلحاق الولد بأبيه - حديث: 1416'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب الولد للفراش - حديث: 2206'سنن أبي داؤد - كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق - باب الولد للفراش' حديث: 1948'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الولد للفراش - حديث: 2000'سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الإيلاء - باب الرجل يدعي ولدا من زنا' حديث: 1972

رب کعبہ کی قسم! یہ میرا بھتیجا ہے' عبد بن زمعہ اُن کے پاس آئے اور بولے: یہ میرا بھائی ہے' جو میرے باپ کے فراش پر اُس کی کنیز کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے' یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے آپ اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت ملاحظہ فرمائیں' عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے' جو میرے باپ کے فراش پر اُس کی کنیز سے پیدا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بچہ فراش والے کو ملے گا''

(آپ ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:) ''اے سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرنا''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! اس لڑکے نے کبھی سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا' یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوگیا۔

13819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

٭٭ ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

13820 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ زَمْعَةَ: كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، وَكَانَ يَتَّطِئُهَا، وَكَانُوا يَتَّهِمُونَهَا، فَوَلَدَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ: اَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ، وَاَمَّا اَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لَيْسَ لَكِ بِاَخٍ

٭٭ مجاہد نے ابن زبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: زمعہ کی ایک کنیز تھی' جس کے ساتھ وہ صحبت کیا کرتے تھے' لوگوں نے اس کنیز پر الزام لگایا (کہ اس نے کسی کے ساتھ زنا کیا ہے) پھر اس کنیز نے بچے کو جنم دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جہاں تک (تمہارے والد کی) وراثت کے حصے کا تعلق ہے' تو وہ اس بچے کو مل جائی گی' لیکن جہاں تک تمہارا تعلق ہے' تو اے سودہ! تم نے اس سے پردہ کرنا ہے' کیونکہ وہ (درحقیقت) تمہارا بھائی نہیں ہے۔

13821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

٭٭ سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی''۔

13822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ فِي الْوَلَدِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَحَدِهِمَا، فَقَالَ: هُوَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ اِذَا وَضَعَتْ فِي سِتَّةِ اَشْهُرٍ، فَاِنْ كَانَ دُونَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ يَوْمًا وَاحِدًا اَوْ يَوْمَيْنِ، هٰذَا فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ مِنَ الرَّجُلِ

٭٭ سفیان' ایسے دو آدمیوں کے بارے میں' یہ فرماتے ہیں: جو کسی بچے کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں اور وہ بچہ اُن دونوں آدمیوں میں سے کسی ایک کے فراش پر پیدا ہوا ہوتا ہے' تو سفیان فرماتے ہیں: وہ بچہ اس کو ملے گا' جس کے ہاتھ میں ہے'

جبکہ اس کی ماں نے اسے چھ ماہ کے اندر جنم دیا ہو لیکن اگر اس کی ماں نے اسے چھ ماہ سے پہلے جنم دیا ہو تو پھر وہ دوسرے شخص کو مل جائے گا' البتہ ایک دن' یا دو دن کا فرق ہو' تو معاملہ مختلف ہوگا' یہ اس صورت میں ہے' جب کوئی ایک شخص اپنی کنیز کو دوسرے سے خرید لیتا ہے (یا دوسرے کو فروخت کر دیتا ہے)۔

13823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ فِي الْوَلَدِ يَدَّعِيهِ الرَّجُلَانِ يَرِثُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نَصِيبَ ذَكَرٍ تَامٍّ، وَهُمَا جَمِيعًا يَرِثَانِهِ السُّدُسَ، فَإِذَا مَاتَ اَحَدُهُمَا فَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا، وَمَنْ نَفَاهُ مِنْ اَحَدِهِمَا لَمْ يُضْرَبْ، حَتّٰى يَنْفِيَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا، فَإِذَا صَارَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا، فَإِنَّهُ يَرِثُ اِخْوَتَهُ مِنَ الْمَيِّتِ، وَلَا يَرِثُونَهُ حَجَبَهُ اَبُوهُ هٰذَا الْحَيُّ عَنْ اَنْ يَرِثَهُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْمَيِّتِ وَيَرِثُهُمْ هُوَ، لِاَنَّهُ اَخُوهُمْ وَيَكُوْنُ مِيرَاثُهُ لِلْبَاقِي وَعَقْلُهُ عَلَيْهِ، فَإِذَا مَاتَ الْاٰخَرُ مِنَ الْاَبَوَيْنِ صَارَ عَقْلُهُ وَمِيرَاثُهُ لِاِخْوَتِهِ مِنَ الْاَبَوَيْنِ جَمِيعًا "

✵✵ سفیان نے ایسے بچے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جس کے بارے میں دو آدمی دعویٰ کر دیتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: وہ بچہ ان دونوں میں سے ہر ایک کی وراثت میں سے مکمل حصے کا وارث بنے گا' اور وہ دونوں اس بچے کی وارثت میں سے چھٹے حصے کے وارث بنیں گے' اگر ان دونوں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے' تو جو شخص باقی بچے گا' وہ بچہ اُسے مل جائے گا اور ان دونوں میں سے کوئی ایک اگر اس بچے کی نفی کر دیتا ہے' تو اس کی پٹائی نہیں کی جائے گی' البتہ اگر دونوں اس کی نفی کر دیتے ہیں' تو معاملہ مختلف ہوگا' اور وہ بچہ اس شخص کو ملے گا' جو ان دونوں میں سے باقی بچے گا' کیونکہ وہ میت کی طرف سے اپنے بہن بھائیوں کا وارث بنے گا' لیکن وہ بہن بھائی اس کے وارث نہیں بنیں گے' کیونکہ ان کا باپ اسے محجوب کر دے گا' اس حوالے سے کہ میت کی طرف سے' اس کے بہن بھائی وارث بنیں' البتہ وہ ان کا وارث بن جائے گا' کیونکہ وہ ان کا بھائی ہے' اور اس کی میراث باقی بچ جانے والے شخص کو ملے گی' اور اس کی دیت کی ادائیگی بھی اسی پر لازم ہوگی' اور اگر باپ ہونے کے دعویدار افراد میں سے دوسرا شخص فوت ہو جاتا ہے' تو اس کی دیت کی ادائیگی' اور اس کی وراثت اس کے باپ ہونے کے دعویدار دونوں افراد کی طرف سے شریک بہن بھائیوں کو ملے گی۔

13824 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَخِي عُتْبَةُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ، قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا اَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهِ، فَرَاَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ. قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ

✵✵ ابن شہاب نے' عروہ کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کے بارے میں اپنا مقدمہ پیش کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھائی عتبہ بن ابو وقاص نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے' آپ اِس کی اُس کے ساتھ مشابہت ملاحظہ فرمالیں

'عبد بن زمعہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ ﷺ میرا بھائی ہے' جو میرے باپ کے فراش پر' اُس کی کنیز سے پیدا ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کی مشابہت کا جائزہ لیا' تو وہ عتبہ کے ساتھ واضح طور پر مشابہت رکھتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے عبد! یہ تمہیں ملے گا' کیونکہ بچہ فراش والے کو ملتا ہے' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے''

پھر آپ ﷺ نے (عبد بن زمعہ کی بہن اور اپنی زوجہ محترمہ سے) فرمایا: اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرنا''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو اس بچے نے سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہیں دیکھا۔

بَابُ التَّعَدِّی فِی الْحُرُمَاتِ الْعِظَامِ

باب: بڑی حرمتوں کے بارے میں حد سے تجاوز کرنا

13825 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ وُجِدَ يَأْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَقَالَ: اَشْتَهِيهِ، اَوْ مَرَّتْ بِهِ بَدَنَةٌ فَنَحَرَهَا، وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا بَدَنَةٌ، اَوِ امْرَاَةٌ اَفْطَرَتْ فِی رَمَضَانَ، فَقَالَتْ: اَنَا حَائِضٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا النِّسَاءُ فَاِذَا هِیَ غَيْرُ حَائِضٍ، اَوْ رَجُلٌ وَاقَعَ امْرَاَتَهُ فِی رَمَضَانَ، اَوْ اَصَابَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا، اَوْ قَتَلَ صَيْدًا فِی الْحَرَمِ مُتَعَمِّدًا، اَوْ شَرِبَ خَمْرًا، اَوْ تَرَكَ بَعْضَ الصَّلَاةِ فَذَكَرْتُهُنَّ لَهُ، فَقَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ نَسِيًّا لَوْ شَاءَ جَعَلَ فِی ذٰلِكَ شَيْئًا يُسَمِّيهِ مَا سَمِعْتُ فِی ذٰلِكَ بِشَیْءٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَنْ قَالَ: اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ، فَاِنْ عَاوَدَ ذٰلِكَ فَلْيُنَكَّلْ. وَذَكَرَ الرَّجُلَ الَّذِی قَبَّلَ الْمَرْاَةَ، وَاَقُولُ: الَّذِی اَصَابَ اَهْلَهُ فِی رَمَضَانَ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص خنزیر کا گوشت کھاتے ہوئے پایا جاتا ہے' وہ بولتا ہے: مجھے اس کی خواہش محسوس ہو رہی تھی' یا کسی شخص کے پاس کے قربانی کا جانور گزرتا ہے' اور وہ اس کو قربان کر لیتا ہے' حالانکہ وہ یہ جانتا ہے کہ یہ قربانی کا جانور ہے' یا کوئی عورت رمضان کے مہینے میں روزہ ختم کر دیتی ہے' اور کہتی ہے: مجھے حیض آ گیا ہے خواتین اس کا جائزہ لیتی ہیں' تو پتہ چلتا ہے' اسے ابھی حیض نہیں آیا' کوئی شخص رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ (روزے کے دوران) صحبت کر لیتا ہے' یا کوئی شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' یا کوئی شخص حرم کی حدود میں جان بوجھ کر شکار کو قتل کر دیتا ہے' یا شراب پی لیتا ہے' یا کسی نماز کو ترک کر دیتا ہے' میں نے ان سب باتوں کا تذکرہ عطاء کے سامنے کیا (اور ان کا حکم دریافت کیا:)

تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی چیز بھولتا نہیں ہے' اگر وہ چاہتا تو وہ اس بارے میں متعین طور پر کچھ نہ کچھ مقرر کر دیتا' لیکن میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

پھر انہوں نے اس موقف سے رجوع کر لیا اور یہ بات بیان کی: اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ایسا کرتا ہے' تو اسے کچھ سزا نہیں دی جائے گی لیکن اگر وہ بار بار ایسا کرتا ہے' تو پھر اسے سزا دی جائے گی' پھر انہوں نے اس شخص کا تذکرہ کیا' جس نے ایک عورت

کا بوسہ لیا تھا' میں یہ کہتا ہوں: اس سے مراد وہ شخص ہے' جس نے رمضان کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی تھی۔

13826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا أَكَلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ عُرِضَتْ عَلَيْهِ التَّوْبَةُ، فَإِنْ تَابَ، وَإِلَّا قُتِلَ

✸✸ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص خنزیر کا گوشت کھا لیتا ہے' تو اسے توبہ کی پیشکش کی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

13827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: إِذَا كَانَ فَاسِقًا مِنَ الْفُسَّاقِ نُكِّلَ نَكَالًا مُوجِعًا، وَيُكَفِّرُ أَيْضًا، وَإِنْ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ انْتِحَالَ دِينٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ عُرِضَتْ عَلَيْهِ التَّوْبَةُ

✸✸ معمر نے زہری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو رمضان کے مہینے میں روزہ نہیں رکھتا' وہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ کوئی فاسق ہوگا' تو اسے تکلیف دینے والی سزا دی جائے گی' اور اسے کفارہ ادا کرنے کا بھی کہا جائے گا' اگر وہ ایسا کرتا رہتا ہے' تو وہ گویا خود کو اسلام کی بجائے کسی اور دین کی طرف منسوب کرتا ہے' ایسے شخص کے سامنے توبہ پیش کی جائے گی۔

13828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ حَدٌّ، وَلَا يُعَزَّرُ

✸✸ سفیان ثوری' خنزیر کا گوشت کھانے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کام کی وجہ سے حد جاری نہیں ہوگی' اور نہ ہی کوئی سزا دی جائے گی۔

13829 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

13829-صحيح البخاري - كتاب مواقيت الصلاة' باب : الصلاة كفارة - حديث:512' صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب قوله تعالى : إن الحسنات يذهبن السيئات - حديث:5070' صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب ذكر الدليل على أن الحد الذى أصابه هذا السائل فأعلمه - حديث:312' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر البيان بأن الحد الذى أتى هذا السائل لم يكن بمعصية' حديث:1748' سنن أبي داؤد - كتاب الحدود' باب في الرجل يصيب من المرأة دون الجماع - حديث:3896' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في أن الصلاة كفارة - حديث:1394' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' تكفير الصلاة - حديث:318' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب من أصاب ذنبا دون الحد ثم تاب وجاء مستفتيا' حديث:15889' مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث:279' مسند ابن أبي شيبة - ما رواه عبد الله بن مسعود ' حديث:173' البحر الزخار مسند البزار - سماك بن حرب ' حديث:1363' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:5260' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:7417' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث:10288' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في الصلوات وما في أدائهن من الكفارات' حديث:2685

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَخَذْتُ امْرَاَةً فِي الْبُسْتَانِ، فَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ اَنِّي لَمْ اُجَامِعْهَا، قَبَّلْتُهَا وَلَزِمْتُهَا وَلَمْ اَفْعَلْ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَافْعَلْ بِي مَا شِئْتَ. قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا: فَذَهَبَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ سَتَرَ عَلٰى نَفْسِهِ، فَاَتْبَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: رُدُّوهُ عَلَيَّ، فَرُدُّوهُ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ) (هود: 114)، حَتّٰى بَلَغَ (لِلذَّاكِرِيْنَ) (هود: 114) قَالَ: فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَهُ وَحْدَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً

✵✵ علقمہ اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے ایک باغ میں ایک عورت کو پکڑلیا' اور اس کے ساتھ ہر کام کیا' البتہ میں نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی' میں نے اسے چوم لیا اسے اپنے ساتھ چمٹالیا' اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا' اب آپ مجھے جو چاہیں سزا دیں!

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہیں کہا وہ شخص چلا گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تھا' کاش یہ خود بھی اپنے لئے پردہ رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس واپس لے کر آؤ! اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی:

''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! کیا یہ صرف اس کے لئے مخصوص ہے یا سب لوگوں کے لئے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب لوگوں کے لئے ہے۔

13830 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، - اَحْسَبُهُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَبَّلَ رَجُلٌ امْرَاَةً فَجَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ كَانَ يَسْاَلُهُ عَنْ كَفَّارَتِهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اَمُعْزِبَةٌ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا اَدْرِي يُقَالُ: جَاءَ الرَّجُلُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرَ لَهُ اَيْضًا، فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ، فَقَالَ: اَمُعْزِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَصَمَتَ عَنْهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ) (هود: 114) اِلٰى (لِلذَّاكِرِيْنَ) (هود: 114) "

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک خاتون کا بوسہ لے لیا' وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی وہ شخص اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ عورت دور کی تھی' اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم' یہ بات بیا ن کی گئی ہے: کہ پھر وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے بھی اسے وہی جواب دیا: جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ عورت دور کی تھی اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ جواب دینے سے خاموش رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

''دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''

یہ آیت یہاں تک ہے:

''نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے''۔

13831 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَاَةً وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاذَنَهُ لِحَاجَةٍ، فَاَذِنَ لَهُ، فَذَهَبَ فِي طَلَبِهَا، فَلَمْ يَجِدْهَا، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ يُرِيدُ اَنْ يُبَشِّرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَطَرِ، فَوَجَدَ الْمَرْاَةَ جَالِسَةً عَلٰى غَدِيرٍ فَدَفَعَ فِي صَدْرِهَا، فَجَلَسَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَصَارَ ذَكَرُهُ مِثْلَ الْهُدْبَةِ، فَقَامَ نَادِمًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ) (هود: 114) "

✵✵ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے ایک خاتون کا ذکر کیا وہ صاحب اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر انہوں نے کسی کام کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت لی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی وہ صاحب اس خاتون کے پیچھے گئے انہیں وہ خاتون نہیں ملی وہ صاحب آ رہے تھے ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو بارش کے بارے میں خوشخبری سنائیں گے تو اس دوران انہوں نے اس خاتون کو ایک کنویں کے کنارے بیٹھے ہوئے پایا انہوں نے اس خاتون کے سینے سے کپڑا اٹھایا اور اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گئے تو ان صاحب کی شرم گاہ چادر کے پلو کی طرح کی ہوگئی تو وہ ندامت کے عالم میں وہاں سے کھڑے ہوگئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی صورت حال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو اور چار رکعت نماز ادا کرو پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''۔

13832 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانَ حَدَّثَ امْرَاَةً بِالْاَمْسِ قَالَ: فَبَايَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ، - اَوْ قَالَ: بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ -، وَقَالَ: اَنْتَ صَاحِبُ الْحَدِيثِ بِالْاَمْسِ

✵✵ قیس بن حازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے کے لئے آیا اس نے گزشتہ شام کسی عورت کے ساتھ کوئی فعل کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) انگلیوں کے پوروں کے ذریعے اس سے بیعت لی اور فرمایا: تم نے گزشتہ شام ایک غلط کام کیا ہے۔

بَابُ الْقَافَةِ

باب: قیافہ شناسی

13833 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ اَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلَجِيُّ لِزَيْدٍ، وَاُسَامَةَ؟ وَرَاَى اَقْدَامَهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

✵✵ ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ بہت خوش تھے اور خوشی کی وجہ سے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم نے سنا نہیں ہے؟ مجزز مدلجی نے زید اور اسامہ کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اس نے اِن دونوں کے صرف پاؤں دیکھے' تو بولا: یہ باپ بیٹے کے پاؤں ہیں"۔

13834 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: " وَهُمَا فِي قَطِيفَةٍ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا، وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرْ بَرِيقَ اَسَارِيرِ وَجْهِهِ

✵✵ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"یہ دونوں اس وقت ایک چادر اوڑھ کر سوئے ہوئے تھے' جس نے ان کے سر کو بھی ڈھانپا ہوا تھا اور صرف اِن کے پاؤں نظر آ رہے تھے"

13833-صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:3383' صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب العمل بإلحاق القائف الولد - حديث:2725'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' باب إلحاق نسب الولد بمن يولد على فراشه - حديث:3613' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر البيان بأن مجززا المدلجي كان قائفا' حديث:4164'سنن أبي داؤد - كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق - باب في القافة' حديث:1944'سنن ابن ماجه - كتاب الأحكام' باب القافة - حديث:2346'السنن للنسائي - كتاب الطلاق' باب : القافة - حديث:3455'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطلاق' القافة - حديث:5521'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب القضاء والشهادات' باب الولد يدعيه الرجلان كيف الحكم فيه ؟ - حديث:4062'سنن الدارقطني - كتاب في الأقضية والأحكام وغير ذلك' في المرأة تقتل إذا ارتدت - حديث:4019'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الدعوى والبينات' باب القافة ودعوى الولد . - حديث: 19772'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الدعوى' القافة ودعوى الولد - حديث:6188'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الدعوى والبينات' باب القافة - حديث:3404'مسند الطيالسي - أحاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - عروة بن الزبير عن عائشة' حديث:1551'مسند الحميدي - أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:235'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث:4306' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبيد الله - حديث:4721

اس میں راوی نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کے چمکنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

13835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَظُنُّهُ مِنْ بَنِي كُرْزٍ، فَرَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَسُبُّ الْغُلَامَ، وَاُمَّهُ تَتَنَاوَلُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَابْنُكَ قَالَ: فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّحَمَلَ اُمَّهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْتَفَى مِنْهُ

✵✵ عبدالکریم جزری نے زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' میرا خیال ہے' اس کا تعلق بنوکرز سے تھا (اور وہ کوئی قیافہ شناس تھا) اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا' کہ وہ لڑکے کو برا کہنے لگے' اس کی ماں نے ان کو برا کہنا شروع کر دیا' تو اس (قیافہ شناس) نے کہا: یہ آپ کا بیٹا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس لڑکے کو بلوایا اور اس کی ماں کو اُس کی سواری پر سوار کروایا۔

(راوی کہتے ہیں:) حالانکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سے پہلے' اس لڑکے کے اپنی اولاد ہونے کی نفی کر چکے تھے (یعنی انہوں نے قیافہ شناس کی بات پر اعتماد کیا)

13836 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا، فَقَالَ: "اَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلَجِيُّ، وَرَاَى اُسَامَةَ وَزَيْدًا نَائِمَيْنِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ اَوْ فِي قَطِيفَةٍ قَدْ خَرَجَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

✵✵ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے تو بہت خوش تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے سنا نہیں ہے؟ مدلجی شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے اسامہ اور زید کو ایک کپڑے میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک چادر میں سوئے ہوئے دیکھا' اُن دونوں کے صرف پاؤں نظر آرہے تھے' تو اُس نے کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

13837 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟، فَقَالَ: مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ نَسَبٍ بِنَجْرَانَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عُمَرُ: بَلٰى. قَالَ الرَّجُلُ: لَا. قَالَ عُمَرُ: اُذَكِّرُ اللّٰهَ رَجُلًا كَانَ يَعْرِفُ لِهٰذَا الرَّجُلِ نَسَبًا بِنَجْرَانَ، اِلَّا اَخْبَرَنَاهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا اَعْرِفُهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَدَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، اِنَّا نَقُوفُ الْاٰثَارَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' تو دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: بنوفلاں سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تمہارے آباؤ اجداد میں کسی کا تعلق نجران سے ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہے' اس نے کہا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جو نجران میں اس شخص کے نسب سے واقف ہو' تو ایک صاحب بولے: اے امیر المؤمنین! میں اسے

جانتا ہوں' جس عورت نے اسے جنم دیا ہے' اُس عورت کا تعلق اہل نجران سے ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے' ہم نشانیوں کے ذریعے قیافہ لگا لیتے ہیں۔

بَابُ اللَّقِيطِ

باب: لقیط کا حکم

13838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ اَنَّهُ جَاءَ اِلٰى اَهْلِهِ، وَقَدِ الْتَقَطُوا مَنْبُوذًا، فَذَهَبَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ فَذُكِرَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ: عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا، كَاَنَّهُ اتَّهَمَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا الْتَقَطُوهُ اِلَّا وَاَنَا غَائِبٌ، وَسَاَلَ عَنْهُ عُمَرُ، فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَوَلَاؤُهُ لَكَ، وَنَفَقَتُهُ عَلَيْنَا مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❊❊ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک شخص نے انہیں بتایا: وہ اپنی بیوی کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان لوگوں نے ایک بچے کو اٹھایا ہوا ہے' جو کہیں سے ملا تھا' اس بچے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا اور یہ صورت حال ان کے سامنے ذکر کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید کوئی ہیرا پھیری ہے' گویا کہ انہوں نے اس بچے کے بارے میں تہمت عائد کی' تو اُن صاحب نے کہا: اُن لوگوں نے اس وقت اسے اٹھایا ہے' جب میں وہاں موجود نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا: تو اس کی بھلائی کی تعریف بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اس کی ولاء تمہیں ملے گی' اور اس کا خرچہ ہمارے ذمہ بیت المال سے ہوگا۔

13839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِي، عَنْ سُنَيْنٍ اَبِي جَمِيلَةَ

❊❊ ایک اور سند کے مطابق' یہ روایت زہری نے سنین ابو جمیلہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13840 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ جَمِيلَةَ، اَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَاَتَاهُ فَاتَّهَمَهُ، فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ حُرٌّ، وَوَلَاؤُهُ لَكَ، وَنَفَقَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

❊❊ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ابو جمیلہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں انہیں (یعنی ابو جمیلہ کو) ایک بچہ پڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر الزام عائد کر دیا (جب تحقیق کی گئی) تو اُن کے بارے میں اچھی تعریف بیان کی گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بچہ آزاد شمار ہوگا اور اس کی ولاء تمہیں ملے گی' اور اس کا خرچہ بیت المال میں سے ادا ہوگا۔

13841 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ تَمِيمٍ اَنَّهُ وَجَدَ لَقِيطًا، فَاَتٰى بِهِ اِلٰى عَلِيٍّ، فَاَلْحَقَهُ عَلِيٌّ عَلٰى مِئَةٍ

❊❊ ذہل بن اوس نے' تمیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہیں ایک بچہ پکڑا ہوا ملا' وہ اُسے لے کر حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ایک سو کے عوض میں ان کے ساتھ لاحق کر دیا۔

13842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي اللَّقِيطِ، قَالَا: هُوَ حُرٌّ

امام شعبی اور ابراہیم نخعی اس طرح ملنے والے بچے کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ آزاد شمار ہوگا۔

13843 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ عِنْدَ اللَّقِيطِ، ثُمَّ يُنْفِقُ عَلَيْهِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنْ نَفَقَتِهِ شَيْءٌ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ احْتُسِبَ بِهِ عَلَيْهِ

امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے کوئی بچہ پڑا ہوا ملتا ہے اور وہ شخص اس پر خرچ کرتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس نے اس بچے پر جو خرچ کیا ہے اس کا معاوضہ وصول نہیں کرے گا، بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے حوالے سے وہ ثواب کی امید رکھے گا۔

13844 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا، فَأَرَادَ أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ وَهُوَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَلْيُشْهِدْ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَحْتَسِبَ عَلَيْهِ، فَلَا يُشْهِدْ. قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: وَأَقُولُ أَنَا: لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَفْرِضَ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ

امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو کہیں پاتا ہے اور پھر اس پر یہ سوچ کر خرچ کرتا ہے کہ یہ اس کا قرض ہوگا، جو اس بچے کے ذمہ واجب الادا ہوگا، تو اسے چاہیے کہ اس بارے میں گواہ بنالے اور اگر وہ یہ ارادہ رکھتا ہو کہ اس سے ثواب حاصل کرے گا، تو پھر اس پر گواہ نہ بنائے۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ایسے شخص کو کچھ بھی نہیں ملے گا، البتہ اگر حاکم وقت اس کے لئے کچھ مقرر کر دے تو معاملہ مختلف ہے۔

13845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ امْرَأَةً الْتَقَطَتْ صَبِيًّا، فَأَنْفَقَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَتْ شُرَيْحًا تَطْلُبُ نَفَقَتَهَا، فَقَالَ: لَا نَفَقَةَ لَكِ، وَوَلَاؤُهُ لَكِ. قَالَ سُفْيَانُ فِي مِيرَاثِ اللَّقِيطِ: عَنْ أَصْحَابِهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ

حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون کو ایک بچہ پڑا ہوا ملا، اس خاتون نے اس پر خرچ کرنا شروع کر دیا، پھر وہ خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور اپنے خرچ کا مطالبہ کیا، تو قاضی شریح نے کہا: تمہیں خرچ نہیں ملے گا، اس کی ولاء تمہیں مل جائے گی۔

سفیان نے اس ملنے والے بچے کی وراثت کے بارے میں اپنے اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت المال میں جمع ہو جائے گی۔

13846 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّمَا وَلَدُ الزِّنَا الَّذِي

يُلْتَقَطُ اِمَّا حُرٌّ، وَاِمَّا عَبْدُ قَوْمٍ، فَلا يُسْتَرَقُّ حُرٌّ، وَلَا عَبْدُ قَوْمٍ آخَرِيْنَ، فَهُوَ يُنْكِرُ اَنْ يُسْتَرَقَّ . وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جو کہیں پڑا ہوا ملتا ہے یا تو وہ آزاد ہوگا' یا کسی قوم کا غلام ہوگا' تو آزاد شخص کو غلام نہیں بنایا جاسکتا' اور کسی دوسری قوم کے غلام کو اپنا غلام نہیں بنایا جاسکتا' گویا وہ اس طرح سے اِس بات کا انکار کررہے تھے کہ ایسے بچے کو غلام بنایا جائے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

13847 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَلَدِ الزِّنَا يُلْتَقَطُ؟ قَالَ: هُوَ حُرٌّ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَعْتَقَهُمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي خِلَافَتِهِ بِاَرْضِنَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اس بچے کے بارے میں یہ کہا ہے' جسے کہیں سے اٹھایا جاتا ہے کہ وہ آزاد شمار ہوگا

ابن جریج کہتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں ہمارے علاقے میں اس طرح کے بچوں کو آزاد قرار دیا تھا۔

13848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ رَجُلًا الْتَقَطَ وَلَدَ زِنًا، فَقَالَ عُمَرُ: اسْتَرْضِعْهُ وَلَكَ وَلَاؤُهُ، وَرَضَاعُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ

✵✵ عمرو بن دینار نے' ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص کو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ملا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلاؤ' اس کی ولاء تمہیں ملے گی' اور اس کی رضاعت کا خرچ بیت المال سے ادا کیا جائے گا۔

بَابُ مِيرَاثِ اللَّقِيطِ

باب: لقیط کی وراثت کا حکم

13849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الَّذِي يَدَّعِي الْوَلَدَ مِنَ الْاَمَةِ، اَوِ الْحُرَّةِ لَا يُنَازِعُهُ فِيهِ اَحَدٌ، قَالَا: لَا يَرِثُهُ، اِنَّهُ كَانَ سِفَاحًا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے اور طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' اس شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کسی کنیز یا آزاد عورت کے کسی بچے کا دعویٰ کرتا ہے' اور اس بارے میں اس کے خلاف کوئی فریق نہیں ہوتا' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ شخص اس کا وارث نہیں بنے گا' کیونکہ یہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ہے۔

13850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يَجُوْزُ دَعْوَاهُ وَلَدَ الزِّنَا فِي الْاِسْلَامِ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام میں اس شخص کا ولد الزنا کے بارے میں

دعویٰ درست نہیں ہوگا۔

13851 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَهَرَ بِامْرَاَةٍ حُرَّةٍ، اَوْ بِاَمَةِ قَوْمٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَّا يَرِثُ، وَلَا يُورَثُ

* * ابن جریج نے' عمرو بن شعیب کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص کسی آزاد عورت کے ساتھ' یا کسی کنیز کے ساتھ زنا کرتا ہے' تو اس کا پیدا ہونے والا بچہ' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ ہوگا' وہ بچہ نہ تو کسی کا وارث بنے گا اور نہ ہی کسی کو اس کا وارث بنایا جائے گا''۔

13852 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَهَرَ بِاَمَةِ قَوْمٍ، اَوْ زَنَى بِامْرَاَةٍ حُرَّةٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَّا يَرِثُ، وَلَا يُورَثُ

* * عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی قوم کی کنیز کے ساتھ زنا کرے' یا کسی آزاد عورت کے ساتھ زنا کرے' تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ شمار ہوگا' جو نہ وارث بنے گا' اور ہی اس کا وارث (اس کے ناجائز باپ کو) بنایا جائے گا''۔

13853 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ طَاوُسٍ: كَيْفَ كَانَ اَبُوكَ يَقُولُ: فِي وَلَدِ الزِّنَا يَعْتِقُهُ سَيِّدُهُ، ثُمَّ يَسْتَلْحِقُهُ اَبُوهُ، وَيُخَلِّي مَوَالِيَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَبِيهِ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: لَا يَرِثُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ایسے بچے کے بارے میں' آپ کے والد کیا کہتے ہیں' جسے اس کا آقا آزاد کر دیتا ہے' اور پھر اس کا باپ اسے اپنے ساتھ لاحق کر لیتا ہے' اور پھر اس کے اور اس کے باپ کے درمیان سے اس کے موالی ہٹ جاتے ہیں' انہوں نے جواب دیا: وہ یہ فرماتے تھے: وہ (پھر بھی) وارث نہیں بنے گا۔

13854 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: عَنْ وَلَدِ الزِّنَا وَلَدَتْهُ اَمَةٌ، فَاَعْتَقَهُ سَادَةُ الْاُمِّ، ثُمَّ اِنَّ اَبَاهُ اسْتَلْحَقَهُ، وَعَرَفَ مَوَالِيهِ اَنَّهُ ابْنُهُ، ثُمَّ مَاتَ، اَيَرِثُهُ اَبُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جسے کوئی کنیز جنم دے دیتی ہے' اور پھر اس بچے کی ماں کے آقا' اُس بچے کو آزاد قرار دے دیتے ہیں' تو اس بچے کا باپ اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے اس کے موالی جانتے ہیں کہ یہ اس کا بیٹا ہے' پھر وہ بچہ انتقال کر جاتا ہے' تو کیا اس کا باپ اس کا وارث بنے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

13855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوْ غَيْرِهٖ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے اپنی سند کے حوالے سے حسن بصری سے عطاء کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13856 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ عَرَفَ مَوَالِيهِ اَنَّهُ ابْنُهُ فَخَاصَمُوهُ فِي مِيرَاثِهٖ قَالَ: يَرِثُهُ اَبُوهُ اِذَا عَرَفُوا اَنَّهُ ابْنُهُ، وَلٰكِنْ اِنْ اَنْكَرُوا اَنَّهُ ابْنُهُ كَانَ مِيرَاثُهُ لَهُمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس کے موالی پہچان لیتے ہیں کہ یہ اس کا بیٹا ہے اور وہ اس کی وراثت سے کے بارے میں اس سے جھگڑا کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اس کا باپ اس کا وارث بنے گا' جب وہ لوگ یہ بات جان لیں گے کہ یہ اُس کا بیٹا ہے' لیکن اگر وہ لوگ اِس بات کا انکار کر دیتے ہیں کہ یہ اُس کا بیٹا ہے' تو اب اس کی وراثت ان لوگوں کو ملے گی۔

13857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سُفْيَانُ: فِي مِيرَاثِ اللَّقِيطِ عَنْ اَصْحَابِهٖ: اَنَّهُ قَالَ: فِي بَيْتِ الْمَالِ

٭٭ سفیان نے ''لقیط'' کی وراثت کے بارے میں' اپنے اصحاب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ بیت المال میں جمع ہو گی۔

بَابُ شَرِّ الثَّلَاثَةِ

باب: تین افراد میں' سب سے بُرا

13858 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَقُولُ: فِي مَعَادِ وَلَدِ الزِّنَا قَوْلًا شَدِيدًا

٭٭ ابن جریج اور معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: اُن کے والد' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے انجام کے بارے میں' سخت کلمات فرمایا کرتے تھے۔

13859 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ لِوَالِدَيْهِ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا وَلَدُ زِنًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''والدین کا نافرمان شخص' مستقل شراب پینے والا شخص' احسان جتانے والا شخص' اور زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

13860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَتْ اِذَا قِيلَ لَهَا: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ، عَابَتْ ذٰلِكَ، وَقَالَتْ: " مَا عَلَيْهِ مِنْ وِزْرِ اَبَوَيْهِ، قَالَ اللّٰهُ: (لَا تَزِرُ) (الأنعام: 164) وَازِرَةٌ وِزْرَ

اُخْرٰی "

✲✲ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان سے یہ بات کہی گئی: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ تینوں افراد میں سے سب سے برا ہوتا ہے تو انہوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا: اس کے ماں باپ کا گناہ اُس پر نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

13861 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " مَا عَلَيْهِ مِنْ وِزْرِ اَبَوَيْهِ، قَالَ اللّٰهُ: (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی) (الأنعام: **164**) "

✲✲ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس بچے پر اس کے ماں باپ کا بوجھ نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بوجھ اٹھانے والا' کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔

13862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلٰى وَلَدِ زِنًا، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ

✲✲ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے' جنہوں نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ ادا کی' کسی نے اُن سے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو اُس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی' اور یہ کہا ہے: یہ تین افراد میں سے' سب سے برا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تین افراد میں سے' سب سے بہتر ہے۔

13863 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَازِمٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ لِلابْنِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ فرماتے ہیں: یہ تین افراد میں زیادہ بہتر ہے' انہوں نے بچے کے بارے میں یہ بات کہی۔

13864 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: كَانَ اَبُو وَلَدِ زِنًا قَدْ عُرِفَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ اَنْ يَمُرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: هُوَ رَجُلُ سُوءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ لِلابِ، فَحَوَّلَهُ النَّاسُ فَقَالُوا: الْوَلَدُ هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ

✲✲ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے باپ کی شناخت ہوگئی' وہ اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرتا تھا' تو لوگ کہتے تھے: یہ برا آدمی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تین میں سب سے بہتر ہے انہوں نے باپ کے بارے میں یہ کہا' تو لوگوں نے اس چیز کو الٹا کر کے یہ کہہ دیا: کہ بچہ تین میں سب سے برا ہوتا ہے۔

13865 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا تَجُوْزُ دَعْوَةٌ لِوَلَدِ الزِّنَا فِي الْإِسْلَامِ

✸✸ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام میں' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں دعویٰ کرنا درست نہیں ہے۔

13866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الرَّبَعِيُّ قَالَ: وَكَانَ عِنْدَنَا مِثْلُ وَهْبٍ عِنْدَكُمْ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّهُ قَرَاَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: اَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلٰى سَبْعَةٍ، فَخَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَجَعَلَهَا اِلٰى خَمْسَةِ آبَاءٍ

✸✸ خالد ربعی بیان کرتے ہیں: بعض کتابوں میں یہ بات تحریر ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ' سات (دن) تک جنت میں داخل نہیں ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ اس امت سے تخفیف کرے گا' تو اسے اس کے پانچ آباء کے ساتھ ملادے گا۔

13867 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ: لَاَنْ اَحْمِلَ عَلٰى نَعْلَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں' میں جوتوں اٹھاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کروں۔

بَابُ عَتَاقَةِ وَلَدِ الزِّنَا

باب: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کرنا

13868 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ: يَاْمُرُ بِعَتَاقَتِهِ، وَكَفَالَتِهِ - يَعْنِي وَلَدَ الزِّنَا -

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ایسے بچے کو آزاد کرنے اور اس کی کفالت کرنے کا حکم دیتے تھے' ان کی مراد زنا کے نتیجے میں پیدا ہوانے والا بچہ ہے۔

13869 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ مُوسَى بْنِ مِينَاءَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُمَّ صَالِحٍ بِنْتَ عَلْقَمَةَ بْنِ الْمُرْتَفِعِ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ عِتْقِ اَوْلَادِ الزِّنَا؟ فَقَالَتْ: اَعْتِقُوْهُمْ وَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِمْ.

✸✸ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: زبیر بن موسیٰ نے انہیں یہ بات بتائی: ام صالح بنت علقمہ نے یہ بات بتائی: اس خاتون نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

13870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُوسَى، عَنْ اُمِّ

حَكِيمِ بِنْتِ طَارِقٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

13871 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، اَيْضًا، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: كَانَ يُوصِي بِاَوْلَادِ الزِّنَا خَيْرًا

❊❊ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتے تھے۔

13872 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ يَعْتِقُ وَلَدَ الزِّنَا يَتَطَوَّعُ بِهِ

❊❊ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو نفلی طور پر آزاد کر دیتے تھے۔

13873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَعْتَقَ وَلَدَ الزِّنَا، وَاُمَّهُ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے اور اس کی ماں کو آزاد کر دیتے تھے۔

13874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: اَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ وَلَدَ زِنًا وَاُمَّهُ

❊❊ سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے اور اس کی ماں کو آزاد کر دیا تھا۔

13875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي اَوْلَادِ الزِّنَا: اَعْتِقُوهُمْ وَاَحْسِنُوا اِلَيْهِمْ

❊❊ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: تم انہیں آزاد کر دو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

13876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ بَغِيًّا وَابْنَهَا

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک فاحشہ (کنیز) اور اس کے بیٹے کو آزاد کر دیا تھا۔

13877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي وَلَدِ الزِّنَا قَالَ: لَا يَعْتِقُهُ، وَلَا يَشْتَرِيهِ، وَلَا يَاْكُلُ ثَمَنَهُ

** لیث نے' مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی اسے آزاد نہیں کرے گا اور اسے نہیں خریدا گا' اور اس کی قیمت نہیں کھائے گا۔

13878 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ رَجُلًا، حَدَّثَهُ، اَنَّ مَوْلَاةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا جَارِيَةً، وَاَنَّ تِلْكَ الْجَارِيَةَ وَلَدَتْ مِنَ الزِّنَا، فَسَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِتْقِ وَلَدِهَا ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكِ اَنْ تَصَدَّقِي بِصَدَقَةٍ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تُعْتِقِيهَا

** یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ کی ایک کنیز نے انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک کنیز دی' وہ کنیز زنا کے نتیجے میں پیدا ہوئی تھی' اس خاتون نے اس کے بچوں کو آزاد کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تم کوئی چیز صدقہ کر دو! تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم اسے آزاد کرو۔

13879 - اقوالِ تابعین: قَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يُجِيزُ شَهَادَةَ وَلَدِ الزِّنَا

** یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

13880 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّ نَافِعًا قَالَ: اَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ وَلَدَ زِنًا

** ابن جریج نے' عبدالکریم کے حوالے سے' نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو آزاد کر دیا تھا۔

13881 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَكْرِمْهُ، وَاَحْسِنْ اِلَيْهِ - يَعْنِي وَلَدَ الزِّنَا -

** ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی عزت افزائی کرو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' یعنی انہوں نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں یہ فرمایا۔

13882 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي اَوْلَادِ الزِّنَا: اَعْتِقُوهُمْ، وَاَحْسِنُوا اِلَيْهِمْ

** سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: انہیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

بَابُ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

باب: بڑی عمر کے بچے کی رضاعت

13883 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُسْاَلُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: سَقَتْنِي امْرَاَةٌ مِنْ لَبَنِهَا بَعْدَ مَا كُنْتُ رَجُلًا كَبِيرًا اَاَنْكِحُهَا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: وَذٰلِكَ رَاْيُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتْ عَائِشَةُ: تَاْمُرُ بِذٰلِكَ بَنَاتِ اَخِيهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا: ایک شخص نے ان سے کہا: مجھے ایک عورت نے اپنا دودھ پلا دیا' حالانکہ میں اس وقت بڑی عمر کا شخص ہو چکا تھا' کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

(ابن جریج کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا یہ آپ کی اپنی رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بھتیجیوں کو اس بات کی ہدایت کر دیتی تھیں (کہ وہ بڑی عمر کی بچے کو دودھ پلائیں اور اس سے رضاعت ثابت ہو جائے)۔

13884 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا، وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالَ، وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: فَمَكَثْتُ سَنَةً اَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا اُحَدِّثُ بِهِ رَهْبَةً لَهُ، ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ؟ فَقَالَ: حَدِّثْ بِهِ عَنِّي اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِي بِهِ

٭٭ قاسم بن محمد بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: سیدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! (میرے شوہر) ابوحذیفہ کا غلام' سالم' ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا تھا' اب وہ بڑا ہو گیا ہے' اور اسے اُن چیزوں کی سمجھ آ رہی ہے' جو بڑے لوگوں کو سمجھ ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو! وہ تمہارے لئے حرام ہو جائے گا۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے تک ٹھہرا رہا' میں اس اندیشے کے تحت اس حدیث کو بیان نہیں کرتا تھا' پھر میری ملاقات قاسم بن محمد سے ہوئی' تو میں نے کہا: آپ نے مجھے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے' جو میں نے بعد میں کبھی بیان نہیں کی' انہوں نے فرمایا: وہ کون سی ہے؟ میں نے انہیں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے میرے حوالے سے بیان کرو کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا۔

13885 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ

بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا كَانَ يُدْعَى لِأَبِي حُذَيْفَةَ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب: 5) وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا فُضُلٌ، وَنَحْنُ فِي مَنْزِلٍ ضَيِّقٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِي سَالِمًا تَحْرُمِي عَلَيْهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدْرِي لَعَلَّ هَذِهِ كَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ خَاصَّةً. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُفْتِي بِأَنَّهُ يَحْرُمُ الرَّضَاعُ بَعْدَ الْفِصَالِ حَتَّى مَاتَتْ

✲✲ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: سالم کو ابوحذیفہ کی نسبت سے بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات نازل کی ہے:

''ان بچوں کو اُن کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ''

وہ پہلے میرے پاس آجایا کرتا تھا' اور میں نے اس وقت چادر وغیرہ نہیں لی ہوئی ہوتی تھی' ہم ایک چھوٹے سے گھر میں رہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سالم کو دودھ پلادو! وہ تمہارے لئے حرام ہوجائے گا۔

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے یہ بات بیان کی ہے: ہمیں نہیں معلوم! شاید یہ رخصت خاص طور پر سالم کے لئے ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فتویٰ دیتی ہیں کہ دودھ چھڑانے کے بعد بھی رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہوجاتی ہے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرتے دم تک اسی بات کی قائل رہی تھیں۔

13886 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ بَدْرِيًّا، وَكَانَ قَدْ تَبَنَّى سَالِمًا الَّذِي يُقَالُ لَهُ: سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَأَنْكَحَ أَبُو حُذَيْفَةَ سَالِمًا، وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ ابْنُهُ، ابْنَةَ أَخِيهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهِيَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مَا أَنْزَلَ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ) (الأحزاب: 5) الْآيَةَ. رُدَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ أُولَئِكَ إِلَى أَبِيهِ، فَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ أَبُوهُ رُدَّ إِلَى مَوَالِيهِ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا نَرَى أَنَّ سَالِمًا وُلِدَ، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ، وَأَنَا فُضُلٌ، وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ فَمَاذَا تَرَى؟ - قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقَالَ لَهَا فِيمَا بَلَغَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ -: أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَتَحْرُمُ بِلَبَنِهَا، وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَأَخَذَتْ

13885-صحيح البخاري - كتاب المغازي' باب شهود الملائكة بدرا - حديث:3797' صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه - حديث:4274' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب النكاح' حديث:2622' سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في رضاعة الكبير - حديث:2224' سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب فيمن حرم به - حديث:1777' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب رضاع الكبير - حديث:1939' السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' رضاع الكبير - حديث:5328

بِذٰلِكَ عَائِشَةُ، فِيْمَنْ كَانَتْ تُرِيدُ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، فَكَانَتْ تَاْمُرُ اُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ اَبِى بَكْرٍ، وَبَنَاتَ اَخِيهَا يُرْضِعْنَ لَهَا مَنْ اَحَبَّتْ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، وَاَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ قُلْنَ: وَاللّٰهِ مَا نَرَى الَّذِى اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ سَهْلَةَ اِلَّا رُخْصَةً فِى رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَّحْدَهٗ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کوغزوہ بدر میں شرک کا شرف حاصل ہے انہوں نے سالم کومنہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا‘ جسے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کہا جاتا ہے‘ یہ بالکل اسی طرح تھا‘ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کومنہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا‘ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہی سالم رضی اللہ عنہ کی شادی کروائی تھی‘ وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ اُن کا بیٹا ہے‘ انہوں نے اس کی شادی اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے کروائی تھی‘ جو ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں‘ اور اس وقت قریش سے تعلق رکھنے والی معزز ترین بیوہ (یا طلاق یافتہ) خاتون تھیں‘ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

”تم ان بچوں کو اُن کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ“

تو اس طرح کے ہر ایک بچے کی نسبت اُس کے حقیقی باپ کی طرف کی جانے لگی اور اگر کسی بچے کے باپ کے بارے میں پتہ نہ چلا‘ تو اس کی نسبت اس کے آقا کی طرف کی جانے لگی۔

سیّدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا‘ جو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں‘ اور ان کا تعلق بنو عامر بن لؤی سے ہے‘ ایک دن وہ تشریف لائیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بچہ ہی سمجھتے تھے‘ یہ پہلے میرے پاس آجاتا تھا‘ جبکہ میں نے چادر وغیرہ نہیں لی ہوتی تھی‘ ہمارا صرف ایک ہی گھر ہے‘ تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

زہری بیان کرتے ہیں: ہم تک جو روایت پہنچی ہے‘ اس کے مطابق تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے یہ فرمایا: تم اسے پانچ گھونٹ دودھ پلا دو‘ باقی اللہ بہتر جانتا ہے‘ تو اس طرح وہ اس خاتون کے دودھ کے ذریعے حرام ہو گیا اور وہ خاتون اس بچے کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھتی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی سے یہ حکم حاصل کیا کہ جس لڑکے کے بارے میں وہ یہ چاہتی تھیں کہ وہ ان کے ہاں آسکے‘ تو وہ سیّدہ اُمّ کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو‘ یا اپنی بھتیجیوں کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ اسے دودھ پلا دیں۔

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج نے اس بات کا انکار کیا کہ اس نوعیت کی رضاعت کے ذریعے کوئی اُن کے ہاں آئے‘ اُن ازواج کا یہ کہنا تھا: اللہ کی قسم! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ”سہلہ بنت سہیل“ کو اس بات کی اجازت دی تھی‘ جو صرف ”سالم“ کے بارے میں تھی۔

13887 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ، وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَ هُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ) (الأحزاب: 5) فَرُدُّوا اِلَى آبَائِهِمْ، وَمَنْ لَمْ يُعْرَفْ لَهُ اَبٌ، فَمَوْلًى وَاَخٌ فِي الدِّينِ، فَجَاءَ تْ سَهْلَةُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا يَاْوِي مَعِي، وَمَعَ اَبِي حُذَيْفَةَ وَيَرَانِي فُضُلًا، وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ مَا عَلِمْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ

✻✻ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا' جو ایک انصاری خاتون کا غلام تھا' یہ بالکل اسی طرح تھا' جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا' زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی کو منہ بولا بیٹا بنالیتا تھا' تو اس لڑکے کو اس آدمی کے بیٹے کے طور پر ہی بلایا جاتا تھا اور وہ لڑکا اس شخص کا وارث بنتا تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''تم ان بچوں کو اُن کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ مطابق ہے اور اگر تمہیں ان کے حقیقی باپوں کے بارے میں علم نہ ہو' تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں''۔

تو اس طرح کے تمام بچوں کی نسبت' اُن کے حقیقی باپ کی طرف کی جانے لگی' جس کے باپ کے بارے میں پتہ نہیں تھا تو اسے دینی بھائی اور ساتھی قرار دیا گیا۔

ایک مرتبہ سیّدہ سہلہ رضی اللہ عنہا آئیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا ہی سمجھتے ہیں' وہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اور حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی رہتا ہے اور وہ مجھے چادر کے بغیر بھی دیکھ لیتا ہے' اب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ حکم نازل کردیا ہے' جس سے آپ واقف ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پانچ مرتبہ دودھ پلاؤ۔

(راوی کہتے ہیں:) تو وہ ان کے رضاعی بیٹے کی مانند ہوگیا۔

13888 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ، مَوْلَى الْاَشْجَعِيِّ اَخْبَرَهُ، وَمُجَاهِدٌ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ عَلِيًّا، فَقَالَ: اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً قَدْ سَقَتْنِي مِنْ لَبَنِهَا، وَاَنَا كَبِيرٌ تَدَاوَيْتُ، قَالَ عَلِيٌّ: لَا تَنْكِحْهَا وَنَهَاهُ عَنْهَا.

وَاَنَّهُ قَالَ عَنْ عَلِيٍّ اَيْضًا كَانَ يَقُولُ: سَقَتْهُ امْرَاَتُهُ مِنْ لَبَنِ سُرِّيَّتِهِ - اَوْ سُرِّيَّتِهِ - مِنْ لَبَنِ امْرَاَتِهِ لِتُحَرِّمَهَا عَلَيْهِ فَلَا يُحَرِّمُهَا ذٰلِكَ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: انہوں نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسی خاتون کے ساتھ شادی کرلوں جس نے مجھے اپنا دودھ پلایا ہوا ہے' حالانکہ میں اس وقت بڑی عمر کا شخص تھا اور میں نے دوا کے طور پر وہ دودھ پیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس عورت کے ساتھ نکاح نہ کرنا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ایسا کرنے سے منع کردیا۔

ان کے والد نے‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اس شخص کو اس کی بیوی نے اس کی کنیز کا دودھ پلایا تھا‘ یا اس کی کنیز نے اس کی بیوی کا دودھ پلایا تھا‘ تا کہ وہ عورت اس شخص کے لیے حرام ہو جائے‘ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اس کے لئے حرام قرار نہیں دیا۔

13889 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ: " جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِیْ اَرْضَعَتْ سُرِّیَّتِیْ لِتُحَرِّمَهَا عَلَیَّ، فَاَمَرَ عُمَرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُجْلَدَ، وَاَنْ یَاْتِیَ سُرِّیَّتَهٗ بَعْدَ الرَّضَاعِ "

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری بیوی نے میری کنیز کو دودھ پلا دیا ہے‘ تا کہ وہ کنیز میرے لئے حرام ہو جائے‘ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس عورت کو کوڑے لگائے گئے اور وہ شخص اس رضاعت کے بعد بھی اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا تھا۔

13890 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً اَرْضَعَتْ جَارِیَةً لِزَوْجِهَا لِتُحَرِّمَهَا عَلَیْهِ، فَاَتٰی عُمَرُ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَمَا رَجَعْتَ، فَاَوْجَعْتَ ظَهْرَ امْرَاَتِكَ وَوَاقَعْتَ جَارِیَتَكَ

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک عورت نے اپنے شوہر کی کنیز کو دودھ پلا دیا‘ تا کہ وہ کنیز اس کے شوہر کے لئے حرام ہو جائے‘ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہ بات اُن کے سامنے ذکر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ جب تم واپس جاؤ‘ تو اپنی بیوی کی پٹائی کرنا اور اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لینا۔

13891 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِیْ قَالَتْ: خَفِّفْ عَنِّیْ مِنْ لَبَنِیْ. فَقَالَ: اَخْشٰی اَنْ یُحَرِّمَكِ عَلَیَّ، فَقَالَتْ: لَا. فَخَفَّفَ عَنْهَا، وَلَمْ یُدْخِلْ بَطْنَهٗ، وَقَدْ وَجَدَ حَلَاوَتَهٗ فِیْ حَلْقِهٖ، فَقَالَتْ: اعْرِفْ فَقَدْ حَرُمْتُ عَلَیْكَ. فَقَالَ عُمَرُ: هِیَ امْرَاَتُكَ فَاضْرِبْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا: میری بیوی نے یہ کہا: میرے دودھ کو کچھ کم کر دو! اس شخص نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح تم میرے لئے حرام ہو جاؤ گی‘ اس عورت نے کہا: نہیں ہوؤں گی‘ اس مرد نے اس کا دودھ کم کر دیا‘ لیکن وہ دودھ اس مرد کے پیٹ تک نہیں گیا‘ البتہ اس نے اپنے حلق میں اس کی حلاوت محسوس کی‘ تو اس عورت نے کہا: اب تم یہ بات جان لو کہ میں تمہارے لئے حرام ہو گئی ہوں (جب یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری بیوی ہے‘ تم اس کی پٹائی کرو۔

13892 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِیْ حَارِثَةَ کَانَتْ

لَهُ وَلِيدَةٌ يَطَؤُهَا، فَخَرَجَ يَوْمًا يُصَلِّي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرْضَعَتِ امْرَأَتُهُ وَلِيدَتَهُ، وَأَكْرَهَتْهَا، فَحُدِّثَ ذٰلِكَ عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَتَرْجِعَنَّ إِلَى وَلِيدَتِكَ فَلْتَطَأَنَّهَا، وَلَتُوجِعَنَّ ظَهْرَ امْرَأَتِكَ وَاسْمُهُ عِيسَى بْنُ حَزْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: انصار میں سے بنو حارثہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: اس کی ایک کنیز تھی جس کے ساتھ وہ صحبت کیا کرتا تھا ایک دن وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے گیا تو اس شخص کی بیوی نے اس کی کنیز کو دودھ پلا دیا اس نے زبردستی اس کنیز کے ساتھ ایسا کیا تھا اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یعنی اس شخص سے فرمایا:) تم واپس جا کر اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرنا اور اپنی بیوی کی پٹائی کرنا اس شخص کا نام عیسیٰ بن حزم بن عمرو بن زید بن حارثہ تھا۔

13893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَرْسَلْتُ إِلَى عَطَاءٍ إِنْسَانًا فِي سَعُوطِ اللَّبَنِ الصَّغِيرِ وَكَحْلِهِ بِهِ أَيُحَرِّمُ؟ قَالَ: مَا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُحَرِّمُ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کی طرف ایک شخص کو بھیجا جس نے ان سے کمسنی میں ناک کے ذریعے دودھ چڑھانے یا آنکھ میں دودھ ڈالنے کے بارے میں دریافت کیا: کیا اس طرح حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے ایسی کوئی روایت نہیں سنی کہ اس طرح حرمت ثابت ہو جاتی ہو۔

13894 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ سَعُوطٍ، أَوْ وَجُورٍ، أَوْ رَضَاعٍ يُرْضَعُ قَبْلَ الْحَوْلَيْنِ، فَهُوَ يُحَرِّمُ، وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ، فَلَا يُحَرِّمُ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَى هٰذَا

❋❋ سلیمان شیبانی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ناک کے ذریعے چڑھانا یا منہ میں (دوا کی طرح) ٹپکانا یا دودھ پینا اگر یہ دو سال سے پہلے ہو تو اس سے رضاعت اور حرمت ثابت ہو جائے گی اور اگر دو سال کے بعد ہو تو پھر یہ حرمت کو ثابت نہیں کرے گا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

13895 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: إِنَّهَا كَانَتْ مَعِي امْرَأَتِي، فَحُصِرَ لَبَنُهَا فِي ثَدْيِهَا، فَجَعَلْتُ أَمَصُّهُ ثُمَّ أَمُجُّهُ، فَأَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ. قَالَ: فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: مَا أَفْتَيْتَ هٰذَا، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي أَفْتَاهُ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَأَخَذَ بِيَدِ الرَّجُلِ: أَرَضِيعًا تَرَى هٰذَا إِنَّمَا الرَّضَاعُ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا كَانَ هٰذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ "

❋❋ ابوعطیہ وادعی بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک مرتبہ میری بیوی

میرے ساتھ تھی اس کی چھاتی میں دودھ زیادہ ہوگیا' تو میں نے اسے چوسنا شروع کیا پھر میں نے اس کا گھونٹ نگل لیا' میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ فرمایا: تمہاری بیوی تمہارے لئے حرام ہوگئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُن کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے' یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: تم نے اسے کیا فتویٰ دیا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا' جو انہوں نے اسے فتویٰ دیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کیا تمہیں یہ دودھ پیتا بچہ نظر آتا ہے؟ رضاعت وہ ہوتی ہے' جو گوشت اور خون کی نشوونما کرتی ہے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں' اُس وقت تک مسئلہ دریافت نہ کرنا' جب تک یہ بڑے عالم (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمہارے درمیان موجود ہیں۔

13896 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: وَاللّٰهِ لَا أُفْتِيكُمْ مَا كَانَ بِهَا

✳✳ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا:) اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کو فتویٰ نہیں دوں گا' خواہ جو بھی مسئلہ ہو۔

بَابٌ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ

باب: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی

13897 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ

✳✳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13898 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِمَعْمَرٍ: "إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَى

✳✳ نزال نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں معمر سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا ہے: اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی روایت نہیں پہنچی ہے؟ تو معمر نے جواب دیا: جی ہاں!

13899 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِمَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمِينَ لِوَلَدٍ مَعَ يَمِينِ وَالِدٍ، وَلَا يَمِينَ لِزَوْجَةٍ مَعَ يَمِينِ زَوْجٍ، وَلَا يَمِينَ لِمَمْلُوكٍ مَعَ يَمِينِ مَالِكٍ، وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةٍ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عَتَاقَةَ قَبْلَ مِلْكٍ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ، وَلَا مُوَاصَلَةَ فِي الصِّيَامِ،

وَلَا يُتْمَ بَعْدَ حُلُمٍ، وَلَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ، وَلَا تَعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''باپ کی قسم کے ہمراہ' بیٹے کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' شوہر کی قسم کے ہمراہ بیوی کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی مالک کی قسم کے ہمراہ' غلام کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' قطع رحمی کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' گناہ کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی' مالک ہونے سے پہلے آزاد نہیں کیا جاسکتا' رات تک خاموشی اختیار کرنے (چپ کے روزے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے' مسلسل (نفلی) روزے رکھنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے' بالغ ہوجانے کے بعد یتیمی ثابت نہیں ہوتی' دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی' اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار نہیں کی جاسکتی' اور فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی''

13900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَوِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ، الْحَوْلَيْنِ

✵✵ زہری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' یا شاید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد' یعنی دوسال بعد' رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِصَالِ سَنَتَيْنِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد' یعنی دوسال بعد' رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ

✵✵ عمرو بن دینار نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13903 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: رضاعت صرف وہ ہوتی ہے جو دوسال کے اندر ہو۔

13904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا اَعْلَمُ الرَّضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے علم کے مطابق رضاعت صرف وہ ہوتی ہے جو کم سنی میں ہو۔

13905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا رَضَاعَ اِلَّا لِمَنْ اُرْضِعَ فِی الصِّغَرِ، وَلَا رَضَاعَةَ لِكَبِيرٍ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت صرف وہ معتبر ہوتی ہے جو کم سنی میں دودھ پلایا گیا ہو بڑی عمر کے بچے کو دودھ پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13906 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا نَعْلَمُ الرَّضَاعَ، اِلَّا مَا اُرْضِعَ فِی الصِّغَرِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق رضاعت صرف وہ ہے جو کمسنی میں دودھ پلایا گیا ہو۔

13907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِی الْمَهْدِ

٭٭ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت صرف وہ ہوتی ہے جو جھولے میں ہو (یعنی کمسنی میں ہو)۔

13908 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالُوا: لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ

٭٭ معمر نے حسن بصری زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

13909 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: الرَّضَاعُ بَعْدَ الْفِطَامِ، مِثْلُ الْمَاءِ الْجَارِی يَشْرَبُهُ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت کی مثال یوں ہے کہ جیسے بہتے ہوئے پانی کو کوئی شخص پی لے (تو اس سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا)۔

بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الرَّضَاعِ

باب: تھوڑی سی رضاعت کا حکم

13910 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّهُ اسْتَفْتَى اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: لَا يُحَرِّمُ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ

٭٭ عروہ نے حجاج بن حجاج اسلمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ

دریافت کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حرمت صرف اس وقت ثابت ہوتی ہے' جب وہ (یعنی رضاعت) آنتوں کو کھول دے۔

13911 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: يُحَرِّمُ مِنْهَا مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرُ: لَمَّا بَلَغَهُ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ يَأْثِرُ عَنْ عَائِشَةَ فِي الرَّضَاعِ اَنَّهُ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ مِنْهَا دُوْنَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ قَالَ: " اَللّٰهُ خَيْرٌ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ) (النساء: 23) وَلَمْ يَقُلْ رَضْعَةً وَلَا رَضْعَتَيْنِ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہو جاتی ہے' خواہ وہ کم ہو' یا زیادہ ہو۔

ابن عمر نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب ان تک یہ روایت پہنچی کہ ابن زبیر کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رضاعت کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے' کہ انہوں (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہے: سات مرتبہ دودھ پلانے سے کم کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی' تو انہوں (یعنی عطاء) نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور تمہارے رضاعی بھائی''

اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو مرتبہ کی رضاعت کا ذکر نہیں کیا۔

13912 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا يُحَرِّمُ دُوْنَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ

✵✵ زہری نے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: پانچ مرتبہ سے کم رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

13913 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، ثُمَّ صِرْنَ اِلٰى خَمْسٍ

✵✵ عمرہ نے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: قرآن میں پہلے دس مرتبہ کی رضاعت کا حکم نازل ہوا تھا' پھر اس کا حکم پانچ کی طرف کر دیا گیا۔

13914 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضَعَاتٌ مَعْلُومَاتٌ قَالَ: ثُمَّ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ قَلِيلُهُ، وَكَثِيرُهُ يُحَرِّمُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج متعین رضاعت کی قائل تھیں' وہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد اس موقف کو ترک کر دیا گیا' (اب یہ فتویٰ ہے:) رضاعت تھوڑی ہو' یا زیادہ ہو' حرمت

کو ثابت کر دیتی ہے۔

13915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَرْضَعْنَ الْكَبِيرَ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَكَانَ ذٰلِكَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَلِسَائِرِ النَّاسِ لَا يَكُونُ اِلَّا مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ

✵✵ معمر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی ازواج (صرف سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس بات کی قائل تھیں' جیسا کہ سابقہ روایات میں یہ بات مذکور ہے) اس بات کی قائل تھیں: اگر کسی بڑے عمر کے بچے کو (ان کی کوئی بھانجی یا بھتیجی) دودھ پلا دے' تو وہ اُن کے ہاں آسکتا ہے' لیکن یہ حکم نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے ساتھ خاص تھا' باقی لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ صرف وہی رضاعت معتبر ہوگی' جو بچپنے میں ہو۔

13916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ لَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ دُونَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ صَارَ ذٰلِكَ اِلَى خَمْسٍ، فَقَالَ طَاوُسٌ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَحَدَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرٌ جَاءَ التَّحْرِيمُ، الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ

✵✵ عبدالکریم نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: اگر سات مرتبہ سے کم رضاعت ہو' تو اس کے ذریعے حرمت ثابت نہیں ہوتی' پھر یہ حکم پانچ کی طرف آ گیا' تو طاؤس نے جواب دیا: پہلے ایسا ہوتا تھا' لیکن اس کے بعد نیا حکم آ گیا ہے اور حرمت کا حکم آ گیا اور (وہ یہ ہے کہ) ایک ہی مرتبہ کی رضاعت حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

13917 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ

✵✵ عبدالکریم ابوامیہ نے طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک مرتبہ کی رضاعت بھی حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

13918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ: تُحَرِّمُ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ. قُلْتُ: هِيَ الْمَصَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک مرتبہ کی رضاعت بھی حرمت ثابت کر دیتی ہے' میں نے دریافت کیا: خواہ وہ چسکی ہو' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

13919 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ سَاَلَهُ رَجُلٌ، اَتُحَرِّمُ رَضْعَةٌ اَوْ رَضْعَتَانِ؟ فَقَالَ: مَا نَعْلَمُ الْاُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اِلَّا حَرَامًا، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَزْعُمُ اَنَّهُ لَا تُحَرِّمُ رَضْعَةٌ، وَلَا رَضْعَتَانِ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَضَاءُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' ایک شخص نے ان سے سوال کیا: کیا ایک یا دو رضاعتیں حرمت کو ثابت کر دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں اس بات کا علم ہے کہ رضاعی بہن حرام ہوتی ہے' ایک شخص نے کہا: امیرالمومنین! اس بات کے قائل ہیں' اس شخص کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے' کہ ایک یا دو رضاعتیں حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ' تمہارے فیصلے سے اور امیرالمؤمنین کے فیصلے سے بہتر ہے۔

13920 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ

** عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

13921 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: اَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَبِيٍّ شَرِبَ قَلِيلًا مِنْ لَبَنِ امْرَاَةٍ؟ فَقَالَ لِي عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ، تَقُولُ: لَا يُحَرِّمُ دُونَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ، اَوْ خَمْسٍ. قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، فَسَاَلْتُهُ قَالَ: لَا اَقُولُ قَوْلَ عَائِشَةَ، وَلَا اَقُولُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلٰكِنْ لَوْ دَخَلَتْ بَطْنَهُ قَطْرَةٌ بَعْدَ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّهَا دَخَلَتْ بَطْنَهُ حَرُمَ "

** ابراہیم بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور ان سے ایسے بچے کے بارے میں دریافت کیا جو کسی عورت کا دودھ تھوڑا سا پی لیتا ہے' تو عروہ نے بتایا: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: سات یا پانچ مرتب سے کم کی رضاعت' حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں سعید بن مسیّب کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ نہیں دیتا' اور نہ ہی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں' (بلکہ میں یہ کہتا ہوں:) اگر بچے کے پیٹ میں دودھ کا ایک قطرہ بھی چلا جائے' تو جب یہ پتہ چل گیا کہ قطرہ اس کے پیٹ کے اندر چلا گیا ہے' تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

13922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَالْمَصَّتَانِ. يَرْوِي ابْنُ الزُّبَيْرِ ذٰلِكَ، عَنْ عَائِشَةَ

** ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: ایک چسکی یا دو چسکیاں حرمت ثابت نہیں کرتی ہیں' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ بات سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

13923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالُوا فِي الرَّضَاعِ: قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ سَوَاءٌ

** معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ سب حضرات رضاعت

کے بارے میں یہ کہتے ہیں: اس بارے میں تھوڑی یا زیادہ مقدار برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

13924 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَا فِي الرَّضَاعِ: يُحَرِّمُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ. فَحَدَّثْتُ مَعْمَرًا، فَقَالَ: صَدَقَ

✵✵ لیث نے' مجاہد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات رضاعت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس کی تھوڑی یا زیادہ مقدار' حرمت کو ثابت کر دیتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو سنائی' تو انہوں نے کہا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

13925 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ حَدَّثَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَلَا الْمَصَّتَانِ

✵✵ عروہ نے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: رضاعت کی ایک چسکی حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہے اور نہ ہی دو چسکیاں (حرمت کو) ثابت کرتی ہیں۔

13926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ، اَنَّ امْرَاَةً طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً اُخْرَى، فَزَعَمَ اَنَّ امْرَاَتَهُ اَرْضَعَتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا لَا تُحَرِّمُ الْمَلْجَةُ، وَلَا الْمَلْجَتَانِ

✵✵ عبداللہ بن حارث نے سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی' پھر اس آدمی نے دوسری عورت کے ساتھ شادی کر لی' پھر اس شخص نے بتایا کہ اس کی بیوی نے' اس کی دوسری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں۔

13927 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَمَرَتْ اُمَّ كُلْثُومٍ، اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا،

13925-صحيح مسلم - كتاب الرضاع، باب في المصة والمصتين - حديث:2706'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله، باب الخبر الدال على تحريم النكاح بأقل ما يقع عليه اسم - حديث:3569' صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع، ذكر خبر أوهم من لم يحكم صناعة الأخبار - حديث:4287'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح، باب كم رضعة تحرم - حديث:2218'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح، باب هل يحرم ما دون خمس رضعات - حديث:1779' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح، باب لا تحرم المصة ولا المصتان - حديث:1937'السنن للنسائي - كتاب النكاح، القدر الذي يحرم من الرضاعة - حديث:3275'سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا، باب ما جاء في ابنة الأخ من الرضاعة - حديث:930'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح، القدر الذي يحرم من الرضاع - حديث:5299'سنن الدارقطني - كتاب الرضاع، حديث:3816'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الرضاع، باب من قال : لا يحرم من الرضاع إلا خمس رضعات - حديث:14557'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الرضاع، باب ما يحرم من الرضاع - حديث:4942

فَاَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ مَرِضَتْ، فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ سَالِمٌ عَلٰى عَائِشَةَ

✵✵ زہری نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ اُمّ کلثوم بنت ابوبکر کو یہ فرمایا: وہ سالم کو دودھ پلادے تو اس خاتون نے پانچ مرتبہ اس کو دودھ پلایا' پھر وہ خاتون بیمار ہوگئی (تو کیونکہ دس کی تعداد مکمل نہیں ہوئی تھی) اس لئے سالم' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نہیں جاسکتے تھے۔

13928 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْسَلَتْ بِهِ اِلٰى اُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ اَبِي بَكْرٍ لِتُرْضِعَهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَلِجَ عَلَيْهَا اِذَا كَبِرَ، فَاَرْضَعَتْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَرِضَتْ، فَلَمْ يَكُنْ سَالِمٌ يَلِجُ عَلَيْهَا قَالَ: زَعَمُوا اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: " لَقَدْ كَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ، ثُمَّ رُدَّ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسٍ، وَلٰكِنْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا قُبِضَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی بہن اُمّ کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے ہاں بھجوایا تاکہ وہ انہیں دس مرتبہ دودھ پلادیں' تاکہ جب وہ بڑے ہوجائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوسکیں' اس خاتون نے انہیں تین مرتبہ دودھ پلایا' پھر وہ خاتون بیمار ہوگئیں' تو اس وجہ سے سالم' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نہیں جاسکتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ حکم موجود تھا کہ دس مرتبہ کی رضاعت (حرمت کو ثابت کرے گی) پھر یہ حکم پانچ مرتبہ کی رضاعت کی طرف آگیا' اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) ساتھ اٹھالیا گیا۔

13929 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ، يُحَدِّثُ، اَنَّ ابْنَةَ اَبِي عُبَيْدٍ امْرَاَةَ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْسَلَتْ بِغُلَامٍ نَفِيسٍ لِبَعْضِ مَوَالِي عُمَرَ اِلٰى اُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ: فَاَمَرَتْهَا اَنْ تُرْضِعَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ، فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَلِجُ عَلَيْهَا بَعْدَ اَنْ كَبِرَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاُخْبِرْتُ اَنَّ اسْمَهُ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلٰى عُمَرَ. اَخْبَرَنِيهِ مُوسٰى، عَنْ نَافِعٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ابوعبید کی صاحبزادی' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے' ایک صاف ستھرے لڑکے کو جس کا تعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلاموں کے خاندان سے تھا' اسے اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا اور اس خاتون کو یہ ہدایت کی: وہ دس مرتبہ اِسے دودھ پلا دے' اس خاتون نے ایسا ہی کیا' تو وہ لڑکا بڑا ہوجانے کے بعد' بھی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوجایا کرتا تھا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: اس لڑکے کا نام' عاصم بن عبداللہ بن سعد تھا اور (سعد نامی شخص)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' یہ بات مجھے موسیٰ نے نافع کے حوالے سے بیان کی ہے۔

13930 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: اُخْبِرْتُ، اَنَّ عُمَرَ اُتِيَ بِغُلَامٍ، وَجَارِيَةٍ اَرَادُوا اَنْ يَتَنَاكَحُوا بَيْنَهُمَا، فَاُعْلِمُوْا اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا قَالَ: فَكَيْفَ اَرْضَعَتِ الْاُخْرٰى؟ قَالَ: مَرَّتْ بِهٖ وَهُوَ يَبْكِي فَاَرْضَعَتْهُ، - اَوْ اَمَصَّتْهُ - فَعَلَاهُمَا بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ: نَاكِحُوا بَيْنَهُمَا، فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ الْحَضَانَةُ

٭٭ ابن عجلان بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو لایا گیا' لوگوں کا یہ ارادہ تھا کہ وہ دونوں کی شادی کروادیں' لیکن پھر لوگوں کو یہ بات بتائی گئی کہ ان میں (لڑکی) نے دوسرے (لڑکے) کو دودھ پلایا ہوا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کو کیسے دودھ پلا دیا) تو اس شخص نے بتایا: یہ لڑکی اس آدمی کے پاس سے گزری' یہ لڑکا اُس وقت رو رہا تھا' تو اس لڑکی نے اس لڑکے کو دودھ پلا دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ اٹھایا اور بولے: اِن کے درمیان شادی کروادو' رضاعت' کمسنی میں ثابت ہوتی ہے۔

13931 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: "اِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مِنْهَا الضِّرَارُ، وَالْعَفَافَةُ، وَالْمَلْجَةُ، وَالضِّرَارُ: اَنْ تُرْضِعَ الْوَلَدَيْنِ كَيْ يَحْرُمَ بَيْنَهُمَا، وَالْعَفَافَةُ: الشَّيْءُ الْيَسِيرُ الَّذِي يَبْقٰى فِي الثَّدْيِ، وَالْمَلْجَةُ: اخْتِلَاسُ الْمَرْاَةِ وَلَدَ غَيْرِهَا فَتُلْقِمُهُ ثَدْيَهَا"

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور ان سے دریافت کیا: کونسی رضاعت حرمت کو ثابت کرتی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا: ضرار، عفافہ اور ملجہ' حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) ضرار یہ ہے کہ کوئی عورت دو بچوں کو یہ خیال کر کے دودھ پلا دے کہ ان دونوں کے درمیان حرمت قائم ہو جائے' عفافہ یہ ہے کہ چھاتی میں تھوڑا سا دودھ بچا ہوا ہو' اور ملجہ یہ ہے کہ کوئی عورت کسی دوسرے کے بچے کو اُٹھا کر اس کے منہ میں اپنی چھاتی ڈال دے۔

بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: لبن الفحل کا حکم

13932 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا يُحَرِّمُ لَبَنُ الْاَبِ، وَكَانَ يُسَمِّيهِ لَبَنَ الْفَحْلِ

٭٭ معمر اور ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: باپ کا دودھ حرمت ثابت نہیں کرتا ہے' وہ لوگ اسے ''لبن الفحل'' کا نام دیتے ہیں۔

13933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "لَبَنُ الْفَحْلِ

اَيُحَرِّمُ؟ قَالَ: " نَعَمْ. قَالَ اللّٰهُ: (وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ) (النساء: 23) فَهِيَ اُخْتُكَ مِنْ اَبِيكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا لبن الفحل حرمت کو ثابت کر دیتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور تمہاری رضاعی بہنیں''

(عطاء نے فرمایا:) وہ تمہاری بہن' تمہارے باپ کے حوالے سے ہوگی۔

13934 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ: يَرَى لَبَنَ الْفَحْلِ يُحَرِّمُ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوشعثاء کو سنا: وہ اس بات کے قائل تھے کہ لبن الفحل حرمت کو ثابت کر دیتا ہے۔

13935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لَبَنَ الْفَحْلِ

✵✵ منصور نے' مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ لبن الفحل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

13936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنِ: اَنَّهُمَا كَرِهَا لَبَنَ الْفَحْلِ اَيْضًا

✵✵ قاسم بن محمد اور حسن بصری' یہ دونوں حضرات لبن الفحل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

13937 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ اَفْلَحُ اَخُو اَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: اِنِّي عَمُّهَا، فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

13937-صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : إن تبدوا شيئا أو تخفوه فإن الله كان' حديث:4522' صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل - حديث:2696'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' بيان تحريم النكاح بالرضاع بلبن الفحل - حديث:3544' صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' ذكر الإخبار بأن الرضاع للمرضعة يكون من الزوج كما هو من - حديث:4279'موطأ مالك - كتاب الرضاع' باب رضاعة الصغير - حديث:1268'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب ما يحرم من الرضاع - حديث:2216'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب في لبن الفحل - حديث:1774'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب لبن الفحل - حديث:1944'السنن للنسائي - كتاب النكاح' لبن الفحل - حديث:3283'سنن سعيد بن منصور - كتاب الوصايا' باب ما جاء في ابنة الأخ من الرضاعة - حديث:911'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب النكاح' ما قالوا في الرضاع : يحرم منه ما يحرم من النسب - حديث:13044'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النكاح' لبن الفحل - حديث:5316' سنن الدارقطني - كتاب الرضاع' حديث:3832'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الرضاع' باب : يحرم من الرضاع ما يحرم من الولادة وأن لبن - حديث:14542'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الرضاع' باب الرضاع - حديث:4925

وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا اَذِنْتِ لِعَمِّكِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ: فَاْذَنِي لَهُ، فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ. قَالَ: وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْاَةِ الَّتِي اَرْضَعَتْ عَائِشَةَ.

✵✵ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے' انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے کی اجازت مانگی اور یہ کہا: میں آپ کا چچا ہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا' مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی' وہ تمہارا چچا بنتا ہے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوالقعیس اس خاتون کے شوہر تھے' جس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

13938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

✵✵ یہ ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

13939 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُه قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي هِشَامٌ: اِنَّمَا هُوَ اَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ قَالَ: فَهَلَّا اَذِنْتِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ اَوْ قَالَ: يَدُكِ

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا: ایک مرتبہ میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: یہ صاحب ابوالقعیس تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے اجازت کیوں نہیں دی تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم مطلب یہی ہے)۔

13940 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامٌ، عَنِ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيَّ الْحِجَابُ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَكَ حَتّٰى يَاْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَاْذِنَهُ. قَالَ لَهَا: فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قَالَتْ: اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ.

✵✵ ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد

میرے رضاعی چچا میرے ہاں آئے اور انہوں نے میرے گھر کے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی' جب تک نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے آتے اور میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہیں لے لیتی (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے چچا تمہارے ہاں آ سکتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے' مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے اور وہ تمہارے ہاں آ سکتا ہے۔

13941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ . وَبِهِ يَأْخُذُ الثَّوْرِيُّ

✽✽ عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

13942 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ رَجُلٍ، تَزَوَّجَ امْرَاَتَيْنِ، فَاَرْضَعَتِ الْوَاحِدَةُ جَارِيَةً، وَاَرْضَعَتِ الْاُخْرٰى غُلَامًا، هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ؟ فَقَالَ: لَا، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ لَا تَحِلُّ لَهُ

✽✽ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دو عورتوں کے ساتھ شادی کر لیتا ہے' تو ان میں سے ایک عورت' ایک لڑکی کو دودھ پلا دیتی ہے اور دوسری بیوی ایک لڑکے کو دودھ پلا دیتی ہے' تو کیا وہ لڑکا' اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ دودھ کا سبب ایک شخص ہے' اس لئے وہ لڑکی' اُس لڑکے کے لئے حلال نہیں ہو گی۔

13943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِلَبَنِ الْفَحْلِ . قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ سالم بن عبداللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: لبن الفحل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن اسحاق نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✽✽ اعمش نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13945 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَوْلُهُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، اِذَا شَرِبَتْ مَعَكَ جَارِيَةٌ لَبَنَ اُمِّكَ لَمْ تَحِلَّ لَكَ وَلَا لِاَحَدٍ مِّنْ اِخْوَانِكَ، وَاَمَّا اِذَا رَضَعَتْ لَبَنَ اُخْرٰى مَعَ جَارِيَةٍ فَهِيَ حَلَالٌ لِاَخِيكَ، اِذَا لَمْ يَرْضِعْ اَخُوكَ مِنْ اُمِّهَا

✱✱ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو حرمت نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارے ساتھ کوئی لڑکی تمہاری ماں کا دودھ پی لے تو اب وہ تمہارے لئے یا تمہارے بہن بھائیوں میں سے کسی کے لئے جائز نہیں ہوگی اور جب تم نے کسی عورت کا دودھ اس کی بیٹی کے ساتھ پیا ہو تو وہ لڑکی تمہارے بھائی کے لئے حلال ہوگی بشرطیکہ تمہارے بھائی نے اس لڑکی کی ماں کا دودھ نہ پیا ہو۔

بَابٌ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب: رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

13946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَحْسَنِ فَتَاةٍ مِنْ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: مَنْ هِيَ؟ قُلْتُ: ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ: اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ

✱✱ سعید بن مسیب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا میں آپ کو قریش کی سب سے زیادہ خوبصورت دوشیزہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے کیا تم یہ بات نہیں جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت کی ہے جو نسب کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے۔

13947 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: هَلْ لَكَ فِي اُخْتِي ابْنَةِ اَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: اَفْعَلُ مَاذَا؟ قُلْتُ: تَنْكِحُهَا. قَالَ: اُخْتُكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: اَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَاُحِبُّ - اَوْ قَالَتْ: وَاَحَقُّ - مَنْ شَرِكَتْنِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي. قَالَ: فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي. قَالَتْ: وَاللّٰهِ، لَقَدْ خُبِّرْتُ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

✱✱ عروہ نے سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کی: کیا آپ میری بہن اور ابوسفیان کی صاحبزادی میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی: آپ اس کے ساتھ شادی کرلیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے بہن کے ساتھ؟ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں یہ بات پسند ہے؟ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! کیونکہ میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں تو میں یہ چاہتی ہوں کہ اس بارے

میں جو بھلائی ہے اس میں میری بہن بھی میری حصہ دار بن جائے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔

سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کو شادی کا پیغام دینا چاہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ام سلمہ کی بیٹی کو؟ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ بھی ہوتی' تو بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی' کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے' مجھے اور اس کے باپ کو ثُوَیبہ نے دودھ پلایا ہے' تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کرو۔

13948 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، وَجَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: عُرِضَتِ ابْنَةُ حَمْزَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا رشتہ پیش کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

13949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت ولادت سے ثابت ہوتی ہے۔

13950 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہے' جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے۔

13951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

✵✵ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت نسب سے ثابت ہوتی ہے۔

13952 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَاِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

13952-صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع - حديث:4945' صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة - حديث:2694'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' بيان تحريم النكاح بالرضاع بما تحرم به الولادة - حديث:3542' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدي - ذكر البيان بأن الرضاعة يحرم منها ما يحرم من الولادة سواء ' حديث:4170'موطأ مالك - كتاب الرضاع' باب رضاعة الصغير - حديث:1268'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب ما يحرم من الرضاع - حديث:2215'سنن أبي داؤد - كتاب النكاح' باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب - حديث:1772

عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: رضاعت وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو حرمت ولادت سے ثابت ہوتی ہے۔

13953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اَمِنْ بَنِي فُلَانٍ اَنْتَ؟ قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنَّهُمْ اَرْضَعُوْنِيْ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللَّبَنَ يُشْبِهُ عَلَيْهِ

✵✵ عمر بن حبیب بیان کرتے ہیں: مجھے ایک بزرگ نے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے دریافت کیا: کیا تم بنوفلاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن (اس خاندان کی خاتون نے) مجھے دودھ پلایا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: دودھ بھی' آدمی میں مشابہت پیدا کرتا ہے۔

13954 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رضاعت سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت ولادت سے ثابت ہوتی ہے۔

13955 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، انْكِحْ اُخْتِي ابْنَةَ اَبِيْ سُفْيَانَ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَمَا اَنَا لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَخَيْرُ مَنْ شَرَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ. قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: ابْنَةُ اُمِّ سَلَمَةَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ، اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، لَقَدْ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَاَخَوَاتِكُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: "وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةً لِاَبِيْ لَهَبٍ، كَانَ اَبُوْ لَهَبٍ اَعْتَقَهَا، فَاَرْضَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ رَآهُ بَعْضُ اَهْلِهِ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيْتَ؟ - اَوْ قَالَ: وَجَدْتَ؟ - قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ اَوْ اَجِدْ بَعْدَكُمْ رَخَاءً اَوْ. قَالَ: رَاحَةً غَيْرَ اَنِّيْ سَقَيْتُ فِيْ هٰذِهِ مِنِّيْ لِعِتْقِيْ ثُوَيْبَةَ وَاَشَارَ اِلَى النَّقْرَةِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا"

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری بہن اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کرلیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں میں یہ چاہتی ہوں کہ اس بھلائی میں' میری بہن بھی حصہ دار بن جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حلال نہیں

ہے' سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم تو یہ بات چیت کر رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ام سلمہ کی بیٹی کے ساتھ؟ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی' تو بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی' کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے' مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے' تم اپنی بہنوں اور اپنی بیٹیوں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

عروہ بیان کرتے ہیں: ثویبہ نامی خاتون ابولہب کی کنیز تھی' ابولہب نے اس کنیز کو آزاد کر دیا تھا' تو اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا' جب ابولہب کا انتقال ہو گیا' تو اس کے اہل خانہ میں سے کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے دریافت کیا: تمہیں کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا؟ تو اس نے جواب دیا: تم سے جدا ہونے کے بعد' مجھے کبھی بھی کوئی آرام نہیں نصیب نہیں ہوا' البتہ میں نے جو ثویبہ کو آزاد کرتے ہوئے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا تھا' اس انگلی کے ذریعے مجھے پانی نصیب ہو جاتا ہے (یہی ایک آرام ہے' یہاں روایت کے الفاظ کے بارے میں' راوی کو کچھ شک ہے' تاہم ان کا مطلب یہی ہے)۔

بَابُ مَذْهَبِ مَذَمَّةِ الرَّضَاعِ

باب: رضاعت کے معاوضے کی صورت

13956 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ؟ قَالَ: غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَهَا بَعْدَ ذَلِكَ حَقٌّ فِي الصِّلَةِ

✻✻ حجاج اسلمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز میری طرف سے رضاعت کا معاوضہ بن سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام یا کنیز کی پیشانی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اس کے بعد بھی رضاعی ماں کو صلہ رحمی کا حق حاصل رہے گا۔

13957 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ، عَنِ امْرَأَةٍ مُرْضِعٍ بِلَبَنِ وَلَدِ الزِّنَا؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ وَالْمَجُوسِيَّةُ تُرْضِعُ الْمُسْلِمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَقَدْ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُرْضَخَ لِلْمُرْضِعِ عِنْدَ الْفِصَالِ بِشَيْءٍ

✻✻ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جس کو زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ دودھ اترتا ہے' کیا وہ دودھ پلا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کوئی یہودی' عیسائی' یا مجوسی عورت بھی مسلمان کو دودھ پلا سکتی ہے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ دودھ چھڑانے کا وقت آئے' تو دودھ پلانے والی ماں کو کوئی چیز عطیہ کے طور پر دی جائے۔

13958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاءَتْ اُخْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدِیَّةُ اِلَیْهِ مَرْجِعَهُ مِنْ حُنَیْنٍ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا وَبَسَطَ لَهَا رِدَاءً لَاَنْ تَجْلِسَ عَلَیْهِ، فَاَعْظَمَتْ ذٰلِكَ فَعَزَمَ عَلَیْهَا، فَجَلَسَتْ فَذَرَفَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰی بَلَّتْ لِحْیَتَهُ دُمُوْعُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَتَبْکِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ لِرَحْمَتِهَا وَمَا دَخَلَ عَلَیْهَا لَوْ کَانَ لِاَحَدِکُمْ اُحُدٌ ذَهَبًا فَاَعْطَاهُ فِیْ حَقِّ رَضَاعِهِ مَا اَدّٰی حَقَّهَا، اَمَّا حَقِّی الَّذِیْ آخُذُ مِنْكِ فَلَكِ، وَاَمَّا مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ فَلَسْتُ بِآخِذٍ بِهٖ، اِلَّا اَنْ یَطِیْبُوْا بِهٖ نَفْسًا قَالَتْ: فَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَدّٰی اِلَیْهَا مَا اَخَذَ مِنْهَا

* * عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے' نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب حنین سے واپس تشریف لائے' تو آپ ﷺ کی رضاعی بہن جن کا تعلق بنوسعد سے تھا' وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اوران کے لئے اپنی چادر بچھادی تا کہ وہ اس پر بیٹھیں' نبی اکرم ﷺ نے ان کا بڑا احترام کیا اوران کا بڑا خیال رکھا' جب وہ تشریف فرما ہوئیں' تو نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسوؤں نے آپ ﷺ کی داڑھی شریف کو تر کر دیا' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ رو رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں اس خاتون سے تعلق اوران کی صورت حال کی وجہ سے رورہا ہوں' اگر کسی شخص کے پاس اُحد جتنا سونا ہو اور وہ رضاعت کے معاوضے کے طور پر اسے ادا کردے' تو بھی وہ اس کا حق ادا نہیں کرسکتا' (پھر نبی اکرم- نے اس خاتون سے فرمایا:) جہاں تک میرے اس حق کا تعلق ہے جو میں نے آپ سے لیا' وہ آپ کا ہوا' اور جہاں تک مسلمانوں کے حق کا تعلق ہے' تو میں اسے نہیں لوں گا' ہاں البتہ اگر وہ اپنی مرضی سے (آپ کو دے دیں' تو حکم مختلف ہے) وہ خاتون بیان کرتی ہیں: مسلمانوں میں سے' جس کسی نے بھی اس خاتون سے کچھ حاصل کیا تھا' وہ اس خاتون کو واپس کر دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ یَنْکِحُ ابْنَةَ امْرَاَةٍ اَصَابَهَا اَبُوْهُ

باب: آدمی کا کسی ایسی خاتون کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا جس خاتون کے ساتھ آدمی کا باپ صحبت کر چکا ہو

13959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَالْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، کَانُوْا لَا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یَنْکِحَ الرَّجُلُ ابْنَةَ امْرَاَةٍ کَانَ اَبُوْهُ قَدْ اَصَابَهَا

* * معمر نے زہری' قتادہ اور حسن بصری کے بارے میں' یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ کسی ایسی خاتون کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلیں' جس خاتون کے ساتھ آدمی کا باپ صحبت کر چکا ہو۔

13960 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَةً، فَنَكَحَتْ رَجُلًا فَوَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةً، وَكَانَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ ابْنٌ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَ ابْنُهُ ابْنَةَ امْرَاَتِهِ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ تَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: ایک شخص ایک عورت کو طلاق دے دیتا ہے وہ عورت ایک اور شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور اس دوسرے شخص کی بیٹی کو جنم دیتی ہے اور اس عورت کے پہلے شوہر کا ایک بیٹا ہوتا ہے (جو اس کی کسی اور بیوی سے ہوتا ہے) تو عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اس آدمی کا بیٹا اس عورت کی اس بیٹی سے شادی کر لے جو اس کے دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی تھی۔

13961 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ. وَذَكَرَ لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ فَلَمْ يُعْجِبْنَا ذٰلِكَ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں لیکن ان کی یہ رائے ہمیں پسند نہیں ہے۔

13962 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ ابْنَةَ امْرَاَةٍ، قَدْ كَانَ اَبُوهُ وَطِئَهَا، فَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ قَبْلَ اَنْ يَطَاَهَا اَبُوهُ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْكِحَهَا، وَمَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ بَعْدَ اَنْ وَطِئَهَا اَبُوهُ فَلَا يَتَزَوَّجُ شَيْئًا مِنْ وَلَدِهَا.

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت کی بیٹی کے ساتھ شادی کرلے جس عورت کے ساتھ اس شخص کا باپ صحبت کر چکا ہو اس شخص کے باپ کے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کی جو اولاد تھی اس کے ساتھ نکاح کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس شخص کے باپ کے اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد اس عورت کی جو اولاد ہوئی ہے اس اولاد میں سے وہ شخص کسی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔

13963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ: لِابْنِ اَبِي نَجِيحٍ اَعَلِمْتَ اَحَدًا يَكْرَهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْرَهُهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا كَرِهَهُ اِلَّا مَا ذُكِرَ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابونجیح سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسے شخص کا علم ہے؟ جو اسے مکروہ سمجھتا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجاہد اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں پایا جو اس کو مکروہ سمجھتا ہو صرف وہ روایت مختلف ہے جو طاؤس اور مجاہد کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَاَةَ الرَّجُلِ وَابْنَتَهُ

باب: آدمی کا کسی شخص کی بیوی اور بیٹی کے ساتھ شادی کرنا

13964 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتَهُ اِذَا كَانَتِ ابْنَتُهُ مِنْ غَيْرِهَا

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص، کسی دوسرے شخص کی بیٹی اور اس کی بیوی کے ساتھ شادی کرلے بشرطیکہ اس شخص کی وہ بیٹی اُس کی کسی اور بیوی سے ہو۔

13965 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جَمَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ امْرَاَةِ عَلِيٍّ وَابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا تَزَوَّجَهُمَا جَمِيعًا

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبداللہ بن جعفر نے نکاح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک اہلیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی جو کسی اور اہلیہ سے تھیں انہیں نکاح میں جمع کرلیا تھا انہوں نے ان دونوں خواتین کے ساتھ ایک ساتھ شادی کی تھی۔

13966 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَاَةَ رَجُلٍ وَّابْنَتَهُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا مِنْ غَيْرِهَا قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَفَعَلَهُ بَعْضُ مَنْ يُشَارُ اِلَيْهِ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی شخص کی بیوی اور اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کرلیتا ہے بشرطیکہ وہ بیٹی اس کی کسی اور بیوی سے ہو تو سفیان ثوری نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے بعض ایسی شخصیات نے یہ عمل کیا ہے جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے (یعنی جو نمایاں مذہبی حیثیت رکھتے ہیں)۔

بَابُ شَهَادَةِ امْرَاَةٍ عَلَى الرَّضَاعِ

باب: ایک عورت کا رضاعت کے بارے میں گواہی دینا

13967 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ، اَخْبَرَهُ - اَوْ سَمِعَهُ مِنْهُ، اِنْ لَمْ يَكُنْ خَصَّهُ بِهِ -، اَنَّهُ نَكَحَ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ: قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا. قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ: فَاَعْرَضَ عَنِّي، فَجِئْتُ اِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

✵✵ ابن ابوملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اُمّ یحییٰ بنت اہاب کے ساتھ شادی کرلی ایک سیاہ فام عورت نے یہ بتایا کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات بیان کی

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرلیا، پھر میں دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ بات ذکر کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس عورت نے یہ بات بیان کردی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خاتون (یعنی اپنی اہلیہ کے ساتھ رہنے) سے منع کردیا۔

13968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ اَيْضًا قَالَ: تَزَوَّجْتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ تِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا. قَالَ: فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَقُلْتُ: اِنَّهَا كَاذِبَةٌ . فَاَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ. قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ هٰذِهِ؟ دَعْهَا عَنْكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكَ قَدْ قِيلَ؟

❊❊ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی، ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے یہ بتایا: اس نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس خاتون کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا، میں نے یہ بات ذکر کی، تو میں نے عرض کی: یہ جھوٹ بول رہی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیرلیا، پھر میں دوسری طرف سے آیا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جھوٹ بول رہی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب اس بیان کے بعد کیا ہوسکتا ہے؟ تم اس عورت کو (یعنی اپنی بیوی کو) چھوڑ دو۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب یہ بات بیان ہوچکی ہے، تو اب کیا ہوسکتا ہے؟

13969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ، فَرَّقَ بَيْنَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر، مختلف گھرانوں میں، علیحدگی کروادی تھی۔

13970 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: " جَاءَ تِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فِي اِمَارَةِ عُثْمَانَ اِلَى اَهْلِ ثَلَاثَةِ اَبْيَاتٍ قَدْ تَنَاكَحُوا، فَقَالَتْ: اَنْتُمْ بَنِيَّ، وَبَنَاتِي فَفُرِّقَ بَيْنَهُمْ "

❊❊ ابن جریج نے، ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے تین مختلف گھرانوں کے بارے میں یہ بات بتائی کہ جن کی مختلف گھرانوں میں شادیاں ہوچکی تھی کہ (میں نے ان میاں بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے) اس عورت نے کہا: تم سب میرے بیٹے اور بیٹیاں ہو (تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت) ان

میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی گئی۔

13971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ جَائِزَةٌ فِي الرَّضَاعِ اِذَا كَانَتْ مَرْضِيَّةً وَتُسْتَحْلَفُ مَعَ شَهَادَتِهَا قَالَ: وَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ، فَقَالَ: زَعَمَتْ فُلَانَةُ اَنَّهَا اَرْضَعَتْنِي وَامْرَاَتِي وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْظُرُوا فَاِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَسَيُصِيبُهَا بَلَاءٌ قَالَ: فَلَمْ يَحُلِ الْحَوْلُ حَتّٰى بَرَصَ ثَدْيُهَا

* * ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رضاعت کے بارے میں' ایک عورت کی گواہی بھی درست ہوگی' بشرطیکہ وہ پسندیدہ شخصیت کی مالک ہو' اور اس کی گواہی کے ساتھ' اُس سے حلف بھی لیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: فلاں خاتون کا یہ کہنا ہے کہ اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہے' وہ عورت جھوٹ بولتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس عورت کا جائزہ لیتے رہنا' اگر وہ عورت جھوٹ بولتی ہے' تو عنقریب اسے کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ اس عورت کی چھاتیوں پر برص کے نشان نظر آ گئے۔

13972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ لَا يُنْظَرُ اِلَيْهِ اِلَّا هُنَّ، وَلَا تَجُوزُ مِنْهُنَّ دُوْنَ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ

* * ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر ایسے معاملے میں خواتین کی گواہی قابل قبول ہوگی' جس معاملے کا مشاہدہ صرف خواتین ہی کر سکتی ہیں' اور خواتین کی گواہی میں سے بھی' چار سے کم خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

13973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُنَّ، اِلَّا اَنْ يَكُنَّ اَرْبَعًا

* * معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی' اگر وہ چار ہوں' تو درست ہوگی۔

13974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: تَجُوزُ شَهَادَةُ الْوَاحِدَةِ الْمَرْضِيَّةِ فِي الرَّضَاعِ وَالنِّفَاسِ.

* * معمر نے زہری اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت اور نفاس کے بارے میں' ایک پسندیدہ خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

13975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ.

* * طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

13976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ وَاِنْ كَانَتْ

سَوْدَاءَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: خواہ وہ سیاہ فام عورت ہو۔

13977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَتِ الْقُضَاةُ يُفَرِّقُوْنَ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي الرَّضَاعِ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی حضرات نے رضاعت کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر (میاں بیوی کے درمیان) علیحدگی کروادی تھی۔

13978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَشْعَثُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِيمَا لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ.

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: جن چیزوں پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے ہیں' ان چیزوں میں خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

13979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ

٭٭ سفیان ثوری نے اشعث کے حوالے سے' حسن بصری سے امام شعبی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

13980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: امْرَاَتَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے حکم کا یہ قول نقل کیا ہے: (کم از کم) دو عورتوں (کی گواہی درست ہوگی)۔

13981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ: لَمْ يَاْخُذْ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي رَضَاعٍ. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَا يَاْخُذُ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي رَضَاعٍ "

٭٭ سفیان ثوری نے زید بن اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضاعت کے بارے میں' ایک عورت کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ بھی رضاعت کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

13982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَهْلِ نَجْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَجُوْزُ فِي الرَّضَاعِ مِنَ الشُّهُوْدِ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ اَوِ امْرَاَةٌ

٭٭ ابن بیلمانی نے' اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: رضاعت کے بارے میں کتنے گواہوں کی گواہی درست ہوگی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد' یا ایک عورت کی۔

13983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلٰى مَا لَا يَرَاهُ الرِّجَالُ، اَرْبَعٍ قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ قَالَ: اثْنَتَيْنِ

وَسَاَلْتُ حَمَّادًا فَقَالَ: وَاحِدَةٍ

٭٭ ابوبختری بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس چیز کو مرد نہیں دیکھ پاتے ہیں' اس کے بارے میں چار خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے حکم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ایسی صورت میں کم از کم) دو خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

میں نے اس بارے میں حماد بن ابوسلیمان سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: ایک (خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی)۔

13984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَاحِدَةٍ

٭٭ ابن تیمی نے' یونس کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک (خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی)۔

13985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ اَبِی سَبْرَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ اِذَا كَانَتْ مَرْضِيَّةً، وَسُمِعَ ذٰلِكَ مِنْهَا قَبْلَ النِّكَاحِ جَازَتْ وَحْدَهَا فِي الرَّضَاعِ وَالِاسْتِهْلَالِ "

٭٭ ابوزناد اور یحییٰ بن ربیعہ فرماتے ہیں: ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی' جبکہ وہ پسندیدہ شخصیت ہو (یعنی مشکوک کردار کی مالک نہ ہو) تو اگر اس سے نکاح سے پہلے بات سنی گئی ہو' تو پھر رضاعت' یا بچے کی پیدائش کے حوالے سے اس ایک عورت کی گواہی بھی درست ہوگی۔

13986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ شُرَيْحٍ، وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُمْ اَجَازُوا شَهَادَةَ امْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الِاسْتِهْلَالِ

٭٭ عبداللہ بن نجیح نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور عبدالاعلیٰ نے قاضی شریح، اور حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: پیدائش کے وقت' بچے کے بلند آواز میں رونے کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی کو' یہ حضرات درست قرار دیتے تھے۔

بَابٌ: نِعْمَ الْمُرْضِعُوْنَ

باب: دودھ پلانے کے حوالے سے کون لوگ بہتر ہیں؟

13987 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَنْبَسَةُ، مَوْلٰى طَلْحَةَ بْنِ دَاوُدَ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ دَاوُدَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْمُرْضِعُوْنَ اَهْلُ عُمَانَ

٭٭ طلحہ بن داؤد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دودھ پلانے کے حوالے سے' اہل عمان بہتر ہیں''

13988 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ نَوْفَلِ بْنِ اَنَسٍ، اَنَّ اُمَّهُ اَرْضَعَتْ اُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ: فَجَاءَتْ بِهَا اِلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ، فَقَالَتْ:

مِمَّنْ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: مِنْ هُذَيْلٍ. قَالَتْ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: اِنَّ خَيْرَ مَرَاضِعِ اَثْقَلْنَ رِقَابَ الْاِبِلِ نِسَاءَ هُذَيْلٍ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نوفل بن انس کے صاحبزادے نے مجھے یہ بات بتائی: ان کی والدہ نے اُمّ سلمہ بنت حمزہ بن عبداللہ بن زبیر کودودھ پلایا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: وہ اس بچی کو لے کرسیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں توسیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے میری بیٹی! تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: ہذیل قبیلے سے' توسیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دودھ پلانے کے حوالے سے سب سے بہتر' اوراونٹوں کی گردنوں کے لئے سب سے زیادہ بوجھل' ہذیل قبیلے کی خواتین ہیں۔

13989 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ فِي الْاِيغَالِ، بَدَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى عَنْهُ فَقَالَ: لَوْ كَانَ ضَائِرًا ضَرَّ الرُّومَ وَفَارِسَ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مناسب سمجھا کہ اس سے منع کردیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چیز نقصان دہ ہوتی' تو اہل روم اوراہل فارس کوبھی نقصان پہنچاتی۔

بَابُ الَّذِي يُوَرِّثُ الْمَالَ غَيْرَ اَهْلِهِ

باب: جوشخص مال کاوارث' غیراہل شخص کو بنادے

13990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَا امْرَاَتَهُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ لَمْ تَسْتَغْنِ عَنْ زَوْجِهَا، وَلَمْ تَشْكُرْ لَهُ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَقْسَمَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا قَسَمَ حَقٍّ، فَلَمْ تُبِرَّهُ حُطَّتْ عَنْهَا سَبْعُونَ صَلَاةً قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ عِنْدَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ نَسَبًا لَيْسَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِلْ وَزْنَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

✿✿ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اوراس نے سعید بن میسّب سے اپنی بیوی کی شکایت کی توسعید بن میسّب نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جوعورت اپنے شوہر کی ضروریات پوری نہیں کرتی اوراس کی شکرگزارنہیں ہوتی' توقیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

اس وقت سعید بن میسّب کے پاس ایک صاحب موجود تھے' وہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جس بھی عورت کواس کا شوہر کسی درست بات کے بارے میں قسم دے اورپھر وہ اس قسم کوپورا نہ کرے' تواس کی ستر نمازیں ضائع ہوجاتی ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب کے پاس موجود ایک اور صاحب بولے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو عورت کسی قوم کے ساتھ' کسی اور کے نسب کو شامل کردے' جو اُن میں سے نہ ہو' تو قیامت کے دن' اُس عورت کا بدن چیونٹی جتنا بھی نہیں رہے گا''۔

13991 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ شُرَيْكِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِىْ يُوَرِّثُ الْمَالَ غَيْرَ اَهْلِهٖ عَلَيْهَا نِصْفُ عَذَابِ الْاُمَّةِ

✵✵ حکم بن ثوبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص مال کا وارث اس کے غیر اہل کو کردیتا ہے' اسے امت کے عذاب کا نصف عذاب ہوگا''۔

بَابُ شَبَهِ الْمَرْاَةِ بِالرَّجُلِ

باب: عورت کا مرد کی مشابہت اختیار کرنا

13992 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْهَى الْمَرْاَةَ ذَاتَ الزَّوْجِ اَنْ تَدَعَ سَاقَيْهَا لَا تَجْعَلَ فِيهَا شَيْئًا، وَاَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَا تَدَعِ الْمَرْاَةُ الْخِضَابَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الرَّجْلَةَ "

✵✵ اسماعیل بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا شادی شدہ خواتین کو اس بات سے منع کرتی تھیں کہ وہ پنڈلیاں خالی رکھیں' ان میں کچھ نہ پہنیں' وہ یہ فرمایا کرتی تھیں: عورت کو خضاب لگانا ترک نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔

13993 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَسْمَاءَ لَبِسَتْ اِلَّا مُعَصْفَرَةً حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ، وَاِنْ كَانَتْ لَتَلْبَسُ الدِّرْعَ يَقُوْمُ قَائِمًا مِنَ الْمُعَصْفَرِ

✵✵ ہشام بن عروہ نے فاطمہ بنت منذر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک انہوں نے ہمیشہ معصفر (زرد رنگ کا) لباس پہنا' وہ اگر کوئی قمیص بھی پہنتی تھیں' تو وہ بھی معصفر ہوتی تھی۔

13994 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَرَامُ بْنُ عُطْلَةَ، اَنَّ خَالَتَهٗ، اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا رَاَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، مُخَضَّبَةً عَلَيْهَا ثِيَابٌ مُضَرَّجَةٌ قَالَ: وَرَاَيْتُ اَنَا صَفِيَّةَ بِنْتَ شَيْبَةَ مُخَضَّبَةً عَلَيْهَا ثِيَابٌ مُعَصْفَرَةٌ "

✵✵ حرام بن عطلہ نے اپنی خالہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا اور سرخ لباس پہنا ہوا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سیّدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے کہ انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا اور معصفر (زرد رنگ کا) لباس پہنا ہوا تھا۔

بَابُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا تذکرہ

13995 حدیث نبوی:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَعَائِشَةُ بِنْتُ اَبِى بَكْرٍ، وَاُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ اَبِى اُمَيَّةَ، وَحَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ، وَاُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِى سُفْيَانَ، وَجُوَيْرِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَمَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، وَصَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ تِسْعَةً بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَالْكِنْدِيَّةُ مِنْ بَنِى الْجَوْنِ، وَالْعَالِيَةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ مِنْ بَنِى عَامِرِ بْنِ كِلَابٍ، وَزَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِى هِلَالٍ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِى الزُّهْرِى، عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، لَمَّا دَخَلَتِ الْكِنْدِيَّةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِى بِاَهْلِكِ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج یہ ہیں:

سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سیّدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا، سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں 9 ازواج مطہرات اکٹھی رہی ہیں۔

(ان کے علاوہ) سیّدہ کندیہ رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنوجون سے تھا اور سیّدہ عالیہ بنت ظبیان رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنوعامر بن کلاب سے تھا اور سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ہیں' جن کا تعلق بنوہلال سے تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کندیہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں' تو انہوں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں اور یہ) کہہ دیا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک عظیم پناہ مانگی ہے' تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

13996 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَلَّقَ الْعَالِيَةَ بِنْتَ ظَبْيَانَ فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمٍّ لَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَحْرُمَ نِكَاحُهُنَّ عَلَى النَّاسِ، وَوَلَدَتْ لَهُ

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالیہ بنت ظبیان کو طلاق دے دی تھی' تو اس خاتون کے چچازاد نے اس کے ساتھ شادی کرلی تھی' یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ ازواج مطہرات کو لوگوں کے لئے حرام قرار دیدیا گیا' اس خاتون نے' اُن صاحب کے بچے کو بھی جنم دیا تھا۔

13997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: "اَوَّلُ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَدِيجَةُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ بِمَكَّةَ، وَبَنَى بِهَا بِالْمَدِيْنَةِ، وَنَكَحَ بِالْمَدِيْنَةِ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْهِلَالِيَّةَ، ثُمَّ نَكَحَ اُمَّ سَلَمَةَ، ثُمَّ نَكَحَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَكَانَتْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَهِيَ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَكَحَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَهِيَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ خَيْبَرَ، ثُمَّ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، وَكَانَتِ امْرَاَةَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَتُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَدِيجَةُ اَيْضًا تُوُفِّيَتْ بِمَكَّةَ، وَنَكَحَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي كِلَابِ بْنِ رَبِيعَةَ يُقَالُ لَهَا: الْعَالِيَةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ فَطَلَّقَهَا حِيْنَ اُدْخِلَتْ عَلَيْهِ، وَجُوَيْرِيَةُ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ، وَحَفْصَةُ، وَاُمُّ حَبِيبَةَ، وَامْرَاَةٌ مِنْ كَلْبٍ فَكَانَ جَمِيعُ مَا تَزَوَّجَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِنْهُنَّ الْكِنْدِيَّةَ"

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: سب سے پہلی خاتون جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے شادی کی وہ سیّدہ خدیجہ ہیں اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی پھر آپ ﷺ مکہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی پھر نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں سیدہ زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا پھر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا پھر سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مال فے کے طور پر عطا کی تھیں پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا یہ وہ خاتون ہیں جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ خیبر کے موقع پر مال فے میں سے نبی اکرم ﷺ کو عطا کی تھیں پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا یہ پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال نبی اکرم ﷺ کی زوجیت میں ہوا تھا سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے بنوکلاب بن ربیعہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ بھی شادی کی تھی جن کا نام عالیہ بنت ظبیان تھا جب اس خاتون کی رخصتی ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے طلاق دے دی اس کے علاوہ ایک خاتون سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کا تعلق خزاعہ قبیلے کی شاخ بنومصطلق سے ہے اس کے علاوہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں اور کلب قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک اور خاتون ہیں تو ان سب کی مجموعی تعداد چودہ بنتی ہے ان میں سے ایک خاتون کندیہ ہیں۔

13998 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرٍو، قَالَا: اجْتَمَعْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَمَرَ اَنْ يَضْرِبَ عَلَى صَفِيَّةَ الْحِجَابَ، خَدِيجَةُ، وَعَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ، وَحَفْصَةُ، وَاُمُّ حَبِيبَةَ، وَجُوَيْرِيَةُ الْمُصْطَلِقِيَّةُ، وَمَيْمُوْنَةُ، وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ مِنْ بَنِي اَسَدٍ فِي بَنِي حَرْبٍ، وَسَوْدَةُ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَصَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ

✻✻ ابن جریج نے عطاء اور عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے: کئی خواتین نبی اکرم ﷺ کی زوجیت میں اکٹھی ہوئیں نبی

اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے پردہ کیا جائے (اس کے علاوہ آپ کی دیگر ازواج یہ ہیں)

سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، سیّدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا، سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنومصطلق سے ہے، سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنوحرب کی شاخ بنواسد سے ہے، سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنوعامر بن لؤی سے ہے اور سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

13999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ كِنْدَةَ، فَجِيءَ بِهَا بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ مجالد نے ایک شخص کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے کندہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی تھی، لیکن وہ خاتون مدینہ منورہ اس وقت آئیں، جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

14000 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، وَعَمْرٌو: اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَمَاتَ عَنْهُنَّ كُلِّهِنَّ " قَالَ: وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ امْرَاَتَيْنِ سِوَى التِّسْعِ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ كِلْتَاهُمَا جَمَعَ، كَانَتْ اِحْدَاهُمَا تُدْعٰى اُمَّ الْمَسَاكِيْنَ كَانَتْ خَيْرَ نِسَائِهِ لِلْمَسَاكِيْنَ، وَنَكَحَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي الْجُوْنِ، فَلَمَّا جَاءَ تْهُ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ فَطَلَّقَهَا، وَنَكَحَ امْرَاَةً اُخْرٰى مِنْ كِنْدَةَ وَلَمْ يَجْمَعْهَا، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا، وَضَرَبَ زَوْجَهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللّٰهَ فِيَّ يَا عُمَرُ، فَاِنْ كُنْتُ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَاضْرِبْ عَلَيَّ الْحِجَابَ، وَاَعْطِنِي مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُنَّ قَالَ: اَمَّا هُنَالِكَ فَلَا قَالَتْ: فَدَعْنِي اُنْكِحْ قَالَ: لَا وَلَا نِعْمَةَ عَيْنٍ وَّلَا اُطِيعُ فِي ذٰلِكَ اَحَدًا

✵✵ ابن جریج نے ابن ابوملیکہ اور عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی اکرم ﷺ کے نکاح میں ⑨ خواتین اکٹھی ہوئی تھیں اور ان سب کی زندگی میں، نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا (یا نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت، یہ سب حیات تھیں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: عثمان بن ابوسلیمان نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: ان ⑨ خواتین کے علاوہ، دو اور خواتین بھی تھیں جن کا تعلق بنوعامر بن صعصعہ سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی بھی رخصتی کروائی تھی، ان میں سے ایک خاتون کو "ام المساکین" کہا جاتا تھا، جو مساکین کے حق میں، آپ کی ازواج میں سے سب سے بہتر تھیں، اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے بنو جون سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی تھی، جب آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس خاتون نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی (وہ آپ کو پہچان نہیں پائی تھی) تو نبی اکرم ﷺ نے اسے طلاق دے دی، اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے ایک اور خاتون سے نکاح کیا تھا، جس کا تعلق کندہ سے تھا، لیکن اس کی رخصتی نہیں ہو سکی، نبی اکرم ﷺ کے وصال

کے بعد اس خاتون نے دوسری شادی کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اور اس کے میاں کی علیحدگی کروادی اور اس کے شوہر کی پٹائی کروائی۔

اس خاتون نے کہا: اے عمر! تم میرے بارے میں اللہ سے ڈرو! اگر میں امہات المومنین میں سے ایک ہوں' تو تم میرے لئے بھی پردے کے احکام جاری کرواؤ! اور مجھے بھی وہی کچھ (وظائف وغیرہ) دو' جو اُن کو دیتے ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کچھ تو نہیں ہوگا' تو اس خاتون نے کہا: پھر مجھے شادی کر لینے دو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بالکل بھی نہیں! میں اس بارے میں کسی کی بات نہیں مانوں گا۔

14001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ اَنْ يَنْكِحَ مَا شَاءَ . قُلْتُ: عَمَّنْ تَاْثِرُ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِي، حَسِبْتُ اَنِّي سَمِعْتُ عَبْدًا يَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ لِيْ عَمْرٌو سَمِعْتُ عَطَاءً مُنْذُ حِيْنٍ يَقُولُ: مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ اَنْ يَنْكِحَ مَا شَاءَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ بات حلال نہیں قرار نہیں دیدی گئی کہ آپ جتنی چاہیں' شادیاں کر سکتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ بات کس بنیاد پر نقل کی ہے؟

میں کہتا ہوں: میں مجھے نہیں معلوم کہ میں نے کسی بندے کو یہ بات کہتے ہوئے سنا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عمرو نے مجھے بات بتائی ہے: میں نے عطاء کو ایک مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک آپ کے لئے یہ چیز حلال قرار نہیں دی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی چاہیں' شادیاں کر سکتے ہیں۔

14002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَعْلَمُهُ يَنْكِحُ النِّسَاءَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے' اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کتنی خواتین کے ساتھ) نکاح کر سکتے تھے

14003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ - اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ -، وَتَزَوَّجَ عَائِشَةَ قَرِيبًا مِنْ مَوْتِ خَدِيجَةَ، وَلَمْ يَتَزَوَّجْ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تین سال پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی تھی' لیکن جب

تک سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال نہیں ہوا' اُس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور شادی نہیں کی۔

14004 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: "لَمَّا خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ خِرْنَ فَاخْتَرْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ اللّٰهُ: (لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ) (الأحزاب: 52) " الْآيَةَ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو اختیار دیا اور اُن ازواج نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اختیار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اس کے بعد' تمہارے لئے خواتین حلال نہیں ہیں''۔

14005 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَخْبَرَنِي قَالَ: "كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَّتَيْنِ: الْقِبْطِيَّةُ، وَرَيْحَانَةُ ابْنَةُ شَمْعُونَ"

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو کنیزیں تھی' ایک (سیّدہ ماریہ) قبطیہ رضی اللہ عنہا اور دوسری ریحانہ بنت شمعون۔

14006 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

٭٭ عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

14006-صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء ' باب وإذ قالت الملائكة يا مريم إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك - حديث:3265' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها - حديث:4563'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة التحريم - حديث:3772' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء في فضل خديجة رضي الله عنها - حديث:31651'الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - خديجة بنت خويلد رضي الله عنه' حديث:2642'السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - مناقب مريم بنت عمران' حديث:8083'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب قسم الفيء والغنيمة' جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفيء غير الموجف - باب إعطاء الفيء على الديوان ومن يقع به البداية' حديث:12231'مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث:630'البحر الزخار مسند البزار - عبد الله بن جعفر ' حديث:437'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث:499'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - مناقب خديجة رضي الله عنها' حديث:18924

''خواتین میں سب سے بہتر مریم ہیں اور خواتین میں سے سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں''۔

14007 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِي يَقُوْلُ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَاَيْتُ خَدِيجَةَ قَطُّ، وَمَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِنْ غَيْرَتِي عَلٰى خَدِيجَةَ، وَذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يَذْكُرُهَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور شادی نہیں کی تھی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا نہیں ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ پر مجھے کبھی اتنا زیادہ رشک نہیں آیا' جتنا رشک مجھے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت اُن کا ذکر کیا کرتے تھے۔

14008 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَنْكِحْ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال تک کوئی اور شادی نہیں کی۔

بَابُ وَلَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ امجاد

14009 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَدَتْ خَدِيجَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، وَطَاهِرًا، وَفَاطِمَةَ وَزَيْنَبَ، وَاُمَّ كُلْثُومٍ، وَرُقَيَّةَ. قَالَ الزُّهْرِي: وَاِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعُلَمَاءِ لَيَقُوْلُوْنَ: مَا نَعْلَمُ خَدِيجَةَ وَلَدَتْ لَهُ ذَكَرًا اِلَّا الْقَاسِمَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اولادِ امجاد پیدا ہوئی: سید قاسم رضی اللہ عنہ سید طاہر رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔

زہری بیان کرتے ہیں: بعض اہل علم کا یہ کہنا ہے: ہمارے علم کے مطابق سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں' صرف ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے' یعنی حضرت قاسم رضی اللہ عنہ۔

14010 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَدَتْ لَهُ الْقِبْطِيَّةُ اِبْرَاهِيمَ. قَالَ الزُّهْرِي: وَلَمْ تَلِدْ لَهُ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَائِهِ اِلَّا خَدِيجَةُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ ماریہ قطبیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اولاد پیدا نہیں ہوئی۔

14011 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي غَيْرُ وَاحِدٍ: وَلَدَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ، وَالْقَاسِمَ، وَوَلَدَتْ لَهُ الْقِبْطِيَّةُ إِبْرَاهِيمَ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ كُبْرٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ أَصْغَرَهُنَّ وَأَحَبَّهُنَّ إِلَيْهِ، وَكَانَ تَرَكَهَا عِنْدَ أُمِّ هَانِئٍ، وَنَكَحَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فِي الْإِسْلَامِ، وَنَكَحَتْ زَيْنَبُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے کئی حضرات نے یہ بات بتائی ہے: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں تھیں' اُن کے علاوہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے' سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے' حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سب سے بڑی تھیں اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی تھیں' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محبوب تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن صاحبزادیوں کو سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں چھوڑ دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی صاحبزادیوں کی شادی' زمانہ اسلام میں کی تھی' جبکہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں کروادی تھی۔

14012 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قَالَ: مَكَثَ الْقَاسِمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ لَيَالٍ، ثُمَّ مَاتَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سات دن زندہ رہے تھے' پھر اُن کا انتقال ہوگیا۔

14013 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْفِنُوهُ بِالْبَقِيعِ، فَإِنَّ لَهُ مُرْضِعًا تُتِمُّ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سولہ ماہ کی عمر میں ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس کو بقیع میں دفن کرو' جنت میں اِس کو دودھ پلانے والی ملے گی' جو اس کی رضاعت کو مکمل کرے گی''۔

14014 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى عَلَى ابْنِ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ، وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (کے ہاں پیدا ہونے والے اپنے صاحبزادے' حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ) کی نماز جنازہ پڑھائی تھی' وہ صاحبزادے اُس وقت سولہ ماہ کے تھے۔

بَابُ الطُّرُوْقِ

باب: (سفر سے واپسی پر) رات کے وقت بیوی کے پاس جانا

14015 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات سے منع کیا ہے کہ (طویل غیر موجودگی کے بعد وطن واپس آنے پر) آدمی شام ہوجانے کے بعد) اپنی بیوی کے پاس جائے (جبکہ پہلے سے کوئی اطلاع نہ دی ہوئی ہو)۔

14016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا جَاءَ الْجُرُفُ قَالَ: لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ، وَلَا تَغْتَرُّوهُنَّ، وَبَعَثَ رَاكِبًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ يُخْبِرُهُمْ اَنَّ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ بِالْغَدَاةِ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ کسی جنگ سے واپس تشریف لاتے تھے تو "جرف" کے مقام پر ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے: رات ہوجانے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤ اور اپنی بیویوں کو دھوکہ نہ دو! وہ ایک سوار مدینہ منورہ بھیج دیتے تھے جو لوگوں کو یہ بتا دیتا تھا کہ کل صبح ہم لوگ شہر میں داخل ہوجائیں گے۔

14017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَقْدِمَهُ مِنَ الشَّامِ اَسْلَمَ مَوْلَاهُ اِلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يُؤْذِنُهُمْ: اِنَّا قَادِمُوْنَ عَلَيْكُمْ لِكَذَا وَكَذَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے اپنے غلام اسلم کو اطلاع دینے کے لئے پہلے ہی مدینہ بھجوادیا کہ ہم فلاں فلاں وقت تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔

14018 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُعَرَّسِ، اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ . قَالَ: فَتَعَجَّلَ رَجُلَانِ فَكِلَاهُمَا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُكُمْ اَنْ تَطْرُقُوا النِّسَاءَ

✵✵ عبدالرحمن بن حرملہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا تو ایک منادی کو یہ حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کرے: تم لوگ رات ہوجانے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس نہ جانا۔

راوی بیان کرتے ہیں: دو آدمی جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چلے گئے تو انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک اور شخص کو پایا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا کہ رات کے وقت (پیشگی اطلاع کے بغیر) اپنی بیویوں کے پاس نہ جانا۔

14019 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ ابْنَ رَوَاحَةَ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَفَلَ فَاَتٰى بَيْتَهُ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ، فَاِذَا هُوَ بِالْمِصْبَاحِ فَارْتَابَ فَتَسَوَّرَ، فَاِذَا امْرَاَتُهُ عَلٰى سَرِيْرٍ

مُضْجِعَةً اِلٰی جَنْبِهَا فِيمَا يُرٰی رَجُلًا ثَائِرَ شَعْرِ الرَّأْسِ فَهَمَّ اَنْ يَضْرِبَهٗ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْوَرَعُ، فَغَمَزَ امْرَاَتَهٗ فَاسْتَيْقَظَتْ، فَقَالَتْ: وَرَاءَ كَ وَرَاءَ كَ قَالَ: وَيْلَكِ مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ: هٰذِهٖ اُخْتِي ظَلَّتْ عِنْدِي فَغَسَلَتْ رَاْسَهَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ طُرُوقِ النِّسَاءِ فَعَصَاهُ رَجُلَانِ طَرَقَا اَهْلَيْهِمَا فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَمْ اَنْهَكُمْ عَنْ طُرُوقِ النِّسَاءِ

❊ ❊ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: ابن رواحہ ایک جنگی مہم پر گئے ہوئے تھے‘ جب وہ واپس تشریف لائے اور اپنے گھر پہنچے تو انہوں نے تلوار گلے میں لٹکائی ہوئی تھی گھر میں چراغ جل ہو رہا تھا‘ انہیں شک ہوا‘ تو وہ چھپ گئے‘ تو انہوں نے دیکھا کہ ان کی بیوی پلنگ پر لیٹی ہوئی ہے اور اس کے پہلو میں کوئی موجود ہے‘ جس کو دیکھنے سے لگتا ہے کہ وہ ایسا شخص ہے‘ جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں‘ انہوں نے پہلے تو ارادہ کیا کہ اس شخص کو قتل کر دیں‘ پھر احتیاط کے پیش نظر وہ رُک گئے‘ انہوں نے اپنی بیوی کو ٹھوکہ دیا تو وہ بیدا ہوگئی‘ اس عورت نے کہا: تم پیچھے ہو جاؤ! پیچھے ہو جاؤ! حضرت ابن رواحہ نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو‘ یہ کون ہے؟ اس عورت نے کہا: یہ میری بہن ہے‘ جو رات میرے ہاں ٹھہر گئی ہے‘ پھر اس خاتون نے اپنی بہن کا سر کا دھلوایا۔

جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی‘ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات ہو جانے کے بعد اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔

دو آدمیوں نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اور وہ رات کے وقت اپنی بیویوں کے پاس چلے گئے‘ تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا‘ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے رات کے وقت اپنی بیویوں کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا؟

بَابُ الْمُتْعَةِ

باب: متعہ کا بیان

14020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: كَانَتْ بِمَكَّةَ امْرَاَةٌ عِرَاقِيَّةٌ تَنَسَّكُ جَمِيلَةٌ لَهَا ابْنٌ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ اُمَيَّةَ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُكْثِرُ الدُّخُولَ عَلَيْهَا، قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَدْخُلُ عَلٰی هٰذِهِ الْمَرْاَةِ قَالَ: اِنَّا قَدْ نَكَحْنَاهَا ذٰلِكَ النِّكَاحَ لِلْمُتْعَةِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَنَّ سَعِيدًا، قَالَ لَهٗ: هِيَ اَحَلُّ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ لِلْمُتْعَةِ

❊ ❊ عبداللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں: مکہ میں ایک عراقی خاتون رہتی تھی‘ جو بڑی عبادت گزار تھی اور اس کا ایک بیٹا تھا‘ جس کو ابو امیہ کہتے تھے‘ سعید بن جبیر اس خاتون کے پاس اکثر جایا کرتے تھے‘ میں نے دریافت کیا: اے ابو عبداللہ! کیا وجہ ہے؟ آپ اس خاتون کے ہاں اکثر جاتے ہیں‘ تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس خاتون کے ساتھ نکاح متعہ کیا ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید نے اُن سے یہ کہا تھا: متعہ کر لینے کی وجہ سے‘ یہ عورت پانی پینے سے زیادہ حلال ہے (یعنی جس طرح پانی پینا حلال ہے‘ تو یہ بھی حلال ہے)

14021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَاَوَّلُ مَنْ سَمِعْتُ مِنْهُ الْمُتْعَةَ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى قَالَ: اَخْبَرَنِي، عَنْ يَعْلَى، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، اسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ بِالطَّائِفِ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَدَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ بَعْضُنَا، فَقَالَ لَهُ: نَعَمْ. فَلَمْ يَقِرَّ فِي نَفْسِي حَتّٰى قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْيَاءَ، ثُمَّ ذَكَرُوا لَهُ الْمُتْعَةَ، فَقَالَ: نَعَمْ، اسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي آخِرِ خِلَافَةِ عُمَرَ، اسْتَمْتَعَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا جَابِرٌ فَنَسِيتُهَا، فَحَمَلَتِ الْمَرْاَةُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَدَعَاهَا فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: مَنْ اَشْهَدَ؟ قَالَ: عَطَاءٌ لَا اَدْرِي قَالَتْ: اُمِّي اُمَّ وَلِيَّهَا قَالَ: فَهَلَّا غَيْرَهُمَا قَالَ: خَشِيَ اَنْ يَكُونَ دَغَلًا الْآخَرُ

قَالَ عَطَاءٌ، وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رُخْصَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَحِمَ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَوْلَا نَهْيُهُ عَنْهَا مَا احْتَاجَ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَقِيٌّ قَالَ: كَاَنِّي وَاللّٰهِ اَسْمَعُ قَوْلَهُ: اِلَّا شَقِيٌّ - عَطَاءٌ الْقَائِلُ - قَالَ عَطَاءٌ: "فَهِيَ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ: (فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ) (النساء: 24) اِلٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَجَلِ عَلٰى كَذَا وَكَذَا لَيْسَ يُتَشَاوَرُ قَالَ: بَدَا لَهُمَا اَنْ يَتَرَاضِيَا بَعْدَ الْاَجَلِ، وَاَنْ يَتَفَرَّقَا فَنَعَمْ، وَلَيْسَ بِنِكَاحٍ

✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے پہلی مرتبہ متعہ کا ذکر سفیان بن یعلیٰ سے سنا تھا' جنہوں نے یعلیٰ کے حوالے سے یہ بات بتائی' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے طائف کی رہنے والی ایک خاتون سے متعہ کیا' تو میں نے اس بات پر اُن کا انکار کیا' پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' تو ہم میں سے کسی نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!۔

راوی کہتے ہیں: مجھے پھر بھی الجھن رہی' یہاں تک کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما تشریف لائے' تو ہم ان کے ہاں ان سے ملنے کے لئے گئے' حاضرین نے ان سے مختلف چیزوں کے بارے میں سوال کیے' پھر لوگوں نے ان کے سامنے متعہ کا ذکر کیا' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہم متعہ کرتے رہے ہیں' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخری دور میں' عمرو بن حریث نے ایک خاتون کے ساتھ متعہ کیا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کا نام ذکر کیا تھا' راوی کہتے ہیں: لیکن میں وہ نام بھول گیا ہوں' تو اس کے نتیجے میں وہ خاتون حاملہ ہوگئی' تو اس کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: گواہ کون تھا؟ عطاء کہتے ہیں: مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ اس خاتون کا جواب کیا تھا؟ کہ میری ماں گواہ تھی' یا ماں کا ولی گواہ تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن دونوں کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا؟ تو انہوں نے کہا: انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کسی اور خرابی کا باعث نہ بن جائے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے' متعہ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رخصت تھی' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم کیا تھا' اگر

اس کی ممانعت نہ ہوتی' تو پھر کوئی بد بخت ہی زنا پر مجبور ہوتا۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! گویا کہ میں اِس وقت بھی انہیں یہ کہتے ہوئے سن رہا ہوں: ''کوئی بد بخت'' اس جملے کے قائل عطاء ہیں۔

عطاء بیان کرتے ہیں: تو یہ وہی چیز ہے' جس کا ذکر سورہ نساء میں ہے۔

''تو تم ان خواتین میں سے' جس سے متعہ کرلو''

یعنی اس سے مراد یہ ہے: یہ فلاں' فلاں مدت تک ہوگا اور اتنی' اتنی رقم کے عوض ہوگا' اس بارے میں مشورہ نہیں لیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: ان دونوں کے سامنے اگر مناسب ہوگا' تو وہ مخصوص مدت گزر جانے کے بعد اتنے عرصے پر راضی رہیں گے اور اگر چاہیں کہ علیحدہ ہو جائیں تو یہ بھی ٹھیک ہے' لیکن یہ چیز نکاح شمار نہیں ہوگی۔

14022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَرَاهَا الْاٰنَ حَلَالًا، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ فَاٰتُوهُنَّ اُجُورَهُنَّ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِی حَرْفِ اِلٰى اَجَلٍ. قَالَ عَطَاءٌ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ شِئْتُ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: لَقَدْ كَانَ اَحَدُنَا يَسْتَمْتِعُ بِمِلْءِ الْقَدَحِ سُوَيْقًا. وَقَالَ صَفْوَانُ: هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْتِی بِالزِّنَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنِّیْ لَا اُفْتِی بِالزِّنَا اَفَنَسِیَ صَفْوَانُ اُمَّ اَرَاكَةَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ ابْنَهَا لَمِنْ ذٰلِكَ اَفَزِنًا هُوَ؟ قَالَ: وَاسْتَمْتَعَ بِهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ جُمَحٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا: وہ اُس وقت بھی اُس کو حلال سمجھتے تھے' انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ یہ پڑھتے تھے:

''تم ان خواتین میں سے' جس سے متعہ کرو' جو مخصوص مدت تک ہو' تو تم اُن کا مہر انہیں دو''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہاں پہ لفظ ''مخصوص مدت تک'' ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے کوئی شخص پیالے بھر جو کے عوض میں بھی متعہ کر لیتا تھا۔

صفوان نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زنا کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں زنا کے بارے میں فتویٰ نہیں دیتا کیا صفوان ''اُمّ ارا کہ'' کو بھول گئے ہیں؟ اس خاتون کا بچہ اسی طرح پیدا ہوا تھا' تو کیا وہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا تھا؟

راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کے ساتھ بنو جمح سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے متعہ کیا تھا۔

14023 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَا: كُنَّا فِی غَزْوَةٍ، فَجَاءَ رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَمْتِعُوا

✿✿ عمرو بن دینار نے حسن بن محمد بن علی کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جن کا تعلق اسلم قبیلے سے ہے اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ روایت کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں تشریف لایا اور بولا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ متعہ کرلو۔

14024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "لَمْ يُرَعْ عُمَرُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اِلَّا اُمَّ اَرَاكَةَ، قَدْ خَرَجَتْ حُبْلَى فَسَاَلَهَا عُمَرُ عَنْ حَمْلِهَا؟ فَقَالَتِ: اسْتَمْتَعَ بِي سَلَمَةُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، فَلَمَّا اَنْكَرَ صَفْوَانُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْضَ مَا يَقُولُ فِي ذٰلِكَ " قَالَ: فَسَلْ عَمَّكَ هَلِ اسْتَمْتَعَ

✿✿ عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صرف ''ام اراکہ'' کی وجہ سے پریشانی ہوئی تھی کہ جب وہ حاملہ ہوگئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حمل کے حوالے سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: سلمہ بن امیہ بن خلف نے میرے ساتھ متعہ کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب صفوان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے موقف کا انکار کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے چچا سے پوچھ لو! کیا انہوں نے متعہ کیا تھا؟

14025 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: اسْتَمْتَعْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَهٰى عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَقَالَ جَابِرٌ: اِذَا انْقَضَى الْاَجَلُ، فَبَدَا لَهُمَا اَنْ يَتَعَاوَدَا فَلْيُمْهِرْهَا مَهْرًا آخَرَ قَالَ: وَسَاَلَهُ بَعْضُنَا كَمْ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: حَيْضَةً وَاحِدَةً كُنَّ يَعْتَدِدْنَهَا لِلْمُسْتَمْتِعِ مِنْهُنَّ

✿✿ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' متعہ کرتے رہے ہیں' یہاں تک کہ عمرو بن حریث کو اس سے منع کردیا گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب متعین مدت گزر جائے گی اور مرد اور عورت کو مناسب لگے کہ وہ دوبارہ معاہدہ کرلیں تو مرد اُسے دوسری مرتبہ پھر مہر دے گا۔

راوی کہتے ہیں: کسی نے اُن سے دریافت کیا: اس عورت کی عدت کیا ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: ایک حیض' یہ عدت خواتین اُس شخص کے لئے گزارتی تھیں' جو اُن سے متعہ کرتا تھا۔

14026 - آثارِ صحابہ: وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: " اسْتَمْتَعَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ مَقْدِمَهُ مِنَ الطَّائِفِ عَلٰى ثَقِيفٍ بِمَوْلَاةِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ يُقَالُ لَهَا: مُعَانَةُ

قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ اَدْرَكَتْ مُعَانَةُ خِلَافَةَ مُعَاوِيَةَ حَيَّةً، فَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُرْسِلُ اِلَيْهَا بِجَائِزَةٍ فِي كُلِّ عَامٍ حَتّٰى مَاتَتْ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ طائف تشریف لائے' تو وہاں انہوں نے ثقیف قبیلے میں ابن حضرمی کی کنیز کے ساتھ متعہ کرلیا' جس کا نام ''معانہ'' تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''معانہ'' نامی اس خاتون نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت اپنی زندگی میں پایا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ 'اس خاتون کا انتقال ہونے تک' ہر سال اُسے کچھ بھجوایا کرتے تھے۔

14027 - آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ صَفْوَانَ: يُفْتِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِالزِّنَا قَالَ: فَعَدَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رِجَالًا كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْمُتْعَةِ قَالَ: فَلَا اَذْكُرُ مِمَّنْ عَدَّدَ غَيْرَ مَعْبَدِ بْنِ اُمَيَّةَ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابن صفوان نے یہ کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو زنا کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو گنوایا' جو متعہ کیا کرتے تھے

راوی کہتے ہیں: انہوں نے جو لوگ ذکر کیے تھے' میں' اُن میں سے' صرف معبد بن امیہ کا ذکر کروں گا۔

14028 - آثارِ صحابہ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيْقِ اَيَّامَ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى نُهِيَ النَّاسُ فِي شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ کھجور یا آٹے کی مٹھی بھر کے عوض میں متعہ کرلیا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے بھی ایسا ہوتا تھا' یہاں تک کہ عمرو بن حریث کے واقعہ کے بعد لوگوں کو اس سے منع کر دیا گیا۔

14029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَدِمَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ مِّنَ الْكُوْفَةِ فَاسْتَمْتَعَ بِمَوْلَاةٍ، فَاُتِيَ بِهَا عُمَرَ وَهِيَ حُبْلٰى فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ: اسْتَمْتَعَ بِيْ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ اَمْرًا ظَاهِرًا " قَالَ: فَهَلَّا غَيْرَهَا فَذٰلِكَ حِيْنَ نَهٰى عَنْهَا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ بِالْكُوْفَةِ: " لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ رَاْيِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - اَوْ قَالَ: مِنْ رَاْيِ ابْنِ الْخَطَّابِ - لَاَمَرْتُ بِالْمُتْعَةِ، ثُمَّ مَا زَنَا اِلَّا شَقِيٌّ

* * ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عمرو بن حریث' کوفہ سے تشریف آئے اور انہوں نے ایک کنیز کے ساتھ متعہ کرلیا' اُس خاتون کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گا' وہ خاتون حاملہ تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' تو اس نے بتایا کہ عمرو بن حریث نے میرے ساتھ متعہ کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اس بارے میں ساری بات آپ کے سامنے بیان کردی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس

کے علاوہ کچھ اور کیوں نہیں کیا؟

یہ وہ موقع تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ کرنے سے منع کر دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک قابل اعتماد شخص نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں یہ ارشاد فرمایا: اگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے پہلے نہ آ چکی ہوتی (راوی کو شک ہے' شاید الفاظ کچھ مختلف ہیں' لیکن مفہوم یہی ہے) تو میں متعہ کرنے کے بارے میں حکم دیتا اور پھر زنا کا ارتکاب کوئی بدبخت ہی کرتا۔

14030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، اَيَسْتَمْتِعُ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ جَمِيعًا؟ وَهَلِ الِاسْتِمْتَاعُ اِحْصَانٌ؟ وَهَلْ يَحِلُّ اسْتِمْتَاعُ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا اِنْ كَانَ بَتَّهَا؟ فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيهِنَّ بِشَيْءٍ، وَمَا رَاجَعْتُ فِيهِنَّ اَصْحَابِي

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی چار سے زیادہ خواتین سے زیادہ کے ساتھ متعہ کر سکتا ہے؟ اور کیا متعہ کے ذریعے محصن ہونا ثابت ہو جاتا ہے؟ نیز اگر شوہر بیوی کو طلاق بتہ دیدے' تو کیا وہ عورت' اُس شوہر کے ساتھ متعہ کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اِس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے اور نہ ہی ان مسائل کے بارے میں' میں نے اپنے اصحاب کی طرف رجوع کیا ہے۔

14031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ حَوْشَبٍ اسْتَمْتَعَ بِجَارِيَةٍ بِكْرٍ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَحَمَلَتْ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَسَاَلَهَا؟ فَقَالَتِ: اسْتَمْتَعَ مِنْهَا عَمْرُو بْنُ حَوْشَبٍ فَسَاَلَهُ؟ فَاعْتَرَفَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ اَشْهَدْتَ؟ قَالَ: - لَا اَدْرِي اَقَالَ: اُمَّهَا، اَوْ اُخْتَهَا، اَوْ اَخَاهَا وَاُمَّهَا، فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَعْمَلُونَ بِالْمُتْعَةِ وَلَا يُشْهِدُونَ عُدُولًا، وَلَمْ يُبَيِّنْهَا اِلَّا حَدَدْتُهُ. قَالَ: اَخْبَرَنِي هٰذَا الْقَوْلَ عَنْ عُمَرَ مَنْ كَانَ تَحْتَ مِنْبَرِهِ سَمِعَهُ حِينَ يَقُولُهُ قَالَ: فَتَلَقَّاهُ النَّاسُ مِنْهُ

✵✵ محمد بن اسود بیان کرتے ہیں: عمرو بن حوشب نامی صاحب نے' بنو عامر لوی سے تعلق رکھنے والی' ایک لڑکی کے ساتھ متعہ کر لیا وہ حاملہ ہو گئی' اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا گیا' تو انہوں نے اُس خاتون سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا کہ عمرو بن حوشب نے اس خاتون سے متعہ کیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن صاحب سے دریافت کیا' تو انہوں نے اعتراف کر لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے گواہ کسے بنایا تھا؟ راوی کہتے ہیں: مجھے صحیح معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اُس عورت کی ماں' یا بہن یا اُس کے بھائی' اور اُس کی ماں کا ذکر کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور بولے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ متعہ پر عمل کرتے ہیں اور کسی عادل شخص کو گواہ بھی نہیں بناتے ہیں؟ اب اِس طرح کی جو بھی صورت حال سامنے آئے گی' تو میں اُس پر حد جاری کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات اُس نے بتائی ہے کہ جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منبر کے نیچے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا تھا' راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اُن سے یہ حکم حاصل کرلیا (کہ متعہ ممنوع ہے)۔

14032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ حَسَنًا، وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَاهُ، عَنْ اَبِيهِمَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَبَلَغَهُ اَنَّهُ يُرَخِّصُ فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّكَ امْرُؤٌ تَائِهٌ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حسن بن محمد اور عبداللہ بن محمد نے اُنہیں اپنے والد امام محمد بن علی رضی اللہ عنہ (یعنی محمد بن حنفیہ) کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہتے ہوئے سنا' اُنہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات پتہ چلی تھی کہ وہ متعہ کرنے کی رخصت دیتے ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا:

''تم ایک ناواقف شخص ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر اُس (یعنی متعہ) سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کردیا تھا''۔

14033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: اَرْخَصَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ: مَا هٰذَا يَا اَبَا عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فُعِلَتْ مَعَ اِمَامِ الْمُتَّقِينَ. فَقَالَ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ: اللّٰهُمَّ غُفْرًا، اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً كَالضَّرُورَةِ اِلَى الْمَيْتَةِ، وَالدَّمِ، وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ، ثُمَّ اَحْكَمَ اللّٰهُ تَعَالَى الدِّينَ بَعْدُ

✵✵ زہری نے خالد بن مہاجر بن خالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما متعہ کے بارے میں رخصت دیتے تھے' تو ابن ابوعمرہ انصاری نے اُن سے کہا: اے ابوعباس! یہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام پرہیزگاروں کے امام کی موجودگی میں کیا گیا ہے' تو ابن ابوعمرہ نے کہا: اے اللہ! تجھے مغفرت کا سوال ہے' متعہ ایک رخصت تھی' جس طرح آدمی مردار' یا خون' یا خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور ہوجاتا ہے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دین کو محکم کردیا تھا۔

14034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ -، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ

✵✵ زہری نے ربیع بن سبرہ کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کو حرام قرار دے دیا تھا۔

14035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

يُرَخِّصُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ: مَا اَظُنُّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ هٰذَا. قَالُوا: بَلٰى، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَيَقُوْلُهُ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيَقُوْلَ هٰذَا فِي زَمَنِ عُمَرَ، وَاِنْ كَانَ عُمَرُ لَيُنَكِّلُكُمْ عَنْ مِثْلِ هٰذَا، وَمَا اَعْلَمُهُ اِلَّا السِّفَاحَ

✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا گیا' کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں میرا یہ گمان نہیں ہیکہ وہ یہ کہتے ہوں گے' لوگوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ یہ بات کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تو نہیں کہتے تھے' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو اس طرح کی صورت حال میں لوگوں کو سزا دیتے تھے' میرے علم کے مطابق تو یہ زنا کرنے کے مترادف ہے۔

14036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اِنِّي لَاَرٰى تَحْرِيْمَهَا فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ: فَقُلْتُ: اَيْنَ؟ قَالَ: "فَقَرَاَ عَلَيَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) (المؤمنون: 6) "

✵ معمر نے زہری کے حوالے سے قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کہاں سے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

"اور وہ لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں' البتہ ان کی بیویوں' یا اُن کی زیرِ ملکیت کنیزوں کا حکم مختلف ہے"۔

14037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ، عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ: "فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) (المؤمنون: 6) "

✵ سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاسم بن محمد سے متعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"البتہ اُن کی بیویوں' یا اُن کی کنیزوں کا حکم مختلف ہے"۔

14038 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ تَزَوَّجَ مُوَلَّدَةً مِنْ مُوَلَّدَاتِ الْمَدِيْنَةِ بِشَهَادَةِ امْرَاَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ، وَكَانَتِ امْرَاَةً صَالِحَةً، فَلَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا الْوَلِيْدَةُ قَدْ حَمَلَتْ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ خَوْلَةُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَامَ يَجُرُّ صَنِفَةَ رِدَائِهِ مِنَ الْغَضَبِ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ تَزَوَّجَ مُوَلَّدَةً مِنْ مُوَلَّدَاتِ الْمَدِيْنَةِ بِشَهَادَةِ امْرَاَتَيْنِ، وَاِنِّي لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي هٰذَا لَرَجَمْتُ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے:
ربیعہ بن امیہ بن خلف نے دو خواتین کی گواہی کی بنیاد پر مدینہ منورہ کی ایک عورت سے شادی کر لی' گواہ بننے والی دو خواتین میں سے ایک خولہ بنت حکیم تھی' جو ایک نیک خاتون تھی' کچھ ہی عرصے کے بعد وہ لڑکی حاملہ ہوگئی' خولہ نامی خاتون نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو وہ غصے کے عالم میں اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے آئے اور کھڑے ہوئے' وہ منبر پر چڑھ گئے اور یہ فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ ربیعہ بن امیہ نے مدینہ منورہ کی ایک عورت کے ساتھ دو خواتین کی گواہی کی بنیاد پر شادی کر لی ہے' اگر میں اس بارے میں پہلے حکم بیان کر چکا ہوتا' تو میں اسے سنگسار کروا دیتا۔

14039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " ازْدَادَتِ الْعُلَمَاءُ لَهَا مِفْتَاحًا حِينَ قَالَ الشَّاعِرُ:

يَا صَاحِ هَلْ لَكَ فِي فُتْيَا ابْنِ عَبَّاسٍ "

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب شاعر نے یہ کہا' تو علماء کے لئے کنجی میں اضافہ کر دیا:
''اے چیخنے والے! کیا تمہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ میں کوئی دلچسپی ہے''۔

14040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: مَا حَلَّتِ الْمُتْعَةُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثًا فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، مَا حَلَّتْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

٭٭ معمر اور حسن یہ فرماتے ہیں: متعہ صرف ''عمرہ قضا'' کے موقع پر تین دن کے لئے حلال ہوا تھا' نہ یہ اُس سے پہلے کبھی حلال ہوا تھا' اور نہ اُس کے بعد کبھی حلال ہوا۔

14041 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِعُسْفَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ سُرَاقَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنَا تَعْلِيمَ قَوْمٍ كَاَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ؟ قَالَ: بَلْ لِلْاَبَدِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ اَمَرَنَا بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ، فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا: اَنْ قَدْ اَبَيْنَ اِلَّا اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ: فَافْعَلُوا قَالَ: فَخَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي, عَلَيَّ بُرْدٌ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ، فَدَخَلْنَا عَلَى امْرَاَةٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلٰى بُرْدِ صَاحِبِي فَتَرَاهُ اَجْوَدَ مِنْ بُرْدِي، وَتَنْظُرُ اِلَيَّ فَتَرَانِي اَشَبَّ مِنْهُ، فَقَالَتْ: بُرْدٌ مَكَانَ بُرْدٍ وَاخْتَارَتْنِي فَتَزَوَّجْتُهَا بِبُرْدِي، فَبِتُّ مَعَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: مَنْ كَانَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ فَلْيُعْطِهَا مَا سَمّٰى لَهَا، وَلَا يَسْتَرْجِعْ مِمَّا اَعْطَاهَا شَيْئًا، وَيُفَارِقْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَهَا عَلَيْكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✻✻ ربیع بن سبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم عسفان کے مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہوگیا ہے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں یوں تعلیم دیں جیسے ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں کیا ہمارے اس عمرے کا حکم اسی سال کے لئے ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ کے لئے ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ مکہ مکرمہ آئے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا صفا و مروہ کا چکر لگایا پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دے دی جب ہم آپ کے پاس واپس آئے تو ہم نے عرض کی: یہ صرف متعین مدت تک ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرو۔

راوی کہتے ہیں: میں اور میرا ایک ساتھی نکلے میرے جسم پر بھی ایک چادر تھی اور اس کے جسم پر بھی ایک چادر تھی ہم ایک خاتون کے پاس آئے ہم نے اسے اپنا آپ پیش کیا تو وہ خاتون کبھی میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھنے لگی جو اسے میری چادر سے زیادہ عمدہ لگ رہی تھی اور کبھی میری طرف دیکھنے لگی میں اس کو اپنے ساتھی سے زیادہ جوان لگ رہا تھا پھر اس عورت نے کہا: ایک چادر دوسری چادر کی جگہ کفایت کر جاتی ہے یوں اس نے مجھے اختیار کرلیا تو میں نے اپنی چادر کے عوض میں اس کے ساتھ شادی کرلی وہ رات میں اس خاتون کے ساتھ رہا اگلے دن میں مسجد میں آیا تو نبی اکرم ﷺ منبر پر یہ ارشاد فرما رہے تھے:

"جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ متعین مدت تک کے لئے شادی کی ہو اس نے اُس عورت کے لئے جو رقم متعین کی تھی وہ اُسے ادا کردے اور جو کچھ وہ پہلے اس عورت کو دے چکا ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے اور اس عورت سے علیحدگی اختیار کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (یعنی متعہ کو) قیامت کے دن تک کے لئے تمہارے لئے حرام قرار دے دیا ہے"۔

14042 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ؟ فَقَالَ: هُوَ السِّفَاحُ

✻✻ اسماعیل بن امیہ نے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ زنا ہے۔

14043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مُغَوَّلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ مالک بن مغول نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: متعہ صرف تین دن کے لئے (حلال قرار دیا گیا تھا) یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دے دیا۔

14044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

نَسَخَهَا الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ

٭٭ سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق' عدت اور وراثت نے اِسے منسوخ کردیا ہے۔

14045 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: نَسَخَهَا الْمِيرَاثُ

٭٭ داؤد نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: وراثت کے احکام نے اسے منسوخ کردیا ہے۔

14046 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا، يُحَدِّثُ مَعْمَرًا قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: نَسَخَ رَمَضَانُ كُلَّ صَوْمٍ، وَنَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ، وَنَسَخَ الْمُتْعَةَ الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ . قَالَ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الْحَجَّاجِ، يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَنَسَخَتِ الضَّحِيَّةُ كُلَّ ذَبْحٍ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو معمر کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اشعث اور حجاج بن ارطاۃ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان دونوں صاحبان نے ابواسحاق کو حارث کے حوالے سے' یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان نے ہر قسم کے روزے (کی فرضیت) کو منسوخ کردیا ہے' زکوٰۃ نے ہر قسم کے صدقے (کے لازم ہونے) کو منسوخ کردیا ہے' طلاق' عدت اور وراثت نے متعہ کو منسوخ کردیا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''(بڑی عید کی) قربانی نے ہر قسم کے ذبح (یعنی قربانی کے لازم ہونے) کو منسوخ کردیا ہے''۔

14047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ: يَنْهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

٭٭ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے' منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

14048 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَطُولُ غُرْبَتُنَا فَقُلْنَا: اَلَا نَخْتَصِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟: فَنَهَانَا، ثُمَّ رَخَّصَ اَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ اِلَى اَجَلٍ بِالشَّيْءِ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

٭٭ اسماعیل نے قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لے رہے تھے' تو ہماری وطن سے دوری طویل ہوگئی' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم خصی نہ ہوجائیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ اجازت دی کہ ہم کسی عورت کے ساتھ متعین مدت تک شادی

کر سکتے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر ایسا کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے ہمیں منع کر دیا۔

بَابُ قُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی قوت کا تذکرہ

14049 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُعْطِيَ قُوَّةَ اَرْبَعِينَ اَوْ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِينَ فِي الْجِمَاعِ - اَنَا اَشُكُّ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کو چالیس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پینتالیس مردوں جتنی قوت عطا کی گئی تھی۔

14050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوَّةَ بُضْعٍ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِينَ رَجُلًا

❊❊ علی بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کو پینتالیس سے زیادہ آدمیوں کی قوت عطا کی گئی تھی۔

14051 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُضْعَ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُقِيمُ عِنْدَ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمًا تَامًّا كَانَ يَاْتِي هٰذِهِ السَّاعَةَ وَهٰذِهِ السَّاعَةَ يَتَنَقَّلُ بَيْنَهُنَّ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اللَّيْلُ قَسَمَ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ لَيْلَتَهَا

❊❊ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو پینتالیس سے زیادہ آدمیوں کی قوت عطا کی گئی تھی آپ ﷺ کا یہ معمول شریف تھا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے ہاں پورا دن مقیم نہیں رہتے تھے بلکہ ایک گھڑی ایک خاتون کے پاس رہتے تھے دوسری گھڑی میں دوسری زوجہ محترمہ کے پاس رہتے تھے آپ ﷺ اُن کے ہاں منتقل ہوتے رہتے تھے لیکن جب رات ہو جاتی تھی، تو آپ ہر زوجہ محترمہ کو تقسیم میں سے اس کا مخصوص حصہ دیتے تھے۔

14052 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْطِيتُ الْكَفِيتَ قِيلَ وَمَا الْكَفِيتُ؟ قَالَ: قُوَّةُ ثَلَاثِينَ رَجُلًا فِي الْبُضَاعِ وَكَانَ لَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَّكَانَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فِي لَيْلَةٍ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: سَاَلْتُ هَلْ كَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْخِصَ لَهُنَّ اَنْ يُصَلِّينَ عَلٰى ظُهُورِ الْبُيُوتِ؟ فَقِيلَ لِي: لَمْ يَكُنَّ يُصَلِّينَ اِلَّا بِالْاَرْضِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے کفیت دیا گیا ہے'' عرض کی گئی: کفیت سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے حوالے سے تمیں آدمیوں جتنی قوت۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی 9 ازواج تھیں (بعض اوقات) آپ ﷺ ایک ہی رات میں اُن سب کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے سوال کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج کو یہ رخصت دی گئی تھی کہ وہ گھروں کی چھتوں پر نماز ادا کرسکتی ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا: وہ خواتین صرف زمین پر ہی نماز ادا کیا کرتی تھیں۔

14053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ يَقُوْلُ: وَيْحَكَ مَعْنَى وَيْلَكَ، وَالْوَيْلُ وَوَيْلَكَ مِثْلُ وَيْحَكَ مِثْلُ وَيْحَكَ

٭٭ معمر اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں ویحک کا مطلب ویلک ہے اور ویل اور ویلک کی مثال ویحک کی طرح ہے (یعنی تم برباد ہو جاؤ' یا تمہارا ستیاناس ہو)۔

کِتَابُ الْبُیُوْعِ

کتاب: خرید وفروخت کے بارے میں روایات

14054 - اقوالِ تابعین: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الطُّوسِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ النَّجَّارِ كِتَابَ الْبُيُوعِ اِلٰى آخِرِهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِلٰى اَجَلٍ قَالَا: اِذَا اَفْلَسَ اَوْ مَاتَ حَلَّ دَيْنُهُ

✵✵ معمر نے حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو انتقال کر جاتا ہے اور اس کے ذمہ قرضہ ہوتا ہے جو مخصوص مدت تک ادا کرنا ہوتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے یا انتقال کر جائے تو اس کا قرض حلال ہو جاتا ہے۔

14055 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَا: اِذَا جَعَلُوا الدَّيْنَ فِي ثِقَةٍ فَهُوَ اِلٰى اَجَلِهِ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح سے اور طاؤس کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب لوگ قرض کو کسی قابل اعتماد شخص کے ذمہ کر دیں تو وہ مخصوص مدت تک ادا کرنا لازم ہوگا۔

14056 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ الدَّيْنَ، ثُمَّ يَقْتَسِمُ وَرَثَتُهُ مَالَهُ، ثُمَّ يُفْلِسُ بَعْضُهُمْ قَالَ: يُبْدَاُ بِالَّذِي وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَالُ مِنْهُمْ، وَيَتَحَوَّلُ الْوَرَثَةُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ،

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو انتقال کر جاتا ہے اور قرض چھوڑ جاتا ہے پھر اس کے ورثاء اس کا مال تقسیم کر لیتے ہیں پھر ان میں سے کوئی ایک مفلس ہو جاتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس سے آغاز کیا جائے گا جس کے پاس اُن میں سے مال پایا جائے گا اور ورثاء ایک دوسرے کی طرف منتقل ہوتے رہیں گے۔

14057 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء اور عمرو بن دینار کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ لَا سَلَفَ اِلَّا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ

باب: بیع سلف صرف متعین مدت تک ہوتی ہے

14058 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ فَقَالَ: مَنْ سَلَّفَ فِي ثَمَرِهٖ فَهُوَ رِبًا، اِلَّا بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ بیع سلف کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے پھل میں بیع سلف کرے گا' تو یہ سود شمار ہوگا' البتہ اگر وہ متعین مقدار اور متعین مدت کے حساب سے ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14059 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ، وَالثَّلَاثِ سِنِيْنَ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَلَّفَ بِثَمَرِهٖ فَبِكَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ

✵✵ ابومنہال نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو دو سال کے لئے' یا تین سال کے لئے پھلوں میں بیع سلف کر لیتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پھل میں بیع سلف کرنی ہو' تو وہ متعین مقدار اور متعین مدت تک کی بنیاد پر کرے۔

14060 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُومٍ

✵✵ ابومنہال نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم ان کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: متعین مقدار اور متعین وزن کے ساتھ ہونا چاہیے۔

14061 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ الْوَرِقَ فِي الشَّيْءِ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ

✵✵ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کسی چیز کے بارے میں' چاندی کی بیع سلف کرلے' جو متعین مدت تک اور متعین مقدار کے حساب سے ہو۔

14062 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنَّ رَجُلًا قَدْ اَخَذَ مِنِّيْ دِيْنَارًا بِطَعَامٍ، وَيَاْتِيْنِيْ بِهٖ مِنَ الشَّامِ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری یہ خواہش ہے کہ کوئی شخص اناج کے عوض میں مجھ سے ایک دینار لے اور پھر اسے شام کے وقت

میرے پاس لے آئے۔

14063 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ قَتَادَةَ فَقَالَ: رَجُلٌ لِیْ عَلَیْهِ طَعَامٌ، لَمْ یَكُنْ عِنْدَهُ فَاشْتَرَاهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ: لَا اَدْرِی یَاْتِینِی بِهِ مِنْ حَیْثُ شَاءَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے قتادہ سے سوال کیا: اُس نے کہا: ایک شخص نے مجھے کچھ اناج دینا ہے اور وہ اناج اس کے پاس نہیں ہے، وہ اُس اناج کو بازار سے خریدے گا' انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم! وہ جہاں سے چاہے گا' اُسے لے آئے گا۔

14064 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "اَشْهَدُ اَنَّ السَّلَفَ الْمَضْمُونَ اِلٰی اَجَلٍ قَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ، وَاَذِنَ فِیهِ فَلِمَ قَالَ اللّٰهُ: (اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی) (البقرۃ: 282) "

٭٭ ابوحسان اعرج نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بیع سلف میں متعین مدت تک رقم کی ادائیگی طے شدہ ہوگی' اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے' اس کے بارے میں اجازت دی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم متعین مدت تک کے لئے' آپس میں قرض کا لین دین کرو''۔

14065 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ اِبْرَاهِیمَ یَقُولُ: "فِی رَجُلٍ سَلَّفَ فِی بُرٍّ حَدِیثِ الْعَامِ فَمَطَلَهُ فِی الْعَامِ الْاٰخِرِ قَالَ: یُعْطِیهِ مِنْ حَدِیثِ الْعَامِ الَّذِی مَطَلَهُ اِلَیْهِ"

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص سال کی نئی گندم کے بارے میں بیع سلف کرتا ہے اور پھر وہ اگلے سال تک اس میں ٹال مٹول کرتا ہے (یا اگلے سال تک کی مدت مقرر کرتا ہے) تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اگلے سال کی نئی گندم دوسرے فریق کو ادا کرے گا' جس تک اس نے ادائیگی کو مؤخر کیا ہے۔

14066 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِیمِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اِلَی الْاَنْدَرِ، وَالْعَصِیرِ، وَالْعَطَاءِ اَنْ یُسَلَّفَ اِلَیْهِ، وَلٰكِنْ یُسَمِّی شَهْرًا "

٭٭ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بونے' یا نچوڑنے' یا (سالانہ) وظیفہ ملنے تک کے بارے میں بیع سلف کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' تاہم آدمی کسی متعین مہینے تک ایسا کرسکتا ہے۔

14067 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، كَرِهَ اَنْ یُسَلِّفَ اِلَّا اِلٰی شَهْرٍ مَعْلُومٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ بیع سلف کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں' البتہ اگر وہ کسی متعین مہینے تک کے لیے ہو' تو پھر حکم مختلف ہوگا۔

14068 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ سُئِلَ عَنْ سَلَفِ الْحِنْطَةِ، وَالْكَرَابِيسِ، وَالثِّيَابِ، فَقَالَ: ذَرْعٌ مَعْلُومٌ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَالْحِنْطَةُ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ

٭٭ رزین بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے گندم یا کھردرے کپڑے یا (عام استعمال کے) کپڑوں کے بارے میں بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر کپڑے کا حجم متعین ہو اور مدت متعین ہو' گندم کی مقدار متعین ہو اور مدت متعین ہو (تو یہ جائز ہوگا)۔

14069 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِنَّمَا رُخِّصَ فِي التَّسْلِيفِ، لِاَنَّ الْاَسْعَارَ تَخْتَلِفُ لَا تَدْرِي اَيَكُوْنُ عَلَيْكَ اَمْ لَا؟

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیع سلف کرنے کے بارے میں اجازت دی گئی ہے' کیونکہ قیمتیں اوپر نیچے ہوتی رہتی ہیں' تو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ کیا یہ آپ کے خلاف جائے گا یا نہیں؟

14070 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الرَّجُلِ، وَيَشْتَرِطَ عَلَيْهِ بِاَكْثَرَ، اَوْ بِاَقَلَّ مِنَ السِّعْرِ يَقُولُ: هُوَ لِيْ كَيْفَ مَا قَامَ مِنَ السِّعْرِ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی کسی سے کوئی چیز خریدے اور اس پر مارکیٹ کی قیمت سے زیادہ' یا کم کی ادائیگی طے کر دے' وہ یہ فرماتے تھے: جب مارکیٹ کی قیمت موجود ہے' تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

14071 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا سَلَّفْتَ سَلَفًا فَبَيِّنْهُ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَفِي مَكَانٍ مَعْلُومٍ، فَاِنْ سَمَّيْتَ الْاَجَلَ، وَلَمْ تُسَمِّ الْمَكَانَ فَهُوَ مَرْدُودٌ حَتّٰى تُسَمِّيَ حَيْثُ يُوَفِّيكَ الطَّعَامَ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم بیع سلف کرو تو اس کی متعین مدت کو واضح کر دو اور متعین جگہ کو واضح کر دو اگر تم مدت کا تعین کر دیتے ہو اور جگہ کا تعین نہیں کرتے' تو یہ بیع مردود شمار ہوگی' جب تک تم اس بات کا تعین نہیں کر دیتے کہ وہ شخص تمہیں کہاں اناج ادا کرے گا؟

14072 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: السَّلَمُ كَمَا يَقُومُ مِنَ السِّعْرِ رِبًا، وَلٰكِنْ تُسَمِّي بِدَرَاهِمِكَ كَيْلًا مَعْلُومًا، وَاسْتَكْثِرْ بِهَا مَا اسْتَطَعْتَ

٭٭ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھاؤ ہوتا ہے' اس حساب سے سلم' سود ہوگی' لیکن اگر تم اپنے درہموں کے عوض میں' (اناج کے) ماپ کا تعین کر دیتے ہو' تو پھر تم اس کے عوض میں جتنا چاہو' زیادہ وصول کر سکتے ہو۔

14073 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُسَلِّفَ فِي الطَّعَامِ حَتّٰى يَنْزِلَ "

٭٭ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب تک اناج (بازار میں اونٹوں سے) اُتر نہیں جاتا' اُس وقت تک اناج کے بارے میں بیع سلف کی جائے۔

14074 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَاْسَ بِالتَّسْلِيفِ، اِذَا كَانَ كَيْلًا مَعْلُومًا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: بیع سلف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جب کہ ماپ متعین ہو اور مدت کا تعین ہو (کہ کب ادائیگی ہو گی؟)۔

14075 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يَقُوْلُ: لَا يُسَلِّفُ اِلَّا مَنْ لَهٗ حَرْثٌ، اَوْ نَخْلٌ

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے فرماتے ہیں: بیع سلف صرف اس شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے' جس کا کھیت ہو' یا کھجوروں کا باغ ہو۔

14076 - اقوالِ تابعین: قُلْتُ لِلثَّوْرِيِّ وَاَنَا بِمَكَّةَ: اِنِّيْ اُقِيْمُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، وَاَحْتَاجُ اِلَى الْفَاكِهَةِ، وَاَسْتَلِفُ الدِّرْهَمَ فِي الرُّمَّانِ، وَالْقِثَّاءِ وَالْمَوْزِ، وَاَشْبَاهِهٖ، فَكَرِهَهٗ وَقَالَ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّهٗ مُتَفَاوِتٌ

٭٭ عبدالکریم کہتے ہیں: جب میں مکہ میں تھا' تو میں نے سفیان ثوری سے دریافت کیا: میں اِس جگہ پر مقیم ہوں یہاں مجھے پھل کی ضرورت پیش آجاتی ہے' تو کیا میں انار یا ککڑی یا کیلے یا اس جیسی کسی اور چیز کے بارے میں درہم کے عوض میں بیع سلف کر سکتا ہوں؟ تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ ان میں تفاوت پایا جاتا ہے۔

14077 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ ابْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى الْخُزَاعِيِّ وَاِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى الْاَسْلَمِيِّ فَسَاَلْتُهُمَا عَنِ التَّسْلِيفِ، فَقَالَا: كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَاْتِيْنَا اَنْبَاطٌ مِنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسَلِّفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قَالَ: قُلْتُ: لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالَا: مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهٖ نَاْخُذُ

٭٭ محمد بن ابومجالد بیان کرتے ہیں: ابن ابوبردہ اور عبداللہ بن شداد نے' مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور عبداللہ بن ابواوفیٰ اسلمی کی طرف بھیجا' تاکہ میں ان دونوں حضرات سے بیع سلف کے بارے میں دریافت کروں' تو ان دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں مال غنیمت حاصل ہوتا تھا' شام کے نبطی ہمارے پاس آتے تھے' تو ہم کسی متعین مدت تک کے لئے گندم یا جو یا کشمش میں' ان کے ساتھ بیع سلف کر لیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ان کے کھیت ہوتے تھے؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے' امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

14078 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهٗ كَرِهَ

الدِّيَاسَ، وَالْعَطَاءَ، وَالرِّزْقَ، وَالْجَزَازَ، وَالْحَصَادَ، وَلَكِنْ لِيُسَمِّ شَهْرًا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " الْجَزَازُ: يَعْنِي جُدَادُ النَّخْلِ "

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فصل کاٹنے یا تنخواہ ملنے یا وصولی ہونے یا پھل اتارنے یا کٹائی ہونے پر ادائیگی کی شرط پر (سودا کرنے کو) مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: مہینے کا تعین کیا جائے گا۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: جزاز سے مراد کھجور اتارنا ہے۔

14079 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ، وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ الرَّهْنِ وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ

باب: بیع سلف میں رہن میں اور کفیل کا حکم

14080 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَلِيُّ ابْنُ بَذِيمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ: ذَلِكَ الرِّبْحُ الْمَضْمُونَ

٭٭ علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن جبیر کو سنا جن سے بیع سلف میں رہن اور کفیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا انہوں نے فرمایا: یہ ایسا فائدہ ہے جس کے تاوان کی ادائیگی کی پابندی ہوتی ہے۔

14081 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَرِهَ الرَّهْنَ، وَالْكَفِيلَ فِي السَّلَفِ "

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیع سلف میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14082 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَرِهَ الرَّهْنَ وَالْكَفِيلَ فِي السَّلَفِ "

٭٭ ابوعیاض نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے: وہ سلف میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14083 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنِ التَّسْلِيفِ، جِرْبَانًا مَعْلُومًا اِلَى اَجَلٍ مَعْلُومٍ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا، فَقِيلَ لَهُ: اَخَذَ رَهْنًا، فَقَالَ: ذَلِكَ السَّكُّ الْمَضْمُونُ

٭٭ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا جن سے اناج کی متعین مقدار کے بارے میں مخصوص مدت کی ادائیگی کی شرط پر بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھا اُن سے دریافت کیا گیا: کیا وہ شخص اُسے رہن کے طور پر رکھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہوتی ہے جس کی

تاوان کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

14084 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَجِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ: " كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَقُوْلُوْنَ: مَنْ سَلَّفَ سَلَفًا، فَلَا يَاْخُذُ رَهْنًا، وَلَا صَبِيرًا "

٭٭ ہشام بن حجیر بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مسلمان یہ کہتے ہیں: جو شخص بیع سلف کرے گا' تو وہ نہ تو رہن کے طور پر حاصل کرے گا اور نہ ہی صبیر (ضمانت) کے طور پر حاصل کرے گا۔

14085 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ، اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِنْ كَانَ التَّسْلِيفُ لَيْسَ بِهِ فِي الْاَصْلِ بَاْسٌ فَلَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ، وَالْحَمِيلِ فِيهِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اگر صرف بیع سلف ہو' تو فی نفسہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور رہن میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اس بارے میں ضامن بنانے میں بھی حرج نہیں ہے۔

14086 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَاْسًا اَنْ يُسَلِّفَ وَيَاْخُذَ رَهْنًا اَوْ حَمِيلًا "

٭٭ منصور اور دیگر حضرات نے' ابراہیم نخعی اور امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بیع سلف کرلے اور رہن یا ضامن حاصل کرلے۔

14087 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ،

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: بیع سلف میں' رہن یا کفیل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے اور اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14089 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِالرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: انہوں نے مکحول کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بیع سلف میں رہن' یا کفیل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14090 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ بَاْسًا "

٭٭ مقسم نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیع سلف میں' رہن یا کفیل میں کوئی

حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14091 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَقٍّ فَاَغْلَظَ لَهُ، فَقَالَ: فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَهُوْدِيٍّ لِلتَّسْلِيفِ مِنْهُ، فَاَبٰى اَنْ يُسَلِّفَهُ اِلَّا بِرَهْنٍ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِدِرْعِهِ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَمِينٌ فِي الْاَرْضِ، اَمِينٌ فِي السَّمَاءِ

٭٭ معمر نے' زید بن اسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے وصولی کا مطالبہ کیا (جو رقم اس نے نبی اکرم ﷺ سے لینی تھی) اور اس بارے میں سخت الفاظ استعمال کئے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی کو پیغام بھیجا کہ وہ آپ کو کچھ اُدھار دیدے' تو اس یہودی نے یہ شرط عائد کی کہ اگر آپ ﷺ کوئی چیز اس کے پاس رہن رکھوائیں گے تو وہ آپ کو رہن دے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے پاس اپنی زرہ بھجوادی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں زمین میں بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی امین ہوں۔

14092 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، مِنْ بَجِيلَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: وَسُئِلَ عَنِ الرَّهْنِ، وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَفِ فَقَالَ: هُوَ اَحَلُّ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ

٭٭ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے بجیلہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان سے بیع سلف میں' رہن یا کفیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ فرات کے پانی سے زیادہ حلال ہے۔

14093 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْهُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ: وَمَنْ يَكْرَهُهُ؟ فَقُلْتُ: اَلَا اُحَدِّثُكَ؟ قَالَ: اَعَنِ الْاَحْيَاءِ، اَوْ عَنِ الْاَمْوَاتِ؟ قُلْتُ: بَلْ عَنِ الْاَحْيَاءِ قَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِي حَدِيثِكَ عَنِ الْاَحْيَاءِ

٭٭ ابن عون بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام شعبی سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: کون اسے مکروہ قرار دیتا ہے؟ میں نے کہا: کیا میں نے آپ کو اس بارے میں روایت نہیں بتائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا زندہ لوگوں کے بارے میں بتائی ہے؟ یا مرحومین کے بارے میں بتائی ہے؟ تو میں نے کہا: زندہ لوگوں کے بارے میں بتائی ہے' انہوں نے فرمایا: تم نے زندہ لوگوں کے بارے میں جو بات بتائی ہے' اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

14094 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ اَصْوُعًا مِنْ دَقِيقٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ"

٭٭ ابراہیم نخعی نے اسود بن یزید کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ صاع آٹا خریدا' اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھوادی۔

بَابُ السَّلَفِ فِي شَيْءٍ فَيَأْخُذُ بَعْضَهُ

باب: کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرنا اور پھر اس کا کچھ حصہ وصول کر لینا

14095 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، كَرِهَا اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي السِّلْعَةِ، وَيَاْخُذَ بَعْضَ سِلْعَتِهِ، وَبَعْضَ رَاْسِ مَالِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے، اپنے والد اور منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سامان کے بارے میں بیع سلف کرے، اور پھر وہ اس سامان کا کچھ حصہ وصول کر لے، اور اصل مال کا بھی کچھ حصہ وصول کر لے۔

14096 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَعْضَ سَلَفِهِ دَرَاهِمَ وَبَعْضَهُ طَعَامًا "

٭٭ مطرف اور جابر نامی راوی نے، امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ بیع سلف میں کچھ درہم اور کچھ اناج وصول کر لیا جائے۔

14097 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اِذَا اَسْلَفَ لِرَجُلٍ فِي طَعَامٍ اَنْ يَاْخُذَ بَعْضَهُ طَعَامًا، وَبَعْضَهُ دَرَاهِمَ قَالَ: فَاِنْ اَرَادَ الْاِحْسَانَ اِلَيْهِ فَلْيَبْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ، وَلْيَدَعْ لَهُ مَا بَقِيَ،

٭٭ سفیان ثوری نے، منصور کے حوالے سے اور اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی اناج کے بارے میں بیع سلف کرے، تو کچھ اناج وصول کر لے اور کچھ درہم وصول کر لے، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی اس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، تو کچھ درہم وصول کر لے، جو باقی رقم ہو اُسے ترک کر دے۔

14098 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ،

٭٭ قتادہ اور منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14099 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ سَوَاءً،

٭٭ سفیان ثوری نے یونس کے حوالے سے، حسن بصری سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14100 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ وَاِبْرَاهِيْمَ

٭٭ معمر نے قتادہ اور زہری کے حوالے سے، حسن بصری اور ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

14101 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اِذَا سَلَّفَ الرَّجُلُ فِي طَعَامٍ اَنْ يَاْخُذَ بَعْضَهُ طَعَامًا، وَبَعْضَهُ دَرَاهِمَ، وَيَقُوْلُ: هُوَ الْمَعْرُوْفُ

✵✵ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جب کوئی شخص کسی اناج کے بارے میں بیع سلف کرے تو پھر کچھ اناج وصول کرلے اور کچھ درہم وصول کرلے وہ یہ کہتے تھے: یہ بھلائی ہے۔

14102 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَاْخُذُ بَعْضَ رَاْسِ مَالِهِ، وَبَعْضَ سَلَفِهِ، فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذٰلِكَ الْمَعْرُوْفُ

✵✵ سفیان بن عیینہ نے سلمہ بن موسیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو اصل مال کا کچھ حصہ وصول کرلیتا ہے اور جس کے بارے میں سلف کی تھی اس کا کچھ حصہ وصول کرلیتا ہے تو سعید بن جبیر نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ بھلائی ہے۔

14103 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ هُوَ الْمَعْرُوْفُ قَالَ: وَكَانَ الْحَكَمُ لَا يَرٰى بِهِ بَاْسًا

✵✵ حکم بن عتیبہ نے محمد بن حنفیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ بھلائی ہے۔

راوی کہتے ہیں: حکم بن عتیبہ بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14104 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ قَالَ: تَقَدَّمْتُ اَنَا وَاَخٌ، لِيْ اِلٰى شُرَيْحٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اَسْلَمْنَا اِلَيْهِ سِلْمًا فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي كُلُّ الطَّعَامِ، فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِنْ بَعْضِ الطَّعَامِ، وَبَعْضِ رَاْسِ مَالِكُمْ، وَتُحْسِنُوا؟ قَالَ: قُلْنَا: نَسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَسَاَلْنَا شُرَيْحًا فَقَالَ: اِمَّا اَنْ تَاْخُذُوا الطَّعَامَ، وَاِمَّا اَنْ تَاْخُذُوْا رَاْسَ مَالِكُمْ

✵✵ ابوسوداء بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک بھائی قاضی شریح کے پاس آئے، میں نے اُن سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جس سے ہم سلف کے طور پر کوئی سودا کرتے ہیں، جب متعین مدت گزر جاتی ہے، تو وہ کہتا ہے: میرے پاس پورا اناج نہیں ہے، لیکن اگر تم چاہو، تو کچھ اناج وصول کرلو اور اپنی رقم کا کچھ حصہ نقد وصول کرلو، تم یہ اچھائی کرو، راوی کہتے ہیں: ہم نے جواب دیا: ہم اس بارے میں دریافت کریں گے، راوی کہتے ہیں: ہم نے اس بارے میں قاضی شریح سے دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یا تو تم اناج وصول کرلو، یا تم اپنی اصل رقم وصول کرلو۔

14105 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ جابر نامی راوی نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُسَلِّفُ فِي الشَّيْءِ هَلْ يَأْخُذُ غَيْرَهُ؟

باب: جب کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرے تو کیا وہ اس چیز کے علاوہ کچھ اور وصول کر سکتا ہے؟

14106 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا سَلَّفْتَ فِي شَيْءٍ فَلَا تَأْخُذْ اِلَّا رَأْسَ مَالِكَ اَوِ الَّذِي سَلَّفْتَ فِيهِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرو' پھر تم اپنا اصل مال وصول کرو' یا وہ چیز وصول کرو' جو تم نے طے کی تھی۔

14107 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا سَلَّفْتَ سَلَفًا، فَلَا تَصْرِفْهُ فِي شَيْءٍ حَتّٰى تَقْبِضَهُ،

✵✵ سفیان ثوری نے یونس کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم بیع سلف کرو' تو جب تک تم وہ چیز قبضے میں نہیں لیتے' اس وقت تک کسی اور چیز کی طرف نہ پھیرو۔

14108 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✵✵ ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے' عبدالکریم کے حوالے سے' حسن بصری اور ابن سیرین کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14109 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا سَلَّفْتَ سَلَفًا، فَلَا تَصْرِفْهُ فِي شَيْءٍ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✵✵ سفیان ثوری نے حسن بن عطیہ عوفی کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم (کسی مخصوص چیز کے بارے میں) بیع سلف کرو' تو جب تک وہ چیز تم اپنے قبضے نہیں لیتے' اُس وقت تک اسے کسی اور چیز میں تبدیل نہ کرو۔

14110 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ اَنَّهُمَا كَرِهَا اِذَا سَلَّفْتَ فِي وَزْنٍ اَنْ تَأْخُذَ كَيْلًا، اَوْ فِي كَيْلٍ اَنْ تَأْخُذَ وَزْنًا

وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ مِثْلَهُ

٭٭ ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین اور حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب آپ متعین وزن کے بارے میں بیع سلف کر لیں تو پھر اس کی جگہ ماپی ہوئی چیز وصول کر لیں یا ماپی ہوئی چیز کے بارے میں بیع سلف کی ہو تو اس کی جگہ وزن کے حساب سے چیز وصول کر لیں (ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے)۔

سفیان ثوری نے ہشام کے حوالے سے حسن بصری اور محمد بن سیرین کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14111 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي اَصْنَافٍ، وَيَقُولُ: اِنْ كَانَ بُرًّا اَعْطَيْتَنِي عَشَرَةَ اَذْهَابٍ، وَاِنْ كَانَ شَعِيرًا اَعْطَيْتَنِي عِشْرِينَ، وَاِنْ كَانَ تَمْرًا اَعْطَيْتَنِي ثَلَاثِينَ

٭٭ سفیان ثوری نے اسلم کے حوالے سے سعید بن جبیر کے بارے میں نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی مختلف چیزوں کے بارے میں بیع سلف کرے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ کہنا کہ اگر تم نے مجھے گندم دی تو پھر تم نے مجھے دس دینے ہیں اگر جو دیے تو بیس دینے ہیں اور اگر کھجور دی تو تیس دینے ہیں۔

14112 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ، عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَاَلْنَا طَاوُسًا فَقُلْتُ: سَلَّفْتُ فِي شَيْءٍ اَصْرِفُهُ فِي غَيْرِهِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تَصْرِفَهُ فِي غَيْرِهِ بِالْقِيمَةِ، اِلَّا اَنْ تَقْبَلَهُ فَتَاْخُذَ بِالدَّنَانِيرِ مَا شِئْتَ وَبِهِ يَاْخُذُ اَبُو بَكْرٍ

٭٭ معمر نے عمرو بن سلیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے طاؤس سے سوال کیا ہم نے کہا: میں مخصوص چیز کے بارے میں بیع سلف کرتا ہوں تو کیا میں اس میں بیع صرف کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کی قیمت کے حساب سے اس میں بیع صرف کر لو البتہ اگر تم اس کو قبول کرتے ہو تو دینار کے عوض میں جتنا چاہو وصول کر لو!

ابوبکر (یعنی امام عبدالرزاق) اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

14113 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ سَلَّفَ فِي حَالٍ دِقًّا فَلَمْ يَجِدْهَا عِنْدَ صَاحِبِهِ، اَيَاْخُذُ حِلًّا بِقِيمَتِهَا؟ فَكَرِهَهُ قَالَ: لَا يَاْخُذُ مِنْهُ غَيْرَ ذٰلِكَ

٭٭ عبدالملک بن میسرہ نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو مصالحہ جات کے بارے میں بیع سلف کرتا ہے لیکن دوسرے فریق کے پاس اس چیز کو نہیں پاتا تو کیا وہ اس کی قیمت کے عوض میں دوسرے شخص سے حلے لے سکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: وہ اس شخص سے اُس طے شدہ چیز کے علاوہ کچھ اور نہیں لے سکتا۔

14114 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا

الشَّعْثَاءِ يَقُولُ: اِذَا سَلَّفْتَ فِي شَيْءٍ فَلَا تَاْخُذْ اِلَّا الَّذِي سَلَّفْتَ فِيهِ اَوْ رَاْسَ مَالِكَ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب تم کسی چیز کے بارے میں بیع سلف کرو تو پھر تم وہی چیز وصول کرو جس کے بارے میں تم نے سودا طے کیا تھا یا پھر اپنی اصل رقم وصول کرلو۔

14115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، " اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ ذٰلِكَ الْكَلِمَةَ اَنْ يَقُولَ: اَسْلَمْتُ فِي كَذَا وَكَذَا يَقُولُ: اِنَّمَا الْاِسْلَامُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ "

✵✵ ابن عون نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں فلاں اور فلاں چیز کے بارے میں اسلام کرتا ہوں (یا بیع سلم کرتا ہوں) وہ یہ فرماتے تھے: اسلام تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

بَابُ: السِّلْعَةُ يُسَلِّفُهَا فِي دِينَارٍ، هَلْ يَاْخُذُ غَيْرَ الدِّينَارِ؟

باب: جب کسی سامان کے بارے میں بیع سلف دینار کے حوالے سے کی جائے تو کیا دینار کے علاوہ کچھ اور وصول ہوسکتا ہے؟

14116 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا بِعْتَ شَيْئًا بِدِينَارٍ، فَحَلَّ الْاَجَلُ، فَخُذْ بِالدِّينَارِ مَا شِئْتَ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْعِ وَغَيْرِهِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم کوئی چیز دینار کے عوض میں فروخت کرو اور متعین مدت گزر جائے تو تم دینار کے عوض میں جو چیز چاہو حاصل کرلو خواہ وہ مخصوص قسم ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔

14117 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَابْنِ سِيرِينَ فِي رَجُلٍ بَاعَ طَعَامًا بِدِينَارٍ اِلَى اَجَلٍ، قَالَا: يَاْخُذُ طَعَامَهُ، اَوْ غَيْرَهُ اِذَا حَلَّ

✵✵ سفیان ثوری نے حماد اور ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی مخصوص مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر دینار کے عوض میں کوئی اناج فروخت کرتا ہے یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب وہ متعین مدت گزر جائے گی تو وہ شخص اس اناج کو بھی حاصل کرسکتا ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور بھی حاصل کرسکتا ہے۔

14118 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي تَمِيمُ بْنُ حُوَيْصٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: اِذَا بِعْتَ بِدِينَارٍ اِلَى اَجَلٍ، فَحَلَّ الْاَجَلُ فَخُذْ بِالدِّينَارِ مَا شِئْتَ، مِنْ ذٰلِكَ النَّوْعِ الَّذِي اَسْلَفْتَ فِيهِ، اَوْ غَيْرِهِ وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

✵✵ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب تم کسی متعین مدت کی شرط پر دینار کی فروخت کرو اور پھر وہ مدت گزر جائے پھر تم دینار کے عوض میں جو چیز چاہو حاصل کرسکتے ہو خواہ اس کا تعلق اس مخصوص قسم سے ہو جس کے بارے میں تم نے بیع سلف کی تھی

یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

14119 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بُزًّا اَيَاْخُذُ مَكَانَهُ بُرًّا؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ سفیان ثوری نے 'جابر نامی کے حوالے سے' عطاء ابن ابی رباح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کپڑا فروخت کرتا ہے' تو کیا وہ اس کی جگہ گندم لے سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14120 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَسْلَفْتَ فِي طَعَامٍ فَحَلَّ الْاَجَلُ، فَلَمْ تَجِدْ طَعَامًا، فَخُذْ مِنْهُ عَرَضًا بِاَنْقَصٍ، وَلَا تَرْبَحْ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ

✵✵ عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی مخصوص اناج کے بارے میں بیع سلف کرو اور پھر متعین مدت گزر جائے' اور وہ اناج تمہیں دستیاب نہ ہو' تو تم اس کے عوض میں کم قیمت کا سامان وصول کر سکتے ہو' لیکن تم دو مرتبہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

14121 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ خَالَةٍ لِي، اَنَّهُ سَاَلَ مُجَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ حَرِيرًا بِدِينَارٍ اِلَى اَجَلٍ فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ، وَجَدْتُ مَعَهُ حَرِيرًا آخُذُهُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: لَا تَاْخُذْهُ اِلَّا بِاَكْثَرَ مِمَّا بِعْتَهُ مِنْهُ،

قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: اِلَّا اَنْ يَكُونَ قَدْ خَرَجَ مِنْ يَدِهِ اِلَى غَيْرِهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ تَبْتَاعَهُ بِمَا شِئْتَ

✵✵ جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میرے خالہ زاد بھائی نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے مجاہد سے سوال کیا' وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں کسی شخص کو دینار کے عوض میں متعین مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر ریشم فروخت کر دیتا ہوں' جب وہ متعین مدت گزر جاتی ہے' تو میں اس کے پاس وہ ریشم موجود پاتا ہوں' تو کیا میں اُس سے وہ ریشم وصول کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: تم نے جتنی رقم کے عوض میں اُس کو فروخت کیا تھا' اُس سے زیادہ رقم کے عوض میں اس سے حاصل نہ کرنا۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: البتہ ایسا ہو کہ وہ چیز اس دوسرے شخص کے ہاتھ سے نکل کر تیسرے شخص کے پاس چلی گئی ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم جتنی رقم کے عوض میں چاہو' اس چیز کو خرید لو۔

14122 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا حَلَّتْ لَكَ ذَهَبٌ فِي سِلْعَةٍ، فَدَعَاكَ اِلَى اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ بِهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِ السِّلْعَةِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا الذَّهَبُ، فَافْعَلْ مَا لَمْ تَرْبَحْ رِبْحًا آخَرَ، فَاِنْ فَعَلْتَ فَلَا تَنْظِرْهُ، وَاِنْ اَقَلْتَهُ فِيهَا فَلَا بَاْسَ

✵✵ معمر اور دیگر حضرات نے ابن طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی سامان کے بارے

میں سونا وصول کرنا تمہارے لئے حلال ہوا اور دوسرا فریق تمہیں یہ پیش کش کرے کہ تم اس سے اُس سونے کے عوض میں اس سامان کے علاوہ کچھ اور لے لو جس کے بارے میں سونے کی ادائیگی طے ہوئی تھی تو تم ایسا کر سکتے ہو جبکہ دوسری مرتبہ بھی فائدہ نہ ہو رہا ہو اگر تم ایسا کرتے ہو تو پھر تم اسے مہلت نہیں دو گے اور اگر تم نے اس کے بارے میں اس کے ساتھ اقالہ کر لیا تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14123 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّيْ بِعْتُ طَعَامًا بِذَهَبٍ فَحَلَّتِ الذَّهَبُ، فَجِئْتُ اَطْلُبُهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، خُذْ مِنِّيْ طَعَامًا؟ فَقَالَ: كَرِهَهُ طَاوُسٌ اَنْ يَاْخُذَ طَعَامًا وَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: اِذَا حَلَّ دَيْنُكَ فَخُذْ مَا شِئْتَ

✻✻ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے اس بارے میں دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں سونے کے عوض میں کوئی اناج فروخت کر دیتا ہوں اور پھر سونے کی ادائیگی کا وقت آ جاتا ہے میں اس شخص کے پاس تقاضا کرنے کے لئے جاتا ہوں تو وہ شخص کہتا ہے: میرے پاس تو سونا ہے ہی نہیں تم مجھ سے اناج وصول کر لو تو عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی اناج وصول کر لے۔

ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: جب تمہارے قرض کی مدت ختم ہو جائے تو تم جو چاہو وصول کر لو۔

14124 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اِذَا بِعْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ بِدِيْنَارٍ، فَلَا تَاْخُذْ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ اِلَّا اَنْ يَصْرِفَكَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَاِنْ بِعْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ فَصَرَفَكَ اِلٰى شَيْءٍ مِمَّا يُوزَنُ فَخُذْهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ طَعَامًا

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب تم دینار کے عوض میں کوئی ایسی چیز فروخت کرو جسے ماپا جاتا ہے یا جس کو وزن کیا جاتا ہے تو تم ماپی جانیوالی چیز یا وزن کی جانے والی کوئی چیز وصول نہ کرو البتہ اگر وہ بیع صرف کر لے تو حکم مختلف ہوگا اگر تم کسی ایسی چیز کے عوض میں فروخت کرتے ہو جسے ماپا جاتا ہے تو پھر وہ تمہیں پھیر کر ایسی چیز کی طرف لے جاتا ہے جسے وزن کیا جاتا ہے تو تم اسے وصول کر سکتے ہو بشرطیکہ وہ کوئی اناج ہو۔

14125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا كَرِهَا اِذَا بِعْتَ طَعَامًا بِدِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ فَحَلَّ الْاَجَلُ اَنْ تَاْخُذَ بِهِ طَعَامًا قَبْلَ اَنْ تَقْبِضَ الذَّهَبَ "

✻✻ امام مالک نے ابوزناد کے حوالے سے سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب تم کسی متعین مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر دینار کے عوض میں کوئی اناج فروخت کرو اور پھر وہ مدت گزر جائے تو تم سونا قبضے میں لئے بغیر اُس کے بدلے میں اناج وصول کر لو۔

بَابُ الرَّجُلُ يَشْتَرِى السِّلْعَةَ فَيَقُوْلُ: اَقِلْنِىْ وَلَكَ كَذَا

باب: جب کوئی شخص کوئی سامان خرید لے پھر یہ کہے: تم یہ سودا ختم کر دو تمہیں اتنی رقم ملے گی

14126 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلَانِ بَاعَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعِيْرًا، فَقَالَ: اَقِلْنِىْ، وَلَكَ ثَلَاثُوْنَ دِرْهَمًا قَالَ: حَتّٰى اَسْاَلَ شُرَيْحًا فَسَاَلَهُ فَلَا اَدْرِىْ مَا رَدَّ عَلَيْهِ، غَيْرَ اَنِّىْ سَمِعْتُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ: قَدْ قَبِلْتُ بَعِيْرِىْ، وَقَبِلْتُ الثَّلَاثِيْنَ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' اُن کے پاس دو آدمی آئے' جن میں سے ایک نے دوسرے کو اونٹ فروخت کیا تھا' پھر اس نے کہا: تم سودا ختم کر دو' تمہیں تیس درہم مل جائیں گے' تو دوسرے نے کہا: میں پہلے اس بارے میں قاضی شریح سے دریافت کروں گا' جب اس نے قاضی شریح سے دریافت کیا' تو مجھے اندازہ نہیں تھا کہ انہوں نے اسے کیا جواب دیا؟ البتہ میں نے اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنا اونٹ بھی قبول کیا اور میں نے تیس (درہم) بھی قبول کیے۔

14127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ، فَنَدِمَ فِيْهَا، فَقَالَ: اَقِلْنِىْ وَلَكَ كَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا اور علی بن بذیمہ کے حوالے سے' سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدتا ہے' پھر وہ سونے کے بارے میں ندامت کا شکار ہوتا ہے اور یہ کہتا ہے: اگر تم یہ سودا کالعدم کر دو' تو تمہیں اتنا کچھ ملے گا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14128 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: اشْتَرٰى طَاوُسٌ غُلَامًا، فَلَمْ يَمْكُثْ عِنْدَهُ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى رَدَّهُ اِلٰى اَهْلِهِ، وَاَعْطَاهُمْ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمْ يَقْبَلُوْهُ حَتّٰى اَعْطَاهُمُ الدَّنَانِيْرَ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اور محمد بن مسلم کے حوالے سے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: طاؤس نے ایک غلام خریدا' کچھ ہی عرصے کے بعد' وہ غلام اس کے مالکان کو واپس کر دیا اور ساتھ دس دینار بھی انہیں دیدیے' کیونکہ انہوں نے دس دینار کے بغیر' اُسے (واپس) قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

14129 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ، اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً فَنَدِمَ فِيْهَا، فَقَالَ: اَقِلْنِىْ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا فَكَرِهَهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے کوئی سامان

خریدتا ہے اور پھر اس سونے کے بارے میں ندامت کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم یہ سودا ختم کردو‘ تمہیں یہ یہ کچھ ملے گا‘ تو حماد نے اسے مکروہ قرار دے دیا۔

14130 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ فَكَرِهَهُ، قَالَ الْحَكَمُ: وَاَخْبَرَنِي مُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ بَاعَ نَاقَةً، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ: خُذْهَا، وَلَكَ اَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، فَلَمْ يَاْخُذِ الْاَسْوَدُ الدَّرَاهِمَ وَكَرِهَهُ "

✵✵ عبداللہ بن کثیر نے‘ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم بن عتیبہ سے اس بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

حکم بیان کرتے ہیں: مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے‘ اسود کے بارے میں یہ بات مجھے بیان کی ہے: انہوں نے ایک اونٹنی فروخت کی‘ جس شخص نے ان سے اونٹنی خریدی تھی‘ اس نے کہا: تم یہ وصول کرلو! تمہیں چالیس درہم بھی مل جائیں گے تو اسود نے وہ درہم وصول نہیں کئے‘ انہوں نے اسے مکروہ سمجھا۔

14131 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَرُدَّهَا، وَيَرُدَّ مَعَهَا شَيْئًا، هٰذَا فِي الَّذِي يَشْتَرِي السِّلْعَةَ، فَيَقُولُ: اَقِلْنِي وَلَكَ كَذَا وَكَذَا

✵✵ معمر اور سفیان ثوری نے‘ مغیرہ کے حوالے سے‘ ابراہیم نخعی کے حوالے سے‘ اسود کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی اس چیز کو بھی واپس کرے اور اس کے ساتھ کوئی چیز مزید واپس کرے‘ یہ اس صورت میں ہے‘ جب کوئی شخص سامان خریدتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم یہ سودا کالعدم کردو‘ تمہیں یہ یہ کچھ ملے گا۔

14132 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا

قَالَ ابْنُ مُجَاهِدٍ: وَكَانَ عَطَاءٌ يَكْرَهُهُ

✵✵ مجاہد کے صاحبزادے نے‘ اپنے والد کے حوالے سے‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

مجاہد کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: عطاء اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

بَابُ: بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

باب: جانور کے عوض میں جانور فروخت کرنا

14133 حدیث نبوی: - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

جانور کے بدلے جانور کو اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14134 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَاِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَكْرَهُ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

✵✵ سفیان ثوری اور اسرائیل نے عبدالعزیز بن رفیع کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن حنفیہ کو جانور کے عوض مین جانور کو ادھار فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔

14135 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ بَعِيرًا بِغَنَمٍ اِلٰى اَجَلٍ، فَقَالَ: تِلْكَ الرُّؤُوسِ لَا يَصْلُحُ شَيْءٌ مِنْهَا بِشَيْءٍ نَسِيئَةً

✵✵ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مخصوص مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر بکری کے عوض میں اونٹ فروخت کرتا ہے انہوں نے فرمایا: یہ ایسی چیزیں ہیں جن میں ادھار درست نہیں ہے۔

14136 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: "اِذَا اخْتَلَفَا فَلَا بَاْسَ بِهِ اِلٰى اَجَلٍ يَقُوْلُ: الْغَنَمُ بِالْبَقَرِ، وَالْبَقَرُ بِالْاِبِلِ، وَاَشْبَاهُ هٰذَا"

✵✵ معمر نے یہ بات نقل کی ہے: حسن بصری فرماتے ہیں: جب دونوں طرف مختلف قسم کے جانور موجود ہوں تو پھر کسی متعین مدت تک سودا کرنے (یعنی ادھار کا سودا کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی جب گائے کے عوض میں بکری ہو یا اونٹ کے عوض میں گائے ہو یا اس جیسی کوئی اور صورت ہو۔

14137 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَاَلْتُهُ عَنِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً؟ فَقَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْهُ فَقَالَ: لَا رِبًا فِي الْحَيَوَانِ، وَقَدْ نَهٰى عَنِ الْمَضَامِينِ، وَالْمَلَاقِيحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَالْمَضَامِينُ: مَا فِي اَصْلَابِ الْاِبِلِ، وَالْمَلَاقِيحُ مَا فِي بُطُونِهَا، وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ: وَلَدُ وَلَدِ هٰذِهِ النَّاقَةِ،

14133-صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الربا - ذكر الزجر عن بيع الحيوان بالحيوان إلا يدا بيد' حديث: 5105'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النهي عن بيع الحيوان بالحيوان - حديث: 2520'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 2929'سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 2267'السنن للنسائي - كتاب البيوع' بيع الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 4566'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في العبد بالعبدين والبعير بالبعيرين - حديث: 20015'السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب البيوع' بيع الحيوان بالحيوان نسيئة - حديث: 6029'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب البيوع' باب استقراض الحيوان - حديث: 3755'سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2685'السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الربا - باب ما جاء في النهي عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة' حديث: 9887'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - حازم بن إبراهيم البجلي لم يخرج ' حديث: 2026

✻✻ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے جانور کے بدلے میں جانور کا ادھار سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سعید بن مسیّب سے سوال کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا تھا: جانوروں میں سود نہیں ہوتا' انہوں نے مضامین، ملاقیح اور حبل الحبلہ سے منع کیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) مضامین سے مراد وہ جانور ہے' جو اونٹ کی پشت میں ہو اور ملاقیح سے مراد وہ جانور ہے' جو اونٹنی کی پشت میں ہو اور حبل الحبلہ سے مراد یہ ہے کہ یہ اونٹنی جس بچے کو جنم دے گی جو اس کی اولاد ہوگی (اس کا سودا کیا جائے)۔

14138 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✻✻ معمر اور سفیان بن عیینہ نے' سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14139 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَا رِبَا اِلَّا فِي الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، اَوْ فِيمَا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ

✻✻ امام مالک نے ابوزناد کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: سونے اور چاندی اور ماپی گئی چیز' یا وزن کی گئی چیز' جسے کھایا پیا جاتا ہے' ان میں سود ہوتا ہے (یعنی اضافی لین دین نہیں ہوسکتا)۔

14140 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ بَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ نَظِرَةً، فَقَالَ: لَا وَكَرِهَهُ فَسَاَلَ اَبِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ

✻✻ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ کو ادھار فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا' انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے' کیونکہ بعض اوقات ایک اونٹ' دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔

14141 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَاَعْطَاهُ اَحَدَهُمَا، وَقَالَ: آتِيكَ غَدًا بِالْآخَرِ رَهْوًا

✻✻ مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے' اُن سے دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ خریدا' تو ان دو اونٹوں میں سے ایک اونٹ انہوں نے لے لیا اور بولے: دوسرا میں تمہیں کل لا دوں گا۔

14142 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَسْلَمِيُّ، وَمَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ

الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: " بَاعَ عَلِيٌّ جَمَلًا لَّهُ يُقَالُ: لَهُ عُصَيْفِيرٌ بِعِشْرِيْنَ جَمَلًا نَسِيئَةً "

✲✲ اسلمی اور مالک نے صالح بن کیسان کے حوالے سے حسن بن محمد بن علی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک اونٹ فروخت کیا' جس کا نام عصیفیر تھا' انہوں نے وہ اونٹ' بیس اونٹوں کے عوض میں' ادھار فروخت کیا تھا۔

14143 - اقوالِ تابعین: قَالَ الْاَسْلَمِيُّ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَرِهَ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً "

✲✲ ابن ابوقسیط نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ کو ادھار فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14144 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا، فَقَالَ: لَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَعْ لِيْ ظَهْرًا اِلٰى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ فَابْتَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ وَبِالْاَبْعِرَةِ اِلٰى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ

✲✲ ابن جریج نے عمرو بن شعیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لشکر تیار کریں' انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس سواری کے جانور نہیں ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سواری کے جانور (ادھار) خرید لو! اس شرط پر کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا' زکوٰۃ وصول کر کے آئے گا (تو ہم ادائیگی کر دیں) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں' بلکہ زیادہ اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ خریدا' جو اس شرط پر تھا' جب زکوٰۃ وصول ہوگی (تو ادائیگی کی جائے گی)۔

14145 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فَجَاءَهُ بِاِبِلٍ مِسَانٍ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلَكْتَ وَاَهْلَكْتَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ اَبِيعُ الْبَكْرَ بِالْبَكْرَيْنِ، وَالثَّلَاثَةَ بِالْبَعِيرِ الْمُسِنِّ يَدًا بِيَدٍ، وَعَلِمْتُ حَاجَتَكَ اِلَى الظَّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَاكَ اِذًا اَوْ فَلَا عَلَيْكَ اِذًا

✲✲ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص کو بھیجا تو وہ اونٹ لے آ گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ کیا' تو فرمایا: تم ہلاکت کا شکار ہو گئے اور تم نے ہلاکت کا شکار کر دیا' تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ فروخت کیا اور مسن کے عوض میں تین اونٹ فروخت کیے' یہ دست بدست لین دین تھا' کیونکہ مجھے اس بات کا پتہ تھا کہ آپ کو سواریوں کی ضرورت ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر ٹھیک ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھر تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔

14146 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ،

قَالَا: لَا بَأسَ بِبَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ، وَدِرْهَمٍ الدِّرْهَمُ نَسِيئَةٌ، قَالَا: فَإِنْ كَانَ اَحَدُ الْبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً فَهُوَ مَكْرُوهٌ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' جبکہ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ کو' یا ایک درہم کے عوض ایک درہم کو ادھار فروخت کیا جائے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر دونوں طرف سے' اونٹوں میں سے کسی ایک طرف کی ادائیگی بعد میں ہو' تو یہ چیز مکروہ ہوگی۔

بَابُ: السَّلَفُ فِي الْحَيَوَانِ

باب: جانور میں بیع سلف کرنا

14147 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِرَجُلٍ سَلَّفَ فِي قِلَاصٍ لِاَجَلٍ فَنَهَاهُ

٭٭ معمر نے حماد اور دیگر حضرات کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا' جس نے مخصوص مدت کی شرط پر' اونٹنی کے بارے میں بیع سلف کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے اِس سے منع کر دیا۔

14148 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَرِهَ السَّلَفَ فِي الْحَيَوَانِ

٭٭ سفیان ثوری نے' حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جانور میں بیع سلف کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14149 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ خُلَيْدَةَ اِلَى عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ فِي قِلَاصٍ، كُلِّ قَلُوصٍ بِخَمْسِينَ، فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ جَاءَ يَتَقَاضَاهُ، فَاَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ يَسْتَنْظِرُهُ لَهُ، فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ رَاْسَ مَالِهِ

٭٭ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کو پانچ اونٹنیاں دیں (یا پانچ اونٹنیوں کے بارے میں ان کے ساتھ بیع سلم کی) جن میں سے ہر ایک اونٹنی پچاس کے عوض میں تھی' جب متعین مدت ختم ہوئی اور وہ ان کے پاس تقاضا کرنے کے لئے آئے' تو دوسرے صاحب' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تاکہ وہ انہیں مزید مہلت دلوا دیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا' اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ انہیں اپنا اصل مال وصول کریں۔

14150 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقٍ مِثْلَهُ

٭٭ سفیان ثوری نے قیس کے حوالے سے طارق بن شہاب کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14151 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، وَقَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: اِنَّمَا کَرِهَهُ عَبْدُ اللّٰهِ لِاَنَّهُ شَرْطٌ مِنْ نِتَاجِ اَبِیْ فُلَانٍ، وَمِنْ فَحْلِ اَبِیْ فُلَانٍ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے اور قتادہ کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' کیونکہ یہ ایک ایسی شرط ہوگی کہ جب فلاں کے ہاں جانور بچے کو جنم دے گا' یا جب فلاں کے ہاں نر جانور پیدا ہوگا (تو ادائیگی کی جائے گی)۔

14152 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، اَنَّ عُمَرَ کَرِهَهُ قَالَ: وَکَانَ شُرَیْحٌ یَکْرَهُهُ

٭٭ سفیان ثوری نے' عبدالرحمٰن بن قاسم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: قاضی شریح بھی اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14153 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا یَقُوْلُ: سَلَّفَ شُرَیْحٌ فِیْ عَبْدَیْنِ صَحِیحَیْنِ فَصِیحَیْنِ مِنْ لُغَتِهِمَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ الرَّجُلُ بِالْعَبْدَیْنِ فَبَاعَهُمَا شُرَیْحٌ بِاَلْفٍ وَّاَرْبَعِ مِائَةٍ، فَاَخَذَ الْاَلْفَ وَرَدَّ الْاَرْبَعَ مِائَةٍ عَلٰی صَاحِبِ الْعَبْدَیْنِ

٭٭ سفیان ثوری نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے مسروق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قاضی شریح نے دو غلاموں کے بارے میں بیع سلف کی تھی' جو دونوں تندرست تھے اور ان کی زبان بڑی فصیح تھی۔ ان کی بیع ایک ہزار درہم کے عوض میں کی تھی' وہ شخص دو غلام لے آیا' پھر قاضی شریح نے وہ دونوں غلام ایک ہزار چار سو کے عوض میں فروخت کر دیئے' انہوں نے ایک ہزار اپنے پاس رکھ لئے اور چار سو غلاموں کے مالک کو دے دیئے۔

14154 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ لَا یَرٰی بَاْسًا اَنْ یُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِی الْحَیَوَانِ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُومٍ"

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کسی متعین مدت تک کے لئے' جانور کے بارے میں بیع سلف کر لے۔

14155 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ یُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِی الْحَیَوَانِ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُومٍ،

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص متعین مدت تک کے لئے' کسی جانور میں بیع سلف کر لے۔

14156 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِیِّ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے' حسن بصری اور زہری کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14157 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْتَمِسُوا لَهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّ بَعِيرِهِ فَالْتَمَسُوا، فَلَمْ يَجِدُوا اِلَّا فَوْقَ سِنِّ بَعِيرِهِ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَوْفَيْتَنِي اَوْفَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَيْرَكُمْ خَيْرُكُمْ قَضَاءً

❊❊ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے کے لئے آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے ایسا اونٹ تلاش کرو' جو اس کے اونٹ کا ہم عمر ہو' لوگوں نے تلاش کیا' تو انہیں ایسا اونٹ ملا' جو اس کے اونٹ سے زیادہ عمر کا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی اُسے ادا کرنے کا حکم دیا) تو اس دیہاتی نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوری ادائیگی کی ہے' اللہ تعالیٰ آپ کو پورا اجر عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جو زیادہ بہتر طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں''۔

14158 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَسْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا، فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ اَبُو رَافِعٍ: فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَهُ بَكْرًا، فَقُلْتُ: لَمْ اَجِدْ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رِبَاعِيًّا فَقَالَ: اقْضِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

❊❊ عطاء بن یسار نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے' جوان اونٹ اُدھار لیا' جب صدقے کے اونٹ آپ کی خدمت میں لائے گئے' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس شخص کو ایک جوان اونٹ ادا کر دوں۔ میں نے عرض کی: مجھے صرف ایسا اونٹ مل رہا ہے' جو اس کے اونٹ سے زیادہ بہتر ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی اِسے ادا کر دو' کیونکہ لوگوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہوتا ہے' جو زیادہ بہتر طور پر ادائیگی کرے۔

14159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَقْضِيَهُ

❊❊ معمر نے' زید بن اسلم کے حوالے سے' اُن کی سند کے ساتھ' اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اُسے ادائیگی کر دیں''۔

14160 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ، فَقَالَ: كَرِهَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ: اَفَلَا تَنْهَى هٰؤُلَاءِ عَنْهُ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ اِذَا ذَهَبْتَ تَنْشُرُ سِلْعَتَكَ عَلَى مَنْ لَا يُرِيدُهَا كَسَرَهَا

❊❊ سفیان بن عیینہ نے عمار دہنی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن جبیر سے جانور کی' بیع سلم کرنے کے بارے

میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

میں نے کہا: کیا آپ لوگوں کو اس سے منع نہیں کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تم جاؤ گے' تو تم اپنا سامان اُن لوگوں کے سامنے پھیلا دو گے' جو اسے توڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہوں گے۔

14161 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "اِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ اَنَّا لَا نَعْلَمُ اَبْوَابَ الرِّبَا، وَلَاَنْ اَكُوْنَ اَعْلَمُهَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِثْلُ مِصْرَ وَكُوَرِهَا، وَمِنَ الْاُمُوْرِ اُمُوْرٌ لَا يَكُنَّ يُخْفَيْنَ عَلٰى اَحَدٍ: هُوَ اَنْ يَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ نَسِيئًا، وَاَنْ يَبْتَاعَ الثَّمَرَةَ وَهِيَ مُعَصْفَرَةٌ لَمْ تَطِبْ، وَاَنْ يُسْلِمَ فِي سِنٍّ"

✵✵ عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے' قاسم بن محمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہمیں سود کی مختلف صورتوں کے بارے میں علم نہیں ہے' حالانکہ مجھے ان کے بارے میں علم ہونا' میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے کہ مجھے مصر اور اس کے آس پاس کا سارا علاقہ مل جائے' امور میں سے کچھ ایسے امور بھی ہوتے ہیں' جو کسی سے بھی مخفی نہیں ہوتے' جیسے چاندی کے عوض میں سونے کو اُدھا خرید لینا' یا آدمی کا ایسے پھل کو خرید لینا' جو زرد ہو' یا ابھی تیار نہ ہوا ہو' یا سن (جانور) کے بارے میں بیع سلم کرنا۔

بَابُ بَيْعِ الْحَيِّ بِالْمَيِّتِ

باب: مردہ کے عوض میں' زندہ کو فروخت کرنا

14162 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ الْحَيَّةِ - قَالَ زَيْدٌ: يَقُوْلُ: - نَظِرَةً اَوْ يَدًا بِيَدٍ"

✵✵ زید بن اسلم نے' سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ بکری کے عوض میں' گوشت کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

زید نامی راوی کہتے ہیں: خواہ یہ ادھار کے طور پر ہو' یا نقد لین دین ہو۔

14163 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُبَاعَ، حَيٌّ بِمَيِّتٍ يَعْنِي الشَّاةَ الْقَائِمَةَ بِالْمَذْبُوحِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَرٰى بِهِ بَاْسًا

✵✵ سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی زندہ چیز کو' مردہ کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

ان کی مراد یہ ہے: کسی زندہ بکری کو' ذبح شدہ بکری کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

14164 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ، اللَّحْمُ بِالشَّاةِ

✱✱ یحییٰ بن ابوکثیر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بکری کے عوض' گوشت کو فروخت کر دیا جائے۔

14165 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ جَزُورًا، عَلَى عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ قُسِّمَتْ عَلَى عَشَرَةِ اَجْزَاءٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَعْطُونِي جُزْءًا بِشَاةٍ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: لَا يَصْلُحُ هٰذَا

✱✱ صالح نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں' ایک اونٹ کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا' تو ایک صاحب بولے: ایک بکری کے عوض میں' اس کا ایک حصہ مجھے دے دو' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔

14166 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: نَحَرَ رَجُلٌ جَزُورًا فَاَخَذَ مِنْهَا رَجُلٌ عِشْرِيْنَ بِحِقَّةٍ مِّنْ نِتَاجِ نِتَاجٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ"

✱✱ اشعث بن ابوشعثاء نے' عبید بن نضلہ خزاعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ایک اونٹ قربان کیا' تو اس میں سے ایک شخص نے بیسواں حصہ اس شرط پر وصول کیا کہ اس کے ہاں جو جانور پیدا ہوگا' یہ اس کے عوض میں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سودا کالعدم کرنے کا حکم دیا۔

14167 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى عُضْوًا مِنْ جَزُوْرٍ بِرِجْلِ عُنَاقٍ، وَاشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهَا اَنْ يُرْضِعَهَا اُمَّهَا حَتّٰى تُفْطَمَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا يَصْلُحُ

✱✱ عبداللہ بن عصمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو بکری کے بچے کے عوض میں' اونٹ کے گوشت کا کوئی عضو خرید لیتا ہے اور دوسرے فریق پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ وہ اس بکری کے بچے کو اس کی ماں سے دودھ پلاتا رہے گا' جب تک دودھ چھڑانے کی عمر نہیں آجاتی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔

بَابُ: الْاَرْزَاقُ قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ

باب: قبضہ میں لینے سے پہلے' مختلف چیزوں کا حکم

14168 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِبَيْعِ الْقُطُوطِ اِذَا خَرَجَتْ بَاْسًا قَالَا: وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ لِمَنِ ابْتَاعَهَا اَنْ يَبِيعَهَا حَتّٰى يَقْبِضَهَا

* * معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک رسید (یا فائل جو کسی چیز کے بارے میں حصے کی ہو) کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا' جب وہ حرج سے نکل آئے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: تاہم جو شخص اسے خرید لیتا ہے' اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اسے اپنے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کردے۔

14169 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِبَيْعِهَا اِذَا اُمِرَ بِهَا، وَكَرِهَ لِمَنِ اشْتَرَاهَا اَنْ يَبِيعَهَا حَتّٰى يَقْبِضَهَا "

* * معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اسے فروخت کردیا جائے جبکہ اس بارے میں حکم دیا گیا ہو' البتہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جس شخص نے اسے خریدا ہے' وہ اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کردے۔

14170 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ كَانَ يَشْتَرِي الْاَرْزَاقَ فِي عَهْدِ عُمَرَ مِنَ الْجَارِ فَنَهَاهُ عُمَرُ اَنْ يَبِيعَهَا حَتّٰى يَقْبِضَهَا

* * ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں اپنے پڑوسی سے مختلف چیزیں خرید لیتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس بات سے منع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت کریں۔

14171 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُولَ: اَبِيعُكَ اِلٰى سَنَةٍ، فَاِنْ قَالَ: خَرَجَ لَكَ الْعَطَاءُ قَبْلَ سَنَةٍ، حَلَّ حَقِّي "

* * معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ میں یہ تمہیں ایک سال تک کی ادائیگی کی شرط پر فروخت کرتا ہوں' اگر وہ یہ کہے: اگر ایک سال سے پہلے تنخواہ مل گئی' تو میرا حق حلال ہوجائے گا۔

14172 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَقُولَ الْعَامِلُ لِصَاحِبِ الرِّزْقِ: اُعْطِيكَ جَرِيبَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ بِجَرِيبٍ مِنْ بُرٍّ "

* * سفیان ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ سرکاری اہل کار کسی اناج والے سے یہ کہیں: کہ میں تمہیں جو کے دو ڈھیر' گندم کے ایک ڈھیر کے عوض میں دوں گا۔

14173 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ قَالَ: سَاَلْتُ شُرَيْحًا عَنْ بَيْعِ الزِّيَادَةِ فِي الْعَطَاءِ بِالْعُرُوضِ، فَكَرِهَهُ، وَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا فِي الْحَيَوَانِ

* * سفیان ثوری نے یحییٰ بن قیس کندی کے حوالے سے ان کی دادی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح سے تنخواہ

ملنے پر اضافی ادائیگی کی شرط پر سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' جو زمین (یا سامان) کے بارے میں ہو' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' البتہ جانور کے بارے میں وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

بَابُ: الطَّعَامُ مِثْلًا بِمِثْلٍ

باب: اناج کا برابر لین دین کرنا

14174 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الطَّعَامَ اَنْ يُبَاعَ شَيْءٌ مِنْهُ بِشَيْءٍ نَظِرَةً "

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اناج میں سے کسی بھی چیز کا' اسی کے عوض میں' ادھار کی شرط پر سودا کیا جائے۔

14175 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهُ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا بَاْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ، الْبُرُّ بِالتَّمْرِ، وَالزَّبِيبُ بِالشَّعِيرِ، وَكَرِهَهُ نَسِيئَةً

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اناج کی اقسام مختلف ہوں' تو پھر دست بدست لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے' جیسے کھجور کے عوض میں گندم' یا جو کے عوض میں کشمش' البتہ انہوں نے ادھار ہونے کی صورت میں اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14176 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ وَّاحِدٍ يُكَالُ، فَمِثْلٌ بِمِثْلٍ، فَاِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ، وَازْدَدْ يَدًا بِيَدٍ

٭٭ سفیان ثوری نے' موسیٰ بن ابوعائشہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بھی کوئی ایسی چیز ہو' جسے ماپا جا سکتا ہو' تو وہ برابر' برابر ہی لین دین ہوگا' اور جب دونوں طرف مختلف چیزیں ہوں' تو پھر اضافی ادائیگی ہو سکتی ہے اور یہ اضافی ادائیگی بھی دست بدست (یعنی نقد) ہوگی۔

14177 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: اَسْلِفْ مَا يُكَالُ فِيمَا يُوزَنُ وَلَا يُكَالُ، وَاَسْلِفْ مَا يُوزَنُ، وَلَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ، وَلَا يُوزَنُ

٭٭ معمر نے' حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی، اور ایک شخص کے حوالے سے حسن کے حوالے سے' ایک شخص سے یہ بات نقل کی ہے' سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: (یعنی حسن بصری اور ابراہیم نخعی اس بات کے قائل ہیں) کہ جن چیزوں کو ماپا جاتا ہے' ان کے عوض میں ایسی چیز کے بارے میں بیع سلف کر لو' جس کا وزن کیا جاتا ہے' اسے ماپا نہیں جاتا اور جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے' اور ماپا نہیں جاتا' ان کے بارے میں ایسی چیز کے عوض میں بیع سلف کر لو' جسے ماپا جاتا ہے' اس کا وزن نہیں کیا جاتا۔

14178 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِالْحِنْطَةِ بِالدَّقِيقِ، وَالدَّقِيقِ بِالْخُبْزِ "

✵✵ سفیان ثوری نے لیث کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ آٹے کے عوض میں گندم اور روٹی کے عوض میں آٹے کے لین دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14179 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يَصْلُحُ مُدُّ دَقِيقٍ بِمُدِّ بُرٍّ اِلَّا وَزْنًا،

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آٹے کا ایک مد گندم کے ایک مد کے عوض میں دینا درست نہیں ہے البتہ اگر وزن کے اعتبار سے لین دین ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

14180 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يُفْتِي بِقَوْلِ قَتَادَةَ وَبِهِ يَاْخُذُ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو قتادہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے سنا ہے وہ اس کو اختیار کرتے تھے۔

14181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَسَاَلْنَا مَعْمَرًا عَنِ الدَّقِيقِ، مُدًّا بِمُدَّيْنِ، فَقَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا اِذَا اخْتَلَفَ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم نے معمر سے آٹے کے بارے میں دریافت کیا جو دو مد کے عوض میں ایک مد ہو تو انہوں نے فرمایا: حسن بصری اور قتادہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ دونوں طرف چیز مختلف ہو۔

14182 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنْ مُدِّ بُرٍّ بِمُدِّ دَقِيقٍ، فَكَرِهَاهُ

✵✵ عبداللہ نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم اور حماد سے آٹے کے ایک مد کے عوض میں گندم کے ایک مد کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14183 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "لَا بَاْسَ بِالدَّقِيقِ بِالْخُبْزِ، وَالْبُرِّ بِالْخُبْزِ يَدًا بِيَدٍ قَالَ: اِنَّهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَيْلِ "

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: روٹی کے عوض میں آٹے اور روٹی کے عوض میں گندم کے دست بدست لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اب یہ ماپنے کے حکم سے نکل جائے گا۔

14184 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ كَرِهَ السَّوِيقَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، لِاَنَّ فِيهِ فَضْلًا، قَالَ سُفْيَانُ: يُكْرَهُ نَسِيئَةً الْحِنْطَةُ بِالدَّقِيقِ، وَلَا يَرَى بَاْسًا بِنَسِيئَةِ الْخُبْزِ بِالدَّقِيقِ

✵ ✵ سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے گندم کے عوض میں ستو کے برابر برابر لین دین کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس میں اضافی پہلو پایا جاتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: آٹے کے عوض میں گندم کا ادھار لین دین مکروہ ہے البتہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جب آٹے کے عوض میں روٹی کا لین دین ادھار ہو۔

14185 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ، مَوْلَى اَبِیْ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الْبَيْضَاءُ قَالَ: فَنَهَانِیْ عَنْهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ: اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَنَهٰى عَنْهُ

✵ ✵ عبداللہ بن یزید نے یہ بات نقل کی ہے: ابوعیاش زید نے انہیں یہ بتایا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے جَو کے عوض میں سفید جَو کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ان میں سے کون سا زیادہ ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سفید۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے منع کر دیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تر کھجور خشک ہو جائے تو کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع کر دیا۔

14186 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، مَوْلَى بَنِیْ زُهْرَةَ، عَنْ زَيْدٍ، مُوْلَى عَيَّاشٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ، فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ: اَيَنْقُصُ اِذَا يَبِسَ؟ قِيلَ: نَعَمْ، فَنَهٰى عَنْهُ قَالَ: وَسُئِلَ سَعْدٌ عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ، فَحَدَّثَ هٰذَا

✵ ✵ زید نامی راوی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے حاضرین سے دریافت کیا: جب یہ خشک ہو جائے تو کیا کم ہو جاتی ہے؟ عرض کی گئی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا گیا تھا: سفید جَو کے عوض میں چھلکے والے جَو کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے یہ روایت بیان کی۔

14187 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، كُرِهَ قَفِيزٌ مِنْ رُطَبٍ بِقَفِيزٍ مِنْ جَافٍّ

✵ ✵ سفیان ثوری نے طارق کے حوالے سے سعید بن مسیب سے یہ بات نقل کی ہے: یہ بات مکروہ ہے کہ تازہ کھجوروں

کا ایک قفیز (مخصوص پیمانہ) خشک کھجور کے قفیز کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

14188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَعْطَى آلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ عَلَفًا لِفَرَسِهِ، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوهُ

✷ ✷ معمر نے سلیمان بن یسار کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالرحمٰن بن اسود کی آل نے گندم کا ایک صاع' جو کے دو صاع کے عوض میں دیا تھا' جو ان کے گھوڑے کا چارہ تھا' تو عبدالرحمٰن بن اسود نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اسے واپس کر دیں۔

14189 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَرَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ تَمْرًا كَانَ عِنْدَ بِلَالٍ فَتَغَيَّرَ، فَخَرَجَ بِهِ بِلَالٌ اِلَى السُّوقِ فَبَاعَهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكَرَهُ، وَقَالَ: مَا هٰذَا يَا بِلَالُ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: اَرْبَيْتَ، ارْدُدْ عَلَيْنَا تَمْرَنَا

✷ ✷ سفیان ثوری نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں اور ایک شخص کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ کھجوریں تھیں وہ خراب ہونے لگیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں لے کر بازار گئے' تو انہیں ایک صاع کے عوض میں' دو صاع فروخت کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا انکار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! یہ کیا ہے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے سود کا کام کیا ہے؟ ہماری کھجوریں ہمارے پاس واپس لے آؤ۔

14190 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ فَنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهَا شَعِيرًا، وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهُ

✷ ✷ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن اسود کے جانور کا چارہ ختم ہو گیا' تو انہوں نے اپنے غلام سے کہا: تم اپنے گھر سے گندم لو اور اس کے عوض میں جو خرید لو' لیکن تم صرف اس کی مانند ہی وصول کرنا (یعنی اضافی وصولی نہ کرنا)۔

14191 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ تَمْرًا اَجْوَدَ مِنْ تَمْرِهِمْ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ هٰذَا؟ فَقَالُوا: اَبْدَلْنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ: لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

✷ ✷ معمر نے' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' ابوسلمہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایسی کھجوریں پائیں' جو ان کی عام کھجوروں سے زیادہ بہتر تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آئی ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے ایک صاع کے عوض میں' دو صاع تبدیل کروائی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک صاع کے عوض میں دو صاع کا لین دین نہیں ہوسکتا' اور ایک درہم کے عوض میں دو درہم کا لین دین نہیں ہوسکتا۔

14192 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي تَمْرَةٍ بِتَمْرَتَيْنِ: هُوَ مَكْرُوهٌ، لِاَنَّ اَصْلَهُ

كَيْلٌ

✵✵ سفیان ثوری' دو کھجوروں کے عوض میں ایک کھجور کے لین دین کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ مکروہ ہے کیونکہ اصل کے اعتبار سے' یہ ماپی جانے والی چیز ہے۔

14193 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ اَبِي، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ يَبِيعُ الْاٰنِيَةَ مِنَ الْفِضَّةِ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا، فَقَالَ عُبَادَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَزْنٌ بِوَزْنٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ،

✵✵ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ چاندی والے برتن کو' چاندی سے زیادہ وزن کے عوض میں فروخت کر دیا کرتے تھے' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر وزن کے ساتھ ہوگا' چاندی کے وزن میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا' گندم کے عوض میں گندم کا لین دین برابر' برابر ہوگا' جو کے عوض میں' جو کا لین دین برابر' برابر ہوگا کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین برابر' برابر ہوگا' نمک کے عوض میں نمک کا لین دین برابر' برابر ہوگا' تم لوگ چاندی کے عوض میں' سونے کو جیسے چاہو' نقد لین دین کر سکتے ہو' اور جو کے عوض میں' گندم کا جیسے تم چاہو' نقد لین دین کر سکتے ہو (یعنی اضافی ادائیگی کے ساتھ نقد لین دین کر سکتے ہو)''۔

14194 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ نَحْوَ هٰذَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُحَدِّثُونَ بِاَحَادِيثٍ قَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْمَعْهَا، فَقَالَ عُبَادَةُ: نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ مُعَاوِيَةَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین سے اس کی مانند نقل کیا ہے' اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی' تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' جو احادیث بیان کر دیتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں' لیکن ہم نے یہ روایات نہیں سنی ہیں' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بات سنی ہے' وہ بیان کریں گے' خواہ معاویہ کو وہ کتنی ہی بری کیوں نہ لگے۔

14195 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اللَّحْمَ بِالْبُرِّ نَسِيئَةً

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ گندم کے

عوض میں گوشت کے ادھار لین دین کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14196 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْنَا الثَّوْرِيَّ، فَقَالَ: هٰذَا اَحْسَنُ الْبُيُوعِ عِنْدَنَا

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم نے سفیان ثوری سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ہمارے نزدیک بہترین سودا ہے۔

بَابُ: الْبُزُّ بِالْبُزِّ

باب: کپڑے کے عوض میں' کپڑے کا لین دین

14197 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا بِالثَّوْبِ، بِالثَّوْبَيْنِ نَسِيئَةً اِذَا اخْتَلَفَا، وَيَكْرَهُهُ مِنْ شَيْءٍ وَّاحِدٍ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيرَةَ: لَا بَاْسَ بِالنَّسَمَةِ بِالنَّسَمَتَيْنِ اِذَا اخْتَلَفَتَا

٭٭ معمر نے حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی' جبکہ سفیان ثوری کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو کپڑوں کے عوض میں' ایک کپڑے کے ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ دونوں طرف کپڑا مختلف قسم کا ہو' لیکن جب ایک ہی قسم کا کپڑا ہو' تو پھر وہ اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

سفیان ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک جاندار کے عوض میں دو جانداروں کے لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

14198 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا

٭٭ سفیان ثوری نے جابر کے حوالے سے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14199 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ: عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قِبْطِيَّةٍ بِقِبْطِيَّتَيْنِ نَسِيئَةً، كَانَ لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا، وَقَالَ: اِنَّمَا الرِّبَا فِيمَا يُكَالُ اَوْ يُوزَنُ

٭٭ معمر اور سفیان ثوری نے' امیہ کے حوالے سے' سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: دو قبطی کپڑوں کے عوض میں' ایک قبطی کپڑے کے ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: سود اُن چیزوں میں ہوتا ہے' جنہیں ماپا جائے' یا جن کا وزن کیا جائے۔

14200 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: يُمْنَعُ ثَوْبَيْنِ بِثَوْبٍ نَظِرَةً، وَذٰلِكَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ طَاقٍ بِكَرْبَاسَتَيْنِ وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' حکم بن عتیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک کپڑے کے عوض میں' دو کپڑوں کے

ادھار لین دین سے منع نہیں کیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: اس کی صورت یوں ہوئی کہ ان سے ایک قسم کے دو کپڑوں کے عوض میں ایک قسم کے ایک کپڑے کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا' ابن جریج نے یہ بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

14201 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ مِنَ الْعُرُوْضِ مِمَّا لَا يُكَالُ، وَلَا يُوْزَنُ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَبِيْعَ طَاقًا بِكَرْبَاسَتَيْنِ، يُعَجِّلُ اِحْدَى الْبَيْعَتَيْنِ

✵✵ عمرو نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب سامان کی قسمیں مختلف ہوں' اور ایسا سامان ہو' جس کو نہ ماپا جاتا ہوں' اور نہ وزن کیا جاتا ہو' تو پھر دو کے عوض میں' ایک کو فروخت کیا جا سکتا ہے' جب کہ دو میں سے ایک کی ادائیگی جلدی ہو رہی ہو۔

14202 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَعْيَانِى اَنْ اَدْرِى، مَا الْعُرُوْضُ اِذَا بِيْعَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَظِرَةً

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس بات کی سمجھ نے مجھے تھکا دیا ہے' سامان کیا حکم ہوگا؟ جب اُس میں سے کچھ کو' کچھ کے عوض میں' اُدھار فروخت کیا جائے۔

14203 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنِ الثَّوْبِ بِالْغَزْلِ نَسِيْئَةً، كِلَاهُمَا مِنْ عُطْبٍ، فَقَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ وَلَا يَرٰى بَاْسًا بِغَزْلٍ مِّنْ عُطْبٍ بِثَوْبٍ مِّنْ كَرَابِيْسَ نَسِيْئَةً

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے سوت کے عوض میں کپڑے کے ادھار لین دین کے بارے میں سوال کیا' جبکہ وہ دونوں سوتی ہوں' تو انہوں نے فرمایا: حسن بصری اسے مکروہ قرار دیتے تھے البتہ وہ کھردرے کپڑے کے عوض میں' سوت کے' ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14204 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السَّلَفِ فِى الْعُرُوْضِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ وَسَاَلْتُهُ عَنِ السَّلَفِ فِى الْحَرِيْرِ فَقَالَ: لَا اَدْرِى مَا الْحَرِيْرُ؟

✵✵ ابن تیمی نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے طاؤس سے سامان میں' بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے ان سے ریشم میں' بیع سلف کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ ریشم کا حکم کیا ہوگا؟

بَابُ: الْحَدِيْدُ بِالنُّحَاسِ

باب: تانبے کے عوض میں سونے کا لین دین

14205 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: لَا بَاْسَ بِالْحَدِيْدِ بِالنُّحَاسِ نَسِيْئَةً قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ

✻✻ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب اور جابر بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے: تانبے کے عوض میں لوہے کے ادھار لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْحَدِيدِ بِالنُّحَاسِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ وَّهُوَ نَسِيئَةٌ مَكْرُوهٌ

✻✻ سفیان ثوری نے پیتل کے عوض میں لوہے کے لین دین کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب یہ دست بدست لین دین ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر ادھار ہو تو پھر یہ مکروہ ہے۔

14207 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يُوزَنُ فَهُوَ مَجْرِيٌّ، مَجْرَى الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُكَالُ فَهُوَ يَجْرِي مَجْرَى الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر وہ چیز جس کا وزن کیا جاتا ہو اس کا حکم سونے اور چاندی کی مانند ہوگا اور ہر وہ چیز جسے ماپا جاتا ہے تو اس کا حکم گندم اور جو کی مانند ہوگا۔

14208 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الْحَدِيدِ بِالنُّحَاسِ نَسِيئَةً، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ حَمَّادٌ "

✻✻ عبداللہ بن کثیر نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابوسلیمان سے تانبے کے عوض میں سونے کے ادھار لین دین کے بارے میں دریافت کیا، تو حکم نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ حماد نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14209 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْفِلْسِ بِالْفِلْسَيْنِ

✻✻ معمر نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: دو سکوں کے عوض میں ایک سکے کے لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفَى

باب: اناج کو پوری طرح قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرنے کی ممانعت

14210 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

14210-صحيح البخاري - كتاب البيوع، باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة - حديث: 2043، صحيح مسلم - كتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض - حديث: 2887،مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع، بيان حظر بيع الطعام المشترى حتى يستوفى - حديث: 4030، صحيح ابن حبان - كتاب البيوع، باب البيع المنهي عنه - ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم أن خبر، حديث: 5057،موطأ مالك - كتاب البيوع، باب العينة وما يشبهها - حديث: 1327،سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع، باب : في النهي عن بيع الطعام قبل القبض - حديث: 2515،سنن أبي داؤد - كتاب البيوع، أبواب الإجارة - باب في بيع الطعام قبل أن يستوفى، حديث: 3051،السنن للنسائي - كتاب البيوع،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا، فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''جو شخص کوئی اناج خریدے تو اسے قبضے میں لینے سے پہلے اُسے فروخت نہ کرے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کا حکم اناج کی مانند ہے۔

14211 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جب تک وہ اُسے پوری طرح وصول نہیں کر لیتا''۔

14212 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُحَدِّثُ بِهِ، عَنْ اَيُّوْبَ

٭٭ ایوب نے یوسف بن ماہک کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے تم اسے فروخت نہ کرو''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ابن سیرین اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کرتے تھے۔

14213 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَحَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ، كَانَا يَبْتَاعَانِ التَّمْرَ وَيَجْعَلَانِهِ فِيْ غَرَائِرَ ثُمَّ يَبِيْعَانِهِ بِذٰلِكَ الْكَيْلِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَاهُ حَتّٰى يَكِيْلَاهُ لِمَنِ ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا

٭٭ معمر نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

(بقیہ حدیث 14210) بیع الطعام قبل أن يستوفي - حديث: 4544 'السنن المأثورة للشافعي - باب في البيوع' حديث: 221 'السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' بيع الطعام قبل أن يستوفي - حديث: 6005 'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب البيوع' باب بيع الطعام قبل أن يستوفي - حديث: 3514 'مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الأصل العتيق' حديث: 854 'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1608 'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث: 10670

کھجوریں خریدتے تھے انہیں وہیں رکھتے تھے اور پھر انہیں ماپ کے حساب سے فروخت کر دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس طرح فروخت کرنے سے منع کیا' جب تک وہ ان کھجوروں کو خرید کر انہیں پوری طرح ماپ نہیں لیتے۔

14214 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، اَوْ غَيْرُهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَشْتَرِی بُيُوعًا فَمَا يَحِلُّ لِیْ مِنْهَا، وَمَا يَحْرُمُ عَلَیَّ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِی، اِذَا اشْتَرَيْتَ مِنْهَا بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر نے' یوسف بن ماہک کے حوالے سے' عبداللہ بن اسود کے حوالے سے' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ چیزیں خریدتا ہوں' تو ان میں سے کون سی چیز میرے لئے حلال ہوگی اور کون سی چیز میرے لئے حرام ہوگی؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم کوئی چیز خریدو' تو اسے اُس وقت تک آگے فروخت نہ کرو' جب تک تم اسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

14215 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِی بَيْعٍ وَّاحِدٍ، وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ تَضْمَنْ

✻✻ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے سلف اور سودے' اور ایک ہی سودے میں دو شرطوں' اور جو چیز آپ کے پاس نہ ہو' اُسے فروخت کرنے' اور جس کے آپ ضامن نہ ہوں' اس کے منافع سے منع کیا ہے۔

14216 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: بِعْتُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَعَامًا، الطَّعَامُ مُعَجَّلٌ وَالنَّقْدُ مُؤَخَّرٌ، مِنْهُ مَا هُوَ عِنْدِی، وَمِنْهُ مَا لَيْسَ عِنْدِی، فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ فَاَتَانِیْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِهِمَا: اَمَّا مَا كَانَ عِنْدَكَ فَاَخِّرْهُ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ فَارْدُدْهُ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے نافع بن جبیر کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے عمرو بن عثمان سے کچھ اناج کا سودا کیا جس میں اناج کو نقد ادا کرنا تھا' جبکہ اس کی قیمت بعد میں ادا کرنی تھی' کچھ اناج میرے پاس تھا اور کچھ اناج میرے پاس نہیں تھا' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا (اور اس بارے میں دریافت کیا) تو ان کا قاصد میرے پاس آیا اور بولا: جو چیز تمہارے پاس ہے' اس میں تو تم مؤخر کر سکتے ہو' لیکن جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے' اس کے سودے کو تم ختم کر دو۔

14217 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَرَجُلٌ يَنْظُرُ اِلَیَّ، وَاَنَا اَكْتَالُهُ، اَاَبِيعُهُ اِيَّاهُ بِكَيْلِهِ؟ قَالَ: لَا حَتّٰى يَكْتَالَهُ مِنْكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: میں ایک اناج خریدتا ہوں ایک شخص مجھے دیکھ رہا ہوتا ہے میں اسے ماپ بھی لیتا ہوں' تو کیا میں اس ماپ کے حساب سے' وہ اناج اسے فروخت کردوں؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! ایسا اُس وقت تک نہیں ہوسکتا' جب تک وہ خود تم سے لے کر اس کو ماپ نہیں لیتا۔

14218 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: عِنْدَ كُلِّ بَيْعَةٍ كَيْلُهُ

وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلَيْنِ يَتَبَايَعَانِ الطَّعَامَ يَكْتَالَانِهِ، ثُمَّ يَرْبَحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ: لَا، حَتّٰى يَكْتَالَهُ كَيْلًا آخَرَ، يَكِيلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا نَصِيبَهُ ثُمَّ يَكِيلُ نَصِيبَهُ لِلَّذِي رَبِحَهُ

٭٭ مطرف نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر فروخت کے وقت چیز کو ماپا جائے گا

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

سفیان ثوری دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ماپ کر کسی اناج کے بارے میں سودا کرتے ہیں' پھر ان میں سے ایک کو دوسرے کے مقابلے میں فائدہ ہوجاتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے' جب تک دوسرا شخص بھی اُسے ماپ نہیں لیتا' اُن میں سے ہر ایک اپنے حصے کو ماپے گا اور پھر اس حصے کو ماپے گا' جس میں اسے فائدہ ہوا ہے۔

14219 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ التَّمْرَ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ قَالَ: لَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَصْرِمَهُ، قَالَ: وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے' ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے: جو کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خرید لیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: وہ آدمی اُسے اس وقت تک فروخت نہیں کرسکتا' جب تک اسے اتار نہیں لیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سلیمان بن یسار فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14220 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، كَرِهَ اِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ التَّمْرَةَ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ اَنْ يَبِيعَهُ حَتّٰى يَصْرِمَهُ

٭٭ زبیر بن خریت نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ جب آدمی کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خرید لے' تو پھر اُسے اتارنے سے پہلے آگے فروخت کردے۔

14221 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، قَالَا: اِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ التَّمْرَةَ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ فَلَا

بَاْسَ اَنْ یَبِیعَهَا قَبْلَ اَنْ یَصْرِمَهَا

✵✵ قتادہ نے سلیمان بن یسار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خرید لے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اسے اُتارنے سے پہلے اُسے آگے فروخت کر دے۔

14222 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ اَحَادِیثَ اَفَتَاْذَنُ لِی فَاَکْتُبُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَکَانَ اَوَّلُ مَا کَتَبَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَهْلِ مَکَّةَ کِتَابًا: لَا یَجُوزُ شَرْطَانِ فِی بَیْعٍ وَّاحِدٍ، وَبَیْعٌ وَسَلَفٌ جَمِیعًا، وَبَیْعُ مَا لَمْ یَضْمَنْ، وَمَنْ کَانَ مُکَاتَبًا عَلٰی مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَضَاهَا کُلَّهَا اِلَّا دِرْهَمًا فَهُوَ عَبْدٌ، اَوْ عَلٰی مِائَةِ اُوقِیَّةٍ فَقَضَاهَا کُلَّهَا اِلَّا اُوقِیَّةً فَهُوَ عَبْدٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خرسانی نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کچھ احادیث سنتے ہیں' تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں انہیں نوٹ کر لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سب سے پہلے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث نوٹ کی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب تھا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کی طرف لکھا تھا (جس میں یہ تحریر تھا):

''ایک ہی سودے میں دو شرطیں عائد کرنا جائز نہیں ہے' بیع اور سلف کو اکٹھا کرنا جائز نہیں ہے' جس چیز کے ضمان کا آدمی پابند نہ ہو' اس کو فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جو شخص ایک سو درہم کے عوض میں' کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' تو وہ پوری ادائیگی کرے گا' اگر اس کا ایک درہم بھی باقی بچتا ہے' تو وہ غلام ہی شمار ہوگا' اور جو ایک سو اوقیہ کے عوض میں معاہدہ کرتا ہے' تو وہ پوری رقم ادا کرے اور صرف ایک اوقیہ باقی رہ گیا ہو' تو وہ پھر بھی غلام ہی شمار ہوگا۔

بَابُ: الْمُوَاصَفَةُ فِی الْبَیْعِ

باب: سودے میں (چیز کی) صفت بیان کر دینا

14223 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ: الْمُوَاصَفَةُ هُوَ الْمُوَاطَاةُ، وَبِهِ قَالَ: " کَانَ یَکْرَهُ الْمُوَاصَفَةَ، وَالْمُوَاصَفَةُ اَنْ یُوَاصِفَ الرَّجُلُ بِالسِّلْعَةِ لَیْسَ عِنْدَهُ، وَکَرِهَ اَیْضًا اَنْ تَاْتِیَ الرَّجُلَ بِالثَّوْبِ لَیْسَ لَكَ فَتَقُولَ: مِنْ حَاجَتِكَ هٰذَا؟ فَاِذَا قَالَ: نَعَمْ، اشْتَرَیْتَهُ لِتَبِیعَهُ مِنْهُ نَظِرَةً "

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: مواصفت سے مراد ساتھ دینا ہے' اس کے مطابق وہ فرماتے ہیں: ''مواصفت مکروہ ہے اور مواصفت یہ ہے کہ آدمی ایسے سامان کی صفت بیان کرے' جو اُس کے پاس نہ

ہو انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آپ ایک آدمی کے پاس ایسا کپڑا لے کر جائیں' جو آپ کا نہ ہو اور پھر آپ یہ کہیں کہ تمہیں اس کی ضرورت ہے؟ اگر وہ کہے: جی ہاں! تو پھر آپ اس کپڑے کو خرید کر' اُسے فروخت کر دیں۔

14224 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: ابْتَعْ بُزَّ كَذَا، وَكَذَا وَاَشْتَرِيهِ مِنْكَ فَكَرِهَهُ "

✵✵ سفیان ثوری نے حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو یہ کہتا ہے: تم فلاں' فلاں کپڑا خرید لو تو وہ میں تم سے خرید لوں گا' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14225 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْتِيَكَ الرَّجُلُ يُسَاوِمُكَ بِشَيْءٍ لَيْسَ عِنْدَكَ، فَتَقُوْلَ: ارْجِعْ اِلَيَّ غَدًا، وَاَنْتَ تَنْوِي اَنْ تَبْتَاعَهُ لَهُ "

✵✵ معمر نے قتادہ اور حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ ایک شخص آپ کے پاس آئے اور وہ آپ کے ساتھ کسی ایسی چیز کا نرخ طے کرے' جو آپ کے پاس نہ ہو اور آپ یہ کہیں: تم کل دوبارہ میرے پاس آنا اور آپ کی نیت یہ ہو کہ آپ اگلے دن اس کے لیے وہ چیز خرید لیں گے۔

14226 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " لَا تُوَامِرْهُ، وَلَا تُوَاعِدْهُ، قُلْ: لَيْسَ عِنْدِي "

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نہ تو تم اسے پابند کرو اور نہ ہی تم اس سے وعدہ کرو' تم یہ کہہ دو: میرے پاس یہ چیز نہیں ہے۔

14227 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ بُرْقَانَ، يَسَاَلُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: يَاْتِينِي الرَّجُلُ يَطْلُبُ عِنْدِي الْمَتَاعَ، فَلَا يَكُوْنُ عِنْدِي، فَاَبْعَثُ اِلَى رَجُلٍ وَّهُوَ عِنْدَهُ، فَيُرْسِلُ اِلَيَّ بِهِ فَاُرِيَهُ الرَّجُلَ، فَاَقُوْلُ: هٰذَا مِنْ حَاجَتِكَ؟ فَيَقُوْلَ: نَعَمْ، فَاَشْتَرِيَهُ مِنْ صَاحِبِهِ، فَاَبِيعَهُ مِنْهُ فَكَرِهَهُ " فَقَالَ جَعْفَرٌ: مَا كُنَّا نَرَاهُ اِلَّا مِنْ اَحْسَنِ الْبُيُوعِ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ مَكْرُوْهٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے جعفر بن برقان کو زہری سے سوال کرتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا: میرے پاس ایک شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی سامان طلب کرتا ہے' جو میرے پاس نہیں ہوتا' تو میں ایک ایسے شخص کے پاس پیغام بھیجتا ہوں جس کے پاس وہ سامان ہوتا ہے' وہ شخص اس سامان کو میرے پاس بھیج دیتا ہے' میں وہ سامان خریدار کو دکھا دیتا ہوں' پھر میں دریافت کرتا ہوں: کیا یہ آپ کی ضرورت کا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: جی ہاں! تو میں وہ سامان اس کے اصل مالک سے خرید لیتا ہوں تو کیا میں اس سامان کو' اس خریدار کو فروخت کر سکتا ہوں؟ تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

جعفر بن برقان نامی راوی کہتے ہیں: ہم تو اِسے بہترین سودا سمجھتے تھے' تو زہری نے کہا: یہ مکروہ ہے۔

14228 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَقَتَادَةَ، كَانَا يَكْرَهَانِ

الْمُوَاصَفَةَ كُلَّهَا عِنْدَهُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ نے اناج اور دیگر چیزوں میں سے' ہر ایک چیز کے بارے میں مواصفت کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14229 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِذْ سَاَلَهُ نَخَّاسٌ فَقَالَ: يَاتِي الرَّجُلُ فِي بَعِيرٍ لَيْسَ لِي فَيُسَاوِمُنِي فَابِيعُهُ مِنْهُ، ثُمَّ اَبْتَاعُهُ بِنَقْدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَكْرَهُهُ، وَيَقُولُ: لَا تَبِعْ بَيْعًا حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: زید بن اسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اسی دوران نخاس نے ان سے سوال کیا' وہ بولا: ایک شخص میرے پاس اونٹ لینے کے لیے آتا ہے' جو میرے پاس نہیں ہوتا اور وہ اس اونٹ کا سودا میرے ساتھ طے کرتا ہے' تو کیا میں اُسے وہ اونٹ فروخت کرسکتا ہوں؟ پھر میں اس سے نقد وصول کروں گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں!

ابن جریج نے بیان کرتے ہیں: ابن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا ہے: وہ اِسے مکروہ قرار دیتے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: تم کوئی چیز اُس وقت تک فروخت نہ کرو' جب تک تم اسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ، هَلْ يَبِيعُهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ؟

باب: جب کوئی شخص ایسی چیز خریدے جس کو نہ ماپا جاسکتا ہو اور نہ وزن کیا جاسکتا ہو' تو کیا وہ اسے قبضے میں لینے سے پہلے' آگے فروخت کرسکتا ہے؟

14230 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ، شَيْئًا لَّا يُكَالُ، وَلَا يُوزَنُ بِنَقْدٍ، ثُمَّ يَبِيعَهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ،

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایسی چیز کو نقد خریدا جائے جسے نہ ماپا جاتا ہے اور نہ وزن کیا جاتا ہے اور پھر اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کردیا جائے۔

14231 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیب سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14232 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ كَرِهَهُ

✵✵ حسن بصری نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14233 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✲✲ ابن شبرمہ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14234 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ اَسْلَفَ فِي سَبَائِبَ، اَيَبِيعُهَا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اِنَّمَا تِلْكَ وَرِقٌ بِوَرِقٍ، وَذَهَبٌ بِذَهَبٍ

✲✲ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے صبائب کے بارے میں بیع سلف کی تھی (اس نے دریافت کیا:) کیا وہ انہیں قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرسکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں۔ یہ چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے (کے لین دین کی مانند ہے۔)

14235 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا تَبِعْ بَيْعًا حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✲✲ ابوزبیر نے حضرت جابر کا یہ قول نقل کیا ہے: تم خریدی ہوئی کسی چیز کو اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اسے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

14236 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: اِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا مِمَّا يُكَالُ، اَوْ يُوزَنُ فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

✲✲ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب تم کوئی ایسی چیز خریدو جس کو ماپا جاتا ہو یا وزن کیا جاتا ہو' تو تم اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اسے قبضے میں نہیں لے لیتے۔

بَابُ: الْبَيْعُ عَلَى الصِّفَةِ وَهِيَ غَائِبَةٌ

باب: غیر موجود کی صفت بیان کر کے اسے فروخت کرنا

14237 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا ابْتَاعَ رَجُلٌ مِنْكَ شَيْئًا عَلٰى صِفَةٍ فَلَمْ تُخَالِفْ مَا وَصَفْتَ لَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْبَيْعُ قَالَ اَيُّوبُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: هُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ

✲✲ ابن سیرین فرماتے ہیں: جب کوئی شخص تم سے صفت کی بنیاد پر کوئی چیز خریدے اور وہ چیز اس کے برخلاف نہ ہو' جو صفت تم نے اس کے سامنے بیان کی تھی' تو سودا لازم ہو جائے گا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: وہ شخص جب اسے دیکھے گا تو اسے اختیار ہوگا۔

14238 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنَّ هٰذَا بَاعَنِيْ مِثْلَ هٰذَا الثَّوْبِ بِكَذَا، وَكَذَا فَجَاءَنِيْ بِهِ وَاِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ اَشْتَرِهِ مِنْهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: وَهَلْ تَجِدُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِهِ مِنْهُ؟ فَاَجَازَهُ عَلَيْهِ

٭٭ ابن سیرین فرماتے ہیں: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' ان کے پاس دو آدمی آئے' ان میں سے ایک نے کہا: اس شخص نے مجھے اسے طرح کا کپڑا اتنے کے عوض میں فروخت کیا اور پھر میرے پاس دوسری قسم کا کپڑا لے آیا' جب کہ میں نے اس سے اس کی مانند کپڑا خریدا تھا۔ میں نے اس سے یہ کپڑا نہیں خریدا تھا۔ قاضی شریح نے فرمایا: کیا تمہیں کوئی ایسی چیز ملتی ہے جو اس سے زیادہ اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو؟ پھر قاضی نے اس پر سودے کو لازم قرار دیا۔

14239 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: مَرَّتْ غَنَمٌ عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ: لِمَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ اشْتَرَاهَا مِنْ فُلَانٍ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: بِعْنِيْ غَنَمَكَ الَّتِي اشْتَرَيْتَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ: نَعَمْ، فَبَاعَهَا مِنْهُ فَخَاصَمَهُ اِلٰى شُرَيْحٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ غَنَمًا سِمَانًا عِظَامًا، قَالَ الْاٰخَرُ: لَا اَدْرِيْ مَا يَقُوْلُ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ اشْتَرٰى مِنِّيْ غَنَمِي الَّتِي اشْتَرَيْتُ مِنْ فُلَانٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: لَكَ غَنَمُ فُلَانٍ الَّتِي اشْتَرَيْتَ مِنْ فُلَانٍ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے پاس سے کچھ بکریاں گزریں' تو اس نے دریافت کیا: یہ کس کی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ فلاں کی ہیں' جنہیں اس نے فلاں سے خریدا ہے۔ وہ شخص اس کے پاس آیا اور بولا: تم مجھے اپنی وہ بکریاں فروخت کردو جو تم نے فلاں سے خریدی ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر اس نے اس کو وہ بکریاں فروخت کردیں۔ اس کے بعد وہ شخص مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آیا اور بولا: میں نے جو بکریاں دیکھی تھیں وہ موٹی تازی تھیں' دوسرے نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کن کی بات کر رہا ہے؟ اس نے مجھ سے میری وہ بکریاں خریدی ہیں' جو میں نے فلاں سے خریدی تھیں۔ تو قاضی شریح نے کہا: فلاں کی بکریاں تمہاری ہوئیں' جو تم نے فلاں سے خریدی تھیں۔

14240 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْنَا لَوْ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَبَايَعَا حَتّٰى نَنْظُرَ اَيُّهُمَا اَعْظَمُ جَدًّا فِي التِّجَارَةِ قَالَ: فَاشْتَرٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مِنْ عُثْمَانَ فَرَسًا مِنْ اَرْضٍ اُخْرٰى بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ - اَوْ اَرْبَعَةِ آلَافٍ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ - اِنْ اَدْرَكَتْهَا الصَّفْقَةُ وَهِيَ سَالِمَةٌ ثُمَّ اَجَازَ قَلِيْلًا، فَرَجَعَ فَقَالَ: اُزِيْدُكَ سِتَّةَ آلَافٍ اِنْ وَجَدَهَا رَسُوْلِيْ سَالِمَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، فَوَجَدَهَا رَسُوْلُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ هَلَكَتْ، وَخَرَجَ مِنْهَا بِالشَّرْطِ الْاٰخِرِ، قَالَ رَجُلٌ لِلزُّهْرِيِّ: فَاِنْ لَمْ يَشْرُطْ؟ قَالَ: هِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ

٭٭ سعید بن میسّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب فرماتے ہیں: ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ کاش! حضرت عثمان غنی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما آپس میں کوئی سودا کریں تا کہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ دونوں میں سے کون

تجارت میں زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت عثمان سے ایک گھوڑا خریدا' جس کی قیمت چالیس ہزار یا شاید چار ہزار درہم یا اس کے آس پاس تھی اور وہ گھوڑا دوسری جگہ سے خریدا تھا۔ پھر انہوں نے یہ کہا: اگر وہ گھوڑا ٹھیک ہوا تو سودا طے شدہ شمار ہوگا' پھر وہ کچھ آگے گئے اور پھر واپس آ کر بولے: اگر میرے نمائندے نے اس گھوڑے کو صحیح وسالم پایا تو میں آپ کو مزید چھ ہزار دے دوں گا۔ حضرت عثمان نے کہا: ٹھیک ہے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن کے قاصد نے اس گھوڑے کو پایا کہ وہ ہلاک ہو چکا تھا' تو دوسری شرط کے ذریعے وہ اس سودے سے لاتعلق ہو گئے۔

ایک شخص نے زہری سے دریافت کیا: اگر انہوں نے شرط عائد نہ کی ہوتی تو زہری نے جواب دیا: وہ فروخت کرنے والے کے مال کا حصہ شمار ہوتا۔

14241 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ الْغَائِبَةَ اِذَا كَانَ عَرِفَهَا، اِنْ كَانَتِ الْيَوْمَ صَحِيحَةً فَهِيَ مِنِّي

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے' اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی غیر موجود جانور کو خرید لے جبکہ وہ اسے پہچانتا ہو بشرطیکہ آج کے دن میں اگر وہ جانور ٹھیک ہوا تو وہ میرا ہوگا۔

14242 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: كُلُّ صَفْقَةٍ وُصِفَتْ فَلَمْ يَكُنْ مِثْلَهَا، فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جس بھی سامان کی صفت بیان کر دی گئی ہو' اگر وہ سامان ویسا نہ نکلے تو لینے والا جب اسے دیکھے گا' تو اسے (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوگا۔

بَابُ: الْمُصِيبَةُ فِي الْبَيْعِ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ

باب: فروخت ہونے والی چیز کو قبضے میں لینے سے پہلے' اُس میں کوئی مصیبت لاحق ہو جانا

14243 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: "مَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا وَبَتَّ بِهِ فَاَرَادَ الْمُبْتَاعُ اَنْ يَقْبِضَهُ فَقَالَ الْبَائِعُ: لَا اُعْطِيكَهُ حَتّٰى تَقْضِيَنِي، فَهَلَكَ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ؛ لِاَنَّهُ ارْتَهَنَهُ، فَاِنْ قَالَ: خُذْ مَتَاعَكَ فَقَالَ: دَعْهُ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكَ مَنْ يَقْبِضُهُ فَهَلَكَ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ " قَالَ مَعْمَرٌ: فَاِنْ سَكَتَا جَمِيعًا فَاِنَّ حَمَّادًا، وَابْنَ شُبْرُمَةَ، وَغَيْرَهُ لَا يَرَوْنَهُ شَيْئًا حَتّٰى يُقْبَضَ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر اسے قبضے میں لینے کا ارادہ کرتا ہے' تو فروخت کرنے والا یہ کہتا ہے: میں تمہیں یہ اس وقت تک ادا نہیں کروں گا' جب تک تم مجھے پوری ادائیگی نہیں کر دیتے اور پھر وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے' تو یہ چیز فروخت کرنے والے کے مال میں سے' ہلاکت کا شکار ہوگی' کیونکہ یہ چیز اس نے رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی۔

اگر فروخت کرنے والا یہ کہتا ہے: تم اپنا سامان وصول کر لو اور خریدار یہ کہتا ہے: تم اسے اپنے پاس رکھو' میں تمہارے پاس وہ

آدمی بھجواؤں گا جو تم سے یہ وصول کر لے گا اور پھر وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے تو پھر یہ چیز خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر وہ دونوں اس بارے میں خاموش رہتے ہیں تو حماد اور ابن شریح اور دیگر حضرات اِسے کچھ بھی نہیں سمجھتے جب تک خریدار اسے قبضے میں نہیں لیتا۔

14244 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے طاؤس کے قول کے مطابق نقل کیا ہے جو سفیان ثوری سے منقول ہے۔

14245 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ الرَّجُلَ السِّلْعَةَ فَيَقُوْلُ: خُذْهَا، فَيَقُوْلُ الْمُبْتَاعُ: دَعْهَا عِنْدَكَ فَيَمُوتُ قَالَ: اِذَا عَرَضَهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَقْبَلْهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي، قَالَ سُفْيَانُ: "وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، حَتّٰى يَقْبِضَهَا"

✵✵ سفیان ثوری نے ابن عون کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم اسے وصول کر لو تو خریدار اسے کہتا ہے: یہ تم اپنے پاس ہی رکھو پھر اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب اس شخص نے خریدار کو اس کی پیش کش کی اور دوسرے شخص نے اسے قبول نہیں کیا تو بھی یہ خریدار کا مال ہی شمار ہوگا۔

سفیان کہتے ہیں: جہاں تک ہمارے اصحاب کا تعلق ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک نہیں ہوگا جب تک خریدار اُسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا۔

14246 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَا: الضَّمَانُ عَلَى الْبَائِعِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ الْمُبْتَاعُ

✵✵ اشعث نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تک خریدار چیز کو اپنے قبضے میں نہیں لیتا اُس وقت تک (نقصان ہونے کی صورت میں) ضمان فروخت کرنے والے کے ذمہ لازم ہوگا۔

14247 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَضَعَهَا عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ يَسْتَبْرِئُهَا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَحِيضَ فَهِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ

✵✵ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر وہ کسی شخص کے سپرد کر دیتا ہے تاکہ وہ اس کا استبراء کروالے اور پھر اس کنیز کو ایک حیض آنے سے پہلے اس کنیز کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ کنیز فروخت کرنے والے کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

14248 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي الْجَارِيَةِ يَضَعُهَا الْبَيِّعَانُ تَسْتَبْرِئُ فَهَلَكَتْ قَالَ: اِذَا لَمْ يَقْبِضْهَا الْمُبْتَاعُ فَهِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ، عَنْ اَصْحَابِنَا

✵✵ سفیان ثوری ایسی کنیز کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے خرید و فروخت کرنے والے ایسی حالت رکھ دیتے ہیں کہ

تا کہ اس کا استبراء ہو جائے اور پھر وہ ہلاکت کا شکار ہو جاتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر خریدار نے اسے اپنے قبضے میں نہیں لیا تھا' تو یہ فروخت کرنے والے کے مال کا حصہ شمار ہو گی انہوں نے ہمارے اصحاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

14249 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هِیَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ، مَا لَمْ يَتَبَيَّنْ حَمْلُهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہو گی' جب تک اس کا حمل واضح نہیں ہوتا۔

14250 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: هِیَ مَنِ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ الضَّمَانُ، الْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ اس کے مال کا حصہ شمار ہو گی' جس کے بارے میں ضمان کی شرط عائد کی گئی تھی' خواہ وہ فروخت کرنے والا ہو' یا خریدار ہو۔

14251 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ فِی رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا، فَلَمْ يَقْبِضْهُ الْمُبْتَاعُ حَتّٰى خَلَفَهُ آخَرُ، فَقَوَّمَ الثَّوْبَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَقَوَّمَ الثَّوْبَ بِخَمْسَةٍ قَالَ: ثَمَنُهُ لِلْبَائِعِ، لِاَنَّ الْمُبْتَاعَ لَمْ يَكُنْ ضَمِنَهُ، فَلَا يَكُوْنُ لَهُ رِبْحُ مَا لَمْ يَضْمَنْ

✵✵ سفیان ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی کپڑا فروخت کرتا ہے اور خریدار اسے قبضے میں نہیں لیتا' یہاں تک کہ دوسرا شخص فروخت کرنے والے کے پاس آتا ہے اور وہ کپڑے کی قیمت دس درہم لگا دیتا ہے' حالانکہ پہلے شخص نے کپڑے کی قیمت پانچ درہم لگائی تھی' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس کی قیمت' فروخت کرنے والے کو ملے گی' کیونکہ خریدار اس کا ضامن نہیں بنا ہے' تو جس چیز کا وہ ضامن نہیں بنا ہے' اس کا منافع اسے نہیں ملے گا۔

بَابُ: التَّوْلِيَةُ فِی الْبَيْعِ وَالْاِقَالَةِ

باب: بیع تولیہ اور اقالہ

14252 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ فِی الطَّعَامِ، وَغَيْرِهِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اناج اور دیگر چیزوں کے بارے میں تولیہ' بیع کی ایک قسم ہے۔

14253 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالتَّوْلِيَةِ، اِنَّمَا هُوَ مَعْرُوْفٌ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تولیہ میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ ایک مناسب کام ہے۔

14254 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ، وَزَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِیِّ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِيْنَ، وَعَنْ فِطْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالُوا: التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ، قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: وَالشِّرْكَةُ بَيْعٌ، وَلَا يُشَرَّكُ حَتّٰى يَقْبِضَ

✸✸ عامر شعبی، حسن بصری، ابن سیرین، حکم کے بارے میں یہ بات منقول ہے، یہ حضرات کہتے ہیں: تولیہ ایک قسم کی بیع ہے۔
سفیان ثوری کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: شرکت بھی بیع ہے اور شرکت اس وقت تک نہیں ہو سکتی، جب تک آدمی مال کو قبضے میں نہیں لے لیتا۔

14255 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالتَّوْلِيَةِ اِنَّمَا هُوَ مَعْرُوفٌ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ: لَا، حَتّٰى يَقْبِضَ وَيُكَالَ

✸✸ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے، تولیہ میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک مناسب کام ہے۔
راوی کہتے ہیں: ابن سیرین فرماتے ہیں: جی نہیں! (یعنی ایسا اس وقت نہیں ہو سکتا) جب تک آدمی اسے قبضے نہیں لے لیتا اور اسے ماپ نہیں لیا جاتا۔

14256 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، كَرِهَا التَّوْلِيَةَ اِلَّا اَنْ يُكْتَالَ

✸✸ ابن تیمی نے، اپنے والد کے حوالے سے، حسن بصری اور محمد بن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے تولیہ کو مکروہ قرار دیا ہے، البتہ اگر اسے ماپ لیا گیا ہو، تو حکم مختلف ہے۔

14257 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّوْلِيَةُ، وَالْاِقَالَةُ، وَالشِّرْكَةُ سَوَاءٌ لَا بَاْسَ بِهِ
وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا مُسْتَفَاضًا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَيَسْتَوْفِيَهُ اِلَّا اَنْ يُشْرِكَ فِيهِ اَوْ يُوَلِّيَهُ اَوْ يُقِيلَهُ

✸✸ معمر نے ربیعہ کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تولیہ، اقالہ اور شرکہ، برابر کی حیثیت رکھتے ہیں، اِن میں کوئی حرج نہیں ہے''۔
ابن جریج بیان کرتے ہیں: ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے، ایک حدیث نقل کی ہے: جو مدینہ منورہ میں مشہور ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کوئی اناج خریدے، تو اُسے، اُس وقت تک، آگے فروخت نہ کرے، جب تک اُسے اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا اور پوری طرح ماپ نہیں لیتا، البتہ اگر اُس نے اس میں بیع شرکہ کی ہو، یا اس میں بیع تولیہ کی ہو، یا اقالہ کی ہو، تو حکم مختلف ہوگا''۔

14258 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي شَرِيكَيْنِ ابْتَاعَا سِلْعَةً، ثُمَّ

اَخْرَجَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ بِشَقٍّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ فِيمَا لَا يُكَالُ، وَلَا يُوزَنُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے دو شراکت داروں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کوئی سامان خریدتے ہیں اور پھر اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے کچھ فائدہ نکال لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ ایسی چیز ہو جس کو ماپا نہ جاتا ہو اور وزن نہ کیا جاتا ہو۔

14259 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ فِي شَرِيكَيْنِ بَيْنَهُمَا مَتَاعٌ، اَوْ عَرْضٌ لَا يُكَالُ، وَلَا يُوزَنُ، لَا بَاْسَ بِاَنْ يَسْتَبْرِئَهُ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يَقْتَسِمَا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اِس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب دو شراکت داروں کے درمیان زمین یا کوئی ایسا سامان ہو جسے نہ ماپا جاتا ہو اور نہ ہی وزن کیا جاتا ہو اس میں کوئی حرج نہیں اس کی تقسیم سے پہلے اُن میں سے کوئی ایک اس سے برائت کا اظہار کر دے۔

14260 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَجُلٍ لَهُ سَهْمٌ فِي غَنَمٍ، اَيَبِيعُهُ قَبْلَ اَنْ يُقَسَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: قَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقَسَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَغَانِمَ يَكُونُ فِيهَا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا يَدْرِي كَمْ سَهْمُهُ مِنَ الْمَغَانِمِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کا بکریوں میں ایک حصہ ہوتا ہے تو کیا وہ تقسیم سے پہلے اسے فروخت کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے تو مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے فرمایا: مالِ غنیمت میں سونا اور چاندی بھی ہوتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا مالِ غنیمت میں سے حصہ کتنا بنتا ہے؟ (اِس لئے اُس کا حکم مختلف ہوگا)

بَابُ: الْبَيِّعَانُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا

باب: خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا اختیار رہتا ہے) جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے

14261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: ابْتَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ مِنْ اَعْرَابِيٍّ بَعِيرًا - اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْبَيْعِ: اخْتَرْ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ: عَمَّرَكَ اللّٰهُ مَنْ اَنْتَ؟ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَارَ بَعْدَ الْبَيْعِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اعلانِ نبوت سے پہلے ایک دیہاتی سے ایک اونٹ یا کوئی اور چیز خریدی سودا ہو جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اختیار کر سکتے ہو (یعنی تم سودا ختم کر سکتے ہو) اس دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کی جانب دیکھا اور بولا: اللہ تعالیٰ آپ کو آباد رکھے! آپ کون ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: جب اسلام آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے سودا ہو جانے کے بعد بھی (ختم کر دینے کے) اختیار کو برقرار رکھا۔

14262 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَيِّعَانُ بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَفْتَرِقَا، اَوْ يَكُنْ بَيْعُ خِيَارٍ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار رہتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے یا پھر ویسے ہی اُس سودے میں اختیار (کی شرط ہو تو حکم مختلف ہوگا)۔

14263 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

14264 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَالتَّخْيِيْرُ عَنْ صَفْقَةٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سودا باہمی رضامندی سے ہوتا ہے اور اختیار سامان کے بارے میں ہوتا ہے''

14265 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

٭٭ عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خرید و فروخت کرنے والے دونوں افراد کے درمیان اس وقت تک سودا مکمل نہیں ہوگا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے البتہ اگر اختیار والا سودا ہو تو حکم مختلف ہوگا''۔

14266 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا مَشٰى سَاعَةً قَلِيْلًا لِيَقْطَعَ الْبَيْعَ ثُمَّ يَرْجِعُ

٭٭ اسماعیل بن امیہ نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خرید لیتے تھے تو وہ تھوڑا سا چل کر اس جگہ سے ہٹ جاتے تھے تاکہ سودے کے بارے میں (دوسرے فریق کا) اختیار ختم ہو جائے پھر وہ اس جگہ واپس آ جاتے تھے۔

14267 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي عَتَّابٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَهُ بِفَرَسٍ لَهُ، فَلَمَّا بَاعَهُ خَيَّرَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اخْتَرْ، فَخَيَّرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ اَبُو زُرْعَةَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: هٰكَذَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ

✵✵ ابوعتاب نے ابوزرعہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ان کے ساتھ اُن کے گھوڑے کی قیمت طے کی' جب انہوں نے اسے فروخت کر دیا تو انہوں نے دوسرے فریق کو تین مرتبہ اختیار دیا' وہ بولے: تم اختیار کرو! یوں ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو تین مرتبہ اختیار دیا پھر ابوزرعہ نے بتایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سودا اسی طرح باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔

14268 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَهْلِ الْبَقِيعِ فَنَادَى بِصَوْتِهِ: يَا اَهْلَ الْبَقِيعِ، لَا يَتَفَرَّقُ بَيِّعَانِ اِلَّا عَنْ رِضًى

✵✵ ایوب نے' ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ اہل بقیع کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے بلند آواز میں ارشاد فرمایا:

''اے اہل بقیع! خرید و فروخت کرنے والے دونوں افراد' باہمی رضامندی کے بعد ہی' ایک دوسرے سے جدا ہوں''۔

14269 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: شَهِدْتُهُ يُخْتَصَمُ اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بَيْعًا، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَرْضَهُ، فَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ قَدْ رَضِيتَهُ قَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّكُمَا صَادَرْتُمَا عَنْ رِضًى بَعْدَ الْبَيْعِ اَوْ خِيَارٍ، اَوْ يَمِينُهُ بِاللّٰهِ مَا تَصَادَرْتُمَا عَنْ تَرَاضٍ بَعْدَ الْبَيْعِ وَلَا خِيَارٍ

✵✵ ابن سیرین نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں اُس وقت اُن کے پاس موجود تھا' جب ان کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا گیا: ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ کوئی سودا طے کیا تھا' تو اس نے کہا: میں اس سے راضی ہوں اور دوسرے نے کہہ دیا: میں اس سے راضی ہوں' تو قاضی شریح نے فرمایا: تمہارے فراہم کردہ ثبوتوں سے تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تم لوگ سودا طے ہو جانے کے بعد باہمی رضامندی سے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تھے' یا پھر یہ ہے کہ تم اللہ کے نام کی قسم اٹھاؤ کہ تم لوگ سودا ہو جانے کے بعد' باہمی رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے تھے' اور اس سودے میں (سودا ختم کرنے کے) اختیار کی شرط بھی نہیں تھی۔

14270 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، يَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا التَّخْيِيرُ اِلَّا بَعْدَ الْبَيْعِ

✵✵ سفیان بن عیینہ نے' سلیمان احول کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اللہ کے نام کا حلف اٹھایا کہ اختیار دینا' سودا ہو جانے کے بعد ہوتا ہے۔

14271 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:

الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا

✵✵ امام شعبی نے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے) کا اختیار رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔

14272 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُغِیرَۃَ قَالَ: کَانَ اِبْرَاھِیمُ یَرَی الْبَیْعَ جَائِزًا بِالْکَلَامِ اِذَا تَبَایَعَا، وَاِنْ لَمْ یَتَفَرَّقَا

✵✵ مغیرہ نے یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم نخعی کلام کے ذریعے سودا درست ہو جانے کے قائل تھے' جبکہ خرید و فروخت ہو چکی ہو' اگرچہ لوگ جسمانی طور پر' ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں۔

14273 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، یَرْفَعُهُ اِلٰی عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ بِمِنًی حِیْنَ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ: "اِنَّ النَّاسَ قَائِلُونَ غَدًا: مَاذَا قَالَ عُمَرُ؟ اَلَا وَاِنَّمَا الْبَیْعُ عَنْ صَفْقَةٍ، اَوْ خِیَارٍ، وَالْمُسْلِمُ عِنْدَ شَرْطِهٖ

قَالَ سُفْیَانُ: وَالصَّفْقَةُ بِاللِّسَانِ

✵✵ حجاج نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو انہوں نے فرمایا: لوگ کل یہ پوچھیں گے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تھا؟ خبردار! سودا یا تو "صفقہ" سے ہوتا ہے' یا اختیار کے ساتھ ہوتا ہے' اور مسلمان اپنی مقرر کردہ شرط کی پابندی کرتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: "صفقہ" زبان کے ذریعے ہوتا ہے۔

14274 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ کِنَانَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ حِیْنَ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ وَهُمْ بِمِنًی: اسْمَعُوا مَا اَقُولُ لَکُمْ، وَلَا تَقُولُوا قَالَ عُمَرُ، وَقَالَ عُمَرُ، الْبَیْعُ عَنْ صَفْقَةٍ، اَوْ خِیَارٍ، وَلِکُلِّ مُسْلِمٍ شَرْطُهٗ

✵✵ محمد بن خالد بن زبیر نے' کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور لوگ اس وقت منیٰ میں موجود تھے' تو انہوں نے فرمایا: میں جو تمہیں کہنے لگا ہوں' وہ سنو! یہ نہ کہنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کہا تھا؟ تو عمر یہ کہتا ہے: سودا صفقہ سے (یعنی زبانی طور پر طے) ہوتا ہے' یا اختیار کے ساتھ ہوتا ہے' اور ہر مسلمان اپنی طے کردہ شرط کا پابند ہوتا ہے۔

بَابُ: الْاِشْتِرَاءُ عَلَی الرِّضَی، وَهَلْ یَکُوْنُ خِیَارٌ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ؟

باب: رضامندی کے ساتھ کوئی چیز خریدنا' نیز کیا تین دن سے زیادہ بھی اختیار ہو سکتا ہے؟

14275 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ، فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِی السِّلْعَةَ عَلَی الرِّضٰی قَالَ: الْخِیَارُ لِکِلَیْهِمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا عَنْ رِضًی

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ایک شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو رضا مندی کے ساتھ کوئی سامان خرید لیتا ہے' طاؤس فرماتے ہیں: جب تک باہمی رضا مندی کے ساتھ' وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے' اس وقت تک ان دونوں کے پاس اُس سودے کو ختم کرنے کا اختیار رہے گا۔

14276 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: "كُنْتُ اَبْتَاعُ اِنْ رَضِيتُ حَتّٰى ابْتَاعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُطِيعٍ بُخْتِيَّةً اِنْ رَضِيَهَا قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ يَرْضَى، ثُمَّ يَدَعُ، فَكَاَنَّمَا اَيْقَظَنِي، فَكَانَ يَبْتَاعُ ثُمَّ يَقُوْلُ: هَا اِنْ اَخَذْتَ "

✵✵ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر میں راضی ہوا' تو میں خرید لوں گا' یہاں تک کہ میں عبداللہ بن مطیع سے ایک بختی اونٹ بھی خرید لوں گا' اگر وہ بھی اس سے راضی ہوئے' وہ فرماتے ہیں: ایک شخص راضی ہوتا ہے' پھر ترک کر دیتا ہے' گویا کہ انہوں نے مجھے بیدار کیا' جب وہ کوئی چیز خریدتے تھے' تو وہ فرماتے تھے: یہ تم لے لو۔

14277 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا، فَقَالَ: قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا، اَيَشْتَرِطُ اِنْ رَضِيتُهُ؟ قَالَ: اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ لِلرِّضٰى اَجَلًا فَالْبَيْعُ مَرْدُوْدٌ، اَيُّهُمَا شَاءَ رَدَّهُ

✵✵ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو کوئی کپڑا فروخت کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: میں نے اسے اتنی رقم کے عوض کے میں حاصل کیا تھا' تو کیا وہ یہ شرط عائد کرے گا کہ اگر میں اس سے راضی ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ شخص رضا مندی کے لئے کسی متعین مدت کا تعین نہیں کرتا' تو پھر یہ سودا کالعدم شمار ہوگا' اُن دونوں میں سے جو چاہے گا' وہ اسے مسترد کر دے گا۔

14278 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِذَا بِعْتَ شَيْئًا عَلَى الرِّضٰى، وَنَقَدَكَ الْوَرِقَ، فَلَا تَخْلِطْهَا بِغَيْرِهَا حَتّٰى تَنْظُرَ، اَيَاْخُذُ اَمْ يَرُدُّ؟

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم باہمی رضا مندی کے ساتھ کوئی چیز فروخت کرو اور دوسرا فریق تمہیں چاندی نقد دیدے' تو تم اس رقم کو دوسری رقم کے ساتھ اس وقت تک نہ ملاؤ' جب تک تم اس بات کا جائزہ نہیں لے لیتے' کیا وہ شخص اس چیز کو لے گا؟ یا واپس کر دے گا؟

14279 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ بَيْعًا فَقَالَ: اِنْ جِئْتَنِي بِالنَّقْدِ اِلٰى يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، وَاِلَّا فَلَا بَيْعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، فَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَنْتَ اَخْلَفْتَهُ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کوئی چیز خریدی اور پھر کہا: اگر تم فلاں' فلاں دن تک میرے پاس رقم لے کر آ گئے' تو ٹھیک ہے' ورنہ میرے اور تمہارے درمیان سودا نہیں رہے گا' وہ شخص اگلے دن رقم لے کر آ گیا' تو وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے اس کے

ساتھ وعدے کی خلاف ورزی کی ہے۔

14280 - اقوالِ تابعین: اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ هٰذَا بَيْعٌ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس فرماتے ہیں: یہ بیع شمار نہیں ہوگی۔

بَابٌ: السِّلْعَةُ تُؤْخَذُ عَلَى الرِّضٰى فَتَهْلَكُ

باب: جب کوئی سامان رضامندی سے حاصل کرلیا جائے اور پھر وہ ہلاک ہوجائے؟

14281 - اقوالِ تابعین: اَخبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً عَلَى الرِّضٰى، وَسَمَّى الثَّمَنَ فَهَلَكَتْ قَالَ: يَضْمَنُ

✲✲ امام شعبی نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جو رضامندی کے ساتھ کوئی سامان خرید لیتا ہے' اور قیمت کا تعین کر دیتا ہے' اور پھر وہ سامان ہلاک ہوجاتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: وہ شخص ضامن ہوگا۔

14282 - اقوالِ تابعین: اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا رَضِيَ، فَاِنْ حَلَفَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ شخص اللہ کے نام پر قسم اٹھائے گا کہ وہ راضی نہیں تھا' اگر وہ قسم اٹھا لے گا' تو پھر اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

14283 - اقوالِ تابعین: اَخبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا ذَهَبَ عَلٰى سَوْمٍ وَّلَمْ يُسَمِّ الثَّمَنَ، فَهَلَكَتْ، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

✲✲ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سودا طے کر لے اور قیمت کا تعین نہ کرے اور پھر سامان ہلاکت کا شکار ہوجائے' تو پھر اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14284 - اقوالِ تابعین: اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً عَلٰى اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا، وَقَطَعَ الثَّمَنَ، فَمَاتَتْ قَالَ: يَضْمَنُ

✲✲ امام شعبی نے سلمان بن ربیعہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدتا ہے' اس شرط پر کہ وہ اس سامان کا جائزہ لے گا اور وہ قیمت کا تعین کر دیتا ہے' اور پھر وہ سامان ضائع ہوجاتا ہے' تو سلمان بن ربیعہ نے کہا: وہ شخص ضامن ہوگا۔

14285 - اقوالِ تابعین: اَخبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاؤسٍ فِي رَجُلٍ اَخَذَ ثَوْبًا مِنْ رَجُلٍ فَقَالَ: اذْهَبْ بِهِ فَاِنْ رَضِيتَهُ اَخَذْتَهُ، فَبَاعَهُ قَبْلَ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ حِيْنَ بَاعَهُ قَالَ عَمْرٌو: فَسَاَلْتُ عِكْرِمَةَ فَقَالَ: لَا يَحِلُّ لَهُ الرِّبْحُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَوْلُ طَاؤسٍ اَحَبُّ اِلَيَّ

✲✲ عمرو بن مسلم نے طاؤس کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے کپڑا حاصل کرتا ہے' اور کہتا ہے: تم اسے لے جاؤ اور اگر تم اس سے راضی ہوئے' تو رکھ لینا' پھر وہ اس شخص کی طرف واپس جانے سے پہلے ہی اسے فروخت کر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: یہ اس کے لئے جائز ہوگا' جب اسے فروخت کیا ہوگا۔

عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا منافع اس شخص کے لئے حلال نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

14286 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَكَّارٌ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَسْاَلُ عَنْهَا، فَقَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ حِيْنَ بَاعَهُ

✲✲ بکار بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو سنا: اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: جب وہ اسے فروخت کرے گا' تو یہ اس کے لئے درست ہوگا۔

14287 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ بَاعَ شَيْئًا بِرِضًى فَسَمَّى الْمُشْتَرِي اَجَلًا يَرُدُّهُ فِيهِ، فَاِنْ حَبَسَهُ فَوْقَ الشَّرْطِ الَّذِي ضَرَبَهُ لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ الْبَيْعُ، وَاِنْ هَلَكَ الْمُشْتَرِي فِي الشَّرْطِ قَبْلَ اَنْ يَعْلَمَ رَضِيَ، اَوْ لَمْ يَرْضَ لَزِمَ وَرَثَتَهُ، فَاِنْ مَاتَ الْبَائِعُ، وَالْمُشْتَرِي فِي اَجَلِهِ فَهُوَ عَلَى شَرْطِهِ يَرُدُّهُ عَلَى وَرَثَةِ الْبَائِعِ اِنْ شَاءَ

✲✲ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو رضا مندی کے ساتھ فروخت کر دیتا ہے' اور پھر خریدار مدت کا تعین کر دیتا ہے' جس میں وہ چیز اسے واپس کرے گا' تو اگر وہ مشروط مدت کے بعد بھی' وہ چیز اپنے پاس رکھتا ہے' تو پھر یہ سودا طے شدہ ہو جائے گا اور اگر خریدار کے شرط عائد کر دینے کے بعد اور رضا مندی کا علم ہونے سے پہلے خریدار انتقال کر جاتا ہے' تو پھر اس کے ورثاء پر یہ سودا لازم ہوگا' اگر فروخت کرنے والا انکار کرتا ہے' اور خریدار کی مخصوص مدت ابھی باقی ہے' تو وہ اپنی شرط پر برقرار رہے گا' اگر وہ چاہے' تو فروخت کرنے والے کے ورثاء کو وہ چیز واپس کر دے گا۔

14288 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ ثَوْبَيْنِ عَلَى اَنْ يَرْضَى اَحَدُهُمَا فَهَلَكَا جَمِيعًا وَقَدْ سَمَّيَا الثَّمَنَ قَالَ: يُغَرَّمُ اَنْصَافُ اَثْمَانِهِمَا، فَاِنْ هَلَكَ اَحَدُهُمَا ضَمِنَهُ

✲✲ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بارے میں فرمایا: جو دوسرے شخص سے دو کپڑے لیتا ہے' اس شرط پر کہ ان دونوں میں سے ایک سے راضی ہوگا' پھر وہ دونوں ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان دونوں نے قیمت کا تعین کیا ہوتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: ایسی صورت میں ان دونوں کپڑوں کی قیمت کا نصف' تاوان کے طور پر ادا کیا جائے گا' کیونکہ ان دونوں میں سے اگر ایک ہلاکت کا شکار ہوتا ہے' تو وہ اس کا ضامن ہوتا۔

بَابُ: الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ

باب: سودے کے بارے میں شرط عائد کرنا

14289 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِیُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: کُلُّ بَیْعٍ فِیهِ شَرْطٌ، فَالشَّرْطُ بَاطِلٌ اِلَّا الْعَتَاقَةَ، وَکُلُّ نِکَاحٍ فِیهِ شَرْطٌ، فَالشَّرْطُ بَاطِلٌ اِلَّا الطَّلَاقَ

✲✲ معمر اور سفیان ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر وہ سودا جس میں کوئی شرط عائد کر دی جائے تو وہ شرط باطل شمار ہوگی البتہ (غلام یا کنیز کے سودے میں) آزاد کرنے کی شرط کا حکم مختلف ہے اور ہر نکاح جس میں کوئی شرط عائد کی جائے تو وہ شرط کالعدم شمار ہوگی البتہ طلاق کا معاملہ مختلف ہے۔

14290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِی نُجَیحٍ قَالَ: مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا، وَنَقَصَ مِنْهُ مِنَ الثَّمَنِ، فَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَیُرَدُّ اِلَیْهِ مَا نَقَصَ

✲✲ معمر نے ابن ابونجیح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کوئی شرط عائد کرے اور اس وجہ سے قیمت میں کمی کر دے تو وہ شرط کالعدم شمار ہوگی اور جو کمی اس نے کی تھی اُس کے حوالے سے اس سے دوبارہ رجوع کیا جائے گا۔

14291 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: اَرَادَ ابْنُ مَسْعُودٍ اَنْ یَشْتَرِیَ مِنِ امْرَاَتِهِ جَارِیَةً یَتَسَرَّی بِهَا، فَقَالَتْ: لَا اَبِیعُکَهَا حَتّٰی اَشْتَرِطَ عَلَیْکَ اَنَّکَ اِنْ تَبِیعَهَا بِعْتَنِیْ، فَاَنَا اَوْلٰی بِهَا بِالثَّمَنِ قَالَ: حَتّٰی اَسْاَلَ عُمَرَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا وَفِیهَا شَرْطٌ لِاَحَدٍ

✲✲ عبیداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے ایک کنیز خریدنے کا ارادہ کیا جو ان کی بیوی کی ملکیت تھی اس خاتون نے کہا: میں یہ آپ کو اس وقت تک فروخت نہیں کروں گی جب تک آپ پر یہ شرط عائد نہیں کرتی کہ اگر آپ نے اسے فروخت کیا تو یہ آپ مجھے ہی فروخت کریں گے۔ کیونکہ قیمت کے عوض میں میں اس کی زیادہ حقدار ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پہلے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کرلوں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کنیز کے پاس نہ جانا جب تک اس کنیز کے بارے میں کسی کے لئے بھی کوئی شرط موجود ہے۔

14292 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، اَنَّ عَائِشَةَ، کَرِهَتْ اَنْ تُبَاعَ الْاَمَةُ بِشَرْطٍ

✲✲ عاصم بن عبیداللہ نے قاسم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو مکروہ قرار دیتی ہیں کہ کسی کنیز کو مشروط طور پر فروخت کیا جائے۔

14293 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: بِعْتُ جَارِیَةً لِاَبِی وَشَرَطْتُ اَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ، فَقُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: فَاِنَّ عُمَرَ قَالَ: لَا تَقْرَبْهَا وَلِاَحَدٍ فِیهَا شَرْطٌ قَالَ: لَیْسَ فِیهَا شَرْطٌ اِنَّمَا هُوَ لِنَفْسِهَا

✲✲ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد کو ایک کنیز فروخت کی اور یہ شرط عائد کی

: کہ نہ تو اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی ہبہ کیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں: ایسی کنیز کے پاس مت جاؤ جس کے بارے میں کسی کے حق میں کوئی شرط موجود ہو؟ تو طاؤس کے صاحبزادے نے کہا: اس کنیز میں کوئی شرط نہیں ہے (جس کا میں ذکر کر رہا ہوں) وہ چیز اس کی ذات کے لئے ہے۔

14294 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْبَيْعَ فَيَقُولُ الْبَايِعُ لِلْمُشْتَرِى: لَيْسَ عَلَيْكَ غُرْمٌ اِنْ وَضَعْتَ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بَيْعٌ

✽✽ یحییٰ بن کثیر نے عکرمہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی چیز خریدتا ہے' تو فروخت کرنے والا' خریدار سے کہتا ہے: اگر تم کمی کر دو' تو تم پر کوئی تاوان نہیں ہوگا' عکرمہ فرماتے ہیں: یہ بیع نہیں ہے۔

14295 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي جَارِيَةٍ بِعْتُهَا مِنْ رَجُلٍ فَبَلَغَنِى عَنْهُ الْاِفْلَاسُ، فَقُلْتُ: خُذْ لِى مِنْهُ كَفِيلًا قَالَ: مَالُكَ حَيْثُ وَضَعْتَهُ، قُلْتُ: اِنِّى اشْتَرَطْتُ اَنِّى اِنْ اَدْرَكْتُنِىْ فَهَا نَفْسِى قَالَ: قَدْ اَقْرَرْتَ بِالْبَيْعِ، فَبَيِّنَتُكَ عَلَى الشَّرْطِ

✽✽ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے ایک ایسی کنیز کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جسے میں نے ایک شخص کو فروخت کیا تھا' پھر مجھے پتا چلا کہ وہ شخص مفلس ہو گیا ہے' تو میں نے کہا: آپ اس کی طرف سے میرے لئے کسی کفیل کا بندوبست کر دیں' انہوں نے فرمایا: تمہارا مال ہے تم جہاں چاہو اس کو رکھو۔ میں نے کہا: میں نے تو یہ شرط عائد کی ہے کہ اگر یہ مجھ تک پہنچ گئی' تو یہ میری ذات ہے' انہوں نے فرمایا: تم سودے کے بارے میں اقرار کر رہے ہو' اور شرط کے بارے میں ثبوت پیش کرنا تم پر لازم ہے۔

14296 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعِيزَارِ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي ...... لِىْ عَلٰى رَجُلٍ، فَقُلْتُ: خُذْ لِىْ مِنْهُ كَفِيلًا حَتّٰى آتِى بِشُهُوْدٍ، فَقَالَ: اَتَيْتَ شُهُوْدُكَ فَلَمْ يَثْبُتْ عَلَيْهِ شَىْءٌ بَعْدَ ذٰلِكَ

✽✽ عبیداللہ بن عیزار بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے ایک ایسے شخص کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جس سے میں نے کوئی چیز وصول کرنی تھی' مین نے کہا: آپ اس کی طرف سے میرے لئے کسی کفیل کا بندوبست کر دیں' یہاں تک کہ میں گواہ لے آؤں۔ انہوں نے فرمایا: تم اپنے گواہ لے کر آؤ گے' اور پھر اس کے خلاف کوئی چیز ثابت نہیں ہو سکے گی۔

14297 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ فَقَالَتْ: اِنَّ ابْنَتِى بِيعَتْ عَلٰى اَنْ لَا تُبَاعَ قَالَ: ابْنَتُكِ عَلٰى شَرْطِهَا

✽✽ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: ایک خاتون' امام شعبی کے پاس آئی اور بولی: میری بیٹی کو اس شرط پر فروخت کیا گیا ہے کہ اسے دوبارہ فروخت نہیں کیا جائے گا' تو انہوں نے فرمایا: تمہاری بیٹی اپنی شرط کے ساتھ مشروط رہے گی۔

14298 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ: لِكُلِّ مُسْلِمٍ شَرْطُهُ

❊❊ سفیان ثوری نے شبیب بن غرقدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہر مسلمان اپنی مقرر کردہ شرط کا پابند ہوگا۔

14299 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الرَّجُلَ الْجَارِيَةَ عَلَى اَنَّكَ تَتَسَرَّاهَا، وَلَا تَبِيعُهَا، وَلَا تَعْزِلُهَا، وَعَلَى اَنَّكَ اِنْ جِئْتَ بِالنَّقْدِ اِلَى يَوْمِ كَذَا وَكَذَا وَاِلَّا فَلَا بَيْعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بَيْعٌ هِيَ مِنَ الْبَائِعِ، وَكُلُّ بَيْعٍ فِيهِ شَرْطٌ فَلَيْسَ بِيعًا قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی کو دوسرے شخص کو کنیز فروخت کرتا ہے اس شرط پر کہ تم اسے اپنی کنیز بنا کر رکھو گے اسے فروخت نہیں کرو گے اس سے عزل نہیں کرو گے اور یہ بھی شرط ہے کہ اگر تم فلاں فلاں دن تک نقد لے آئے تو ٹھیک ہے ورنہ میرے اور تمہارے درمیان سودا کالعدم ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: یہ سودا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ یہ فروخت کرنے والے کی طرف سے شرائط ہیں اور ہر وہ سودا جس میں شرط موجود ہو وہ سودا نہیں ہوتا۔

راوی کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: الشَّرْطُ فِي الْكِرَاءِ

باب: کرائے کے بارے میں شرط عائد کرنا

14300 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَكْتَرِي مِنْكَ اِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ سِرْتُ شَهْرًا، اَوْ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَاْسًا، وَكُرِهَ اَنْ يَقُولَ: اَكْتَرِي مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا عَلَى اَنْ تَسِيرَ شَهْرًا، فَاِنْ سِرْتُ اَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتَ مِنْ كَذٰلِكَ كَذَا وَكَذَا "

❊❊ معمر نے قتادہ اور حماد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: میں تم سے مکہ تک کے لئے اتنے اتنے رقم کے عوض کرائے پر (تمہاری خدمات حاصل کرتا ہوں)۔ اگر میں پورا مہینہ چلتا رہا یا اتنا عرصہ چلتا رہا تو تمہیں اضافی طور پر اتنی رقم مل جائے گی۔

تو قتادہ اور حماد دونوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا البتہ اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ آدمی یہ کہے: میں تمہیں اتنی اتنی رقم کے عوض میں کرائے پر حاصل کرتا ہوں اس شرط پر کہ تم ایک مہینہ چلتے رہو گے اور اگر میں ایک مہینے سے کم عرصہ تک سفر کرتا رہا تو تمہارے معاوضے میں سے اتنی اتنی رقم کم ہو جائے گی۔

14301 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ اكْتَرَى مِنْ

رَجُلٍ طَعَامًا لَّهُ اِلٰی بَعْضِ هٰذِهِ الْمَعَادِنِ، فَقَالَ: اَكْتَرِیْ مِنْكَ بِكَذَا، وَكَذَا عَلٰی اَنْ تَسِیْرَ شَهْرًا فَاِنْ سِرْتَ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ فَطَعَامِیْ عَلَیْكَ بَیْعٌ، كُلُّ صَاعٍ بِدِرْهَمٍ قَالَ: لَا یَجُوْزُ هٰذَا الشَّرْطُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے اس کا اناج کرائے کے طور پر حاصل کرتا ہے' جو بعض معادن تک ہوتا ہے' اور یہ کہتا ہے: میں تم سے اتنے' اتنے کرائے کے عوض حاصل کر رہا ہوں' اس شرط پر کہ تم ایک ماہ چلتے رہو گے' اور اگر تم ایک ماہ سے زیادہ چلتے رہے' تو میرا اناج تمہارے خلاف بیع ہوگا' جس میں ہر ایک صاع' ایک درہم کے بدلے میں ہوگا' تو انہوں نے فرمایا: یہ شرط درست نہیں ہے۔

14302 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ فِیْ رَجُلٍ یَتَكَارٰی الطَّعَامَ اِلٰی مَعْدَنٍ، كُلُّ بَعِیْرٍ بِدِیْنَارَیْنِ، عَلٰی اَنْ تُوَافِیَنِیْ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ لَمْ تُوَافِیْنِیْ فِیْ یَوْمِ كَذَا، وَكَذَا فَعَلَیْكَ طَعَامِیْ بَیْعٌ، بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: هٰذَا لَا یَصْلُحُ

✵✵ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو معدن تک اناج لے جانے کے لئے کسی شخص کو کرائے پر حاصل کرتا ہے کہ ہر ایک اونٹ دو دینار کے عوض میں ہوگا' اس شرط پر کہ تم فلاں' فلاں دن تک مجھے پہنچا دو گے' اور اگر فلاں' فلاں دن تک مجھے نہ پہنچایا' تو میرا اناج سودے کے طور پر تم پر لازم ہوگا' جو ایک درہم کے عوض میں ہوگا' فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔

14303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰی شُرَیْحٍ فِیْ رَجُلٍ اكْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ ظَهْرَهُ، فَقَالَ: اِنْ لَمْ اَخْرُجْ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ زِیَادَةُ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ یَخْرُجْ یَوْمَئِذٍ وَّحَبَسَهُ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: مَنْ شَرَطَ عَلٰی نَفْسِهِ شَرْطًا طَائِعًا غَیْرَ مُكْرَهٍ اَجَزْنَاهُ عَلَیْهِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص کا یہ مقدمہ پیش ہوا' جس نے دوسرے شخص سے اس کی سواری کرائے پر لی تھی اور یہ کہا تھا: اگر میں فلاں' فلاں دن نہ نکلا' تو یہ یہ اضافی ادائیگی ہوگی' اور پھر وہ شخص اس دن نہیں نکل پاتا اور اس دوسرے شخص کو اپنے ساتھ پابند رکھتا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: جو شخص اپنی رضا مندی کے ساتھ' کسی مجبوری کے بغیر اپنے اوپر کوئی شرط عائد کرے' تو ہم اسے اُس شرط کا پابند قرار دیں گے۔

14304 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ یَكْتَرِیْ اِلٰی مَكَّةَ مُقْبِلًا، وَمُدْبِرًا بِكَذَا، وَكَذَا، فَاِنْ جَلَسْتَ فَلِیْ مِنَ الْكِرَاءِ كَذَا قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: ایک شخص کرائے پر بصرہ تک جانے اور واپس آنے کے لئے' اتنی' اتنی رقم کے عوض میں (سواری) لیتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اگر تم بیٹھ گئے' تو اس کرائے میں سے اتنا' اتنا حصہ میرا رہے گا' انہوں نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا۔

14305 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ حَنْطَبٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بَعِیرًا وَاَفْقَرَهُ ظَهْرَهُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ

٭٭ معمر نے 'طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک اونٹ خریدا اور انہیں مدینہ منورہ تک' اُس اونٹ پر سوار ہو کر جانے کی اجازت دی۔

بَابُ: هَلْ یَسْتَوْضِعُ اَوْ یَسْتَزِیدُ بَعْدَمَا یَجِبُ الْبَیْعُ؟

باب: کیا سودا طے ہو جانے کے بعد (کسی ایک طرف سے قیمت میں) کمی یا اضافہ کروایا جا سکتا ہے؟

14306 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّ عُمَرَ، کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یُسْتَوضَعَ بَعْدَمَا یَجِبُ الْبَیْعُ

٭٭ ثوری نے جابر کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ بیع لازم ہو جانے کے بعد' کوئی کمی کروائی جائے۔

14307 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ: اشْتَرٰی ابْنُ عُمَرَ بَعِیرًا فَمَرَّ بِهٖ عَلٰی قَوْمٍ فَاَخْبَرَهُمْ بِکَمْ اَخَذَهُ فَقَالُوا لَهُ: ارْجِعْ فَاسْتَوْضِعْ صَاحِبَهُ، فَاِنَّهُ سَیَضَعُ لَكَ، فَقَالَ: لَا، قَدْ رَضِیته

٭٭ ہارون بن رئاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اونٹ خریدا' اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو انہوں نے بتایا: انہوں نے اتنی رقم کے عوض اسے خریدا ہے' تو ان لوگوں نے اُن سے کہا: آپ واپس جائیں اور اپنے مقابل فریق سے کمی کے لئے کہیں' وہ آپ کو قیمت اور کم کر دے گا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! میں اس سے راضی ہوں۔

14308 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَنْ رَاٰی ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ لِخَادِمِهٖ: اِذَا ابْتَعْتَ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ فَلَا تَسْتَزِدْ شَیْئًا

٭٭ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے خادم کو یہ کہتے ہوئے دیکھا ہے: جب تم ایک درہم کے عوض میں گوشت خرید لو تو پھر مزید دینے کے لئے نہ کہنا۔

14309 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَرَّ عَلِیٌّ بِجَارِیَةٍ تَشْتَرِی لَحْمًا مِنْ قَصَّابٍ وَهِیَ تَقُوْلُ: زِدْنِیْ، فَقَالَ عَلِیٌّ: زِدْهَا فَاِنَّهُ اَبْرَكُ لِلْبَیْعِ

٭٭ یونس بن ابواسحاق نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر ایک کنیز کے پاس سے ہوا' جو قصائی

سے گوشت خرید رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی: مجھے تھوڑا سا اور دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے تھوڑا سا اور دے دو کیونکہ یہ سودے کے لئے زیادہ برکت کا باعث ہوتا ہے۔

14310 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَحَدَّثَنِيهِ اَجْلَحُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اشْتَرٰى قِتَّاءً بِدَرَاهِمَ، فَرَاَيْتُهُ يُنَازِعُ صَاحِبَهُ عَلٰى حَبْلٍ بَعْدَ مَا وَجَبَ الْبَيْعُ، فَلَا اَدْرِي اَيُّهُمَا غَلَبَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَخَذَهُ فَاحْتَمَلَهُ عَلٰى ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلَغَهُ الْقَصْرَ

✵✵ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے چند درہموں کے عوض میں ککڑی خریدی۔ پھر میں نے انہیں دیکھا کہ سودا طے ہو جانے کے بعد وہ اپنے مقابل فریق سے تھوڑی مزید کے لئے تکرار کر رہے تھے' پھر مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کون اس پر غالب آیا' انہوں نے اسے حاصل کر لیا اور اپنی پشت پر رکھا اور اسے اپنے گھر تک پہنچایا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَضَعُ مِنْ حَقِّهٖ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيهِ، وَبَيْعُ الْمُكْرَهِ

باب: جب کوئی شخص اپنے حق میں کوئی کمی کر دے اور پھر دوبارہ اپنے حق کی طرف آ جائے نیز زبردستی کی بیع کا حکم

14311 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي رَجُلٍ يَضَعُ مِنْ حَقِّهٖ طَائِفَةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهِ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِلَّذِي تَرَكَ لَهُ الْحَقَّ: بَيِّنَتُكَ اَنَّهُ تَرَكَهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَاْخُذَهُ، وَلَا يُجِيزُ الِاضْطِهَادَ وَلَا الضَّغْطَةَ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اپنے حق میں سے کچھ معاف کر دیتا ہے' اور پھر دوبارہ اپنے اصل حق پر اصرار کرتا ہے' اس کے بارے میں' میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے لیے حق کو ترک کیا تھا' اُس سے انہوں نے فرمایا: تمہارا ثبوت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس (دوسرے فریق) نے اسے ترک کر دیا ہے' حالانکہ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ اسے حاصل کر لے۔

قاضی شریح (دوسرے فریق کو) مجبور کرنے' اور شور شرابا کرنے کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

14312 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَتَبَ عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِلٰى رَجُلٍ بِالْجُنْدِ اَنْ يَقْضِيَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَنْ لَا يَقْضِيَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَسْاَلَ طَاوُسًا، فَسَاَلَهُ فَلَا اَدْرِي مَا كَانَ بَيْنَهُمَا غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ مُكْرَهٍ

✲✲ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: عروہ بن محمد نے ''جند'' کے مقام پر موجود ایک شخص کو لکھا کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ انہوں نے اسے لکھا: کہ وہ ان کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرے' جب تک وہ طاؤس سے دریافت نہیں کر لیتا' جب اس نے طاؤس سے دریافت کیا' تو مجھے نہیں معلوم کہ ان کے درمیان کیا بات چیت ہوئی' البتہ میں نے اپنے والد (یعنی طاؤس) کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں یہ بات جانتا ہوں (یا تم یہ بات جان لو) کہ زبردستی کا سودا درست نہیں ہوتا۔

14313 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: الرَّجُلُ يُعْذِبُ، اشْتَرِي مِنْهُ؟ قَالَ: لَا

✲✲ ابوہیثم بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: ایک شخص دور کا ہوتا ہے تو کیا میں اس سے خرید لوں گو انہوں نے جواب دیا کہ جی نہیں۔

بَابُ: بَيْعُ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے' اُسے فروخت کرنا

14314 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرَةِ بِالتَّمْرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

✲✲ معمر نے' زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے عوض میں کھجور فروخت کرنے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14315 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ

✲✲ امام مالک نے' نافع سے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی' آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو منع کیا ہے)۔

14316 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ: لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ الْعَاهَةَ لَتَكُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ

✲✲ معمر اور سفیان بن عیینہ نے' زہری کے حوالے سے' خارجہ بن زید کے حوالے سے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مدینہ منورہ میں فرمایا: تم لوگ پھل کو اس وقت تک نہ خریدو' جب تک ثریا نمودار نہیں

ہو جاتا (یعنی پھل پک کر تیار نہیں ہو جاتا)۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سالم بن عبداللہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: عام طور پر' اُس کے بعد ہی پھلوں کو کوئی آفت لاحق ہوتی ہے۔

14317 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبِيضَ، وَعَنِ الْبُسْرِ حَتّٰى يَزْهُوَ قَالَ: وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ: حَتّٰى يُفْرَكَ الطَّعَامُ"

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اور بالی کے سفید ہونے سے پہلے اور کچی چیز کے پک جانے سے پہلے' اُسے فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہاں تک کہ اناج تیار ہو جائے۔

14318 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا اَدْرِي اَبَلَّغَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعَمَ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

❊❊ عمرو بن دینار نے' طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھے نہیں معلوم کہ کیا انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے؟ (یا یہ اُن کا اپنا قول ہے) وہ فرماتے ہیں:

''پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے' جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا''

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: ''جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی''۔

14319 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْبُرِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ فِي اَكْمَامِهِ

❊❊ سفیان بن عیینہ نے' عمرو کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ اپنی بالیوں کے اندر پک نہیں جاتی۔

14320 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ابْتَاعَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ نَخْلًا فَلَمْ تُخْرِجِ السَّنَةُ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ تَسْتَحِلُّ دَرَاهِمَهُ، ارْدُدْ اِلَيْهِ دَرَاهِمَهُ، وَلَا تُسَلِّفَنَّ فِي نَخْلٍ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ: فَسَاَلْتُ مَسْرُوقًا مَا صَلَاحُهُ؟ فَقَالَ: يَحْمَارُّ، وَيَصْفَارُّ

❊❊ ابواسحاق نے' نجرانی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کھجوروں کا درخت خریدا' تو اس سال کوئی پیداوار نہیں ہوئی' تو وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر

ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے درہم کس بنیاد پر حلال کرو گے؟ تم اس کے درہم اس کو واپس کر دو! اور آئندہ کھجور کے درخت کے بارے میں اس وقت تک سودا نہ کرنا' جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے مسروق سے دریافت کیا: اس کی صلاحیت ظاہر ہونے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ (یعنی اس کا پھل) سرخ یا زرد ہو جائے۔

14321 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَفْرُكَ، وَعَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُطْعَمَ

٭٭ سفیان ثوری نے' اپنے ایک بزرگ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کے درخت کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ تیار نہیں ہو جاتا' اور دانے کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک اسے اتار نہیں لیا جاتا اور پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا۔

14322 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْعَوْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا قَالَ: وَمَتٰى يَبْدُو صَلَاحُهَا؟ قَالَ: حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا، وَيَخْلُصَ طَيِّبُهَا

٭٭ ابن ابولیلیٰ نے' عوفی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"پھل کو اس وقت تک نہ خریدو' جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی"۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اپنے استاذ سے دریافت کیا (یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا) کہ اس کی صلاحیت کب ظاہر ہوتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب وہ آفت سے بچ جاتا ہے' اور اس کا پاکیزہ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

14323 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: اِذَا احْمَرَّ بَعْضُ النَّخْلِ، اَجْزَاَهُ اَنْ يَبِيعَهُ

٭٭ ہشام بن حسان نے' انس بن سیرین کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کھجور کے درخت کا کچھ حصہ سرخ حصہ ہو جائے' تو اسے فروخت کرنا درست ہوتا ہے۔

14324 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَهِشَامٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

14325 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِي الَّذِي يَشْتَرِي الثَّمَرَةَ، ثُمَّ تُثْمِرُ اُخْرٰى، قَالَ لَهُ: مَا خَرَجَ اَوَّلَ مَرَّةٍ

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو پھل خریدتا ہے' اور پھر وہ درخت دوسرا پھل دے دیتا ہے' انہوں نے اس سے فرمایا: جو پہلی مرتبہ نکلا تھا' وہ اسے ملے گا۔

14326 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا: لَا يُبَاعُ ثَمَرُ النَّخْلِ حَتّٰى يَحْمَارَّ وَيَصْفَارَّ

✻✻ معمر نے جابر نامی راوی کے حوالے سے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کھجور کے درخت کے پھل کو اس وقت تک فروخت نہ کیا جائے' جب تک وہ سرخ یا زرد نہیں ہوجاتا۔

14327 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَعْفُرَ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَاعَ الْبُسْرُ حَتّٰى يَصْفَرَّ، وَالْعِنَبُ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَالْحَبُّ حَتّٰى يَشْتَدَّ فِي اَكْمَامِهِ

✻✻ محمد بن راشد نے یزید بن یعفر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کچی کھجور کو فروخت کیا جائے' جب تک وہ زرد نہیں ہوجاتی یا کچے انگور کو فروخت کیا جائے' جب تک وہ سیاہ نہیں ہوجاتا' یا دانے کو فروخت کیا جائے' جب تک وہ بالی کے اندر پک نہیں جاتا۔

14328 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اُطْعِمَ الثَّمَرُ حَلَّ بَيْعُهُ قَالَ: وَاِذَا كَانَ مَطْعَمُهُ اَكْثَرَ مِنَ الْاٰخَرِ حَلَّ بَيْعُهُ

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب پھل کھانے کے قابل ہوجائے' تو اسے فروخت کرنا درست ہوجاتا ہے وہ فرماتے ہیں: جب اس کا کھانے کا حصہ' دوسرے سے زیادہ ہوجائے' تو بھی اسے فروخت کرنا درست ہوجاتا ہے۔

14329 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الْفِرْسِكِ، وَالتُّفَّاحِ، وَالْكُمَّثْرَى، وَاَشْبَاهِهِ: "يُبَاعُ اِذَا عُقِدَ يَقُوْلُ: اِذَا صَارَ حَبًّا"

✻✻ حکم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: فرسک (کوئی پھل ہے) سیب اور کمثری (املوٹ یا ناشپاتی) اور ان جیسے دیگر پھلوں کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: اسے فروخت کیا جاسکتا ہے' جب اس کی پیوند کاری کر لی جائے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ دانہ بن جائے' تو اسے فروخت کیا جاسکتا ہے۔

14330 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "قَدْ نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً

✻✻ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابن زبیر کو کھجور کا درخت "معاومہ" کے طور پر فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14331 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةً اِلَیَّ، فَاَتَيْتُ مَحْمُوْدَ بْنَ لَبِيدٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبِيعُ مَالَ يَتِيمٍ عِنْدَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ يَعْنِیْ ثَمَرَهُ

✲✲ محمد بن اسحاق نے ابوجعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے میری طرف صدقہ کے بارے میں تحریر کیا (اصل مطبوعہ متن میں اسی طرح مذکور ہے لیکن شاید یہاں کچھ الفاظ نقل نہیں ہوئے ہیں کتاب کے محقق کی بھی یہی رائے ہے) تو میں حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب یتیم کا مال جو اُن کے پاس موجود ہوتا تھا اسے تین سال کے (بعد ادائیگی کی شرط پر) فروخت کر دیتے تھے یعنی اس کے پھل کو فروخت کرتے تھے۔

14332 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَبِيعُ مَالَ يَتِيمٍ عِنْدَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ، يَعْنِیْ ثَمَرَهُ

✲✲ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب یتیم کا مال تین سال کے (بعد ادائیگی کی شرط پر) فروخت کر دیتے تھے یعنی اس کے پھل کو فروخت کرتے تھے۔

بَابُ: السِّرَارُ وَاِلْقَاءُ الْحَجَرِ

باب: سرگوشی اور پتھر ڈالنے (کے مخصوص روایتی سودے) کا حکم

14333 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِيَّاكُمْ وَبَيْعَ السِّرَارِ، فَاِنَّ بَيْعَ السِّرَارِ لَا يَصْلُحُ، وَهُوَ يَرْجِعُ اِلٰى غُرْمٍ وَّنَدَامَةٍ

✲✲ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ تم لوگ بیع سرار سے بچ کر رہو بیع سرار درست نہیں ہوتی یہ آدمی کو تاوان اور ندامت کی طرف لے جاتی ہے۔

14334 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَنْهٰى عَنْ اِلْقَاءِ الْحَجَرِ

✲✲ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ پتھر ڈالنے (کے ذریعے سودا طے کرنے) سے منع کرتے تھے۔

بَابُ: الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ

باب: ماپنا اور وزن کرنا

14335 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمِكْيَالُ عَلٰى مِكْيَالِ مَكَّةَ، وَالْمِيزَانُ عَلٰى مِيزَانُ الْمَدِيْنَةِ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ماپتے ہوئے اہل مکہ کے ماپ کا اعتبار کیا جائے گا اور وزن کرتے ہوئے اہل مدینہ کے وزن کا اعتبار کیا جائے"۔

14336 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَالْوَزْنُ وَزْنُ اَهْلِ مَكَّةَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ماپتے ہوئے اہل مدینہ کے ماپ کا اعتبار ہوگا اور وزن میں اہل مکہ کے وزن کا اعتبار ہوگا"۔

14337 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14338 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِرَجُلٍ يَكِيلُ كَيْلًا كَاَنَّهُ يَعْتَدِي فِيهِ، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ: اَمَرَ اللّٰهُ بِالْوَفَاءِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَنَهٰى عَنِ الْعُدْوَانِ

✵✵ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو کوئی چیز ماپ رہا تھا تو اس بارے میں زیادتی کر رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہ کیا ہے؟ انہوں نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پوری ادائیگی کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سرکشی کرنے سے (یا زیادتی کرنے سے) منع کیا ہے۔

14339 - حدیث نبوی: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: رَاَيْتُ مُدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَحْسَبُهُ رَطْلًا وَنِصْفًا قَالَ: وَلَا اَعْلَمُنِي اِلَّا قَدْ عَيَّرْتُهُ، فَوَجَدْتُهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعٍ مِّنَ الرُّبْعِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن امیہ کے پاس نبی اکرم ﷺ کا مد (ماپنے کا پیمانہ) دیکھا تھا جو میرے حساب سے ایک رطل اور نصف (یعنی ڈیڑھ رطل) تھا۔

وہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اس کو لیا تو میں اسے پایا کہ وہ چوتھے حصے کا تین چوتھائی تھا۔

14340 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَاهَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ يَزِنُ قَدْ اَرْجَحَ، فَكَفَاَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمِيزَانَ، وَقَالَ: نِعْمَ اللِّسَانُ، ثُمَّ زِدْ بَعْدُ مَا شِئْتَ

✵✵ اسماعیل نے ماہان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو وزن کرتے ہوئے ایک پلڑے کو زیادہ جھکا رہا تھا تو حضرت عبداللہ نے پلڑے کو پکڑ لیا اور بولے: زبان اچھی ہے (یعنی پہلے تم پورا وزن کرلو) اس کے بعد جتنا چاہو زیادہ کر دینا۔

14341 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ، فَاَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَ نَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَابْتَاعَهَا مِنَّا قَالَ: وَثَمَّ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِنْ وَارْجِحْ

✵✵ سوید بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبدی نے ''ہجر'' سے کپڑا لیا اور ہم وہ لے کر مکہ آئے' تو نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس منیٰ میں تشریف لائے' آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ ایک شلوار کا سودا کیا اور وہ ہم سے خرید لی' وہاں ایک وزن کرنے والا موجود تھا' جو رقم (یعنی درہم یا دینار) کا وزن کرتا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وزن کرو اور پلڑے کو بھاری رکھنا۔

14342 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْاِرْجَاحِ فِي الْوَزْنِ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: وزن کرتے ہوئے ایک پلڑے کو زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14343 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: تَسَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ وَّرِقًا، فَلَمَّا قَضَاهُ وَضَعَ الْوَرِقَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَرَجَحَ، فَقِيلَ: قَدْ اَرْجَحْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا كَذٰلِكَ نَزِنُ

✵✵ حجاج بن ارطاۃ نے عطاء بن ابی رباح کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے چاندی ادھار لی جب آپ اسے ادائیگی کرنے لگے' تو آپ نے چاندی کو ترازو کے پلڑے میں رکھا اور اسے بھاری کیا۔ عرض کی گئی: آپ ﷺ نے زیادہ دے دی ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اسی طرح وزن کرتے ہیں۔

بَابُ: السَّيْفُ الْمُحَلّٰى وَالْخَاتَمُ وَالْمِنْطَقَةُ

باب: زیورات سے آراستہ تلوار' انگوٹھی اور پٹکے کا حکم

14344 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ - قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ - فِي السَّيْفِ فِيهِ الْحِلْيَةُ، وَالْمِنْطَقَةِ، وَالْخَاتَمِ، ثُمَّ تَبْتَاعُهُ بِاَكْثَرَ اَوْ اَقَلَّ اَوْ نَسِيئَةً فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا "

✵✵ سفیان ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی اور قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' سفیان ثوری کہتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات اس تلوار کے بارے میں کہی' جس پر زیورات لگے ہوئے ہوتے ہیں' یا وہ پٹکہ (کمر پر باندھنے والی پیٹی) یا انگوٹھی (کا حکم یہ ہے:) کہ آپ اسے زیادہ' یا کم' یا ادھار کے عوض میں خرید لیتے ہیں' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14345 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَوْلُنَا اِذَا بَاعَهُ بِاَكْثَرَ مِمَّا فِيهِ فَلَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ جب آدمی اسے زیادہ قیمت کے عوض میں خرید لے جو کچھ اس میں لگا ہوا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14346 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَذٰلِكَ اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ نَضْرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْحِلْيَةُ اَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ فَلَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب زیور قیمت سے کم ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14347 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَ حَدِيْثِ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

٭٭ ابوامیہ نے امام شعبی کے حوالے سے مغیرہ کی ابراہیم سے نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

14348 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا، بَاعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ دِرْعًا مُوَشَّحَةً بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ اِلَى الْعَطَاءِ، اَوْ اِلٰى غَيْرِهٖ، وَكَانَ الْعَطَاءُ اِذْ ذَاكَ لَهٗ اَجَلٌ مَعْلُوْمٌ

٭٭ جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حریث کو ایک زرہ فروخت کی جس پر زیورات لگے ہوئے تھے وہ چار ہزار درہم کے عوض میں فروخت کی اور اس شرط پر فروخت کی کہ جب تنخواہ ملے گی (تو ادائیگی کردی جائے گی) یا اس کے علاوہ کسی اور مدت کی ادائیگی کی شرط پر یہ سودا کیا اس وقت تنخواہ ایک متعین مدت کے بعد ملا کرتی تھی۔

14349 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّهُمَا كَرِهَا اَنْ يُبَاعَ الْخَاتَمُ فِيْهِ فَصٌّ، اَنْ يُبَاعَ بِالْوَرِقِ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اِن دونوں حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایسی انگوٹھی کو فروخت کیا جائے جس میں نگینہ موجود ہو اور اسے چاندی کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

14350 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهٗ كَرِهَهٗ"

٭٭ سفیان ثوری نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14351 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَسَاَلَنَا، فَقُلْنَا: عَلَيْكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ وَأَشَارُوا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَجَاءَهُ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، وَعِدَادِیْ فِیْ كِنْدَةَ قَالَ: فَرَجَعَ الْاَعْرَابِيُّ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اِنَّكُمْ تَسْخَرُوْنَ قَالَ: فَسَاَلَهٗ عَنْ طَوْقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهِ فُصُوْصٌ، وَجَوْهَرٌ، فَقَالَ: انْزِعِ الطَّوْقَ فَبِعْهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَبِعِ الْجَوْهَرَ كَيْفَ شِئْتَ

٭٭ عبداللہ بن ابوسفر نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک شخص آیا اور اس نے ہم سے سوال کیا تو ہم نے کہا: تم ان

صاحب کے پاس جاؤ! لوگوں نے قاضی شریح کی طرف اشارہ کیا' وہ شخص ان کے پاس چلا گیا' تو انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا تعلق ان لوگوں سے ہے' جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ البتہ میرا شمار کندہ کے رہنے والوں میں ہوتا ہے' پھر وہ دیہاتی شخص ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور بولا: تم لوگ میرا مزاق اُڑا رہے تھے

راوی کہتے ہیں: اس شخص نے ان سے ایسے طوق کے بارے میں دریافت کیا' جو سونے کا بنا ہوا ہوتا ہے' اور اس میں نگینے اور جواہرات لگے ہوئے ہوتے ہیں' تو قاضی شریح نے کہا: تم اس طوق کو اتارو اور پھر برابر وزن کے حساب سے اسے فروخت کرو اور جواہرات کو تم جیسے چاہو' فروخت کر دو۔

14352 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْخَاتَمِ، اَبِيعُهُ نَسِيئَةً؟ فَقَالَ: اَفِيهِ فُصُوصٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَاَنَّهُ هَوَّنَ فِيهِ

✸✸ ہشیم نے مغیرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اسے ادھار فروخت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: کیا اس میں نگینے لگے ہوئے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی کہتے ہیں: گویا انہوں نے اس کو ہلکا قرار دیا۔

14353 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِاَرْضِ فَارِسٍ قَالَ: لَا تَبِيعُوا شَيْئًا فِيهِ خُلْعَةُ فِضَّةٍ، يَعْنِیْ بِوَرِقٍ

✸✸ ابوقلابہ نے ابوانس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا' ہم اس وقت فارس کی سرزمین پر موجود تھے' انہوں نے فرمایا: تم کسی ایسی چیز کو فروخت نہ کرنا' جس میں چاندی کی کوئی چیز لگی ہوئی ہو' یعنی اسے چاندی کے عوض میں فروخت نہ کرنا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَضَعُ مِنْ حَقِّهِ وَيَتَعَجَّلُ

باب: جب کوئی شخص جلدی ادائیگی کی شرط پر' اپنے حق میں سے کچھ معاف کر دے

14354 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَابْنِ عُمَرَ قَالَا: مَنْ كَانَ لَهُ حَقٌّ عَلٰى رَجُلٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ فَتَعَجَّلَ بَعْضَهُ، وَتَرَكَ لَهُ بَعْضَهُ فَهُوَ رِبًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَبْلَنَا اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُهُ

✸✸ معمر نے زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیّب اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کا دوسرے شخص کے ذمہ کوئی حق ہو' جو متعین مدت تک ہو' اور پھر وہ جلدی ادائیگی کا تقاضا کرے اور اپنے بعض حق کو ترک کر دے' تو یہ سود شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' ہم سے پہلے کے تمام اہل علم اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14355 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ

صَالِحٍ، مَوْلَى السَّفَّاحِ قَالَ: بِعْتُ بُزًّا إِلَى أَجَلٍ، فَعَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابِي أَنْ يُعَجِّلُوا لِي، وَأَضَعُ عَنْهُمْ، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا تَأْكُلْهُ، وَلَا تُؤْكِلْهُ

✵✵ بسر بن سعید نے ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مخصوص مدت تک ادائیگی کی شرط پر ایک کپڑا فروخت کیا' پھر میرے ساتھیوں نے میرے سامنے یہ پیشکش کی کہ وہ مجھے جلدی ادائیگی کر دیتے ہیں' تو میں انہیں کچھ رقم معاف کر دوں' میں نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے رائے دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ اور نہ ہی اسے کھلاؤ۔

14356 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِهِ، وَقَالَا: لَا بَأْسَ بِأَنْ تَأْخُذَ الْعُرُوضَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَتَعَجَّلَ

✵✵ ہشام نے' حسن بصری اور محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اسے مکروہ قرار دیتے تھے' یہ دونوں حضرات یہ کہتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب تم جلدی وصول کرنا چاہ رہے ہو' تو تم سامان لے لو۔

14357 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: تِلْكَ الدَّرَاهِمُ عَاجِلُهُ بِآجِلِهِ

✵✵ سفیان ثوری نے داؤد بن ابوہند کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ درہم ہیں' جو متعین مدت کی جگہ جلدی وصول کیے جا رہے ہیں۔

14358 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیّب سے منقول ہے۔

14359 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَى أَجَلٍ، فَقُلْتُ: عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ لَكَ، فَنَهَانِي عَنْهُ، وَقَالَ: نَهَانَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ نَبِيعَ الْعَيْنَ بِالدَّيْنِ

✵✵ ابومنہال عبدالرحمٰن بن مطعم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کے ذمہ میرا حق ہو' جو مخصوص مدت کے بعد ادا کرنا ہو' تو میں یہ کہوں: اگر تم مجھے جلدی ادائیگی کر دو' تو میں تمہیں کچھ معاف کر دوں گا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم ''عین'' کو قرض کے عوض میں فروخت کریں۔

14360 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَقُّ عَلَى الرَّجُلِ إِلَى أَجَلٍ، فَيَقُولُ: عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْكَ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل

کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کا کسی دوسرے شخص کے ذمے کوئی حق ہو جو مخصوص مدت کے بعد ادا کرنا ہو وہ کہتا ہے: تم مجھے جلدی ادائیگی کر دو میں تمہیں کچھ معاف کر دوں گا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14361 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا

✽✽ سفیان ثوری نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14362 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِيْ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّمَا الرِّبَا اَخِّرْ لِيْ، وَاَنَا اَزِيْدُكَ وَلَيْسَ، عَجِّلْ لِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ

✽✽ ایک اور سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند منقول ہے۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: عمرو نامی راوی کے علاوہ' دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سود یہ ہے کہ تم کہو: تم مجھے مزید مہلت دو میں تمہیں زیادہ ادائیگی کروں گا' یہ سود نہیں ہے کہ تم مجھے جلدی دے دو' تو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔

14363 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الْحَقُّ اِلٰى اَجَلٍ فَيَقُوْلُ: عَجِّلْ لِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا

✽✽ سفیان ثوری نے' حماد اور منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس کا کوئی حق ہوتا ہے' جو مخصوص مدت کے بعد ادا ہونا ہوتا ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: تم مجھے جلدی ادائیگی کر دو' تو میں تمہیں کچھ حصہ معاف کر دوں گا' تو ابراہیم نخعی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14364 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَاْخُذَ الْعُرُوْضَ وَمَا عَلِمْنَا اَحَدًا كَرِهَهٗ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ "

✽✽ سفیان بیان کرتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی (جلدی ادائیگی کی شرط پر' فروخت کیے گئے سامان میں سے کچھ) حاصل کر لے' البتہ ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہو' صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معاملہ مختلف ہے۔

14365 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاطَعَتْ مُكَاتِبًا لَّهَا بِذَهَبٍ، اَوْ وَرِقٍ "

✽✽ اسلمی نے' اہل مدینہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے اپنے

ایک مکاتب غلام کو سونے یا چاندی کی' قسطوں میں ادائیگی کے عوض میں' مکاتب کر دیا تھا۔

14366 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِالْعُرُوضِ بَاْسًا يُؤْخَذُ مِنَ الْمُكَاتِبِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلَهُ

✽✽ بکر بن عبداللہ مزنی نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس سامان کے بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جو مکاتب سے وصول کیا جاتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

14367 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُكَاتِبِ، يُوضَعُ وَيُتَعَجَّلُ مِنْهُ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ

✽✽ عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے کتابت کرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: اگر وہ جلدی ادائیگی کر رہا ہو' تو کیا اسے کچھ رقم معاف کی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھا' البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: سامان کا حکم مختلف ہے۔

14368 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ قَيْسٍ، مَوْلٰى ابْنِ يَامِينَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: اِنَّا نَخْرُجُ بِالتِّجَارَةِ اِلٰى اَرْضِ الْبَصْرَةِ وَاِلَى الشَّامِ، فَنَبِيعُ بِنَسِيئَةٍ، ثُمَّ نُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَيَقُولُونَ: ضَعُوا لَنَا وَنُنْقِدَكُمْ، فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا يَاْمُرُنِي اَنْ اُفْتِيَهِ اَنْ يَاْكُلَ الرِّبَا وَيُطْعِمَهُ، وَاَخَذَ بِعَضُدِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقُلْتُ: اِنَّمَا اَسْتَفْتِيكَ " قَالَ: فَلَا

✽✽ عبدالعزیز بن رفیع نے' قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے کہا: ہم بصرہ یا شام کی سرزمین کی طرف تجارت کے لئے جاتے ہیں اور ادھار کے عوض' چیز فروخت کرتے ہیں' پھر ہم وہاں سے روانہ ہونے لگتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں: تم لوگ ہمیں کچھ رقم معاف کر دو' تو ہم تمہیں نقد ادائیگی کر دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ صرف مجھے یہ کہنا چاہ رہا ہے: میں اسے یہ فتویٰ دے دوں کہ یہ سود حاصل کرے اور اسے کھائے' انہوں نے میرے بازو کو تین مرتبہ پکڑا' تو میں نے کہا: میں تو آپ سے مسئلہ دریافت کر رہا ہوں' انہوں نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا۔

14369 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اِنَّ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَضَعُ لَهُ بَعْضًا، وَيُعَجِّلُ بَعْضًا: اِنَّهُ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ، وَكَرِهَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: اَصَابَ الْحَكَمُ، وَاَخْطَاَ اِبْرَاهِيمُ

✽✽ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے کہا: ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے دوسرے شخص سے قرض واپس لینا ہو' تو وہ اس قرض کا کچھ حصہ اسے معاف کر دیتا ہے' تاکہ وہ اسے کچھ حصہ جلدی ادا کر دے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ حکم بن عتیبہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' امام شعبی نے فرمایا: حکم کا موقف درست ہے'

اور ابراہیم کا موقف غلط ہے۔

14370 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا یَسْلُنِیْ حَقًّا اِلٰی اَجَلٍ فَجَاءَ اَهْلِیْ فَاقْتَضَاهُمْ، فَاَخَذَهُ قَبْلَ مَحِلِّهِ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: اَرْدُدْهُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِهٖ بِقَدْرِ مَا انْتَفَعْتَ بِهٖ

✽✽ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اس شخص نے مجھ سے ایک حق لینا تھا جو مخصوص مدت کے بعد تھا میرے اہل خانہ آئے ہیں میں نے ان سے تقاضا کیا ہے تو میں نے ان سے متعین وقت سے پہلے ہی وصول کرلیا ہے تو قاضی شریح نے کہا: تم اسے واپس کرو! جب تک وہ اس کے ذریعے اتنا ہی نفع حاصل نہ کرلے جتنا تم نے اس کے ذریعے نفع حاصل کیا ہے۔

بَابُ: بَیْعُ الْغَرَرِ الْمَجْهُوْلِ

باب: مجہول چیز کے بارے میں دھوکے کا سودا

14371 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ فِیْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ اَلْفَ ثَوْبٍ، فَوَجَدَ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ، وَنَقَصَ ثَوْبٌ قَالَ: اَلْبَیْعُ مَرْدُوْدٌ؛ لِاَنَّهٗ لَا یَدْرِیْ کَمْ قِیمَةُ ذٰلِكَ الثَّوْبِ؟

✽✽ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے ایک ہزار کپڑے خریدتا ہے اور پھر نو سو ننانوے کپڑے پاتا ہے اور ایک کپڑا کم ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سودا کالعدم شمار ہوگا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کپڑے کی قیمت کیا ہے؟

14372 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ فِیْ رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَبِیعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ، وَعَلَیَّ قِصَارَتُهٗ، اَوْ عَلَیَّ خِیَاطَتُهٗ؟ قَالَ: مَکْرُوْهٌ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّهُ ابْتَاعَ بَیْعًا وَعَیْلًا، فَاِنْ سُرِقَ الثَّوْبُ عِنْدَ الْمُبْتَاعِ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ

✽✽ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی کپڑا فروخت کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اس کو کاٹنا یا اس کو سینا میرے ذمہ ہوگا تو وہ فرماتے ہیں: یہ مکروہ اور مردود ہے کیونکہ اس نے ایک سودا کیا ہے جو بیع اور عیل ہے۔ اگر خریدار کے پاس وہ کپڑا چوری ہوجائے تو یہ فروخت کرنے والے کے مال میں سے شمار ہوگا۔

14373 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ، اَنَّهٗ کَرِهَ اَنْ یُشْتَرَی اللَّبَنُ فِیْ ضَرْعِ الْغَنَمِ

✽✽ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ بکری کے تھن میں موجود دودھ کو خریدا جائے۔

14374 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَبْتَاعُوا اللَّبَنَ فِي ضَرْعِ الْغَنَمِ، وَلَا الصُّوفَ عَلٰى ظُهُورِهَا

٭٭ ابواسحاق نے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: بکری کے تھن میں موجود دودھ کو نہ خریدو' یا بکری کی پشت پر موجود اُون کو نہ خریدو۔

14375 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقَسَّمَ، وَعَنْ بَيْعِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰى تُقْبَضَ، وَعَنْ بَيْعِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ، وَعَنْ بَيْعِ مَا فِي بُطُونِ الْاَنْعَامِ حَتّٰى تَضَعَ، وَعَنْ مَا فِي ضُرُوعِهَا اِلَّا بِكَيْلٍ، وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ

٭٭ محمد بن زید نے' شہر بن حوشب کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' زکوٰۃ کو قبضے میں لینے سے پہلے اس کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' مفرور غلام کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جانوروں کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے' اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دے دیتے' اور جانوروں کے تھنوں میں جو کچھ ہوتا ہے' اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ جبکہ ماپ گئے کا حکم مختلف ہے' اور (پیداوار کو) اندازے سے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

بَابٌ: لَيْسَ بَيْنَ عَبْدٍ وَّسَيِّدِهِ، وَالْمُكَاتِبِ وَسَيِّدِهِ رِبًا

باب: غلام اور اس کے آقا کے درمیان اور مکاتب اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا

14376 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَا: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ رِبًا

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری اور جابر بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

14377 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ رِبًا

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے شیبانی اور شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

14378 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبِيعُ عَبْدًا لَّهُ الثَّمَرَةَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَكَانَ يَقُولُ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ رِبًا

٭٭ عمرو بن دینار نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابومعبد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما اپنے غلام کو پھل پکنے سے پہلے فروخت کردیتے تھے۔

وہ یہ فرماتے تھے: غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

14379 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: يُكْرَهُ اَنْ تَبِيعَ مِنْ مُكَاتِبِكَ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ قَالَ: وَاِنْ سَرَقَ الْمُكَاتِبُ مِنْ سَيِّدِهٖ شَيْئًا لَمْ يُقْطَعْ، وَاِنْ سَرَقَ السَّيِّدُ مِنَ الْمُكَاتِبِ شَيْئًا لَمْ يُقْطَعْ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ تم اپنے مکاتب غلام کو ایک درہم کے عوض میں دو درہم فروخت کرو، وہ فرماتے ہیں: اگر مکاتب غلام اپنے آقا کی کوئی چیز چوری کرلیتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر آقا مکاتب غلام کی کوئی چیز چوری کرلیتا ہے تو اس کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ بِالْجِوَارِ، وَالْخَلِيطُ اَحَقُّ

باب: شفعہ (کا حق) پڑوس کی بنیاد پر ہوتا ہے اور حصہ دار زیادہ حقدار ہوتا ہے

14380 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَيْخٌ، مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

✵✵ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن شرید کو اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''پڑوسی، اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے''۔

14381 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ سَاوَمَهٗ سَعْدٌ بِبَيْتٍ لَهٗ، فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ: مَا اَنَا بِزَائِدِكَ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ، قَالَ اَبُو رَافِعٍ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَ

✵✵ عمرو بن شرید یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک گھر کے بارے میں سودا طے کیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں چار سو مثقال سے زیادہ نہیں دوں گا، تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''

تو میں اتنی رقم کے عوض میں، یہ گھر آپ کو نہ دیتا۔

14382 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: وَضَعَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَحَدَ يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبِي، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا سَعْدًا، فَجَاءَ اَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ: اَلَا تَاْمُرُ هٰذَا يَشْتَرِي مِنِّي؟ فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُكَ عَلٰى هٰذَا، عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ،

إِمَّا قُطْعَةً، وَإِمَّا مُنَجَّمَةً، فَقَالَ أَبُوْ رَافِعٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأُعْطَى بِهَا خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهَا

٭٭ عمرو بن شرید ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ہاتھ میرے کندھے پر رکھا' پھر ہم چلتے ہوئے گئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اسی دوران حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ انہیں (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو) یہ نہیں کہتے ہیں' یہ مجھ سے (میرا گھر) خرید لیں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اس سے زیادہ ادائیگی نہیں کرسکتا' چار سو دینار سے زیادہ نہیں دے سکتا' جو یا تو کاٹ کر ہوں گے یا قسطوں میں ہوں گے۔ تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! مجھے تو اس کے پانچ سو دینار نقد مل رہے ہیں۔ لیکن اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

''پڑوسی' اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''

تو میں (اتنی قیمت میں یہ گھر) آپ کو نہ دیتا۔

14383 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ

٭٭ منصور نے حسن کے حوالے سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوس کے بارے میں فیصلہ دیا ہے (یعنی پڑوسی کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا)۔

14384 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوس کے بارے میں فیصلہ دیا ہے۔

14385 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: إِذَا كَانَ لَصِيقَهُ فَلَهُ الشُّفْعَةُ

٭٭ معمر نے قتادہ اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ پڑوسی' اس کے ساتھ ملا ہوا ہو' تو پھر اسے شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

14386 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: الْخَلِيطُ أَحَقُّ مِنَ الشَّفِيعِ، وَالشَّفِيعُ أَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاهُ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' امام شعبی اور ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: حصہ دار شخص شفعہ کرنے والے کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا اور شفعہ کرنے والا' کسی اور سے زیادہ حقدار ہوگا۔

14387 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی قول ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

14388 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

٭٭ یہی قول ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

14389 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَلْخَلِيْطُ اَحَقُّ مِنَ الْجَارِ، وَالْجَارُ اَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ

٭٭ حسن بن عبید اللہ نے فضیل کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: حصہ دار پڑوسی سے زیادہ حقدار ہوگا ' جبکہ پڑوسی کسی اور سے زیادہ حقدار ہوگا۔

14390 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلشَّفِيْعُ اَوْلٰى مِنَ الْجَارِ، وَالْجَارُ اَوْلٰى مِنَ الْجُنُبِ

٭٭ ہشام بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شفیع (حصہ دار) پڑوسی سے زیادہ حقدار ہوگا' اور پڑوسی' دور کے پڑوسی سے زیادہ حقدار ہوگا''۔

بَابٌ: اِذَا ضُرِبَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

باب: جب حدود متعین ہو جائیں' تو شفعہ (کا حق) نہیں رہے گا

14391 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ

٭٭ ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے شفعہ کا حق' ہر اس چیز کے بارے میں دیا ہے' جسے تقسیم نہ کیا گیا ہو' لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے الگ ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

14392 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا قُسِّمَتِ الْاَرْضُ، وَحُدِّدَتِ الْحُدُوْدُ، فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا

٭٭ ابن جریج نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کا یہ قول نقل کیا ہے: جب زمین کو تقسیم کر دیا جائے اور حدود کا تعین کر دیا جائے' تو پھر اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا۔

14393 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ، فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا، وَلَا شُفْعَةَ فِی بِئْرٍ وَّلَا فَحْلٍ

✵✵ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حدود واقع ہو جائیں' تو پھر اس میں شفعہ نہیں رہے گا اور کسی کنویں یا کھجوروں کے باغ میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14394 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِیُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اِذَا ضُرِبَتِ الْحُدُوْدُ، فَلَا شُفْعَةَ

✵✵ معمر اور ثوری نے' ابراہیم بن میسرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب حدود مقرر ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

14395 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَهُ: "اِذَا ضُرِبَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ، فَقَالَ طَاوُسٌ: لَا، الْجَارُ اَحَقُّ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے دریافت کیا: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا تھا: جب حدود متعین ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا' تو طاؤس نے کہا: جی نہیں! پڑوسی (شفعہ کرنے کا) زیادہ حق رکھتا ہے۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ لِلْغَائِبِ

باب: غیر موجود شخص کے لئے شفعہ

14396 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِی سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ، يُنْتَظَرُ بِهَا اِذَا كَانَ غَائِبًا، اِذَا كَانَتْ طَرِيقُهُمَا وَاحِدَةً

✵✵ عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے' اگر وہ غیر موجود ہو' تو اس کا انتظار کیا جائے گا' جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو''۔

14397 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَزْرَقِ قَالَ: قَضٰى بِهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً

✵✵ سلیمان شیبانی نے حمید ازرق کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے چودہ سال بعد' اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

14398 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَكَمِ، قَالَا: لِلْغَائِبِ الشُّفْعَةُ

✵✵ جابر نامی راوی نے' امام شعبی اور حکم کا یہ قول نقل کیا ہے: غیر موجود شخص کو شفعہ کا حق ہو گا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ بِالْاَبْوَابِ اَوِ الْحُدُوْدِ

باب: شفعہ دروازے کے حوالے سے ہوگا' یا حد بندی کے حساب سے ہوگا؟

14399 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَنُعْمَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْجِوَارِ، وَهِيَ بِالْاَبْوَابِ

** طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: شفعہ' پڑوس کے اعتبار سے ہوگا اور یہ دروازوں کے حساب سے ہوگا۔

14400 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْاَبْوَابِ

** ابراہیم بن مہاجر نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ دروازوں کے حساب سے ہوگا۔

14401 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ جَارَتَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِي؟ قَالَ: اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

** طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے دو پڑوسی ہیں' تو میں اُن میں سے کسے تحفہ بھیجوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دروازہ تمہارے (دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔

14402 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَانَ يَقْضِيْ فِي الْجَارِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، يَعْنِي الْجُدُرَ

** جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ درجہ بدرجہ قریبی پڑوسی کے حق میں فیصلہ دیتے تھے' یعنی جو دیواروں کے حساب سے (قریبی پڑوسی ہو)۔

بَابُ: الشَّفِيْعُ يَاْذَنُ قَبْلَ الْبَيْعِ، وَكَمْ وَقْتُهَا؟

باب: کوئی جگہ فروخت کرنے سے پہلے' حق شفعہ رکھنے والے شخص سے اجازت لینا نیز اس کا وقت کتنا ہوگا؟

14403 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ شَرِكَةٌ فِيْ اَرْضٍ اَوْ رِبَاعٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ شَرِيْكَهُ، فَاِنْ شَاءَ اَخَذَهُ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ

✸✸ ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس زمین یا جائداد میں' کسی کا شراکت دار ہو' تو اسے یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اپنے شراکت دار سے اجازت لئے بغیر اس چیز کو فروخت کرے' وہ دوسرا شراکت دار اگر چاہے گا' تو اسے حاصل کر لے گا اور اگر چاہے گا' تو اسے ترک کر دے گا''۔

14404 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلَيْنِ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا دَارٌ اَوْ اَرْضٌ، فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَبِيعَ لَكَ الشُّفْعَةَ فَاشْتَرِ مِنِّي، فَيَقُوْلُ: قَدْ قَامَ الثَّمَنُ، فَاَنَا اَحَقُّ قَالَ: لَا شَيْءَ لَهُ اِذَا اَذِنَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبِهِ نَاْخُذُ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: لَا يَقَعُ لَهُ شُفْعَةٌ حَتّٰى يَقَعَ الْبَيْعُ، فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

✸✸ اشعث نے حکم کے حوالے سے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جن کے درمیان کوئی گھر' یا زمین (مشترکہ ملکیت ہوتی ہے) ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے یہ کہتا ہے: میں شفعہ والی زمین تمہیں فروخت کرنا چاہتا ہوں' تم اسے مجھ سے خرید لو! تو وہ کہتا ہے: قیمت متعین ہو چکی ہے' اور میں زیادہ حق رکھتا ہوں۔

تو حکم فرماتے ہیں: اسے اس بارے میں کوئی حق نہیں ہوگا' جب اس نے اجازت دے دی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ابن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: اس شخص کو شفعہ کا حق' اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا' جب تک اس زمین کا سودا نہیں ہو جاتا' پھر اگر وہ چاہے گا' تو اسے حاصل کر لے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے ترک کر دے گا۔

14405 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُنْكِرُهَا فَقَدْ ذَهَبَتْ شُفْعَتُهُ

✸✸ ابواسحاق نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی کا شفعہ (یعنی جائیداد) فروخت کی جا رہی ہو اور وہ شخص وہاں موجود ہو اور اس کا انکار نہ کرے' تو اس کا شفعہ کا حق ختم ہو جائے گا۔

14406 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِنَّمَا الشُّفْعَةُ لِمَنْ وَاثَبَهَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهُوَ قَوْلُ مَعْمَرٍ

✸✸ حسن بن عمارہ نے ایک شخص کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ کا حق اُسے حاصل ہوگا جو اس کی طرف سبقت کرے گا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: معمر کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ: هَلْ يُوْهَبُ، وَكَيْفَ اِنْ بَنَى فِيهَا اَوْ بَاعَ بَعْضَهَا؟

باب: کیا شفعہ کے حق کو ہبہ کیا جا سکتا ہے؟

اگر آدمی اس جگہ پر کوئی چیز بنا لیتا ہے' یا اس کا کچھ حصہ فروخت کر دیتا ہے' تو کیا حکم ہوگا؟

14407 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: سَمِعْنَا اَنَّ الشُّفْعَةَ لَا تُبَاعُ، وَلَا تُوهَبُ، وَلَا تُورَثُ، وَلَا تُعَارُ، وَهِيَ لِصَاحِبِهَا الَّذِي وَقَعَتْ لَهُ،

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: شفعہ کو نہ تو فروخت کیا جاسکتا ہے' نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے' اور نہ ہی وراثت میں منتقل کیا جاسکتا ہے' نہ عاریت کے طور پر دیا جاسکتا ہے' یہ جس کا حق ہے' صرف اس کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

14408 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ محمد بن سالم نے امام شعبی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14409 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا بَنَاهَا ثُمَّ جَاءَ الشَّفِيعُ بَعْدُ فَالْقِيمَةُ وَقَالَ حَمَّادٌ: يُقْلَعُ هٰذَا بِنَاءَهُ، وَيَاْخُذُ هٰذَا الشُّفْعَةَ مِنَ الْاَرْضِ، وَقَوْلُ حَمَّادٍ اَحَبُّ اِلَى الثَّوْرِيِّ

✵✵ ثوری نے شیبانی کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ شخص اس جگہ تعمیر کرلے اور پھر شفعہ کا دعویٰ کرنے والا اس کے بعد آئے' تو پھر وہ قیمت ادا کرے گا۔

حماد کہتے ہیں: وہ تعمیر کو اکھاڑ دے گا اور زمین میں شفعہ حاصل کرلے گا۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں) سفیان ثوری کے نزدیک' حماد کا قول زیادہ پسندیدہ ہے۔

14410 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ دَارًا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ جَاءَ الشَّفِيعُ فَقُوِّمَتِ الدَّارُ بَعْدَ مَا بَاعَ بَابَهَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ: يَاْخُذُ الشَّفِيعُ الْبَابَ بِخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

✵✵ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک ہزار درہم کے عوض میں' کوئی جگہ خریدتا ہے' پھر شفعہ کا دعویٰ کرنے والا شخص آجاتا ہے' اور اس جائیداد کا دروازہ فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت ایک ہزار درہم طے پاتی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ شفعہ کا دعویٰ کرنے والا شخص اس دروازے کو پانچ سو درہم کے عوض میں خریدے گا۔

بَابٌ: هَلْ لِلْكَافِرِ شُفْعَةٌ وَلِلْاَعْرَابِيِّ؟

باب: کیا کافر اور دیہاتی کو شفعہ کا حق ہوگا؟

14411 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَوْ اَنَسٍ - اَنَا اَشُكُّ - قَالَ: لَيْسَ لِلْكَافِرِ شُفْعَةٌ، وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْ اَصْحَابِنَا: لَهُ شُفْعَةٌ

✵✵ حمید طویل نے' حسن بصری یا شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کافر کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا' ہمارے دیگر اصحاب کا یہ کہنا ہے: اس کو شفعہ کا حق ہوگا۔

14412 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَنَّ لِلْيَهُودِيِّ الشُّفْعَةَ

✻✻ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ لکھا تھا: یہودی کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔

14413 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: " الشُّفْعَةُ لِلْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ، وَالْاَعْرَابِيِّ، وَالْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ، وَالْمَجُوسِيِّ، فَإِذَا عَلِمَ لِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَلَمْ يَطْلُبْهَا، فَلَا شُفْعَةَ لَهُ، وَإِذَا مَكَثَ اَيَّامًا، ثُمَّ طَلَبَهَا وَقَالَ: لَمْ اَعْلَمْ اَنَّ لِيْ شُفْعَةً، فَهُوَ مُتَّهَمٌ "

✻✻ ثوری فرماتے ہیں: شفعہ کا حق چھوٹے' بڑے' دیہاتی' یہودی' مجوسی کو بھی ہوگا۔

اگر اسے پتا چلنے کے بعد' تین دن گزر جائیں' اور وہ اس دوران اس کا مطالبہ نہ کرے' تو پھر اسے شفعہ کا حق باقی نہیں رہے گا۔ اگر پھر کچھ دن گزرنے کے بعد وہ اس کا مطالبہ کرتا ہے' اور یہ کہتا ہے: مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ مجھے شفعہ کا حق ہوگا (ثوری کہتے ہیں) تو اس بات پر اس پر تہمت عائد کی جائے گی (یعنی وہ غلط بیانی کر رہا ہے)۔

14414 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ لِلْاَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ

وَقَالَ الْحَكَمُ: لَهُ الشُّفْعَةُ

✻✻ ثوری نے' جابر کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: دیہاتی کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا۔

حکم کہتے ہیں: اسے شفعہ کا حق ہوگا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ اَوْ عَلَى الرُّؤُوسِ

باب: شفعہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا؟ یا روس (افراد کی تعداد) کی بنیاد پر ہوگا؟

14415 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

✻✻ ثوری نے اشعث کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ مردوں کے روس (افراد کی تعداد) کے اعتبار سے ہوگا۔

14416 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

✻✻ حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ مردوں کے روس کے اعتبار سے ہوگا

14417 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: هِيَ عَلَى الْحِصَصِ

✻✻ سفیان ثوری نے' اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا۔

14418 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا۔

14419 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ حصوں کی بنیاد پر ہوگا۔

بَابُ: الشُّفْعَةُ یُؤْخَذُ مَعَهَا غَیْرُهَا اَوْ تَکُوْنُ اِلٰی اَجَلٍ

باب: شفعہ کے ساتھ اس کے علاوہ کچھ اور حاصل کرنا یا اس کے لئے مدت متعین کرنا

14420 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلَیْنِ بَیْنَهُمَا خَرِبَةٌ لَمْ تُقَسَّمْ، فَبَاعَ اَحَدُهُمَا نَصِیْبَهُ مِنْ تِلْكَ الْخَرِبَةِ، وَبَاعَ مَعَهَا خَرِبَةً لَهُ اُخْرٰی بِثَمَنٍ وَّاحِدٍ، فَجَاءَ الشَّفِیْعُ، فَقَالَ: اَنَا آخُذُ نَصِیْبَهُ مِنَ الْخَرِبَةِ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ الْبَتِّیُّ: یَاْخُذُ الْبَیْعَ جَمِیْعًا اَوْ یَتْرُکُهُ جَمِیْعًا، وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَغَیْرُهُ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ: یَاْخُذُ نِصْفَ الْخَرِبَةِ الَّتِیْ بَیْنَهُ، وَبَیْنَ صَاحِبِهٖ بِالْقِیْمَةِ وَیَتْرُكُ الْاُخْرٰی اِنْ شَاءَ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا: جن کے درمیان کوئی جگہ مشترکہ ملکیت ہوتی ہے جو تقسیم نہیں ہوئی ہوتی ان میں سے کوئی ایک اس جگہ میں سے اپنا حصہ فروخت کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ اپنی ایک اور زمین بھی فروخت کر دیتا ہے اور ان دونوں کی قیمت ایک ہوتی ہے پھر شفعہ کرنے والا شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں اس جگہ سے اپنا حصہ وصول کروں گا؟

تو معمر نے فرمایا: عثمان بتی فرماتے ہیں کہ: تو وہ پورے سودے کو اختیار کرے گا یا پورے کو ترک کر دے گا جبکہ ابن شبرمہ اور دیگر اہل کوفہ کا یہ کہنا ہے: وہ اس زمین کے اُس نصف حصے کو وصول کرے گا جو اس کے اور اس کے ساتھی کے درمیان (شفعہ کا حق بنتا ہے) اور اس کی قیمت کے اعتبار سے کرے گا جبکہ دوسری زمین کو اگر وہ چاہے گا تو ترک کر دے گا۔

14421 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِیَّ، وَسُفْیَانَ، یَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ شُبْرُمَةَ

٭٭ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے ثوری اور سفیان کو سنا: یہ دونوں حضرات ابن شبرمہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

14422 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِیَّ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ اَرْضًا فِیْهَا شُفْعَةٌ لِرَجُلٍ آخَرَ اِلٰی اَجَلٍ، فَجَاءَ الشَّفِیْعُ، فَقَالَ: اَنَا آخُذُهَا اِلٰی اَجَلِهَا قَالَ: لَا یَاْخُذُهَا اِلَّا بِالنَّقْدِ لِاَنَّهَا قَدْ دَخَلَتْ فِیْ ضَمَانِ الْاَوَّلِ قَالَ: وَمِنَّا مَنْ یَقُوْلُ: یُقَرُّ فِیْ یَدِ الَّذِیْ ابْتَاعَهَا، فَاِذَا بَلَغَ الْاَجَلَ اَخَذَهَا الشَّفِیْعُ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دوسرے شخص کو کوئی زمین فروخت کرتا ہے جس میں تیسرے شخص کا شفعہ کا حق ہوتا ہے اور اس کی قیمت کی ادائیگی متعین مدت تک

کرنی ہوتی ہے' تو شفعہ کا دعویدار آ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اس مخصوص مدت تک ادائیگی کر کے میں اسے حاصل کرلوں گا' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ شفعہ کا دعویدار صرف نقد ادائیگی کر کے اسے حاصل کرسکتا ہے' کیونکہ وہ چیز اب پہلے کے ضمان میں داخل ہو گئی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ زمین اس شخص کے ہاتھ میں رہے گی' جس نے اسے خریدا ہے' جب وہ متعین مدت پوری ہو جائے گی' تو شفعہ کا دعویدار اُسے حاصل کرلے گا۔

بَابُ: هَلْ فِي الْحَيَوَانِ اَوِ الْبِئْرِ اَوِ النَّخْلِ اَوِ الدَّيْنِ شُفْعَةٌ؟

باب: کیا جانور' یا کنویں' یا کھجور کے باغ' یا قرض میں شفعہ ہوگا؟

14423 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوبَ: اَتَعْلَمُ اَحَدًا كَانَ يَجْعَلُ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا يَجْعَلُ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةً

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں؟ جس نے جانور کے بارے میں شفعہ کا حق بیان کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

معمر کہتے ہیں: میں بھی کسی ایسے شخص سے واقف نہیں ہوں' جس نے جانور کے بارے میں شفعہ کا حق دیا ہو۔

14424 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا شُفْعَةَ اِلَّا فِي عَقَارٍ، اَوْ اَرْضٍ

* * جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: شفعہ صرف جائیداد اور زمین میں ہوتا ہے۔

14425 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ: لَا شُفْعَةَ اِلَّا فِي اَرْضٍ

وَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

* * عبدالعزیز بن رفیع نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: شفعہ صرف زمین میں ہوتا ہے۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر چیز کے بارے میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے۔

14426 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي الْاَرْضِ، فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا، وَلَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ، وَلَا فَحْلٍ

* * ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں گی' تو پھر اس میں شفعہ باقی نہیں رہے گا اور کنویں میں اور کھجوروں کے باغ میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14427 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِی سَبْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا شُفْعَةَ فِی مَاءٍ، وَلَا طَرِيقٍ، وَلَا فَحْلٍ يَعْنِی النَّخْلَ

✻✻ حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''پانی میں، راستے میں اور کھجوروں کے باغ میں شفعہ نہیں ہوتا''۔

14428 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِیُّ، عَنْ اَبِی طُوَالَةَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: لَا شُفْعَةَ فِی بِئْرٍ، وَلَا فَحْلٍ

✻✻ ابوطوالہ نے ابان بن عثمان کا یہ قول نقل کیا ہے: کنویں یا کھجور کے باغ میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14429 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّهُ قَالَ: فِی الْمَاءِ الشُّفْعَةُ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يُعْجِبْنِی مَا قَالَ

✻✻ ابن شبرمہ فرماتے ہیں: پانی میں شفعہ ہوتا ہے۔

معمر کہتے ہیں: انہوں نے جو بات کہی ہے، وہ مجھے پسند نہیں ہے۔

14430 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّرِيكُ شَفِيعٌ فِی كُلِّ شَیْءٍ

✻✻ عبدالعزیز بن رفیع نے ابن ابوملیکہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراکت دار، ہر چیز کے بارے میں شفعہ کا حق رکھتا ہے''۔

14431 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: "لَمْ اَرَ الْقُضَاةَ اِلَّا يَقْضُونَ: مَنِ اشْتَرٰى عَلٰى رَجُلٍ دَيْنًا فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى بِهِ"

✻✻ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے قاضی صاحبان کو صرف یہی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے دین (قرض) خرید لے، تو اس سے متعلقہ فرد اُس کا زیادہ حق رکھے گا۔

14432 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضٰى فِی مُكَاتَبٍ اشْتَرٰى مَا عَلَيْهِ بِعَرَضٍ، فَجَعَلَ الْمُكَاتَبُ اَوْلٰى بِنَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى اِذَا اَدَّى مِثْلَ الَّذِی اَدّٰى صَاحِبُهُ

✻✻ معمر نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز نے ایک مکاتب غلام کے بارے میں فیصلہ دیا تھا، جس نے کوئی سامان خریدا تھا، تو مکاتب اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتا ہے، پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی دوسرے سے قرض خرید لے، تو اس سے متعلقہ فرد اس کا زیادہ حق رکھے گا، جبکہ وہ اُتنی ہی

ادائیگی کررہا ہو جتنی اس کے ساتھی نے ادائیگی کرنی تھی"۔

14433 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِي الدَّيْنِ، وَهُوَ الرَّجُلُ يَبِيعُ دَيْنًا لَّهُ، عَلٰى رَجُلٍ فَيَكُوْنُ صَاحِبُ الدَّيْنِ اَحَقَّ بِهِ

✽✽ عبداللہ بن ابوبکر نے عمر بن عبدالعزیز کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے قرض کے بارے میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کسی شخص کو اپنا قرض فروخت کردیتا ہے جو دوسرے شخص کے ذمہ ہوتا ہے تو اب قرض سے متعلقہ فرد اُس کا زیادہ حق رکھے گا۔

14434 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ سَمْعَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ

✽✽ ابن شہاب نے سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: جانور میں شفعہ نہیں ہوتا۔

14435 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى اَرْضًا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: لِيْ نِصْفُهَا، وَقَالَ الشَّرِيْكُ: لَا، ثُمَّ خَاصَمَهُ بَعْدُ، فَاَدْرَكَ قَالَ: لَهُ الشُّفْعَةُ؛ لِاَنَّ حَقَّهُ ثَبَتَ بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ مَالِكًا قَالَ: لَيْسَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَشْهَدَ حِيْنَ خَاصَمَهُ عَلٰى دُفْعَتِهِ، فَاَبٰى

✽✽ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی زمین خریدتا ہے اور پھر ایک شخص آ کر یہ کہتا ہے: اس کا نصف حصہ میرا ہے اور شراکت دار کہتا ہے: جی نہیں۔ پھر وہ شخص بعد میں اس سے اختلاف کرتا ہے اور اس زمین کو پالیتا ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اسے شفعہ کا حق ہوگا کیونکہ بعد میں اس کا حق ثابت ہوگیا ہے۔

ایک شخص نے اُن سے کہا: امام مالک تو یہ فرماتے ہیں: اسے اس بات کا حق نہیں ہوگا البتہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب اس نے اس بارے میں مقدمہ کیا ہو تو وہ اس کی ادائیگی کی گواہی دیدے تو ثوری نے یہ بات تسلیم نہیں کی۔

14436 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، قَاضٍ كَانَ لِاَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهُ قَضٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اشْتَرَى الشَّيْءَ لِاٰخَرَ فِيهِ شُفْعَةٌ، فَقَبَضَهُ الْمُشْتَرِي، ثُمَّ جَاءَ الشَّفِيعُ، فَاَخَذَهُ بِشُفْعَتِهِ مِنْ يَدَيْهِ، اَنَّ الْعُهْدَةَ لَهُ عَلَى الْمُشْتَرِي، فَاِنْ لَمْ يَقْبِضْهُ الْمُشْتَرِي وَاَخَذَهُ الشَّفِيعُ مِنَ الْبَائِعِ الْاَوَّلِ، فَاِنَّ الْعُهْدَةَ لَهُ عَلَى الْبَائِعِ الْاَوَّلِ "

✽✽ عبیداللہ بن حسن بیان کرتے ہیں: اہل بصرہ کے ایک قاضی نے یہ فیصلہ دیا: جب کوئی شخص کوئی چیز خرید لے تو اس بارے میں شفعہ کا حق ہوگا جب خریدار اس پر قبضہ کرلے اور شفعہ کا دعویٰ کرنے والا آئے تو وہ اپنے شفعہ کے حق کی وجہ سے خریدار سے اسے حاصل کرلے گا اور اس کی ساری ذمہ داری خریدار کے سر ہوگی لیکن اگر خریدار نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا تو شفعہ کا دعویٰ کرنے والا فروخت کرنے والے سے اُسے حاصل کرلے گا کیونکہ اب اس کی ساری ذمہ داری پہلے فروخت کرنے والے

شخص پر ہوگی۔

بَابُ: اَجَلٌ بِاَجَلٍ

باب: مخصوص مدت کے عوض میں، مخصوص مدت

14437 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُبَاعُ اَجَلٌ بِاَجَلٍ

٭٭ سفیان ثوری نے اسلم کے حوالے سے، عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مخصوص مدت کو، مخصوص مدت کے عوض میں نہیں فروخت کیا جا سکتا۔

14438 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: لَا يُبَاعُ اَجَلٌ بِاَجَلٍ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: " وَتَفْسِيرُهُ عِنْدَنَا اَنْ يَقُولَ: اَعْطِنِي اللَّيْلَةَ كَذَا، وَاُعْطِيكَ بَعْدَ غَدٍ الدِّرْهَمَ

٭٭ عاصم نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: مخصوص مدت کو، مخصوص کے عوض میں نہیں فروخت کیا جا سکتا۔

ثوری کہتے ہیں: اس کی وضاحت ہمارے نزدیک یہ ہے: وہ شخص یہ کہے: تم مجھے فلاں رات کو عطا کر دینا، میں تمہیں اس سے اگلے دن ایک درہم دے دوں گا۔

14439 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ اَنَّهَا عَلَيْهِ طَعَامًا؟ قَالَ: لَا

٭٭ ثوری نے کلیب بن وائل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے ذمے کچھ دراہم قرض ہوتے ہیں، کیا اس کے ذمہ اناج لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں۔

14440 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ - وَهُوَ بَيْعُ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ - وَعَنْ بَيْعِ الْمَجْرِ، - وَهُوَ بَيْعُ مَا فِي الْبُطُونِ الْاِبِلِ - وَعَنِ الشِّغَارِ

٭٭ عبداللہ بن دینار نے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالی کا سودا کرنے (قرض کے عوض میں، قرض کو فروخت کرنے) اور مجر کا سودا کرنے (جانور کے پیٹ میں، جو موجود ہے، اسے فروخت کرنے) اور شغار سے منع کیا ہے۔

بَابِ السَّلَفِ وَبَعْضُهُ نَسِيئَةً

باب: بیع سلف، جس کا کچھ حصہ اُدھار ہو

14441 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا كَانَ سَلَفٌ بَعْضُهُ نَسِيئَةً وَبَعْضُهُ نَقْدًا

فَهُوَ فَاسِدٌ كُلُّهُ

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ بیع سلف کرے اور کچھ حصہ نقد ہو تو یہ سودا مکمل طور پر فاسد شمار ہوگا۔

14442 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: " وَاِذَا سَلَّفْتَ مِائَةَ دِرْهَمٍ فِي مِائَةِ فِرْقٍ اِلٰى اَجَلٍ يَقُوْلُ: اَنْقُدُكَ الْاٰنَ خَمْسِينَ، وَخَمْسِينَ اِلٰى شَهْرٍ، فَالْبَيْعُ كُلُّهُ فَاسِدٌ؛ لِاَنَّ الْعُقْدَةَ وَاحِدَةٌ

✵✵ سفیان ثوری کہتے ہیں: جب تم ایک سو فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے عوض میں ایک سو درہم کی بیع سلف کرو جو مخصوص مدت تک ہو اور وہ شخص یہ کہے: میں پچاس تمہیں ابھی ادا کر دیتا ہے ہوں اور پچاس مہینے بعد ادا کر دوں گا تو یہ سودا مکمل طور پر فاسد ہوگا کیونکہ معاہدہ ایک ہی ہوسکتا ہے۔

14443 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا يَكُوْنُ سَلَفٌ اِلَّا بِالْقَبْضِ، وَلَيْسَتِ الْكَفَالَةُ فِيهِ بِشَيْءٍ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: سلف صرف اس وقت ہوگی جب قبضے میں لے لیا جائے اور اس بارے میں کسی چیز کی کفالت نہیں ہوگی۔

بَابُ: كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ

باب: سونے یا چاندی کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینا

14444 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِكِرَاءِ الْاَرْضِ بَاْسًا يَكْرُوْنَ اَرْضَهُمْ "

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب اور سالم بن عبداللہ اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے یہ لوگ خود اپنی زمینیں کرائے پر دیا کرتے تھے۔

14445 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِكِرَاءِ الْاَرْضِ بَاْسًا

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14446 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِكِرَاءِ الْاَرْضِ بَاْسًا بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ، وَكَانَ يَكْرَهُهُ بِالطَّعَامِ وَيَقُوْلُ: هِيَ الْمُحَاقَلَةُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ سونے یا چاندی کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ وہ اناج کے عوض میں کرائے پر دینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: یہ چیز محاقلہ ہے۔

14447 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ عِكْرِمَةَ يَزْعُمُ اَنَّ كِرَاءَ الْاَرْضِ لَا يَصْلُحُ، فَقَالَ: كَذَبَ عِكْرِمَةُ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ فِي الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ اَنْ تَكْرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

❊❊ معمر نے عبدالکریم جزری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن جبیر سے کہا: عکرمہ یہ کہتے ہیں: زمین کو کرائے پر دینا درست نہیں ہے' تو انہوں نے فرمایا: عکرمہ غلط کہتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ اپنی خالی زمین میں' جو کچھ کرتے ہو' اس میں سب سے بہتر یہ ہے کہ تم اپنی خالی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض میں کرائے پر دے دو''۔

14448 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تَسْتَاْجِرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ

❊❊ عبدالکریم جزری نے سعید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اس میں سب سے مثالی صورت یہ ہے کہ تم سفید زمین (یعنی قابل کاشت زمین) کا معاوضہ (یعنی کرایہ) وصول کرو۔

14449 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ: كَيْفَ تَرٰى فِي شِرَاءِ الْاَرْضِ؟ قَالَ: حِيْنَ قُلْتُ: يَاْخُذُوْنَ مِنْ كُلِّ حَرْثٍ قَفِيْزًا وَدِرْهَمًا قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِي عُنُقِكَ صَغَارًا

❊❊ کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: زمین فروخت کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ اس وقت کی بات ہے' جب میں نے یہ کہا ہے: وہ لوگ ہر پیداوار میں سے ایک قفیز اور ایک درہم لیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی گردن میں بوجھ نہ ڈالو۔

14450 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُمَا قَالَا: لَا بَاْسَ بِكِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: قابل کاشت زمین کو کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14451 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ، ذٰلِكَ قَرْضُ الْاَرْضِ

❊❊ قاسم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے' قابل کاشت زمین کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ زمین کا قرض ہے۔

14452 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ، فَقَالَ: حَلَالٌ لَا بَاْسَ بِهٖ، اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْاِرْمَاثِ، اَنْ يُعْطِي

الرَّجُلُ الْاَرْضَ، وَيُسْتَثْنِي بَعْضُهَا، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

✲✲ حنظلہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کوکرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل میں ارماث سے منع کیا گیا ہے' اور وہ یہ ہے کہ آدمی کوئی زمین (کسی کو کرائے پر دے) اور پھر اس زمین کے کسی حصے کا استثناء کرلے یا اس جیسی کوئی صورت ہو۔

14453 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ: كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا، فَكُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ، فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ يَرَةً وَلَمْ تُخْرِجْ مَرَّةً، فَنُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ، وَاَمَّا بِالْوَرِقِ فَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ

✲✲ حنظلہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: انصار میں سب سے زیادہ زمینیں ہمارے پاس تھیں' ہم (پیداوار کے عوض میں) زمین کرائے پر دیتے تھے' بعض اوقات اس میں پیداوار ہو جاتی تھی اور بعض اوقات پیداوار نہیں ہوتی تھی' تو اس سے منع کیا گیا ہے' جہاں تک چاندی کے عوض میں (زمین کوکرائے پر دینے کا تعلق ہے) تو ہمیں اس سے منع نہیں کیا گیا۔

14454 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِي اَرْضَهُ، فَاُخْبِرَ بِحَدِيثِ، رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَهْلَ الْاَرْضِ، يُعْطُونَ اَرَضِيهِمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ اَنَّ لِي الْمَاذِيَانَاتِ، وَمَا سَقَى الرَّبِيعُ، وَيَشْتَرِطُ مِنَ الْجَرِينِ شَيْئًا مَعْلُومًا قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَظُنُّ اَنَّ النَّهِيَ لِمَا كَانُوا يَشْتَرِطُونَ

✲✲ عبیداللہ بن عمر نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے تھے' انہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول روایت بتائی گئی' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کے مالکان اپنی زمینیں کرائے پر دیا کرتے تھے' زمین کا مالک یہ شرط عائد کرتا تھا کہ مجھے ماذیانات ملے گا اور جو حصہ نالی سے سیراب ہوتا ہے' اور وہ پیداوار میں سے بھی کسی متعین حصے کی شرط عائد کیا کرتا تھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ خیال تھا کہ ممانعت اس بارے میں ہے' جو شخص یہ شرط عائد کرتا ہے۔

14455 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: اَكْثَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَلٰى نَفْسِهِ وَاللّٰهِ لَنُكْرِيَنَّهَا كَرِيَ الْاِبِلِ "يَعْنِي اَنَّهُ اَكْثَرَ اَنَّهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْهُ، فَلَا نَقْبَلُ مِنْهُ

✲✲ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے پر زیادتی کی ہے' اللہ کی قسم! ہم تو زمین کرائے پر دیتے ہیں' جس طرح اونٹ کرائے پر دیے جاتے ہیں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ انہوں نے یہ زیادتی کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: کہ آپ

ﷺ نے اس سے منع کیا ہے ہم ان کی یہ بات قبول نہیں کریں گے۔

14456 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى سُوَيْدٍ: اَنْ يَبِيعَ بَيَاضَ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ، وَاَنْ يُخَابِرَ عَلٰى اَصْلِ الْاَرْضِ

** محمد بن مسلم اور ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عثمان بن محمد کو خط لکھا: سفید زمین کو سونے کے عوض میں فروخت کردیں اور اصل زمین پر مخابرہ کریں۔

14457 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ اسْتَاْجَرَ اَرْضًا بَيْضَاءَ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ بِذَهَبٍ، اَوْ فِضَّةٍ "

** سفیان ثوری نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سونے یا چاندی کے عوض میں متعین مدت تک کے لئے سفید زمین کرائے پر لے لیتے تھے۔

14458 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ، فَقَالَ: اَرْضِي، وَبَعِيرِي سَوَاءٌ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى خَالِدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَرْضِي وَمَالِي سَوَاءٌ

** سفیان ثوری نے عبداللہ بن عیسیٰ کے حوالے سے' موسیٰ بن عبداللہ کے بارے میں یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میری زمین اور میرا اونٹ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (یعنی دونوں کو کرائے پر دیا جاسکتا ہے)۔

ثوری بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن ابوخالد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میری زمین اور میرا مال برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

14459 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ

** معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زمین کو کرائے پر دینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

14460 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعَطَاءً، كَرِهَاهُ اَيْضًا

** معمر نے' حسن بصری اور عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

14461 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: نَهَى

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ، وَاسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) مزابنہ یہ ہے: کھجور کے عوض میں کھجور کو خرید لیا جائے اور محاقلہ یہ ہے: گندم کے عوض میں پیداوار کو خرید لیا جائے اور گندم کے عوض میں زمین کو کرائے پر دیا جائے۔

14462 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَالِكٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَسَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ كِرَائِهَا، بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ امام مالک بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض میں کرائے پر دینے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْمُزَارَعَةِ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب: ایک تہائی' یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں مزارعت

14463 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرِ ابْنِ اَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كَانَ اَحَدُنَا اِذَا اسْتَغْنَى عَنْ اَرْضِهِ، اَعْطَاهَا بِالثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ، وَالنِّصْفِ وَيَشْتَرِطُ ثُلُثَ جَدَاوِلٍ، وَالْقُصَارَةَ، وَمَا سَقَى الرَّبِيعُ، وَكَانَ الْعَيْشُ اِذْ ذَاكَ شَدِيدًا، وَكُنَّا نَعْمَلُ فِيهَا بِالْحَدِيدِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ، وَنُصِيبُ مِنْهَا مَنْفَعَةً، فَاَتَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ نَافِعًا، وَطَاعَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَكُمْ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ، وَيَقُولُ: مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ اَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، اَوْ لِيَدَعْ، وَيَنْهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَاْتِيهُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ "

✵✵ مجاہد نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے بھتیجے اسید بن ظہیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب ہم میں سے کسی کو اپنی زمین کی ضرورت نہیں ہوتی تھی' تو وہ ایک تہائی' یا ایک چوتھائی' یا نصف پیداوار کے عوض میں' اسے کرائے پر دے دیتا تھا اور یہ شرط رکھتا تھا کہ پانی کے آس پاس والے حصے (یا کسی متعین حصے) میں' جو بھی پیداوار ہو گی وہ مجھے ملے گی' اس صورت میں زندگی بہت دشوار ہوتی تھی' ہم زمینوں میں اپنے اوزاروں کے ذریعے کام کرتے تھے' اور جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' کام کرتے تھے اور پھر ہمیں اس میں سے فائدہ ملتا تھا۔ پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا ہے' جو نفع دینے والی تھی' لیکن اللہ کے رسول کی اطاعت کرنا تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے حقل (زمین کو کرائے پر دینے) سے منع کیا ہے' آپ ﷺ ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو' وہ اپنے کسی بھائی کو اسے عطیہ کے طور پر (عارضی استعمال کے لئے)

دیدے یا اسے ویسے ہی رہنے دے''

نبی اکرم ﷺ نے مزابنہ سے بھی منع کیا ہے

(راوی بیان کرتے ہیں:) ''مزابنہ'' یہ ہے: کسی شخص کے پاس کھجوروں کے باغات ہوں اور دوسرا شخص اُس کے پاس آ کر یہ کہے: میں کھجوروں کے اتنے اتنے وسق کے عوض میں اِس کی پیداوار حاصل کر لیتا ہوں۔

14464 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ خَالِي يَوْمًا فَقَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا، وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ اَنْفَعُ لَنَا وَاَنْفَعُ لَكُمْ، وَمَرَّ عَلٰى زَرْعٍ فَقَالَ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِفُلَانٍ، فَقَالَ: لِمَنِ الْاَرْضُ؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ قَالَ: فَمَا شَاْنُ هٰذَا؟ قَالُوا: اَعْطَاهُ اِيَّاهُ عَلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا، وَنَهٰى عَنِ الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَكِرَاءِ الْاَرْضِ

قَالَ اَيُّوبُ: فَقِيلَ لِطَاوُسٍ: اِنَّ هَاهُنَا ابْنًا لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: قَدْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْ هٰذَا، اِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى زَرْعٍ فَاَعْجَبَهُ، فَقَالَ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ قَالَ: فَلِمَنِ الْاَرْضُ؟ قَالُوا: لِفُلَانٍ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالُوا: اَعْطَاهَا اِيَّاهُ عَلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ

✵✵ زرقی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دن میرے ماموں میرے پاس تشریف لائے اور بولے: آج نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک کام سے منع کر دیا ہے جو تم لوگوں کے لئے فائدہ مند تھا' لیکن اللہ اور اس کے رسول اطاعت کرنا' ہمارے اور تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔ (پھر انہوں نے بتایا:) آج نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک کھیت کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کا کھیت ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: فلاں کا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: زمین کس کی ہے؟ تو لوگوں نے کہا: فلاں کی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کا معاملہ کیسے ہوتا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: وہ شخص' دوسرے شخص کو اتنی پیداوار دیدے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین عارضی استعمال کے لئے) عطیہ کے طور پر دے' تو یہ اُس کے لئے' اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی سے متعین خراج وصول کرے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار) کے عوض میں' زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا۔

ایوب بیان کرتے ہیں: طاؤس سے کہا گیا: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے یہاں یہ حدیث بیان کرتے ہیں: وہ اندر گئے اور پھر باہر تشریف لائے اور بولے: مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے' جو ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں' انہوں نے یہ بات بتائی ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک کھیت کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اچھا لگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: معاملہ کیسے ہوتا ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ شخص' اُس دوسرے شخص کو اتنی' اتنی پیداوار دیدے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر (اپنی زمین عارضی استعمال کے لئے) دیدے' تو یہ اس کے حق میں' زیادہ بہتر ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔

14465 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ نَصْرِ اَبِي جُزَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَّاللّٰهِ مَا كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ هٰكَذَا، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَكْرٰى لِرَجُلٍ اَرْضًا فَاقْتَتَلَا وَاسْتَبَّا بِاَمْرٍ تَدَارَيَا فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ هٰذَا شَاْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْاَرْضَ، فَسَمِعَ رَافِعٌ آخِرَ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَسْمَعْ اَوَّلَهُ

✵✵ عروہ بن زبیر نے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت کرے! اللہ کی قسم حدیث اُس طرح نہیں ہے' بلکہ اصل بات یہ ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص کو زمین کرائے پر دی' پھر ان کے درمیان اختلاف ہو گیا اور جھگڑا ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں نے یہی کچھ کرنا ہے' تو زمین کرائے پر نہ دو' تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے حدیث کا آخری حصہ سنا تھا' وہ اس کا ابتدائی حصہ نہیں سن پائے تھے۔

14466 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتُ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، فَقَالَ: اَيْ عَمْرُو، اَخْبَرَنِي اَعْلَمُهُمْ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا "

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے کہا: اگر میں مخابرہ ترک کر دوں تو کیا یہ مناسب ہوگا؟ کیونکہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' تو طاؤس نے کہا: اے عمرو ان لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم رکھنے والی شخصیت نے مجھے یہ بات بتائی ہے' طاؤس کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے (انہوں نے یہ بات بتائی ہے:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع نہیں کیا ہے۔

14467 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْحَقْلُ، وَهُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے' اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص اپنے بھائی کو اپنی زمین عطیہ کے طور پر دیدے یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اُس پر اس سے کوئی متعین چیز وصول کرے"۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ چیز حقل ہے جسے انصار کے محاورے میں "محاقلہ" کہا جاتا ہے۔

14468 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اِلَى يَهُوْدَ يَعْمَلُوْنَهَا وَلَهُمْ شَطْرُهَا، فَمَضٰى عَلٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ مِنْهَا

✽✽ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمینیں) یہودیوں کے حوالے کر دی تھیں اور شرط یہ طے پائی تھی کہ وہ لوگ وہاں کام کاج کریں گے اور انہیں وہاں کی پیدا وار کا نصف حصہ مل جائے گا"

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک یہی صورت حال رہی، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا۔

14469 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ خَيْبَرًا شَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْهَا زَرْعٌ، وَنَخْلٌ، فَكَانَ يُقَسِّمُ لِنِسَائِهِ كُلَّ سَنَةٍ مِّنْهَا مِائَةَ وَسْقٍ، - ثَمَانِيْنَ وَسْقًا - تَمْرًا، وَعِشْرِيْنَ وَسْقًا شَعِيْرًا لِامْرَاَةٍ

✽✽ عبیداللہ بن عمر نے، نافع کے حوالے سے، یہ بات نقل کی ہے: خیبر کی پیداوار اور کھجوروں کے باغات میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ داری کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی ازواج میں تقسیم کیا تھا، ہر سال وہاں سے، ایک زوجہ محترمہ کے حصہ میں، کھجوروں کے 180 وسق آتے تھے، اور 20 وسق جو کے آتے تھے۔

14470 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: اَقْطَعَ عُثْمَانُ لِخَمْسَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ، وَلِسَعْدٍ، وَلِلزُّبَيْرِ، وَلِخَبَّابٍ، وَلِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَكَانَ جَارَايَ، عَبْدُ اللّٰهِ وَسَعْدٌ يُعْطِيَانِ اَرْضَهُمَا بِالثُّلُثِ

✽✽ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ اصحاب کو جاگیریں دی تھیں، حضرت عبداللہ، حضرت سعد، حضرت خباب، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم ان میں سے دو صاحبان، یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ میرے پڑوسی تھے، ان دونوں صاحبان نے اپنی زمینیں، ایک تہائی پیداوار کے عوض میں دی ہوئی تھیں۔

14471 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَخْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ

عَمْرِو بْنِ صُلَيْعٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ فَوَشٰى بِرَجُلٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَخَذَ اَرْضًا يَصْنَعُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَخَذْتُهَا بِالنِّصْفِ اُكْرِي اَنْهَارَهَا، وَاُصْلِحُهَا، وَاُعَمِّرُهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا بَاْسَ وَكَرِيُ الْاَنْهَارِ: حَفْرُهَا

❊❊ عمرو بن صلیع محاربی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے ایک شخص کی شکایت لگاتے ہوئے یہ کہا: اس نے زمین حاصل کی ہے اور اس میں اتنا' اتنا کام کرے گا' تو اس شخص نے کہا: میں نے یہ زمین نصف پیداوار کے عوض میں لی ہے' میں اس کا کرایہ دیتا ہوں' اس کی دیکھ بھال کرتا ہوں' اسے آباد کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے

(راوی یا شاید امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ''کری الانہار'' سے مراد کھودنا ہے۔

14472 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قُرٰى عَرَبَةَ فَاَمَرَنِي اَنْ آخُذَ حَظَّ الْاَرْضِ

قَالَ سُفْيَانُ: " وَحَظُّهَا: الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

❊❊ محمد بن زید نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیہاتوں کی طرف بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں وہاں سے زمین کا حصہ وصول کروں۔

سفیان کہتے ہیں: اس کے حصے سے مراد' پیداوار کا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی حصہ ہے' وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14473 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي اَرْضَهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا "

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی زمین ایک تہائی' یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں دے دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے قاسم بن محمد سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا۔

14474 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ قَالَ: اَرْسَلَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ اِلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِآخَرَ: اعْمَلْ فِي حَائِطِي هٰذَا وَلَكَ الثُّلُثُ اَوِ الرُّبُعُ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَى ابْنِ سِيرِينَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: هٰذَا اَحْسَنُ مَا يُصْنَعُ فِي الْاَرْضِ قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ

٭٭ ہشام بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے مجھے قاسم بن محمد کے پاس بھیجا' تاکہ میں ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں' جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم میرے اس باغ میں کام کرو' تمہیں پیداوار کا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی حصہ مل جائے گا؟ قاسم بن محمد نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں ابن سیرین کے پاس واپس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: زمین میں جو کچھ کیا جاتا ہے' یہ اس میں سب سے بہتر ہے۔

ہشام کہتے ہیں: حسن بصری سے اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

14475 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدًا عَنِ الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ فَكَرِهُوهُ

٭٭ سفیان ثوری نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی اور سعید بن مسیّب اور سعید بن جبیر اور مجاہد سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار کے عوض میں' زمین کو کرائے پر لینے' یا دینے) کے بارے میں دریافت کیا' تو ان حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14476 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَا بِالْمَدِينَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يُعْطُونَ اَرْضَهُمْ بِالثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ

٭٭ قیس بن مسلم نے ابوجعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدینہ منورہ میں مہاجرین کے ہر گھرانے نے' اپنی زمین کو ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیدوار) کے عوض میں (کرائے پر) دیا ہوا تھا۔

14477 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو سُفْيَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ: آلُ اَبِي بَكْرٍ، وَآلُ عُمَرَ، وَآلُ عَلِيٍّ يَدْفَعُونَ اَرْضِيهِمْ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

٭٭ عمرو بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام باقر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آل' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آل اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل' اپنی زمینوں کو ایک تہائی یا ایک چوتھائی (پیداوار کے عوض میں کرائے پر) دیتے ہیں''۔

14478 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلٍ عَمِلَ فِي اَرْضِهِ عَمَلًا ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يُشْرِكَهَا رَجُلًا، وَيَرُدَّ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْعَمَلَ فَكَرِهَهُ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی زمین میں کام کرتا ہے' اور پھر اسے یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ اس کام میں کسی کو حصہ دار بنالے' تو وہ کام اس شخص کے حوالے کر دیتا ہے' تو معمر نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14479 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي اَرْضَهُ بِالثُّلُثِ

✲✲ سفیان ثوری نے' منصور کے حوالے سے' مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو ایک تہائی پیداوار کے عوض میں (کرائے پر) دیدیتے تھے۔

14480 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِیُّ لَا يَرٰی بِالشِّرْكِ بَاْسًا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: زہری' شراکت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ (یہاں شراکت سے مراد پیداوار کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینا ہے)

بَابُ: ضَمْنُ الْبَذْرِ اِذَا جَاءَ تِ الْمُشَارَكَةُ

باب: بیج کا ضامن ہونا' جب مشارکت ہو

14481 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يُشْرِكُ اَرْضَهُ عَلَى الثُّلُثِ، وَالنِّصْفِ، وَيُعْطِيهِمْ حِصَّتَهُمْ مِنَ الْبَذْرِ

✲✲ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنی زمین کو (پیداوار) کے ایک تہائی' یا نصف حصے کے عوض میں' شراکت پر دیا کرتے تھے' اور ان لوگوں کو اُن کے حصے کا بیج دے دیتے تھے۔

14482 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: اَنْ اَشْرِكُوا الْاَرْضَ، عَلَى النِّصْفِ، وَلَا تَضْمَنُوا الشُّرَكَاءَ الْبَذْرَ

✲✲ معمر نے' عبیداللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خط لکھا کہ نصف پیداوار کے عوض میں زمین میں شراکت کرلو' لیکن شراکت داروں کے لئے بیج کے ضامن نہ بنو۔

14483 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، اَنَّ ابْنَ سِيْرِيْنَ كَانَ يُشْرِكُ اَرْضَهُ، وَيُسَلِّفُ الشُّرَكَاءَ الْبَذْرَ، حَتّٰى يَاْخُذَهُ بَعْدُ مِنْ زَرْعِ الْاَرْضِ، اِذَا حَصَدَ

✲✲ اسماعیل بن عبداللہ نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابن سیرین اپنی زمین' شراکت پر دیا کرتے تھے' وہ شراکت داروں کو بیج ادھار دے دیتے تھے' یہاں تک کہ زمین کی پیداوار جب تیار ہوجاتی' اور اسے کاٹ لیا جاتا' تو (اس بیج کا معاوضہ' یا وہ بیج) اُن سے وصول کر لیتے تھے۔

14484 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَهْلِ نَجْرَانَ: اِنِّيْ قَدِ اسْتَوْصَيْتُ يَعْلٰى بِمَنْ اَسْلَمَ مِنْكُمْ خَيْرًا، وَاَمَرْتُهُ اَنْ يُعْطِيَ نِصْفَ مَا عَمِلَ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَسْتُ اُرِيْدُ اِخْرَاجَكُمْ مِنْهَا مَا اَصْلَحْتُمْ، وَرَضِيْتُمْ عَمَلَكُمْ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل نجران کی طرف یہ خط لکھا تھا: تم میں سے جو شخص اسلام قبول کر لیتا ہے تو میں نے یعلیٰ کو اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کی ہے اور یہ ہدایت کی ہے کہ وہ زمین میں جو کام کاج کرے گا اس کی پیداوار کا نصف وہ اسے دیدے میں تمہیں یہاں سے جلا وطن نہیں کرنا چاہتا جب تک تم ٹھیک رہتے ہو اور اپنے کام سے راضی رہتے ہو۔

14485 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ خَيْبَرٍ قَالَ: "فَتَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ جَمْعًا لَّهُ حَرْثُهَا، وَنَخْلُهَا قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ رَقِيقٌ، فَصَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدًا عَلٰى اَنَّكُمْ تَكْفُوْنَا الْعَمَلَ، وَلَكُمْ شَطْرُ التَّمْرِ عَلٰى اَنِّيْ اُقِرُّكُمْ مَا بَدَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَذٰلِكَ حِيْنَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَةَ يَخْرُصُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا خَيَّرَهُمْ، اَخَذَتِ الْيَهُوْدُ التَّمْرَ " فَلَمْ تَزَلْ خَيْبَرُ بِاَيْدِي الْيَهُوْدِ عَلٰى صُلْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَاَخْرَجَهُمْ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ: اَلَيْسَ قَدْ صَالَحَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: بَلْ عَلٰى اَنَّهُ يُقِرُّكُمْ فِيهَا مَا بَدَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَهٰذَا حِيْنَ بَدَا لِيْ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَاَخْرَجَهُمْ، ثُمَّ قَسَّمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُعْطِ مِنْهَا اَحَدًا لَّمْ يَحْضُرِ افْتِتَاحَهَا، فَاَهْلُهَا الْاٰنَ الْمُسْلِمُوْنَ لَيْسَ فِيهَا الْيَهُوْدُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُقَاضَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يهود اَهْلَ خَيْبَرَ عَلٰى اَنَّ لَنَا نِصْفُ التَّمْرِ وَلَكُمْ نِصْفُهُ، وَتَكْفُوْنَا الْعَمَلَ

✲✲ ابن جریج نے عامر بن عبداللہ کے حوالے سے خیبر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کر لیا وہاں زیادہ تر کھیتی باڑی ہوتی تھی اور کھجوروں کے باغ تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے پاس اتنے غلام نہیں تھے (جو وہاں کام کاج کر سکتے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ساتھ اس بات کو طے کیا کہ ہماری جگہ تم لوگ کام کاج کرو گے اور کھجوروں کی پیداوار کا نصف تمہیں مل جائے گا اور میں تمہیں یہاں اس وقت تک رہنے دوں گا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مرضی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا کرتے تھے جو وہاں کی پیداوار کا اندازہ لگاتے تھے جب حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اختیار دیا تو انہوں نے کھجوروں کو اختیار کر لیا تو خیبر اس طرح یہودیوں کے پاس رہا جو کہ صلح کے معاہدے کے تحت تھا یہاں تک جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور وہ ان لوگوں کو وہاں سے جلا وطن کرنے لگے تو یہودیوں نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صلح نہیں کی ہوئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا:

"تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ اور اس کے رسول کو مناسب لگے گا"

تو اب مجھے یہ بات مناسب لگ رہی ہے کہ میں تمہیں یہاں سے نکال دوں۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہاں سے نکال دیا اور خیبر کی زمین' اُن مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دی' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی فتح میں حصہ لیا تھا' جو شخص اس کی فتح میں شریک نہیں تھا' اس میں سے کسی کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حصہ نہیں دیا' تو اب وہاں کی زمینوں کے مالکان مسلمان ہیں' وہاں کوئی یہودی نہیں رہتا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبید نے یہودیوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: کھجوروں کی پیداوار کا نصف ہمیں ملے گا' اور نصف تمہیں ملے گا' اور ہماری جگہ کام کاج تم نے کرنا ہے۔

بَابُ اشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِی رُؤُوسِ النَّخْلِ
باب: کھجور کے درخت پر لگی ہوئی کھجور' کے عوض میں کھجور لینا

14486 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ، وَعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی بَیْعِ الْعَرَایَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، وَلَمْ یُرَخِّصْ فِی غَیْرِهَا، وَالْعَرَایَا الَّتِی تُؤْکَلُ " قَالَ الثَّوْرِیُّ: اِذَا اشْتَرٰی ثَمَرَةً، ثُمَّ اَثْمَرَتْ اُخْرٰی فَلَهُ مَا خَرَجَ اَوَّلَ مَرَّةٍ

✵✵ نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کے بارے میں اجازت دی ہے' کہ اُسے اندازے کے ساتھ فروخت کر دیا جائے' اس کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہیں دی ہے''۔

عرایا وہ کھجور ہوتی ہے' جسے کھایا جاتا ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: جب کوئی شخص پھل خریدتا ہے اور پھر دوسری مرتبہ پھل نکل آتا ہے' تو پہلی مرتبہ جو پھل نکلا تھا' وہ اس کو ملے گا۔

14487 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ یَشْتَرِیَ الزَّرْعَ بِالْقَمْحِ، وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یَشْتَرِیَ التَّمْرَ مِنْ رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ، وَاسْتِکْرَاءِ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ

✵✵ زہری نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) محاقلہ سے مراد یہ ہے: آدمی گندم کے عوض میں' کھیت کو خرید لے' اور مزابنہ میں یہ ہے کہ کھجوروں کے عوض میں' درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو خرید لے' یا گندم کے عوض میں زمین کو کرایہ پر حاصل کرے۔

14488 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ

وَالْمُزَابَنَةُ: التَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: الْبُرُّ بِالْبُرِّ

٭٭ عمر بن ابوسلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے عوض میں کھجور ہو محاقلہ یہ ہے کہ گندم کے عوض میں گندم ہو۔

14489 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الثَّمَرِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا

٭٭ امام مالک نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے عوض میں کھجور کو ماپ کر فروخت کیا جائے اور کشمش کے عوض میں پھل کو ماپ کر فروخت کیا جائے۔

بَابُ: بَيْعُ الْمَاءِ، وَاَجْرُ ضِرَابِ الْفَحْلِ

باب: پانی کو فروخت کرنا نیز نر جانور کو جفتی کے لئے دینے کا معاوضہ

14490 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاِ

٭٭ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اضافی پانی (لینے سے کسی کو) نہ روکا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں اضافی گھاس اُگنا بند ہو جائے گی۔

14491 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص اضافی پانی کو روک لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنے فضل کو روک لے گا''۔

14492 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلَ الْكَلَاِ مَنَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص اضافی پانی کو اس لئے روک لیتا ہے کہ اس کے ذریعے اضافی گھاس کے لئے رکاوٹ ڈال دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنے فضل کو روک لے گا''۔

14493 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُمْنَعَ نَقْعُ بِئْرٍ

٭٭ عمرہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کنویں میں جمع شدہ پانی لینے سے (کسی کو) روکا جائے۔

14494 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهٖ فَضْلُ الْكَلَا

٭٭ اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اضافی پانی کو نہ روکا جائے' ورنہ اس کے نتیجے میں' اضافی گھاس میں رکاوٹ بن جائے گی''۔

14495 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ يَقُوْلُ: لَا تَمْنَعُوا الْمَاءَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ

٭٭ ابومنہال بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اضافی پانی کو نہ روکو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی فروخت کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

14496 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُ مَسْرُوْقًا اَنْ يُشْتَرَى لَهٗ رَوَايَا مِنَ الْفُرَاتِ فَيَبِيْعَهَا، وَيَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا قَالَ: وَسَاَلَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يَحْمِلُ الْمَاءَ، اَيَبِيْعُهٗ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ، قَدْ حَمَلَهٗ وَتَعَنَّى فِيْهِ

٭٭ ابراہیم بن محمد بن منتشر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: مسروق کو یہ بات پسند تھی کہ ان کے لئے دریائے فرات سے مشکیزے خرید کرلائے جائیں اور وہ انہیں فروخت کردیں اور پھر وہ اس کی قیمت کو صدقہ کردیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو پانی (دور سے اٹھا کرلاتا ہے) کیا وہ اس کو فروخت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ وہ اُس کو اٹھا کرلیا ہے اور اس نے اس کے بارے میں مشقت برداشت کی ہے۔

14497 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ، وَعَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ يَعْنِىْ بِذٰلِكَ اَجْرَ ضِرَابِهٖ

٭٭ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور نر اونٹ کو جفتی کے لئے (معاوضے کے عوض میں) دینے سے منع کیا ہے۔

14498 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ قَالَ: نَهَانِى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّلَسْتُ تَيَّاسًا، فَقَالَ:

لَا يَحِلُّ عَسْبُ الْفَحْلِ

❋❋ ابومعاذ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا' میرے پاس کوئی نر جانور نہیں تھا' تو انہوں نے فرمایا: نر جانور کو (معاوضے کے عوض میں' جفتی کے لئے دینا) جائز نہیں ہے۔

14499 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ كَرِهَ عَسْبَ الْفَحْلِ لِمَنْ اَخَذَهُ، وَلَا يَرٰى عَلٰى مَنْ اَعْطَاهُ بَاْسًا

❋❋ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص نر جانور کو جفتی کے لئے لیتا ہے' اس کے لئے قتادہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' البتہ جو اُسے دیتا ہے' اس میں انہوں نے کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ: بَيْعُ الشَّجَرِ

باب: درخت کو فروخت کرنا

14500 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ فِي اَرْضِي شَجَرًا، اَفَاَبِيعُهُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ احْمِهِ لِدَوَابِّكَ

❋❋ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن والد کا بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا' اُس نے کہا: میری زمین میں درخت لگا ہوا ہے' کیا میں اُسے فروخت کر دوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اسے اپنے جانوروں کے لئے چراگاہ بناؤ (یعنی اُن کے چارے میں استعمال کرو)

14501 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا تَاْكُلْ ثَمَنَ الشَّجَرَةِ فَاِنَّهُ سُحْتٌ، يَعْنِي الْكَلَا

❋❋ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم درخت کی قیمت نہ کھاؤ' کیونکہ یہ حرام ہے' اُن کی مراد گھاس پھوس تھی۔

14502 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْكَلَاِ كُلِّهِ، مُرُجًا كَانَ اَوْ سَهْلًا، اَوْ جَبَلًا "

❋❋ عبدالکریم ابوامیہ نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ہر قسم کی گھاس فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' خواہ وہ چراگاہ کی ہو' یا ہموار زمین کی ہو' یا پہاڑ کی ہو۔

بَابٌ: هَلْ يُبَاعُ بِالصَّكِّ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ بَيْعًا

باب: کیا کسی اقرارنامے کو فروخت کیا جا سکتا ہے؟ جس میں کسی دوسرے شخص کے ذمے بیع کا اقرار ہو

14503 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُسْاَلُ عَنِ

الرَّجُلِ يَشْتَرِى الصَّكَّ بِالْبُرِّ قَالَ: هُوَ غَرَرٌ لَهُ قِيمَةُ مَتَاعِهِ بِالنَّقْدِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ ابْنُ اَبِى لَيْلَى يَقُولُ: اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ فَاَقَرَّ بِمَا فِى الصَّكِّ فَهُوَ جَائِزٌ

✻✻ عبداللہ بن ابوسفر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو سنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو گندم کے عوض میں اقرار نامہ خرید لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ دھوکے کا سودا ہے' اسے اس کے سامان کی قیمت نقد ملے گی۔

ثوری کہتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے تھے: جب یہ چیز اس کے اور اس کے ساتھی کے درمیان اکٹھی ہو جائے اور وہ اس بات کا اقرار کرلے' کہ جو اس اقرار نامے میں تحریر ہے' تو پھر یہ درست ہوگا۔

14504 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَسُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبُرِّ بِالصَّكِّ فَكَانَ يَرَاهُ جَائِزًا اِنْ نَوَى، وَاِنْ لَمْ يَنْوِ لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ

✻✻ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ان سے گندم کے عوض میں اقرار نامے کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اسے درست سمجھا' اگر آدمی اس کی نیت کرلے اور اگر اس نے نیت نہیں کی' تو وہ اپنے ساتھی سے رجوع نہیں کرسکتا۔

14505 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ اَيَبْتَاعُ بِهِ عَبْدًا؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوزبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس نے کسی سے قرض لینا ہوتا ہے' تو کیا وہ اس کے عوض میں' اس کا غلام لے سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: بَيْعُ الْمَجْهُولِ وَالْغَرَرِ

باب: مجہول چیز کا سودا' اور دھوکے کا سودا

14506 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ ابْنِ اَبِى نُجَيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَا: يُنْهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَرُبَّمَا رَفَعَ مَعْمَرٌ حَدِيثَ ابْنِ اَبِى نُجَيْحٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' جبکہ ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: دھوکے کے سودے سے منع کیا گیا ہے۔

بعض اوقات معمر نے اس روایت کو ابن ابونجیح کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

14507 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

✵✵ ابن عیینہ نے' مجاہد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

14508 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

✵✵ ابوزناد نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

14509 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ "

✵✵ حسین بن ضمیرہ نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دھوکے کے سودے سے منع کرتے تھے۔

14510 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قُدَامَةَ، اَنَّ رَجُلًا جَلَبَ نَارَجِيلًا مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوفَةِ، فَبَاعَهُ فَوَجَدُوا بَعْضَهُ فَاسِدًا، فَاخْتَصَمُوا اِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ: لَا يَجُوزُ الْغِشُّ

✵✵ ایوب نے عمر بن قدامہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص بصرہ سے کوفہ ''نارجیل'' لے کر آیا اس نے اسے فروخت کردیا' تو لوگوں نے اس کے کچھ حصے کو فاسد پایا' وہ اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گئے' تو انہوں نے فرمایا: ملاوٹ جائز نہیں ہے۔

14511 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَيْعِ الْمَعَادِنِ، فَقُلْتُ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِشَيْءٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَمَكْرُوهٌ اَوْ اِنَّهُمْ لَيَكْرَهُونَهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے معدنیات کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے کہا: میں نے اس بارے میں کوئی بات نہیں سنی' انہوں نے فرمایا: یہ مکروہ ہے (راوی کو شک ہے: شاید انہوں نے یہ الفاظ فرمائے:) علماء اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14512 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، يَكْرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ، جِلْدَ الثَّوْرِ وَهُوَ قَائِمٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر کو سنا: وہ اس چیز کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی کسی بیل کی کھال خرید لے جبکہ وہ بیل کھڑا ہوا ہو (یعنی زندہ ہو)۔

14513 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَكْرَهُ اَنْ يَبِيعَ، جِلْدَ الْبَقَرَةِ وَهِيَ قَائِمَةٌ،

اَوْ لَحْمَهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی گائے کی کھال فروخت کر دے جبکہ وہ کھڑی ہوئی ہو یا اس کا گوشت فروخت کر دے جبکہ وہ کھڑی ہوئی ہو (یعنی زندہ ہو)

14514 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "اِذَا ابْتَاعَ مِنْكَ مَا فِي هٰذَا الْبَيْتِ بَالِغًا مَا بَلَغَ، كُلُّ كُرٍّ بِكَذَا وَكَذَا، فَهُوَ مَكْرُوهٌ حَتّٰى يَقُوْلَ: ابْتَاعَ مِنْهُ كُرٍّ بِكَذَا وَكَذَا"

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص تم سے یہ چیز خریدے کہ اس گھر میں جو کچھ بھی ہے خواہ وہ جو بھی ہو تو ہر چیز اتنے اتنے کے عوض میں ہوگی تو یہ چیز مکروہ ہوگی جب تک وہ یہ نہیں کہتا: وہ اتنی اتنی رقم کے عوض ایک سو چیزیں خریدتا ہے۔

14515 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ لِرَجُلٍ: - بِعْنِي - نِصْفَ دَارِكَ مِمَّا يَلِيْ دَارِي قَالَ: "هٰذَا بَيْعٌ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ يَنْتَهِي بَيْعُهُ، وَلَوْ قَالَ: اَبِيعُكَ نِصْفَ الدَّارِ اَوْ رُبْعَ الدَّارِ، جَازَ"، فَذَكَرْتُهُ لِمَعْمَرٍ فَقَالَ: هٰذَا سَوَاءٌ كُلُّهُ، لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری کو سنا: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: تم اپنے گھر کا نصف حصہ مجھے فروخت کر دو جو میرے گھر کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ تو ثوری نے فرمایا: یہ مکروہ سودا ہوگا کیونکہ وہ یہ جانتا ہی نہیں ہے کہ اس کی فروخت کہاں جا کر ختم ہوگی؟ اور اگر کوئی یہ کہے: میں تمہیں نصف گھر فروخت کرتا ہوں یا ایک چوتھائی گھر فروخت کرتا ہوں تو یہ درست ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ معمر سے کیا تو انہوں نے فرمایا: دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: بَيْعُ الْمَصَاحِفِ

باب: مصاحف کو فروخت کرنا

14516 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ، فَكَرِهَهُ ثُمَّ قَالَ: اَجْزَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَكَانُوْا لَا يَفْعَلُوْنَهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے مصاحف کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا انہوں نے فرمایا: لوگ اس بات کے قائل ہیں وہ لوگ ایسا نہیں کرتے تھے۔

14517 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ: ابْتَعْهُ، وَلَا تَبِعْهُ، وَاكْتَتِبْهُ وَلَا تَكْتُبْهُ بِاَجْرٍ

✵✵ قتادہ نے سعید بن مسیّب کا مصاحف کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے: تم اسے خرید لو! لیکن تم

اسے فروخت نہ کرو تم اسے تحریر کروالو لیکن تم معاوضے کے طور پر اسے تحریر نہ کرو۔

14518 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: "كُنْتُ فِي الْخَيْلِ الَّذِينَ افْتَتَحُوا تُسْتَرَ، وَكُنْتُ عَلَى الْقَبْضِ فِي نَفَرٍ مَعِي، فَجَاءَ نَا رَجُلٌ بِجَوْنَةٍ، فَقَالَ: تَبِيعُونِي مَا فِي هٰذِهِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ ذَهَبًا، اَوْ فِضَّةً، اَوْ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ: فَاِنَّهُ بَعْضُ مَا تَقُولُونَ، فِيهَا كِتَابٌ مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ قَالَ: فَفَتَحُوا الْجَوْنَةَ فَاِذَا فِيهَا كِتَابُ دَانِيَالَ فَوَهَبُوهُ لِلرَّجُلِ، وَبَاعُوا الْجَوْنَةَ بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ: فَذَكَرُوا اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اَسْلَمَ حِينَ قَرَاَ الْكِتَابَ"

✵✵ ابن سیرین نے ابورباب قشیری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اُن گھڑسواروں میں شامل تھا' جو تستر کی فتح میں شریک ہوئے تھے' میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک جگہ موجود تھا' اسی دوران ایک شخص جونہ (تھیلی' یا بکسہ) لے کر ہمارے پاس آیا اور بولا: اس میں جو کچھ ہے' کیا تم مجھ سے خرید لو گے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! البتہ سونا' یا چاندی' یا اللہ کی کتاب ہوئی' تو معاملہ مختلف ہوگا' کیونکہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: اس میں اللہ کی کتاب ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے اس بکسے کو کھولا' تو اس میں حضرت دانیال علیہ السلام کی تحریر موجود تھی' تو انہوں نے وہ چیز اس شخص کو ہبہ کے طور پر دے دی۔ البتہ انہوں نے وہ بکسہ دو درہم کے عوض فروخت کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس شخص نے جب وہ کتاب پڑھی' تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

14519 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي الضُّحَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِمَصَاحِفَ يَبِيعُهَا فَسَاَلْتُ شُرَيْحًا، وَمَسْرُوقًا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ فَقَالُوا: لَا نَرٰى اَنْ تَاْخُذَ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَمَنًا

✵✵ ابواسحاق شیبانی نے ابوضحیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص مصاحف لے کر آیا' وہ اسے فروخت کرنا چاہ رہا تھا' تو میں نے اس بارے میں قاضی شریح، مسروق، عبداللہ بن یزید خطمی سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' اگر تم اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کرتے ہو۔

14520 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ اَبُو حُصَيْنٍ: عَنْ اَبِي الضُّحَى قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ بِمَصَاحِفَ يَبِيعُهَا فَسَاَلْتُ ثَلَاثَةً لَا آلُو: مَسْرُوقًا، وَشُرَيْحًا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ، فَكُلُّهُمْ كَرِهَهُ، وَقَالُوا: لَا نَرٰى اَنْ تَاْخُذَ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَمَنًا

✵✵ ابن عیینہ نے ابوحصین کے حوالے سے' ابوضحیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص مصاحف لے کر آیا وہ انہیں فروخت کرنا چاہتا تھا' تو میں نے تین آدمیوں سے اس بارے میں دریافت کیا اور اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی' میں نے مسروق، قاضی شریح اور عبداللہ بن یزید خطمی سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان سب حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا اور انہوں نے یہ کہا: ہم اسے درست نہیں سمجھتے ہیں کہ تم اللہ کی کتاب کی قیمت وصول کرو۔

14521 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِی سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِی بَيْعِ الْمَصَاحِفِ: اشْتَرِهَا وَلَا تَبِعْهَا قَالَ: وَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُهُ،

✽✽ عبدالملک بن سلیمان نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: مصاحف کو فروخت کرنے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: تم اسے خرید لو! لیکن تم اسے فروخت نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

14522 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✽✽ عبدالقدوس بن حبیب نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14523 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سُئِلَ اَشْتَرِی مُصْحَفًا؟ قَالَ: لَا

✽✽ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے سوال کیا گیا: کیا میں مصحف کو خرید لوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

14524 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَوَدِدْتُ فِی الَّذِينَ رَاَيْتُ يَبِيعُوْنَ الْمَصَاحِفَ أيديا تحى تُقْطَعُ

✽✽ معمر نے لیث کے حوالے سے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری یہ خواہش تھی کہ میں جس کو مصحف فروخت کرتے ہوئے دیکھتا، تو یہ بھی دیکھتا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دیے گئے ہیں۔

14525 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَدِدْتُ، اَنِّی قَدْ رَاَيْتُ فِی الَّذِينَ يَبْتَاعُوْنَ الْمَصَاحِفَ اَيْدِی تُقْطَعُ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا انہوں نے فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ میں ان لوگوں کو دیکھتا جو مصاحف خریدتے ہیں کہ اُن کے ہاتھ کاٹ دیے گئے ہیں۔

14526 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: "رَخَّصَ فِی بَيْعِ الْمَصَاحِفِ حِبْرَانِ: الْحَسَنُ، وَالشَّعْبِیُّ"

✽✽ معمر نے مطر وراق کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو بڑے عالموں یعنی حسن بصری اور امام شعبی نے مصاحف کو فروخت

کرنے کی اجازت دی ہے۔

14527 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنَّمَا يُشْتَرٰی وَرَقُهُ وَعَمَلُهُ، وَقَالَهُ خَالِدٌ، عَنِ الْحَسَنِ

✵✵ سفیان ثوری نے داؤد کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: اُس کا ورق اور اُس کا کام خریدا جاتا ہے۔

خالد نے حسن بصری کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

14528 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَّاَنَا اَكْتُبُ، مُصْحَفًا فَقَالَ: نِعْمَ الْعَمَلُ عَمَلُكَ، هٰذَا الْكَسْبُ الطَّيِّبُ تَنْقِلُ كِتَابَ اللّٰهِ مِنْ وَرَقَةٍ اِلٰى وَرَقَةٍ، قَالَ مَالِكٌ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ الْحَسَنَ، وَالشَّعْبِيَّ فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَاْسًا

✵✵ مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: جابر بن زید میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت مصحف تحریر کر رہا تھا' تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کام بہترین کام ہے' اور یہ پاکیزہ کمائی ہے' تم اللہ کی کتاب کو ایک ورق سے دوسرے ورق کی جانب منتقل کرتے ہو۔

مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور شعبی سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں حضرات نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14529 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: انا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمَرَّ بِالَّذِيْنَ يَبِيْعُوْنَ الْمَصَاحِفَ، فَقَالَ: بِئْسَ التِّجَارَةُ هٰذِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا تَقُوْلُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُهُ

✵✵ جابر بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو سنا: اُن کا گزر اُن لوگوں کے پاس سے ہوا' جو مصاحف کو فروخت کرتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: یہ بری تجارت ہے' تو ایک شخص نے کہا: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

14530 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى، كَتَبَ لَهٗ نَصْرَانِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ مُصْحَفًا بِسَبْعِيْنَ دِرْهَمًا

✵✵ ثوری نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے' ان کے بھائی عیسیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے لئے ''حیرہ'' سے تعلق رکھنے والے ایک عیسائی نے مصحف کو ستر درہم کے عوض میں تحریر کیا تھا۔

14531 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَرِهَ كِتَابَهَا بِالْاَجْرِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: اعمش نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی ہے: وہ معاوضے کے عوض میں قرآن تحریر کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

بَابُ الْاَجْرِ عَلٰی تَعْلِیمِ الْغِلْمَانِ وَقِسْمَةِ الْاَمْوَالِ

باب: بچوں کی تعلیم کا معاوضہ اور اموال کی تقسیم (کے معاوضے کا حکم؟)

14532 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُعَلِّمٍ، یَاْخُذُ الْاَجْرَ فَقَالَ: اِذَا لَمْ یَاْخُذْ بِشَرْطٍ فَلَا بَاْسَ بِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے معلم کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو معاوضہ وصول کرتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ کچھ طے کر کے وصول نہیں کرتا' تو پھر کچھ حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے اس کی مانند بات کہی ہے۔

14533 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: كَانُوْا یَكْرَهُوْنَ اَنْ یَاْخُذُوا، الْاَجْرَ عَلٰی تَعْلِیمِ الْغِلْمَانِ

٭٭ ثوری نے' منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے' کہ بچوں کی تعلیم کا معاوضہ وصول کریں۔

14534 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سَعِیدٍ الْجَرِیرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشَدِّدُوْنَ فِی بَیْعِ الْمَصَاحِفِ وَیَكْرَهُوْنَ الْاَرْشَ عَلَی الْغِلْمَانِ فِی التَّعْلِیمِ

٭٭ عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب' مصاحف فروخت کرنے کے حوالے سے سختی سے کام لیتے تھے اور وہ بچوں کی تعلیم کے معاوضے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

14535 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " اَحْدَثَ النَّاسُ ثَلَاثَةَ اَشْیَاءَ لَمْ یَكُنْ یُؤْخَذُ عَلَیْهِنَّ اَجْرٌ: ضِرَابُ الْفَحْلِ، وَقِسْمَةُ الْاَمْوَالِ، وَتَعْلِیمُ الْغِلْمَانِ "

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے تین چیزیں نئی ایجاد کر لی ہیں' جن کا معاوضہ پہلے وصول نہیں کیا جاتا تھا' نر جانور کو جفتی کے لئے دینا' اموال کی تقسیم اور بچوں کی تعلیم (کا معاوضہ وصول کرنا)۔

14536 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ، وَالْحَسَنِ، وَابْنِ سِیرِینَ كَرِهُوا حِسَابَ الْمَقَاسِمِ بِالْاَجْرِ

٭٭ قتادہ نے' سعید بن مسیّب کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات تقسیم کے حساب کا معاوضہ وصول کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

14537 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُوسَی بْنِ طَرِیفٍ، عَنْ اَبِیهِ

قَالَ: مَرَّ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ يَحْسِبُ بَيْنَ قَوْمٍ بِاَجْرٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّمَا تَاْكُلُ سُحْتًا

✸✸ موسیٰ بن طریف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا، جو معاوضے کے عوض میں لوگوں کے درمیان حساب کتاب کر رہا تھا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم حرام کھاتے ہو۔

14538 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَرِهَهُ

✸✸ ابوحصین نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

14539 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ يُقَسِّمُ بَيْنَ النَّاسِ قِسْمًا فَقَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَعْطِهِ عِمَالَتَهُ قَالَ: اِنْ شَاءَ وَهِيَ سُحْتٌ

✸✸ موسیٰ بن طریف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو لوگوں کے درمیان حصے تقسیم کر رہا تھا، تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اسے اس کا معاوضہ دے دیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ چاہے گا (میں اسے دے دوں گا) لیکن یہ حرام ہوگا۔

14540 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي قَاسِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَجْرَ النَّوَّاحَةِ، وَالْمُغَنِّيَةِ

✸✸ ثوری نے ابوقاسم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نوحہ کرنے والی عورت اور گانے والی عورت کے معاوضے کو حرام قرار دیا ہے۔

بَابُ الصَّرْفِ

باب: بیع صرف

14541 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَوسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: صَرَفْتُ مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرِقًا بِذَهَبٍ، فَقَالَ: اَنْظِرْنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ، فَسَمِعَهُمَا عُمَرُ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ مِنْهُ صَرْفَهُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

✸✸ معمر اور امام مالک نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: مالک بن اوس حدثان نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ "بیع صرف" کی، جو سونے کے عوض میں چاندی کے حوالے سے تھی، تو انہوں نے فرمایا: تم ہمیں مہلت دو! جب تک ہمارا منشی جنگل سے نہیں آ جاتا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم

اِس سے اُس وقت تک جدا نہیں ہو سکتے‘ جب تک اِس سے پورا معاوضہ وصول نہیں کر لیتے‘ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود شمار ہوگا‘ البتہ اگر دست بدست ہو‘ تو حکم مختلف ہوگا‘ گندم کے عوض میں گندم کا یہی حکم ہوگا‘ البتہ دست بدست ہو تو حکم مختلف ہوگا‘ جو کے عوض میں جو کا یہی حکم ہوگا‘ البتہ دست بدست ہو تو حکم مختلف ہوگا‘ کھجور کے عوض میں کھجور کے لین دین کا یہی حکم ہوگا‘ البتہ اگر دست بدست ہو‘ تو حکم مختلف ہوگا“۔

14542 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اِذَا صَرَفَ اَحَدُكُمْ مِنْ صَاحِبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يَاْخُذَهَا، وَاِنِ اسْتَنْظَرَهُ حَتّٰى يَدْخُلَ بَيْتَهٗ فَلَا يُنْظِرَهُ فَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّبَا

✵✵ زہری نے سالم کے حوالے سے‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی کے ساتھ بیع صرف کرے‘ تو دوسرے شخص سے‘ اُس وقت تک جدا نہ ہو‘ جب تک وہ وصولی نہیں کر لیتا‘ اور اگر وہ دوسرا شخص اس سے اتنی اجازت مانگے کہ اپنے گھر میں داخل ہو‘ تو وہ اسے اتنی بھی مہلت نہ دے‘ کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں (ایسی صورت میں) سود (میں مبتلا ہونے کا) اندیشہ ہوگا۔

14543 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "اِذَا صَرَفْتَ دِيْنَارًا بِوَرِقٍ، وَالصَّرْفُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَنِصْفٌ، فَاُعْطِيَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ، وَقَالَ: آتِيكَ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ، لَا بَاْسَ بِهٰذَا يَقُولُ: يَاْخُذُ مِنْهُ النِّصْفَ دِرْهَمٍ اِذَا شَاءَ قَالَ: وَلٰكِنْ لَوْ كَانَ الصَّرْفُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَنِصْفًا فَاَعْطَاهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَقَالَ: سَوْفَ آتِيكَ بِالنِّصْفِ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ"

✵✵ معمر نے‘ قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم چاندی کے عوض میں دینار کی بیع صرف کرو اور وہ صرف ساڑھے تیرہ بن رہی ہو‘ اور پھر چودہ دے دیے جائیں اور وہ شخص یہ کہے: میں تمہیں نصف درہم لا دوں گا‘ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے‘ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی جب چاہے‘ نصف درہم وصول کر سکتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: لیکن اگر بیع صرف میں ساڑھے تیرہ درہم بن رہے ہوں اور آدمی اسے تیرہ درہم دے اور یہ کہے: میں تمہیں نصف لا دوں گا‘ تو یہ درست نہیں ہے۔

14544 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا صَرَفْتَ بِدِيْنَارٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَنِصْفًا فَلَا تَاْخُذْ بِالنِّصْفِ طَعَامًا، وَلَا شَيْئًا اِلَّا فِضَّةً فَاِنْ شَرَطْتَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَمُدَّيْنِ، فَلَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم ساڑھے دس درہم کے عوض میں ایک دینار کی بیع صرف کرو‘ تو نصف دینار کی جگہ تم اناج‘ یا کوئی اور چیز نہ خریدو‘ صرف چاندی خرید سکتے ہو‘ اگر تم نے یہ شرط عائد کی ہو کہ دس درہم اور دو مد ہوں گے‘ تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14545 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا يَدًا بِيَدٍ

✵✵ ابوقلابہ نے ہشام بن عامر کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے کے عوض میں چاندی کا لین دین سود ہوتا ہے' البتہ اگر دست بدست ہو' تو حکم مختلف ہے''۔

14546 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ قَالَ: لَقِيَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: رَاَيْتَ مَا تُفْتِي فِي الصَّرْفِ، اَشَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ اَمْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا فِي كِلَيْهِمَا، وَاَنْتُمْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَكِنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: فَاَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ

✵✵ عمرو بن دینار نے ابوصالح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ملاقات' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: آپ بیع صرف کے بارے میں جو فتویٰ دیتے ہیں' تو اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کیا یہ ایسی چیز ہے' جس کا حکم آپ کو اللہ کی کتاب میں ملا ہے؟ یا نبی اکرم ﷺ سے منقول کسی سنت میں ملا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دونوں میں نہیں ہے' آپ لوگ یعنی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں' لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سود اُدھار (لین دین) میں ہوتا ہے''

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر' برابر ہوگا' چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر' برابر ہوگا''۔

14547 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: بَاعَ رَجُلٌ ذَهَبًا بِوَرَقٍ اِلَى الْمَوْسِمِ، فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا بَيْعٌ لَا يَحِلُّ، فَقَالَ: بِعْتُهُ فِي سُوقِ الْمُسْلِمِينَ، فَذُكِرَ لَهُ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَا: لَا، سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ، وَكُنَّا تَاجِرَيْنِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَلَا نَسِيئَةَ

✵✵ معمر نے' عمرو بن دینار کے حوالے سے' ابومنہال کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے چاندی کے عوض میں سونا فروخت کیا' اِس شرط پر کہ حج کے موقع پر ادائیگی ہوگی۔ تو اسے کہا گیا: یہ ایک ایسا سودا ہے' جو جائز نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے مسلمانوں کے بازار میں فروخت کیا ہے' اس بات کا تذکرہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے

کیا گیا' تو اس نے ان دونوں صاحبان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے۔ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع صرف کے بارے میں دریافت کیا تھا' ہم دونوں تجارت کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''اگر یہ دست بدست لین دین ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن ادھار نہیں ہوگا''۔

14548 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَرَجَعَ عَنِ الصَّرْفِ، قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ، بِسَبْعِينَ يَوْمًا

✵✵ ابو ہاشم واسطی نے' زیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے انتقال سے ستر دن پہلے' بیع صرف کے بارے میں اپنے موقف سے رجوع کرلیا تھا۔

14549 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَعُودُهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ الزَّرَّادُ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: عَهْدِی بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِسِتٍّ وَثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَهُوَ يَقُولُهُ قَالَ: وَعَقَدَ بِيَدِهٖ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ

✵✵ ابن عیینہ نے' فرات قزاز کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ سعید بن جبیر کی عیادت کرنے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو عبدالملک زراد نے ان سے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیع صرف کے بارے میں اپنے موقف سے رجوع کرلیا تھا' تو سعید بن جبیر نے فرمایا: ان کے انتقال سے چھتیس دن پہلے میری اُن سے آخری ملاقات ہوئی تھی' وہ یہ بات کہہ رہے تھے: (کہ انہوں نے رجوع کرلیا ہے)۔راوی کہتے ہیں: سعید نے تیس اور چھ' کا ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرکے بتایا۔

14550 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَشْتَرِی الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ؟ فَقَالَ: اِذَا اَخَذْتَ وَاحِدًا مِنْهُمَا فَلَا يُفَارِقْكَ صَاحِبُكَ حَتّٰى لَا يَكُنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ

✵✵ سماک نے سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا میں چاندی کے عوض میں سونا خرید سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ان میں سے کسی ایک کو حاصل کرلو' تو تمہارا ساتھی تم سے اس وقت تک جدا نہ ہو' جب تک تمہارے اور اس کے درمیان کوئی التباس' یا الجھاؤ نہ رہ گیا ہو۔

14551 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: اِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَلْبَ نَاقَةٍ فَلَا تُنْظِرْهُ

✵✵ ابن عیینہ نے' عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اگر وہ تم سے اتنی مہلت مانگے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو تم اسے یہ مہلت نہ دو''۔

14552 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

لَا تَبِعِ الْفِضَّةَ بِشَرْطٍ

** ثوری نے اشعث کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: شرط کے عوض میں (یا مشروط طور پر) چاندی فروخت نہ کرو۔

14553 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: "اِذَا قَالَ مَا زَافَ عَلَيَّ مِنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ جَيِّدًا رَدَدْتُهُ عَلَيْكَ فَلَا بَاْسَ بِهِ، هٰذَا لَهُ وَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ، اِنَّمَا الشَّرْطُ يَقُوْلُ: اِنْ رَضِيتُهَا وَاِلَّا رَدَدْتُهَا "

** ثوری فرماتے ہیں: جب وہ شخص یہ کہے: مجھے جو ادائیگی کی جائے گی اگر وہ عمدہ نہ ہوئے تو میں وہ تمہیں واپس کردوں گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے اس بات کا حق حاصل ہے اگرچہ اس نے اس بات کی شرط عائد نہ کی ہو شرط تو یہ ہوتی ہے: کہ اگر میں اس سے راضی ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ میں یہ تمہیں واپس کردوں گا۔

14554 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ فِي الصَّرْفِ عَلَيْكَ وَزْنُهُمَا " قَالَ: وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ: تِلْكَ نَسِيئَةٌ دَخَلَتْ فِي الصَّرْفِ

** معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیع صرف میں یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے: کہ ان دونوں (یعنی درہم و دینار یا سونا چاندی) کا وزن کرنا تمہارے ذمہ ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: عکرمہ نے بھی اس کی مانند بات کہی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ایک اُدھار ہے جو بیع صرف میں داخل ہو گیا ہے۔

14555 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فَاِنْ كَانَ فِيهَا زَائِفٌ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَسْتَبْدِلَهَا وَقَالَهُ الْحَسَنُ

** معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر اس میں کوئی کھوٹا سکہ ہو تو پھر اس کو بدلوا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حسن بصری نے بھی یہی بات کہی ہے۔

14556 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لِيْ عَلَيْهِ مِائَةُ دِيْنَارٍ وَّازِنَةٍ فَاَسْلَفَنِيْ مِائَةَ دِيْنَارٍ نَاقِصَةٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُسَلِّفَ الدَّنَانِيرَ النُّقَّصَ، اِذَا كَانَتِ الَّتِي تُسَلَّفُ وَازِنَةً، وَلٰكِنْ لَوْ كُنْتَ تُسَلِّفُهُ نَاقِصَةً، فَسَلَّفَكَ وَازِنَةً كَانَ ذٰلِكَ مَكْرُوهًا

** معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس کے ذمہ میرے ایک سو دینار ہوتے ہیں جو وزن والے ہوتے ہیں اور وہ مجھے ایک سو دینار ناقص دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص بیع صرف میں ناقص دینار دیدے جبکہ بیع صرف میں جو چیز دی گئی ہے اس کا وزن برابر ہو اگر تم اسے ناقص دے دیتے ہو اور وہ تمہیں وزن والے دے دیتا ہے تو یہ چیز مکروہ ہوگی۔

14557 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ مِائَةُ دِيْنَارٍ وَّازِنَةٍ،

فَقَالَ: اَسْلِفْنِیْ مِائَةَ دِیْنَارٍ نَاقِصَةٍ فَقَالَ: خُذْهَا مِنَ الْمِائَةِ الْوَازِنَةِ، وَاُحَاسِبُكَ بِالْفَضْلِ فَاَقْبِضُهُ مِنْكَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ سفیان ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس نے دوسرے شخص سے ایک سو دینار وزن والے لینے تھے وہ شخص کہتا ہے: تم مجھے ایک سو دینار ناقص دے دو تو وہ کہتا ہے: تم ایک سو دینار وزن والے وصول کرلو اضافی چیز کے بارے میں میں تمہارے ساتھ حساب کرلوں گا اور ابھی میں تم سے یہ وصول کرلیتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14558 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ مِائَةِ مِثْقَالٍ ذَهَبٍ فِي مِائَةِ مِثْقَالٍ ذَهَبٍ فِي اَحَدِهِمَا مِثْقَالُ فِضَّةٍ هُوَ تَمَامُ الْمِائَةِ الْمِثْقَالِ يَوْمَئِذٍ فَكَرِهَهُ "

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ابن سیرین سے دریافت کیا گیا: سونے کے ایک سو مثقال کے سونے کے ایک سو مثقال کے عوض میں لین دین کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ ان میں سے کسی ایک طرف ایک مثقال چاندی ہو اور وہ مکمل سو مثقال بنتے ہوں تو انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

14559 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ الدِّينَارَ الشَّامِيَّ بِالدِّينَارِ الْكُوفِيِّ، وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ اَنْ يَاْخُذَ فَضْلَ الشَّامِيِّ فِضَّةً "

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے کوفی دینار کے عوض میں شامی دینار کے لین دین کو مکروہ قرار دیا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کسی ایک طرف اضافی پہلو پایا جاتا ہو اس کی صورت یہ ہو کہ آدمی شامی دینار کے ساتھ اضافی طور پر چاندی وصول کرے گا۔

14560 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ؟ قَالَ: يَاْخُذُ بِفَضْلِهِ ذَهَبًا

✵✵ عثمان بن اسود نے مجاہد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو چاندی کے عوض میں چاندی فروخت کرتا ہے اور ان میں سے کسی ایک طرف چاندی اضافی ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ اس اضافی کے عوض میں سونا وصول کرلے گا۔

14561 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْحَكَمِ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِهِ بَاْسًا اَنْ يَاْخُذَ الْفَضْلَ وَرِقًا "

✵✵ عبدالواحد نے حکم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ اگر آدمی اضافی طور پر چاندی وصول کرلے۔

14562 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا تُفَضِّلُوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا

بِنَاجِزٍ، فَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمَا الرِّبَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: تم لوگ سونے کے عوض میں سونے کو اور چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر فروخت کرو۔ اور ان میں سے کسی ایک کے مقابلے میں' دوسری طرف کوئی اضافی ادائیگی نہ کرو۔ اور ان میں سے کسی موجود کے عوض میں' غیر موجود کو فروخت نہ کرو' اگر دوسرا فریق تم سے یہ مہلت مانگے کہ وہ اپنے گھر کے اندر چلا جاتا ہے' تو تم اسے یہ مہلت نہ دو' کیونکہ مجھے تم دونوں کے بارے میں سود کا اندیشہ ہوگا۔

14563 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ فِي الصَّرْفِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَافِعٌ: فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهُ، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذُنَایَ هَاتَانِ، وَاَبْصَرَتْ عَيْنَایَ هَاتَانِ يَقُولُ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ، فَمَنْ زَادَ وَازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیع صرف کے بارے میں کوئی بات روایت کی ہے' نافع بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' میں بھی ان کے ساتھ تھا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میرے ان دونوں کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور میری یہ دونوں آنکھیں اُس وقت دیکھ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر فروخت کرو' اس میں سے کسی ایک طرف کو دوسرے کے مقابلے میں زیادہ نہ کرو' اور ان میں سے موجود کو غیر موجود کے عوض میں فروخت نہ کرو' جو شخص اضافی ادائیگی کرے' یا اضافی ادائیگی کا طلبگار ہو' وہ سود کا کام کرے گا''۔

14564 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى

14564-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب بيع الفضة بالفضة - حديث:2088' صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب الربا - حديث:3049'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' بيان حظر بيع الذهب بالذهب والورق بالورق - حديث:4368' صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الربا - ذكر الزجر عن بيع هذه الأشياء بأجناسها مثلا بمثل وأحدهما غائب' حديث:5093'موطأ مالك - كتاب البيوع' باب بيع الذهب بالفضة تبرا وعينا - حديث:1315'السنن للنسائي - كتاب البيوع' بيع الذهب بالذهب - حديث:4519'السنن المأثورة للشافعي - باب في البيوع' حديث:213' السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' بيع الذهب بالذهب - حديث:5980'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الربا - باب الأجناس التي ورد النص بجريان الربا فيها' حديث:9833'مسند الشافعي - ومن كتاب البيوع' حديث:622'مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1338'المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:939

ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اِنَّ اَبَا سَعِيدٍ اَفْتَانِي، اَنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا، قَالَ نَافِعٌ: فَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِيَدِ الرَّجُلِ وَاَنَا مَعَهُمَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي سَعِيدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: زَعَمَ هٰذَا حَدَّثْتَهُ بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّرْفِ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، وَاَبْصَرَتْ بِعَيْنَيَّ هَاتَيْنِ اَنَّهُ قَالَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ، وَلَا تُشَفُّوا بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ، فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ فتویٰ دیا ہے کہ سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی کے لین دین میں کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا' میں بھی ان دونوں کے ساتھ تھا' ہم لوگ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیع صرف کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اِن دونوں کانوں کے ذریعے' یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور میری اِن دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی کے لین دین میں' کسی ایک طرف زیادہ نہ ہو' اور تم ان میں سے موجود کو' غیر موجود کے عوض میں فروخت نہ کرو' جو شخص زیادہ ادائیگی کرے' یا زیادہ ادائیگی کا طلبگار ہو' تو وہ سود کا کام کرے گا''۔

14565 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ فَوَجَدَ فِيهَا اَرْبَعَةً زُيُوفًا قَالَ: اِذَا وَجَدَهَا بَعْدَ مَا فَارَقَ صَاحِبَهُ رَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ فِيمَا بَيْنَهُمَا رَدُّ بَيْعٍ، وَيَكُنْ لَهُ نِصْفُ دِينَارٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَقْبِلَا بَيْعًا جَدِيدًا بِالنِّصْفِ دِينَارٍ، وَجَازَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاُولٰى بِنِصْفِ الدِّينَارِ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک دینار کے عوض میں آٹھ درہم خرید لیتا ہے اور پھر وہ ان میں چار درہم کھوٹے پاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اگر تو وہ اپنے ساتھی سے جدا ہونے کے بعد انہیں کھوٹے پاتا ہے' تو وہ ان کو اپنے ساتھی کو واپس کر دے گا' اور ان دونوں کے درمیان کی یہ بات سودے کو کالعدم شمار نہیں کرے گی اور اس شخص کو نصف دینار ملے گا البتہ اگر وہ نصف دینار کے بارے میں نئے سرے سے سودا کر لیتے ہیں' تو حکم مختلف ہوگا' البتہ نصف دینار کے بارے میں پہلے والے چار (درہم) درست ہوں گے۔

14566 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنَّمَا الرِّبَا عَلٰى مَنْ اَرَادَ اَنْ يُرْبِيَ، اَوْ يُنْسِءَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود

اس شخص کے ذمہ ہوتا ہے' جو اضافی ادائیگی کرے' یا اُدھار کرے۔

بَابُ: الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

باب: چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے (کے لین دین کے احکام)

14567 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: نَهَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ اَوِ الزُّبَيْرُ: اِنَّهَا تُزَيِّفُ عَلَيْنَا الْاَوْرَاقَ، فَنُعْطِي الْخَبِيثَ وَنَاْخُذُ الطَّيِّبَ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوا، وَلَكِنِ انْطَلِقْ اِلَى الْبَقِيعِ فَبِعْ ثَوْبَكَ بِوَرِقٍ، اَوْ عَرْضٍ فَاِذَا قَبَضْتَهُ وَكَانَ لَكَ بَيْعُهُ، فَاهْضِمْ مَا شِئْتَ، وَخُذْ وَرَقًا اِنْ شِئْتَ

❋❋ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چاندی کے عوض میں چاندی کے لین دین سے منع کیا ہے' البتہ برابر' برابر ہو' تو حکم مختلف ہوگا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' یا شائد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ ہمیں اس طرح کھوٹی چاندی دلوائیں گے' ہم گھٹیا چاندی دیں گے اور اچھی وصول کرلیں گے' انہوں نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! بلکہ تم بقیع (بازار) کی جانب جاؤ اور اپنے کپڑے کو چاندی کے عوض یا کسی سامان کے عوض میں فروخت کرو جب تم اسے اپنے قبضے میں لے لو گے' تو تمہیں اسے بات کا حق حاصل ہے کہ تم سامان کو فروخت کر دو۔ تو جسے تم چاہو توڑ والو' اور تم چاہو' تو چاندی وصول کرلو۔

14568 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، صَرَفَ فِضَّةً بِوَرِقٍ فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَلَمَّا اَتَى الْمَدِينَةَ سَاَلَ، فَقِيلَ: اِنَّهُ لَا يَصْلُحُ اِلَّا مِثْلٌ بِمِثْلٍ

قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ: فَاَخْبَرَنِي اَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اَنَّهُ رَاَى ابْنَ مَسْعُودٍ يَطُوفُ بِهَا يَرُدُّهَا، وَيَمُرُّ عَلَى الصَّيَارِفَةِ وَيَقُولُ: لَا يَصْلُحُ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلٌ بِمِثْلٍ

❋❋ عبداللہ بن کنانہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں چاندی کے عوض میں چاندی کی بیع صرف کی' جب وہ مدینہ منورہ آئے' تو انہوں نے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں بتایا گیا: یہ درست نہیں ہے' اگر برابر ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

ابوعمر و شیبانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ انہیں لے کر چکر لگا رہے تھے اور انہیں واپس کررہے تھے' وہ جب یہ لین دین کرنے والوں کے پاس سے گزرے' تو انہوں نے فرمایا: چاندی کے عوض' چاندی کا لین دین صرف برابر' برابر درست ہوگا۔

14569 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: خَرَجْتُ فَلَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بِخُلْخَالَيْنِ، فَابْتَعْتُهُمَا مِنْهُ فَوَضَعْتُهُمَا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَوَضَعْتُ وَرِقِي فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ فَرَجَحَ، قُلْتُ: اَنَا اُحِلُّهُ لَكَ قَالَ: وَاِنْ اَحْلَلْتَهُ لِي فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحْلِلْهُ لِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، الزَّائِدُ وَالْمُسْتَزِيدُ فِي النَّارِ

٭٭ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات پازیبوں کے ساتھ ہوئی' میں نے ان سے وہ دونوں خرید لیں' میں نے ان دونوں کو میزان کے پلڑے میں رکھا اور اپنی چاندی کو دوسرے پلڑے میں رکھا' تو وہ بھاری ہو گیا' میں نے کہا: میں اس کو آپ کے لئے حلال قرار دیتا ہوں' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم' تو اسے میرے لئے حلال قرار دے دو گے' لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسے حلال قرار نہیں دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہو گا' سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہو گا' زیادہ دینے والا' یا زیادتی کا طلب گار جہنم میں ہو گا''۔

14570 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمَيْنِ، فَقَالَ: ذٰلِكَ الرِّبَا الْعَجْلَانُ

٭٭ عباس عامری نے مسلم بن نذیر سعدی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ ایک شخص نے ان سے ایک درہم کے بدلے میں دو درہموں کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسا سود ہے' جو فوری ہے۔

14571 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ فَقَالَ: ذٰلِكَ الرِّبَا الْعَجْلَانُ

٭٭ معمر نے' ابواسحاق کے حوالے سے' حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے دو درہم کے عوض میں' ایک درہم کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ فوری سود ہے۔

14572 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ عُمَرُ: الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَضْلُ مَا بَيْنَهُمَا رِبًا

٭٭ حماد نے ایک شخص کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درہم کے عوض میں درہم کے لین دین میں اضافی چیز سود شمار ہو گی۔

14573 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: بَعَثَ مَعِي رَجُلٌ بِوَرِقٍ اِلٰى مَكَّةَ لِاَبْتَاعَ لَهُ بِضَاعَةً، فَجَازَتْ عَنِّي فِي بِضَاعَتِهِ دُوْنَ وَرِقِهِ الَّتِي بَعَثَ مَعِي، فَسَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: آخُذُ الدَّرَاهِمَ الَّتِي بَعَثَ مَعِي لِنَفْسِهِ وَقَدْ جَازَتْ عَنِّي بِحِسَابِهَا دُوْنَهَا؟ فَقَالَ: لَا، اقْضِ الَّتِي اَرْسَلَ مَعَكَ

٭٭ معمر نے عبدالکریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے ایک شخص کو میرے ساتھ چاندی دے کر مکہ بھیجا' تاکہ میں ان

کے لئے کچھ سامان خرید لوں‘ تو انہوں نے مجھے جس چاندی کے ساتھ بھیجا تھا‘ اس سامان کی خریداری کے بعد‘ اس میں کچھ رقم باقی بچ گئی‘ تو میں نے سعید بن جبیر سے دریافت کیا: انہوں نے میرے ساتھ اپنی ذات کے لئے جو درہم بھیجے تھے‘ کیا میں انہیں حاصل کر لوں؟ کیونکہ ان کے حساب سے‘ ان سے کم میں‘ سامان خریدا جا چکا ہے‘ تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس شخص نے تمہارے ساتھ یہ بھیجے تھے‘ تم یہ اسے (واپس) ادا کرو۔

14574 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَالِكٌ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ صَائِغًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّیْ اَصُوغُ، ثُمَّ اَبِيعُ الشَّیْءَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ، وَاَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِی، اَوْ قَالَ عِمَالَتِی، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَجَعَلَ الصَّائِغُ يَرُدُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ، وَيَاْبٰى ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى بَابِهٖ، اَوْ قَالَ: بَابَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَعَهْدُنَا اِلَيْكُمْ

❋❋ حمید بن قیس نے‘ مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک سنار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اس نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! میں سنار ہوں‘ میں کام کرتا ہوں‘ پھر میں کوئی چیز اس کے وزن سے زیادہ کے عوض میں فروخت کر دیتا ہوں اور اضافی چیز کا طلبگار رہتا ہوں‘ جو میرے کام کاج کے حوالے سے ہوتی ہے‘ یا میری محنت کے حوالے سے ہوتی ہے‘ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے منع کر دیا۔ وہ سنار بار بار اُن سے یہ سوال کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے انکار کرتے رہے‘ یہاں تک کہ وہ اپنے دروازے تک (راوی کو شک ہے‘ یا یہ الفاظ ہیں) مسجد کے دروازے تک پہنچ گئے‘ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دینار کے عوض میں دینار کا لین دین کرتے ہوئے اور درہم کے عوض میں درہم کا لین دین کرتے ہوئے‘ کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی‘ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت دی تھی اور ہم تمہیں ہدایت دے رہے ہیں۔

14575 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا التَّيْمِیُّ، عَمَّنْ سَمِعَ يَحْيَى الْبَكَّاءَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّیْ اَصُوغُ الذَّهَبَ فَاَبِيعُهُ بِالذَّهَبِ بِوَزْنِهٖ، وَآخُذُ لِعَمَلِهٖ اَجْرًا، فَقَالَ: لَا تَبِعِ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ، اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَلَا تَاْخُذْ فَضْلًا

❋❋ ابو رافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! میں سونے کا کام کرتا ہوں‘ میں اسے اس کے وزن کے عوض میں فروخت کرتا ہوں‘ تو کیا میں یہ کام کرنے کا معاوضہ وصول کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: تم سونے کے عوض میں‘ سونے کو صرف برابر کے وزن کے ساتھ فروخت کرو گے اور چاندی کے عوض میں‘ چاندی کو صرف برابر کے وزن کے ساتھ فروخت کرو گے‘ تم کوئی اضافی (سونا یا چاندی) وصول نہیں کرو گے۔

14576 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ، عَنْ يَعْقُوبَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ ابْتَاعَ مِنْهُ اِلَى الْمَيْسَرَةِ، فَاَتَاهُ يَنْقُدُ وَرَقًا اَفْضَلَ مِنْ وَرَقِهٖ، فَقَالَ يَعْقُوبُ: هٰذِهٖ اَفْضَلُ مِنْ وَرِقِی، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ نَيْلٌ مَنْ قِبَلِی، اَتَقْبَلُهٗ؟ قُلْتُ: نَعَمْ

** قاسم بن ابوبزہ نے یعقوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے (ادھار کچھ) خریدا' کہ جب گنجائش ہوگی (اس کی قیمت ادا کر دی جائے گی) پھر وہ ان کے پاس نقد ادائیگی کے لئے چاندی لے کر آئے جو ان کی چاندی سے زیادہ بہتر تھی' تو یعقوب نے کہا: یہ میری چاندی سے زیادہ بہتر ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ مجھے ملی ہے' کیا تم اسے قبول کرتے ہو' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابُ: الرَّجُلُ عَلَيْهِ فِضَّةٌ، اَيَاْخُذُ مَكَانَهُ ذَهَبًا؟

باب: جس شخص کے ذمہ چاندی (کی شکل میں ادائیگی لازم) ہو کیا اس سے چاندی کی جگہ سونا وصول کیا جا سکتا ہے؟

14577 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَاْخُذَ الدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ، وَالدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ " قَالَ دَاوُدُ: وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُفْتِي بِهِ

** سعید بن جبیر نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ دینار کی جگہ درہم' یا درہم کی جگہ دینار وصول کر لیا جائے۔

داؤد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

14578 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ اَقْرَضَهُ رَجُلٌ دِينَارًا فَاَخَذَ مِنْهُ دَرَاهِمَ بِصَرْفِ يَوْمَئِذٍ

** ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص کو دینار قرض کے طور پر دیتا ہے اور پھر اس دن کے بھاؤ کے حساب سے' دینار کی جگہ درہم' اس شخص سے وصول کر لیتا ہے۔

14579 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا يَاْخُذِ الرَّجُلُ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ، وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ

** ایوب نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی درہم کی جگہ دینار' یا دینار کی جگہ درہم وصول نہیں کرے گا۔

14580 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَاْخُذَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ

** معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی چاندی کی جگہ سونا' یا سونے کی جگہ چاندی وصول کر لے۔

14581 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ كَرِهَ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ، وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ "
قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: إِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ فَلَا يُفَارِقْ صَاحِبَهُ، وَإِنْ ذَهَبَ وَرَاءَ الْجِدَارِ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر نے' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے درہم کی جگہ دینار اور دینار کی جگہ درہم وصول کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص چاندی کے عوض میں سونا فروخت کرے' تو وہ اپنے ساتھی سے جدا نہ ہو' خواہ وہ ساتھی دیوار کے دوسری طرف جانا چاہ رہا ہو۔

14582 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَمَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَجُلًا اَنْ يُسَلِّفَ بَنِي اَخِيهِ ذَهَبًا، ثُمَّ اقْتَضَى مِنْهُمْ وَرِقًا، فَاَمَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ بِرَدِّهِ وَيَاْخُذُ مِنْهُمْ ذَهَبًا

✽✽ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے بھتیجوں سے سونے کے بارے میں بیع صرف کرے' پھر اس نے ان سے چاندی کا تقاضا کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو کالعدم قرار دے' (یا وصول کی ہوئی چاندی کو واپس کردے) اور ان سے سونا وصول کرلے۔

14583 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ بَاعَتْ جَارِيَةً لَهَا بِذَهَبٍ فَاَخَذَتْ وَرِقًا، اَوْ بَاعَتْ بِوَرِقٍ فَاَخَذَتْ ذَهَبًا، فَسَاَلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: لَا تَاْخُذِي إِلَّا الَّذِي بِعْتِ بِهِ

✽✽ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنی ایک کنیز سونے کے عوض میں فروخت کی اور چاندی وصول کرلی' یا چاندی کے عوض میں فروخت کی اور سونا وصول کرلیا' اس خاتون نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم صرف وہی چیز وصول کرو' جس کے عوض میں تم نے چیز فروخت کی ہے۔

14584 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يَسْاَلُ الرَّجُلَ الدَّنَانِيرَ، اَيَاْخُذُ الدَّرَاهِمَ؟ قَالَ: إِذَا قَامَتْ عَلَى الثَّمَنِ، فَاَعْطِهَا إِيَّاهُ بِالْقِيمَةِ

✽✽ یسار بن نمیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے' جس نے دوسرے شخص سے دینار لینے ہوتے ہیں' تو کیا وہ درہم وصول کرسکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر قیمت موجود ہو' تو پھر اس قیمت کے حساب سے تم وہ (درہم) اسے ادا کردو۔

14585 - آثارِ صحابہ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ بَاعَتْ

جَارِيَةً لَهَا بِدَرَاهِمَ فَأَمَرَهَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ تَأْخُذَ دَنَانِيرَ بِالْقِيمَةِ "

✵✵ مسیب بن رافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے اپنی ایک کنیز درہم کے عوض میں فروخت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ قیمت کے حساب سے اس کی جگہ دینار وصول کر لے۔

14586 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَبِيعَ الذَّهَبَ، بِالْفِضَّةِ، ثُمَّ يَأْخُذَ دَرَاهِمَ، وَيَقُولُ: اِنْ وَجَدْتَ فِيهَا عَيْبًا "

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَمَّا مَنْصُورٌ فَاَخْبَرَنِي، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اَمَرَنِي اِبْرَاهِيمُ اَنْ اُعْطِيَ امْرَاَتَهُ مِنْ صَدَاقِهَا دَنَانِيرَ مِنْ دَرَاهِمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَجَبًا فِي اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ، اَهْلُ الْكُوفَةِ يَرْوُونَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ الرُّخْصَةَ، وَاَهْلُ الْبَصْرَةِ يَرْوُونَ عَنْهُمَا التَّشْدِيدَ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ چاندی کے عوض میں سونا فروخت کر کے پھر درہم وصول کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: تم اگر اس میں عیب پاؤ (تو کیا کرو گے؟)۔

حکم بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کی اہلیہ کو اس کے مہر میں درہم کی جگہ دینار ادا کردوں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اہل بصرہ اور اہل کوفہ پر حیرت ہوتی ہے: اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس مسئلے میں رخصت نقل کی ہے جبکہ اہل بصرہ نے ان دونوں حضرات کے بارے میں سختی نقل کی ہے۔

14587 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ بِسِعْرِ السُّوقِ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا بَاْسَ بِهِ اِذَا تَرَاضَيَا

✵✵ یونس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بازار کے بھاؤ کے حساب سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان فرماتے ہیں: اگر دونوں فریق باہمی طور پر رضامند ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14588 - اقوالِ تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: وَاَخْبَرَنِي لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الْبَيْعِ، وَلَا يَرَى بِهِ فِي الْقَرْضِ بَاْسًا "

✵✵ لیث نے طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سودے میں اسے مکروہ قرار دیتے ہیں البتہ قرض میں اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

14589 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ كُنْتُ اَسْلَفْتُهُ دِينَارًا، فَاَخَذْتُ مِنْهُ نِصْفَ دِينَارٍ، قَالَ جَابِرٌ: اِنَّمَا بَقِيَ لَكَ عَلَيْهِ نِصْفُ دِينَارٍ ذَهَبٍ، وَقَالَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا بِنِصْفِ دِينَارٍ اِلَى اَجَلٍ، قَالَ جَابِرٌ: اِنَّمَا هُوَ نِصْفُ دِينَارٍ ذَهَبٍ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جسے میں ایک دینار

دے دیتا ہوں اور پھر میں اُس سے نصف دینار وصول کر لیتا ہوں' تو جابر کہتے ہیں: اس شخص کے ذمے تمہارا سونے کا نصف دینار باقی رہ جائے گا۔ انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے' جو نصف دینار کے عوض میں اناج فروخت کرتا ہے اور اس کی ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی ہے' تو جابر فرماتے ہیں: یہ سونے کا نصف دینار ہوگا (یا نصف دینار جتنا سونا ہوگا)۔

بَابُ: اَلْبَيْعُ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ

باب: ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں سودا کرنا

14590 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَشْتَرِيَ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ نَسِيْئَةً، وَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا بِالنَّقْدِ "

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کوئی شخص ادھار کے طور پر کوئی سودا کرے' جس میں وہ کوئی چیز ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں خریدے' البتہ جب نقد ہو تو پھر انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14591 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبَيْعَ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمٍ "

٭٭ خالد بن دینار نے' حارث بن یزید کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں' سودا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14592 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبًا بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ اِلَى اَجَلٍ، فَقَالَ: هُوَ مَكْرُوهٌ، قُلْتُ: فَبَاعَهُ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ قَالَ: مَكْرُوهٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَكْرَهُ هٰذَا كُلَّهُ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کوئی کپڑا ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہے اور ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہوتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

میں نے کہا: اگر وہ ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں اسے فروخت کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے اِن تمام صورتوں کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14593 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ مَنْ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الثَّوْبَ بِدِيْنَارٍ اِلَّا دِرْهَمَ اِلَى اَجَلٍ فَكَرِهَهُ، وَكَرِهَ اِنْ كَانَ الدِّرْهَمُ وَحْدَهُ نَسِيْئَةً "

٭٭ عمر بن حبیب نے اپنی سند کے ساتھ' مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایک درہم کم' ایک دینار کے عوض میں کوئی کپڑا خریدتا ہے' اور ادائیگی کچھ عرصے بعد ہونی ہوتی ہے' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا' انہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا کہ اگر اس رقم میں سے صرف ایک درہم کو اُدھار کیا جا رہا ہو۔

بَابُ: قَطْعُ الدِّرْهَمِ

باب: درہم کو کاٹ دینا

14594 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، اَوْ لَيْثٍ، اَوْ كِلَيْهِمَا قَالَ: مَرَّ عَلٰى ابْنِ الْمُسَيِّبِ رَجُلٌ مَجْلُودٌ، فَقَالَ: مَا شَانُهُ؟ فَقَالُوا: كَانَ يَقْطَعُ الدَّرَاهِمَ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: هُوَ الْفَسَادُ فِي الْاَرْضِ

✽✽ عبدالکریم جزری یا لیث نے یہ بات بیان کی ہے: سعید بن میسّب کے پاس سے ایک شخص گزرا، جسے کوڑے لگائے گئے تھے انہوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ دراہم کاٹ دیتا ہے (یا توڑ دیتا ہے) تو سعید بن میسّب نے فرمایا: یہ زمین میں فساد پھیلانا ہے۔

14595 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: قَطْعُ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ

✽✽ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن میسّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سونے اور چاندی کو کاٹ دینا زمین میں فساد پھیلانے کی ایک صورت ہے۔

14596 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالَى: (وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ) (النمل: 48) قَالَ: كَانُوْا يُقْرِضُونَ الدَّرَاهِمَ

✽✽ یحییٰ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو سنا: اُن سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: ''شہر میں نو افراد تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے''۔

تو عطاء نے بتایا: وہ لوگ درہموں کے ٹکڑے کرتے تھے۔

14597 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَدِمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مَكَّةَ، فَقَطَعَ رَجُلًا كَانَ يَقْرِضُ الدَّرَاهِمَ

✽✽ خالد بن ربیعہ بن ہلال نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ آئے، تو انہوں نے اس شخص کا ہاتھ کٹوا دیا، جو دراہم توڑ دیتا تھا۔

بَابُ: الْمُجَازَفَةُ

باب: اندازہ کرنا

14598 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ: رَاَيْتُ النَّاسَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ اِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ يَبِيعَهُ جُزَافًا، حَتّٰى يُبَلِّغَهُ اِلٰى رَحْلِهِ

✵✵ زہری نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان لوگوں کی پٹائی ہوتی تھی جب کوئی شخص کوئی اناج اندازے سے خریدتا تھا اور پھر اسے اندازے سے فروخت کر دیتا تھا اور اسے پہلے اپنی مخصوص جگہ تک نہیں لے کر جاتا تھا۔

14599 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ فِي السُّنَّةِ الَّتِي مَضَتْ: اِنِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ طَعَامًا، اَوْ وَدَكًا كَيْلًا اَنْ يَكْتَالَهُ قَبْلَ اَنْ يَبِيعَهُ، فَاِذَا بَاعَهُ اكْتِيلَ مِنْهُ اَيْضًا اِذَا بَاعَهُ كَيْلًا قَالَ: وَلَا يَصْلُحُ اِذَا اكْتَالَ مِنْهُ شَيْئًا اَنْ يَشْتَرِيَ فَضْلَهُ جُزَافًا، وَلَا اَنْ يَبِيعَهُ جُزَافًا بَعْدَ اَنْ يَبْتَاعَهُ كَيْلًا

✵✵ معمر نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: سنت جاری ہو چکی ہے کہ جب کوئی شخص کوئی اناج خریدے یا چربی خریدے تو اسے آگے فروخت کرنے سے پہلے ماپ لے جب وہ اسے فروخت کرے گا تو پھر اس کی طرف سے اس کو ماپا جائے گا جس نے اسے ماپ کر فروخت کیا ہوگا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے کہ جب اس نے اس میں سے کچھ حصے کو ماپ لیا ہو تو اضافی حصے کو اندازے کے ساتھ خرید لے یا پھر اُسے ماپ کر خریدنے کے بعد اسے اندازے کے تحت فروخت کر دے۔

14600 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، وَاَصْحَابَهُ كَانُوا يَقْتَضُونَ التَّمْرَةَ وَسْقًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَبِيعُونَهُ؟ قَالُوا: بِرِبْحِ الصَّاعِ وَالصَّاعَيْنِ قَالَ: لَا حَتّٰى يُكَالَ عَلَيْكُمْ

✵✵ عبدالکریم نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بنو قینقاع سے کھجوروں کے وسق وصول کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: تم لوگ ان کو فروخت کیسے کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک اور دو صاع کے منافع کے ساتھ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے جب تک اسے تمہاری طرف سے ماپ نہیں لیا جاتا۔

14601 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا عَلِمْتَ بِكَيْلِهِ الطَّعَامَ، فَلَا تَبِعْهُ جُزَافًا مِمَّنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ، حَتّٰى يَعْلَمَهُ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تمہیں اناج کے ماپ کا علم ہو تو تم اسے ڈھیر کے طور پر فروخت نہ کرو جس کے بارے میں یہ پتا ہی نہ ہو کہ یہ کتنا ہے؟ جب تک تمہیں اس کے بارے میں پتا نہیں چل جاتا کہ یہ کتنا ہے؟

14602 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَبِيعَ طَعَامًا جُزَافًا، قَدْ عَلِمَ كَيْلَهُ حَتّٰى يَعْلَمَ صَاحِبُهُ

❋❋ ابن مبارک نے امام اوزاعی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"آدمی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اندازے کے تحت اناج فروخت کرے جبکہ اُسے اس کے ماپ کا علم ہو جب تک اس کے ساتھی کو اس کا علم نہیں ہو جاتا (کہ اس کی مقدار کتنی ہے؟)"۔

14603 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ يَشْتَرِي كَيْلًا، فَاكْتَالَ بَعْضَهُ ثُمَّ قَالَ: بِعْنِي بَقِيَّتَهُ مُجَازَفَةً قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يُنَاقِضَهُ فِي الْبَيْعِ فَاِنْ نَاقَضَهُ، فَلْيَشْتَرِهِ جُزَافًا

❋❋ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو ماپ کر کوئی چیز خریدتا ہے اور اس کے کچھ حصے کو ماپ لیتا ہے پھر یہ کہتا ہے: اس کا بقیہ حصہ اندازے کے تحت مجھے فروخت کر دو تو وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہوگا البتہ اگر وہ سابقہ بیع کو کالعدم کر دیتے ہیں تو پھر نئے سرے سے اندازے کے تحت اس سے خرید سکتا ہے۔

14604 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ فِي رَجُلٍ يَكِيلُ فِي اَوْعِيَتِهِ كَيْلًا مَعْلُومًا، ثُمَّ يَقُولُ لِلْمُشْتَرِي: قَدْ كِلْتُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ لَا اَبِيعُكَ اِلَّا جُزَافًا كَانَا لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا " قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ اَحْسَنِ الْبُيُوعِ عِنْدَنَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَرِهَهُ

❋❋ ثوری نے ابراہیم نخعی اور سلیمان تیمی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی چیز کو اپنے برتن میں متعین طور پر ماپ لیتا ہے اور پھر خریدار سے کہتا ہے: میں نے اس کو اس میں اتنا اتنا ماپ لیا ہے لیکن میں یہ تمہیں اندازے کے تحت فروخت کروں گا تو یہ دونوں حضرات اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ سودا کرنے کا بہترین طریقہ ہے ثوری کہتے ہیں: سلیمان تیمی نے یہ بات بتائی ہے: ابن سیرین نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے۔

14605 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى طَعَامًا، وَرَجُلٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، اَيَبِيعُهُ مِنْهُ جُزَافًا وَلَا يَكْتَالُهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

❋❋ ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص اناج خریدتا ہے اور دوسرا شخص اسے دیکھ رہا ہوتا ہے کہ کیا یہ اس کو اندازے کے تحت فروخت کرتا ہے اور اس کو ماپتا نہیں ہے تو ثوری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14606 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِذَا سَمَّيْتَ كَيْلًا فَكِلْ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم متعین ماپ بیان کر دو' تو اسے ماپ لو۔

14607 اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "رَاَيْتُ رِجَالًا لَّا يَرَوْنَ بَاسًا اَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ التَّمْرَ جُزَافًا، اِذَا قَالَ: قَدْ كِلْتُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ لِیْ ذٰلِكَ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ ایک شخص کھجوریں اندازے کے تحت فروخت کر دے ج' بکہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے انہیں اتنا اتنا ماپ لیا تھا۔

معمر کہتے ہیں: داؤد بن ابو ہند نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

14608 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سَمْنًا، اَوْ غَيْرَهُ فِي ظَرْفٍ، فَوَزَنَ وَقَالَ: الظَّرْفُ كَذَا وَكَذَا رَطْلًا، فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: يَحُطُّ عَنْهُ مِنَ الدَّرَاهِمِ كَمْ شَاءَ مَكَانَ الظَّرْفِ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی برتن میں گھی' یا اور کوئی چیز خریدتا ہے اور اس کا وزن کر لیتا ہے' اور کہتا ہے: یہ برتن اتنے' اتنے رطل کا ہے' تو ابن سیرین نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: وہ دوسرے شخص سے اتنے ہی دراہم کم کروا لے گا' جتنے وہ چاہے گا' یہ اس برتن کی جگہ ہوں گے۔

14609 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ يَشْتَرِی الْاِبِلَ بِاَحْمَالِهَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: مَنْ يَضَعُ فِي يَدِی دِيْنَارًا؟ مَنْ يُرْبِحُنِیْ عُقُلَهَا؟

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اونٹوں کو ان کے بوجھ سمیت خرید لیتے تھے' پھر یہ فرماتے تھے: کون شخص میرے ہاتھ میں دینار رکھے گا' کون شخص ان کی رسی اور پالان وغیرہ کا مجھے فائدہ دے گا۔

بَابُ: اشْتَرَيْتُ طَعَامًا فَوَجَدْتُهُ زَائِدًا

باب: میں نے اناج خریدا اور اسے زیادہ پایا

14610 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنِ ابْتَعْتَ طَعَامًا فَوَجَدْتَهُ زَائِدًا، فَالزِّيَادَةُ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ وَالنُّقْصَانُ عَلَيْكَ

✵✵ معمر نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر تم کوئی اناج خریدو اور اسے زیادہ پاؤ' تو یہ

اضافی حصہ اناج کے مالک کو ملے گا' اور اگر کوئی کمی ہوئی' تو تمہارے ذمے ہوگی۔

14611 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَكَمِ فِي طَعَامٍ اشْتَرَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ زَائِدًا، قَالَا: ارْدُدْ عَلٰى صَاحِبِهِ الزِّيَادَةَ، وَالنُّقْصَانُ عَلَى الْمُشْتَرِي

٭٭ اشعث نے' امام شعبی اور حکم کے حوالے سے' ایسے اناج کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے میں خریدتا ہوں اور اسے زیادہ پاتا ہوں۔ تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ اضافہ تم اپنے ساتھی کو واپس کرو گے اور جو کمی ہوگی' وہ خریدار کے ذمہ ہوگی۔

14612 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: اِذَا اخْتَلَفَ الصَّاعَانِ، فَمَا زَادَ فَلَكَ، وَمَا نَقَصَ فَعَلَيْكَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب دو صاع کے درمیان اختلاف ہو جائے' تو جو زیادہ ہوگا' وہ تمہیں ملے گا' اور جو کم ہوگا' وہ تمہارے ذمے ہوگا۔

بَابُ: بَيْعُ الْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ اَوِ الْاَرْضِ وَفِيهَا زَرْعٌ لِمَنْ يَكُوْنُ؟

باب غلام کو فروخت کرنا جس کا مال موجود ہو یا ایسی زمین کو خریدنا جس میں پیداوار موجود ہو (تو وہ مال اور پیداوار کسے ملیں گے؟)

14613 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ فَالْمَالُ لِلْعَبْدِ

٭٭ معمر نے حسن بصری اور زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کر دے' تو اس غلام کا مال اس غلام کو ہی ملے گا۔

14614 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، وَاِبْرَاهِيمَ، وَالشَّيْبَانِيِّ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: اِذَا بَاعَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ وَلَهُ مَالٌ، فَالْمَالُ تَبَعٌ لِلْعَبْدِ

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا' جبکہ شیبانی نے اسماعیل شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی غلام کو فروخت کرے اور اس غلام کا مال موجود ہو' تو وہ مال بھی اس غلام کے تابع ہوگا۔

14615 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَ الْعَبْدُ، اَوْ كَاتَبَ، فَالْمَالُ لِلْعَبْدِ

٭٭ سفیان ثوری نے' لیث کے حوالے سے' طاؤس کا یہ قول نقل کیا ہے: جب غلام کو آزاد کر دیا جائے' یا وہ کتابت کا معاہدہ کر لے' تو اس کا مال غلام ہی کو ملے گا۔

14616 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَهُ، فَالْمَالُ لِلْعَبْدِ، وَاِذَا بَاعَهُ فَالْمَالُ لِلْمُشْتَرِي

** شعبہ نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی غلام کو آزاد کردے تو مال غلام کو ملے گا۔ اور جب اسے فروخت کرے تو مال خریدار کو ملے گا۔

14617 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَهُ اَوْ بَاعَهُ فَالْمَالُ لِلسَّيِّدِ

** معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی غلام کو آزاد کردے یا اسے فروخت کردے تو اس کا مال آقا ہی کو ملے گا۔

14618 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ وَكَانَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاَعْتَقَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا مَالُكَ مَالِي، ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ

** ابو خالد نے عمیر بن عمران کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے ان کے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں آزاد کردیا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: تمہارا مال میرا مال ہے، پھر انہوں نے فرمایا: یہ تمہارا ہوا۔

14619 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، سَاَلَ عَبْدًا لَهُ عَنْ مَالِهِ، فَاَخْبَرَهُ بِمَالٍ كَثِيرٍ، فَاَعْتَقَهُ، وَقَالَ: مَالُكَ لَكَ

** معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے اس کے مال کے بارے میں دریافت کیا، تو اُس غلام نے انہیں بتایا کہ اس کے پاس زیادہ مال موجود ہے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا: تمہارا مال تمہارا ہوا۔

14620 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا فِيهَا ثَمَرٌ قَدْ اُبِّرَتْ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ،

** معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال فروخت کرنے والے کو ملے گا، البتہ اگر خریدار شرط عائد کردے تو حکم مختلف ہوگا۔ اور جو شخص کھجوروں کا باغ فروخت کرے جس میں پھل لگا ہوا ہو اور اس کی پیوند کاری کی جاچکی ہو تو اس باغ کا پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا، البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

14621 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

✵✵ عکرمہ بن خالد نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14622 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: قَالَ نَافِعٌ: مَا هُوَ اِلَّا عَنْ عُمَرَ فِي شَاْنِ الْعَبْدِ

✵✵ معمر نے' ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نافع بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور صرف غلام کے بارے میں ہے۔

14623 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا لَّهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص غلام فروخت کرے جس کا مال موجود ہو' تو اس غلام کا مال فروخت کرنے والے کو ملے گا' البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو' تو حکم اور ہوگا۔

14624 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

✵✵ عبدالولید بن رفیع نے' ابن ابوملیکہ اور عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھجوروں کا کوئی ایسا باغ فروخت کرے' جس میں پیوندکاری کی جا چکی ہو' تو اس باغ کا پھل فروخت کرنے والے کو ملے گا' البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔''

14625 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: "اِذَا بَاعَ الرَّجُلُ اَرْضًا، وَاشْتَرَطَ ثَمَرَهَا، فَقَالَ الْمُبْتَاعُ خُذْ زَرْعَكَ مِنَ الْاَرْضِ، وَقَالَ الْبَائِعُ: لَمْ يُحْصِدْ طَعَامُهَا قَالَ: يُحْصِدُهُ اِنْ لَمْ يُحْصِدْ لِاَنَّهُ يَقُولُ: فَرِّغْ اَرْضِي، وَاِنِ اشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَيْهِ اَنَّ الطَّعَامَ فِي اَرْضِهِ شَهْرَيْنِ ضَمِنَ الْاَرْضَ اِنْ اَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ"

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی زمین فروخت کردے اور اس کے پھل کی شرط رکھے اور خریدار یہ کہے کہ تم زمین میں سے اپنی پیداوار وصول کرلینا اور فروخت کرنے والا یہ کہے کہ اس کے اناج کو کاٹا ہی نہیں گیا ہے' تو ثوری کہتے ہیں: وہ اس کو کاٹ لے گا' اور اگر اس سے پہلے نہیں کاٹا تھا' کیونکہ اس نے یہ کہا ہے: میری زمین کو فارغ کردینا۔ اور اگر فروخت کرنے والے نے اس پر یہ شرط عائد کی ہو کہ اگلے دو ماہ تک اس زمین کا اناج اسے ملے گا' تو پھر اگر اس زمین کو کوئی آفت لاحق ہوجاتی ہے' پھر اس کا ضامن بھی وہ ہوگا۔

بَابُ: الْبَیْعِ بِالثَّمَنِ اِلٰی اَجَلَیْنِ

باب قیمت کے عوض میں سودا کرنا' جو دو مختلف مدتوں تک ہو

14626 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالُوا: "لَا بَاْسَ بِاَنْ یَقُوْلَ: اَبِیعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ بِعَشَرَةٍ اِلٰی شَهْرٍ اَوْ بِعِشْرِیْنَ اِلٰی شَهْرَیْنِ، فَبَاعَهُ عَلٰی اَحَدِهِمَا قَبْلَ اَنْ یُفَارِقَهُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ"،

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے اور طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جبکہ قتادہ نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی یہ کہے: میں تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں' اگر ایک ماہ کے بعد ادائیگی کی' تو دس درہم کے عوض میں' اور اگر دو ماہ کے بعد ادائیگی کی تو بیس درہم کے عوض میں۔ اور پھر وہ اس سے جدا ہونے سے پہلے' اُس میں سے کسی ایک مدت کے حساب سے اسے فروخت کردے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14627 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ

❊❊ لیث نے طاؤس کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14628 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یَقُوْلَ: اَبِیعُكَ هٰذَا بِكَذَا، وَكَذَا اِلٰی شَهْرٍ اَوْ اِلٰی شَهْرَیْنِ"

❊❊ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں یہ تمہیں اتنے کے عوض میں فروخت کرتا ہوں' جو ایک ماہ کے بعد ادائیگی کی صورت میں اتنے کا ہوگا' اور دو ماہ کے بعد ادائیگی کی صورت میں اتنے کا ہوگا۔

14629 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: مَنْ بَاعَ بَیْعَتَیْنِ فِی بَیْعَةٍ فَلَهُ اَوْكَسُهُمَا، اَوِ الرِّبَا

❊❊ معمر اور ثوری نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ایک ہی سودے میں' دو قسم کے سودے کرتا ہے' تو اسے یا' تو ان دونوں میں سے کم تر ملے گا یا (یا اضافی ہوا' تو) سود ملے گا۔

14630 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّهُ كَانَ یَکْرَهُ اَنْ یَقُوْلَ: اَبِیعُكَ بِعَشَرَةِ دَنَانِیرَ نَقْدًا، اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ اِلٰی اَجَلٍ" قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ، وَقَتَادَةُ لَا یَرَیَانِ بِذٰلِكَ بَاْسًا اِذَا فَارَقَهُ عَلٰی اَحَدِهِمَا

❊❊ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے

کہ میں یہ تمہیں نقد دس دینار کے بدلے میں فروخت کروں گا' اور کسی متعین مدت تک ادھار کی صورت میں پندرہ کے عوض میں فروخت کرتا ہوں۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری اور قتادہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ دوسرا فریق ان میں سے کسی ایک کو قبول کر کے الگ ہو۔

14631 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "اِذَا قَالَ: هُوَ بِكَذَا وَكَذَا اِلٰى كَذَا وَكَذَا، وَبِكَذَا وَكَذَا، اِلٰى كَذَا وَكَذَا، فَوَقَعَ الْبَيْعُ عَلٰى هٰذَا، فَهُوَ بِاَقَلِّ الثَّمَنَيْنِ اِلٰى اَبْعَدِ الْاَجَلَيْنِ" قَالَ مَعْمَرٌ: وَهٰذَا اِذَا كَانَ الْمُبْتَاعُ قَدِ اسْتَهْلَكَهُ

✵✵ معمر اور ابن عیینہ نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے کہ یہ اتنے اور اتنے کے عوض میں ہوگا' جبکہ مدت اتنی اور اتنی ہو اور اتنے اور اتنے کے عوض میں ہوگا' جبکہ مدت اتنی اور اتنی ہو اور پھر اس کے مطابق سودا طے ہو جائے' تو اس میں دونوں صورتوں میں سے جو کم قیمت ہے وہ لازم ہوگی اور دونوں مدتوں میں جو زیادہ بعد میں ختم ہوگی' وہ لازم ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: یہ اس صورت میں ہوگا' جب خریدار نے اسے ہلاک کر دیا ہو۔

14632 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "اِذَا قُلْتَ: اَبِيعُكَ بِالنَّقْدِ اِلٰى كَذَا، وَبِالنَّسِيئَةِ بِكَذَا وَكَذَا، فَذَهَبَ بِهِ الْمُشْتَرِي، فَهُوَ بِالْخِيَارِ فِي الْبَيْعَيْنِ مَا لَمْ يَكُنْ وَقَعَ بَيْعٌ عَلٰى اَحَدِهِمَا، فَاِنْ وَقَعَ الْبَيْعُ هٰكَذَا، فَهٰذَا مَكْرُوهٌ، وَهُوَ بَيْعَتَانِ فِي بَيْعَةٍ، وَهُوَ مَرْدُودٌ، وَهُوَ الَّذِي يُنْهٰى عَنْهُ، فَاِنْ وَجَدْتَ مَتَاعَكَ بِعَيْنِهِ اَخَذْتَهُ، وَاِنْ كَانَ قَدِ اسْتُهْلِكَ فَلَكَ اَوْكَسُ الثَّمَنَيْنِ وَاَبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ"

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: جب تم یہ کہو: میں یہ چیز تمہیں نقد اتنے کے عوض میں فروخت کروں گا' اور ادھار اتنے کے عوض میں فروخت کروں گا' اور خریدار یہ پیش کش لے کر چلا جائے' تو اسے دونوں قسم کے سودوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا جب تک ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے سودا طے نہیں ہو جاتا' جب سودا طے ہو جائے کہ یہ یوں ہوگا' تو پھر یہ مکروہ ہوگا' اور یہ ایک سودے میں دو سودے شمار ہوں گے اور یہ چیز مردود ہے اور یہی وہ صورت ہے' جس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر تم اپنے سامان کو بعینہٖ پاتے ہو' تو اسے حاصل کر لو اور اگر وہ سامان ہلاک ہو گیا ہو' تو تمہیں دونوں قسم کی قیمتوں میں سے کم قیمت ملے گی اور ادائیگی کی مدت کی دونوں صورتوں میں سے بعد والی مدت ہوگی۔

14633 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "لَا تَصْلُحُ الصَّفْقَتَانِ فِي الصَّفْقَةِ، اَنْ يَقُوْلَ: هُوَ بِالنَّسِيئَةِ بِكَذَا وَكَذَا، وَبِالنَّقْدِ بِكَذَا وَكَذَا"

✵✵ عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک سودے میں دو سودے درست

نہیں ہیں۔ کہ آدمی یہ کہے کہ ادھار اتنے کا ہوگا' اور نقد اتنے کا ہوگا۔

14634 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَبْتَاعُ اِلٰی مَیْسَرَةَ، وَلَا یُسَمِّیْ اَجَلًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (ادائیگی کی) گنجائش تک کی شرط پر کوئی چیز خرید لیتے تھے اور وہ مدت کا تعین نہیں کرتے تھے۔

14635 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِیْ بَزَّةَ، عَنْ یَعْقُوْبَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، کَانَ یَبْتَاعُ مِنْهُ اِلٰی مَیْسَرَةَ، وَلَا یُسَمِّیْ اَجَلًا

✵✵ قاسم بن ابوبرزہ نے یعقوب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے ایک چیز خریدی کہ جب گنجائش ہوگی' (تو وہ رقم ادا کردیں گے) انہوں نے کسی مدت کو متعین نہیں کیا۔

بَابُ: بَیْعَتَانِ فِیْ بَیْعَةٍ

باب ایک ہی سودے میں' دو سودے ہونا

14636 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، وَاِسْرَائِیْلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الصَّفْقَتَانِ فِی الصَّفْقَةِ رِبًا قَالَ سُفْیَانُ: "یَقُوْلُ: اَنْ بَاعَهُ بَیْعًا، فَقَالَ: اَبِیْعُكَ هٰذَا بِعَشَرَةِ دَنَانِیْرَ، تُعْطِیْنِیْ بِهَا صَرْفَ دَرَاهِمِكَ

✵✵ سماک بن حرب نے' عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک ہی سودے میں' دو سودے ہونا سود ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: یعنی آدمی یہ کہے: وہ اس چیز کو فروخت کرتا ہے اور یہ کہے: میں تمہیں یہ دس دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور تم مجھے اس کے عوض میں درہم دے دینا۔

14637 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، فِیْ رَجُلٍ قَالَ: اَبِیْعُكَ هٰذَا الْبَزَّ بِكَذَا، وَكَذَا دِیْنَارًا، تُعْطِیْنِی الدِّیْنَارَ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، قَالَ مَسْرُوْقٌ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَحِلُّ الصَّفْقَتَانِ فِی الصَّفْقَةِ

✵✵ امام شعبی نے مسروق کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں تمہیں یہ کپڑا اتنے اتنے دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور تم مجھے ایک دینار کی جگہ' دس درہم دے دینا' مسروق کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سودے میں دو سودے درست نہیں ہیں۔

14638 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ فِیْ رَجُلٍ اشْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً بِكَذَا

وَكَذَا، وَنَحَلَهُ الثَّمَنَ قَالَ: لَا، حَتّٰى يُسَمِّيَ النِّحْلَةَ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو دوسرے شخص سے سامان اتنی اور اتنی رقم کے عوض میں خریدتا ہے اور قیمت اسے عطیہ کردیتا ہے' تو ثوری کہتے ہیں: یہ درست نہیں ہے جب تک اس عطیے کا وہ تعین نہیں کرتا۔

14639 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ سَلَّفَ رَجُلًا مِائَةَ دِينَارٍ فِي شَيْءٍ فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَزِنَ لَهُ الدَّنَانِيرَ قَالَ: اَعْطِنِيْ بِهَا دَرَاهِمَ اَوْ عَرَضًا قَالَ: هُوَ مَكْرُوهٌ لِاَنَّهُ بَيْعَتَانِ فِي بَيْعَةٍ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کے ساتھ' کسی چیز کے بارے میں' ایک سو دینار کی بیع سلم کرتا ہے' پھر جب وہ جاتا ہے' تاکہ دیناروں کا وزن کروائے' تو یہ کہتا ہے: تم مجھے اس کے عوض میں درہم یا سامان دے دو' تو وہ کہتے ہیں: یہ مکروہ ہے' کیونکہ یہ ایک سودے میں دو سودے ہیں۔

14640 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ بِدِينَارٍ، ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدُ، فَقَالَ: اَعْطِنِيْ بِالدِّينَارِ دَرَاهِمَ فَاَعْطَاهُ دَرَاهِمَ، ثُمَّ عَلِمَ اَنَّ السِّلْعَةَ مَسْرُوقَةٌ، فَرُدَّتْ قَالَ: يَرُدُّ اِلَيْهِ الدَّرَاهِمَ لِاَنَّ الْبَيْعَ كَانَ فَاسِدًا، لِاَنَّهُ صَرْفٌ، فَاِنْ كَانَ اَخَذَ عَرَضًا رَدَّ اِلَيْهِ دِينَارًا، لِاَنَّهُ لَيْسَ بِمَنْزِلَةِ الصَّرْفِ، وَاِنِ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا، وَكَانَ قَدْ اَخَذَ بِالدَّنَانِيرِ دَرَاهِمَ، فَاِنَّهُ يَرُدُّ الدَّنَانِيرَ

✵✵ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو ایک دینار کے عوض میں سامان فروخت کرتا ہے' پھر وہ بعد میں' اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: مجھے دینار کی جگہ درہم دے دو' تو وہ اسے درہم دے دیتا ہے' پھر اسے پتا چلتا ہے کہ یہ سامان' تو چوری شدہ ہے' تو یہ سامان اسے واپس کیا جائے گا' ثوری کہتے ہیں: وہ اس کے دراہم اسے واپس کرے گا' کیونکہ یہ سودا فاسد ہے' کیونکہ یہ ''صرف'' ہے اور اگر اس نے سامان لیا تھا' تو پھر اس کا دینار اسے واپس کرے گا' کیونکہ اب یہ ''صرف'' کے حکم میں نہیں ہے' اور اگر کسی شخص نے کنیز خریدی اور اس میں عیب پایا' اور اُس نے دینار کی جگہ درہم وصول کیے تھے' تو دینار واپس کرے گا۔

بَابُ: السُّفْتَجَةُ

باب: سفتجہ (ادائیگی کی جگہ مختلف ہونا)

14641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَاَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَا: اِذَا مَا سَلَّفْتَ رَجُلًا هَاهُنَا طَعَامًا فَاَعْطَاكَهُ بِاَرْضٍ اُخْرٰى، فَاِنْ كَانَ يَشْتَرِطُ فَهُوَ مَكْرُوهٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوفِ فَلَا بَاْسَ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے اور ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم کسی کو بیع سلف میں اناج یہاں فراہم کرو' اور وہ تمہیں ادائیگی کسی دوسری جگہ پر کرے گا' تو اگر وہ یہ شرط رکھتا ہے' تو یہ چیز مکروہ ہے اور اگر یہ چیز بہتری کے طور پر ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14642 آ ثارِ صحابہ:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَسْتَلِفُ مِنَ التُّجَّارِ اَمْوَالًا، ثُمَّ یَکْتُبُ لَهُمْ اِلَی الْعُمَّالِ قَالَ: فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ، قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَکَانَ اِبْرَاهِیْمُ یَکْرَهُهٗ

✿✿ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تاجروں سے کچھ اموال کی بیع سلف کرتے تھے' پھر وہ اپنے اہلکاروں کی طرف خط لکھتے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

14643 - آ ثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ اَبِیْ عُمَیْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَی زَیْنَبَ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَمْرًا اَوْ شَعِیْرًا بِخَیْبَرَ، فَقَالَ لَهَا عَاصِمُ بْنُ عَدِیٍّ: هَلْ لَكَ اَنْ اُعْطِیَكِ مَکَانَهٗ بِالْمَدِیْنَةِ، وَآخُذَهٗ لِرَقِیْقِیْ هُنَالِكَ؟ فَقَالَتْ: حَتّٰی اَسْاَلَ عُمَرَ، فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ: کَیْفَ بِالضَّمَانِ؟ کَاَنَّهٗ کَرِهَهٗ

✿✿ ابوعمیس نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو خیبر میں کچھ کھجوریں یا جو دیئے' تو عاصم بن عدی نے اس خاتون سے کہا: کیا آپ اس بات میں دلچسپی رکھتی ہیں کہ میں آپ کو اس کی جگہ مدینہ منورہ میں ادائیگی کردوں؟ اور انہیں اپنے غلاموں کے لئے وہاں حاصل کر لوں۔ اس خاتون نے کہا: میں پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کرلوں' تو انہوں نے فرمایا: ضمان کیسے ہوگا؟ گویا انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

14644 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: کَانَ اَبِیْ سَلَّفَ قَوْمًا طَعَامًا مِنْ اَرْضِهٖ، وَهِیَ اَقْرَبُ مِنَ الْجَنَدِ مِنْ اَرْضِهِمْ، فَقَالَ: احْمِلُوْهُ اِلَی الْجَنَدِ، وَاَعْطَاهُمْ کِرَاءَ مَا بَیْنَ اَرْضِهٖ، وَالْجَنَدِ

✿✿ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد کچھ لوگوں کے ساتھ ان کی زمین پر اناج کے بارے میں بیع سلف کرتے تھے اور یہ ان کی زمین کے مقابلے میں زیادہ قریب تھی' وہ یہ فرماتے ہیں: تم اسے لادکر ''جند'' لے جاؤ اور وہ اپنے زمین اور ''جند'' کے درمیان کا انہیں کرایہ دیا کرتے تھے۔

14645 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ فِیْ رَجُلٍ سَلَّفَ رَجُلًا خَمْسَمِائَةِ فِرْقٍ یُعْطِیْهِ اِیَّاهَا بِاَرْضٍ مَعْلُوْمَةٍ، ثُمَّ وَجَدَهٗ بِاَرْضٍ اُخْرٰی فَقَالَ: اکْتَلْ مِنِّیْ طَعَامَكَ هَاهُنَا، وَاَنَا اَحْمِلُهٗ لَكَ عَلٰی دَوَابِّیْ اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ شَرَطْتُ لَكَ قَالَ: هُوَ مَکْرُوْهٌ اَنْ یَحْمِلَهٗ، لِاَنَّهٗ اَخَذَ طَعَامًا وَاَخَذَ الْکِرَاءَ فَضْلًا

✿✿ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ' پانچ سو فرق (اناج) کے بارے میں بیع

سلف کرتا ہے' کہ وہ فلاں زمین پر' اس کی ادائیگی کرے گا' پھر وہ اس کو دوسری جگہ پر پاتا ہے' تو یہ کہتا ہے: تم یہاں مجھ سے اپنا اناج ماپ کر لے لو' میں اسے تمہارے لئے لاد کر اس جگہ تک لے جاؤں گا' جو میں نے تمہارے ساتھ شرط مقرر کی تھی۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ چیز مکروہ ہے کہ آدمی اس کو لاد کر لے کر جائے' کیونکہ اس نے اناج حاصل کر لیا ہے اور کرایہ حاصل کرنا اضافی چیز ہوگی۔

14646 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ طَعَامًا بِجُدَّةَ فَحَمَلَهُ اِلَى مَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ: اَعْطِنِي كِرَاءَهُ الَّذِي حَمَلْتُهُ بِهِ مِنْ جُدَّةَ قَالَ: لَيْسَ لَهُ كِرَاءٌ اِنْ طَابَتْ نَفْسُهُ اِلَى اَنْ يُوَفِّيَهُ اِيَّاهُ بِمَكَّةَ

✸✸ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص سے اناج ''جدہ'' میں لینا ہو اور پھر وہ اسے لاد کر ''مکہ'' میں لے آئے اور پھر یہ کہے: مجھے اس کا کرایہ بھی دو' جو میں اسے لاد کر ''جدہ'' سے لے کر آیا ہوں' تو ثوری کہتے ہیں: اس شخص کو کرایہ نہیں ملے گا' دوسرا شخص اگر چاہے گا' تو اپنی رضامندی کے ساتھ اسے مکہ میں ادائیگی کر دے گا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُهْدِي لِمَنْ اَسْلَفَهُ

باب: آدمی نے جس شخص کے ساتھ بیع سلف کی ہو' اس کو تحفہ دینا

14647 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تَسَلَّفَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَالًا - قَالَ: اَحْسَبُهُ عَشَرَةَ آلَافٍ - ثُمَّ اِنَّ اُبَيًّا اَهْدَى لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ تَمْرَتِهِ، وَكَانَتْ تُبَكِّرُ، وَكَانَ مِنْ اَطْيَبِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ تَمْرَةً، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ اُبَيٌّ: اَبْعَثُ بِمَالِكَ، فَلَا حَاجَةَ لِي فِي شَيْءٍ مَنَعَكَ طِيبَ تَمْرَتِي، فَقَبِلَهَا، وَقَالَ: اِنَّمَا الرِّبَا عَلَى مَنْ اَرَادَ اَنْ يُرْبِيَ وَيُنَسِّءَ

✸✸ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مال کے بارے میں کچھ بیع سلف کی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ دس ہزار تھے' پھر حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اپنی کھجوریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحفے میں دیں' جو تازہ کھجوریں تھیں اور مدینہ منورہ کی بہترین کھجوریں تھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ انہیں واپس کر دیں' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کا مال بھجوا دوں گا' اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ آپ میرا پاکیزہ مال نہ لیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبول کر لیا اور فرمایا: سود اس وقت ہوتا ہے' جب کوئی شخص اضافی ادائیگی چاہتا ہو اور اُدھار کر رہا ہو۔

14648 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ تَسَلَّفَ مِنْ عُمَرَ عَشَرَةَ آلَافٍ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ اُبَيٌّ مِنْ تَمْرَتِهِ، وَكَانَ مِنْ اَطْيَبِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ تَمْرَةً، وَكَانَتْ تَمْرَتُهُ تُبَكِّرُ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ اُبَيٌّ: لَا حَاجَةَ لِي فِي شَيْءٍ مَنَعَكَ تَمْرَتِي، فَقَبِلَهَا عُمَرُ، وَقَالَ: اِنَّمَا الرِّبَا عَلَى مَنْ اَرَادَ اَنْ يُرْبِيَ وَيُنَسِّءَ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دس ہزار کی بیع سلف کی' پھر حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی کھجوریں بھجوائیں' جو مدینہ منورہ کی بہترین کھجوریں تھیں اور وہ کھجوریں تازہ اتری ہوئی تھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ واپس کر دیں' تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ایسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے' جس کی وجہ سے آپ میری کھجوروں لینے سے انکار کر دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبول کر لیا اور فرمایا: سود اُس وقت ہوتا ہے' جب کوئی شخص اضافی ادائیگی کرے' یا اُدھار کرے۔

14649 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اِذَا نَزَلْتَ عَلٰى رَجُلٍ لَكَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاَكَلْتَ عَلَيْهِ، فَاَحْسُبْهُ لَهُ مَا اَكَلْتَ عِنْدَهُ اِلَّا اَنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُوْلُ: اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعْرُوفًا كَانَا يَتَعَاطَيَانِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ

✽✽ ابراہیم نخعی نے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کے ہاں مہمان ٹھہرو' جس کے ذمے تمہارا قرض ہو اور تم اس کے ہاں کھالو' تو تم نے اس کے ہاں جو کچھ کھایا ہے' اس کو (اصل قرض میں سے منہا کر لینا) راوی کہتے ہیں: البتہ ابراہیم نخعی یہ فرمایا کرتے تھے: وہ اس قرض کے لین دین سے پہلے' باہمی طور پر جو مناسب لین دین کرتے تھے' اس کا حکم مختلف ہوگا۔

14650 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَسْلَفْتَ رَجُلًا سَلَفًا، فَلَا تَقْبَلْ مِنْهُ هَدِيَّةَ كُرَاعٍ، وَلَا عَارِيَةَ رُكُوبِ دَابَّةٍ

✽✽ عکرمہ نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کسی شخص کے ساتھ بیع سلف کرو' تو اس سے چلو بھر کا ہدیہ قبول نہ کرو اور عاریت کے طور پر اس کے جانور پر سوار نہ ہو۔

14651 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ جَارَ سِمَاكٍ فَاَقْرَضْتُهُ خَمْسِينَ دِرْهَمًا، وَكَانَ يَبْعَثُ اِلَيَّ مِنْ سَمَكِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: حَاسِبْهُ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَرُدَّ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ كَفَافًا، فَقَاصِصْهُ

✽✽ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: وہ مچھیرے کا پڑوسی ہے' میں نے اسے پچاس درہم قرض دیئے ہیں' تو وہ اپنی مچھلی مجھے بھجوا دیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کا حساب رکھنا' اگر وہ اضافی ہو' تو اسے معاف کر دینا اور اگر وہ کفایت کرے' تو اس حساب سے اندازہ لگا لینا۔

14652 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: اِنِّي اُرِيدُ الْعِرَاقَ اُجَاهِدُ، فَاخْفِضْ لِي جَنَاحَكَ، فَقَالَ لِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: اِنَّكَ تَاْتِي اَرْضًا فَاشِيًا بِهَا الرِّبَا، فَاِذَا اَقْرَضْتَ رَجُلًا قَرْضًا فَاَهْدَى لَكَ هَدِيَّةً، فَخُذْ قَرْضَكَ وَارْدُدْ اِلَيْهِ هَدِيَّتَهُ

✽✽ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے کہا: میں عراق جانا چاہتا ہوں

تا کہ جہاد میں حصہ لوں' تو آپ اپنے پَر میرے لئے نرم کردیں۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تم ایک ایسی سرزمین پر جانے لگے ہو' جہاں سود پھیلا ہوا ہے' تو جب تم کسی شخص کو قرض دو' اور وہ تمہیں کوئی تحفہ دے' تو تم اپنا قرض وصول کرنا اور اس کا تحفہ اسے واپس کردینا۔

14653 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى بُرْدَةَ، عَنْ اَبِى بُرْدَةَ قَالَ: اَرْسَلَنِى اَبِى اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَتَعَلَّمُ مِنْهُ، فَجِئْتُهُ فَسَاَلَنِى: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَرَحَّبَ بِى، فَقُلْتُ: اِنَّ اَبِى اَرْسَلَنِى اِلَيْكَ لِاَسْاَلَكَ، وَاَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِى، اِنَّكُمْ بِاَرْضِ تُجَّارٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ، فَاَهْدَى لَكَ حَبْلَةً مِنْ تِبْنٍ، فَلَا تَقْبَلْهَا، فَاِنَّهَا رِبًا

٭٭ سعید بن ابوبردہ نے ابوبردہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد نے مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے علم حاصل کروں۔ میں ان کے پاس آیا' تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے انہیں بتایا' تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا' تو میں نے کہا: میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے' تا کہ میں آپ سے سوالات کروں اور آپ سے علم حاصل کروں۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم ایک ایسی سرزمین پر رہتے ہو' جہاں تجارت کرنے والے لوگ ہیں' تو جب تمہارا کسی شخص کے ذمے مال ہو اور وہ تمہیں تھوڑا سا پنیر تحفے کے طور پر دے' تو تم اسے قبول نہ کرنا' کیونکہ یہ سود ہوگا۔

14654 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّى اَقْرَضْتُ رَجُلًا قَرْضًا، فَاَهْدَى لِى هَدِيَّةً قَالَ: اُرْدُدْ اِلَيْهِ هَدِيَّتَهُ اَوْ اَثِبْهُ

٭٭ ثوری نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور اس نے مجھے ایک تحفہ دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کا ہدیہ اسے واپس کردو' یا پھر تم اسے بدلے میں کچھ دو۔

14655 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: اِنِّى اَقْرَضْتُ رَجُلًا قَرْضًا، فَاَهْدَى لِى هَدِيَّةً، فَقَالَ: اَثِبْهُ مَكَانَ هَدِيَّتِهِ، اَوِ احْسِبْهَا لَهُ مِمَّا عَلَيْهِ، اَوِ ارْدُدْهَا عَلَيْهِ

٭٭ ابواسحاق نے' ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ان سے کہا: میں نے ایک شخص کو قرض دیا' تو اس نے مجھے ہدیہ دیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کے تحفہ کے بدلے میں کچھ دو' یا پھر تمہاری جو رقم اس کے ذمے واجب الادا تھی' اس میں سے منہا کرلو' یا وہ چیز اس کو واپس کردو۔

14656 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ شروس، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ قَالَ: تَسَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ شَعِيرًا، فَقَضَاهُ وَزَادَهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ نَيْلٌ لَكَ

✲✲ حسن بن مسلم بن یناق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے جو ادھار لیے تو اسے ادائیگی کرتے ہوئے اضافی ادائیگی کی یہ بات نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا ہے۔

بَابُ: قَرْضُ جَرَّ مَنْفَعَةً، وَهَلْ يَأْخُذُ أَفْضَلَ مِنْ قَرْضِهِ؟

باب: جو قرض فائدہ لے آئے تو کیا آدمی اس قرض سے اضافی چیز کو بھی وصول کرے گا؟

14657 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ مَكْرُوهٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو قرض فائدہ لے کر آتا ہے وہ مکروہ ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

14658 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ عَلَى أَنْ يُفْقِرَهُ ظَهْرَ فَرَسِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا أَصَبْتَ مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ فَهُوَ رِبًا

✲✲ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک شخص دوسرے شخص سے پانچ سو دینار قرض لیتا ہے اس شرط پر کہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت اسے سواری کے لیے دے گا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس کے گھوڑے کی پشت سے جو فائدہ حاصل کیا ہے یہ سود شمار ہوگا۔

14659 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَلَا خَيْرَ فِيهِ

✲✲ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو بھی قرض کوئی فائدہ دے اس میں بھلائی نہیں ہے۔

14660 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: لَا بَأْسَ أَنْ يُقْرِضَ الرَّجُلُ دَرَاهِمَ بَيْضَاءَ، وَيَأْخُذَ سَوْدَاءَ، أَوْ يُقْرِضَ سَوْدَاءَ، وَيَأْخُذَ بَيْضَاءَ، مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا شَرْطٌ

✲✲ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی کسی شخص کو سفید درہم قرض کے طور پر دے اور سیاہ درہم وصول کر لے یا سیاہ درہم قرض کے طور پر دے اور سفید وصول کر لے جبکہ ان دونوں کے درمیان یہ شرط طے نہ ہوئی ہو (کہ مختلف قسم کے درہم واپس کرنے ہوں گے)۔

14661 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ أَبِي عَزَّةَ قَالَ:

اسْتَقْرَضْتُ مِنْ رَجُلٍ دِيْنَارًا نَاقِصًا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي اِلَّا دِيْنَارًا يَزِيدُ عَلٰى دِيْنَارِهٖ، فَقُلْتُ لَهٗ: هُوَ لَكَ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَا ذَاكَ؟ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ: لَا يَحِلُّ لَهٗ، فَقُلْتُ: اَنَا اُحِلُّهٗ لَهٗ، فَقَالَ: وَاِنْ اَحْلَلْتَهٗ لَهٗ فَقَدْ حَلَّ

✵✵ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص سے ایک ناقص دینار قرض کے طور پر لیا' میرے پاس ایک ایسا دینار تھا' جو اس کے دینار سے اضافی تھا' تو میں نے اس سے کہا: یہ تمہارا ہوا' تو امام شعبی نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے انہیں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: اس کے لئے یہ حلال نہیں ہے' تو میں نے کہا: میں اُس کے لئے یہ حلال قرار دے رہا ہوں انہوں نے فرمایا: اگر تم اس کے لئے حلال کر رہے ہو' تو پھر یہ حلال ہے۔

14662 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّيْ اَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا، وَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ اَيْضًا اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتُهٗ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: ذٰلِكَ الرِّبَا قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِيْ؟ قَالَ: السَّلَفُ عَلٰى ثَلَاثَةِ وُجُوْهٍ، سَلَفٌ تُرِيدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ، فَلَكَ وَجْهُ اللّٰهِ، وَسَلَفٌ تُرِيدُ بِهٖ وَجْهَ صَاحِبِهٖ، فَلَيْسَ لَكَ اِلَّا وَجْهُهٗ، وَسَلَفٌ اَسْلَفْتَهٗ لِتَاْخُذَ بِهٖ خَبِيثًا بِطَيِّبٍ قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِيْ؟ قَالَ: اَرٰى اَنْ تَشُقَّ صَكَّكَ، فَاِنْ اَعْطَاكَ مِثْلَ الَّذِيْ اَسْلَفْتَهٗ قَبِلْتَهٗ، وَاِنْ اَعْطَاكَ دُوْنَ الَّذِيْ اَسْلَفْتَهٗ، فَاَخَذْتَهٗ، اُجِرْتَ، وَاِنْ اَعْطَاكَ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتَهٗ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ، فَذٰلِكَ شُكْرٌ شَكَرَهٗ لَكَ، وَهُوَ اَجْرُ مَا اَنْظَرْتَهٗ

✵✵ امام مالک بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ایک شخص کو ادھار دیا اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ میں نے ادھار کے طور پر جو رقم اسے دی ہے' اس سے زیادہ بہتر چیز وہ مجھے ادا کرے گا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سود ہے۔ اس نے کہا کہ پھر آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

ادھار تین صورتوں میں ہو سکتا ہے:

ایک ادھار وہ ہے' جس کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کرو' تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مل جائے گی

ایک ادھار وہ ہے' جس کے ذریعے تم اپنے ساتھی کی بہتری کا ارادہ کرو' تو اس کے نتیجے میں تمہیں بہتری مل جائے گی

ایک ادھار وہ ہے' کہ جو تم اسے دو' اور پھر تم پاکیزہ چیز کو خبیث کے بدلے میں حاصل کر لو۔

تو اس شخص نے کہا: آپ مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم اپنے عہد نامے کو پھاڑ دو! اگر وہ تمہیں اس کی مانند دیتا ہے' جو تم نے اس کو ادھار کے طور پر دیا تھا' تو تم اسے قبول کر لینا اور اگر وہ تمہیں اس سے ہلکے دیتا ہے' جو تم نے اسے دیئے تھے' تو تم انہیں بھی قبول کر لینا تمہیں اس کا اجر نصیب ہوگا۔ اور اگر وہ تمہیں اس سے زیادہ بہتر دیتا ہے' جو تم نے اسے ادھار کے طور پر دیئے تھے' تو اگر وہ اپنی خوشی سے ایسا کرتا ہے' تو یہ شکر گزاری ہوگی' جس کے ذریعے وہ تمہارا شکریہ ادا کر رہا ہوگا' اور تم نے اسے جو مہلت دی ہے' یہ اس کا معاوضہ ہوگا۔

14663 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ

الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُقْبِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ، فَيَرُدُّ عَلَيْهِ خَيْرًا مِنْهَا، قَالَا: اِذَا كَانَ لَيْسَ مِنْ نِيَّتِهِ فَلَا بَأْسَ

✵✵ عبداللہ بن کثیر نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم اور حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی شخص کو درہم دیتا ہے اور دوسرا شخص اُن سے زیادہ بہتر درہم اسے واپس کرتا ہے' تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اگر یہ چیز اس (قرض دینے والے) کی نیت میں نہیں تھی' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ: الْهَدِيَّةُ لِلْاُمَرَاءِ وَالَّذِى يُشْفَعُ عِنْدَهُ

باب: امراء کو تحفے دینا' اور جو شخص اُن کے ہاں سفارش کرے۔ (اسے تحفہ دینا)

14664 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: " السُّحْتُ: الرِّشْوَةُ فِي الدِّينِ "، قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِى فِي الْحُكْمِ

✵✵ عاصم نے زر بن حبیش کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حرام یہ ہے کہ دین میں رشوت دی جائے' سفیان کہتے ہیں: یعنی فیصلہ کرتے ہوئے۔

14665 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَبِى نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهَدَايَا لِلْاُمَرَاءِ غُلُولٌ

✵✵ ابونضرہ نے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''امراء کو دیئے جانے والے تحائف' خیانت (یا حرام) ہوتے ہیں''۔

14666 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ دِيَارِنَا فَاسْتَعَانَ مَسْرُوقًا عَلٰى مَظْلِمَةٍ لَهُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ، فَاَعَانَهُ، فَاَتَاهُ بِجَارِيَةٍ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنِّى سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ: هٰذَا السُّحْتُ

✵✵ سالم بن ابوجعد' مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ہمارے علاقے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسروق کے پاس آیا' اور اس نے مسروق سے مدد مانگی' جو زیاد نے اس کے خلاف زیادتی کی تھی' تو مسروق نے اس کی مدد کردی' تو وہ اس کے بعد ایک کنیز لے کر مسروق کے پاس آیا' تو مسروق نے وہ کنیز اس کو واپس کردی اور کہا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ حرام ہے۔

14667 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: جَاءَنِى دِهْقَانُ عَظِيمُ الْخَرَاجِ، فَتَقَبَّلْتُ عَنْهُ بِخَرَاجِهِ، فَاَتَانِى فَكَسَرَ صَكَّهُ، وَاَدَّى مَا عَلَيْهِ، ثُمَّ حَمَلَنِى عَلٰى بِرْذَوْنٍ، وَكَسَانِى حُلَّةً قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ تَتَقَبَّلْ مِنْهُ، اَكَانَ يُعْطِيكَ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَلَا اِذًا

✵ کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے کہا کہ ایک دہقان میرے پاس بہت سا خراج لے کر آتا ہے میں اس سے اس کا خراج وصول کر لیتا ہوں پھر وہ میرے پاس آتا ہے اور اپنے عہد نامے کو توڑ دیتا ہے اور جو چیز اس کے ذمے تھی اس کو ادا کر دیتا ہے پھر وہ مجھے سواری کے لئے خچر دیتا ہے اور پہننے کے لئے ایک حلہ دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم نے اس سے وہ (خراج) قبول نہ کیا ہوتا تو اس نے تمہیں یہ چیزیں دینی تھیں؟ میں نے کہا: جی نہیں تو انہوں نے کہا: پھر یہ نہیں لی جا سکتی ہیں۔

14668 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

✵ ابوحصین نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے پر لعنت کرے۔

14669 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، - اَوْ قَالَ: عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي

✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے''۔

14670 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ، رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ - قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عِنْدَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ فِي الدُّخُوْلِ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا اَنْكَرْتُ مِنْ صَاحِبِيْ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ الْبَوَّابَ سَاَلَنِيْ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: فَاَعْطِهِ قَالَ: مَا بِيْ مَا اُعْطِيْهِ، وَلٰكِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ اُعْطِيَهُ شَيْئًا لِذٰلِكَ

✵ ابراہیم بن عثمان اُن کا تعلق حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عمر بن ابوسلمہ کے ساتھ عبدالعزیز بن مروان کے پاس موجود تھا انہیں ان کے ہاں آنے میں تاخیر ہوگئی تو میں نے یہ بات ان کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے ساتھی کی کسی چیز کو قابل انکار نہیں سمجھا لیکن دربان نے مجھ سے کچھ مانگا تھا تو راوی کہتے ہیں: میں نے اس سے کہا: آپ نے اسے دے دینا تھا۔ انہوں نے کہا: میرے پاس اسے دینے کے لئے کیا صورت تھی؟ جبکہ مجھ تک یہ روایت پہنچ چکی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو''

اس لیے میں نے اس چیز کو ناپسند کیا کہ میں اُسے (یعنی دربان کو) کچھ دوں۔

14671 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: مَا اَعْطَيْتَ مِنْ

مَالِكَ مُصَانَعَةً عَلٰى مَالِكَ، وَدَمِكَ، فَأَنْتَ فِيهِ مَأْجُورٌ، وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: تم اپنے مال میں سے جو ادائیگی اس وجہ سے کرتے ہو تا کہ تم اپنے مال اور اپنی جان کو محفوظ رکھو تو اس بارے میں تمہیں اجر نصیب ہو گا۔

ثوری نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

14672 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "مَا كَانَ شَيْءٌ اَنْفَعَ لِلنَّاسِ مِنَ الرِّشْوَةِ فِي زَمَانِ زِيَادٍ، اَوْ قَالَ: ابْنَ زِيَادٍ"

٭٭ عمرو بن دینار نے جابر بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: زیاد کے عہد حکومت میں (راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں:) ابن زیاد کے عہد حکومت میں لوگوں کے لئے رشوت سے زیادہ فائدہ مند چیز اور کوئی نہیں تھی۔

14673 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ، وَبِيَدِهِ قَارُورَةٌ، وَعَلَيْهِ سَرَاوِيلُ وَنَعْلَانِ، فَقَالَ: مَا اَصَبْتُ مُنْذُ دَخَلْتُهَا غَيْرَ هٰذِهِ الْقَارُورَةِ، اَهْدَاهَا لِي دِهْقَانٌ

٭٭ ابوسفیان نے معاذ بن علاء کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ہمیں خطبہ دیا ان کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی انہوں نے شلوار اور جوتے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب سے میں یہاں آیا ہوں اس شیشی کے علاوہ میں نے اور کچھ وصول نہیں کیا یہ شیشی بھی ایک دہقان نے مجھے تحفے کے طور پر دی تھی۔

بَابُ: طَعَامُ الْاُمَرَاءِ وَاَكْلُ الرِّبَا

باب: امراء کا کھانا اور سود کھانا

14674 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰيَاتِ، آيَاتِ الرِّبَا مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا، فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

٭٭ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے آیات نازل کر دیں تو سود کے متعلق آیات سورۂ بقرہ کی آخری آیات تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے انہیں ہمارے سامنے تلاوت کیا اور پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔

14675 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ لِي جَارًا يَاْكُلُ الرِّبَا، وَاِنَّهُ لَا يَزَالُ يَدْعُوْنِي، فَقَالَ: مَهْنَؤُهُ لَكَ وَاِثْمُهُ

عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ عَرَفْتَهُ بِعَيْنِهِ فَلَا تُصِبْهُ،

✽✽ ذر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھاتا ہے وہ مسلسل مجھے اپنے ہاں بلاتا رہتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جو تمہیں کھلائے گا وہ تمہیں نصیب ہوگا اور اس کا گناہ اس کے ذمے ہوگا۔

سفیان کہتے ہیں: اگر آپ کو پتا ہو کہ یہ بعینہ (سود کی رقم والا کھانے ہے) تو آپ اسے نہ کھائیں۔

14676 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

14677 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لَكَ صَدِيقٌ عَامِلٌ، اَوْ جَارٌ عَامِلٌ، اَوْ ذُو قَرَابَةٍ عَامِلٌ، فَاَهْدَى لَكَ هَدِيَّةً اَوْ دَعَاكَ اِلَى طَعَامٍ، فَاقْبَلْهُ، فَاِنَّ مَهْنَاهُ لَكَ وَاِثْمُهُ عَلَيْهِ

✽✽ زبیر بن عدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تمہارا کوئی دوست سرکاری اہلکار ہو یا کوئی پڑوسی سرکاری اہلکار ہو یا قریبی رشتہ دار سرکاری اہلکار ہو اور وہ تمہیں تحفے کے طور پر کوئی چیز دے یا تمہیں کھانے کی دعوت دے تو تم اسے قبول کرلو کیونکہ اس کی سہولت تمہاری ہوگی اور اس کا گناہ اس کے ذمے ہوگا۔

14678 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّ عَدِيَّ بْنَ اَرْطَاةَ كَانَ يَبْعَثُ اِلَى الْحَسَنِ كُلَّ يَوْمٍ بِجِفَانٍ مِّنْ ثَرِيدٍ، فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَيُطْعِمُ اَصْحَابَهُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ حسن بصری کو روزانہ ثرید کا ایک پیالہ بھیجا کرتے تھے تو حسن بصری خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلاتے تھے۔

14679 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: عَرِيفٌ لَنَا يَهْبِطُ وَيُصِيبُ مِنَ الظُّلْمِ فَيَدْعُونِي، فَلَا اُجِيبُهُ قَالَ: الشَّيْطَانُ عَرَضَ بِهٰذَا لِيُوقِعَ عَدَاوَةً، وَقَدْ كَانَ الْعُمَّالُ يَهْبِطُونَ وَيُصِيبُونَ، ثُمَّ يَدْعُونَ فَيُجَابُونَ

✽✽ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: ہمارا سرکاری اہلکار آتا ہے اور ظلم کے طور پر رقم لیتا ہے وہ میری دعوت کرتا ہے تو میں اس کی دعوت قبول نہیں کرتا' تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: شیطان یہ صورتحال پیدا کرتا ہے' تاکہ دشمنی آجائے' سرکاری اہلکار آتے ہیں اور لوگوں کی چیزیں حاصل کر لیتے ہیں' پھر وہ دعوت کرتے ہیں' تو ان کی دعوت قبول کی جاتی ہے۔

14680 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: نَزَلْتُ

بِعَامِلٍ، فَنَزَلَنِی وَاَجَازَنِی قَالَ: اقْبَلْ، قُلْتُ: فَصَاحِبُ رِبًا قَالَ: اقْبَلْ مَا لَمْ تَامُرْهُ اَوْ تُعِنْهُ

٭٭ معمر نے منصور کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: میں کسی سرکاری اہلکار کے ہاں ٹھہرتا ہوں' وہ میرے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرتا ہے' تو ابراہیم نخعی نے کہا: تم اسے قبول کرلو' تو میں نے کہا: اگرچہ وہ سود وصول کرنے والا ہو' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے قبول کرلو! جب کہ تم اس کا حکم دینے والے نہ ہو' یا اس کی مدد کرنے والے نہ ہو۔

14681 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ اَیُؤْكَلُ طَعَامُ الصَّیَارِفَةِ؟ فَقَالَ: قَدْ اَخَّرَكُمُ اللّٰهُ عَنِ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارَی، اِنَّهُمْ یَاْكُلُوْنَ الرِّبَا، وَاَحَلَّ لَكُمْ طَعَامَهُمْ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے دریافت کیا گیا: کیا صیارفہ (بظاہر یہ لگتا ہے اس سے مراد سونے اور چاندی کا لین دین کرنے والے افراد ہیں' جو وزن میں کمی وبیشی کر دیتے ہوں گے) کا کھانا کھایا جاسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر یہودیوں اور عیسائیوں سے مؤخر کیا ہے' تو وہ لوگ' تو سود بھی کھاتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے اُن (اہل کتاب) کا کھانا تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے۔

14682 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: بَعَثَ عَدِیُّ بْنُ اَرْطَاةَ بِمَالٍ اِلَی الْحَسَنِ، وَالشَّعْبِیِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ، فَقَبِلَ الْحَسَنُ، وَالشَّعْبِیُّ، وَرَدَّ ابْنُ سِیْرِیْنَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عدی بن ارطاۃ نے کچھ مال حسن بصری، امام شعبی اور محمد بن سیرین کی طرف بھیجا' تو حسن بصری اور امام شعبی نے اسے قبول کرلیا اور ابن سیرین نے اسے واپس کر دیا۔

14683 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عِیْسَی بْنِ الْمُغِیْرَةِ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَرَكْنَا تِسْعَةَ اَعْشَارِ الْحَلَالِ مَخَافَةَ الرِّبَا

٭٭ عیسیٰ بن مغیرہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سود کے اندیشے کی وجہ سے حلال کے دس حصوں میں سے' نو حصے ترک کر دیتے ہیں۔

بَابُ: الَّذِی یَشْتَرِی الْاَمَةَ فَیَقَعُ عَلَیْهَا اَوِ الثَّوْبَ فَیَلْبَسُهُ اَوْ یَجِدُ بِهِ عَیْبًا اَوِ الدَّابَّةَ فَتَنْفَقُ

باب: جو شخص کوئی کنیز خریدتا ہے' اور اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے

یا کپڑا خریدتا ہے اور اسے پہن لیتا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے' یا کوئی جانور خریدتا ہے اور وہ مرجاتا ہے

14684 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، اَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ فِی الْجَارِیَةِ یَشْتَرِیْهَا الرَّجُلُ فَیَقَعُ عَلَیْهَا، ثُمَّ یَجِدُ بِهَا عَیْبًا قَالَ: هِیَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِی، وَیَرُدُّ الْبَائِعُ مَا بَیْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کوئی کنیز خریدے اور اس کے ساتھ صحبت کرلے اور پھر اس کنیز میں عیب

پائے تو ابن سیرین کہتے ہیں: وہ خریدار کے مال میں سے شمار ہوگی اور صحت یا بیماری کے درمیان کی صورت کا عیب ہو تو فروخت کرنے والا اُس حساب سے رقم واپس کرے گا۔

14685 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُوْلُ فِي الْجَارِيَةِ يَقَعُ عَلَيْهَا الْمُشْتَرِيْ، ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ: هِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسی کنیز کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ خریدار صحبت کر لیتا ہے اور پھر اس میں کوئی عیب پاتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ خریدار کا مال شمار ہوگی اور صحت اور بیماری کے درمیان کا جو عیب ہے اس حساب سے فروخت کرنے والا رقم خریدار کو واپس کر دے گا۔

14686 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُطْرَحُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْعَيْبِ، وَيُلْزِمُهُ الْعَيْبَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: عیب کی مقدار کے حساب سے رقم کم کر لی جائے گی اور عیب اس پر لازم ہوگا۔

14687 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا وَجَدَ بِهَا عَيْبًا وَقَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَاِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا الْعُشْرَ، وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا، فَنِصْفُ الْعُشْرِ

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی جب اس میں عیب پائے اور اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ کنیز کو واپس کر دے گا اور اس کے ساتھ قیمت کا دسواں حصہ واپس کرے گا اور اگر وہ ثیبہ تھی تو پھر قیمت کا بیسواں حصہ واپس کرے گا۔

14688 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: اِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا وَبِهَا عَيْبٌ، فَاِنَّهُ لَا يَرُدُّهَا اِنْ وَجَدَ الْعَيْبَ بَعْدَمَا وَطِئَهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: جب آدمی کسی کنیز کے ساتھ صحبت کر لے اور کنیز میں عیب ہو تو اگر وہ عیب صحبت کر لینے کے بعد پاتا ہے تو پھر وہ اس کنیز کو واپس نہیں کر سکتا۔

14689 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يُسْاَلُ، وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَطِئَهَا، ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا، فَقَالَ لِلْمُشْتَرِيْ: اَتُحِبُّ اَنْ اَقُوْلَ اِنَّكَ زَنَيْتَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ، وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ بِالْعُقْرِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو سنا ہے: ان سے سوال کیا

گیا: اس وقت وہ بصرہ میں موجود تھے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو کوئی کنیز خریدنے کے بعد اس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور پھر وہ اس کنیز میں کوئی عیب پاتا ہے' تو انہوں نے خریدار نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ میں یہ کہوں کہ تم نے زنا کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے اس بارے میں فیصلہ دیا کہ جرمانہ ہوگا' وہ اس وقت کوفہ میں تھے۔ (جب انہوں نے یہ فیصلہ دیا)۔

14690 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ قَالَ: يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعُقْرَ

❊❊ سفیان ثوری نے' ابن ابوملیکہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ آدمی اس کنیز کو بھی واپس کر دے گا' اور جرمانہ کو بھی واپس کر دے گا۔

14691 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَالْعُشْرُ، وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا، فَنِصْفُ الْعُشْرِ

❊❊ امام شعبی نے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر وہ کنواری کنیز ہوگی' تو دسواں حصہ اور اگر ثیبہ ہوگی' تو بیسواں حصہ ادا کرے گا۔

14692 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا عُشْرَ الدِّينَارِ

❊❊ معمر نے زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ شخص چاہے گا' تو وہ شخص اس کنیز کو واپس کر دے گا' اور اس کنیز کے ساتھ دینار کا دسواں حصہ بھی واپس کرے گا۔

14693 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ ثَوْبًا بِهِ خَرْقٌ، فَقَطَعَهُ قَالَ: اُجِيزُ عَلَيْهِ، وَيُطْرَحُ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: هُوَ جَائِزٌ

❊❊ معمر نے' حماد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی کپڑا خریدتا ہے اور وہ درمیان سے پھٹا ہوا ہوتا ہے' وہ اسے کاٹ لیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں اسے اس پر لازم قرار دوں گا' اور عیب کی مقدار کے حساب سے (قیمت کو) کاٹ لیا جائے گا۔ معمر نے بیان کیا ہے: قتادہ فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔

14694 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: خَاصَمَ اِلَى شُرَيْحٍ رَجُلٌ فِي ثَوْبٍ بَاعَهُ، فَوَجَدَ بِهِ صَاحِبُهُ خَرْقًا قَالَ: وَقَدْ كَانَ لَبِسَهُ، فَقَالَ الَّذِي اشْتَرَى: قَضَى عُثْمَانُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَنْ وَجَدَ فِي ثَوْبٍ عَوَارًا، فَلْيَرُدَّهُ فَاَجَازَهُ عَلَيْهِ شُرَيْحٌ فَقَالَ الرَّجُلُ حِينَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ: اِنَّ قَاضِيَكُمْ هٰذَا يَزْعُمُ اَنَّ قَضَاءَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَسْلٌ رَذْلٌ، وَقَضَاءَهُ عَدْلٌ، فَلَقِيَهُ شُرَيْحٌ فَقَالَ: اِذَا لَقِيتَنِي لَقِيتَ بِي اِمَامًا جَائِرًا، وَاِذَا لَقِيتُكَ لَقِيتُ بِكَ رَجُلًا فَاجِرًا، اَظْهَرْتَ الشِّكَاةَ، وَكَتَمْتَ الْقَضَاءَ

✲✲ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ ایک کپڑا اس نے خریدا تھا' تو اس نے اس کپڑے کو پھٹا ہوا پایا' راوی کہتے ہیں: وہ شخص اس کپڑے کو پہن چکا تھا' تو اس خریدار نے کہا: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جو شخص کسی کپڑے میں عیب پائے' تو وہ اسے واپس کر دے' لیکن قاضی شریح نے اس کے خلاف اس سودے کو برقرار رکھا' جب وہ شخص ان کے ہاں سے اُٹھ کر جانے لگا' تو بولا: تمہارے یہ قاضی صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ تمہارے امیر المؤمنین کا کیا ہوا فیصلہ ٹھیک نہیں ہے اور ان کا کیا ہوا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔

تو قاضی شریح اس سے ملے اور بولے: جب تم مجھ سے ملے تھے' تو تمہاری ملاقات مجھ سے اس وقت ہوئی تھی کہ میں ایک ظالم حکمران تھا اور جب میں تم سے ملا تھا' تو تم ایک گنہگار شخص تھے' تم نے شکایت کو تو ظاہر کر دیا اور فیصلے کو چھپا لیا۔

14695 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى قَمِيصًا فَلَبِسَهُ، فَاَرَادَ اَنْ يَرُدَّهُ فَاَصَابَهُ مِنْ لِحْيَتِهِ صُفْرَةٌ، فَكَرِهَ اَنْ يَرُدَّهُ

✲✲ عبداللہ بن کثیر نے جبلہ بن سحیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے قمیص خرید کر اسے پہن لیا اور پھر اسے واپس کرنے کا ارادہ کیا' تو اس قمیص پر ان کی داڑھی سے زرد رنگ لگ گیا' تو انہوں نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ اب اسے واپس کریں۔

14696 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى دَابَّةً، ثُمَّ سَافَرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ، فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا، فَقَالَ الْبَائِعُ: اِنَّهُ قَدْ سَافَرَ عَلَيْهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَنْتَ اَذِنْتَ لَهُ فِي ظَهْرِهَا

✲✲ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے' ایسے شخص کے بارے میں مقدمہ پیش ہوا' جو کوئی جانور خریدتا ہے اور پھر اس پر سفر کرتا ہے' اور واپس آتا ہے' تو اس جانور میں عیب کو پاتا ہے' تو فروخت کرنے والا کہتا ہے: یہ شخص اس پر سفر کر چکا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے اِسے اُس کی پشت کی اجازت دی تھی۔

14697 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ، "اَنَّ امْرَاَةً خَاصَمَتْهُ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي دَابَّةٍ اشْتَرَتْهَا فَكَانَ بِهَا سَرَطَانٌ، فَقَالَ صَاحِبُهَا: اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اَجْلِ الْمَغْبَرِ، فَقَبَضَهَا صَاحِبُهَا، فَمَكَثَتْ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، وَخَرَجَتْ عَلَيْهَا اِلٰى سَفَرٍ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَاَرَتْهَا فَاِذَا هُوَ مَشَشٌ، فَوَجَدَتْ شَاهِدَيْنِ اَنَّ هٰذَا الْمَشَشَ مِنْ اَجْلِ السَّرَطَانِ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ شُرَيْحٌ"

✲✲ مجزاۃ بن زاہر بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے قاضی شریح کے سامنے ایک جانور کے بارے میں مقدمہ پیش کیا جسے اس خاتون نے خریدا تھا اور اس جانور کو سرطان تھا' تو دوسرے فریق نے یہ کہا: مغبر (پاؤں کی مخصوص بیماری) کی وجہ سے ہے۔ پھر اس کے مالک نے اس جانور کو اپنے قبضے میں لے لیا' پھر چھ ماہ گزر گئے' پھر وہ خاتون اسی جانور پر سفر کے لئے نکلی' پھر

واپس آئی اور اسے دکھایا کہ اس جانور کو مشش (آنکھوں میں سفیدی) ہے' پھر اس نے دو گواہوں کو پایا کہ جنہوں نے یہ کہا کہ یہ سرطان کی وجہ سے ہے' تو قاضی شریح نے وہ سواری' اس شخص کو واپس کروادی۔

14698 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْلَانَ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: ابْتَاعَ رَجُلٌ بَغْلَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا، وَقَدْ عَجِفَتْ، يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعَجَفَ

✽✽ غیلان نے حکم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے خچر خریدا' اور اس میں عیب پایا' وہ خچر کمزور ہو چکا تھا' تو انہوں نے اسے واپس کروادیا اور کمزور پن سمیت واپس کروادیا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْبَيْعَ جُمْلَةً فَيَجِدُ فِي بَعْضِهِ عَيْبًا

باب: جب کوئی شخص ایک سودا کرتا ہے اور پھر اس میں سے کسی چیز میں عیب پاتا ہے

14699 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى رَقِيقًا جُمْلَةً فَوَجَدَ بِبَعْضِهِمْ عَيْبًا قَالَ: يَرُدُّهُمْ جَمِيعًا، اَوْ يَاْخُذُهُمْ جَمِيعًا، قَالَ سُفْيَانُ: " وَنَحْنُ لَا نَقُولُ ذٰلِكَ، نَقُولُ: الْمُشْتَرِي بِالْخِيَارِ، يُقَوَّمُ مَا وُجِدَ بِهِ عَيْبٌ، وَيَرُدُّهُ بِعَيْنِهِ، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهُمْ كُلَّهُمْ "

✽✽ امام شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کچھ غلام خریدتا ہے اور پھر ان میں سے کسی میں عیب پاتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: یا' تو وہ ان سب کو واپس کرے گا' یا سب کو حاصل کرلے گا۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے' ہم یہ کہتے ہیں: خریدار کو اختیار ہوگا' جو عیب پایا جارہا ہے' اس کا اندازہ لگایا جائے گا' اور اس حساب سے اس متعین غلام کو واپس کردیا جائے گا' اگر وہ چاہے' تو ان سب کو واپس کردے گا۔

14700 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، يَرُدُّ الْعَيْبَ، وَيُلْزِمُهُ مَا بَقِيَ بِالْقِيمَةِ

✽✽ ابن جریج نے' عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ عیب کو واپس کردے گا' اور جو قیمت باقی ہوگی' وہ اس پر لازم کردے گا۔

14701 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى رَقِيقًا جُمْلَةً، فَاِذَا فِي اَحَدِهِمْ عَيْبٌ قَالَ: يَرُدُّهُمْ جَمِيعًا، اَوْ يَاْخُذُهُمْ جَمِيعًا قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: يُقَوَّمُ الْعَيْبُ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَى الْبَائِعِ، لِاَنَّ الْعَيْنَ قَدْ يَكُونُ فِي الرَّقِيقِ

✽✽ معمر نے حماد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو ایک ساتھ کچھ غلام خریدتا ہے اور پھر ان میں سے کسی ایک میں عیب پاتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: وہ ان سب کو واپس کرے گا' یا ان سب کو رکھ لے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں ابن شبرمہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: عیب کی قیمت کا اندازہ لگایا

جائے گا' اور پھر وہ اتنی قیمت فروخت کرنے والے سے وصول کرلے گا' کیونکہ یہ چیز اس غلام میں پائی جارہی ہے۔

14702 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ: "فِی رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبَیْنِ بِعِشْرِیْنَ، فَبَاعَ الْمُشْتَرِی اَحَدَهُمَا بِثَلَاثِیْنَ، وَوَجَدَ بِالْاٰخَرِ عَیْبًا: فَقَوَّمْنَا الَّذِی بَاعَ بِثَلَاثِیْنَ عِشْرِیْنَ، وَقَوَّمْنَا الْاٰخَرَ خَمْسَةَ عَشَرَ، فَهِیَ عَلٰی سَبْعَةِ اَسْهُمٍ"

❊❊ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بیس کے عوض میں دو کپڑے خریدتا ہے اور خریدار ان دونوں میں سے ایک کپڑا تیس کے عوض فروخت کردیتا ہے اور دوسرے کپڑے میں عیب کو پاتا ہے' تو ہم نے اس کی قیمت لگائی' جو اس نے بیس کا لے کر تیس میں بیچا تھا اور دوسرے کی قیمت لگائی' تو وہ پندرہ تھی' تو اب اس کے سات حصے ہوں گے۔

بَابُ: الْعَیْبُ یَحْدُثُ عِنْدَ الْمُشْتَرِی، وَكَیْفَ اِنْ كَانَ یَعْرِفُ اَنَّهٗ قَدِیْمٌ؟

باب: جب خریدار کے پاس' کسی چیز میں کوئی عیب پیدا ہوجائے نیز اس وقت کیا حکم ہوگا جب اسے یہ پتا ہو کہ یہ عیب پہلے سے ہے؟

14703 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِی عَبْدًا بِهٖ عَیْبٌ، فَیَحْدُثُ عِنْدَ الْمُشْتَرِی عَیْبًا قَالَ: یَرُدُّ الدَّاءَ بِدَائِهٖ، وَاِذَا حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِی، وَیَرُدُّ الْبَائِعُ فَضْلَ مَا بَیْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ، قَالَ: وَقَالَ الْحَكَمُ: رَدُّهَا وَرَدُّ الْحَدَثِ

❊❊ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو کوئی ایسا غلام خریدتا ہے' جس میں عیب موجود ہو اور پھر خریدار کے پاس بھی اس میں کوئی عیب آجائے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس کی بیماری کے عوض میں بیماری کے ساتھ لوٹا دے گا' اور اگر اس میں کوئی عیب آتا ہے' تو یہ خریدار کے مال میں سے شمار ہوگا' اور فروخت کرنے والا وہ اضافی چیز واپس کردے گا' جو صحت اور بیماری کے درمیان تھی۔

راوی کہتے ہیں: حکم کہتے ہیں: وہ اسے واپس کردے گا' اور جو عیب نمودار ہوا ہے' وہ اس سمیت واپس کرے گا۔

14704 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا بِعْتَ عَبْدًا بِهٖ عَیْبٌ، ثُمَّ حَدَثَ عِنْدَ الْمُشْتَرِی...... عَیْبٌ آخَرُ، جَازَ عَلَی الْمُبْتَاعِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: یَرُدُّ عَلَی الْبَائِعِ وَیُعْطِیْهِ مَا حَدَثَ عِنْدَهٗ مِنَ الْعَیْبِ

❊❊ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم کوئی ایسا غلام فروخت کرو' جس میں کوئی عیب موجود ہو اور پھر خریدار کے پاس بھی اس میں کوئی اور خرابی آجائے' تو اب خریدار کے لئے یہ درست ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ فرماتے ہیں: وہ خریدار فروخت کرنے والے کو وہ غلام واپس کردے گا' اور خریدار کے ہاں اس میں جو عیب پیدا ہوا تھا' اس کا جرمانہ دیدے گا۔

14705 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فِي سِلْعَةٍ وُجِدَ بِهَا الدُّبَيْلَةَ، وَهُوَ دَاءٌ قَدِيمٌ يُعْرَفُ اَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ فَقَضٰى بِهٖ عَلَى الْبَائِعِ

٭٭ اشعث نے علی بن مدرک کا یہ بیان نقل کیا ہے: ضحاک بن قیس کے سامنے ایک ایسے سامان کے بارے میں ایک مقدمہ پیش ہوا' جس میں دبیلہ پایا گیا اور یہ پرانی بیماری تھی اس کی شناخت ہو رہی تھی کہ یہ ایسی بیماری نہیں ہے' جو بعد میں پیدا ہوئی ہو' تو ضحاک نے اس بارے میں فروخت کرنے والے کے خلاف فیصلہ دیا۔

14706 - اقوالِ تابعین: قَالَ سُفْيَانُ: وَاَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَهُ: اِنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَا يَحْدُثُ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِرَجُلَيْنِ مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ بَاعَكَ وَبِهٖ ذٰلِكَ الدَّاءُ وَقَوْلُ الضَّحَّاكِ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ اِذَا كَانَ يُعْرَفُ اَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ، اَنَّهُ يَرُدُّهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، وَيُؤْخَذُ يَمِينُ الْمُشْتَرِي اَنَّهُ لَمْ يَرَهُ قَبْلَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ، وَلَمْ يَرْضَهُ بَعْدَ مَا رَآهُ، وَلَمْ يَعْرِضْهُ عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَمَا رَاَى الدَّاءَ، اِذَا كَانَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَحْدُثُ "

٭٭ امام شعبی نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: لوگوں کو اس بات کا پتا ہے کہ یہ بعد میں پیدا نہیں ہوا' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس لوگوں میں سے دو آدمی لے آؤ کہ جو اس بات کی گواہی دیں کہ جب اس نے تمہیں یہ فروخت کیا تھا' تو اس میں یہ بیماری نہیں تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) ضحاک کا قول' سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' جبکہ یہ بات زیادہ معروف ہو کہ یہ چیز نئی پیدا نہیں ہوگی' تو پھر وہ کسی ثبوت کے بغیر بھی اسے واپس کر دے گا' اور اس بارے میں خریدار سے قسم لے لی جائے گی کہ اس نے خریدنے سے پہلے اس میں یہ چیز نہیں دیکھی تھی اور خریدنے کے بعد وہ اس سے راضی نہیں ہوا' وہ اسے فروخت کے لئے پیش نہیں کرے گا اس کے بعد کہ جب اس نے بیماری دیکھ لی ہو اور جب اسے اس بات کا پتا ہو کہ یہ نئی رونما نہیں ہوئی ہے۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَعْرِضُ السِّلْعَةَ عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَمَا يَرَى الْعَيْبَ

باب: آدمی کا عیب دیکھ لینے کے بعد' سامان کو فروخت کرنے کے لئے پیش کر دینا

14707 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا عَرَضَ السِّلْعَةَ عَلَى الْبَيْعِ، وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ بِهَا عَيْبًا جَازَتْ عَلَيْهِ،

٭٭ ہشام بن حسان نے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص سامان کو فروخت کے لئے پیش کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس میں عیب موجود ہے' تو اس کے لئے یہ بات درست ہے۔

14708 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ

مِثْلَهُ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14709 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ شُرَیْحٍ، اَنَّهُ اخْتَصَمَ اِلَیْهِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فِی جَارِیَةٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: بَاعَنِی هٰذَا جَارِیَةً بِهَا دَاءٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: اشْتَرَیْتُ مِنْ هٰذَا وَبِعْتُ مِنْ هٰذَا، فَقَالَ شُرَیْحٌ: لَكَ مِثْلُ الَّذِی عَلَیْكَ، ثُمَّ اَخَذَ یَمِینَهُ بِاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا وَمَا اَعْلَمُ بِهَا عَیْبَ هٰذَا الدَّاءِ، وَمَا دَلَّسْتُ دَاءً عَلِمْتُ، فَحَلَفَ الرَّجُلُ عَلٰی ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا كُنْتُ لِاُدَلِّسَ لِمُسْلِمٍ دَاءً، فَقَالَ شُرَیْحٌ: ذٰلِكَ خَیْرٌ لَكَ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَی الْاَوَّلِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ كَانَ بَاعَهَا وَبِهَا ذٰلِكَ الدَّاءُ، وَاِنَّمَا اَحْلَفَ الْاَوْسَطَ لِاَنَّهُ كَانَ یَقْضِی: مَنْ رَاٰی دَاءً، ثُمَّ عَرَضَ عَلَی الْبَیْعِ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: تین آدمیوں نے ان کے سامنے مقدمہ پیش کیا' جو ایک کنیز کے بارے میں تھا' اُن میں سے ایک نے کہا: اس نے مجھے ایک کنیز فروخت کی' جس میں کوئی بیماری موجود تھی' دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے اس سے جو کنیز خریدی' وہ اس شخص کو فروخت کر دی' تو قاضی شریح نے کہا: تمہیں وہی چیز ملے گی' جو تم پر لازم ہے' پھر انہوں نے اس سے اللہ کے نام سے قسم لی کہ جب میں نے اس سے اس کنیز کو خریدا تھا' تو اس میں بیماری کا علم نہیں تھا' اور نہ ہی میں نے اپنے علم کے مطابق جان بوجھ کر اس بیماری کو چھپایا ہے' اس شخص نے حلف اٹھا لیا' پھر اس نے کہا: میں' تو کسی مسلمان کو' کسی بیماری کے حوالے سے دھوکہ نہیں دونگا' قاضی شریح کہتے ہیں: یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوگا پھر انہوں نے اس کو پہلے شخص کی طرف لوٹا دیا' کیونکہ پہلے شخص نے ہی جب کنیز کو فروخت کیا تھا' اس وقت اس کنیز میں بیماری موجود تھی' انہوں نے درمیان والے شخص سے حلف لیا تھا' کیونکہ وہ یہ فیصلہ دیتے تھے کہ جس نے بیماری دیکھی اور پھر اس کے بعد اسے فروخت کے لئے پیش کیا' تو یہ چیز اس پر واجب ہوگئی۔

14710 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِیُّ: "فِی رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا، بَاعَ اَحَدُهُمَا سِلْعَةً فَاَقَرَّا جَمِیعًا بِالْبَیْعِ وَالسِّلْعَةِ، وَلَوْ لَمْ تَكُنْ بَیِّنَةً، قَالَ الْقَاضِی لِلْمُشْتَرِی: اِحْلِفْ بِاللّٰهِ مَا عَرَضْتَهَا عَلٰی بَیْعٍ، وَلَا رَضِیتَهَا مُنْذُ رَاَیْتَهُ، وَاِنْ كَانَتْ بَیِّنَةً اُحْلِفَ اَیْضًا، وَیُسْتَحْلَفُ الْبَائِعُ مَا بَاعَهَا وَهُوَ بِهَا "

✵✵ ثوری' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں' بیان کرتے ہیں: جو جھگڑا کرتے ہیں' ان میں سے ایک نے فروخت کیا ہوتا ہے اور وہ دونوں سودے اور سامان کے بارے میں انکار کرتے ہیں لیکن ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا' تو قاضی یہ کہے گا: کہ تم اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ! کہ نہ' تو تم نے اسے فروخت کے لئے پیش کیا ہے' اور نہ ہی تم اس سے راضی ہوئے ہو' جب تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے' اور اگر کوئی ثبوت ہو' تو میں اس بارے میں بھی حلف اٹھا سکتا ہوں' پھر اسی طرح فروخت کرنے والے سے حلف لیا جائے گا کہ اس نے اسے اُس وقت فروخت نہیں کیا تھا' جب اس میں یہ عیب موجود تھا۔

بَابُ: الْبَیْعُ بِالْبَرَاءَۃِ وَلَا یُسَمِّی الدَّاءَ، وَکَیْفَ اِنْ سَمَّاہُ بَعْدَ الْبَیْعِ

باب: برأت کے ساتھ سودا کرنا اور بیماری کا ذکر نہ کرنا

اس وقت کا عالم ہوگا' جب آدمی سودا ہو جانے کے بعد اسے بیان کرے؟

14711 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِیْنَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: سَمِعْتُہُ یَقُوْلُ: مَنْ شَرَطَ اَنَّہُ لَیْسَ لَہُ عَیْبٌ فَاِنَّہُ یَرُدُّ اِذَا شَاءَ بِاَدْنٰی عَیْبٍ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ شرط عائد کرے کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہونا چاہیے' تو پھر اگر وہ چاہے' تو ادنیٰ سے عیب کی وجہ سے بھی اس سودے کو ختم کر سکتا ہے۔

14712 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِیْنَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: عُھْدَۃُ الْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ وَاِنْ لَمْ یَشْتَرِطْ اَلَّا دَاءَ، وَلَا غَائِلَۃَ، وَلَا شَیْنَ، وَلَا خِبْثَۃَ وَالْخِبْثَۃُ: السَّرِقُ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان کا ذمہ اس کے بھائی پر ہوتا ہے اگرچہ اس نے یہ شرط عائد نہ کی ہو' اس کی ذات میں نہ کوئی بیماری ہے اور نہ ہی کوئی دھوکہ ہے اور نہ ہی کوئی قابل شرمندگی چیز ہے' نہ ہی کوئی خباثت ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یہاں خباثت سے مراد چوری کی عادت ہونا ہے۔

14713 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِیْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰی شُرَیْحٍ رَجُلَانِ، فَقَالَ اَحَدُھُمَا: اِنَّ ھٰذَا بَاعَنِیْ جَارِیَۃً فَلَمَّا وَجَبَ الْبَیْعُ قَالَ: اِنَّ بِھَا دَاءً، فَقَالَ شُرَیْحٌ: اذْھَبْ بِھَا فَاِنْ وَجَدْتَ بِھَا الَّذِیْ قَالَ فَقَدْ شَھِدَ عَلٰی نَفْسِہِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اس شخص نے مجھے کنیز فروخت کی ہے' جب سودا طے ہو گیا' تو اس شخص نے بتایا: اس کنیز میں ایک بیماری ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم اسے لے جاؤ! خواہ تم نے اس میں وہ چیز پالی ہے' جو اس نے بیان کی تھی' تو گویا تم نے اپنے خلاف گواہی دیدی ہے۔

14714 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیرِیْنَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: "لَوْ اَنَّ رَجُلًا بَاعَ سِلْعَۃً فَلَمَّا وَجَبَ الْبَیْعُ قَالَ: اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِنْ عَیْبِ کَذَا وَکَذَا قَالَ: لَا یُبْرِئُہُ، اِنْ رَاٰی بِھَا شَیْئًا رَدَّھَا وَاَخَذَ بِاعْتِرَافِہِ"

✵✵ عوف نے انس بن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص کوئی سامان فروخت

کرتا ہے' تو سودا طے ہو جائے' اور وہ یہ کہتا ہے: میں اس' اس عیب سے تمہارے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں' تو قاضی شریح نے فرمایا: یہ چیز اسے بری نہیں کرے گی' اگر خریدار اس میں کوئی چیز دیکھے گا' تو اسے واپس کر دے گا' اور دوسرے شخص کو اس کے اعتراف کی وجہ سے پکڑ لیا جائے گا۔

14715 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: اخْتَصَمَ رَجُلَانِ اِلٰى اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنَّ هٰذَا اَبْرَاَنِىْ مِنَ الْقَرْنِ، فَقَالَ الْاٰخَرُ: لَمْ اَدْرِ مَا الْقَرْنُ، قَالَ الْاٰخَرُ: كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّهُ قَرْنٌ نَاتِءٌ فِىْ رَاْسِهِ، فَاتَّهَمَهُ فَاَجَازَ الْبَيْعَ "

✵✵ معمر نے' ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمیوں نے ایاس بن معاویہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا' ان میں سے ایک نے کہا: اس شخص نے قرن سے لاتعلقی کا اظہار کیا تھا' دوسرے شخص نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ قرن کیا ہوتا ہے؟ دوسرے شخص نے کہا: میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ شاید اس کے سر میں سینگ نکل آئیں گے' تو انہوں نے اس پر الزام عائد کیا (کہ اسے اس بات کا پتا نہیں تھا یہ کہنا غلط ہے) اور سودے کو برقرار رکھا۔

14716 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ فِىْ رَجُلٍ بَاعَ عَبْدًا وَبِهٖ كَيَّةٌ فِىْ جَبْهَتِهٖ فِىْ اَصْلِ الشَّعْرِ، فَاَلْبَسَهُ قَلَنْسُوَةً وَلَمْ يَعْلَمْ بِذٰلِكَ صَاحِبُهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: كَتَمْتَ الدَّاءَ وَوَارَيْتَ الشَّيْنَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا ایک شخص نے غلام فروخت کیا تھا' جس کی پیشانی میں بالوں کی جڑ کے اندر ایک پھوڑا تھا' اس شخص نے اسے ٹوپی پہنا دی' تو دوسرے فریق کو اس بارے میں پتا نہیں چل سکا' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے بیماری کو چھپایا اور عیب کو چھپانے کی کوشش کی' تو انہوں نے اسے واپس کروا دیا۔

14717 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا رَاَيْتُ الْقُضَاةَ يُجِيْزُوْنَ مِنَ الدَّاءِ اِلَّا مَا بَيَّنْتَ، وَوَضَعْتَ عَلَيْهِ يَدَكَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضیوں کو دیکھا ہے کہ وہ بیماری کی وجہ سے صرف اسی سودے کو درست قرار دیتے ہیں' جسے آپ واضح کر دیں اور اس پر ہاتھ رکھ کر بتا دیں کہ یہ عیب ہے۔

14718 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا يَجُوْزُ اِلَّا مَا سَمَّيْتَ، فَاَمَّا اَنْ تُسَمِّىَ دَاءً تَخْلِطُ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا، وَقَالَ مُغِيْرَةُ: بَرِئْتَ مِمَّا سَمَّيْتَ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ درست نہیں ہوگا' ماسوائے اس کے' جسے تم بیان کر دو۔ البتہ اگر تم کوئی ایسی بیماری بیان کرتے ہو' جس کے ساتھ دوسری بھی مل جاتی ہے' تو یہ درست نہیں ہوگا۔ مغیرہ کہتے ہیں: تم نے جو بیان کر دیا ہے' اس سے تم بری الذمہ ہو جاؤ گے۔

14719 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ السِّلْعَةَ، وَيَبْرَاُ مِنَ الدَّاءِ قَالَ: هُوَ بَرِیءٌ مِمَّا سَمَّى، قِيلَ لِاِبْرَاهِيمَ: الرَّجُلُ يَقُولُ: اَبِيعُكَ لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ، وَبَرِئْتُ مِمَّا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنْهُ قَالَ: لَا، حَتّٰى يُسَمِّيَ فَاِنْ سَمّٰى فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا سَمّٰى قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو سامان فروخت کرتا ہے اور بیماری سے برأت کا اظہار کر دیتا ہے تو ابراہیم نخعی نے کہا: جس کا نام اس نے لیا ہے اس سے وہ بری الذمہ ہوگا ابراہیم نخعی سے کہا گیا: ایک شخص یہ کہتا ہے: میں گوشت رکھنے والی لکڑی پر تمہیں گوشت فروخت کرتا ہوں اور میں اس بات سے بری الذمہ ہوں کہ زمین اس میں سے جو واپس کر دے تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ متعین نہیں کرتا جب وہ متعین کر دے گا تو وہ اس چیز سے بری الذمہ ہو جائے گا جو اس نے متعین کیا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

14720 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا يَبْرَاُ حَتّٰى يَضَعَ يَدَهُ عَلَى الدَّاءِ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ان کے بعض ساتھیوں کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی اس وقت تک برأت کا اظہار کرنے والا شمار نہیں ہوگا جب تک وہ بیماری کی جگہ پر ہاتھ نہیں رکھ دیتا۔

ابن جریج نے یہی بات عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

14721 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَاعَ ابْنُ عُمَرَ عَبْدًا لَهُ بِالْبَرَاءَةِ، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهِ عَيْبًا فَقَالَ لِابْنِ عُمَرَ: لَمْ تُسَمِّهِ لِي، فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ: بَاعَنِي عَبْدًا بِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ لِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بِعْتُ بِالْبَرَاءَةِ، فَقَضٰى عُثْمَانُ: اَنْ يَحْلِفَ ابْنُ عُمَرَ بِاللّٰهِ لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ عَلِمَهُ، فَاَبٰى ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَحْلِفَ، وَقَبِلَ الْعَبْدَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " وَاَمَّا اَهْلُ الْمَدِينَةِ فَاِنَّهُمْ يَحْكُمُونَ بِالْبَرَاءَةِ، يَقُولُونَ: اِذَا تَبَرَّاَ اِلَيْهِ بَرِءَ مِنْهُ، وَالنَّاسُ عَلٰى غَيْرِهِ حَتّٰى يُسَمِّيَ ذٰلِكَ الدَّاءَ

✵✵ سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک غلام فروخت کیا جس سے برأت کا اظہار کر دیا جس شخص نے اُسے خریدا تھا اس نے اس میں ایک عیب کو پایا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ عیب میرے سامنے بیان نہیں کیا تھا وہ دونوں مقدمہ لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس شخص نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اپنا غلام فروخت کیا اس میں ایک بیماری موجود ہے جو انہوں نے میرے سامنے بیان نہیں کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے تو بری الذمہ ہونے کی شرط پر سودا کیا تھا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما اللہ کے نام پر حلف اٹھائیں گے کہ جب انہوں نے اسے فروخت کیا تھا' تو انہیں اس میں کسی بیماری کا علم نہیں تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حلف اٹھانے سے انکار کر دیا اور اپنا غلام واپس لے لیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: جہاں تک اہل مدینہ کا تعلق ہے' تو وہ برأت کے اظہار کی بنیاد پر فیصلہ دے دیتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: جب آدمی دوسرے کے سامنے برأت کا اظہار کر دے' تو اس سے بری الذمہ ہوگا' جبکہ دیگر لوگ اس بات کے قائل ہیں: جب تک وہ اس بیماری کو متعین کر کے نہیں بتاتا' (اُس وقت تک بری الذمہ شمار نہیں ہوگا)

14722 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَالْاَسْلَمِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلَامًا لَهُ - اَحْسَبُهُ قَالَ: بِسَبْعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ - وَبَاعَهُ بِالْبَرَاءَةِ، فَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَ الْعَبْدَ لِابْنِ عُمَرَ: بِالْعَبْدِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي، فَاخْتَصَمَا اِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ الرَّجُلُ: بَاعَنِي عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ لِي، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ، فَقَضَى عُثْمَانُ: اَنْ يَحْلِفَ ابْنُ عُمَرَ بِاللّٰهِ لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُهُ قَالَ: فَاَبَى ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَحْلِفَ، وَارْتَجَعَ الْعَبْدَ

❋❋ یحییٰ بن سعید نے' سالم کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' اپنے غلام کو سات سو درہم کے عوض میں فروخت کیا اور بری الذمہ ہونے کی شرط پر فروخت کیا' جس شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس غلام کو خریدا تھا' اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اس غلام میں ایک بیماری ہے' جو آپ نے میرے سامنے بیان نہیں کی' یہ دونوں صاحبان اپنا مقدمہ لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو اس شخص نے کہا: انہوں نے اپنا غلام مجھے فروخت کیا ہے' جس میں کوئی بیماری تھی' جو انہوں نے میرے سامنے بیان نہیں کی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر اسے فروخت کیا تھا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی قسم اٹھائیں کہ جب انہوں نے اس غلام کو فروخت کیا تھا' تو انہیں اس کے اندر کسی بیماری کا علم نہیں تھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا اور اپنا غلام واپس لے لیا۔

بَابُ: الْعُهْدَةُ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعِتْقِ

باب: مرنے یا آزاد ہونے کے بعد کا ذمہ

14723 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْعُهْدَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ، تَرُدُّ وَرَثَتُهُ بِمَنْزِلَتِهِ "

❋❋ سفیان ثوری مرنے کے بعد کے ذمہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کے ورثاء اس کے حکم میں ہوں گے۔

14724 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعُهْدَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ: يُنْقَصُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْعَيْبِ

❋❋ معمر نے زہری کے حوالے سے' مرنے کے بعد کے ذمہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس کے عیب کے مقدار کے

حساب سے اس سے کمی کر لی جائے گی۔

14725 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا عُهْدَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ، اِذَا مَاتَ جَازَ عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مرنے کے بعد ذمہ نہیں ہوتا' جب وہ مر جائے گا' تو اس پر یہ جائز ہوگا۔

14726 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذَا بَاعَنِىْ جَارِيَةً بِهَا دَاءٌ قَالَ: ارْدُدْهَا بِدَائِهَا قَالَ: اِنَّهَا قَدْ مَاتَتْ قَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّ ذٰلِكَ الدَّاءَ هُوَ الَّذِىْ قَتَلَهَا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اس شخص نے اپنی ایک کنیز مجھے فروخت کی ہے' جس میں بیماری موجود تھی' انہوں نے فرمایا: وہ آدمی عیب سمیت کنیز کو واپس کر دے۔ اس شخص نے کہا: اس کنیز کا انتقال ہو گیا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم اس بات کا ثبوت پیش کرو کہ اس بیماری نے اس کنیز کو مارا ہے' (یا اس کی موت کا سبب بنی ہے)۔

14727 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِىِّ، اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ عَبْدًا، فَاَعْتَقَهُ وَوَجَدَ بِهِ عَيْبًا، فَقَالَ: يُرَدُّ عَلٰى صَاحِبِهِ فَضْلُ مَا بَيْنَهُمَا، وَيَجْعَلُ مَا رُدَّ عَلَيْهِ فِىْ رِقَابٍ، لِاَنَّهُ قَدْ كَانَ وَجَّهَهُ

٭٭ زکریا نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے غلام خرید کر آزاد کر دیا اور پھر بعد میں اس کے اندر کوئی عیب پایا' تو امام شعبی فرماتے ہیں: ان دونوں کے درمیان جو اضافی چیز ہے وہ اس سے واپس لے گا۔ اور جو چیز اس سے واپس لی ہے' اسے غلاموں پر خرچ کرے گا' کیونکہ یہ اس نے اسی کی طرف متوجہ کرنی ہے۔

بَابُ: عُهْدَةُ الشَّرِيْكِ، وَالرَّجُلُ يَبِيعُ لِغَيْرِهِ عَلٰى مَنْ تَكُوْنُ الْعُهْدَةُ؟

باب: شراکت دار کا ذمہ' جب کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے کوئی چیز فروخت کرے تو ذمہ داری کس کی ہوگی؟

14728 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِىْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اشْتَرٰى اَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا قَالَ: لَهُ الْعُهْدَةُ عَلٰى صَاحِبِهِ يَقُوْلُ: يَرُدُّهُ اِنْ شَاءَ

٭٭ سفیان نے ایسے غلام کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے' جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے اس کو خرید لیتا ہے اور پھر اس میں کوئی عیب پاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس کا ذمہ اس کے ساتھی کے ذمے ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ چاہے گا' تو اسے واپس کر دے گا۔

14729 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ شُبْرُمَةَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً لِرَجُلٍ غَائِبٍ، اَعَلَيْهِ الْعُهْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: فَإِنْ كَانَ قَدْ اَعْلَمَهُمْ اَنَّهَا لِغَيْرِهِ قَالَ: وَإِنْ إِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهِمْ عِنْدَ الْبَيْعِ اَنَّ عُهْدَتَكُمْ عَلٰى صَاحِبِ السِّلْعَةِ

٭٭ ابن تیمی بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے شخص کا سامان فروخت کردیتا ہے' جو وہاں موجود نہیں ہوتا' تو کیا ذمہ داری اس کی ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ان سے کہا گیا: اگر وہ دوسرے لوگوں کو بتادے کہ یہ سامان کسی اور کا ہے' تو انہوں نے فرمایا: (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ ساقط ہیں) البتہ اگر وہ سودے کے وقت ان پر شرط عائد کرتا ہے کہ تمہاری ذمہ داری' سامان کے مالک کی ہوگی' تو حکم مختلف ہوگا۔

14730 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا، ثُمَّ سَافَرَ بِهِ اَرْضًا بَعِيدَةً، فَعَرَفَ الْعَبْدَ مَسْرُوقٌ فِي يَدِهِ قَالَ: اَقُصُّ عَلَيْهِ وَاَقُصُّ الَّذِي لَهُ عَلَى الَّذِي يَشْتَرِي مِنْهُ

٭٭ امام عبدالرزاق نے' ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے غلام خریدتا ہے' پھر وہ اسے سفر پر دور کے علاقے میں لے جاتا ہے اور پھر اسے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ غلام چوری کا ہے' جو اس کے پاس ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: میں اسے تاوان دلواؤں گا' اور اس سے وصولی کرواؤں گا جس سے اس نے غلام کو خریدا تھا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُبَدِّلُ الْعَبْدَ بِالْعَبْدِ فَيَجِدُ اَحَدُهُمَا فِي اَحَدِهِمَا عَيْبًا

باب: جب کوئی شخص کسی غلام کو دوسرے غلام کی جگہ بدل دے اور پھر وہ اُن دونوں میں سے ایک میں عیب پائے

14731 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلَيْنِ تَبَادَلَا بِعَبْدٍ فَوَجَدَ اَحَدُهُمَا فِي اَحَدِ الْعَبْدَيْنِ عَيْبًا: قِيمَةُ الْعَبْدِ الَّذِي بِهِ الْعَيْبُ قَالَ هٰذَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى

٭٭ ثوری' ایسے دو آدمیوں کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو دو غلاموں کا تبادلہ کرتے ہیں اور پھر ان دونوں غلاموں میں سے کسی ایک میں کوئی عیب پاتا ہے' تو اس بارے میں اس غلام کی قیمت معتبر ہوگی' جس میں عیب موجود ہے' یہ بات ابن ابولیلیٰ نے بیان کی ہے۔

14732 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَتَرَادَّانِ الْعَيْبَ بَيْنَهُمَا، اَيُّهُمَا اَخَذَ رَدَّ عَلٰى صَاحِبِهِ مَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَيْبِ

٭٭ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس عیب کی بنیاد پر' وہ دونوں اپنے' اپنے غلام واپس لے لیں گے ان میں سے جو بھی اُس کو لے گا' تو وہ اپنے ساتھی سے عیب کی وجہ سے ہونے والی کمی وصول کرے گا۔

بَابُ: يُرَدُّ مِنَ الزِّنَا، وَالْحَبَلِ

باب: زنا (کا عادی ہونے) یا کنیز کے حاملہ ہونے (کی وجہ سے سودا ختم کرنا)

14733 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي سَهْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا يَزْنِيْ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ: رَدَّ شُرَيْحٌ مِنَ الزِّنَا

✻✻ ابوسہل نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی ایسا غلام خرید لیتا ہے' جو زنا کا عادی ہو' یا شراب پیتا ہو' تو انہوں نے فرمایا: زنا کی وجہ سے' قاضی شریح نے غلام واپس کروا دیا تھا۔

14734 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَيْهِ فِي اَمَةٍ زَنَتْ فَقَالَ: الزِّنَا يُرَدُّ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَاِنَّهَا اَعْجَمِيَّةٌ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا

✻✻ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کے سامنے ایک کنیز کا مقدمہ پیش کیا گیا' جو زنا کا ارتکاب کرتی تھی' تو انہوں نے فرمایا: زنا کی وجہ سے اسے واپس کر دیا جائے گا۔ اس شخص نے کہا: وہ عجمی ہے قاضی شریح نے کہا: جو چاہے وہ زنا کی وجہ سے خریدے ہوئے غلام کو واپس کر دے۔

14735 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُرَدُّ فِي الْبَيْعِ مِنَ الرِّيَبِ كُلِّهَا، الزِّنَا، وَالسَّرِقُ، وَشُرْبُ الْخَمْرِ، وَاَشْبَاهُهُ

✻✻ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: سودے میں کسی بھی خرابی کی وجہ سے (خریدے ہوئے غلام' یا کنیز) کو واپس کر دیا جائے گا' وہ زنا ہو یا چوری کرنا ہو یا شراب پینا ہو' یا اس جیسی کوئی دوسری چیز ہو۔

14736 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: الْحَبَلُ غَرَرٌ يُرَدُّ بِهِ فِي الْاَمَةِ تُبَاعُ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ

✻✻ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے' جبکہ مطرف نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: حاملہ ہونا دھوکہ ہے' جس کی وجہ سے اس کنیز کو واپس کر دیا جائے گا' جسے فروخت کیا گیا تھا۔

یہ بات معمر نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ: هَلْ يُرَدُّ مِنَ الْعَسَرِ وَالشَّيْنِ وَالْحُمْقِ وَالْاَبَقِ

باب: کیا غربت' شرمناک (عیب ہونے) احمق ہونے' یا مفرور (ہو جانے کی عادت ہونے) کی وجہ سے (غلام کو) واپس کر دیا جائے گا؟

14737 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ الْعَبْدَ يُبَاعُ مِنَ

الْعَسَرِ "

✻✻ عبدالاعلیٰ نے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے ایسے غلام کو واپس کر دیا تھا جسے تنگدستی میں فروخت کیا گیا تھا۔

14738 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ، عَنْ عَامِرٍ اَنَّهُ كَانَ یَرُدُّ مِنْ عَوَارِ الظُّفُرِ، وَمِنَ الشَّامَةِ الشَّائِنَةِ "

✻✻ ابوحصین نے شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ناخنوں کی خرابی یا بد بودار ہونے کی وجہ سے (فروخت شدہ غلام کو) واپس کر دیا تھا۔

14739 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی، عَنْ شُرَیْحٍ، اَنَّهُ كَانَ یَرُدُّ مِنَ الْحُمْقِ، وَاخْتُصِمَ اِلَیْهِ فِیْ جَارِیَةٍ حَمْقَاءَ، فَقَالَ: ضَعُوا لَهَا جِفْنَةً مِنْ مَاءٍ، فَاِنْ شَرِبَتْ فَاَشْرَعَتْ فِیهَا فَهِیَ حَمْقَاءُ، وَاِنْ رَفَعَتْهَا اِلَیْهَا فَلَیْسَتْ حَمْقَاءُ

✻✻ عبدالاعلیٰ نے، قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حماقت کی وجہ سے غلام کو واپس کروا دیا تھا۔ ان کے سامنے احمق کنیز کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کے سامنے پانی کا برتن رکھو' اگر وہ اس میں منہ ڈال کر پی لیتی ہے تو وہ احمق ہوگی اور اگر اس نے اسے اٹھالیا' تو پھر احمق نہیں ہوگی۔

14740 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنْ حَمَّادٍ فِیْ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا فَاُخْبِرَ اَنَّهُ، اَبِقَ وَهُوَ صَغِیْرٌ" قَالَ: لَا یُرَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا یُرَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا فَعَلَهُ وَهُوَ كَبِیْرٌ"

✻✻ امام عبدالرزاق نے' اپنے بعض اصحاب کے حوالے سے حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو کسی غلام کو خریدتا ہے اور پھر اسے یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ بچپن میں مفرور ہو گیا تھا' تو وہ فرماتے ہیں: اس وجہ سے اس کو واپس نہیں کیا جائے گا' اِس وجہ سے اُسے واپس اُس وقت کیا جا سکتا ہے' جب اُس نے بڑے ہونے کے عالم میں یہ کام کیا ہو۔

بَابُ: الْبَغْلَةُ تَعْثُرُ اَوْ تَتَّبِعُ الْحُمُرَ هَلْ تُرَدُّ؟ وَالشَّاةُ تَاْكُلُ الذِّبَّانَ

باب: جب کوئی خچر پھسل جاتا ہو' یا گدھی کے پیچھے جاتا ہو' تو کیا اسے واپس کیا جائے گا؟ اور جب کوئی بکری زبان کھاتی ہو؟

14741 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ شُرَیْحٌ لَا یَرُدُّ مِنَ الْعِثَارِ وَیَقُوْلُ: الدَّوَابُّ كُلُّهَا تَعْثُرُ، قَالَ سُفْیَانُ: هُوَ عَیْبٌ یُرَدُّ مِنْهُ

✻✻ ثوری نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح (جانور کے) پھسل جانے کی وجہ سے سودا کالعدم نہیں قرار

کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: تمام جانور پھسل جاتے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: یہ عیب ہے جس کی وجہ سے جانور کو واپس کر دیا جائے گا۔

14742 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: كَانَ يَرُدُّ الْبَغْلَةَ اِذَا كَانَتْ حِمَارَةٌ تَتْبَعُ الْحُمُرَ، وَتَدَعُ الْخَيْلَ اِذَا لَمْ يُبَيِّنْ ذٰلِكَ صَاحِبُهَا وَيَعُدُّهُ عَيْبًا

✽✽ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ ایسے خچر کو واپس کر دیتے تھے جو گدھی کی طرح ہو گدھوں کے پیچھے جاتا ہو اور گھوڑے کو چھوڑ دیتا ہو۔ یہ اس وقت ہو گا جب اس کے مالک نے یہ چیز بیان نہ کی ہو وہ اس چیز کو عیب شمار کرتے تھے۔

14743 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْبَغْلَةِ الْحِمَارَةِ قَالَ: تُجْعَلُ فِي دَارٍ فِيهَا خَيْلٌ وَحُمُرٌ، فَيُنْظَرُ فِي اَيِّهِمَا تَتَّبِعُ

✽✽ ہشام نے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے حوالے سے خچر کے بارے میں نقل کیا ہے: اسے گھر میں رکھا جائے گا جس میں گھوڑے اور گدھے ہوں اور پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ وہ کس کے پیچھے جاتا ہے؟

14744 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اشْتَرَيْتُ مِنْ هٰذَا شَاةً تَاْكُلُ الذِّبَّانَ قَالَ: لَبَنٌ بِالْمَجَّانِ

✽✽ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا ان میں سے ایک نے کہا: میں اس سے ایسی بکری خریدی ہے جو زبان کھاتی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ دودھ کی طرح کی چیز ہے۔

بَابُ: يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَجِدُهُ غَيْرَ مَا سَاَلَهُ عَنْهُ

باب: جب کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور پھر اس سے برعکس پائے جو اس نے مانگی تھی

14745 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: صَبَغَ رَجُلٌ ثَوْبًا لَهُ لَوْنَ الْهَرَوِي ثُمَّ خَرَجَ بِهِ يَبِيعُهُ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: بِكُمْ تَبِيعُ هٰذَا الْهَرَوِيَّ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: بِكَذَا وَكَذَا، فَبَاعَهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَظَرَهُ، فَاِذَا هُوَ لَيْسَ بِهَرَوِيٍّ فَخَاصَمَهُ اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اشْتَرَطَ لَكَ اَنَّهُ هَرَوِيٌّ؟ فَقَالَ: لَا، فَاَجَازَهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَوِ اسْتَطَاعَ اَنْ يُحَسِّنَ ثَوْبَهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَعَلَ

✽✽ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے کپڑا تیار کیا جس کا رنگ ہروی تھا پھر وہ اسے لے کر فروخت کرنے نکلا ایک شخص کی اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: تم یہ ہروی کپڑا کتنے کے عوض میں فروخت کرو گے؟ تو اس شخص نے کہا: اتنے اتنے کے عوض میں پھر اس نے وہ کپڑا اسے فروخت کر دیا اور جب اس شخص نے اس کا جائزہ لیا تو وہ کپڑا ہروی نہیں تھا۔ اس نے یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا تو قاضی شریح نے فرمایا: کیا اس نے تمہارے

سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ یہ ہروی ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں، تو قاضی شریح نے اس سودے کو درست قرار دیا اور فرمایا: اگر وہ استطاعت رکھتا ہوتا، تو وہ اس کے بغیر بھی اس کپڑے کو اچھا کر کے پیش کرسکتا تھا۔

بَابُ: الْيَمِينُ عَلَى الْبَتَّةِ اَوِ الْعِلْمِ

باب: بتہ یا علم ہونے کے بارے میں قسم اٹھانا

14746 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يُحَلِّفُ عَلَى الْعِلْمِ مَا تَعَمَّدْتُ ذَا عَلَيْهِ

❋❋ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح علم ہونے کے بارے میں حلف لیا کرتے تھے کہ میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا ہے۔

14747 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُحَلِّفُ عَلَى الْعِلْمِ

❋❋ معمر نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ علم ہونے کے بارے میں حلف لیا کرتے تھے۔

14748 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا رُئِيَ مِنَ الدَّاءِ فَاِنَّهُ يُحَلَّفُ عَلَى الْبَتَّةِ، وَمَا لَمْ يُرَ فَيُحَلَّفُ عَلَى الْعِلْمِ

❋❋ ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی بیماری دکھائی دے گی، تو اس بارے میں بتہ کی قسم لی جائے گی، اور جب نہیں دکھائی دی جاتی ہوگی، تو اس بارے میں علم کی قسم لی جائے گی۔

14749 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُحَلَّفُ عَلَى الْبَتَّةِ

❋❋ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس بارے میں بتہ کا حلف اٹھایا جائے گا۔

14750 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُحَلَّفُ عَلَى الْبَتَّةِ، فَذُكِرَ لِابْنِ سِيرِيْنَ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ، وَكَانَ يَقُولُ: مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ، فَلَمَّا ذُكِرَ لَهُ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ قَالَ: فَلَا اَدْرِي اِذًا

❋❋ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے، اس بارے میں بتہ کا حلف اٹھایا جائے گا۔ امام شعبی کا قول ابن سیرین کے سامنے ذکر کیا گیا، وہ قاضی شریح کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے، جب ان کے سامنے امام شعبی کا قول ذکر کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ ایسی صورت میں کیا ہوگا؟

14751 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: اِذَا طَلَبَ الرَّجُلُ دَيْنًا لِاَبِيهِ حَلَفَ الْبَتَّةَ مَا اقْتَضَاهُ اَبُوهُ شَيْئًا،

اِلَّا حَلَفَ الْاٰخَرُ الْبَتَّةَ، لَقَدِ اقْتَضٰی

✳✳ راوی بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: کوئی شخص اپنے باپ کا قرض طلب کرے تو وہ بتہ کا حلف اٹھائے گا کہ اس کے باپ نے اس میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا البتہ دوسرا شخص بتہ کا حلف اٹھائے گا کہ اس نے تقاضا کیا تھا (یا وصول کیا تھا)۔

14752 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا طَلَبَ الرَّجُلُ دَيْنًا لِاَبِيهِ فَاِنَّهُ يُحَلَّفُ عَلَى الْعِلْمِ

✳✳ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے باپ کا قرض طلب کرے تو اس سے علم ہونے کے بارے میں حلف لیا جائے گا۔

14753 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَسْتَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا يَدْفَعُهُ عَنْ حَقٍّ يَعْلَمُهُ لَهُ

✳✳ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن اللہ کے نام کا حلف لیا کرتے تھے کہ اس کے علم کے مطابق اس نے اپنے حق میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا۔

بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُكْتَرِي ضَمَانٌ

باب: کرائے کے طور پر لینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا

14754 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنِّي اَكْرَيْتُ هٰذَا دَابَّتِي فَاَكَلَهَا الْاَسَدُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهَا مِنْكَ، وَلَمْ يَضْمَنْهَا اِيَّاهُ،

✳✳ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمیوں نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا: ان میں سے ایک نے کہا: میں نے اس شخص کو اپنا جانور کرائے پر دیا تو اسے شیر نے کھالیا تو قاضی شریح نے کہا: وہ تم سے زیادہ اس جانور کا محتاج ہوگا تو قاضی شریح نے دوسرے شخص پر اس کا جرمانہ عائد نہیں کیا۔

14755 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ،

✳✳ ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14756 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

✳✳ ہشام نے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

14757 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ شُرَيْحٍ

قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُكْتَرِي ضَمَانٌ

٭٭ حجاج نے عثمان کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: کرائے پر لینے والے پر جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

14758 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا خَالَفَ الْمُكْتَرِي ضَمِنَ

٭٭ اسرائیل نے اشعث کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کرائے پر لینے والا طے شدہ (معاہدے) کے خلاف کرے تو پھر وہ جرمانہ بھی ادا کرے گا۔

بَابٌ: الْكُفَلَاءُ

باب: کفالت کرنے والوں کا بیان

14759 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَتَبْتُ عَلَى رَجُلَيْنِ فِي بَيْعٍ: اَنَّ حَيَّكُمَا عَلَى مَيِّتِكُمَا، وَمَلِيَّكُمَا عَلَى مُعْدَمِكُمَا قَالَ: يَجُوْزُ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: جَائِزٌ، وَقَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ شُرَيْحٌ: جَائِزٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں دو آدمیوں کے سودے کے بارے میں نوٹ کرتا ہوں کہ تم دونوں کا زندہ تم دونوں کے مردے پر اور تم دونوں میں سے جو بچے گا اس پر نہ رہنے والے کی ادائیگی لازم ہوگی' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست ہے۔ عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا ہے: یہ درست ہے۔ سلیمان بیان کرتے ہیں: قاضی شریح فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔

14760 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَهْضَمِ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلَى شُرَيْحٍ، وَكَتَبْتُ عَلَى قَوْمٍ: اَيُّهُمْ شِئْتُ فَقَضَانِي بِحَقِّي، فَقَضَانِي رَجُلٌ مِنْهُمْ وَقَالَ: اِنَّمَا عَلَيَّ حِصَّتِي، فَقَالَ لِي شُرَيْحٌ: خُذْ اَيُّهُمَا شِئْتَ، فَاَخَذْتُ اَيْسَرَهُمْ، وَكَانَ هُوَ اَيْسَرَهُمْ

٭٭ سفیان ثوری نے ابوجہضم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا: میں نے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ چیز نوٹ کی تھی کہ ان میں سے جس کو چاہوں گا' وہ مجھے میرا حق ادا کردے گا' تو ان میں سے ایک شخص نے مجھے ادائیگی کردی' اس نے کہا: مجھ پر اپنا حصہ دینا لازم ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو حاصل کرلو۔ تو میں نے جو زیادہ آسان تھا' اسے حاصل کرلیا' اور وہی ان میں زیادہ آسان تھا۔

14761 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَتَبْتَ حَيُّكُمَا عَلَى مَيِّتِكُمَا، وَمَلِيُّكُمَا عَلَى مُعْدَمِكُمَا فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم یہ لکھو: تم دونوں میں سے زندہ رہنے والا مرے ہوئے کی طرف سے

اور بیچ جانے والا گزر جانے والے کی طرف سے (ادائیگی کا پابند ہوگا) تو یہ جائز ہوگا۔

14762 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، وَغَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " اِذَا قَالَ: اَيُّهُمَا شِئْتَ اَخَذْتُ بِحَقِّي جَمِيعًا، اَوْ شَتَّى قَالَ: اُحِبُّ اَنْ يَشْتَرِطَ كَذٰلِكَ "

✲✲ ایوب اور دیگر حضرات نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ چاہے کہ ان دونوں میں سے جس کو تم چاہو میں اپنے پورے حق کو وصول کرلوں گا' یا الگ' الگ کروں گا' تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ شرط اسی طرح ہونی چاہئے۔

14763 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " اِذَا قَالَ: بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ كُفَلَاءُ، وَاَيُّهُمْ شِئْتَ اَخَذْتُ بِحَقِّي اِنْ شِئْتُ جَمِيعًا، وَاِنْ شِئْتُ شَتَّى، اَخَذَهُمْ اِنْ شَاءَ جَمِيعًا وَاِنْ شَاءَ شَتَّى "

✲✲ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر ان میں سے بعض دوسرے بعض کے خلاف کفیل ہونے کا کہیں کہ ان میں سے جس سے میں چاہوں گا' اپنا حق وصول کرلوں گا' اگر چاہوں گا' تو اکٹھا کرلوں گا' اور اگر چاہوں گا' تو الگ' الگ کروں گا' تو وہ اگر ان سے چاہے' تو اکٹھا وصول کرلے گا' اور اگر چاہے گا' تو الگ' الگ وصول کرے گا۔

14764 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: " اِذَا قَالَ: اَيُّهُمْ شِئْتَ اَخَذْتُ بِجَمِيعِ حَقِّي، فَلَا يَاْخُذُ اِلَّا بِالْحِصَصِ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَفِيلٌ عَنْ صَاحِبِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

✲✲ معمر اور سفیان ثوری نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ چاہے کہ ان میں سے جس سے میں چاہوں گا' اس سے اپنا پورا حق وصول کرلوں گا تو وہ صرف حصوں کی صورت میں وصول کرسکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ فرماتے ہیں: اگر اُن دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے لئے کفیل ہوگا' تو یہ درست ہوگا۔

14765 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: لَيْسَ عَلَى الشَّرِيكِ ضَمَانٌ، اِذَا كَفَلَ لِشَرِيكِهِ عَنْ غَرِيمٍ لَهُمَا، لِاَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِاَحَدِهِمَا اَنْ يَسْتَوْفِيَ دُونَ صَاحِبِهِ

✲✲ ثوری بیان کرتے ہیں: شراکت دار پر ضمان لازم نہیں ہوگا' جب آدمی اپنے کسی قرض خواہ کے حوالے سے' اپنے شراکت دار کا کفیل بن جائے' کیونکہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے' یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کی بجائے پوری ادائیگی کرے۔

14766 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ شُرَيْحٍ كَفَلَ بِنَفْسِ رَجُلٍ، فَحَبَسَهُ شُرَيْحٌ فِي السِّجْنِ وَقَالَ: ابْعَثُوا لَهُ طَعَامًا، وَشَرَابًا

✲✲ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح کے صاحبزادے نے' ایک شخص کی کفالت کا اظہار کیا' تو قاضی شریح نے

اس کو جیل میں بند کر دیا اور کہا: اسے کھانا اور پینا بھجواتے رہو۔

14767 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الزَّعِيمُ غَارِمٌ

❁❁ شرحبیل بن مسلم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ضامنی شخص جرمانہ ادا کرے گا''۔

14768 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَى شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: ادْفَعْ اِلَى فُلَانٍ خَمْسِينَ دِرْهَمًا، وَاَنَا لَهُ ضَامِنٌ، فَزَعَمَ الرَّجُلُ اَنَّهُ قَدْ دَفَعَهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَيِّنَتُكَ بِمَا قَدْ دَفَعْتَ، وَاِلَّا فَيَمِينُهُ، وَاللّٰهِ مَا عَلِمَ دَفَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا، فَكَاَنَّ الرَّجُلَ هَابَ الْيَمِينَ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: "فَاَنَا اَحْلِفُ بِاللّٰهِ: مَا اَعْلَمُهُ دَفَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا"، فَقَالَ خَصْمُهُ: لَقَدْ غَرَّيْتَهُ مِنْ يَمِينٍ مَا كَانَ يُقْدِمُ عَلَيْهَا

❁❁ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ اس نے دوسرے شخص سے یہ کہا: تم فلاں شخص کو پچاس درہم دے دو میں اس کا ضامن ہوں تو اس شخص کا یہ کہنا تھا: اس نے وہ درہم اس کو دے دیئے تھے تو قاضی شریح نے کہا: تم اس بات کا ثبوت فراہم کرو کہ تم نے وہ ادا کر دیئے تھے ورنہ اس کے ذمہ صرف یہ قسم اٹھانا لازم ہوگا: اللہ کی قسم! وہ یہ نہیں جانتا کہ تم نے اسے کچھ دیا بھی ہے یا نہیں تو وہ شخص قسم اٹھانے سے ڈر گیا تو قاضی شریح نے کہا: میں اللہ کے نام کا حلف اٹھاتا ہوں کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے کہ اس نے اسے کچھ دیا ہے تو اس کے فریق نے کہا: تم نے قسم اٹھانے کے ساتھ ان کے ساتھ دھوکے سے کام لیا ہے۔

14769 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: بَيِّنَتُكَ اَنَّكَ تُقَاضِيهِ فَاُقِرُّ

❁❁ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے ذمے یہ ثبوت فراہم کرنا لازم ہے کہ تم نے یہ ادائیگی کر دی ہے تو میں اسے برقرار رکھتا ہوں۔

14770 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: صَاحِبٌ لَنَا: قَالَ: سُئِلَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَا بَايَعْتُمْ بِهِ هٰذَا فَاَنَا بِهِ كَفِيلٌ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ فَاَنَا لَهُ ضَامِنٌ، فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُوَقِّتَ، قَالَ: وَقَالَ اَبُو حَنِيفَةَ: يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَهُ يَعْقُوبُ اَيْضًا

❁❁ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک ساتھی نے یہ بات بیان کی ہے: ابن ابو لیلیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ کہتا ہے: کہ تم لوگ اسے جو بھی چیز فروخت کرو گے میں اس کا ذمہ دار ہوں گا اور اس کے ذمے جو بھی ادائیگی لازم ہوگی میں اس کا ذمہ دار ہوں گا۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: اس پر کوئی بھی چیز اس وقت تک لازم نہیں ہوگی جب تک

وہ متعین نہیں کر لیتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: یہ چیز اُس پر لازم ہو جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام ابویوسف نے بھی یہی بات کہی ہے۔

بَابُ: كَفَالَةُ الْعَبْدِ

باب: غلام کی کفالت

14771 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: بِعْتُ بِرْذَوْنَةً لِي، وَكَفَلَ لِي غُلَامٌ لِابْنِ زِيَادٍ، فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى شُرَيْحٍ فَقُلْتُ: حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ كَفِيلِي، وَاقْتَضَى مَالِيَ مُسَمًّى، وَاقْتَسَمَ مَالَ غَرِيْمِي دُوْنِيْ، فَاَجَابَنِيْ شُرَيْحٌ فَقَالَ: اِنْ كَانَ مُخَيَّرًا وَكَفَلَ لَكَ غَرِمَ، وَاِنْ كَانَ اقْتَضَى مَالَكَ مُسَمًّى فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهِ، وَاِنْ كَانَ مَالُهُ اقْتُسِمَ دُوْنَكَ فَهُوَ بِالْحِصَصِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنا ایک گھوڑا فروخت کیا' ابن زیاد کے غلام نے میرے کفیل ہونے کا اعتراف کیا' میں وہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آیا' میں نے کہا: میرے اور میرے کفیل کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے' اس نے مجھ سے متعین مال کا تقاضا کیا ہے اور میرے قرض خواہ کے مال کو تقسیم کرلیا ہے' جو مجھ سے پہلے ہی ہے' تو قاضی شریح نے مجھے جواب دیا: انہوں نے اگر تو اسے اختیار تھا' اس نے تمہارے لئے کفالت کا اظہار کیا تھا' تو وہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا' اور اگر اس نے تمہارے متعین مال کا تقاضا کیا ہے' تو تم س بارے میں زیادہ حق رکھتے ہو۔ اور اگر یہ اس کا مال ہے' جو تم سے پہلے ہی تقسیم ہو گیا ہے' تو وہ حصوں میں ہی تقسیم ہوگا۔

14772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ يُحَدِّثُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِيْنَ اَخْبَرَهُ قَالَ: بِعْتُ بِرْذَوْنَةً لِي، وَكَفَلَ لِي غُلَامٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ، فَخَاصَمْنَا اِلٰى سَيِّدِهٖ فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ وَبَدَّلَ، فَقُلْتُ: ارْدُدْنِي وَاِيَّاهُ اِلَى الْقَاضِي، فَاَرْسَلَ مَعَنَا رَسُوْلًا اِلٰى شُرَيْحٍ وَّقَالَ: اَخْبِرْنِي بِالَّذِي يَقْضِي بَيْنَهُمَا قَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَعَدْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: بِعْتُ بِرْذَوْنَةً لِي وَكَفَلَ لِي غُلَامٌ لِابْنِ زِيَادٍ، فَحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ غَرِيْمِي، وَاقْتَضَى مَالِيْ مُسَمًّى، وَاقْتُسِمَ مَالُ غَرِيْمِي دُوْنِيْ، فَاَجَابَنِيْ شُرَيْحٌ فَقَالَ: اِنْ كَانَ مُخَيَّرًا وَكَفَلَ لَكَ غَرِمَ، وَاِنْ كَانَ اقْتَضَى مَالَكَ مُسَمًّى فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهِ، وَاِنْ كَانَ الْغُرَمَاءُ اَخَذُوْا مَالَهُ دُوْنَكَ فَهُوَ بَيْنَكُمْ بِالْحِصَصِ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ الرَّسُوْلُ فَاَخْبَرَهُ، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

✵✵ ہشام بن حسان نے یہ بات نقل کی ہے کہ: محمد بن سیرین نے انہیں یہ بات بتائی ہے: میں نے اپنا ایک گھوڑا فروخت کیا' تو عبداللہ بن زید کا غلام میرا کفیل بن گیا' اس کے پاس تقاضا کرنے کے لئے آیا' ہم نے اس کے مالک کے سامنے مقدمہ پیش کیا' تو اس نے ہمیں سامنے بٹھالیا اور اپنی آواز بلند کی اور بدل لی' میں نے کہا کہ تم مجھے اور اس کو قاضی کے پاس بھجواؤ' تو

اس نے ہمارے ساتھ اپنا ایک قاصد بھی قاضی شریح کے پاس بھجوا دیا اور بولا: وہ ان دونوں کے درمیان جو فیصلہ کریں گے وہ تم مجھے بتانا۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ قاضی شریح کے پاس آئے اور ان کے سامنے بیٹھ گئے اور میں نے کہا کہ ہم نے اپنا ایک گھوڑا فروخت کیا ہے اور ابن زیاد کا غلام میرا کفیل بنا ہے اور میرے اور میرے قرض خواہ کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے اس نے میرا مال متعین کا تقاضا کیا ہے اور میرے قرض خواہ کا مال مجھ سے پہلے ہی تقسیم ہوگیا ہے تو قاضی شریح نے مجھے جواب دیا اور کہا: اگر تو اسے اختیار تھا اور اس نے تمہارے لئے کفالت کا اظہار کیا تھا' تو یہ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوگا اور اگر اس نے تمہارا متعین مال وصول کرلیا ہے' تو تم اس بارے میں زیادہ حق رکھتے ہو اور اگر قرض خواہوں نے اس کا مال وصول کرلیا ہے' جو تم سے پہلے ہی ہے' تو وہ تم لوگوں کے درمیان حصوں میں تقسیم ہوگیا' تو قاصد' ابن زیاد کے پاس واپس گیا اور اس کے بارے میں بتایا' تو اس نے کچھ نہیں کہا۔

14773 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى فِي كَفَالَةِ الْعَبْدِ: لَيْسَتْ بِشَيْءٍ، لَيْسَتْ مِنَ التِّجَارَةِ

✻✻ سفیان ثوری نے' ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے' غلام کی کفالت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' یہ چیز تجارت شمار نہیں ہوتی۔

14774 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَمَنْ قَامَ بِهٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ لِيْ مَا فِيهِ، فَقَامَ رَجُلٌ، لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى تَثْبُتَ وِلَايَتُهُ

✻✻ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص اس تحریر کو لے کر کھڑا ہو اور یہ کہے: اس میں جو مذکور ہے' وہ میرا ہے اور پھر ایک شخص کھڑا ہو جائے' تو یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا' جب تک اس کی ولایت ثابت نہیں ہوتی۔

بَابُ: الضَّمَانُ مَعَ النَّمَاءِ

باب: نشو ونما کے ساتھ جرمانہ ہوگا

14775 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي دَارٍ بَاعَهَا اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَرَدَّ الْبَيْعَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَاَيْنَ غَلَّةُ دَارِي؟ قَالَ شُرَيْحٌ: فَاَيْنَ رِبْحُ مَالِهِ؟

✻✻ امام شعبی نے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو آدمی ایک گھر کے بارے میں مقدمہ لے کر ان کے سامنے آئے' ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو یہ گھر فروخت کیا تھا' تو انہوں نے اس سودے کو کالعدم قرار دیا۔ اس شخص نے کہا: میرے گھر کا غلہ کہاں جائے گا' تو قاضی شریح نے کہا: اس کے مال کا فائدہ کہاں جائے گا؟

14776 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِنِ

ابْتَاعَ رَجُلٌ غُلَامًا، فَاسْتَغَلَّهُ، ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا، كَانَ مَا اسْتَعْمَلَ لَهُ بِضَمَانِهِ

٭٭ ابواسحاق شیبانی نے امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر ایک شخص غلام خرید تا ہے اور اسے مہنگا خرید تا ہے اور پھر اس میں عیب پاتا ہے تو اس نے اس غلام سے جو کام کروایا ہے اس کا تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

14777 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خَفَّافٍ، قَالَ ابْتَعْتُ عَبْدًا بَيْنِي وَبَيْنَ شُرَكَاءَ، فَاُقِيلَ مِنْهُ، فَجَعَلَ بَعْضُ الشُّرَكَاءِ لَمْ يَكُنْ يَشْهَدُ، فَاَنْكَرَ، فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى قَاضٍ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ هِشَامُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، فَاَمَرَ بِرَدِّ الْغُلَامِ، فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَامَ مَعِيَ اِلَيْهِ فَقَالَ عُرْوَةُ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ: فَرَجَعَ عَنْ قَضَائِهِ

٭٭ ابن ابوذئب نے مخلد بن خفاف کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک ایسا غلام خرید لیا' جو میرے اور شراکت داروں کے درمیان مشترکہ ملکیت تھا' پھر اس سودے کو ختم کیا گیا' تو بعض شراکت دار جو وہاں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے اس بات کا انکار کیا' ہم مقدمہ لے کر مدینہ منورہ کے قاضی کے پاس گئے' جن کا نام ہشام بن اسماعیل تھا' انہوں نے غلام واپس کرنے کا حکم دیا' میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو وہ میرے ساتھ اُٹھ کر قاضی کے پاس گئے' عروہ نے بتایا: اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خراج' ضمان کے حساب سے ہوتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو قاضی نے اپنے فیصلے سے رجوع کرلیا۔

14778 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، اشْتَرٰى غَنَمًا فَنَمَتْ، ثُمَّ جَاءَ اَمْرٌ بِرَدِّ الْبَيْعِ فِيهِ قَالَ: يَرُدُّ مِثْلَ غَنَمِهِ وَالنَّمَاءُ لَهُ، فَاِنَّ الضَّمَانَ كَانَ عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: ایک آدمی بکریاں خرید تا ہے اور ان میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر کوئی ایسی صورت پیش آتی ہے' جس میں اس سودے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جتنی بکریاں اس نے لی تھیں' اتنی واپس کر دے گا' اور جو اضافی ہوں گی' وہ اس کے پاس رہیں گی' کیونکہ اس کا ضمان اسی کے ذمے تھا۔

14779 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اشْتَرَيْتَ غَنَمًا فَنَمَتْ، ثُمَّ جَاءَ اَمْرٌ بِرَدِّ الْبَيْعِ فِيهِ قَالَ: يَرُدُّهَا وَنَمَاءَهَا، وَالْجَارِيَةُ اِذَا وَلَدَتْ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم بکریاں خرید و اور ان میں اضافہ ہو جائے اور پھر کوئی ایسی صورتحال پیش آئے جس کے نتیجے میں اس سودے کو کالعدم قرار دینا پڑے' تو ثوری کہتے ہیں: آدمی ان بکریوں کو اور ان میں ہونے والے اضافے کو بھی واپس کرے گا' اسی طرح اگر کنیز نے بچے کو جنم دے دیا ہو' تو اس کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا۔

14780 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، قَالَ فِي الصُّوفِ، وَاللَّبَنِ، وَالْاَوْلَادِ: يُرَدُّ فِي الْبَيْعِ الْفَاسِدِ اِذَا كَانَ هٰذَا نَمَاءً رُدَّ فِي السِّلْعَةِ، وَالدَّرَاهِمُ، وَالزَّرْعُ لَيْسَ مِثْلَهُ، وَاِنْ هَلَكَ الْاَصْلُ مِنْهُ فَقِيمَتُهُ وَقِيمَةُ النَّمَاءِ، هٰذَا فِي الصُّوفِ، وَاللَّبَنِ، وَالْوَلَدِ

✵✵ ثوری' اون' دودھ' جانوروں یا کنیزوں وغیرہ کے بچوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: بیع فاسد میں انہیں واپس کرنا پڑے گا' جبکہ یہ اضافہ ہو' تو اسے سامان سمیت لوٹایا جائے گا' جبکہ درہموں یا کھیتی باڑی کا حکم اس کی مانند نہیں ہے' کیونکہ اس میں سے اگر اصل ہلاک ہو جائے' تو اس کی قیمت اور اس کی نشونما کی قیمت ادا کرنا ہوگی' یہ حکم اون، دودھ اور بچوں میں ہے۔

14781 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ اَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي جَارِيَةٍ غُصِبَ عَلَيْهَا قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيَّ، وَنَمَاءَ هَا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی: اس نے ایک ایسی کنیز کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بات چیت کی' جسے اس سے غصب کر لیا گیا تھا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے وہ کنیز بھی واپس کروائی اور اس میں اضافہ (یعنی اُس کی اولاد بھی) واپس کروائی۔

بَابُ: الْعَارِيَةِ

باب: عاریت کا حکم

14782 - اقوالِ تابعین: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطُّوسِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ النَّجَّارِ، قُلْتُ: اَخْبَرَكُمْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ، وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ،

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاریت کے طور پر لینے والے شخص اور جس کے پاس ودیعت کے طور پر رکھوائی گئی ہو' اگر وہ دھوکہ دینے والے نہ ہوں' تو اُن پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔

14783 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا يَذْكُرُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ: " الْمُغِلُّ: الْمُتَّهَمُ "

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ قاضی شریح سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: لفظ ''مغل'' کا مطلب ایسا شخص ہے' جس پر تہمت عائد کی جائے (کہ شاید اس نے یہ خرابی خود پیدا کی ہے)۔

14784 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ، وَلَا عَلٰى صَاحِبِ الْوَدِيعَةِ ضَمَانٌ، اِلَّا اَنْ يُخَالِفَا

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاریت والے شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا' نہ

ودیعت والے شخص پر ضمان لازم ہوگا' (البتہ اگر وہ طے شدہ طریقے کے) برخلاف کریں' تو حکم مختلف ہوگا۔

14785 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيعَةِ، وَلَا ضَمَانَ فِيهَا اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى

❋❋ عبداللہ بن عکیم جہنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عاریت کا حکم بھی ودیعت کی مانند ہے' اس میں ضمان لازم نہیں ہوتا' البتہ اگر آدمی اس میں زیادتی کا مرتکب ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14786 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ

❋❋ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: عاریت والے شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14787 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ لَا يُضَمِّنُ الْعَارِيَةَ

❋❋ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ عاریت کے بارے میں' ضمان عائد نہیں کرتے تھے۔

14788 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَيْسَتِ الْعَارِيَةُ مَضْمُونَةً، اِنَّمَا هُوَ مَعْرُوفٌ اِلَّا اَنْ يُخَالِفَ فَيَضْمَنَ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ قَالَ: لَا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَلَا الْوَدِيعَةِ

❋❋ محمد بن حنفیہ نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عاریت' قابل ضمان نہیں ہوتی' یہ مناسب چیز ہوتی ہے' البتہ اگر آدمی اس کے برخلاف کرے' تو وہ ضامن ہوگا۔

راوی نے یہ بات بیان کی ہے: عامر شعبی فرماتے ہیں: عاریت والا شخص اور ودیعت والا شخص ضمان ادا نہیں کریں گے۔

14789 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَعْضِ بَنِيْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَفْوَانَ عَارِيَّتَيْنِ، اِحْدَاهُمَا بِضَمَانٍ، وَالْاُخْرٰى بِغَيْرِ ضَمَانٍ

❋❋ معمر نے' صفوان بن امیہ کے صاحبزادوں میں سے' ایک صاحبزادے کے حوالے سے' ایک بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے دو چیزیں عاریت کے طور پر لیں' جن میں سے ایک ضمان کے تحت تھی اور دوسری بغیر ضمان کے تھی۔

14790 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: لَا تَضْمَنِ الْعَارِيَةَ، اِلَّا اَنْ يَضْمَنَهَا صَاحِبُهَا

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: تم عاریت کے ضامن نہیں ہو گے البتہ' اس سے متعلق شخص اس کا ضامن ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14791 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ، وَکَانَ قَاضِیًا قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَضْمَنُ الْعَارِیَةَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ اِنْ شَاءَ اَهْلُهَا

✵✵ ابن ابوملیکہ' جو قاضی تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں عاریت کا ضامن ہوؤں گا' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اگر اس کے مالکان یہ چاہیں۔

14792 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: الْعَارِیَةُ تُغْرَمُ قَالَ عَمْرٌو: وَاَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی مُلَیْکَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ عمرو بن دینار نے عبدالرحمٰن بن سائب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: عاریت کی چیز کا تاوان ادا کیا جائے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

14793 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَکَمَ، وَالشَّعْبِیَّ عَنْ رَجُلٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً فَاَکْرَاهَا بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ الْحَکَمُ: الدِّرْهَمُ لَهُ، وَقَالَ الشَّعْبِیُّ: الدِّرْهَمُ لِصَاحِبِ الدَّابَّةِ

✵✵ ثوری نے جابر کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے حکم اور امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو عاریت کے طور پر ایک جانور لیتا ہے اور ایک درہم کے عوض میں' اُس کو کرائے پر دے دیتا ہے' تو حکم نے کہا: یہ درہم اسے ملے گا' جبکہ امام شعبی نے کہا: یہ درہم جانور کے مالک کو ملے گا۔

14794 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ قَالَ: کُلُّ اِنْسَانٍ اسْتَعَارَ شَیْئًا فَرَهَنَهُ بِاِذْنِ صَاحِبِهِ، فَذَهَبَ الرَّهْنُ، رَدَّ الْمُسْتَعِیرُ اِلَی صَاحِبِ الْمَتَاعِ مَا کَانَ رَهَنَهُ بِهِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جو بھی انسان جو بھی چیز عاریت کے طور پر لیتا ہے اور پھر اس کے مالک کی اجازت سے اسے رہن رکھوا دیتا ہے اور پھر رہن رخصت ہو جاتا ہے' تو عاریت کے طور پر لینے والا شخص' وہ چیز سامان کے مالک کی طرف لوٹائے گا' جس کے عوض میں' اس نے رہن رکھوایا تھا۔

14795 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ: یَا مُسْتَعِیرَ الْقِدْرِ اَدِّهَا، وَقَالَ لِی زِیَادٌ: یَا مُسْتَعِیرَ الْقِدْرِ لَا تُؤَدِّهَا

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: اے عاریت کے طور پر لینے والے شخص! تم اسے ادا کرو۔ زیاد نے مجھ سے یہ کہا: اے عاریت کے طور پر ہنڈیا لینے والے شخص تم اسے ادا نہ کرو۔

14796 - حدیثِ نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِیلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی حِجَّةِ الْوَدَاعِ: الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ

مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ يُقْضَى، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

✵✵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے گا' عطیہ کے طور پر ملی ہوئی چیز کو لوٹایا جائے گا' قرض کو ادا کیا جائے گا' اور ضامن شخص' تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا''۔

14797 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ فِي قَضِيَّةِ مُعَاذٍ: كُلُّ عَارِيَةٍ مَرْدُوْدَةٌ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ہر عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے گا' اور ضامن' تاوان ادا کرے گا۔

بَابُ: الْوَدِيعَةُ

باب: ودیعت کا بیان

14798 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ رَجُلًا اسْتَوْدَعَ امْرَاَتَهُ ثَمَانِينَ دِرْهَمًا، فَحَوَّلَتِ الدَّرَاهِمَ مِنْ بَيْتِهَا، فَذَهَبَتْ، فَخَاصَمَهَا اِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَتَتَّهِمُهَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاِنْ شِئْتَ اَخَذْتَ مِنْهَا خَمْسِينَ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهُ اَمَرَ بِصُلْحٍ غَيْرَ يَوْمَئِذٍ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اپنی بیوی کے پاس ⑧⓪ درہم ودیعت کے طور پر رکھوائے' اس عورت نے ان کو گھر کے درہموں میں تبدیل کر لیا' تو وہ ختم ہو گئے' اس شخص نے قاضی شریح کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا' تو قاضی شریح نے دریافت کیا: کیا تم اس عورت پر الزام عائد کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو قاضی شریح نے کہا: اگر تم چاہو' تو اس میں سے پچاس وصول کر لو!

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں نہیں دیکھا کہ اُس دن کے علاوہ' انہوں نے اور کبھی صلح کرنے کا حکم دیا ہو۔

14799 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدِيعَةٌ، فَهَلَكَتْ مِنْ بَيْنِ مَالِهِ فَضَمَّنَهُ اِيَّاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ مَعْمَرٌ: لِاَنَّ عُمَرَ اتَّهَمَهُ يَقُوْلُ: كَيْفَ ذَهَبَتْ مِنْ بَيْنِ مَالِكَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ودیعت کے طور پر ایک چیز رکھی ہوئی تھی' وہ ان کے سامان کے درمیان ہلاک ہو گئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کا جرمانہ عائد کیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن پر الزام عائد کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا: وہ تمہارے مال

کے درمیان کیسے ضائع ہوگئی؟

14800 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنِ اسْتَوْدَعَ وَدِيعَةً، فَاسْتَوْدَعَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَقَدْ ضَمِنَ

✿✿ انس بن سیرین نے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص ودیعت کے طور پر کوئی چیز رکھتا ہے اور وہ اس کے مالکان کی اجازت کے بغیر اس کو رکھتا ہے' تو وہ ضامن ہوگا۔

14801 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَا: لَيْسَ عَلَى الْمُؤْتَمَنِ ضَمَانٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: " وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يُضَمِّنُهُ، يَقُوْلُوْنَ: هُوَ اَمِينٌ اِلَّا اَنْ يُعْثَرَ عَلَيْهِ بِخِيَانَةٍ "

✿✿ قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو' اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: میں نے کسی کو بھی' اس شخص کو ضمان کا پابند کرتے ہوئے نہیں سنا' وہ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ امین ہے' البتہ اس پر خیانت کا الزام عائد ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14802 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَعُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْوَدِيعَةُ، وَالْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ

✿✿ امام شعبی فرماتے ہیں: ودیعت اور عاریت (کے طور پر رکھی جانے والی چیز) قرض کی مانند ہوتی ہے۔

14803 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْوَدِيعَةِ، فَقَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ اِذَا لَمْ تُعْرَفْ

✿✿ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ودیعت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ قرض کے حکم میں ہوتی ہے' جب اس کی شناخت نہ ہو۔

14804 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ وَدِيعَةٌ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَلَمْ تُعْرَفِ الْوَدِيعَةُ مِنَ الدَّيْنِ قَالَ: هُمْ بِالْحِصَصِ يَقُوْلُ: يُحَاصُّ فِيهَا مَنْ يُطَالِبُهُ بِشَيْءٍ

✿✿ معمر نے' حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اس کے پاس ودیعت کے طور پر رکھی ہوئی کوئی چیز ہوتی ہے' اور اس کے ذمہ قرض بھی ہوتا ہے' تو یہ پتا نہیں چلتا کہ قرض کے مقابلے میں ودیعت شدہ چیز کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں ان کے حصے کیے جائیں گے' جو شخص بھی اس میں سے جس چیز کا چاہے گا' مطالبہ کرے گا۔

14805 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اسْتَوْدَعْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ قَالَ: صَدَقْتَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: اِنَّمَا اسْتَوْدَعَنِيهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: الثَّوْبُ هُوَ لِلْاَوَّلِ، وَيُغَرَّمُ لِلْاٰخَرِ ثَوْبًا

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو کہتا ہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہارے پاس ودیعت کے طور پر رکھوایا تھا اور دوسرا شخص کہتا ہے: تم نے سچ کہا ہے' پھر اس کے بعد وہ یہ کہتا ہے: یہ تو میرے پاس ایک اور شخص نے رکھوایا تھا' تو ثوری کہتے ہیں: وہ کپڑا پہلے والے شخص کو ملے گا' اور دوسرے شخص کو کپڑے کا جرمانہ ادا کیا جائے گا۔

14806 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا خَالَفَ الْمُسْتَوْدَعُ غَيْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ ضَمِنَ، وَاِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ فَهُوَ لَهٗ بِضَمَانِهٖ قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَ النَّخَعِيُّ: لَا تَحِلُّ لَهٗ

✵✵ ہشام نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے' جو چیز ودیعت کے طور پر رکھی گئی ہے جب آدمی اس کے بارے میں اس کے برخلاف کرے' جس کے بارے میں اسے حکم دیا گیا تھا' تو وہ ضامن ہوگا' اور اگر اس میں کوئی چیز اضافی ہو' تو اس کے ضامن ہونے کی وجہ سے اس کو ملے گی۔

ہشام بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ اس کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

14807 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الدَّيْنُ، وَالْمُضَارَبَةُ، وَالْوَدِيعَةُ، هُمْ فِيهَا شَرْعًا سَوَاءٌ

✵✵ ہشیم نے سیار کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: قرض، مضاربت اور ودیعت' یہ سب حکم میں یکساں ہے۔

14808 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَنْ اَقَرَّ بِشَيْءٍ فِي يَدَيْهِ فَالْقَوْلُ قَوْلُهٗ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ، وَعُثْمَانُ الْبَتِّيُّ

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: "وَهُوَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ: قَدْ كَانَتْ لِي عِنْدَكَ وَدِيعَةٌ، ثُمَّ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ، يَصْدُقُ اِذَا كَانَ دَفَعَهَا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ"، وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ، وَعُثْمَانَ الْبَتِّي

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص اپنے پاس موجود کسی چیز کے بارے میں اقرار کرے گا' تو اس بارے میں اس کا قول معتبر ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور عثمان بتی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے یہ کہتا ہے: کہ میری ایک چیز تمہارے پاس ودیعت کے طور پر ہے' وہ میں نے تمہارے سپرد کر دی تھی' تو اس بارے میں وہ سچ بولنے والا شمار ہوگا' جب اس نے کسی ثبوت کے بغیر اسے وہ چیز ادا کر دی ہو۔

حسن بصری اور عثمان بتی کا بھی یہی قول ہے۔

14809 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى فِي الْوَدِيعَةِ تُدْفَعُ اِلَى الرَّجُلِ قَالَ: اِنْ دُفِعَتْ اِلَيْهِ مَخْتُومَةً فَكَسَرَ خَاتَمَهَا، فَاَخَذَ مِنْهَا شَيْئًا، فَهُوَ ضَامِنٌ لَهَا، وَاِلَّا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، قَالَ: وَقَالَ اَصْحَابُنَا: لَا يَضْمَنُ اِلَّا مَا اسْتَنْفَقَ

✵✵ وکیع نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے ودیعت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جس کو کسی شخص کے سپرد کیا جاتا ہے اگر وہ اس کے سپرد ایسی حالت میں کی گئی تھی کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی یا پھر اس کی مہر کو توڑ دیا گیا یا اس نے اس میں سے کچھ حاصل کرلیا تو وہ اس کا ضامن ہوگا ورنہ اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: وہ شخص صرف اسی کا ضامن ہوگا جو وہ خرچ کرے گا۔

بَابُ: الْوَصِيُّ يُتَّهَمُ

باب: جب وصی پر الزام عائد کیا جائے؟

14810 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ فِي الْوَصِيِّ: لَا يُحَوَّلُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مُتَّهَمًا

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے وصی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا ماسوائے اس صورت کے جب اس پر الزام عائد کردیا جائے۔

14811 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، اَوْ غَيْرُهُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا اتُّهِمَ الْوَصِيُّ فَاِنَّهُ يُحَوَّلُ، اَوْ يَدْخُلُ مَعَهُ غَيْرُهُ

✵✵ مجالد نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وصی پر الزام عائد کردیا جائے تو اسے تبدیل کردیا جائے گا اس کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شامل کرلیا جائے گا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَبِيعُ السِّلْعَةَ ثُمَّ يُرِيدُ اشْتِرَاءَهَا بِنَقْدٍ

باب: جب کوئی شخص کوئی سامان فروخت کرے اور پھر اسے نقد خریدنے کا ارادہ کرے

14812 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ امْرَاَتِهِ، اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فِي نِسْوَةٍ فَسَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ، فَبِعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ بِثَمَانِ مِائَةٍ اِلَى اَجَلٍ، ثُمَّ اشْتَرَيْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّ مِائَةٍ، فَنَقَدْتُهُ السِّتَّمِائَةِ، وَكَتَبْتُ عَلَيْهِ ثَمَانَ مِائَةٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: " بِئْسَ وَاللّٰهِ مَا اشْتَرَيْتِ، وَبِئْسَ وَاللّٰهِ مَا اشْتَرَى، اَخْبِرِي زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ: اَنَّهُ قَدْ اَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَتُوبَ "، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ اِنْ اَخَذْتُ رَاْسَ مَالِي وَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْفَضْلَ؟ قَالَتْ: " (مَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى) الْآيَةَ، اَوْ قَالَتْ: (اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ اَمْوَالِكُمْ) الْآيَةَ "

✵✵ معمر اور ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے اُن کی اہلیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ خاتون کچھ دیگر خواتین کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے اُمّ المومنین میری ایک کنیز ہے' میں نے وہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو آٹھ سو کے عوض میں فروخت کر دی ج' وایک متعین مدت کے بعد ادا کئے جانے تھے' پھر میں نے وہ کنیز ان سے چھ سو کے عوض میں خرید لی' اور میں نے چھ سے انہیں نقد دے دیئے اور ان کے خلاف آٹھ سو نوٹ کر لیئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے بُری خریداری کی ہے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے بُرا سودا کیا ہے' تم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بتا دینا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جہاد کیا تھا وہ ضائع ہو جائے گا' البتہ اگر وہ توبہ کریں' تو حکم مختلف ہے۔

اس خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اپنا اصل مال وصول کر لیتی ہوں اور اضافی چیز انہیں واپس کر دیتی ہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جس شخص کے پاس' اُس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے''

راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلات کی:

''اگر تم توبہ کر لیتے ہو' تو تمہارے اصل مال تمہیں مل جائیں گے''۔

14813 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ امْرَاَتِهِ قَالَتْ: سَمِعْتُ امْرَاَةَ اَبِي السَّفَرِ، تَقُوْلُ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: بِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ جَارِيَةً اِلَى الْعَطَاءِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَابْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّ مِائَةٍ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: " بِئْسَ مَا اشْتَرَيْتِ، اَوْ بِئْسَ مَا اشْتَرَى، اَبْلِغِيْ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ: اَنَّهُ قَدْ اَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ " قَالَتْ: اَفَرَاَيْتِ اِنْ اَخَذْتُ رَاْسَ مَالِيْ؟ قَالَتْ: لَا بَاْسَ، (مَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ)

✵✵ ابواسحاق نے اپنے اہلیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابوسفر کی اہلیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: میں نے کہا: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک کنیز اس شرط پر فروخت کی کہ جب تنخواہ ملے گی' تو وہ آٹھ سو درہم دے دیں گے' پھر میں نے ان سے چھ سو درہم کے عوض میں وہ کنیز خرید لی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون نے کہا کہ تم نے بہت بری خریداری کی ہے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے بہت برا سودا کیا ہے۔ زید بن ارقم تک پیغام پہنچا دینا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کا کیا ہوا جہاد باطل ہو جائے گا' البتہ اگر وہ توبہ کر لیں' تو معاملہ مختلف ہے۔ اس خاتون نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اپنا اصل مال وصول کر لیتی ہوں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے' تو جو پہلے گزر چکا ہے' وہ اس کا ہوا''۔

14814 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا

عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا، اَیَشْتَرِیهِ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ یُنْقِدَهُ؟ قَالَ: رَخَّصَ فِیهِ نَاسٌ، وَکَرِهَهُ نَاسٌ، وَاَنَا اَکْرَهُهُ

٭٭ معمر نے عمرو بن مسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے طاؤس سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص کو کوئی سامان فروخت کرتا ہے تو دوسرے شخص کے اس کو نقد ادا کرنے سے پہلے کیا وہ سامان اس سے خرید سکتا ہے؟ تو طاؤس نے کہا: کچھ لوگوں نے اس بارے میں رخصت دی ہے اور کچھ لوگوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے میں بھی اسے ناپسندیدہ قرار دیتا ہوں۔

14815 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی سِلْعَةً بِنَظِرَةٍ مِّنْ رَجُلٍ، فَلَا یَبِیعُهَا اِیَّاهُ، وَمَنِ اشْتَرٰی بِنَقْدٍ فَلَا یَبِیعُهَا اِیَّاهُ بِنَظِرَةٍ

٭٭ عمرو بن مسلم نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی دوسرے شخص سے مخصوص مدت تک کے لئے کوئی سامان خریدے تو وہ اس سامان کو اسی شخص کو فروخت نہ کرے اور جو شخص نقد کوئی سامان خریدے تو وہ اس سامان کو اسی شخص کو ادھار فروخت نہ کرے۔

14816 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً، هَلْ یَبِیعُهَا مِنْهُ قَبْلَ اَنْ یُنْقِدَهُ بِوَضِیعَةٍ؟ قَالَ: لَا وَکَرِهَهُ حَتّٰی یُنْقِدَهُ،

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے کوئی سامان خریدتا ہے تو کیا وہ اس سامان کو اس کے نقد ادائیگی کرنے سے پہلے کم قیمت میں آگے فروخت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا' جب تک وہ شخص اسے نقد ادائیگی نہیں کر دیتا۔

14817 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ

٭٭ عمرو بن مسلم نے' طاؤس کے حوالے سے' حماد کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

14818 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ تَشْتَرِیَ الشَّیْءَ اِلٰی اَجَلٍ، ثُمَّ تَبِیعَهُ مِنَ الَّذِی اشْتَرَیْتَهُ مِنْهُ بِاَقَلِّ الثَّمَنِ اِذَا قَاصَصْتَ، وَکَانَ مَعْمَرٌ یُفْتِی بِذٰلِكَ "

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کسی متعین مدت تک (کے بعد ادائیگی کی شرط پر) کوئی چیز خریدو' اور پھر تم وہ چیز اسی شخص کو کم قیمت میں فروخت کر دو' جس سے تم نے اسے خریدا تھا' جبکہ تم نے قسطوں میں ادائیگی لازم کی ہو۔ معمر اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

14819 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، قَالَا: اِذَا بِعْتَ ثَوْبًا اَوْ عَبْدًا، فَحَلَّ الْاَجَلُ، فَوَجَدْتَهُ بِعَیْنِهِ، فَقَالَ اشْتَرِهِ مِنِّی فَاشْتَرِهِ بِمَا بِعْتَهُ مِنْهُ اَوْ بِاَقَلِّ اَوْ اَکْثَرِ، مَا لَمْ تَکُنْ فِیهِ نَظِرَةٌ

** ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے اور سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب تم کوئی کپڑا' یا غلام فروخت کرو اور طے شدہ مدت گزر جائے اور پھر اس چیز کو بعینہ پاؤ اور وہ شخص یہ کہہ رہا ہو کہ تم یہ مجھ سے خرید لو' تو تم اس چیز کو اتنے ہی عوض میں خرید لو' جتنی قیمت میں تم نے اسے فروخت کیا تھا' یا اس سے کم میں خرید لو' یا اس سے زیادہ میں خرید لو' جبکہ اس بارے میں مہلت نہ دی گئی ہو (یعنی اُدھار نہ کیا جائے)۔

14820 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، لَمْ يَكُوْنَا يَرَيَانِ بِالْعِينَةِ بَاْسًا

** اعمش نے ابراہیم نخعی اور اسماعیل نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات بیع عینہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14821 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِيَّاكَ اَنْ يَكُوْنَ وَرِقٌ بِوَرِقٍ بَيْنَهُمَا جَائِزَةٌ

** ہشام نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم اس بات سے بچتے رہو کہ چاندی کے عوض میں چاندی ہو تو ان دونوں کے درمیان تفاوت ہو۔

14822 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِرْجًا بِنَقْدٍ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهُ، بِدُوْنِ مَا بَاعَهُ قَبْلَ اَنْ يَنْتَقِدَ قَالَ: لَعَلَّهُ لَوْ بَاعَهُ مِنْ غَيْرِهِ بَاعَهُ بِدُوْنِ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

** لیث نے' مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کوئی زین نقد فروخت کرتا ہے' پھر وہ اسے خریدنے کا ارادہ کرتا ہے' حالانکہ جسے اس نے فروخت کی ہے' اس نے اس کی رقم ادا نہیں کی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ اگر وہ اس کی بجائے کسی اور کو فروخت کرے' تو اس سے کم قیمت میں فروخت کر دے' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

14823 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا بِعْتُمُ السَّرَقَ - مِنْ سَرَقِ الْحَرِيرِ بِنَسِيئَةٍ - فَلَا تَشْتَرُوْهُ

** حیان بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم ریشمی کپڑا ادھار فروخت کرو' تو تم اسے نہ خریدو۔

14824 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ خَالَةٍ لِي، اَنَّهُ سَاَلَ مُجَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ حَرِيرَةً بِدِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْاَجَلُ، وَجَدْتُ مَعَهُ حَرِيرَةً، آخُذُهُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا تَاْخُذْهُ اِلَّا بِاَكْثَرَ مِمَّا بِعْتَهُ مِنْهُ اِذَا كَانَ اِلٰى اَجَلٍ، فَاِنْ خَرَجَ مِنْ يَدِهِ اِلٰى غَيْرِهِ، فَلَا بَاْسَ اَنْ

تَبْتَاعَهُ بِمَا شِئْتَ

❋❋ جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میرے خالہ زاد بھائی نے مجھے یہ بات بتائی: انہوں نے مجاہد سے سوال کیا انہوں نے بتایا: میں نے کہا: میں ایک شخص کو ایک دینار کے عوض میں حریرہ فروخت کرتا ہوں اور ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی ہے جب متعین مدت آتی ہے تو میں اس کے پاس حریرہ پاتا ہوں تو کیا میں اسے حاصل کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو اس سے زیادہ قیمت میں حاصل نہ کرنا، جتنی قیمت میں تم نے اسے فروخت کیا تھا جبکہ ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی ہو لیکن اگر وہ چیز اس کے پاس سے نکل کر کسی اور کے پاس چلی گئی تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اسے جتنے کے عوض میں چاہو خریدلو۔

14825 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الدَّابَّةَ بِالنَّقْدِ، ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَبْتَاعَهَا بِاَقَلِّ مِمَّا بَاعَهَا قَبْلَ اَنْ يَنْتَقِدَ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُمَا كَرِهَاهُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ قَدْ اَعْجَفَهَا، وَتَغَيَّرَتْ عَنْ حَالِهَا، فَلَا بَاْسَ بِهِ وَبِهِ كَانَ الثَّوْرِيُّ يُفْتِي "

❋❋ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نقد کوئی جانور فروخت کردیتا ہے اور پھر وہ اس جانور کو اس سے کم قیمت میں خریدنا چاہتا ہے جتنی قیمت میں اسے فروخت کیا ہوتا ہے اور دوسرے فریق نے ابھی ادائیگی نہیں کی تو ثوری نے بتایا: شیبانی اور اعمش نے امام شعبی اور ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

منصور بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب اس نے اس جانور کو لاغر کردیا اور اس کی حالت متغیر ہوگئی تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ثوری اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ: الْبِضَاعَةُ يُخَالِفُ صَاحِبُهَا

باب: جب سامان سے متعلق شخص اس کے برخلاف کرے

14826 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَبْضَعَ شُرَيْحٌ مَعَ رَجُلٍ فِي غُلَامٍ اِلَى خُرَاسَانَ، فَلَمْ يَشْتَرِهِ بِخُرَاسَانَ، وَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ بِالْكُوفَةِ مِثْلَ هٰذَا، فَصَرَفَ الْبِضَاعَةَ فِي شَيْءٍ آخَرَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْكُوفَةَ اشْتَرٰى لَهُ، فَسَاَلَ شُرَيْحٌ الْعَبْدَ حِينَ قَدِمَ: كَيْفَ وَجَدْتَ صُحْبَةَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: اِنَّهُ اشْتَرَانِي مِنَ الْكُوفَةِ قَالَ: فَرَدَّهُ شُرَيْحٌ عَلٰى صَاحِبِهِ، وَقَالَ: كَيْفَ بِالضَّمَانِ مِنْ نَهْرِ بَلْخٍ

❋❋ داؤد بن ابوہند نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح نے ایک شخص کو خراسان سے غلام خریدنے کے لیے

سامان دیا' اس شخص نے خراسان میں غلام نہیں خریدا' اس شخص کا کہنا تھا کہ میں نے کوفہ میں اس کی مانند چیز چھوڑی تھی' پھر اس نے اس سامان کو کسی اور مصرف میں استعمال کر لیا' جب وہ کوفہ آیا' تو وہاں آ کر اس نے قاضی شریح کے لئے غلام خرید لیا' جب غلام آیا' تو قاضی شریح نے غلام سے دریافت کیا: تم نے اس شخص کے ساتھ کو کیسا پایا؟ غلام نے بتایا: اس نے تو مجھے کوفہ سے خریدا ہے' راوی کہتے ہیں: قاضی شریح نے' اس غلام کو اس شخص کو واپس کر دیا اور کہا: اس ضمان کا کیا ہوگا؟ جس کا تعلق بلخ کی نہر سے تھا۔

14827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اَمَرْتُهُ اَنْ يَشْتَرِيَ لِي بِمِائَةٍ وَّعَشْرَةٍ، ثُمَّ هَلَكَ قَالَ: ذَهَبَتْ زِيَادَةُ هٰذَا وَرَاْسَ مَالِ هٰذَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: يَضْمَنُهُ الْمُشْتَرِي كُلَّهُ

✸✸ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جسے میں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے ایک سو دس کی خریداری کرے' پھر وہ ہلاک ہو جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ اضافی چیز رخصت ہو جائے گی اور اس مال کی اصل بھی رخصت ہو جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: خریدار پوری رقم کا تاوان ادا کرے گا۔

14828 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَبْضَعَ رَجُلٌ مَعَ رَجُلٍ لِثَوْبٍ، فَجَاءَ بِهِ عَلٰى صِفَتِهِ دُوْنَ ثَمَنِهِ فَهَلَكَ، لَمْ يَضْمَنْ

✸✸ ثوری بیان کرتے ہیں: جب ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ کپڑا بھیجے اور وہ اس صفت کے مطابق کپڑے کو لے آئے' لیکن قیمت مختلف ہو اور پھر وہ ہلاک ہو جائے' تو وہ آدمی اس کا ضامن نہیں ہوگا۔

14829 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: اشْتَرِ لِي عَبْدًا صَحِيحًا كَذَا وَكَذَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَوَجَدَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ بِخَمْسِينَ فَاشْتَرَاهُ قَالَ: لَا يَضْمَنُ الْمُشْتَرِي، وَاِذَا قَالَ: اشْتَرِ لِي عَبْدًا كَذَا وَكَذَا بِمِائَةٍ، فَوَجَدَ لَهُ عَبْدَيْنِ بِمِائَةٍ عَلٰى تِلْكَ الصِّفَةِ، فَاِنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِلْاَوَّلِ، وَيَضْمَنُ الْاٰخَرَ

✸✸ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: تم میرے لئے اس' اس طرح کا صحیح غلام ایک سو دینار کے عوض میں خرید لو' اور پھر وہ شخص ایسے غلام کو پچاس (دینار) میں فروخت ہوتا ہوا پائے اور اسے خرید لے' تو ثوری کہتے ہیں: ایسی صورت میں خریدار ضمان کا پابند نہیں ہوگا۔ اور جب آدمی نے یہ کہا ہو: ایسا' ایسا غلام میرے لئے ایک سو کے عوض میں خرید لو اور پھر وہ شخص اس طرح کے دو غلام ایک سو کے عوض میں فروخت ہوتے ہوئے پائے' جن کی صفت وہی ہو' تو اب پہلے کے لئے یہ درست نہیں ہوگا' اور دوسرے کا وہ ضامن ہوگا۔

14830 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بَعَثَ رَجُلًا يَشْتَرِي لَهُ غُلَامَيْنِ نَعَتَهُمَا لَهُ، فَلَمْ يَجِدْ عَلٰى نَحْوِ مَا نَعَتَ لَهُ، فَاشْتَرَى غُلَامَيْنِ، فَرَبِحَ فِيهِمَا ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: رُدَّ اِلَيْنَا رَاْسَ مَالِنَا

** محمد بن راشد نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بھیجا' تا کہ وہ ان کے لئے دو غلام خریدے' انہوں نے غلام کے اوصاف اس کے سامنے بیان کر دیئے' تو جو اوصاف انہوں نے بیان کیے تھے اس شخص کو اس طرح کا کوئی غلام نہیں ملا' البتہ اس نے ویسے ہی دو غلام خرید لیے اور ان دونوں غلاموں میں اُسے آٹھ سو درہم کا فائدہ ہوا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری اصل رقم ہمیں واپس کر دو۔

14831 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، وَابْنُ عَرَفَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ: اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيْنَارٍ اَشْتَرِي لَهُ اُضْحِيَةً، ثُمَّ لَقِيَنِي اِنْسَانٌ، فَبِعْتُهَا اِيَّاهُ بِدِيْنَارَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَيْتُ لَهُ اُخْرٰى بِدِيْنَارٍ، فَاَتَيْتُهُ بِهَا، وَبِالدِّيْنَارِ، وَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ، فَدَعَا لِي وَبَارَكَ فِي صَفْقِ يَمِينِي قَالَ: فَمَا اشْتَرَيْتُ شَيْئًا اِلَّا رَبِحْتُ فِيهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَمَّا الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لِيَشْتَرِيَ لَهُ اُضْحِيَةً، ثُمَّ يَذْكُرُ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، اِلَّا اَنَّ حَكِيمًا قَالَ: تَصَدَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ

** حضرت عروہ بن ابوالجعد بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دے کر بھیجا' تا کہ میں آپ کے لئے قربانی کا جانور خرید لوں' (میں نے وہ جانور خرید لیا) پھر میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی' میں نے دو دینار کے عوض میں اسے وہ جانور فروخت کر دیا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دنیار کے عوض میں' ایک اور جانور خرید لیا' میں وہ جانور اور ایک دینار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور جو میں نے کیا تھا' اس بارے میں آپ کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا کی کہ میرے سامان (یعنی کاروبار) میں برکت ہو۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے جب بھی کوئی چیز خریدی' تو اس میں ہمیشہ مجھے فائدہ ہی ہوا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک سند کے ساتھ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا تا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کا جانور خرید لیں' اس کے بعد راوی نے حضرت عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک دینار کو صدقہ کر دیا تھا''۔

14832 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اشْتَرِ لِي غُلَامَ فُلَانٍ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَامَ فَاشْتَرَاهُ لِنَفْسِهِ "فَهُوَ لِلَّذِي اَرْسَلَهُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَالَ عِنْدَ الشِّرَاءِ: اِنَّمَا اشْتَرَيْتُهُ لِنَفْسِي"

** ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص سے یہ کہتا ہے: فلاں کا غلام' میرے لئے خرید دو! دوسرا شخص کہتا ہے: ٹھیک ہے' پھر وہ اُٹھتا ہے اور اس غلام کو اپنے لئے لے لیتا ہے' تو وہ غلام اسی کا شمار ہوگا' جس نے اسے بھیجا

تھا' البتہ اگر اس شخص نے خریداری کے وقت یہ کہا ہو: یہ میں اپنے لئے خرید رہا ہوں' تو حکم مختلف ہوگا۔

14833 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ جَارِيَةً بِاَلْفٍ، فَاشْتَرَاهَا بِاَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ قَالَ: اِنْ مَاتَتْ فِي الطَّرِيقِ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ بِهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي، وَاِنْ وَصَلَتْ اِلَى الرَّجُلِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَهَا، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

قَالَ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا اَمَرْتُ رَجُلًا اَنْ يَشْتَرِيَ لِيْ عَبْدًا بِالْكُوفَةِ فَاشْتَرَاهُ بِصَنْعَاءَ، فَاِنَّهُ يَضْمَنُ

✻✻ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے فرمایا ہے' جو دوسرے شخص کو یہ ہدایت کرتا ہے کہ وہ اس کے لئے ایک ہزار کے عوض میں کوئی کنیز خرید دے اور وہ شخص پندرہ سو کے عوض میں کنیز خرید لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر اس کنیز کے اپنے مالک تک پہنچنے سے پہلے راستے میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو یہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی اور اگر وہ کنیز اس شخص تک پہنچ جاتی ہے' تو پھر اسے اختیار ہوگا' اگر وہ شخص چاہے گا' تو اسے حاصل کر لے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے ترک کر دے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: جب میں کسی شخص کو یہ کہوں: تم میرے لئے کوفہ میں غلام خریدو اور پھر وہ صنعاء میں غلام خریدے' تو اب وہ اُس کا ضامن ہوگا۔

بَابٌ: اَلْبَيْعُ يَقْطَعُ الْاِجَارَةَ

باب: سودا' اجارہ کو ختم کر دیتا ہے

14834 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَلْبَيْعُ يَقْطَعُ الْاِجَارَةَ قَالَ: وَقَالَ اَيُّوبُ: لَا يَقْطَعُهَا

✻✻ معمر نے ایوب کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بیع' اجارہ کو ختم کر دیتی ہے۔

ایوب فرماتے ہیں: یہ اُس کو ختم نہیں کرتی ہے۔

14835 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْبَيْعِ، اَيَقْطَعُ الْاِجَارَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✻✻ معمر نے ابن شبرمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے سوال کیا: کیا بیع' اجارہ کو ختم کر دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

14836 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ، فَقَالَتْ: اِنَّ اُخْتَهَا اَسْلَمَتْ غُلَامًا لَّهَا فِي النَّقَّاضِينَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، وَاَنَّهَا مَاتَتْ قَبْلَ السَّنَةِ،

فَرَاَى الشَّعْبِيُّ: اَنَّ الشَّرْطَ يَنْتَقِضُ اِنْ شَاءَ الَّذِينَ وَرِثُوا الْعَبْدَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: الَّذِينَ يَنْقُضُونَ الصَّرْفَ

✵✵ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: ایک خاتون، امام شعبی کے پاس آئی اور اس نے کہا: اس کی بہن نے نقاضین میں اپنے غلام کی چھ ماہ کی شرط پر، بیع سلم کی، پھر ایک سال گزرنے سے پہلے ہی اس خاتون کا انتقال ہوگیا، تو امام شعبی کی یہ رائے تھی کہ کیونکہ یہ شرط ختم ہوگئی ہے، اس لئے اگر وہ لوگ چاہیں، تو وہ غلام کے وارث بن جائیں گے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں، جو بیع سلم کو توڑ دیں گے۔

14837 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْبَيْعُ وَالْمَوْتُ يَقْطَعُ الْإِجَارَةَ اَمَّا فِي الْمَوْتِ فَقَضَى بِهِ الشَّعْبِيُّ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُولُ فِي الْبَيْعِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: بیع اور موت، اجارہ کو ختم کر دیتی ہیں، جہاں تک موت کا تعلق ہے، تو اس کے بارے میں امام شعبی نے فیصلہ دیا ہے اور جہاں تک ہماری بات ہے، تو ہم بیع کے بارے میں یہ فیصلہ دیتے ہیں۔

بَابُ: اسْتِعَانَةُ الْعَبْدِ

باب: غلام سے مدد حاصل کرنا

14838 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: مَنِ اسْتَعَانَ مَمْلُوكًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ ضَمِنَ،

✵✵ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کسی غلام سے، اس کے مالکان کی اجازت کے بغیر مدد حاصل کرے، تو وہ ضامن ہوگا۔

14839 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ اشعث نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ: الْخَلَاصُ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع میں خلاص

14840 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي بَيْعِ الْخَلَاصِ اِذَا بَاعَهُ وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَقَّ بَعْدُ، فَاِنَّهُ يَرُدُّ الْبَيْعَ اِلَى اَهْلِهِ، وَيَرُدُّ اِلَى الْمُشْتَرِي رَاْسَ مَالِهِ، وَمَنْ بَاعَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ اُخِذَ بِالشَّرْوَى،

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، خلاص کی بیع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب آدمی اسے فروخت کر دے اور اسے یہ پتا ہو کہ یہ اس کا ہے، اور پھر اس کے بعد وہ اس کا مستحق بھی بن جائے،

تو اب وہ بیع کو اس کو اہل شخص کی طرف لوٹا دے گا' اور خریدار کی طرف اس کا اصل مال لوٹا دے گا' اور جو شخص اس طرح فروخت کرے کہ اس کو پتا ہو کہ یہ اس کا نہیں ہے' تو وہ اس کی مثل حاصل کرے گا۔

14841 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ اِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَضٰى فِي الْخَلَاصِ بِمِثْلِ قَوْلِ طَاوُسٍ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ایاس بن معاویہ نے خلاص کے بارے میں طاؤس کے قول کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

14842 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ امْرَاَةً بَاعَتْ وَابْنٌ، لَهَا جَارِيَةً لِزَوْجِهَا، فَوَلَدَتِ الْجَارِيَةُ لِلَّذِى ابْتَاعَهَا، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا، فَخَاصَمَ اِلٰى عَلِيٍّ، وَقَالَ: لَمْ اَبِعْ وَلَمْ اَهَبْ قَالَ: قَدْ بَاعَ ابْنُكَ، وَبَاعَتِ امْرَاَتُكَ قَالَ: اِنْ كُنْتَ تَرٰى لِيْ حَقًّا فَاَعْطِنِيْ قَالَ: فَخُذْ جَارِيَتَكَ وَابْنَهَا، ثُمَّ سَجَنَ الْمَرْاَةَ وَابْنَهَا حَتّٰى تَخَلَّصَتَا لَهُ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ الزَّوْجُ سَلَّمَ الْبَيْعَ

✵✵ منصور نے حکم بن عتیبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک خاتون نے اپنے شوہر کی کنیز فروخت کی اس کنیز نے خریدار کے ہاں بچے کو جنم دے دیا' پھر اس خاتون کا شوہر آیا اور اس نے اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اور اس نے کہا: میں نے نہ تو اسے فروخت کیا ہے اور نہ ہی اسے ہبہ کیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بیٹے نے اور تمہاری بیوی نے اسے فروخت کیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اگر آپ اسے میرے حق میں سمجھتے ہیں' تو آپ یہ مجھے عطا کر دیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی کنیز اور اس کے بیٹے کو لے لو!

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی بیوی اور اس کے بیٹے کو قید میں ڈلوا دیا کہ جب تک خلاصی نہیں ہوتی' اس وقت تک ایسا ہی رہے گا' جب اس شخص نے یہ بات دیکھی تو اس سے بیع سلم کر لی (یا اس سودے کو تسلیم کر لیا)۔

14843 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ اِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، قَضٰى فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَبَاعَتِ امْرَاَةٌ دَارًا لِزَوْجِهَا وَهُوَ غَائِبٌ، فَجَاءَ فَقَالَ: دَارِى لَمْ اَبِعْ، وَلَمْ اَهَبْ، وَلَمْ آذَنْ، فَرَدَّ اِيَاسُ الدَّارَ اِلٰى زَوْجِهَا، ثُمَّ سَجَنَهَا وَقَالَ: لَا تَخْرُجِي مِنَ السِّجْنِ حَتّٰى تَاْتِيَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الدَّارِ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْضِعِ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: فَلَمَّا رَاَى الزَّوْجُ ذٰلِكَ سَلَّمَ الْبَيْعَ

✵✵ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ایاس بن معاویہ نے فیصلہ دیا کہ ایک خاتون نے اپنے شوہر کا گھر فروخت کر دیا تھا' وہ شوہر وہاں موجود نہیں تھا' جب وہ آیا' تو اس نے کہا: اپنا گھر نہ تو میں نے فروخت کیا ہے اور نہ ہی میں نے ہبہ کیا ہے اور نہ میں نے اس کی اجازت دی ہے' تو ایاس نے وہ گھر اس عورت کے شوہر کو واپس کر دیا اور اس عورت کو قید کروا دیا اور فرمایا: تم اس وقت تک قید سے باہر نہیں آسکتی ہو' جب تک تم اس طرح کی جگہ پر' اسی طرح کا گھر لے کر نہیں دیتی ہو۔

راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' انہوں نے یہ فرمایا تھا: جب اس کے شوہر نے یہ بات دیکھی تو فروخت کو تسلیم کر لیا۔

14844 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيّ عَنِ الْخَلَاصِ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ: هٰذَا يَكُوْنُ عَلٰى وُجُوْهٍ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَاعَ رَجُلٌ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: عَلَيَّ خَلَاصُهُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ لِاَيُّوْبَ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نِعْمَ مَا قَالَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے بیع میں خلاص کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں' میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز فروخت کر دیتا ہے' جو اس کی ہوتی ہی نہیں ہے' پھر یہ کہتا ہے: اس کی خلاصی میرے ذمہ ہوگی' تو انہوں نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے سامنے زہری کا قول نقل کیا' تو وہ بولے: انہوں نے اچھی بات کہی ہے۔

14845 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: مَنْ شَرَطَ الْخَلَاصَ، سَلِّمْ مَا بِعْتَ، اَوِ ارْدُدْ مَا اَخَذْتَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَلَا يَاْخُذُ بِالشَّرْوَى فِي الْخَلَاصِ

✵✵ مطرف نے' امام شعبی کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص خلاص کی شرط عائد کرتا ہے' تو تم نے جو فروخت کیا ہے' اسے برقرار رکھو' یا جو تم نے لیا ہے' اسے واپس کر دو!

ثوری بیان کرتے ہیں: وہ خلاص میں اس کی مثل کو حاصل نہیں کرے گا۔

14846 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَارًا فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي: اَبِيعُهَا مِنْكَ ثَمَانٍ اَذِنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الشُّرَكَاءِ فَلَكَ مِثْلُ ذَرْعِهَا مِنْ دَارِي الْاُخْرٰى قَالَ: الْبَيْعُ جَائِزٌ، وَشَرْطُهُ مِثْلُ ذَرْعِهَا بَاطِلٌ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو گھر فروخت کرتا ہے اور خریدار سے یہ کہتا ہے: میں اسے تم کو فروخت کر رہا ہوں جو آٹھ آدمیوں کی طرف سے ہے اور ان میں شراکت داروں میں سے ہر ایک نے اجازت دے دی ہے اور تمہیں اس جتنا میرا دوسرا گھر مل جائے گا' تو ثوری فرماتے ہیں: یہ سودا درست ہوگا' لیکن یہ شرط عائد کرنا کہ اس جیسا (اور مل جائے گا) یہ کالعدم شمار ہوگا۔

14847 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كُلُّ شَرْطٍ فِي بَيْعٍ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ

✵✵ منصور نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: سودے میں ج بھی شرط ہو' سودا جائز ہوگا اور شرط باطل ہوگی۔

بَابٌ: اِذَا بَاعَ الْمُجِيْزَانِ

باب: جب درست قرار دینے والے دو افراد کوئی چیز فروخت کر دیں

14848 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ

وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: إِذَا بَاعَ الْمُجِيزَانِ، فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ، زَادَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: " وَقَالَ فِي رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلَيْنِ قَالَ: فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا، فَإِنْ كَانَ لَا يَدْرِي مِنْ اَيِّهِمَا بَاعَ اَوَّلُ، فَهُوَ لِلَّذِي هُوَ فِي يَدِهِ "

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب درست قرار دینے والے دو آدمی جب کوئی چیز فروخت کر دیں تو پہلے شخص کا سودا درست شمار ہوگا۔

معمر نے اپنی راویت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو دو آدمیوں کی طرف سے کوئی سامان فروخت کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں ان دونوں میں سے پہلے کا سودا درست شمار ہوگا اور اگر یہ پتہ نہ چل سکے کہ اُن دونوں میں سے کس نے پہلے فروخت کیا تھا؟ تو پھر اس کا سودا درست شمار ہوگا جس کے قبضے میں وہ چیز ہے۔

14849 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلَيْنِ قَالَ: الْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ، وَلِلْآخِرِ الشَّرْوَى، قَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا لَمْ يَعْلَمْ اَيُّهُمَا اَوَّلُ، فَهُوَ مَرْدُودٌ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دو آدمیوں سے کوئی چیز خرید لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے پہلے شخص کا سودا درست شمار ہوگا اور دوسرے کو اس کی مثل ملے گا۔

ثوری فرماتے ہیں: جب اسے یہ پتہ نہ ہو کہ ان دونوں میں سے پہلا کون سا ہے؟ تو یہ سودا کالعدم شمار ہوگا۔

بَابُ: الدَّابَّةُ تُبَاعُ وَيُشْتَرَطُ بَعْضُهَا

باب: جب کسی جانور کو فروخت کیا جائے اور اس کے کچھ حصے کی شرط عائد کی جائے

14850 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: بَاعَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ نَاقَةً كَانَتْ لَهُ مَرِضَتْ، وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا فَصَحَّتْ، فَرَغِبَ فِيهَا، فَاَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: ائْتُوا عَلِيًّا وَقُصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَاَتَوْهُ، فَقَالَ: اذْهَبَا بِهَا فَاَقِيمَاهَا فِي السُّوقِ، فَإِذَا بَلَغَتْ اَقْصَى ثَمَنِهَا فَاَعْطِهِ ثَمَنَ ثُنْيَاهَا مِنْ ثَمَنِهَا

٭٭ عمر بن راشد اشجعی بیان کرتے ہیں: قبیلے کے ایک شخص نے ایک اونٹنی فروخت کی اونٹنی اس کی ملکیت تھی اور بیمار تھی اس شخص نے استثناء کی شرط عائد کی جب وہ تندرست ہوگئی تو اسے اس اونٹنی میں دلچسپی ہوئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے پورا واقعہ انہیں سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں پورا واقعہ سناؤ! وہ لوگ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس اونٹنی کو لے کر بازار میں جا کر کھڑا کر دو! جو اس کی آخری حد کی قیمت ہوگی وہ اس کی قیمت میں سے استثناء کی قیمت تم اسے عطا کر دینا۔

14851 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ رَجُلًا بَاعَ بَقَرَةً، وَاشْتَرَطَ رَاْسَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَاَمْسَكَهَا، فَقَضٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: بِشَرْوٰى رَاْسِهَا، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: الْبَيْعُ فَاسِدٌ

✵✵ امام شعبی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ایک گائے فروخت کی اوراس کے سر کی شرط عائد کی' پھر اُسے یہ مناسب لگا کہ وہ اس گائے کو اپنے پاس رکھے' تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس گائے کے سر کے مثل کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: یہ سودا' فاسد شمار ہوگا۔

بَابُ: بَيْعُ الْخَمْرِ

باب: شراب کو فروخت کرنا

14852 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتِ الرِّبَا مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

✵✵ ابوضحیٰ نے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے آخر میں سود کے حکم سے متعلق آیات نازل کیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اُن آیات کو تلاوت کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔

14853 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ عُمَّالَهُ يَاْخُذُوْنَ الْخَمْرَ فِي الْجِزْيَةِ، فَنَشَدَهُمْ ثَلَاثًا، فَقِيلَ: اِنَّهُمْ لَيَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا، وَلٰكِنْ وَلُّوْهُمْ بَيْعَهَا، فَاِنَّ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ ان کے سرکاری اہلکار جزیہ میں شراب وصول کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں تین دفعہ قسم دے کر دریافت کیا: (کیا واقعی ایسا ہے؟) تو انہیں بتایا گیا کہ وہ لوگ ایسا کرتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو' بلکہ انہیں (یعنی غیر مسلموں کو) شراب فروخت کرنے دو' کیونکہ جب یہودیوں کے لئے چربی کو حرام دیا گیا' تو ان لوگوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو کھانا شروع کر دیا۔

14854 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ، اَمَا عَلِمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا، فَبَاعُوْهَا

❋❋ عمرو بن دینار نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے! کیا اسے یہ پتہ نہیں ہے؟ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے! جب اُن کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اُسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا"۔

14855 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَلِّبُ كَفَّهُ وَيَقُوْلُ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ، عُوَيْمَلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ، خَلَّطَ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ ثَمَنَ الْخَمْرِ وَالْخِنْزِيْرِ، فَهِيَ حَرَامٌ وَثَمَنُهَا حَرَامٌ

❋❋ عبدالملک بن عمیر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی ہتھیلی کو اُلٹ پلٹ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کر دے! جو عراق میں ہمارا معمولی سا اہلکار ہے' اس نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں شراب اور خنزیر کی قیمت بھی شامل کر دی ہے' حالانکہ یہ حرام ہے' اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔

14856 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي نَصْرَانِيٍّ سَلَّفَ نَصْرَانِيًّا فِي خَمْرٍ، ثُمَّ اَسْلَمَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ: لَهُ رَاْسُ مَالِهِ، وَاِذَا اَقْرَضَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ خَمْرًا، فَاِنْ اَسْلَمَ الْمُقْرِضُ لَمْ يَاْخُذْ شَيْئًا، وَاِنْ اَسْلَمَ الْمُسْتَقْرِضُ رَدَّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ثَمَنَ الْخَمْرِ

❋❋ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو عیسائی ہو اور کسی دوسرے عیسائی شخص کے ساتھ شراب کے بارے میں بیع سلف کرلے' پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو اس کا اصل مال مل جائے گا اور اگر ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کو قرض کے طور پر شراب دی ہو' تو اگر قرض دینے والا شخص اسلام قبول کر لیتا ہے وہ تو کچھ بھی وصول نہیں کرے گا' اور اگر قرض لینے والا اسلام قبول کر لیتا ہے' تو وہ اس شراب کی قیمت' عیسائی شخص کو واپس کر دے گا۔

بَابُ: بَيْعِ السِّلْعَةِ عَلٰى مَنْ يُدَلِّسُهَا

باب: ایسے شخص کو سامان فروخت کرنا' جو اس میں تدلیس کرتا ہو

14857 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوْبَ: اَبِيْعُ السِّلْعَةَ بِهَا الْعَيْبُ مِمَّنْ اَعْلَمُ اَنَّهُ يُدَلِّسُ، وَبِهَا ذٰلِكَ الْعَيْبُ؟ قَالَ: فَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَبِيْعَ اِلَّا مِنَ الْاَبْرَارِ

❋❋ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے کہا: ایک ایسا سامان' جس میں عیب موجود ہو' کیا میں اسے ایسے شخص کو فروخت کر سکتا ہوں؟ کہ جس کے بارے میں مجھے پتہ ہو کہ (اس سامان کو آگے فروخت کرتے ہوئے) وہ تدلیس کرے

گا' اور اس سامان میں عیب بھی موجود ہے' تو ایوب نے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنا سامان صرف نیک لوگوں کو ہی فروخت کرو۔

بَابُ: الشَّاةُ الْمُصَرَّاةُ

باب: تصریہ والی بکری

14858 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً، فَاِنَّهُ یَحْلِبُهَا، فَاِنْ رَضِیَهَا اَخَذَهَا، وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

✻✻ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور اس کا دودھ دوہ لے' پھر اگر وہ اس سے راضی ہو' تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر اسے واپس کرنا چاہے' تو اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرے''۔

14859 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً، فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

✻✻ ہشام نے محمد بن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خرید لے' اسے تین دن تک اختیار ہوگا' اگر اسے واپس کرنا چاہے گا' تو اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی واپس کرے گا۔

14860 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً، فَاِنَّهُ یَحْلِبُهَا ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، فَاِنْ رَضِیَهَا، وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

✻✻ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تصریہ والی بکری خرید لیتا ہے' وہ تین دن تک اس کا دودھ دوہ لے' اگر وہ اس سے راضی ہو' تو ٹھیک ہے' ورنہ اگر واپس کرنا چاہے' تو اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کر دے''۔

14861 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً، فَرَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

✻✻ منصور نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدتا ہے اور پھر اسے واپس کرنا چاہے' تو وہ اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرے۔

14862 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَیْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ:

مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً، فَإِنْ حَلَبَهَا فَلَمْ يَرْضَ رَدَّهَا، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

٭٭ موسیٰ بن یسار نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور پھر اس کا دودھ دوہ لے' تو اگر وہ راضی نہ ہو' تو اسے واپس کردے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی واپس کرے۔

14863 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، يَرْفَعُهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَإِنَّهُ يَحْلِبُهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا اَخَذَهَا، وَإِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

٭٭ معمر نے' زہری کے حوالے سے' مرفوع حدیث کے طور پر یہ حدیث نقل کی ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور اس کا دودھ دوہ لے' اور اگر وہ اس سے راضی ہو' تو اسے اپنے پاس رکھے' ورنہ اسے واپس کردے اور اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرے۔

14864 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو كَثِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاةَ وَاللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے' ابوکثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص بکری' یا اونٹنی فروخت کرنے لگے' تو وہ اس کا دودھ روک کر نہ رکھے"۔

14865 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْمُحَفَّلَاتِ فَإِنَّهَا خِلَابَةٌ، وَلَا تَحِلُّ الْخِلَابَةُ لِمُسْلِمٍ

٭٭ خیثمہ نے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: تم لوگ جانوروں کا دودھ روکنے سے بچو! کیونکہ چیز دھوکہ ہے اور کسی مسلمان کے لئے دھوکہ دینا جائز نہیں ہے۔

14866 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا، فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

٭٭ ابوعثمان نہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص تصریہ والی بکری خریدے اور اسے واپس کرنا چاہے' تو اسے اُس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع واپس کرنا چاہیے۔

بَابُ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب: کوئی شہری' کسی دیہاتی کے لئے' کوئی چیز فروخت نہ کرے

14867 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ، وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِي اِنَائِهَا

✸✸ سعید بن میتب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان فروخت نہ کروائے' آپس میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ' کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے' اور اس کے نکاح کے پیغام نکاح کا پیغام نہ بھیجے' کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے' تا کہ اس کے برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے''۔

14868 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ اِلَّا اَنْ يَسْتَاْذِنَهُ

✸✸ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اس کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے' البتہ اگر اس سے اجازت حاصل کر لے' تو حکم مختلف ہے''۔

14869 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبِعْ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهِ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے' اور اس کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے''۔

14870 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَلَقَّى الرُّكْبَانِ، وَاَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

✸✸ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ (منڈی تک پہنچنے سے پہلے ہی) سواروں سے ملا جائے' یا شہری شخص' دیہاتی کی کوئی چیز فروخت کروا دے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ کہ شہری شخص' دیہاتی کی کوئی چیز فروخت نہ کروائے؟ انہوں نے فرمایا: یعنی اس کا ایجنٹ نہ بنے۔

14871 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ

✸✸ ابن سیرین نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی

شہری شخص کسی دیہاتی کی چیز فروخت کروائے خواہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

14872 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ

✵✵ صالح بن نبہان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کی چیز فروخت نہ کروائے''۔

14873 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَخْبِرُوْهُمْ بِالسِّعْرِ، وَدُلُّوْهُمْ عَلَى السُّوْقِ

✵✵ ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان (دیہاتیوں) کو بھاؤ بتادو اور بازار کی طرف ان کی رہنمائی کردو۔

14874 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ مُغِيْرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ يُعْجِبُهُمْ اَنْ يُصِيْبُوا مِنَ الْاَعْرَابِ فِيْ قَوْلِهِ: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ "

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: لوگوں کو یہ بات پسند تھی کہ وہ دیہاتیوں سے کچھ حاصل کریں اس کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: کوئی شہری کسی دیہاتی کی چیز فروخت نہ کروائے۔

14875 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ خَالِدٍ، وَنَسَبٌ لَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَمَنِ اسْتَشَارَ اَخَاهُ فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ

✵✵ ثوری نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''لوگوں کو چھوڑ دو! اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کردے گا اور جب کسی شخص کا بھائی اس سے مشورہ مانگے تو آدمی اسے مشورہ دیدے''۔

14876 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ - يَعْنِيْ - يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَاِنَّا لَنَفْعَلُهُ

✵✵ ابوموسیٰ نامی راوی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مہاجرین اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے یعنی اس بات کو کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کی چیز فروخت کروائے (امام شعبی فرماتے ہیں:) لیکن ہم ایسا کر لیتے ہیں۔

14877 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اَعْرَابِيٍّ اَبِيْعُ لَهُ؟ فَرَخَّصَ لِيْ

❊❊ عبداللہ بن عثمان نے عطاء ابن ابی رباح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا میں کسی دیہاتی کی چیز فروخت کرواسکتا ہوں؟ توانہوں نے مجھے اس کی اجازت دے دی۔

14878 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ لَا يَرٰى بِهٖ بَأْسًا اَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

❊❊ ابن ابونجیح نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کی چیز فروخت کروادے۔

14879 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: نُهِيَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ، فَمَنْ تَلَقّٰى جَلَبًا فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَالْبَائِعُ بِالْخِيَارِ اِذَا وَضَعَ السُّوقَ

❊❊ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (منڈی سے باہر سوداگروں کے) قافلے کو ملنے سے منع کیا گیا ہے جو شخص اُن سے مل کر اُن سے کوئی چیز خرید لیتا ہے تو جب وہ سامان بازار میں رکھا جائے گا تو فروخت کرنے والے کو اختیار ہوگا (کہ وہ پہلے سودے کو کالعدم کردے)۔

14880 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِی عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ، اَوْ كَمَا قَالَ

❊❊ ابوعثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم- نے اس بات سے منع کیا ہے کہ (منڈی سے باہر ہی) تاجروں سے مل لیا جائے یا جیسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

14881 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ الثَّوْرِيُّ: كَمْ قَالَ التَّلَقِّي؟ قَالَ: اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَا يُقْصِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ، فَلَيْسَ بِتَلَقٍّ

❊❊ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ثوری سے دریافت کیا گیا: (جن سے منڈی سے باہر ملنے سے منع کیا گیا ہے ان مسافر سوداگروں) کی مدت کتنی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ جب وہ شخص نکلے تو اس دوران نماز قصر کرنی پڑے تو یہ تلقی شمار نہیں ہوگی۔

14882 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: بِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَبْدًا مُسْلِمًا يَبِيعُ السَّبْيَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ عُمَرُ: كَيْفَ كَانَ الْبَيْعُ الْيَوْمَ؟ قَالَ: كَانَ كَاسِدًا، لَوْلَا اَنِّي كُنْتُ اَزِيدُ عَلَيْهِمْ فَاُنْفِقُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كُنْتَ تَزِيدُ عَلَيْهِمْ وَلَا تُرِيدُ اَنْ تَشْتَرِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: هٰذَا نَجْشٌ، وَالنَّجْشُ لَا يَحِلُّ، ابْعَثْ مُنَادِيًا يُنَادِي اَنَّ الْبَيْعَ مَرْدُودٌ وَاَنَّ النَّجْشَ لَا يَحِلُّ

❊❊ عمرو بن مہاجر انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ایک مسلمان غلام خریدا وہ قیدی

غلاموں کوفروخت کررہے تھے' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے دریافت کیا: آج کا سودا کیسا رہا؟ انہوں نے کہا: نقصان والا تھا۔ کاش ایسا ہوتا کہ میں مزید بولی لگاتا اور قیمت زیادہ ہو جاتی ۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: تم ان کے سامنے زیادہ بولی لگانا چاہتے تھے لیکن خریدنا نہیں چاہتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: یہ مصنوعی بولی ہے' یہ مصنوعی بولی ہے' یہ حلال نہیں ہے' تم منادی کو بھیجو! جو یہ اعلان کرے کہ یہ سودا کالعدم ہے اور مصنوعی بولی حلال نہیں ہے۔

بَابُ: الْحُكْرَةُ

باب: ذخیرہ اندوزی

14883 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُ نَفَقَةَ اَهْلِهِ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْ تَمْرِهِ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' مالک بن اوس کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کا سال بھر خرچ سنبھال کر رکھ لیتے تھے اور جو باقی کھجوریں بچتی تھیں' انہیں اللہ کی راہ میں استعمال کرتے تھے۔

14884 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ عَطَائِي حَبَسْتُ مِنْهُ نَفَقَةَ اَهْلِي قَالَ: يَعْنِي اِلَى اَنْ يَخْرُجَ الْعَطَاءُ الْاٰخَرُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: جب میری تنخواہ آتی ہے' تو میں اس میں سے اپنے گھر والوں کا خرچ روک لیتا ہوں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ جب تک اگلی تنخواہ نہیں آتی' اُس وقت تک کا خرچ روک لیتا ہوں۔

14885 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ يَكُونُ عِنْدَهُ الطَّعَامُ مِنْ اَرْضِهِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، يُرِيدُ بَيْعَهُ يَنْتَظِرُ بِهِ الْغَلَاءَ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُن کے پاس ان کی زمین میں سے دو یا تین سال کا اناج (ذخیرہ) ہوتا تھا' وہ اسے فروخت کرنے کا ارادہ بھی رکھتے تھے اور وہ اس بات کا انتظار کرتے تھے کہ قیمتیں زیادہ ہو جائیں۔

14886 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ "

✵✵ ثوری اور معمر نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سعید بن میّب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ زیتون کا تیل ذخیرہ کیا کرتے تھے۔

14887 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِیُّ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَیَاضِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ: نَهَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحُكْرَةِ

✵✵ ابوجابر بیاضی نے سعید بن میّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ذخیرہ کی ہوئی چیز کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

14888 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ لَا یَرٰی بِاحْتِكَارِ الْبَزِّ بَاْسًا

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کپڑے کو ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

14889 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ مَعْمَرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِیءٌ

✵✵ سعید بن میّب نے حضرت معمر عدوی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف (کوئی) گنہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرے گا''۔

14890 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، وَالْاَسْلَمِیُّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ نُعَیْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَوْ رَاَیْتُ مَعْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیَّ وَهُوَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِیءٌ قَالَ ابْنُ الْمُسَیِّبِ: فَقُلْتُ لَهُ: فَاِنَّكَ تَحْتَكِرُ الزَّیْتَ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْهُ

✵✵ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی گنہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرے گا''۔

سعید بن میّب کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ خود تو زیتون کا تیل ذخیرہ کرتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

14891 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِیُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَحْتَكِرُ اِلَّا الْخَوَّانُوْنَ، اَیِ الْخَاطِئُوْنَ الْاٰثِمُوْنَ

✵✵ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف خیانت کرنے والے لوگ ہی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں''۔
(راوی کہتے ہیں:) یعنی غلطی کرنے والے اور گنہگار لوگ۔

14892 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَبِيعُ الطَّعَامَ لَيْسَ لَهُ تِجَارَةٌ غَيْرُهُ، اِلَّا كَانَ خَاطِئًا، اَوْ بَاغِيًا

❋❋ عبداللہ بن بابیہ نے' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی اناج فروخت کرتا ہے اور اس کی تجارت' اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتی' تو وہ گنہگار ہوگا' یا سرکشی کرنے والا ہوگا۔

14893 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: سَمِعْنَا فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ: اَنَّ الْمُحْتَكِرَ مَلْعُوْنٌ، وَالْجَالِبَ مَرْزُوْقٌ

❋❋ ثوری بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک حدیث میں یہ بات سن رکھی ہے:
''ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہوتا ہے اور ذخیرہ اندوزی نہ کرنے والے کو رزق نصیب ہوتا ہے''۔

14894 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِنَّ الْمُحْتَكِرَ مَلْعُوْنٌ، وَالْجَالِبَ مَرْزُوْقٌ

❋❋ علی بن زید نے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہوتا ہے اور ذخیرہ اندوزی نہ کرنے والے کو رزق نصیب ہوتا ہے۔

14895 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: الْمُحْتَكِرُ الَّذِي يَشْتَرِي مِنَ السُّوقِ الَّذِي يَبْتَاعُ فِي الْبَلَدِ، وَالَّذِي يَجْلِبُ لَا بَاْسَ بِهِ لَيْسَ بِمُحْتَكِرٍ، وَاِذَا ابْتَاعَ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُغْرِ السِّعْرَ فَلَا بَاْسَ عَلَيْهِ

❋❋ سفیان بیان کرتے ہیں: ذخیرہ اندوزی کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے' جو بازار سے کوئی چیز خریدتا ہے اور اسے شہر میں خریدتا ہے' لیکن جو شخص کسی دوسرے شہر میں کوئی چیز لے کر جاتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایسا شخص ذخیرہ اندوزی کرنے والا شمار نہیں ہوگا' جب وہ بازار میں کوئی چیز خریدتا ہے اور قیمت کے بارے میں دھوکے سے کام نہیں لیتا' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14896 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُرَيْزٌ الرَّحَبِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنِ احْتَبَسَ طَعَامًا اَرْبَعِينَ لَيْلَةً لِيُغْلِيَهُ، ثُمَّ بَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ

❋❋ یونس بن سیف عبسی نے حضرت کعب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص چالیس دن تک اناج کو روکے رکھے' تاکہ اس کی قیمت زیادہ ہو جائے اور پھر اس کو فروخت کرے' اس کے بعد اگر وہ اس کی قیمت صدقہ بھی کر دے' تو اس کی طرف سے یہ

چیز قبول نہیں کی جائے گی۔

بَابٌ: هَلْ يُسَعِّرُ؟

باب: کیا نرخ مقرر کیا جائے گا؟

14897 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ. اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْخَالِقُ، الرَّازِقُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْمُسَعِّرُ، وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ، لَا يَطْلُبُنِي لِاَحَدٍ بِمَظْلِمَةٍ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِي اَهْلٍ، وَلَا مَالٍ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں چیزوں کی قیمتیں زیادہ ہوگئیں تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے بھاؤ مقرر کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے رزق عطا کرنے والا ہے بندش کرنے والا ہے کشادگی عطا کرنے والا ہے قیمتیں زیادہ کروانے والا ہے مجھے یہ امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں گا تو کوئی شخص مجھ سے کسی زیادتی کے بارے میں مطالبہ نہیں کرے گا جو میں نے اہل یا مال کے حوالے سے اُس کے ساتھ کی ہوگی۔

14898 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ، الْمُقَوِّمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ

❊❊ اسماعیل بن مسلم نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ ہمارے لئے بھاؤ مقرر کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بھاؤ مقرر کروانے والا ہے قیمتیں بنوانے والا ہے تنگی کرنے والا ہے کشادگی عطا کرنے والا ہے۔

14899 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَعِّرْ لَنَا الطَّعَامَ، فَقَالَ: اِنَّ غَلَاءَ السِّعْرِ وَرُخْصَهُ بِيَدِ اللّٰهِ، وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ لَا يَطْلُبُنِي اَحَدٌ بِمَظْلِمَةٍ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِي مَالٍ وَّلَا دَمٍ

❊❊ حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ ہمارے لئے اناج کی قیمتیں مقرر کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیمتوں کا زیادہ ہونا یا کم ہونا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں تو کوئی شخص کسی زیادتی کے حوالے سے مجھ سے مطالبہ نہ کرے جو میں نے مال یا جان کے حوالے سے اس کے ساتھ کی ہو۔

14900 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَدِمَ طَعَامُ الْمَدِينَةِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ اَهْلُ السُّوقِ، وَابْتَاعُوهُ، فَقَالَ عُمَرُ: فِي رِقَابِنَا يَنْحَرُوْنَ اَشْرِكُوا النَّاسَ،

وَاخْرُجُوا، وَسِيرُوا، فَاشْتَرُوا، ثُمَّ ايْتُوا، فَبِيعُوا

✵✵ مسلم بن جندب بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں کچھ اناج آیا' بازار کے لوگ اس کی طرف گئے اور انہوں نے اسے خرید لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری گردنوں میں وہ قربان کرتے ہیں' لوگوں کو حصہ دار بناؤ! تم نکلو! سفر کرو! خریدو! پھر آؤ! پھر فروخت کرو!

14901 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ جَاءَ اَرْضَنَا بِسِلْعَةٍ فَلْيَبِعْهَا كَمَا اَرَادَ، وَهُوَ ضَيْفِي حَتّٰى يَخْرُجَ، وَهُوَ اُسْوَتُنَا، وَلَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا مُحْتَكِرٌ،

✵✵ عبداللہ بن واقد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہماری سرزمین پر کوئی سامان لے کر آتا ہے' تو وہ جیسے چاہے' اسے فروخت کرے' وہ میرا مہمان ہے' جب تک واپس نہیں چلا جاتا اور وہ ہمارے لئے نمونہ ہوگا' البتہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا' ہمارے بازار میں کوئی چیز فروخت نہیں کرسکتا۔

14902 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

14903 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ بَاعَ فِي سُوقِنَا فَنَحْنُ لَهُ ضَامِنُونَ، وَلَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا مُحْتَكِرٌ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہمارے بازار میں کوئی چیز فروخت کرتا ہے' تو ہم اس کے ضامن ہوں گے' لیکن کوئی ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہمارے بازار میں کوئی چیز فروخت نہیں کرسکتا۔

14904 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا قَدْ نَقَّصَ سِعْرَهُ، فَقَالَ: اخْرُجْ مِنْ سُوقِنَا، وَبِعْ كَيْفَ شِئْتَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اناج فروخت کررہا تھا اور اس نے قیمت کم کی ہوئی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے بازار سے باہر چلے جاؤ' پھر جیسے چاہو فروخت کرو۔

14905 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، مَرَّ عَلٰى حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زَبِيبًا لَهُ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِمَّا اَنْ تَزِيدَ فِي السِّعْرِ، وَاِمَّا اَنْ تَرْفَعَ عَنْ سُوقِنَا

✵✵ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو اپنی کشمش بازار میں فروخت کررہے تھے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا تو آپ قیمت میں اضافہ کردیں' یا پھر ہمارے

بازار سے اپنا سامان اٹھالیں۔

14906 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ يَبِيعُ الزَّبِيبَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَبِيعُ يَا حَاطِبُ؟ فَقَالَ: مُدَّيْنِ، فَقَالَ: تَبْتَاعُونَ بِاَبْوَابِنَا، وَاَفْنِيَتِنَا وَاَسْوَاقِنَا، تَقْطَعُونَ فِي رِقَابِنَا، ثُمَّ تَبِيعُونَ كَيْفَ شِئْتُمْ، بِعْ صَاعًا، وَاِلَّا فَلَا تَبِعْ فِي سُوقِنَا، وَاِلَّا فَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ وَاجْلِبُوا، ثُمَّ بِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ

✵✵ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں کشمش فروخت کرتے ہوئے پایا' تو فرمایا: اے حاطب! تم کیسے فروخت کررہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: دومد' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ہمارے دروازوں' ہمارے محلوں اور ہمارے بازاروں میں فروخت کرتے ہو اور ہماری گردنیں کاٹ دیتے ہو' پھر تم جیسے چاہو فروخت کردیتے ہو؟ یا تو تم ایک صاع فروخت کرو' ورنہ پھر تم ہمارے بازار میں فروخت نہ کرو' تم زمین میں سفر کرو' مال لے کے آؤ' پھر اسے جیسے چاہو فروخت کرو۔

بَابُ: الْجَعْلُ فِي الْاٰبِقِ

باب: مفرور غلام کو لانے کا معاوضہ

14907 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْاٰبِقِ يُوجَدُ فِي الْحَرَمِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ

✵✵ معمر نے عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرور غلام کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جو حرم کی حدود میں پایا گیا تھا' کہ (اُس کو لانے والے کو) دس درہم دیے جائیں۔

14908 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَقُولُ: اِذَا وُجِدَ فِي الْمِصْرِ فَعَشَرَةٌ، وَاِذَا وُجِدَ خَارِجًا فَاَرْبَعُونَ دِرْهَمًا،

✵✵ ہشام نے' محمد بن سیرین کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح فرماتے ہیں: جب شہر میں غلام پایا جائے' تو دس درہم ملیں گے' اور جب شہر سے باہر پایا جائے' تو چالیس درہم دیے جائیں گے۔

14909 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ،

✵✵ یہی روایت اور سند کے ہمراہ قاضی شریح سے منقول ہے۔

14910 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ الْحَكَمُ: الْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلٰى اَخِيهِ

✵✵ امام شعبی نے' قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ثوری بیان کرتے ہیں: حکم فرماتے ہیں: مسلمان اپنے بھائی

کی طرف لوٹا دے گا (یا اس کے معاوضے کے سلسلے میں اپنے بھائی کی طرف رجوع کرے گا)۔

14911 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: اَتَيتُ ابْنَ مَسْعُودٍ بِاُبَاقٍ اَصَبْتُهُمْ بِالْعَيْنِ، فَقَالَ: الْاَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ، قُلْتُ: هٰذَا الْاَجْرُ، فَمَا الْغَنِيمَةُ؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا

✵✵ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مفرور غلام لے کر آیا' جو مجھے ''عین'' کے پاس ملے تھے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اجر بھی ملے گا اور غنیمت بھی ملے گی' میں نے کہا: یہ تو اجر ہے' غنیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: چالیس درہم۔

14912 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَضٰى فِي يَوْمٍ بِدِيْنَارٍ، وَفِي يَوْمَيْنِ دِيْنَارَيْنِ، وَفِي ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثَلَاثَةِ دَنَانِيرَ، فَمَا زَادَ عَلَى الْاَرْبَعَةِ، فَلَيْسَ لَهُ اِلَّا اَرْبَعَةٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن کے فاصلے کے بارے میں' ایک دینار' دو دن کے بارے میں دو دینار' تین دن کے بارے میں تین دینار اور چار دنوں سے زیادہ جو ہو' اس کے بارے میں چار دیناروں کا فیصلہ دیا تھا۔

14913 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْمُسْلِمُونَ يَرُدُّ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

✵✵ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مسلمان ایک دوسرے کو لوٹا دیں گے (یا ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں گے)۔

بَابُ: الْعَبْدُ الْاٰبِقُ يَاْبِقُ مِمَّنْ اَخَذَهُ

باب: جب مفرور غلام پکڑنے والے سے بھی بھاگ جائے

14914 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ عَبْدًا آبِقًا، فَاَبِقَ مِنْهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ

✵✵ اسماعیل نے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی مفرور غلام کو پکڑ لیتا ہے اور پھر وہ غلام اس سے بھی بھاگ جاتا ہے' تو امام شعبی نے فرمایا ہے: اس شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14915 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَسِيرِ بْنِ حَزْمٍ، اَوْ حَزْمِ بْنِ يَسِيرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَعَثَ اِلَيَّ مَوْلَايَ بِعَبْدٍ اَخَذَهُ بِالسَّوَادِ اَحْتَفِلُ فِيهِ، فَاَبِقَ الْعَبْدُ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَضَمَّنَهُ بِهِ، فَاَتَيْنَا عَلِيًّا فَقَصَصْنَا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: كَذَبَ شُرَيْحٌ وَاَسَاءَ الْقَضَاءَ، يَحْلِفُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ، لِلْعَبْدِ الْاَحْمَرِ، لَاَبِقَ اَبَقًا،

وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ

✵✵ جابر بن حارث بیان کرتے ہیں: میرے آقا نے میری طرف ایک غلام بھیجا' جسے سیاہ فام لوگوں نے پکڑ لیا تھا' پھر وہ غلام وہاں سے مفرور ہو گیا' ہم نے یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے اس شخص کو اس کی ضمان کا پابند کیا' پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں پورا واقعہ بیان کیا' تو انہوں نے فرمایا: شریح نے غلط کہا ہے اور اس نے بُرا فیصلہ دیا ہے' سیاہ فام غلام' سرخ غلام کے لئے حلف اٹھائے گا' کہ وہ مفرور ہو گیا ہے اور پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

14916 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ اَبِی لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ آبِقًا، فَهَرَبَ مِنْهُ قَالَ: اِنْ كَانَ اَخَذَ اَجْرًا ضَمِنَ، وَاِلَّا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

✵✵ ابن تیمی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مفرور غلام کو پکڑتا ہے اور وہ غلام اس سے بھاگ جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ اس کا معاوضہ وصول کر چکا تھا' تو پھر وہ ضامن ہو گا' ورنہ اس پر ضمان نہیں ہو گا۔

بَابُ: النَّفَقَةُ عَلَى الْاٰبِقِ وَالضَّالَةِ

باب: مفرور غلام' یا گمشدہ جانور پر خرچ کرنا

14917 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِی الرَّجُلِ يَجِدُ اللَّقِيطَ، ثُمَّ يُنْفِقُ عَلَيْهِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنْ نَفَقَتِهِ شَیْءٌ اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ احْتَسَبَ بِهٖ عَلَيْهِ

✵✵ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جسے کہیں بچہ پڑا ہوا ملتا ہے اور وہ اس پر خرچ کرتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس نے جو خرچ کیا ہے' اس میں سے اسے کچھ نہیں ملے گا' یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں وہ ثواب کی امید رکھے گا۔

14918 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "مَنْ اَحْيٰى دَابَّةً فَهِیَ لَهُ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَاهَا اَهْلُهَا"

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی جانور کو زندہ رکھے' تو وہ جانور اس کا شمار ہو گا' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے جب اس جانور کے مالکان اُسے ایک طرف ڈال گئے ہوں۔

14919 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْيٰى دَابَّةً فَهِیَ لَهُ

✵✵ قتادہ نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی جانور کو زندگی دے' وہ جانور اُس کا شمار ہو گا''۔

14920 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِي رَجُلٍ وَّجَدَ دَابَّةً، فَعَلَفَهَا قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَهُ الْعَلَفَ، قَالَ دَاوُدُ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ لَهُ خَلَفٌ

✵✵ داؤد نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی جانور کو پاتا ہے اور اسے چارہ کھلاتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا تھا: ایسے شخص کو چارہ دیا جائے گا

داؤد بیان کرتے ہیں: امام شعبی فرماتے ہیں: ایسے شخص کو کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔

14921 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَيَّبَ دَابَّةً فَاَخَذَهَا رَجُلٌ، فَاَصْلَحَ لَهَا قَالَ: قُضِيَ فِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ، اِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي كَلَإٍ وَّمَاءٍ، فَلَا شَيْءَ، وَاِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي مَفَازَةٍ، وَمَخَافَةٍ، فَالَّذِي اَصْلَحَ اِلَيْهَا اَحَقُّ بِهَا

✵✵ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی جانور کو چھوڑ دیتا ہے اور پھر کوئی اور شخص اسے پکڑ لیتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے امام شعبی فرماتے ہیں: اس طرح کی صورت حال کے بارے میں پہلے ہی فیصلہ دیا جا چکا ہے: اگر تو چھوڑنے والے نے کسی ایسی جگہ پر چھوڑا تھا' جہاں گھاس اور پانی موجود تھا' تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور اگر بے آب و گیاہ جگہ پر چھوڑ دیا تھا' جہاں موت کا اندیشہ ہو' تو جس شخص نے جانور کی دیکھ بھال کی ہوگی' وہ اُس جانور کا زیادہ حق دار ہوگا۔

بَابُ: الَّذِي يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَهُوَ آبِقٌ

باب: جو شخص کوئی غلام خریدے' پھر پتہ چلے کہ وہ غلام مفرور ہے

14922 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَبَقَ غُلَامٌ لِرَجُلٍ فَعَلِمَ مَكَانَهُ آخَرُ، فَقَالَ: بِعْنِي غُلَامَكَ، فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى شُرَيْحٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَسَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ: اَكُنْتَ اَعْلَمْتَهُ مَكَانَهُ ثُمَّ اشْتَرَيْتَهُ؟ فَرَدَّ الْبَيْعَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمَهُ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کا غلام مفرور ہو گیا' پھر اسے پتہ چلا کہ وہ غلام دوسری جگہ پر ہے' تو اس نے کہا: تم اپنا غلام مجھے فروخت کر دو! پھر اس شخص نے وہ غلام خرید لیا اس کے بعد وہ شخص مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گیا' تو میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم نے اسے یہ بتایا تھا اور پھر اسے خریدا ہے' پھر انہوں نے اس سودے کو کالعدم قرار دے دیا' کیونکہ اس شخص نے اسے بتایا نہیں تھا۔

14923 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرور غلام کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

14924 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا آبِقًا غَرُورًا: اِنْ وَجَدَهُ، وَاِنْ لَمْ يَجِدْهُ، فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: هٰذَا غَرَرٌ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: هُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا وَجَدَهُ

٭٭ زکریا نے عامر شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص مفرور غلام دھوکے سے خرید لیتا ہے تو اگر وہ اس کو پائے یا اس کو نہ پائے (دونوں صورتوں میں عامر شعبی نے) اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ دھوکہ ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: وہب بن عقبہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی اس غلام کو پالے گا تو اسے اختیار ہوگا (یعنی اگر چاہے تو اس سودے کو ختم کردے)۔

بَابُ: الْكِرْىُ يَتَعَدّٰى بِهِ

باب: کرائے پر لی ہوئی چیز کے بارے میں زیادتی کرجانا

14925 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: مَنِ اكْتَرٰى فَتَعَدّٰى، فَهَلَكَ، فَلَهُ الْكِرٰى الْاَوَّلُ، وَالضَّمَانُ عَلَيْهِ، وَاِنْ سَلِمَ، فَلَا شَيْءَ اِلَّا الْكِرَاءُ الْاَوَّلُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: لَهُ الْكِرَاءُ الْاَوَّلُ، وَالضَّمَانُ، وَكِرَاءُ مَا تَعَدّٰى

٭٭ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کرائے پر کوئی چیز لے اور زیادتی کرے اور وہ چیز ہلاک ہوجائے تو اس پر کرائے کی ادائیگی بھی لازم ہوگی اور اس کا ضمان بھی لازم ہوگا اور اگر وہ چیز سلامت رہے تو اس پر صرف پہلا کرایہ ہی لازم ہوگا۔
معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس پر پہلا کرایہ اور ضمان اور جو زیادتی اس نے کی ہے اس کا معاوضہ بھی اس پر لازم ہوگا۔

14926 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، فِي رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ اَجِيرًا لِيَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهٖ شَيْئًا اِلٰى مَكَانٍ مَعْلُومٍ، فَزَادَ عَلَيْهِ فَغَرَّمَهُ شُرَيْحٌ بِقَدْرِ مَا زَادَ عَلَيْهِ بِحِسَابِ ذٰلِكَ "

٭٭ ہشام نے ابن سیرین کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی کو مزدور رکھتا ہے تاکہ وہ مزدور اپنی پشت پر سامان لاد کر متعین جگہ تک چلا جائے تو وہ شخص اس مزدور سے (طے شدہ صورت حال سے) زیادہ کام لے لیتا ہے تو قاضی شریح نے اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا جو اس حساب سے ہوگا جو اس نے مزدور سے زیادہ کام لیا ہے۔

14927 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَعَلَ شُرَيْحٌ عَلٰى رَجُلٍ تَعَدّٰى بِقَدْرِ مَا تَعَدّٰى

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس آدمی نے زیادتی تھی اُس کی زیادتی کی مقدار کے حساب سے قاضی شریح نے اس پر ادائیگی لازم قرار دی تھی۔

14928 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الْمُكْتَرِي يُخَالِفُ قَالَ: اِذَا سَلِمَتِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْكِرَاءَ انِ، كِرَاءُ مَا وَقَّتَ، وَكِرَاءُ مَا زَادَ

٭٭ اشعث نے حکم کے حوالے سے کرائے پر لینے والے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے جو طے شدہ چیز کے برخلاف کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ چیز سلامت رہتی ہے تو اس پر دو قسم کے کرائے (معاوضے) لازم ہوں گے ایک وہ کرایہ جو اس نے طے کیا تھا اور ایک وہ کرایہ جو اس نے اضافی کام کروایا ہے۔

14929 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اِذَا اكْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ وَلَمْ يُسَمِّ مَا يَحْمِلُ، وَلَمْ يُوَقِّتْ قَالَ: يَحْمِلُ عَلَى الدَّابَّةِ مَا شَاءَ، وَلَا يَتَعَدّٰى مَا يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ يُحْمَلُ، وَيُرْدِفُ اِنْ شَاءَ، وَيَرْكُضُ كَمَا يَرْكُضُ النَّاسُ، فَاِنْ سَمّٰى شَيْئًا لَمْ يَعْدُهُ، وَاِذَا اكْتَرٰى دَابَّةً فَاَكْرَاهَا غَيْرَهُ ضَمِنَ، وَاِنْ كَانَ مِثْلَ شَرْطِهِ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص کرائے پر کوئی چیز لے اور یہ بات متعین نہ کرے کہ اس نے کیا لادنا ہے؟ اور وقت کا بھی تعین نہ کرے تو ثوری فرماتے ہیں: وہ جانور پر جو چاہے لاد سکتا ہے البتہ عام طور پر لوگ جو چیزیں لادتے ہیں وہ ان سے زیادہ نہیں لادے گا اور اگر وہ چاہے گا تو اسے پیچھے بٹھا لے گا اور وہ اس طرح اسے لے کر چلے گا جس طرح لوگ لے کر چلتے ہیں اسی طرح اگر وہ کوئی چیز متعین کر لیتا ہے تو اس سے زیادہ نہیں کرے گا جب وہ کرائے پر کوئی جانور لیتا ہے اور آگے کسی اور کو کرائے پر دے دیتا ہے تو اس کا ضامن ہوگا اور اگرچہ یہ اس کی شرط کی مانند ہو۔

14930 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: اِذَا دَفَعَهَا اِلٰى رَجُلٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا مِثْلَ شَرْطِهِ قَالَ: لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَلَا ضَمَانَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: جب آدمی نے وہ چیز دوسرے شخص کے حوالے کر دی اور اس نے اس پر شرط کے مطابق سامان لاد دیا تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور نہ ہی ضمان لازم ہوگا۔

14931 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: هُوَ ضَامِنٌ فِيمَا خَالَفَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كِرَاءٌ

٭٭ شیبانی نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس شخص نے جو (طے شدہ صورت حال کے برخلاف) کیا ہے اس کے بارے میں وہ ضامن ہوگا اور اس پر کرایہ لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُكْرِي الدَّابَّةَ فَيَمُوتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ اَوْ يَقْعُدُ فَلَا يَخْرُجُ

باب: جو شخص جانور کرائے پر دے اور راستے میں کسی جگہ وہ جانور مر جائے یا بیٹھ جائے اور نکل نہ پائے

14932 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ رَجُلٍ ثَوْبًا كُلَّ يَوْمٍ بِدِرْهَمٍ فَلَبِسَهُ شَهْرًا،

اِلَّا یَوْمَیْنِ قَالَ: یَاْخُذُ مِنْهُ اَجْرَ الْیَوْمَیْنِ لِاَنَّهٗ مَنَعَهٗ مَنْفَعَتَهٗ، وَالْاَجْرَ، وَالدَّابَّةُ بِمَنْزِلَةِ ذٰلِكَ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص سے کپڑا کرائے پر لیتا ہے کہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک درہم ملے گا' پھر وہ ایک مہینہ اسے پہن کر رکھتا ہے' صرف دو دن نہیں پہنتا تو' ثوری کہتے ہیں وہ اس سے اُن دو دنوں کا معاوضہ بھی وصول کرے گا' کیونکہ اس نے اس شخص کو اس کی منفعت اور معاوضے سے روک دیا تھا' جانور کا حکم بھی اس کی مانند ہے۔

14933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِیْ یُوْجِبُ الْكِرَاءَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰی مَكَّةَ، وَاِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یَبْلُغَ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: " وَرَاَیْتُ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ كِرَاءَ یْنِ، كِرَاءً بِالضَّمَانِ، وَكِرَاءً بِغَیْرِ ضَمَانٍ یَشْتَرِطُوْنَهٗ یَقُوْلُ: اِنْ مَاتَ فَكِرَائِیْ "

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد کوئی چیز کرائے پر دیتے تھے' جب کوئی شخص مکہ کی طرف جانے کے لئے نکلتا تھا' اگر وہ جانور وہاں تک پہنچنے سے پہلے مر جاتا' تو طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو دیکھا ہے کہ وہ ایسی صورت میں' دو قسم کے کرایوں کے وصولی کے قائل ہیں' ایک ضمان کے حساب سے کرایہ اور ایک وہ کرایہ' جو بغیر ضمان کے ہو' وہ لوگ اس کی شرط عائد کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اگر یہ مر گیا تو مجھے کرایہ ملے گا۔

14934 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ عَنْ رَجُلٍ اكْتَرٰی بَعِیْرًا، فَمَاتَ الرَّجُلُ فِی الطَّرِیْقِ قَالَ: اِنْ كَانَ الْبَعِیْرُ یَرْجِعُ خَالِیًا لَّیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ، فَاَرٰی لَهٗ قَدْرَ مَا رُكِبَ بَعِیْرُهٗ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اونٹ کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس شخص کا راستے میں انتقال ہو جاتا ہے' تو زہری نے فرمایا: اگر تو اونٹ خالی واپس آتا ہے' اس پر کوئی چیز لادی نہیں ہوتی' تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو اتنی مقدار میں کرایہ ملے گا' جتنی مقدار میں اس کے اونٹ پر سواری کی گئی تھی۔

14935 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ فِیْ رَجُلٍ اكْتَرٰی فَمَاتَ الْمُكْتَرِیْ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ قَالَ: هُوَ بِالْحِسَابِ

✵✵ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کرائے پر کوئی چیز لیتا ہے اور راستے میں کرائے پر لینے والے شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس حساب سے اس پر (کرائے کی ادائیگی) لازم ہوگی۔

14936 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِیُّ عَنْ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ دَابَّةً اِلٰی مَكَانٍ، فَقَضٰی حَاجَتَهٗ دُوْنَ ذٰلِكَ الْمَكَانِ قَالَ: لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ بِقَدْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِیْ انْتَهٰی اِلَیْهِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی مخصوص جگہ تک جانے کے لئے جانور کرائے پر لیتا ہے اور پھر اس جگہ سے پہلے ہی اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہے' تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس مخصوص جگہ کا ہی

معاوضہ ملے گا' جہاں تک جانے کا اس نے طے کیا تھا۔

14937 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: "اِذَا قُلْتُ: اَكْتَرِى اِلٰى مَكَانِ كَذَا لِطَعَامٍ لِىْ فَذَهَبَ الْكِرَاءُ مَعَهُ فَلَمْ يَحْمِلْهُ عَلٰى اِبِلِهٖ" قَالَ: لَهٗ اَجْرُ مِثْلِهٖ فَذَكَرْتُهٗ لِمَعْمَرٍ فَقَالَ: يُرْضِيهِ بِقَدْرِ مَا عَنَاهُ

✵✵ سفیان بیان کرتے ہیں: جب میں یہ کہوں: میں فلاں جگہ تک' اپنے اس قسم کے اناج کو لے جانے کے لئے میں اسے کرائے پر لے رہا ہوں' تو کرائے والی چیز اس کے ساتھ چلی جائے گی' اور آدمی اسے اپنے اونٹ پر نہیں لادے گا' وہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کو اس کی مثل معاوضہ ملے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ معمر سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کو اس مقدار سے راضی کردے گا' جو اس کی مراد ہوگی۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَكْتَرِى عَلَى الشَّىْءِ الْمَجْهُوْلِ وَهَلْ يَجُوْزُ الْكِرَاءُ اَوْ يَاْخُذُ مِثْلَهٗ مِنْهُ؟

باب: جب کوئی شخص کوئی مجہول چیز کرائے پر حاصل کرے تو کیا یہ کرایہ درست ہوگا؟ یا وہ اُس سے اِس کی مانند کچھ وصول کرے گا؟

14938 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِىِّ فِى رَجُلٍ يَكْتَرِى مِنْ رَجُلٍ اِلٰى مَكَّةَ وَيَضْمَنُ لَهُ الْكَرْىُ نَفَقَتَهٗ اِلٰى اَنْ يَبْلُغَ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يُوَقِّتَ اَيَّامًا مَعْلُوْمَةً، وَكَيْلًا مَعْلُوْمًا مِنَ الطَّعَامِ يُعْطِيهِ اِيَّاهُ كُلَّ يَوْمٍ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے: جو دوسرے شخص سے مکہ تک جانے کے لئے کرائے کے طور پر جانور حاصل کرتا ہے' اور وہ اس کے لئے کرائے کا ضامن ہوجاتا ہے اور وہ وہاں تک پہنچنے کے لئے خرچ کا ضامن بھی ہوتا ہے' تو ثوری نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے' جب تک وہ متعین دنوں کے بارے میں وضاحت نہیں کرتا اور اناج کی متعین مقدار کی وضاحت نہیں کرتا' جو وہ اس کو روزانہ دے گا۔

14939 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِى الدَّابَّةَ كُلَّ يَوْمٍ بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ، قَالَ لِىْ: سَلْ عَنْهُ بِمَكَّةَ اِنْ لَقِيتَ مِنْ اُولٰئِكَ اَحَدًا، فَحَجَجْتُ فَلَمْ اَلْقَ اِلَّا حَمَّادَ بْنَ اَبِىْ حَنِيفَةَ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ، فَقَالَ: كَانَ اَبِىْ يُجِيزُهٗ، وَكَانَ يَنْكَسِرُ عَلَيْهِ فِى الْقِيَاسِ قَالَ: فَقُلْتُ: فَلِمَ يُجِيزُهٗ؟ قَالَ: لِاَنَّهٗ عَمَلُ النَّاسِ قَالَ: وَقَالَ: اِنَّ مَنْ لَمْ يَدَعِ الْقِيَاسَ فِىْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ لَمْ يَفْقَهْ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو جانور کا کرائے پر لیتا ہے کہ روزانہ کے اتنے پیسے ہوں گے' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم

اس کے بارے میں' مکہ میں دریافت کرنا' اگر تمہاری اُن (اہل علم) میں سے کسی کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں حج کرنے کے لئے گیا' تو میری ملاقات صرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی' میں نے اُن سے اِس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: میرے والد (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) اِسے درست قرار دیتے تھے اور وہ اس بارے میں قیاس کے برخلاف فتویٰ دیتے تھے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ اسے کیوں درست قرار دیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگوں کے عام معمول کا حصہ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے' یا شاید حماد بن ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے) یہ فرمایا ہے: جو شخص مجلس قضاء میں قیاس کو ترک نہیں کرتا' اسے صحیح سمجھ بوجھ حاصل نہیں ہوتی۔

14940 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اكْتَرٰى دَابَّةً اِلٰى غَدٍ قَالَ: هِيَ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ

✻✻ امام عبدالرزاق نے' ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اگلے دن تک کے لئے جانور کرائے پر لیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد صبح صادق تک کا وقت ہوگا۔

14941 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ، فَتَمَخَّطَ ثُمَّ مَسَحَ اَنْفَهُ بِثَوْبِهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْتَخِطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكِتَّانِ، لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ مِنَ الْجُوعِ، فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقْعُدُ عَلٰى صَدْرِي، فَاَقُوْلُ لَيْسَ بِيْ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ مِنَ الْجُوعِ قَالَ: وَقَالَ: "اِنِّيْ كُنْتُ اَجِيرًا لِابْنِ عَفَّانَ، وَابْنَةِ غَزْوَانَ عَلٰى عُقْبَةِ رِجْلِيْ وَشِبَعِ بَطْنِيْ - اَوْ قَالَ: بِطَعَامِ بَطْنِيْ - اَخْدِمُهُمْ اِذَا نَزَلُوا، وَاَسُوقُ بِهِمْ اِذَا ارْتَحَلُوا " قَالَ: " فَقَالَتْ يَوْمًا: لَتَرْكَبَنَّهُ قَائِمًا، وَلَتَرِدَنَّهُ حَافِيًا قَالَ: فَزَوَّجَنِيهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقُلْتُ: لَتَرِدَنَّهُ حَافِيَةً، وَلَتَرْكَبِنَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ " قَالَ: وَكَانَتْ فِيهِ مُزَاحَةٌ، يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ

✻✻ ہشام بن حسان نے' محمد بن سیرین کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے جسم پر دو عمدہ کپڑے تھے' انہیں ناک آئی' تو انہوں نے اپنے کپڑے کے ذریعے ناک صاف کرلی' پھر بولے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ابوہریرہ کو یہ حیثیت دی کہ وہ عمدہ کپڑے کے ذریعے ناک صاف کرتا ہے' مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان گرا پڑا ہوتا تھا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے مجھ پر بے ہوشی طاری ہوتی تھی' پھر کوئی شخص آتا تھا اور میرے سینے پر وزن ڈالتا تھا: (وہ یہ سمجھتا تھا: شاید مجھے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہے) تو میں یہ کہتا تھا: یہ صورت حال صرف بھوک کی وجہ سے ہے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: میں حضرت ابن عفان' اور بنت غزوان کے لئے مزدور کے طور پر کام کرتا رہا ہوں

اور میرا معاوضہ صرف کھانا ہوتا تھا' جب وہ لوگ پڑاؤ کرتے تھے' تو میں ان کی خدمت کرتا تھا' جب وہ لوگ روانہ ہو جاتے تھے تو میں ان کے جانور لے کر چلا کرتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن اس خاتون نے کہا: یا تو تم اس کھڑے ہوئے جانور پر سوار ہو جاؤ' یا پھر تم پیدل لے کر اسے چلو گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے میری شادی اُس خاتون کے ساتھ کروادی' تو میں نے کہا: اب یا تو تم پیدل اس کے ساتھ چلو گی' یا تو تم اس پر اس وقت سوار ہو گی' جب یہ کھڑا ہوا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مزاج میں مزاح کا عنصر پایا جاتا تھا۔

14942 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اكْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً اِلٰى اَرْضٍ مَعْلُومَةٍ، فَاَبٰى اَنْ يَخْرُجَ قَالَ: اِذَا جَاءَ تْ مَنْزِلَهُ فَغَدَرَ فِيهَا لَمْ يَلْزَمْهُ الْكِرَاءُ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے نقل کیا ہے' جو کسی متعین جگہ تک جانے کے لئے دوسرے سے جانور کرائے پر لیتا ہے اور پھر جانے سے انکار کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جب اس کی روانگی کا وقت آئے اور وہ اس بارے میں وعدہ خلافی کرے' تو اس پر کرایہ لازم نہیں ہو گا۔

14943 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَكْتَرِي بِالْكَفَالَةِ قَالَ: لَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا، اِذَا نَقَدَهُ كِرَاءَ هُ كُلَّهُ، وَكَانَ اِنَّمَا يُجَهِّزُهُ كَرِيُّهُ مِنْ مَالِهٖ، وَكَرِهَ اَنْ يَكُونَ كِرَاؤُهُ نَسِيئَةً

✵✵ ہشام نے' حسن بصری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کفالت کی بنیاد پر کرائے پر چیز حاصل کرتا ہے' انہوں نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' جب وہ اسے نقد پورا کرایہ دیدے گا تو ٹھیک ہے' وہ اصل میں اس کا کرایہ اپنے مال میں سے ادا کرے گا' انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ اس کے کرائے کو اُدھار کیا جائے۔

14944 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ اكْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ اِلٰى مَكَّةَ فَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ: اِنْ لَمْ يُعْطِهٖ وَرِقًا، فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا اَعْطَاهُ طَعَامًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص سے مکہ تک جانے کے لئے کرائے پر جانور لیتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کرتا ہے' اس کا خرچ اس کے ذمہ ہو گا' تو زہری فرماتے ہیں: اگر وہ اسے چاندی نہیں دیتا' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کہ اگر وہ اسے اناج دے دیتا ہے۔

بَابُ: ضَمَانُ الْاَجِيرِ الَّذِي يَعْمَلُ بِيَدِهٖ

باب: مزدور کا ضمان' جو اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے

14945 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَضْمَنُ كُلُّ عَامِلٍ اَخَذَ

اَجْرًا اِذَا ضَیَّعَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ لِی ابْنُ شُبْرُمَةَ: لَا یَضْمَنُ اِلَّا مَا اَعْنَتَ بِیَدِهٖ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر کام کرنے والا شخص جو معاوضہ وصول کرتا ہے وہ چیز کو ضائع کردے گا تو اس کا ضامن ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے مجھ سے یہ کہا ہے: آدمی اس چیز کا ضامن ہوگا جس کے بارے میں وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے۔

14946 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: یَضْمَنُ كُلُّ اَجِیْرٍ مُشْتَرِكٌ اِلَّا خَادِمَكَ، قَالَ: وَكَانَ حَمَّادٌ لَا یُضَمِّنُ شَیْئًا مِنْ هٰذَا، قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَقَالَ مُطَرِّفٌ، عَنِ الشَّعْبِیِّ: یَضْمَنُ مَا اَعْنَتَ بِیَدِهٖ

✵✵ ابوحمزہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر مشترک مزدور ضامن ہوگا' البتہ تمہارے خادم کا حکم مختلف ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حماد اِن میں سے کسی بھی چیز کا ضامن قرار نہیں دیتے ہیں

امام شعبی فرماتے ہیں: وہ اس چیز کا ضامن ہوگا' جس کے بارے میں وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کرتا ہے۔

14947 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ شُرَیْحٍ فِیْ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ رَجُلًا یَعْمَلُ عَلٰی بَعِیْرِهٖ، فَضَرَبَ الْبَعِیْرَ فَفَقَاَ عَیْنَهٗ قَالَ: یَضْمَنُهٗ

✵✵ امام شعبی نے' قاضی شریح کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کو مزدور رکھتا ہے کہ وہ اس کے اونٹ کی دیکھ بھال کرے گا' پھر وہ اونٹ کو مار کر اس کی ایک آنکھ پھوڑ دیتا ہے' تو قاضی شریح فرماتے ہیں: وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

14948 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنَا یَحْیَی بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: كَانَ عَلِیٌّ یُضَمِّنُ الْخَیَّاطَ، وَالصَّبَّاغَ، وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ احْتِیَاطًا لِلنَّاسِ

✵✵ یحییٰ بن العلاء نے' امام جعفر صادق کے حوالے سے' اُن کے والد (امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ درزی' رنگ کرنے والے' اور اس جیسے دیگر لوگوں کو ضامن قرار دیتے تھے' تاکہ دوسرے لوگوں کے لئے احتیاط ہو۔

14949 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنْ لَیْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَمَّنَ الصَّبَّاغَ الَّذِیْ یَعْمَلُ بِیَدِهٖ

✵✵ بکیر بن عبداللہ بن اشج نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رنگریز کو' جو ہاتھ کے ذریعے کام کرتا ہے' ضامن قرار دیا ہے۔

14950 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّ عَلِیًّا، وَشُرَیْحًا، كَانَا یُضَمِّنَانِ الْاَجِیْرَ

٭٭ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح مزدور کو ضامن قرار دیتے تھے۔

14951 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ هُبَيْرَةَ، وَابْنَ اَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ سَفِينَةً، فَانْكَسَرَتْ، فَقُلْتُ: لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ، وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: يَضْمَنُ الْاَجِيرُ، قُلْتُ: فَاِنْ اَصَابَتْهَا صَاعِقَةٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاحْتَرَقَتْ قَالَ: فَاَبْصَرَهَا ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ: لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

٭٭ معمر نے' ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابن ہبیرہ اور ابن ابولیلیٰ سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کشتی کرائے پر لے لیتا ہے اور پھر وہ ٹوٹ جاتی ہے' میں نے کہا: ایسے شخص پر ضمان لازم نہیں ہوگا؟ تو ابن ابولیلیٰ نے کہا: مزدور پر ضمان لازم ہوتا ہے' میں نے کہا: اگر اس پر آسمانی بجلی گر جائے اور اسے جلا دے؟

راوی کہتے ہیں: ابن ابی ہبیرہ اُسے دیکھ رہے تھے' وہ بولے: ایسی صورت میں اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

14952 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ، مِنَّا اَنَّهُ اشْتَرَى مِرْكَنًا مِنْ نَجَّارٍ، فَاشْتَرَى لَهُ مَنْ يَحْمِلُهُ فَحَمَلَهُ رَجُلٌ، فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِي لَقِيَهُ كِسْفٌ، فَاخْتَصَمَا اِلَى هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ فَقَضَى عَلَيْهِ بِالْمِرْكَنِ "

٭٭ معمر نے خالد حذاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک بزرگ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے ایک بڑھئی سے ٹب خریدا' انہوں نے اس کو اٹھانے کے لیے ایک مزدور حاصل کیا' وہ شخص جا رہا تھا' اسی دوران راستے میں' وہ زمین میں دھنس گیا' ان دونوں نے اپنا مقدمہ ہشام بن ہبیرہ کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے اس شخص کے خلاف ٹب کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔

14953 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلٌ - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: - فِي قَصَّارٍ شَقَّ ثَوْبًا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: مَنْ شَقَّ ثَوْبًا، فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَوْ ثَمَنُهُ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ ثَمَنِهِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ قَالَ: وَاِنَّهُ لَا يَحِدُّ؟ قَالَ: وَلَا حَدَّ قَالَ: اَفَرَاَيْتَ اِنِ اصْطَلَحُوا؟ قَالَ: اِذًا لَّا نُشَاجِرُ بَيْنَكُمْ

٭٭ ابن سیرین نے' قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے اُن کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ ایک کاٹنے والے نے اس کے کپڑے کو چیر دیا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: جو شخص کپڑے کو چیرے گا' وہ کپڑا اسے ملے گا اور کی مثل ادا کرنا اس پر لازم ہوگا' اس شخص نے کہا: یا اس کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اس کے نزدیک اس کی قیمت سے زیادہ پسندیدہ ہوگا' جس دن اُس نے اسے خریدا تھا۔

اس شخص نے کہا: اس کی کوئی حد نہیں ہوگی' انہوں نے جواب دیا: کوئی حد نہیں ہوگی' انہوں نے سوال کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ لوگ صلح کر لیتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: پھر ہم ان کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

14954 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ شَقَّ ثَوْبًا قَالَ: اِنْ كَانَ خَلِقًا رَفَاهُ، وَاِنْ كَانَ جَدِيدًا فَشَرْوَاهُ

❋❋ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جو کپڑا چیر دیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ پرانا کپڑا تھا' تو اس کو رفو کردے گا اور اگر نیا کپڑا تھا تو اس کی مثل ادا کرے گا۔

14955 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي قَصَّارٍ شَقَّ ثَوْبًا قَالَ: يُغَرَّمُ مَا نَقَصَ مِنْهُ، فَيَرُدُّهُ اِلٰى صَاحِبِ الثَّوْبِ

❋❋ جابر نے' امام شعبی کے حوالے سے' مسروق کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کپڑا چیر دیتا ہے انہوں نے فرمایا: اس نے جو کمی کی ہے' اس حوالے سے جرمانے کا پابند ہوگا اور وہ اس کپڑے والے کو لوٹا دے گا۔

14956 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَيْهِ حَائِكٌ، وَرَجُلٌ دَفَعَ اِلَيْهِ غَزْلًا، فَاَفْسَدَ حِيَاكَتَهُ، فَقَالَ الْحَائِكُ: اِنِّي قَدْ اَحْسَنْتُ قَالَ: فَلَكَ مَا اَحْسَنْتَ وَلَهُ مِثْلُ غَزْلِهِ

❋❋ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح سے یہ بات نقل کی ہے: ایک جولاہے نے ان کے سامنے مقدمہ پیش کیا' ایک شخص نے اسے سوت کاتنے کے لئے دیا تھا' تو اس نے اس میں خرابی پیدا کردی' جولاہے کا کہنا تھا کہ میں نے تو ٹھیک کام کیا ہے' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے جو ٹھیک کام کیا تھا' وہ تم لے لو اور اسے اس کے سوت کی طرح کا ایک اور دے دو۔

14957 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ كَانَا لَا يُضَمِّنَانِ الرَّاعِيَ

❋❋ معمر نے زہری اور ابن شبرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات چرواہے کو ضامن نہیں بناتے ہیں۔

14958 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: بَيْنَا رَجُلَانِ يَنْشُرَانِ ثَوْبًا اِذْ دَفَعَ رَجُلًا رَجُلٌ عَلَى الثَّوْبِ، فَخَرَقَهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اِنَّمَا اَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْحَجَرِ، فَجَعَلَهُ عَلَى الدَّافِعِ

❋❋ ابوعوف نے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ دو آدمیوں نے کپڑا پھیلایا' اسی دوران ایک شخص نے دوسرے کو دھکا دیا تو وہ اس کپڑے پر گرا اور وہ کپڑا پھٹ گیا' تو قاضی شریح نے کہا: تم اس طرح ہو' جس طرح پتھر ہوتا ہے' تو انہوں نے اسے دھکا دینے والے کے ذمہ کردیا۔

14959 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ خَرَقَ اَحَدُهُمَا ثَوْبَ الْاٰخَرِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: رُقْعَةٌ مَكَانَ رُقْعَةٍ

✻✻ ھشیم بیان کرتے ہیں: سیار ابوالحکم نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے دو آدمیوں نے مقدمہ پیش کیا' ایک نے دوسرے کا کپڑا پھاڑ دیا تھا' تو قاضی شریح نے فرمایا: کپڑے کی جگہ کپڑا ہوگا۔

14960 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ اَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْاَجِيرَ حَتّٰى صَاحِبَ الْفُنْدُقِ، وَهُوَ الَّذِي يُمْسِكُ لِلنَّاسِ دَوَابَّهُمْ بِالْاَجْرِ "

✻✻ محمد بن راشد نے' مکحول کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ مزدور کو ضامن قرار دیتے تھے' یہاں تک کہ صاحب فندق کو بھی ضامن قرار دیتے تھے' یہ وہ شخص تھا جو معاوضہ لے کر لوگوں کے جانوروں کو روک کر رکھتا تھا۔

14961 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ حَذَّاءٍ دَفَعْتُ اِلَيْهِ نَعْلًا يَحْذُوهَا بِغَيْرِ اَجْرٍ، فَاَسْرَعَتْ فِيهِ الشَّفْرَةُ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ ضَمَانًا، لِاَنَّهُ لَمْ يَاْخُذْ عَلَيْهَا اَجْرًا، فَاِنْ كُنْتُ اَعْطَيْتُهُ اَجْرًا فَقَدْ ضَمِنَ "

✻✻ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے موچی کے بارے میں دریافت کیا' جسے میں جوتا دیتا ہوں' کہ وہ کسی معاوضے کے بغیر اس کو سی دے' وہ اس میں تیزی سے چھری چلاتا ہے (اور اسے خراب کر دیتا ہے) تو ابراہیم نخعی نے اس پر ضمان کی ادائیگی کو لازم قرار نہیں دیا' کیونکہ اس نے اس کام کا معاوضہ وصول نہیں کرنا تھا' اگر اس نے اس کا معاوضہ وصول کرنا ہوتا' تو وہ شخص ضامن بھی ہوتا۔

14962 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ فِي شَاةٍ دَفَعَهَا رَجُلٌ اِلٰى رَجُلٍ يُمْسِكُهَا لَهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّهَا فَلَتَتْ مِنِّي، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَيِّنَتُكَ اَنَّهَا سَبَقَتْكَ، وَاَنْتَ تَطْلُبُهَا، فَاتَّهَمَهُ

✻✻ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک بکری کے بارے میں مقدمہ پیش کیا گیا' جسے ایک شخص نے دوسرے کے حوالے کیا' تاکہ وہ اسے سنبھال کر رکھے' جب تک وہ شخص اس کے پاس واپس نہیں آجاتا (جب وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا) تو دوسرے شخص نے کہا: وہ تو میرے پاس سے چلی گئی ہے' تو قاضی شریح نے فرمایا: تم اس بات کا ثبوت فراہم کرو کہ وہ تم سے نکل گئی تھی' پھر تم نے اسے تلاش کرنے کی بھی کوشش کی تھی' تو قاضی شریح نے اس پر الزام عائد کیا (کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے)۔

14963 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا انْتَقَلَ الْبَعِيرُ بِحِمْلِهِ ضَمِنَ صَاحِبُهُ

✻✻ مطرف نے' امام شعبی کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اونٹ' اس کے وزن سمیت چلا جائے' تو (اس کی حفاظت سے) متعلقہ فرد ضامن ہوگا۔

14964 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " كَانُوا

یُضَمِّنُوْنَ الْاَجِیرَ، حَتّٰی اَنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیَبْتَاعُ الشَّیْءَ فَیَقُوْلُ: اَسْرِحْ مَعَکَ غُلَامِی، فَیَقُوْلُ: لَا، فَیُعْطِیهِ الْاَجْرَ لِکَیْ یَضْمَنَ "

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ مزدور کو ضامن قرار دیتے تھے' یہاں تک کہ ایک شخص کوئی چیز خریدتا تھا اور یہ کہتا تھا: اپنے ساتھ میرا غلام لے جاؤ' وہ یہ کہتا تھا: جی نہیں! پھر وہ اس کو معاوضہ دیتا ہے' تاکہ وہ ضامن ہو جائے۔

14965 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَاَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ الْاَقْمَرِ قَالَ: خَاصَمْتُ اِلٰی شُرَیْحٍ فِی ثَوْبٍ دَفَعْتُهَا اِلٰی صَبَّاغٍ، فَاحْتَرَقَ بَیْتُهُ، فَضَمَّنَهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ احْتَرَقَ بَیْتِی، فَقَالَ شُرَیْحٌ: اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ بَیْتَهُ احْتَرَقَ اَکُنْتَ تَدَعُ لَهُ اَجْرَکَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَاغْرَمْ لَهُ ثِیَابَهُ

✵✵ علی بن اقمر بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کے سامنے کپڑے کے بارے میں مقدمہ پیش کیا' جو میں نے ایک رنگریز کو دیا تھا اور اس کے گھر میں آگ لگ گئی' تو قاضی شریح نے اسے ضامن قرار دیا' اس نے کہا: میرے تو گھر میں آگ لگ گئی تھی' قاضی نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر دینے والے کے گھر میں آگ لگ گئی ہوتی' تو کیا تم نے اپنا معاوضہ ترک کر دینا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی شرح نے فرمایا: تم اس کے کپڑے کا جرمانہ دو۔

14966 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَاَخْبَرَنِی الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: کَانَ بَعْضُهُمْ یَسْتَبْضِعُ الْبِضَاعَةَ، فَیُعْطَی عَلَیْهِ الْاَجْرَ لِکَیْ یَضْمَنَهَا

✵✵ اعمش نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کوئی سامان اٹھاتا تھا' تو اسے اس کا معاوضہ دیا جاتا تھا' تاکہ وہ اس کا ضامن رہے۔

14967 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وَسُئِلَ عَامِرٌ عَنْ صَاحِبِ بَعِیرٍ حَمَلَ قَوْمًا، فَغَرِقُوْا قَالَ: لَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ

✵✵ اسرائیل نے جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے: عامر شعبی سے ایسے اونٹ والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو لوگوں کو لاد کر لے جاتا ہے اور وہ ڈوب جاتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ یَسْتَاْجِرُ الشَّیْءَ، هَلْ یُؤَاجِرُ بِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ؟

باب: جب کوئی شخص کسی چیز کے عوض میں مزدور رکھے تو کیا وہ اس کو زیادہ معاوضہ دے سکتا ہے؟

14968 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِیَّ، یَقُوْلُ لِمَعْمَرٍ: مَا کَانَ ابْنُ سِیرِیْنَ یَقُوْلُ: فِی رَجُلٍ اکْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ، ثُمَّ وَلَّاهُ آخَرَ وَرَبِحَ عَلَیْهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِی اَیُّوْبُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سِیرِیْنَ وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَ: کُلُّ اِخْوَانِنَا مِنَ الْکُوْفِیِّینَ یَکْرَهُوْنَهُ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں' انہوں نے ثوری کو معمر سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن سیرین یہ کہا کرتے تھے:

جب کوئی شخص دوسرے شخص سے کرائے پر کوئی چیز حاصل کرے اور پھر وہ دوسرے کو اس کا نگران بنادے اور اس پر اسے منافع بھی دے' تو معمر بیان کرتے ہیں: ایوب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں ابن سیرین کو سنا: ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: کوفہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے تمام بھائی اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

14969 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَرِهَهُ مِنْهُمُ اثْنَانِ، وَرَخَّصَ فِيهِ اثْنَانِ، قُلْتُ: مَنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

** یحییٰ بن ابوکثیر نے سعید بن میتب اور سالم بن عبداللہ اور عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان حضرات میں سے دو حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور اس بارے میں دو حضرات نے رخصت دی ہے' میں نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

14970 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

** معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14971 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَسَاَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَاْجِرُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُؤَاجِرُهُ بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَحُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَرَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ، اِلَّا اَنْ يُحْدِثَ فِيهِ عَمَلًا

** ثوری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: وہ کسی کو مزدور رکھتا ہے' پھر اسے اس کے طے شدہ معاوضے سے زیادہ اجرت دے دیتا ہے' تو ثوری نے جواب دیا: عبیدہ نے' ابراہیم اور حصین کے حوالے سے' امام شعبی کے حوالے سے اور ایک شخص کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ سب حضرات (یعنی ابراہیم نخعی' امام شعبی اور مجاہد) اسے مکروہ قرار دیتے ہیں' البتہ اگر وہ اس میں کوئی نئی چیز (یعنی تبدیلی یا خرابی) پیدا کردے' تو حکم مختلف ہوگا۔

14972 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

** ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14973 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَابْنِ سِيرِينَ، وَشُرَيْحٍ، وَالشَّعْبِيِّ، وَحَمَّادٍ اَنَّهُمْ كَرِهُوا اَنْ يَسْتَاْجِرَ الرَّجُلُ الْغُلَامَ، ثُمَّ يُؤَاجِرُهُ بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهُ "

** ابراہیم بن عمر نے' عبدالکریم ابوامیہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی' ابن سیرین' قاضی شریح' امام شعبی اور حماد کے

حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سب حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی کسی غلام کو مزدور رکھے اور پھر اسے اس سے زیادہ معاوضہ دے جو معاوضہ اُس نے اس کے ساتھ طے کیا تھا۔

14974 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: هُوَ رِبًا

✵✵ شعبہ نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ سود ہے۔

14975 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَرِهَهُ، وَقَالَ: هُوَ لِصَاحِبِهِ

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ اس کے ساتھی کو ملے گا۔

14976 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ فِى الْخَيَّاطِ يَاْخُذُ الثَّوْبَ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ، ثُمَّ يُعْطِيهِ بِاَقَلَّ قَالَ: اِذَا عَابَهُ بِشَىْءٍ فَلا بَاْسَ بِهِ

✵✵ جابر نامی راوی نے امام ابو جعفر (یعنی امام باقر) کے حوالے سے درزی کے بارے میں نقل کیا ہے جو نصف یا ایک تہائی (درہم یا دینار) کے عوض میں کپڑا حاصل کرتا ہے اور پھر اسے اس سے کم میں دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر اس میں کوئی عیب ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

14977 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالا: اِذَا اَكْرٰى رَجُلًا قَوْمًا، فَاكْتَرٰى لَهُمْ بِغَيْرِهِ بِاَدْنٰى مِمَّا اكْتَرٰى، وَخَرَجَ مَعَهُمْ فَحَلَّ بِهِمْ وَرَحَلَ، فَلا بَاْسَ بِهِ اِذَا عَمِلَ لَهُمْ عَمَلًا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے جبکہ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کچھ لوگوں کو کرائے پر حاصل کرے اور پھر وہ کسی اور کو اس سے کرائے پر دیدے وہ ان لوگوں کو ساتھ لے کر نکلے اور ان کو کھول دے اور پالان کھول دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب اس نے ان لوگوں کے لئے کام کیا ہو اگر اس نے کام نہیں کیا تو پھر نہیں ہوگا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَشْتَرِى الشَّىْءَ عَلٰى اَنْ يُجَرِّبَهُ فَيَهْلَكَ

باب: جب کوئی شخص کوئی چیز اس شرط پر خریدے کہ اس کو آزمائے گا اور پھر وہ چیز ہلاک ہو جائے؟

14978 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتُصِمَ

اِلٰی شُرَیْحٍ فِی رَجُلٍ سَاوَمَ بِقَوْسٍ عَلٰی اَنْ یَنْزِعَ، فَنَزَعَ بِهَا فَانْكَسَرَتْ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: مَنْ كَسَرَ عُودًا فَهُوَ لَهُ، وَعَلَیْهِ مِثْلُهُ قَالَ: اِنَّ صَاحِبَهَا قَدْ اَذِنَ، فَقَالَ شُرَیْحٌ: اِلَّا اَنْ یَاْذَنَ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا' جو ایسے شخص کے بارے میں تھا' جس نے کسی کے ساتھ کمان کے بارے میں بھاؤ طے کیا تھا' اس شرط پر کہ وہ اسے الگ کر دے' جب اس نے اسے الگ کیا' تو وہ ٹوٹ گئی قاضی شریح نے فرمایا: جس نے لکڑی کو توڑا ہے' یہ اس کی ہوگی اور اُس پر اِس کی مثل کی ادائیگی لازم ہوگی اس شخص نے کہا: اس کے مالک نے اس کی اجازت دی تھی' تو قاضی شریح نے کہا: البتہ اگر اس کے مالک نے اجازت دی ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

14979 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ زَكَرِیَّا، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: سَاوَمَ عُمَرُ رَجُلًا بِفَرَسٍ، فَحَمَلَ عَلَیْهِ عُمَرُ فَارِسًا مِنْ قِبَلِهِ لِیَنْظُرَ اِلَیْهِ، فَعَطِبَ الْفَرَسُ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ مَالُكَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ هُوَ مَالُكَ قَالَ: فَاجْعَلْ بَیْنِی وَبَیْنَكَ مَنْ شِئْتَ قَالَ: اجْعَلْ بَیْنِی وَبَیْنَكَ شُرَیْحًا الْعِرَاقِیَّ، فَاَتَیَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ هٰذَا قَدْ رَضِیَ بِكَ، فَقَصَّ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ شُرَیْحٌ لِعُمَرَ: خُذْ بِمَا اشْتَرَیْتَ، اَوْ رُدَّ كَمَا اَخَذْتَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَهَلِ الْقَضَاءُ اِلَّا ذٰلِكَ؟ فَبَعَثَهُ عُمَرُ قَاضِیًا، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ بَعَثَهُ

٭٭ ابن عیینہ نے زکریا کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے ساتھ گھوڑے کا سودا طے کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک گھڑ سوار کو سوار کرایا' تا کہ اس گھوڑے کا جائزہ لیں' تو وہ گھوڑا بیٹھ گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تمہارا مال ہے' دوسرے نے کہا: یہ تمہارا مال ہے' پھر اس نے کہا: آپ میرے اور اپنے درمیان جسے چاہیں ثالث بنالیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یا اس شخص نے) کہا: میرے اور اپنے درمیان شریح عراقی کو ثالث بنالیں' یہ دونوں حضرات' قاضی شریح کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص آپ سے راضی ہوا ہے' پھر انہوں نے پورا واقعہ قاضی صاحب کو سنایا' تو قاضی شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے جس چیز کے عوض میں اسے خریدنا تھا' اس کے عوض میں اس کو حاصل کرلیں' یا پھر اسے لوٹادیں' جس طرح آپ نے لیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ بھی ہوسکتا ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قاضی کے طور پر بھجوایا' یہ وہ پہلا موقع تھا جب انہیں قاضی بنا کر بھیجا گیا۔

بَابٌ: فَسَادُ الْبَیْعِ اِذَا لَمْ یَكُنِ النَّقْدُ جَیِّدًا، وَهَلْ یَشْتَرِی بِنَقْدٍ غَیْرِ جَیِّدٍ؟

باب: جب نقدی عمدہ نہ ہو' تو اس وجہ سے سودے کا فاسد ہو جانا کیا کوئی شخص کسی ایسی نقدی کے عوض میں خرید سکتا ہے' جو عمدہ نہ ہو؟

14980 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِیِّ فِی رَجُلٍ سَلَّفَ رَجُلًا دِیْنَارًا اَوْ دَرَاهِمَ فِی طَعَامٍ فَوَجَدَ الدَّرَاهِمَ زُیُوفًا قَالَ: "الْبَیْعُ فَاسِدٌ، وَاِنْ سَلَّفْتَ رَجُلًا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فِی فِرْقَیْنِ: حِنْطَةٌ وَشَعِیرٌ، فَوَجَدَ خَمْسَةً

زُيُوفًا، فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ لِأَنَّكَ لَا تَدْرِي، الشَّعِيرُ هِيَ أَمِ الْحِنْطَةُ، فَإِنْ فَرَّقَهُمَا خَمْسَةً فِي بُرٍّ وَخَمْسَةً فِي شَعِيرٍ، فَوَجَدَ فِيهَا زُيُوفًا رَدَّ الَّذِي وَجَدَ لَهُ الزُّيُوفَ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو دوسرے شخص کے ساتھ ایک دینار یا چند دراہم میں اناج کے بارے میں بیع سلف کرتا ہے اور پھر ان درہموں کو کھوٹے پاتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: یہ سودا فاسد ہوگا اگر تم نے کسی شخص کے ساتھ دو فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے بارے میں دس درہم کی بیع سلف کی جو گندم اور جو کے بارے میں ہو پھر وہ شخص پانچ درہموں کو کھوٹا پائے تو یہ سودا فاسد شمار ہوگا کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ یہ جو کا معاوضہ بنتے ہیں یا گندم کا معاوضہ بنتے ہیں اور اگر وہ ان دونوں کو الگ الگ کر کے دے کہ پانچ درہم گندم کے عوض میں ہیں اور پانچ درہم جو کے عوض میں ہیں تو پھر جس میں بھی آدمی کھوٹے سکے پائے گا اس سے متعلق سودا کالعدم شمار ہوگا جس سودے کے سکے کھوٹے تھے۔

14981 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا دِينَارَيْنِ فِي حُلَّةٍ بِذَرْعٍ مَعْلُومٍ، فَجَاءَ بِأَحَدِ الدِّينَارَيْنِ زَائِفًا قَالَ: يَرُدُّ الْبَيْعَ، وَلَوْ كَانَ طَعَامًا حَسُنَ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَهُ وَيَدَعَ بَعْضَهُ، وَإِذَا سَلَّفْتَ دَرَاهِمَ فِي شَيْءٍ إِلَى أَجَلٍ فَكَانَ فِي دَرَاهِمِكَ زَائِفٌ، رُدَّتْ عَلَيْكَ وَسَقَطَ مِنَ الْبَيْعِ بِقَدْرِ مَا رُدَّ عَلَيْكَ بِحِسَابِ ذَلِكَ، وَكَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ الطَّيِّبَةِ عَلَى حِسَابِ مَا سَلَّفْتَ فِيهِ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں بات نقل کی ہے: جو دوسرے شخص کے ساتھ کسی حلے کے بارے میں جس کا حجم متعین ہو دو دینار کے عوض میں بیع سلف کرتا ہے پھر دو دیناروں میں سے ایک دینار کھوٹا ہوتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: وہ سودا کالعدم ہوگا اور اگر وہ اناج ہو تو بہتر یہ ہے کہ آدمی اس کا کچھ حصہ لے اور کچھ حصہ ترک کر دے اور جب تم نے کسی چیز کے حوالے سے درہموں کے عوض بیع سلف کی ہو جو متعین مدت تک ہو اور پھر تمہارے درہموں میں سے کوئی کھوٹا ہو تو وہ تمہیں واپس کر دیا جائے گا اور سودے میں سے اتنی چیز کم ہو جائے گی اور اس کے حساب سے تمہیں وہ چیز واپس کر دی جائے گی اور جو ٹھیک درہم باقی بچیں گے اس حساب سے تمہارا سودا درست ہوگا جو تم نے بیع سلف کی تھی۔

14982 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "إِذَا قَالَ: بِعْنِي ثَوْبَكَ هَذَا بِهَذِهِ الْمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَلَمَّا دَفَعَ الدَّرَاهِمَ إِذَا هِيَ زُيُوفٌ قَالَ: يَلْزَمُهُ الْبَيْعُ وَيَغْرَمُ لَهُ دَرَاهِمَ جِيَادًا "، قَالَ الثَّوْرِيُّ: "إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: بِعْنِي سِلْعَتَكَ بِهَذِهِ الدَّرَاهِمِ، وَأَرَاهَا إِيَّاهُ وَهِيَ طَيِّبَةٌ عُيُونًا، وَهِيَ نَاقِصَةٌ، فَلَا بَأْسَ إِذَا أَرَيْتَهَا إِيَّاهُ"

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص یہ کہے: تم اپنا یہ کپڑا مجھے ان ایک سو درہم کے عوض میں فروخت کر دو اور جب وہ درہم حوالے کرے تو وہ کھوٹے ہوں تو ثوری فرماتے ہیں: یہ سودا لازم ہوگا اور وہ شخص دوسرے فریق کو عمدہ درہم دینے کا پابند ہوگا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: ان دراہم کے عوض میں اپنا سامان مجھے فروخت کر دو اور وہ ان دراہم کو اس شخص کو دکھا دے اور وہ دیکھنے میں عمدہ نظر آتے ہوں لیکن ناقص ہوں تو جب تم نے اس شخص کو وہ دراہم دکھا دیے

تو پھر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

14983 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: " اَلْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ زَافَتْ عَلَيْهِ وَرِقُهُ فَلَا يَخْرُجْ يُحَالِفِ النَّاسَ عَلَيْهَا اَنَّهَا طُيُوبٌ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: مَنْ يَبِيعُنِي بِهٰذِهِ الزُّيُوفِ سُحْقَ ثَوْبٍ "

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا' سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا' جس شخص کی چاندی کھوٹی ہو تو وہ اس لیے نہ نکلے کہ لوگوں کو اس بارے میں گواہ بنالے کہ یہ عمدہ ہیں' بلکہ اسے یہ کہنا چاہیے: کون شخص اِن کھوٹے درہموں کے عوض کپڑا مجھے فروخت کرے گا۔

14984 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: نَهٰى عُمَرُ عَنِ الْوَرِقِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَوِ الزُّبَيْرُ: اِنَّهَا تُزَيِّفُ عَلَيْنَا الْاَوْرَاقَ فَنُعْطِي الْخَبِيثَ، وَنَاْخُذُ الطَّيِّبَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، وَلٰكِنِ انْطَلِقْ اِلَى الْبَقِيعِ فَبِعْ وَرِقَكَ بِثَوْبٍ اَوْ عَرَضٍ، فَاِذَا قَبَضْتَ وَكَانَ ذٰلِكَ، فَبِعْهُ وَاهْضِمْ مَا شِئْتَ، وَخُذْ مَا شِئْتَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی (کے لین دین) سے منع کیا ہے' البتہ جب برابر برابر ہو تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' یا شاید حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ ہمارے لئے چاندی کو کھوٹا کروا رہے ہیں' ہم خراب چیز دیں گے اور پاکیزہ چیز حاصل کرلیں گے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! بلکہ تم بازار جاؤ اور تم کپڑے' یا کسی اور سامان کے عوض میں فروخت کردو' پھر جب تم وہ چیز قبضے میں لے لو گے' پھر تم اسے فروخت کرو اس میں سے جس حصے کو چاہو رکھو اور جس حصے کو چاہو دے دو۔

14985 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ مَيْمُونُ بْنُ اَبِي شَبِيبٍ اِذَا وَقَعَ فِي يَدِهِ دِرْهَمٌ زَائِفٌ كَسَرَهُ، وَقَالَ: لَا يُغَرُّ بِكَ مُسْلِمٌ

✵✵ منصور نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میمون بن ابوشبیب کے ہاتھ میں جب کوئی کھوٹا درہم آجاتا تھا' تو وہ اسے توڑ دیتے تھے اور فرماتے تھے: تمہارے ذریعے کوئی مسلمان دھوکے کا شکار نہیں ہوگا۔

14986 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: رَاَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ اَتَى السُّوقَ وَمَعَهُ دِرْهَمٌ زَائِفٌ، فَقَالَ: مَنْ يَبِيعُنِي عَيْنًا طَيِّبًا بِدِرْهَمٍ خَبِيثٍ، فَاشْتَرٰى وَلَمْ يَشْهَدْ وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ اِذَا بَيَّنَهُ

✵✵ ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: میں نے صفوان بن محرز کو دیکھا وہ بازار آئے ان کے پاس ایک کھوٹا درہم تھا انہوں نے کہا: کون شخص اس خراب کے درہم کے عوض میں مجھے عمدہ چیز فروخت کرے گا؟ پھر انہوں نے ایک چیز خرید لی اور (کسی

کو) گواہ نہیں بنایا۔

ثوری نے ابن عون کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اس کے کھوٹے ہونے کو بیان کردے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ، وَالْمُلَامَسَةِ

باب: بیع منابذہ' بیع ملامسہ

14987 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: " نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، اَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، يَشْتَمِلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، وَيُبْرِزُ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ، وَالْاٰخَرُ اَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، يُفْضِيْ بِفَرْجِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ " وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ يَقُوْلَ: اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَالْمُلَامَسَةُ: اَنَّ يُمْسِكَ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يُقَلِّبُهُ، اِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ "، قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ: يَعْنِيْ يُبْرِزُ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ مِثْلَ الِاضْطِبَاعِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا اَنَّ الِاضْطِبَاعَ بِجَمْعِ الثَّوْبِ تَحْتَ اِبِطِهٖ

✵✵ عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کے سودوں اور دوقسم کے لباس سے منع کیا ہے' جہاں تک دوقسم کے لباس کا تعلق ہے' تو ان میں سے ایک اشتمال صماء ہے' جب آدمی ایک کپڑے کو لپیٹ لیتا ہے اور اس کے دونوں کنارے اپنے بائیں کندھے پر رکھ لیتا ہے اور دائیں کندھے کو ظاہر رکھتا ہے' دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹ لے کہ اس کے جسم پر اس کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو اور اس کی شرم گاہ بھی بے پردہ ہو رہی ہو' جہاں تک دوقسم کے سودے کا تعلق ہے' تو وہ منابذہ اور ملامسہ ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) منابذہ یہ ہے کہ آدمی یہ کہے: جب میں کپڑا پھینکوں گا' تو سودا طے ہو جائے گا۔

ملامسہ یہ ہے: جب اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے پکڑ لیا اور اسے (یعنی کپڑے کو) نہ پھیلائے گا اور نہ الٹائے گا' جب وہ اسے چھو لے گا' تو سودا لازم ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوبکر (یعنی ابن شہاب زہری) سے دریافت کیا: اس کا اپنے دائیں پہلو کو ظاہر کرنا' اُسی طرح ہے' جس طرح احرام لپیٹا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن احرام لپیٹتے ہوئے کپڑے کا کچھ حصہ بغل کے نیچے ہوتا ہے۔

14988 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: " نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، اَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، مُفْضِيًا بِفَرْجِهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ "

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے دوقسم کے لباس اوردوقسم کے سودوں سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) جہاں تک دوقسم کے لباس کا تعلق ہے تو ان میں سے ایک اشتمال صماء ہے اوردوسرا یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹے کہ اس کی شرمگاہ بے پردہ ہو رہی ہو۔

جہاں تک قسم کے سودوں کا تعلق ہے تو وہ منابذہ اور ملامسہ ہیں۔

14989 - حدیث نبوی: اَخْبَـرَنَـا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: اللِّمَاسُ وَالنِّبَاذُ، وَاللِّمَاسُ اَنْ يَلْمِسَ الثَّوْبَ، وَالنِّبَاذُ اَنْ يُلْقِيَ الثَّوْبَ"

✻✻ عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے دوقسم کے سودوں لماس اور نباذ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) لماس سے مراد یہ ہے: آدمی کپڑے کو چھولے اور نباذ سے مراد یہ ہے: آدمی کپڑا ڈال دے (اس سے مراد ملامسہ اور منابذہ ہی ہیں)۔

14990 - حدیث نبوی: اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، كَذَا قَالَ، وَالصَّوَابُ، عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ، وَالْمُنَابَذَةُ هُوَ اَنْ يَطْرَحَ الثَّوْبَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَهُ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِ"

✻✻ ابن شہاب نے عمرو بن سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے تاہم درست یہ ہے: عمر بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے منابذہ اور ملامسہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھو لیا جائے اس کی طرف دیکھا نہ جائے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی

14988-صحيح البخاري - كتاب مواقيت الصلاة' باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس - حديث:568' صحيح مسلم - كتاب البيوع' باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة - حديث:2861' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب حظر بيعتان - حديث:3951' سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النهي عن المنابذة والملامسة - حديث:2518' سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في بيع الغرر - حديث:2950' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب اللباس والزينة' ما كره من اللباس - حديث:24698' المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب المبايعات المنهي عنها من الغرر وغيره - حديث:575' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك - باب النهي عن بيع الملامسة والمنابذة' حديث:10181' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب البيوع' الملامسة والمنابذة - حديث:3579'

سودا کرتے ہوئے کپڑے کو دوسرے کی طرف ڈال دے اس سے پہلے کہ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھے یا اس کا جائزہ لے۔

14991 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ مِينَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: "نُهِيَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، فَاَمَّا الْيَوْمَانِ: فَيَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُلَامَسَةُ، وَالْمُنَابَذَةُ" اَمَّا الْمُلَامَسَةُ: فَاَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثَوْبَ صَاحِبِهٖ بِغَيْرِ نَشْرٍ، وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ يُنْبَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهُ اِلَى الْاٰخَرِ، وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهٖ، وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُفْضِيًا "، قَالَ عَمْرٌو: اِنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّهُ اِذَا خَمَّرَ فَرْجَهُ فَلَا بَاْسَ، وَاَمَّا اللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى، فَاَنْ يُلْقِيَ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ، وَخَارِجَهُ عَلٰى اِحْدٰى عَاتِقَيْهِ يُبْرِزُ صَفْحَةَ شِقِّهٖ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے عطاء بن میناء کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''دو دن کے روزوں سے اور دو طرح کے لباس سے منع کیا گیا ہے''۔

جہاں تک دو دنوں کا تعلق ہے تو ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا عید قربان کا دن ہے جہاں تک دو قسم کے سودوں کا تعلق ہے تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں۔

ملامسہ یہ ہے: سودا کرنے والے فریقوں میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو کھولے بغیر چھو لے اور منابذہ یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو ڈال دے اور ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کے کپڑے کا جائزہ نہ لے۔

جہاں تک دو طرح کہ لباس کا تعلق ہے تو ایک یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹ لے کہ وہ بے پردہ ہو رہا ہو

عمرو کہتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب آدمی اپنی شرم گاہ ڈھانپ لے گا تو پھر اس طرح کپڑا لپیٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے جہاں تک دوسری قسم کے کپڑے کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ آدمی اپنی چادر کا اندرونی حصہ ڈالے اور بیرونی حصہ ایک کندھے پر رکھے اور وہ اپنے ایک پہلو کو نمایاں رکھے۔

14992 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: وَاِنْ جَمَعَ بَيْنَ طَرَفَيْ ثَوْبِهٖ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ اِلَّا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو سے دریافت کیا: اگر وہ کپڑے کے دونوں کنارے اپنے دائیں کندھے پر رکھ لے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اسے بھی مکروہ قرار دیتے ہیں۔

بَابٌ: بَيْعُ الْمُرَابَحَةِ

باب: بیع مرابحہ

14993 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى مِائَةَ ثَوْبٍ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَرَدَّ مِنْهَا ثَوْبًا قَالَ:

لَا یَبِیعُهَا مُرَابَحَةً

٭٭ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جوایک ہزار درہم کے عوض میں' ایک سو کپڑے خریدتا ہے اوران میں سے ایک کپڑا واپس کردیتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ مرابحہ کے طور پر اسے فروخت نہیں کرے گا۔

14994 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي سِلْعَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَامَ نِصْفُهَا عَلَى اَحَدِهِمَا بِمِائَةٍ، وَقَامَ نِصْفُهَا عَلَى الْاٰخَرِ بِخَمْسِينَ، فَبَاعَاهَا مُرَابَحَةً فَلِصَاحِبِ الْمِائَةِ الثُّلُثَانِ مِنَ الرِّبْحِ، وَلِصَاحِبِ الْخَمْسِينَ ثُلُثُ الرِّبْحِ، وَكَذٰلِكَ اِنْ بَاعَا بِرِبْحِ ده دوازده، وَاِنْ بَاعَاهُ مُسَاوَمَةً فَرَاْسُ الْمَالِ، وَالرِّبْحُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ "

٭٭ ثوری نے' ایسے سامان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جودوآدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے اور پھراس کا نصف ان میں سے ایک شخص کے ذمے ایک سو کے عوض میں قائم ہوجاتا ہے اور دوسرا نصف دوسرے کے ذمہ پچاس کے عوض میں قائم ہوجاتا ہے' تووہ ایک سو والے کو مرابحہ کے طور پر وہ چیز فروخت کردیتا ہے' جومنافع کا دوتہائی بنتا ہے اور پچاس والے کے لئے ایک تہائی ہوگا' اسی طرح اگر وہ دونوں اس منافع کو مرابح کے طور پر فروخت کرتے ہیں' تو اگر وہ دونوں اس کو بولی کے ساتھ فروخت کرتے ہیں' تو اصل مال ہوگا اور منافع ان دونوں کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہوگا۔

14995 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ الْحَكَمُ وَالشَّعْبِيُّ عَنْ سِلْعَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَامَتْ عَلٰى اَحَدِهِمَا بِمَا قَامَتْ عَلَى الْاٰخَرِ، فَبَاعَاهَا مُرَابَحَةً، قَالَ الْحَكَمُ: الرِّبْحُ نِصْفَانِ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: الرِّبْحُ عَلٰى رَاْسِ الْمَالِ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَاِنْ كَانَا بَاعَا مُسَاوَمَةً، فَرَاْسُ الْمَالِ وَالرِّبْحُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ، وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلَى الثَّوْرِيِّ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: حکم اور امام شعبی سے' ایسے سامان کے بارے میں دریافت کیا گیا' جودوآدمیوں کے درمیان ہوتا ہے' ان میں سے ایک پر جو چیز قائم ہوتی ہے' وہ دوسرے پر بھی قائم ہوجاتی ہے' وہ اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کردیتا ہے' توحکم کہتے ہیں: منافع دونوں میں تقسیم ہوگا۔

امام شعبی کہتے ہیں: منافع اصل کے اعتبار سے ہوگا' امام شعبی کہتے ہیں: اگر ان دونوں نے برابری کی سطح پر تقسیم کیا ہو' تو اصل مال ہوگا اور منافع دونوں کے درمیان نصف تقسیم ہوگا' امام شعبی کا قول ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

14996 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: فَاِذَا ابْتَعْتَ ثَوْبًا بِمِائَةٍ، ثُمَّ غَلِطْتَ، فَقُلْتَ: ابْتَعْتُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةٍ، وَرِبْحُكَ خَمْسِينَ، ثُمَّ اطَّلَعَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَلْقَى الْخَمْسِينَ وَرِبْحَهَا، وَيَكُوْنُ لَهُ الْمِائَةُ وَرِبْحُهَا يَقُوْلُ: ثُلُثَيِ الرِّبْحِ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم ایک سو کے عوض میں کوئی کپڑا خریدلو اور پھر تمہیں غلطی ہوجائے اور تم کہو: میں نے ڈیڑھ سو کے عوض میں خریدا ہے' تو تمہیں پچاس کا فائدہ ہو' پھر وہ شخص اس پر مطلع ہوا' وہ پچاس ڈال دے اور اس کا منافع بھی ڈال دے' اور یوں اس شخص کو ایک سو ملیں گے اور اس کا منافع ملے گا' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ دوتہائی منافع ہوگا۔

14997 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ: بِكَمِ ابْتَعْتَ هٰذَا الْعَبْدَ؟ قَالَ: بِمِائَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَكَ رِبْحُ عَشَرَةٍ، ثُمَّ جَاءَهُ الْبَيِّنَةُ اَنَّهُ اَخَذَهُ بِخَمْسِينَ قَالَ: فَاِنْ لَمْ يُنْكِرْ اَخَذَ الْخَمْسِينَ وَنِصْفَ الرِّبْحِ، وَاِنْ اَنْكَرَ رَدَّ عَلَيْهِ الْبَيْعَ

٭٭ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے کہا جاتا ہے: تم نے یہ غلام کتنے کے عوض میں خریدا ہے؟ وہ کہتا ہے: ایک سو میں' تو وہ شخص کہتا ہے: تمہیں دس کا منافع ملتا ہے' پھر وہ شخص ثبوت فراہم کردیتا ہے کہ اس نے پچاس کے عوض میں اسے حاصل کیا تھا' ثوری کہتے ہیں: اگر تو وہ انکار نہیں کرتا' تو وہ پچاس درہم اور نصف منافع وصول کرلے گا اور اگر وہ انکار کردیتا ہے' تو سودے کو کالعدم کردے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي بِنَظِرَةٍ، فَيَبِيعُهُ مُرَابَحَةً

باب: جب کوئی شخص ادھار کے طور پر کوئی چیز خریدا ہے پھر اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کردیتا ہے

14998 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعًا نَظِرَةً، ثُمَّ بَاعَهُ مُرَابَحَةً، ثُمَّ اطَّلَعَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَهُ مِثْلُ نَقْدِهِ، وَمِثْلُ اَجَلِهِ قَالَ: وَقَالَ اَصْحَابُنَا: هُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَاِنِ اسْتَهْلَكَ الْمَتَاعَ فَهُوَ بِالنَّقْدِ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کوئی سامان ادھار خریدتا ہے' اور پھر مرابحہ کے طور پر اسے فروخت کردیتا ہے' پھر وہ اس پر مطلع ہوتا ہے' تو ثوری بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین کو قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کو اس کے نقد کی مانند ملے گا اور اس کی متعین مدت کی مثل اس کا حق ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: اس شخص کو اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے گا تو اسے حاصل کرلے گا اور اگر چاہے گا' تو ترک کردے گا اور اگر وہ سامان ہلاک ہوجاتا ہے' تو پھر وہ نقد ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

14999 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَهُ مِثْلُ نَقْدِهِ، وَمِثْلُ اَجَلِهِ

٭٭ ہشام نے' محمد (بن سیرین) کے حوالے سے' قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس شخص کو اس کے نقد کی مانند اور اس کی مدت کی مانند حق ہوگا۔

15000 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اِذَا اَخَذْتَ مَتَاعًا نَظِرَةً، اَوْ اَنْظَرَكَ صَاحِبُكَ، فَبِعْتَهُ مُرَابَحَةً، فَاَعْلِمْ بَيِّعَكَ مِثْلَ الَّذِي تَعْلَمُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: لَوْ كَتَمْتَهُ ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ الَّذِي اَبْيَعَهُ مِنَ النَّظِرَةِ

٭٭ معمر نے' ابراہیم کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کوئی سامان مہلت کے ساتھ حاصل

کرو' یا تمہارا ساتھی تمہیں مہلت دیدے' اور پھر تم اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کرو' تو تم فروخت کرنے والے کو اس چیز کے بارے میں بتادو' جس کو تم جانتے ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: اگر تم نے اُسے اُس سے چھپایا اور وہ شخص اس پر مطلع ہوگیا' تو اسے اس کی مانند ملے گا' جو مہلت تمہیں ملی تھی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي بِمَكَانٍ فَيَحْمِلُهُ اِلٰى مَكَانٍ، ثُمَّ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً وَهَلْ يَاْخُذُ لِحِمْلِهِ؟

باب: جب کوئی شخص ایک جگہ پر کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر اسے اُٹھا کر دوسری جگہ پر لے جاتا ہے

اور اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کر دیتا ہے' تو کیا وہ اُٹھا کر لے جانے کا معاوضہ وصول کرے گا؟

15001 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ: اَبِيعُكَ بِرِبْحِ كَذَا وَكَذَا وَالْبَدَلِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الدَّرَاهِمَ السُّودَ وَالْبِيضَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ كَبِيرٌ، فَيَقُوْلُ: بَدَّلَ الْبِيضَ "

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: میں تمہیں اتنے' اتنے منافع کے عوض میں' اور اتنے بدلے کے عوض میں' یہ چیز فروخت کر رہا ہوں' اس کی وجہ یہ ہے کہ سفید اور سیاہ درہموں کے درمیان تفاوت ہوتا ہے اور وہ شخص یہ کہے: اس نے سفید کو بدل دیا ہے۔

15002 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِي يَبْتَاعُ السِّلْعَةَ بِدَنَانِيرَ كُوفِيَّةٍ، ثُمَّ جَاءَ الشَّامَ فَقِيلَ: بِكُمْ اَخَذْتَهَا؟ فَقَالَ: بِكَذَا وَكَذَا، فَقِيلَ: لَكَ رِبْحُ خَمْسَةٍ قَالَ: فَلَهُ رَاْسُ الْمَالِ الَّذِي ابْتَاعَ بِهِ كُوفِيَّةً، وَلَهُ الرِّبْحُ شَامِيَّةً

٭٭ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی: جو کوفی دینار کے عوض میں کوئی سامان خریدتا ہے' پھر وہ شام آتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے: تم نے کتنے عوض میں اسے حاصل کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: اتنے' اتنے کے عوض میں' تو اسے کہا جاتا ہے: تمہیں پانچ کا منافع ملتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو وہ اصل مال ملے گا' جو اس نے کوفی دینار کے عوض میں خریدا تھا اور شامی منافع اسے مل جائے گا۔

15003 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كُلُّ بَيْعٍ اشْتَرَاهُ قَوْمٌ جَمَاعَةً، فَلَا يَبِيعُوا بَعْضَهُ مُرَابَحَةً، وَاِذَا اشْتَرَيَا مَتَاعًا ثُمَّ تَقَاوَمَاهُ، فَاَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا نَصِيبَهُ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيعَهُ مُرَابَحَةً لِاَنَّهُ كَانَ قَدِ اشْتَرٰى مَعَهُ غَيْرُهُ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: ہر وہ سودا جسے کچھ لوگوں نے ایک جماعت سے خریدا ہو' تو وہ لوگ اس کے کچھ حصے کو مرابحہ

کے طور پر فروخت نہیں کریں گے' جب انہوں نے کوئی سامان خریدا ہو' پھر اس کی قیمت قائم کی ہو اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے حصے کو حاصل کر لیا ہو' تو اب اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ اسے مرابحہ کے طور پر فروخت کرے' کیونکہ یہ سامان اس کے ساتھ دوسرے شخص نے بھی خریدا ہے۔

15004 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اُنْبِئْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، كَرِهَ اَنْ يَاْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی خرچ میں منافع لے۔

15005 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ بَيْعِ عَشَرَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ مَا لَمْ يَاْخُذْ لِلنَّفَقَةِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب سے بارہ کے عوض میں' دس فروخت کرنے کے بارے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ آدمی نے اس میں سے خرچ کے لئے نہ لیا ہو۔

15006 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نُوحِ بْنِ اَبِي بِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ ده دوازده مَا لَمْ يَحْسِبِ الْكِرَاءَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے نوح بن ہلال کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بارہ کے عوض میں' دس فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ آدمی نے کرائے کا حساب نہ رکھا ہو۔

15007 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنَّا نَكْرَهُهُ، ثُمَّ لَمْ نَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ ثوری نے قعقاع کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے ہم اسے مکروہ قرار دیتے تھے' اب ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

15008 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَاْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا

٭٭ اسماعیل بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن عجلان نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے: وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی خرچ کے لئے منافع لے۔

15009 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: رِبْحُ النَّفَقَةِ اَجْرُ الْغَسَّالِ وَاَشْبَاهِهِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: خرچ کا منافع یوں ہے جیسے غسل دینے والے' یا اس جیسے دیگر افراد کا معاوضہ۔

بَابٌ: بَيْعُ ده دوازده

باب: دس کو بارہ کے عوض فروخت کرنا

15010 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْعُ ده دوازده رِبًا

** عمار دہنی نے ابن ابونعم کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: دس کے عوض میں بارہ کو فروخت کرنا سود ہے۔

15011 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَكْرَهُ بَيْعَ ده يا زده، قَالَ: وَذَاكَ بَيْعُ الْاَعَاجِمِ

** عبیداللہ بن ابویزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہوئے سنا ہے کہ گیارہ کے عوض میں، دس کو فروخت کیا جائے، وہ یہ فرماتے ہیں: یہ عجمیوں کا سودا ہے۔

15012 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، ح قَالَ: وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ ده دوازده وَتُحْسَبُ النَّفَقَةُ عَلَى الثِّيَابِ

** ایوب نے، ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بارہ کے عوض میں دس کو فروخت کر دیا جائے اور خرچ کو کپڑوں پر حساب کر لیا جائے۔

15013 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ جَعْدَةَ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَا: لَا بَاْسَ بده دوازده قَالَ سُفْيَانُ: وَقَوْلُ شُرَيْحٍ، وَاِبْرَاهِيمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مَعَ الْقِيمَةِ

** اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اور قاضی شریح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: دس کے عوض میں بارہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: قاضی شریح اور ابراہیم نخعی کا قول میرے نزدیک، قیمت کے ساتھ، زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابٌ: بَيْعُ الرَّقْمِ

باب: کشیدہ کاری کو فروخت کرنا

15014 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُولَ: اَرْبِحْنِی عَلَى الرَّقْمِ، وَلَا بَاْسَ اَنْ يَقُولَ: زِدْنِی عَلَى الرَّقْمِ كَذَا وَكَذَا "

** معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ تم کشیدہ کاری میں مجھے منافع دو، البتہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کشیدہ کاری کی وجہ سے مجھے مزید اتنا، اتنا دو۔

15015 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ الضَّبِّيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُرَقِّمَ عَلَى الثَّوْبِ اَكْثَرَ مِمَّا قَامَ بِهٖ، وَيَبِيعُهُ مُرَابَحَةً، لَا بَاْسَ بِالْبَيْعِ عَلَى الرَّقْمِ

✵✵ سالم ضبی نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اگر کپڑے پر کشیدہ کاری کرتا ہے' جو اس کی رقم سے زیادہ ہوتی ہے اور پھر وہ منافع کے ساتھ اسے فروخت کر دیتا ہے' تو پھر کشیدہ کاری کی بنیاد پر فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15016 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ قُلْتُ: الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْبَزَّ بِرَقْمِهٖ، فَيَزِيدُ فِي رَقْمِهٖ كِرَاءَهُ، وَغَيْرَهُ، ثُمَّ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً عَلَى الرَّقْمِ قَالَ: اَلَيْسَ يَنْظُرُ الْمَتَاعَ وَيَنْشُرُهُ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

✵✵ عبدالرحمٰن بن عجلان بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا: میں نے کہا: ایک شخص کپڑا کشیدہ کاری سمیت خرید لیتا ہے اور پھر اس کی کشیدہ کاری میں کرائے کا اضافہ کر لیتا ہے' یا اس کے علاوہ کچھ اور اضافہ کر لیتا ہے' پھر وہ کشیدہ کاری کی بنیاد پر منافع کے ساتھ اسے فروخت کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: کیا دوسرے شخص نے اس سامان کا جائزہ نہیں لیا تھا؟ اور اُسے کھولا نہیں تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! ایسا کیا تھا' انہوں نے فرمایا: پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15017 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي وَاصِلُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَرِهَهُ وَقَالَ: لَا اَبِيعَنَّ سِلْعَتِي بِالْكَذِبِ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: واصل بن سلیم نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: میں اپنا سامان جھوٹ بول کر ہرگز فروخت نہیں کروں گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَقُوْلُ. بِعْ هٰذَا بِكَذَا، فَمَا زَادَ فَلَكَ، وَكَيْفَ اِنْ بَاعَهُ بِدَيْنٍ؟

باب: ایک شخص یہ کہے: اس کو اتنے کے عوض میں فروخت کر دو! جو زیادہ ہوا وہ تمہارا ہوگا اگر وہ دوسرا شخص اسے قرض کے عوض میں فروخت کر دے' تو کیا ہوگا؟

15018 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، وَابْنِ سِيْرِيْنَ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِبَيْعِ الْقِيمَةِ بَاْسًا، اَنْ يَقُوْلَ: بِعْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا فَمَا زَادَ فَلَكَ "

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے اور قتادہ کے حوالے سے ایوب اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات قیمت فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی یہ کہے: تم اسے اتنے کے عوض میں فروخت کر دو! جو اس سے زیادہ ہوا' وہ تمہارا ہوگا۔

15019 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ

يَقُوْلُ: بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ بِكَذَا وَكَذَا، فَمَا زَادَ فَلَكَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

٭٭ جابر نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے: تم اس کپڑے کو اتنے کے عوض میں فروخت کر دو! جو اس سے زیادہ ہوگا وہ تمہارا ہوگا تو امام شعبی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15020 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا "قَالَ: وَذَكَرَهُ يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، "وَبَيْعُ الْقِيمَةِ اَنْ يَقُوْلَ: بِعْ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا فَمَا زَادَ فَلَكَ"

٭٭ عمرو بن دینار نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

یونس نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے: قیمت کو فروخت کرنا یہ ہے کہ (کوئی شخص دوسرے سے یہ کہے:) تم اس چیز کو اتنے کے عوض میں فروخت کر دو جو اس سے زیادہ ہوگا وہ تمہارا ہوگا۔

15021 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَقُوْلَ: بِعْ هٰذَا بِكَذَا فَمَا زَادَ فَلَكَ"

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے یہ کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے کہ اس کو اتنے کے عوض میں فروخت کر دو جو زیادہ ہوگا وہ تمہارا ہوگا۔

15022 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، كَرِهَهُ قَالَ: يَسْتَاْجِرُهُ يَوْمًا، اَوْ يَجْعَلُ لَهُ شَيْئًا

٭٭ معمر اور ثوری نے حماد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: آدمی ایک دن کے لئے اُسے اجرت پر حاصل کر لے گا یا اس کے لئے کچھ اور حصہ مقرر کر دے گا۔

15023 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَوْ اَحَدُهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيرًا فَلَيْسَ لَهُ اِجَارَتُهُ

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کو مزدور رکھے تو اُسے اُس کے اجارہ کا حق نہیں ہوگا''۔

15024 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قُلْتُ لِلثَّوْرِيِّ: اَسَمِعْتَ حَمَّادًا يُحَدِّثُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيرًا فَلْيُسَمِّ لَهُ اِجَارَتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَحَدَّثَ بِهِ مَرَّةً

أُخْرَى، فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے دریافت کیا: کیا آپ نے حماد کو ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کو مزدور رکھے تو اسے اُس کے معاوضے کے بارے میں بتادے''

انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے ایک مرتبہ یہ بات بیان کی: اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نہیں پہنچی ہے۔

15025 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: "لَا بَاْسَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: اقْضِ لِيْ فَمَا قَضَيْتَ مِنْ شَيْءٍ فَلَكَ ثُلُثُهُ، اَوْ رُبُعُهُ"

✵✵ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی یہ کہے: کہ تم مجھے اتنے ادا کردو تمہیں جتنے ملیں گے اس کا ایک تہائی یا ایک چوتھائی تمہارا ہوگا۔

15026 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا ذَهَبَ الْمُسْتَمُّ بِالثَّوْبِ، فَلَا يَاْخُذُهُ لِنَفْسِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى صَاحِبِهِ فَيُخْبِرُهُ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مستم کپڑے کو لے جائے تو آدمی اسے اپنے لئے نہ رکھے جب تک وہ اپنے ساتھی کو لوٹا نہیں دیتا اور اسے اس بارے میں بتا نہیں دیتا۔

15027 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ بِكَذَا، فَبَاعَهُ بِاَنْقَصَ قَالَ: الْبَيْعُ جَائِزٌ وَيَضْمَنُ مَا نَقَصَ

✵✵ جابر نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو کہتا ہے: تم کپڑا اتنے کے عوض میں فروخت کردو! پھر دوسرا شخص اسے اس سے کم قیمت میں فروخت کردیتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: سودا درست ہوگا اور اس نے جو کمی کی ہے اس کا وہ ضامن ہوگا۔

15028 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ، وَبِعْتَ بِنَقْدٍ، فَلَا بَاْسَ بِهِ، وَاِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَسِيئَةٍ، فَلَا، اِنَّمَا ذٰلِكَ وَرِقٌ بِوَرِقٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: مَا اَرٰى بِهِ بَاْسًا، قَالَ عَمْرٌو: اِنَّمَا يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا يَسْتَقِيْمُ بِنَقْدٍ ثُمَّ يَبِيْعُ لِنَفْسِهِ بِدَيْنٍ

✵✵ عمرو بن دینار نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: تو اب تم نقد کے ساتھ قائم ہو اور نقد کے ساتھ فروخت کردو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب نقد کے ساتھ قائم ہو اور ادھار اسے فروخت کردو تو یہ درست نہیں ہوگا، کیونکہ یہ چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین ہے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن شبرمہ کو بیان کی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں
عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ نہیں ہوسکتا کہ آدمی نقد کے ساتھ کھڑا ہوا اور اسے اپنی ذات کے لئے قرض کے عوض میں فروخت کردے۔

بَابٌ: بَيْعُ مَنْ يَزِيدُ

باب: جوزیادہ دے' اُسے فروخت کرنا

15029 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَرِهَ اَنْ يُبَاعَ الْمِيرَاثُ، فِيمَنْ يَزِيدُ لِغَيْرِ الْوَرَثَةِ، وَلَا يَرَى بِهِ لِلْوَرَثَةِ بَاْسًا

** معمر نے' ایوب کے حوالے سے ابن سیرین سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ غیر ورثاء میں سے' جو زیادہ دے' اسے وراثت فروخت کردی جائے' البتہ ورثاء کے لئے انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا ہے۔

15030 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ لَا بَاْسَ بِهِ فِي الْمِيرَاثِ وَغَيْرِهِ "

** یونس نے' ابن سیرین کے حوالے سے' جبکہ ابن ابونجیح نے' مجاہد کے حوالے سے' جو زیادہ ہو' اس کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ کہا ہے: وراثت میں' یا اس کے علاوہ کسی بھی صورت میں اس میں حرج نہیں ہے۔

15031 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ، كَذٰلِكَ كَانَتِ الْاَخْمَاسُ تُبَاعُ

** ابن ابونجیح نے' مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے' جو زیادہ ہو' اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اسی طرح پانچ حصے فروخت کئے جاسکتے ہیں۔

15032 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ، اِنَّمَا خِيرَتُهُ

** جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: میں نے محمود بن مہران کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو زیادہ ہو اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ اس کا بہتر حصہ ہے۔

بَابٌ: الرَّهْنُ لَا يُغْلَقُ

باب: رہن بند نہیں ہوتا

15033 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ مِمَّنْ رَهَنَهُ، قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ: لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، اَهُوَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: اِنْ لَمْ آتِكَ بِمَالِكَ فَهٰذَا الرَّهْنُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ بَلَغَنِيْ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: اِنْ هَلَكَ لَمْ يَذْهَبْ حَقُّ هٰذَا، اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ رَبِّ الرَّهْنِ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

✵✵ زہری نے سعید بن میںب کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص رہن رکھواتا ہے تو رہن بند نہیں ہوتا''۔

میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ کہ رہن بند نہیں ہوتا؟ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے: اگر میں تمہارا مال تمہارے پاس نہ لے کر آسکا تو یہ رہن تمہارا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

معمر بیان کرتے ہیں: پھر اُن کے حوالے سے یہ بات مجھ تک پہنچی کہ انہوں نے یہ فرمایا: اگر وہ ہلاک ہو جائے تو اس شخص کا حق رخصت نہیں ہوگا کیونکہ ہلاک اس شخص کا سامان ہوا ہے جو رہن کا مالک ہے اس کی غنیمت اسے حاصل ہوگی اور اس کا تاوان اس کے ذمہ ہوگا۔

15034 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ مِمَّنْ رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

✵✵ زہری نے سعید بن میںب کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص رہن رکھواتا ہے اس سے رہن بند نہیں ہوتا اس کی غنیمت اسے حاصل ہوتی ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمہ ہوتا ہے۔

15035 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: رَهَنَ رَجُلٌ دَارَهُ بِخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ صَاحِبُ الدَّرَاهِمِ: اِنْ لَمْ تَاْتِنِيْ بِمَالِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا فَدَارُكَ لِيْ بِمَا اَطْلُبُكَ بِهِ، فَلَمْ يَجِئْ يَوْمَئِذٍ وَّجَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اِنْ اَخْطَاَتْ يَدُهُ رِجْلَهُ ذَهَبَتْ دَارُهُ، ارْدُدْ اِلَيْهِ دَارَهُ، وَخُذْ مَالَكَ

✵✵ ابن سیرین نے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے اپنا گھر پانچ سو درہم کے عوض میں رہن رکھوادیا درہموں والے شخص نے کہا: اگر تم میرا مال فلاں فلاں عرصے تک میرے پاس نہ لے کر آئے تو تمہارا گھر میرا ہوگا اس چیز کے عوض میں جو میں نے تم سے لینی ہے تو وہ شخص متعین دن تک وہ رقم نہیں لاسکا وہ اس کے بعد لے کر آیا وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے تو قاضی شریح نے کہا: اگر اس کے ہاتھ اس کے پاؤں سے خطا کر جائیں تو اس کا گھر رخصت ہو جائے گا تم اس کا گھر اسے واپس کرو اور اپنا مال اس سے حاصل کرو۔

15036 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّهْنِ، يَرْهَنُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ، فَقَالَ: اِنْ لَمْ آتِكَ بِهِ اِلٰى يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَالرَّهْنُ كَذٰلِكَ قَالَ: لَيْسَ الرَّهْنُ يُبَاعُ الرَّهْنُ، وَيُعْطِيْ حَقَّهُ وَيَرُدُّ الْفَضْلَ

٭٭ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کے حوالے سے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان سے رہن کے بارے میں دریافت کیا گیا: ایک شخص کوئی چیز رہن رکھواتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے: اگر میں فلاں دن تک اسے تمہارے پاس نہ لاسکا تو رہن اسی طرح رہے گا انہوں نے فرمایا: یہ رہن نہیں ہوگا اس رہن کو فروخت کیا جائے گا اور وہ شخص اس کا حق اسے دے گا اور اضافی چیز واپس حاصل کرلے گا۔

بَابٌ: الرَّهْنُ يَهْلَكُ

باب: رہن کا ہلاکت کا شکار ہو جانا

15037 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَهَنَ رَجُلٌ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ بِقَدْرٍ مِنْ صُفْرٍ، فَهَلَكَتْ فَاخْتَصَمَا اِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَ: الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: ذَاكَ اَلْفٌ بِدِرْهَمٍ، وَدِرْهَمٌ بِاَلْفٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: ذَهَبَ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ

٭٭ معمر نے جابر کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے تھوڑے سے پیتل کے عوض میں لوہے کی انگوٹھی رہن رکھوائی وہ ہلاک گئی تو وہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے تو قاضی شریح نے کہا: رہن جس چیز کے عوض میں رکھا گیا ہے اس کا عوض شمار ہوتا ہے

امام شعبی کہتے ہیں: یہ ایک درہم کے عوض میں ہزار بھی ہوسکتے ہیں اور ایک ہزار کے عوض میں ایک درہم بھی ہوسکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: رہن جس چیز کے عوض میں تھا اس کے عوض میں رخصت ہوگیا۔

15038 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، وَشُرَيْحٍ، قَالَا: ذَهَبَتِ الرَّهْنُ بِمَا فِيهَا، قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَذَاكَ دِرْهَمٌ بِاَلْفٍ، وَاَلْفٌ بِدِرْهَمٍ "

٭٭ ثوری نے ابوحصین اور قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: رہن جس چیز کے عوض میں رکھا گیا تھا اس کے عوض میں رخصت ہوگیا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: یہ ایک ہزار کے عوض میں ایک درہم بھی ہوسکتا ہے اور ایک درہم کے عوض میں ایک ہزار بھی ہوسکتے ہیں۔

15039 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَتَرَاجَعَانِ الْفَضْلَ بَيْنَهُمَا،

٭٭ منصور نے حکم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اضافی رقم کے بارے میں وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں گے۔

15040 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ، قَوْلُهُ: يَتَرَاجَعَانِ الْفَضْلَ يَقُولُ: اِذَا اَسْلَفَهُ دَيْنًا فِي رَهْنٍ، ثَمَنُ عَشَرَةٍ بِدِينَارٍ فَذَهَبَ كَانَ ثَمَنُهُ بَيْنَهُمَا بِنِصْفَيْنِ

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ان کا یہ کہنا: ''اضافی رقم کے بارے میں وہ دونوں ایک دوسرے سے رجوع کریں گے'' اس سے مراد یہ ہے: کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کو رہن میں دس دینار قرض دیے تھے اور پھر وہ رہن رخصت ہوگیا' تو اس کی قیمت ان دونوں کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہوگی۔

15041 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنْ كَانَ الرَّهْنُ اَكْثَرَ، ذَهَبَ بِمَا فِيهِ، وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ، رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر رہن زیادہ ہو' تو اس چیز کے عوض میں چلا جائے گا' جس کے عوض میں رکھا گیا تھا' اور اگر کم ہو' تو آدمی اضافی رقم کے بارے میں' دوسرے کی طرف رجوع کرے گا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ہم اسی بات کے قائل ہیں۔

15042 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے قتادہ اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابٌ: رَهْنُ الْحَيَوَانِ، وَكَيْفَ اِنْ هَلَكَ قَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ مَا رَهَنَ بِهِ؟

باب: جانور کو رہن رکھنا' نیز اگر اس چیز کی ادائیگی سے پہلے' جس کے عوض میں اُسے رہن رکھا گیا تھا' وہ ہلاک ہو جائے' تو پھر کیا ہوگا؟

15043 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالُوا: مَنِ ارْتَهَنَ حَيَوَانًا فَهَلَكَ فَهُوَ بِمَا فِيهِ

٭٭ معمر نے' حسن بصری اور زہری کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' یہ حضرات بیان کرتے ہیں: جو شخص جانور رہن رکھوائے اور وہ ہلاک ہو جائے' تو یہ اس چیز کا عوض ہو جائے گا' جس کے عوض میں رہن رکھا گیا تھا۔

15044 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ عَبْدًا، فَاَبَقَ قَالَ: يَضْمَنُ وَقَالَ لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ: وَاِنْ مَاتَ ضَمِنَ

٭٭ ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی: جو کوئی غلام رہن رکھتا ہے اور پھر وہ غلام مفرور ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ شخص ضامن ہوگا۔

لیث نے طاؤس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اگر وہ غلام مر جائے' تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

15045 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا رُهِنَ

الْحَيَوَانُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ غَيْرِهِ

٭٭ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب جانور کو رہن رکھا جائے تو یہ دوسری کسی بھی چیز کی مانند ہوگا۔

15046 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَيَوَانِ يُرْهَنُ فَيَمُوتُ قَالَ: لَا يَذْهَبُ مِنْ حَقِّهِ شَيْءٌ يَرْجِعُ عَلٰى صَاحِبِهِ

٭٭ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اگر جانور کو رہن رکھا جائے اور وہ فوت ہو جائے' تو اس کے بارے میں' وہ فرماتے ہیں: اس شخص کے حق میں سے کوئی چیز رخصت نہیں ہوگی' بلکہ وہ اپنے ساتھی سے رجوع کرے گا۔

15047 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا رَهَنَكَ دَابَّةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ فَاَعْطَاكَ الدَّنَانِيرَ، ثُمَّ قُمْتَ تَاْتِي بِهَا قَالَ: هِيَ فِي ضَمَانِ الْمُرْتَهِنِ حَتّٰى يَرُدَّهَا وَيَسْتَرْجِعَ مِنْهُ الدَّنَانِيرَ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص تمہارے پاس دس دینار کے عوض میں جانور رہن رکھے' اور تمہیں دس دینار دیدے' پھر تم اُٹھ کر اس جانور کو ساتھ لے جاؤ' تو وہ فرماتے ہیں: یہ مرتہن کی ضمان میں شمار ہوں گے' یہاں تک کہ وہ اسے واپس کرے گا اور دوسرے فریق سے دینار واپس لے گا۔

بَابٌ: الرَّهْنُ اِذَا وُضِعَ عَلٰى يَدَيْ عَدْلٍ يَكُوْنُ قَبْضًا، وَكَيْفَ اِنْ هَلَكَ؟

باب: جب رہن والی چیز کسی عادل شخص کے پاس رکھوائی جائے' تو یہ قبض شمار ہوگی اور اگر وہ ہلاک ہو جائے' تو پھر کیا ہوگا؟

15048 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: اِذَا وَضَعَهُ عَلٰى يَدِ غَيْرِهِ فَهَلَكَ، فَهُوَ بِمَا فِيهِ قَالَ: وَسُئِلَا اَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، اَوِ الْغُرَمَاءُ؟ فَقَالَا: هُوَ اَحَقُّ بِهِ

٭٭ معمر نے' جابر کے حوالے سے' امام شعبی سے' جبکہ ایک اور شخص کے حوالے سے' حسن بصری سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب آدمی رہن والی چیز کسی اور کو دیدے اور وہ ہلاک ہو جائے' تو یہ اس چیز کا عوض ہو جائے گی' جس کے عوض میں رہن رکھی گئی تھی۔

راوی کہتے ہیں: ان دونوں سے دریافت کیا گیا: کیا وہ شخص اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا؟ یا دیگر قرض خواہ؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ شخص اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

15049 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ قَالَ: كَانَ الْحَكَمُ وَالشَّعْبِيُّ يَخْتَلِفَانِ فِي الرَّهْنِ يُوضَعُ عَلٰى يَدَيْ عَدْلٍ، قَالَ الْحَكَمُ: لَيْسَ بِرَهْنٍ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: هُوَ رَهْنٌ، وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى يَاْخُذُ بِقَوْلِ الْحَكَمِ

٭٭ اشعث بیان کرتے ہیں: امام شعبی اور حکم نے رہن کے بارے میں اختلاف کیا ہے' جو کسی عادل کے پاس رکھوایا جاتا ہے' حکم کہتے ہیں: یہ رہن نہیں ہوتا' امام شعبی کہتے ہیں: یہ رہن ہوتا ہے۔

ابن ابولیلیٰ نے حکم کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

15050 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15051 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ هَلَكَ عَلٰى يَدِ غَيْرِهٖ فَلَيْسَ بِمَقْبُوْضٍ قَالَ: هُوَ فِيهِ وَالْغُرَمَاءُ سَوَاءٌ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ کسی دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے' تو وہ مقبوض شمار نہیں ہوگا۔

وہ کہتے ہیں: وہ شخص اور دیگر قرض خواہ' اِس بارے میں برابر کی حیثیت رکھیں گے۔

15052 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنِ ارْتَهَنَ شَيْئًا فَقَبَضَهُ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص کوئی چیز رہن رکھتا ہے اور اسے قبضے میں لے لیتا ہے' تو دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اُس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

15053 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا قَبَضَ الْمُرْتَهِنُ، ثُمَّ مَاتَ الرَّاهِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنَ الْغُرَمَاءِ

٭٭ ثوری نے' جابر کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرتہن قبضے میں لے' اور راہن کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو وہ مرتہن اس چیز کے بارے میں' دیگر قرض خواہوں سے زیادہ حق رکھے گا۔

بَابُ الرَّهْنِ يَهْلَكُ بَعْضُهُ اَوْ كُلُّهُ

باب: جب رہن کا کچھ حصہ' یا وہ پورا ہلاک ہو جائے؟

15054 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ رَهَنَ خُلْخَالَيْنِ فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قَالَ: حَقُّهُ فِي الْبَاقِي مِنْهُمَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو پازیبیں رہن رکھواتا ہے اور پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک ہلاک ہو جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو باقی بچی ہے' اس پازیب میں اُس کا حق باقی رہے گا۔

15055 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الرَّهْنِ: اِذَا كَانَ اَكْثَرَ ثُمَّ ذَهَبَ مِنْهُ شَيْءٌ، ذَهَبَ مِنَ الْحَقِّ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ مِنَ الرَّهْنِ، وَاِذَا كَانَ الْحَقُّ اَكْثَرَ،

ذَهَبَ مِنَ الْحَقِّ الَّذِي ذَهَبَ مِنَ الرَّهْنِ

** ثوری نے' قعقاع کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول' رہن کے بارے میں نقل کیا ہے: جب اس نے زیادہ کیا ہو' اور پھر اس میں سے کوئی چیز رخصت ہو جائے' تو اس کے حق میں سے بھی اتنی چیز رخصت ہو جائے گی' جتنا رہن میں سے رخصت ہو گیا تھا' اور اگر حق زیادہ ہو' تو حق میں سے اتنی ہی چیز رخصت ہو جائے گی' جتنی رہن میں سے رخصت ہو گئی تھی۔

15056 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ رَهَنَ رَجُلًا رَهْنًا، فَاَعْطَى الرَّاهِنُ بَعْضَ الْحَقِّ، ثُمَّ هَلَكَ الرَّهْنُ قَالَ: يَرُدُّ مَا اَخَذَ مِنَ الْحَقِّ قَالَ: وَبِهِ نَاْخُذُ

** ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو رہن رکھوالیتا ہے اور پھر راہن تھوڑا سا حق عطا کر دیتا ہے اور راہن ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: جو اس نے حق وصول کیا تھا اسے واپس کرے گا

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابٌ: مَنْ رَهَنَ جَارِيَةً ثُمَّ وَطِئَهَا

باب: جو شخص کنیز رہن رکھے اور پھر اُس کے ساتھ صحبت کر لے

15057 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: وَسُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ ارْتَهَنَ وَلِيدَةً قَالَ: لَا يُصِيبُهَا، قُلْتُ لَهُ: فَاَبَقَتْ مِنَ الَّذِي ارْتَهَنَهَا اِلَى سَيِّدِهَا، فَاَصَابَهَا فَحَمَلَتْ قَالَ: تُبَاعُ اِنْ لَمْ يَكُنْ لِسَيِّدِهَا مَالٌ قَالَ: وَيَفْتَكُّ وَلَدَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ عَنْهَا ابْنَ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: تُسْتَسْعَى، وَلَا تُبَاعُ

** معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی کنیز کو رہن رکھتا ہے' انہوں نے فرمایا: وہ شخص اس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا' میں نے ان سے دریافت کیا: اگر وہ کنیز مرتہن کے پاس سے مفرور ہو کر اپنے آقا کے پاس چلی جاتی ہے' اور وہ آقا اُس کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' اور وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے' تو قتادہ نے فرمایا: اس کنیز کو فروخت کر دیا جائے گا' اگر اس کے آقا کے پاس اور مال نہیں ہوتا' انہوں نے فرمایا: وہ (آقا) اپنے بچے کو چھڑوائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں ابن شبرمہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کنیز سے مزدوری کروائی جائے گی' اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

15058 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ رَهَنَ جَارِيَةً، ثُمَّ خَالَفَ اِلَيْهَا قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: فَاِنْ حَمَلَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَقَدِ اسْتَهْلَكَهَا

** مطرف نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کنیز رہن رکھوا تا ہے اور پھر اس کنیز کے پاس آتا جاتا ہے' امام شعبی کہتے ہیں: یہ مکروہ ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اگر وہ کنیز اپنے آقا سے حاملہ ہو گئی' تو گویا کہ اس کے آقا نے اُسے ہلاک کر دیا۔

15059 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا وَلَدَتْ

فَالْوَلَدُ مِنَ الرَّهْنِ، اِنَّمَا هُوَ زِيَادَةٌ فِيهَا

✵✵ ثوری نے جابر کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو کنیز بچے کو جنم دیدے تو وہ بچہ بھی رہن کا حصہ شمار ہوگا' کیونکہ یہ رہن میں اضافہ کے مترادف ہے۔

بَابٌ: اخْتِلَافُ الْمُرْتَهِنِ وَالرَّاهِنِ اِذَا هَلَكَ اَوْ كَانَ قَائِمًا

باب: مرتہن اور راہن کے درمیان اختلاف ہوجانا' جبکہ رہن ہلاک ہوجائے' یا موجود ہو؟

15060 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ

✵✵ معمر نے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب راہن اور مرتہن کے درمیان اختلاف ہوجائے' تو اس بارے میں راہن کے قول کا اعتبار ہوگا۔

15061 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " اِذَا اخْتَلَفَ الْمُرْتَهِنُ وَالرَّاهِنُ، فَقَالَ الرَّاهِنُ: رَهَنْتُكَهُ بِدِرْهَمٍ، وَقَالَ الْمُرْتَهِنُ: ارْتَهَنْتُهُ بِاَلْفٍ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ، لِاَنَّ الْمُرْتَهِنَ يَدَّعِي الْفَضْلَ، فَاِنْ هَلَكَ الرَّهْنُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الرَّاهِنُ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى قِيمَةِ رَهْنِهِ "، قَالَ سُفْيَانُ: وَاَصْحَابُنَا يَقُولُونَهُ

✵✵ ابوہاشم نے' ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مرتہن اور راہن کے درمیان اختلاف ہوجائے اور راہن کہے: یہ میں نے تمہارے پاس ایک درہم کے عوض میں رہن رکھوائی ہے' اور مرتہن یہ کہے: یہ میں نے ایک ہزار کے عوض میں رہن رکھی ہے' تو اس بارے میں راہن کا قول معتبر ہوگا' کیونکہ مرتہن اضافی چیز کا دعویدار ہے' اور اگر رہن ہلاک ہوجائے' تو اس بارے میں مرتہن کا قول معتبر مانا جائے گا' البتہ اگر راہن ثبوت لے آتا ہے' جو اس کے رہن کی قیمت کے بارے میں ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب یہی بات کہتے ہیں۔

15062 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: الْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ

✵✵ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بارے میں راہن کا قول معتبر ہوگا۔

15063 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ قَالُوا: اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ الَّذِي هُوَ فِي يَدَيْهِ، اِلَّا اَنْ يَبْلُغَ قِيمَةَ الرَّهْنِ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْاٰخَرُ بِالْبَيِّنَةِ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا' جبکہ طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا' جبکہ زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' یہ حضرات فرماتے ہیں: جب راہن اور مرتہن کے درمیان اختلاف ہوجائے' اُس چیز کے

بارے میں جو مرتہن کے پاس ہے تو اگر وہ چیز رہن کی قیمت تک پہنچتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ دوسرا فریق ثبوت پیش کرے گا۔

15064 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الشَّيْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: هِيَ وَدِيعَةٌ، وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: بَلْ هُوَ رَهْنٌ قَالَ: هُوَ وَدِيعَةٌ، إِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْآخَرُ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ رَهْنٌ

✲✲ معمر نے زہری اور ابن شبرمہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے جو کوئی چیز رہن رکھتا ہے پھر وہ کہتا ہے: یہ ودیعت ہے جبکہ دوسرا فریق کہتا ہے یہ رہن ہے تو ابن شبرمہ فرماتے ہیں: یہ ودیعت شمار ہوگی جب تک دوسرا شخص یہ ثبوت پیش نہیں کرتا کہ یہ رہن ہے۔

15065 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ ثَوْبًا وَاَخَذَ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الثَّوْبِ: اَعِرْنِي اَلْبَسُهُ، فَهَلَكَ قَالَ: إِذَا رَدَّهُ فَذَهَبَ الرَّهْنُ، هُوَ مِنْ مَالِ الرَّاهِنِ

✲✲ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کپڑا رہن رکھ لیتا ہے اور اس سے درہم وصول کر لیتا ہے اور پھر وہ کپڑے کے مالک سے کہتا ہے: تم مجھے یہ عاریت کے طور پر یہ دے دو تاکہ میں اسے پہن لوں پھر وہ کپڑا ہلاک ہو جاتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں: جب اس نے وہ کپڑا واپس کر دیا تو رہن بھی ختم ہو گیا اور اب یہ چیز راہن کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

بَابٌ: مَا يَحِلُّ لِلْمُرْتَهِنِ مِنَ الرَّهْنِ

باب: مرتہن کے لئے رہن کو کس حد تک استعمال کرنا جائز ہے؟

15066 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ، وَمَحْلُوبٌ، وَمَعْلُوفٌ قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَكَرِهَ اَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ

✲✲ ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: رہن پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے اس سے چارہ لیا جا سکتا ہے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ رہن سے کوئی نفع حاصل کیا جائے۔

15067 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَفَرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّهْنِ: الدَّرُّ، وَالظَّهْرُ مَرْكُوبٌ، وَمَحْلُوبٌ بِنَفَقَتِهِ

✲✲ عبداللہ بن ابوسفر نے امام شعبی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: رہن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:

''رہن میں تھن (یعنی دودھ دینے والے جانور) اور پشت (سواری والے جانور کا حکم یہ ہے) اس سواری پر سوار ہوا جا سکتا ہے اور اس کے خرچ کے عوض میں اُس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے''۔

15068 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا كَرِهَا اَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ"

✵✵ اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے، جبکہ اسماعیل نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ رہن سے کوئی نفع حاصل کیا جائے۔

15069 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ شُرَيْحٍ، سُئِلَ مَا شُرْبُ الرِّبَا؟ فَقَالَ: الرَّجُلُ يَرْتَهِنُ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ يَشْرَبُ لَبَنَهَا

✵✵ جابر نے، ابراہیم نخعی کے حوالے سے، قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے دریافت کیا گیا سود پینا کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ کوئی شخص، کوئی چیز رہن رکھے، پھر اس کا دودھ پیئے۔

15070 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَمْ يَكُوْنُوْا يَاْخُذُوْنَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا كَذَا وَكَذَا، وَالرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ، وَمَحْلُوْبٌ

✵✵ ابن عیینہ نے، منصور کے حوالے سے، ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے، اُس میں صرف اس بات کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ رہن پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔

15071 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا رَهَنَنِيْ فَرَسًا فَرَكِبْتُهَا قَالَ: مَا اَصَبْتَ مِنْ ظَهْرِهَا فَهُوَ رِبًا

✵✵ خالد نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا رہن رکھوایا ہے، میں اس پر سوار ہو سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کی پشت کو استعمال کرو گے، تو یہ چیز سود شمار ہوگی۔

15072 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فِيْ كِتَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: مَنِ ارْتَهَنَ اَرْضًا فَهُوَ يَحْسِبُ ثَمَرَهَا لِصَاحِبِ الرَّهْنِ مِنْ عَامِ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ معمر نے، طاوس کے صاحبزادے کے حوالے سے، اُن کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات مذکور تھی: جو شخص زمین رہن رکھے، تو وہ اس کے پھل کا حساب رکھے، جو رہن والے شخص کے لئے ہوگا، یہ اُس سال کی بات ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا (اس سال یہ مکتوب آیا تھا)۔

15073 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ

ارْتَهَنَ جَارِيَةً، فَأَرْضَعَتْ لَهُ قَالَ: يَغْرَمُ لِصَاحِبِ الْجَارِيَةِ قِيمَةَ رَضَاعِ اللَّبَنِ

** ثوری نے 'زکریا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے دریافت کیا گیا' جو کنیز رہن رکھتا ہے' تو وہ کنیز اس کے پاس کسی کو دودھ پلا سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ کنیز کے مالک کو دودھ پلانے کا معاوضہ ادا کرے گا۔

15074 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، كَرِهَ اَنْ يُرْهَنَ الْمُصْحَفُ، فَإِنْ فَعَلَ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَقْرَاَ فِيهِ

** معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ قرآن کریم کو رہن میں رکھا جائے' اگر کوئی شخص ایسا کر لیتا ہے' تو پھر اس قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: هَلْ يُبَاعُ اِذَا خَشِيَ فَسَادَهُ عِنْدَ السُّلْطَانِ؟ وَهَلْ يَفْتَكُّ بَعْضَهُ؟

باب: اگر رہن میں خرابی کا اندیشہ ہو' تو کیا آدمی حاکم وقت کی موجودگی میں اسے فروخت کر سکتا ہے؟ نیز کیا وہ اس کے بعض حصے کو چھڑوا سکتا ہے؟

15075 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا يُبَاعُ الرَّهْنُ اِلَّا عِنْدَ السُّلْطَانِ

** ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: رہن تو صرف حاکم وقت کی موجودگی میں فروخت کیا جا سکتا ہے۔

15076 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: اِنَّ عِنْدِي غَزْلًا مَرْهُونًا، فَأْتِ اِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ - وَكَانَ قَاضِيًا يَوْمَئِذٍ فَاسْتَاْذِنْهُ لِي فِي بَيْعِهِ فَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ، فَاَذِنَ لَهُ

** خالد حذاء بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے مجھ سے کہا: میرے پاس کچھ سوت رہن کے طور پر رکھا ہوا ہے' تم ایاس بن معاویہ کے پاس جاؤ (یہ صاحب اُن دنوں وہاں کے قاضی تھے) اُن سے میرے لئے یہ اجازت لو کہ میں اُسے فروخت کردوں' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ خراب ہو جائے گا' تو قاضی صاحب نے انہیں اجازت دے دی تھی۔

15077 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْقَاضِي يَنْظُرُ لِلْغَائِبِ فِي الرَّهْنِ الَّذِي يُخْشَى فَسَادُهُ قَالَ سُفْيَانُ: اِنْ اَذِنَ فِي الرَّهْنِ صَاحِبُهُ بَاعَهُ، وَاِلَّا بِيعَ عِنْدَ السُّلْطَانِ، وَاِذَا بَاعَ الْعَدْلُ الرَّهْنَ جَازَ

** ثوری بیان کرتے ہیں: قاضی' رہن کے بارے میں غیر موجود شخص کا جائزہ لے گا' وہ رہن جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔

سفیان بیان کرتے ہیں: وہ رہن کے بارے میں متعلقہ شخص کو فروخت کرنے کی اجازت دے دیتا ہے' تو ٹھیک ہے' ورنہ

حاکم وقت کی موجودگی میں اسے فروخت کیا جائے گا اور جب کوئی عادل شخص رہن کو فروخت کردے' تو یہ درست ہوگا۔

15078 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ رَهَنَ رَهْنًا فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدَیْ عَدْلٍ قَالَ: فَذَاكَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ بَاعَهُ بِالْعَدْلِ، وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَبِعْهُ

✵✵ معمر نے' جابر کے حوالے سے' عامر شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کوئی چیز رہن رکھتا ہے اور وہ کسی عادل شخص کے پاس رکھوا دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کے حوالے ہوگی' اگر وہ چاہے گا تو انصاف کے مطابق اسے فروخت کردے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے فروخت نہیں کرے گا۔

15079 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِصَاحِبِ الرَّهْنِ: اَنْتَ اَعْلَمُ اِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَبِيعَ، فَبِعْ

✵✵ معمر نے' جابر کے حوالے سے' عامر شعبی اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ رہن والے شخص کو یہ فرماتے تھے: تمہیں زیادہ پتہ ہے' اگر تم مناسب سمجھو' تو اسے فروخت کردو۔

15080 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا رَهَنَكَ ثَوْبَيْنِ بِعَشْرَةٍ، فَجَاءَ بِخَمْسَةٍ فَقَالَ: اَعْطِنِيْ نِصْفَ الرَّهْنِ" قَالَ: لَا تَدْفَعْ اِلَيْهِ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ حَقَّكَ؛ لِاَنَّ الْاَصْلَ كَانَ لِجَمِيعِ الْحَقِّ

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دس درہم کے عوض میں' تمہارے پاس دو کپڑے رہن رکھوائے اور پھر وہ پانچ درہم لے آئے اور یہ کہے: نصف رہن مجھے دیدو! تو ثوری فرماتے ہیں: تم اسے وہ نہ دینا' جب تک وہ تمہارا پورا حق ادا نہیں کرتا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل پورے حق سے متعلق ہے۔

بَابٌ: نَفَقَةُ الْمُضَارِبِ وَوَضِيعَتِهِ

باب: مضارب کا خرچ اور اس کے (مال کی قیمت) میں کمی کرنا

15081 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَارَضَ رَجُلًا مَالًا، وَثَبَتَ السَّفَرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَخَرَجَ، عَلٰى مَنِ النَّفَقَةُ؟ قَالَ: النَّفَقَةُ فِي الْمَالِ، وَالرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ، وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو کسی شخص کو مال قرض کے طور پر دیتا ہے اور پھر اُس کے اور اُس کے درمیان سفر طے ہو جاتا ہے اور وہ نکل کھڑا ہوتا ہے' تو خرچ کس کے ذمہ ہوگا؟ تو ان کا خرچ' مال میں سے کیا جائے گا' اور منافع اُن لوگوں کی آپس میں طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم ہوگا اور جو کمی ہوگی' وہ اصل مال میں سے ہوگی۔

15082 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: مَا اَكَلَ الضَّارِبُ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ

** ثوری نے' ہشام کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: مضاربت کرنے والا شخص جو کھاتا ہے' وہ اس کے ذمہ قرض ہوگا۔

15083 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِي اَشْعَثُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "يَاكُلُ، وَيَلْبَسُ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَالَ الرَّبِيعُ، عَنِ الْحَسَنِ: يَاكُلُ بِالْمَعْرُوفِ

** اشعث نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ مناسب طریقے سے کھائے گا اور پہنے گا۔

ربیع نے' حسن بصری کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: وہ مناسب طریقے سے کھائے گا۔

15084 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا صَانَعَ بِهِ الْمُقَارِضُ فَهُوَ عَلَى الْمَالِ

** ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کو قرض دیا گیا ہے' وہ مال سے متعلق جو کام بھی کرے گا' وہ اصل مال کا حصہ شمار ہوگا۔

15085 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَاَبِي قِلَابَةَ، قَالَا فِي الْمُضَارَبَةِ: الْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ، وَالرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ،

** معمر نے' زہری کے حوالے سے' ابن سیرین اور ابوقلابہ کا' مضاربت کے بارے میں' یہ قول نقل کیا ہے: قیمت کی کمی مال میں سے شمار ہوگی اور منافع اُن کی آپس میں طے شدہ شرائط کے مطابق ہوگا۔

15086 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

** معمر نے' اعمش کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' جبکہ اعمش نے امام شعبی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15087 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الْقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُضَارَبَةِ: الْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ، وَالرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ وَاَمَّا الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَهُ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُضَارَبَةِ، اَوِ الشَّرِكَيْنِ

** ابوحصین نے' امام شعبی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مضاربت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: قیمت میں کمی اصل مال کے حساب سے ہوگی اور منافع ان کی آپس کی طے شدہ شرائط کے مطابق ہوگا۔

ثوری نے یہ روایت' ابوحصین کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' مضاربت کے بارے میں' یا شراکت داری کے بارے میں نقل کی ہے۔

15088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا رِبْحَ لِلْمُقَارِضِ حَتّٰى يُحَاسِبَ صَاحِبَ الْمَالِ، فَمَا كَانَ مِنْ وَضِيعَةٍ فَهُوَ عَلَى الْمَالِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیا گیا ہے وہ اس وقت تک نفع حاصل نہیں کرسکتا، جب تک مال کا مالک حساب نہیں کرلیتا، جو نقصان ہوگا وہ اصل مال میں سے ہوگا۔

15089 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، وَعَنْ هَاشِمٍ اَبِيْ كُلَيْبٍ، وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَاِسْمَاعِيْلَ الْاَسَدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا: الرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحُوْا عَلَيْهِ، وَالْوَضِيْعَةُ عَلَى الْمَالِ، هٰذَا فِي الشَّرِيْكَيْنِ فَاِنَّ هٰذَا بِمِائَةٍ، وَهٰذَا بِمِائَتَيْنِ

✵✵ ابوحصین اور ہاشم ابوکلیب نے امام شعبی اور جابر بن زید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے یہ حضرات فرماتے ہیں: منافع اس کے مطابق تقسیم ہوگا، جس کو انہوں نے آپس میں طے کیا ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے ہوگا، یہ اس صورت میں ہے جب دونوں طرف سے شراکت داری ہو، ایک کے ایک سو ہوں، اور دوسرے کے دو سو ہوں۔

15090 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فِيْ رَجُلَيْنِ اَخْرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَشَرَةَ آلَافٍ، وَاشْتَرَكَا وَلَمْ يُخَالِطَا اَمْوَالَهُمَا، فَعَمِلَ اَحَدُهُمَا بِمَا عِنْدَهُ، فَتَوِيَ، فَلَمْ يَرَهُ شِرْكًا قَالَ: النُّقْصَانُ وَالتَّوٰى عَلَيْهِ وَلَيْسَ عَلَى الْاٰخَرِ شَيْءٌ، قَالَ سُفْيَانُ: حِيْنَ لَمْ يُخْلِطَا اَمْوَالَهُمَا

✵✵ جابر نے امام شعبی کے حوالے سے دو آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جن میں سے ہر ایک دس ہزار نکالتا ہے وہ دونوں شراکت داری کر لیتے ہیں، لیکن وہ اپنے اموال ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے نہیں، ان میں سے ایک شخص اس میں کام کرتا ہے جو اس کے پاس موجود ہوتا ہے اور پھر اس میں اس کو نقصان ہو جاتا ہے تو انہوں نے اسے شراکت داری نہیں سمجھا۔

تو امام شعبی فرماتے ہیں: نقصان اور گھاٹا اس کے ذمہ ہوگا، دوسرے کے ذمہ کوئی چیز نہیں ہوگی۔

سفیان کہتے ہیں: یہ اس وقت ہے جب انہوں نے اپنے اموال کو ایک دوسرے کے ساتھ نہ ملایا ہو۔

15091 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: اِذَا اَشْرَكَ الرَّجُلُ فِي الْبَيْعِ، فَاِنْ كَانَ رِبْحًا فَلَهُ، وَاِنْ كَانَتْ وَضِيْعَةٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ، اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَهَا اِيَّاهُ

✵✵ عبداللہ نے شعبہ کے حوالے سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص فروخت میں حصہ دار بن جائے، تو اگر منافع ہوگا، تو اسے ملے گا اور اگر نقصان ہوگا تو اس کے ذمہ نہیں ہوگا، کیونکہ یہ وہ خوراک ہے، جو اس نے اسے عطا کی ہے۔

15092 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِيْ رَجُلَيْنِ اَخْرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَاشْتَرَكَا ثُمَّ عَمِلَ فِيْهَا اَحَدُهُمَا قَالَ: لِلَّذِيْ عَمِلَ رِبْحُ مِائَةٍ، وَلَهُ نِصْفُ رِبْحِ الْمِائَةِ الْاُخْرٰى، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ غَيْرُهُ: الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، دو ایسے آدمیوں کے بارے میں

نقل کیا ہے' جن میں سے ہر ایک' ایک سو دینار نکالتا ہے' وہ دونوں شراکت داری کر لیتے ہیں' پھر اُن میں سے' ایک اُن کے بارے میں کام کرتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: جس شخص نے کام کیا ہے' اسے ایک سو کا پورا منافع ملے گا' اور اسے دوسرے ایک سو کے منافع کا نصف ملے گا۔

معمر نے بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے کہا ہے: منافع ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا یہی موقف ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15093 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِنْ لَمْ يَشْتَرِطِ الزَّكَاةَ عَلَيْهِ، فَالزَّكَاةُ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ

✲✲ معمر نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر وہ یہ شرط عائد نہیں کرتا کہ زکوٰۃ اس کے ذمہ ہوگی' تو زکوٰۃ مال کے مالک شخص کے ذمہ ہوگی۔

15094 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: نَفَقَةُ الْمُقَارِضِ عَلَى الْمَالِ

✲✲ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مضاربت کے طور پر جسے سامان دیا گیا ہے' اس کا خرچ مال میں سے ہوگا۔

بَابٌ: الْمُضَارَبَةُ بِالْعُرُوضِ

باب: سامان کے حساب سے مضاربت

15095 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ كَرِهَ الْبَزَّ مُضَارَبَةً يَقُوْلُ: لَا، اِلَّا الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَهُ اَجْرُ مِثْلِهِ اِذَا اَعْطَاهُ الْعُرُوضَ مُضَارَبَةً

✲✲ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے مضاربت کے طور پر کپڑا دینے کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ صرف سونے اور چاندی کے ساتھ ہو سکتی ہے

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اُسے اِس کی مانند معاوضہ مل جائے گا' جب وہ اس کو سامان' مضاربت کے لیے دے گا۔

15096 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الْبَزَّ مُضَارَبَةً قَالَ: اَصْلُ قِرَاضِهِمَا عَلَى الَّذِي بَاعَ بِهِ الْعَرْضَ

✲✲ معمر نے' حماد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مضاربت کے لیے کپڑا دے دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اُن دونوں کی مضاربت کی اصل' اُس شخص کے ذمہ ہوگی' جو اس سامان کو فروخت کرے گا۔

15097 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَدْفَعَ الْعُرُوضَ قَرْضًا، وَيُوَقِّتَ لَهُ وَقْتًا، مَخَافَةَ اَنْ يَبِيعَهُ بِدُوْنِ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ: قَدْ بِعْتُ بِالَّذِي اَمَرْتَنِي " قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: وُلِّيتَ شَيْئًا وَدَخَلْتَ فِيهِ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں

کہ سامان کو مضاربت کے طور پر دیا ہے' اس کے لئے متعین وقت کیا جائے' اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی اس سے پہلے ہی اسے فروخت کر دے' اور وہ کہے: میں نے تو اس کے مطابق فروخت کیا ہے' جو تم نے مجھے ہدایت کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: تمہیں ایک چیز کا نگران مقرر کیا گیا اور تم اس میں داخل ہو گئے۔

15098 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، وَابْنِ عَوْنٍ، اَنَّ ابْنَ سِيْرِيْنَ رَخَّصَ اَنْ يَعْمَلَ بِالْبَزِّ مُضَارَبَةً مَرَّةً وَاحِدَةً، فَاِذَا عَمِلَ بِهِ، كَانَ الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا، وَيَرُدُّ رَاْسَ مَالِهِ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ دَفَعَهُ اِلَيْهِ بَعْدُ

❊❊ ہشام اور ابن عون نے یہ بیان کی ہے: ابن سیرین نے اس بارے میں رخصت دی ہے کہ آدمی مضاربت کے طور پر کپڑے کے بارے میں کام کرے' جب وہ اس کے بارے میں کام کر لے گا' تو منافع ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور وہ اصل مال کو واپس کر دے گا' پھر اگر وہ چاہے گا' تو دوسری مرتبہ پھر اُس کے حوالے کر دے گا۔

بَابٌ: اخْتِلَافُ الْمُضَارِبِيْنَ اِذَا ضَرَبَ بِهِ مَرَّةً اُخْرٰى

باب: مضاربت کے متعلق دونوں افراد کے درمیان اختلاف ہونا

جب آدمی نے دوسری مرتبہ اسے کوئی چیز دی ہو

15099 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَاَبِيْ قِلَابَةَ قَالَا: فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، فَضَاعَ بَعْضُهُ، اَوْ وُضِعَ، قَالَا: اِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ لَمْ يُحَاسِبْهُ حَتّٰى ضَرَبَ بِهِ اُخْرٰى، فَرَبِحَ، فَلَا رِبْحَ لِلْمُقَارِضِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ صَاحِبُ الْمَالِ رَاْسَ مَالِهِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ حَاسَبَهُ اَوْ آجَرَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ مَرَّةً اُخْرٰى، اقْتَسَمَا الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا وَكَانَ الْوَضِيْعُ الْاَوَّلُ عَلَى الْمَالِ

❊❊ ایوب نے' ابن سیرین اور ابوقلابہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو کوئی مال مضاربت کے طور پر دیتا ہے اور اس کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے' یا اس میں نقصان ہو جاتا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر تو مال کے مالک نے اس سے حساب نہیں لیا تھا' یہاں تک کہ دوسری مرتبہ اسے مال دے دیا تھا اور پھر منافع ہوا' تو ایسی صورت میں جس کو مضاربت کے لئے مقرر کیا گیا تھا اسے اس وقت تک کوئی منافع نہیں ملے گا جب تک وہ مال کے مالک کو' اصل مال پورا ادا نہیں کر دیتا' اگرچہ اس نے پہلے اس سے حساب لیا ہو' یا اس کو معاوضہ دیا ہو اور پھر دوسری مرتبہ اس کے حوالے کیا ہو' تو پھر منافع اُن دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور نقصان پہلے مال میں شمار ہوگا۔

15100 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهُ

❊❊ ابن تیمی نے' ابن عوف کے حوالے سے' ابن سیرین سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15101 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَوْفٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا هَلَكَ مِنْهُ شَيْءٌ، فَاَعْلَمَ صَاحِبَ الْمَالِ اَوْ لَمْ يُعْلِمْ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَاِنَّهُمَا يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ الَّذِيْ كَانَ فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ، وَيَكُوْنُ النُّقْصَانُ عَلٰى رَاْسِ الْمَالِ

الْاَوَّلِ خَاصَّةً

** عوف نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب اس میں سے کچھ ہلاک ہو جائے اور آدمی مال کے مالک کو اس بارے میں بتا دے یا نہ بتائے' پھر وہ دوسری مرتبہ وہ اسے وہ چیز دیدے' تو اب منافع ان دونوں کے درمیان اس حساب سے تقسیم ہوگا' جو دوسری مرتبہ سامان دینے کے حوالے سے ہے' اور نقصان صرف پہلی مرتبہ میں اصل مال کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

15102 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ رِبْحٌ، وَقَدْ دَفَعْتُ اِلَيْكَ اَلْفًا رَاْسَ مَالِكَ، وَلَيْسَ لَهُ بَيِّنَةٌ، وَقَالَ صَاحِبُ الْمَالِ: لَمْ تَدْفَعْ اِلَيَّ رَاْسَ مَالِي بَعْدُ قَالَ: لَا رِبْحَ لَهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ هٰذَا رَاْسَ الْمَالِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ قَدْ دَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَ مَالِهِ

** ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو دوسرے شخص کو ایک ہزار درہم دیتا ہے اور وہ ایک ہزار درہم لے آتا ہے اور کہتا ہے: یہ منافع ہے' میں نے تمہیں ایک ہزار اصل مال کے دیے تھے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا اور صاحب مال کہتا ہے: تم نے مجھے میرا اصل مال دیا ہی نہیں ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کو اس وقت تک منافع نہیں ملے گا' جب تک وہ اصل مال ادا نہیں کر دیتا' البتہ اگر وہ ثبوت پیش کر دے' تو حکم مختلف ہوگا کہ اس نے اصل مال مالک کو ادا کر دیا تھا۔

15103 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً فَجَاءَهُ بِالْمَالِ وَبِنَصِيبِهِ مِنَ الرِّبْحِ، فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ ثُمَّ ادَّعٰى اَنَّهُ غَلَطَ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الْمَالُ مِنْهُ لَمْ يُصَدَّقْ

** معمر نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو اصل شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیتا ہے' اور پھر وہ دوسرا شخص مال بھی لے آتا ہے اور اپنے حصے کا منافع بھی لے آتا ہے اور اس کے سپرد کر دیتا ہے اور پھر دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے غلطی کی ہے' تو وہ فرماتے ہیں: جب مال اس کی طرف سے نکل آیا ہے' تو پھر اس کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

15104 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلَى الْاٰخَرِ مَالًا مُضَارَبَةً، فَقَالَ صَاحِبُ الْمَالِ: بِالثُّلُثِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بِالنِّصْفِ قَالَ: الْقَوْلُ قَوْلُ صَاحِبِ الْمَالِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْاٰخَرُ بِبَيِّنَةٍ

** ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے' جو دوسرے شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیتا ہے' تو مال کا مالک یہ کہتا ہے: ایک تہائی کا حساب ہوگا' جبکہ دوسرا فریق کہتا ہے' نصف کا حساب ہوگا' تو ثوری فرماتے ہیں: اس بارے میں مال کے مالک کا قول معتبر ہوگا' البتہ اگر دوسرا فریق ثبوت پیش کر دے' تو حکم مختلف ہوگا۔

15105 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ، كَانَ اِذَا اَتَاهُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: اِنَّهُ هٰذَا خَانَنِي يَقُوْلُ: بَيِّنَتُكَ اَنَّ اَمِينَكَ خَانَكَ، هٰذَا فِي الْمُضَارَبَةِ، وَاِذَا قَالَ لَهُ: اَصَابَنِي كَذَا وَكَذَا قَالَ: بَيِّنَتُكَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدَ رِبْحِهَا

** معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب

ان کے پاس کوئی شخص آ کر یہ کہتا کہ اس شخص نے میرے ساتھ خیانت کی ہے' تو وہ فرماتے: تو تم اس بات کا ثبوت فراہم کرو کہ تمہارے امین شخص نے مضاربت کے مال کے بارے میں تمہارے ساتھ خیانت کی ہے' جب وہ شخص اُن سے یہ کہتا: کہ اس نے مجھے اس' اس طرح کا نقصان پہنچایا ہے' تو وہ فرماتے تھے: تو تم اس بات کا ثبوت پیش کرو کہ یہ مصیبت بعد میں لاحق ہوئی ہے۔

15106 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، وَلَمْ يَشْتَرِطْ شَيْئًا، فَعَمِلَ بِالْمَالِ قَالَ: لَهُ اَجْرُ مِثْلِهٖ

✵✵ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو مضاربت کا مال دیتا ہے اور کوئی شرط عائد نہیں کرتا اور دوسرا شخص اس مال کو کام میں لاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس شخص کو دوسرے شخص کی مانند حصہ ملے گا۔

بَابٌ: ضَمَانُ الْمُقَارِضِ اِذَا تَعَدّٰى، وَلِمَنِ الرِّبْحُ؟

باب: جس شخص کو مضاربت کے طور پر مال دیا گیا تھا' جب وہ زیادتی کرے تو اس کے ضمان کا حکم نیز منافع کسے ملے گا؟

15107 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا خَالَفَ الْمُضَارِبُ ضَمِنَ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ شخص مضارب کے برخلاف کرے' تو ضامن ہوگا۔

15108 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فِي الْمُضَارِبِ: اِذَا تَعَدّٰى فَالضَّمَانُ عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى، وَالرِّبْحُ كَمَا اشْتَرَطُوْا وَهُوَ قَوْلُ مَعْمَرٍ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' مضارب کے بارے میں' یہ بات نقل کی ہے: جب وہ حد سے تجاوز کرے' تو جو حد سے تجاوز کرے گا' اس کے ذمہ ضمان لازم ہوگا اور منافع اُن لوگوں کی طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم ہوگا۔

معمر بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

15109 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: هُوَ لَهُ بِضَمَانِهٖ وَسِرِّهٖ مِنْهُ، فَيُصَدَّقُ بِهٖ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: هُوَ لَهُ بِضَمَانِهٖ

✵✵ عبداللہ بن عون نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اس کے ضمان کے حساب سے اسے ملے گا' اور اس کی طرف سے زیادتی کو وصول کر کے اسے صدقہ کر دیا جائے گا۔

ثوری فرماتے ہیں: عاصم نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اُس کو اس کے ضمان کے حساب سے ملے گا۔

15110 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: الضَّمَانُ عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى، وَالرِّبْحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ

** معمر نے ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ضمان اس شخص پر لازم ہوگا' جو زیادتی کرے گا اور منافع مال کے مالک شخص کو ملے گا۔

15111 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ الرِّبْحُ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا، وَالضَّمَانُ عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ ابْنُ شُبْرُمَةَ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن میں سے کسی ایک کے لئے منافع حلال نہیں ہوگا' اور ضمان اس شخص کے ذمہ ہوگا' جو زیادتی کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ابن شبرمہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

15112 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَا فِي الْمُضَارِبِ: اِذَا خَالَفَ ضَمِنَ

** عمرو نے' حسن بصری اور ابن سیرین کا مضارب کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ ہدایت کے برخلاف کرے گا' تو ضامن ہوگا۔

15113 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ قَاسَمَ الرِّبْحَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

** قتادہ نے' عبداللہ بن حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو منافع کو تقسیم کرے گا' اُس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

15114 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الْمُضَارِبِ: يَنْهَاهُ رَبُّ الْمَالِ اَنْ يَبْتَاعَ حَيَوَانًا وَيَنْزِلَ فِي بَطْنِ وَادٍ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ اَرَادَ الْخَيْرَ قَالَ: لَا يَضْمَنُ

** معمر نے' حسن بصری اور قتادہ کے حوالے سے' مضارب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: مال کا مالک شخص اسے منع کرے گا کہ وہ کوئی حیوان خریدے' یا وادی کے نشیبی حصے میں پڑاؤ کرے' وہ فرماتے ہیں: وہ ایسا شخص ہے' جو بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ ضامن نہیں ہوگا۔

15115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو سُفْيَانَ وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ رَبُّ الْمَالِ اَنْ لَا يَنْزِلَ بَطْنَ وَادٍ فَنَزَلَهُ فَهَلَكَ، فَهُوَ ضَامِنٌ

** حماد بن سلمہ نے' مقبری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب مال کے مالک شخص نے

اس پر یہ شرط عائد کی ہو کہ وہ وادی کی نشیبی حصے میں پڑاؤ نہیں کرے گا اور وہ وہاں پڑاؤ کرلے اور پھر ہلاکت کا شکار ہو جائے ' تو ضامن ہوگا۔

15116 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُضَارِبِ اِذَا تَعَدّٰى قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ يُضَمِّنُوْنَهُ اِذَا كَانَ يَنْظُرُ لِصَاحِبِ الْمَالِ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' مضارب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ حد سے تجاوز کرے' تو وہ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ اسے ضامن قرار دیتے ہوں' جبکہ وہ صاحب مال کو مہلت دیتا ہو۔

15117 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ فِي رَجُلٍ قَارَضَ عَلَى الشَّطْرِ، فَانْطَلَقَ الْاٰخَرُ فَقَارَضَ عَلَى الرُّبُعِ قَالَ: مَا قَارَضَ فَهُوَ نَصِيبُهُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَفَلَهُ بَعْضَ الْمَالِ فِي يَدِهِ فَاَعْطَى ذٰلِكَ نَظَرًا لَهُ وَلِصَاحِبِهِ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو نصف منافع کی شرط پر مضاربت کرتا ہے دوسرا شخص چلا جاتا ہے اور چوتھائی حصے پر مضاربت کرلیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: اس نے جو مضاربت کی ہے' یہ اس کا حصہ ہے' البتہ اگر اس سے پہلے کچھ مال اس کے ہاتھ میں تھا اور اس نے دے دیا تھا' تو یہ اس کے لئے اور اس کی ساتھی کی بہتری کے لئے ہوگا۔

15118 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، فَعَمِلَ بِهِ، وَخَلَطَ فِيهِ مَالًا، وَلَمْ يَعْلَمِ الْاٰخَرُ قَالَ: اِنْ هَلَكَ الْمَالُ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ فِيهِ رِبْحٌ فَهُوَ بِالْحِصَصِ،

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دوسرے شخص سے کچھ مال مضاربت کے طور پر لیتا ہے' اسے کام میں لیتا ہے' اس میں اپنا مال شامل کرلیتا ہے' جبکہ دوسرے شخص کو اس کا علم نہیں ہوتا' قتادہ فرماتے ہیں: اگر مال ہلاک ہو جائے' تو اس کے ذمہ ضمان نہیں ہوگا کیونکہ اگر اس میں منافع ہوتا' تو وہ حصوں کے اعتبار سے ہوتا۔

15119 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✵✵ ابن تیمی نے' حمید کے حوالے سے حسن بصری سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15120 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَارَضَ رَجُلًا عَلَى الشَّطْرِ، ثُمَّ ذَهَبَ ذٰلِكَ فَقَارَضَ آخَرَ عَلَى الرُّبُعِ قَالَ: "لَا يَدْفَعُهُ اِلَّا بِاِذْنِهِ، وَاِلَّا ضَمِنَ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ: اعْمَلْ فِيهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَدْ اَذِنَ لَهُ حِينَئِذٍ"

✵✵ سفیان ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو نصف منافع کی شرط پر' کسی شخص کے ساتھ مضاربت کرتا ہے' پھر دوسرا شخص چلا جاتا ہے' اور ایک اور شخص کے ساتھ چوتھائی منافع کی شرط پر مضاربت کرلیتا ہے' تو ثوری

فرماتے ہیں: وہ پہلے شخص کی اجازت کے بغیر اُس دوسرے شخص کے حوالے نہیں کرسکتا' البتہ وہ ضامن ہوگا' البتہ اگر اس نے یہ کہا ہو: تمہیں جو مناسب لگے' سو استعمال کرو' تو گویا کہ اس نے اجازت دے دی ہے۔

15121 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْمُضَارِبُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنْ تَعَدَّى اَمْرَكَ

٭٭ ابن تیمی نے لیث کے حوالے سے طاؤس کا' جبکہ حمید کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: مضارب' امین ہوتا ہے' خواہ وہ تمہاری ہدایت کے برخلاف کرے۔

15122 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَاَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَا فِي الْمُضَارِبِ: اِذَا تَعَدَّى مَا اُمِرَ بِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا يَحِلُّ الرِّبْحُ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا، قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا اَرَادَ بِهِ صَلَاحًا فَلَا ضَمَانَ

٭٭ عبدالکریم نے ابراہیم نخعی اور ابوشعثاء کا یہ قول' مضارب کے بارے میں نقل کیا ہے: اُسے جو ہدایت کی گئی تھی' جب وہ اس کی خلاف ورزی کرے گا' تو وہ ضامن ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے منافع ہونا درست نہیں ہے۔

عبدالکریم بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تو اس شخص نے کام کے ذریعے بہتری مراد لی تھی' تو پھر اس پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

15123 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَارِبِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا دَفَعَ رَجُلٌ اِلَى رَجُلٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً، فَاشْتَرَى بِهَا جَارِيَةً فَاَعْجَبَتْهُ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَوَلَدَتْ لَهُ، قُوِّمَتْ، فَاِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ عَلَى الْاَلْفِ دِرْهَمٍ ضَمَّنَّاهُ قِيمَةَ الْجَارِيَةِ وَرَفَعْنَا عَنْهُ حِصَّتَهُ مِنَ الْجَارِيَةِ، لِاَنَّ لَهُ فِيهَا نَصِيبًا، وَكَانَ الْوَلَدُ لَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَيْهِ الْعُقْرُ، وَدُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ بِالشُّبْهَةِ، وَالْوَلَدُ مَمْلُوكٌ لِصَاحِبِ الْمَالِ، لِاَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

٭٭ محمد بن یحییٰ ماربی نے' ثوری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص دوسرے شخص کے حوالے ایک ہزار درہم مضاربت کے طور پر کرے' اور دوسرا شخص اس سے کوئی کنیز خرید لے' وہ کنیز اسے پسند آجائے اور وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کرلے اور وہ کنیز اس کے بچے کو بھی جنم دیدے' تو پھر اس کنیز کی قیمت کا تعین کیا جائے گا' اگر اس نے ایک ہزار درہم سے اضافی رقم موجود ہوگی' تو ہم اُسے کنیز کی قیمت کا ضامن بنائیں گے' اور کنیز میں سے' اس کے حصے اس میں سے اٹھالیں گے' کیونکہ اس کنیز میں اس کا بھی حصہ تھا اور بچہ اسی کا شمار ہوگا' اور اگر اس میں کوئی اضافی رقم موجود نہ ہو' تو پھر اس کا تاوان اس کے ذمہ ہوگا' اور شبہ کی وجہ سے حد کو پرے کردیا جائے گا' اور وہ بچہ اصل مال کے مالک کا غلام شمار ہوگا' کیونکہ جب اس شخص نے اس کنیز کے ساتھ صحبت کی تھی' اس وقت اس کنیز میں اس کا کوئی حصہ نہیں تھا۔

بَابٌ: اَلْمُقَارِضُ يَأْمُرُ مُقَارِضَهُ اَنْ يَبِيعَ بِالدَّيْنِ وَكَيْفَ اِنِ اشْتَرٰى فَهَلَكَ قَبْلَ اَنْ يَنْقُدَ؟

باب: مضاربت کے طور پر مال دینے والا شخص مضاربت کے طور پر لینے والے شخص کو

یہ ہدایت کرے کہ وہ قرض کے عوض میں فروخت کر دے' تو اگر وہ شخص خرید لے اور وہ چیز ہلاکت کا شکار ہو جائے' اس سے پہلے کہ وہ نقد ادائیگی کرے' تو کیا ہوگا؟

15124 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ، يَقُوْلُ لِلْمُقَارِضِيْنَ: لَا تَشْتَرُوْا بِالدَّيْنِ، فَاِنِ اشْتَرَيْتُمْ ضَمِنْتُمْ مَا اشْتَرَيْتُمْ بِالدَّيْنِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے میمون بن مہران کو مضاربت کے دو فریقوں کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: تم قرض کے عوض میں نہ خریدنا' اگر تم نے خریدا' تو تم اس چیز کے ضامن ہو گے' جو تم قرض کے عوض میں خریدتے ہو۔

15125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُقَارَضَةً وَقَالَ: ادَّنْ عَلَيَّ قَالَ: يُكْرَهُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَفَلَ عَنْهُ، وَهُوَ يَجُرُّ اِلَيْهِ مَنْفَعَةً

✵✵ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو' کچھ مال مضاربت کے طور پر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم میرے نام پر قرض لے لینا' وہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' کیونکہ وہ اس کی طرف سے کفیل ہے' اور یہ اس کی طرف فائدے کو لے جا رہا ہے۔

15126 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً، وَاَذِنَ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ بِدَيْنٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَاشْتَرٰى بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَهَلَكَتِ الْمُقَارَضَةُ، وَهَلَكَ الَّذِي اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ قَالَ: اَمَّا الَّذِي اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ فَهَلَكَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا، وَالْمَالُ الَّذِيْ دَفَعَ اِلَيْهِ مُقَارَضَةً فَهَلَكَ فَهُوَ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: جو دوسرے شخص کو مال مضاربت کے طور پر دیتا ہے اور اسے یہ اجازت دے دیتا ہے' وہ اس کے عوض میں قرض حاصل کر سکتا ہے' جو اس کے اور دوسرے شخص کے درمیان ہوگا' پھر وہ ایک سو دینار خرید لیتا ہے' اور مضاربت کی رقم ہلاک ہو جاتی ہے' اور وہ شخص بھی ہلاک ہو جاتا ہے' جس نے قرض حاصل کیا تھا' تو وہ فرماتے ہیں: جہاں تک اس کا تعلق ہے' جس نے قرض کو لیا تھا اور وہ ہلاک ہو گیا' تو یہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور جہاں تک اس مال کا تعلق ہے' جو اس نے مضاربت کے طور پر اسے دیا تھا اور وہ ضائع ہو گیا' تو یہ مال کے مالک کا نقصان شمار ہوگا۔

15127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَارَضَ

رَجُلًا فَابْتَاعَ مَتَاعًا فَوَضَعَهُ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ: ائْتِنِي غَدًا، فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ الْمَتَاعَ، وَالْمَالَ، فَقَالَ: مَا أَرَى أَنْ يُلْحِقَ أَهْلُ الْمَالِ أَكْثَرَ مِنْ مَالِهِمْ، الْغُرْمُ عَلَى الْمُشْتَرِي

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جوایک شخص کے ساتھ مضاربت کا معاہدہ کرتا ہے اور وہ شخص کچھ سامان خرید لیتا ہے اور اسے اپنے گھر میں رکھ لیتا ہے' پھر وہ مال کے مالک سے یہ کہتا ہے: تم کل میرے پاس آنا' رات کو چور آتا ہے اور وہ سامان' یا مال چوری کر لیتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: میں یہ نہیں سمجھتا کہ مال کا اہل اپنے مال سے زیادہ کو لاحق کرے گا' یہ تاوان خریدار کے ذمہ لازم ہو گا۔

15128 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَارَضَ رَجُلًا فَابْتَاعَ مَتَاعًا فَوَضَعَهُ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ: ائْتِنِي غَدًا، فَجَاءَ السَّارِقُ فَسَرَقَ الْمَتَاعَ قَالَ: يَأْخُذُ صَاحِبُ الْمَالِ الْمُقَارَضَ، وَيَأْخُذُ الْمُقَارَضُ صَاحِبَ الْمَالِ

❊❊ ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو مضاربت کے طور پر مال دیتا ہے' وہ شخص کوئی سامان خرید لیتا ہے اور اسے اپنے گھر میں رکھ لیتا ہے' پھر وہ مال کے مالک سے کہتا ہے: کل تم میرے ہاں آنا' پھر رات کو چور آتا ہے اور وہ سامان چوری کر لیتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: مال کا مالک شخص مضاربت کے طور پر دی ہوئی رقم کو وصول کرے گا۔

بَابٌ: اشْتِرَاطُ الْمُقَارِضِ أَنْ يَحْمِلَ بِضَاعَةً أَوْ أَنَّهُ يَشْتَرِي مَا أَعْجَبَهُ

باب: مضاربت کے طور پر دینے والے شخص کا یہ شرط عائد کرنا کہ وہ سامان لاد کر دے گا یا اسے جو چیز پسند آئے گی' وہ اسے خرید لے گا

15129 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَدْفَعَ إِلَى الرَّجُلِ مَالًا مُقَارَضَةً، وَيَحْمِلَ لَكَ بِضَاعَةً

❊❊ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کسی شخص کو مضاربت کے طور پر مال دو اور وہ تمہارا سامان لاد لے۔

15130 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَرِهَهُ

❊❊ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

15131 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ أَلْفًا مُضَارَبَةً، وَأَلْفًا قَرْضًا، وَأَلْفًا بِضَاعَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ شَرْطًا فَلَا بَأْسَ بِهِ

❊❊ ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ

قرار دیا ہے کہ آدمی ایک ہزار مضاربت کے طور پر دے اور ایک ہزار قرض کے طور پر دے اور ایک ہزار سامان کے طور پر دے لیکن اگر کوئی شرط نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15132 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلَيْهِ مَالًا مُضَارَبَةً بِالثُّلُثِ اَوْ بِالرُّبُعِ اَوْ مَا تَرَاضَيَا قَالَ: هُوَ مَالُهُ يَشْتَرِطُ فِيهِ مَا شَاءَ

✽✽ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی کو مضاربت کے طور پر ایک تہائی یا ایک چوتھائی منافع کے عوض میں دیتا ہے یا اس شرط پر دیتا ہے جس پر وہ دونوں رضامند ہوں تو ثوری فرماتے ہیں: یہ اس کا مال ہے وہ اس میں جو چاہے شرط عائد کرسکتا ہے۔

15133 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ الَّذِي دَفَعَ اِلَيْهِ الْمَالَ مِنَ الْاَجْرِ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ، وَلَا يَكْرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ صَاحِبُ الْمَالِ مِنَ الْمُقَارِضِ هٰذَا بِالدَّيْنِ

✽✽ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جس شخص کو مال دیا گیا وہ معاوضے میں سے صاحب مال سے کوئی چیز خرید لے البتہ یہ مکروہ نہیں ہے کہ صاحب مال شخص اس شخص سے قرض کے طور پر کوئی چیز خرید لے اس شخص سے جسے مضاربت کے طور پر مال دیا گیا ہے۔

15134 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا قَامَ الثَّمَنُ فَصَاحِبُ الْمَالِ اَحَقُّ بِهِ اِذَا كَانَ فِيهِ رِبْحٌ، هٰذَا فِي الْمُقَارِضِ يَشْتَرِي مِنْ قَرِيضِهِ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، اَنْ يَقُولَ: مَا اَعْجَبَنِي مَا تَاْتِي بِهِ اَخَذْتُهُ بِالثَّمَنِ"

✽✽ ثوری بیان کرتے ہیں: جب قیمت قائم ہوجائے تو صاحب مال اس کا زیادہ حقدار ہوگا جبکہ اس میں منافع آرہا ہو یہ اس صورت میں ہے جس شخص کو مضاربت کے طور پر رقم دی گئی تھی اس نے اس رقم میں سے کوئی چیز خریدی ہو اور شرط باطل ہوگی یعنی وہ یہ کہے: تم جو کچھ لاؤ گے اس میں سے جو مجھے اچھی لگے گی وہ میں قیمت کے طور پر حاصل کرلوں گا۔

بَابُ: الرَّجُلُ يَدْفَعُ اِلَى الْمُضَارِبِ الْمَالَ ثُمَّ الْمَالُ يَهْلَكُ وَيُوصِي اَنَّهُ لَهُ هَلْ يُخَاصِمُهُ فِيهِ اَحَدٌ؟

باب: جو شخص مال کو مضارب کے حوالے کردے اور پھر وہ مال ہلاکت کا شکار ہوجائے

اور وہ یہ وصیت کرے کہ یہ مال اس کا ہے تو کیا اس کے بارے میں کوئی شخص اس کے ساتھ اختلاف کرسکتا ہے؟

15135 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلَى رَجُلٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً عَلَى النِّصْفِ، ثُمَّ مَكَثَ يَوْمًا ثُمَّ دَفَعَ اِلَيْهِ اَلْفًا اُخْرٰى عَلَى النِّصْفِ قَالَ: كُلُّ اَلْفٍ مِنْهَا وَحْدَهَا

✽✽ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دوسرے شخص کو ایک ہزار درہم مضاربت کے طور پر دیتا ہے

جو نصف منافع کی شرط پر ہوتے ہیں' پھر ایک دن گزر جاتا ہے' پھر وہ اسے ایک ہزار اور دیتا ہے' جو نصف منافع کی شرط پر ہوتا ہے'
تو ثوری فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک ہزار الگ سے شمار ہوگا۔

15136 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَى الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً، فَخَرَجَ بِهَا الَّذِى دُفِعَتْ اِلَيْهِ وَاَشْهَدَ عَلَيْهِ رَبَّ الْمَالِ اَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ اِلَّا مَالُهُ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ فِي سَفَرِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ رَاجِعًا فَحَضَرَهُ الْمَوْتُ، فَاَوْصٰى اَنَّ الَّذِى مَعَهُ مِنَ الْمَالِ مِنَ الْاَرْبَعَةِ آلَافِ كَانَ المضارب، وقال لرجل، وَجَاءَ قَوْمٌ قَدْ كَانُوْا دَفَعُوا اِلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ مَالًا، فَقَضَى الشَّعْبِيُّ لِصَاحِبِ الْاَرْبَعَةِ آلَافِ بِالْمَالِ الَّذِى كَانَ مَعَ الْمُضَارِبِ، وَقَالَ: قَدْ اَشْهَدَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ اِلَّا مَالُهُ، وَاَقَرَّ الْمُضَارِبُ اَنَّهُ مَالُهُ

❀❀ زکریا بن ابوزائدہ بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس نے دوسرے شخص کو چار ہزار درہم مضاربت کے طور پر دیے تھے دوسرا انہیں لے کر چلا گیا' جس کے حوالے وہ کیے گئے تھے' اور اس نے مال کے مالک شخص کو اس بات پر گواہ بنالیا' کہ اس کے پاس صرف اسی کا مال ہے' وہ شخص سفر پر چلا گیا' پھر وہ شخص واپس آ رہا تھا' تو اسی دوران وہ مر گیا' تو اس نے یہ وصیت کی کہ اس کے پاس جو بھی مال ہے' یعنی جو چار ہزار درہم ہیں' وہ مضارب کے ہیں اور وہ ایک شخص سے یہ کہتا ہے: کچھ لوگ آتے ہیں' جن کے سپرد اس نے مال کیا تھا تو امام شعبی نے یہ فیصلہ دیا: وہ چار ہزار درہم اصل مالک کو ملیں گے' جو مضارب کے پاس سے ملے تھے' وہ فرماتے ہیں: کیونکہ اس نے نکلنے سے پہلے اس شخص کو گواہ بنالیا تھا کہ اس کے پاس صرف اسی کا مال ہے اور مضارب بھی یہ اقرار کر رہا ہے کہ یہ اُس کا مال ہے۔

بَابٌ: الْمُفَاوِضَيْنِ ...... اَحَدُهُمَا، اَوْ يَرِثُ مَالًا هَلْ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا؟

باب: مفاوضہ کرنے والے دو افراد میں سے کوئی ایک ...... یا مال کا وارث بنتا ہے تو کیا وہ اُن دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا؟

15137 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فِي شَرِيْكِ رَجُلٍ فِي سِلْعَةٍ لَيْسَ شَرِيْكُهُ اِلَّا فِي تِلْكَ السِّلْعَةِ، فَبَاعَ السِّلْعَةَ وَلَمْ يَسْتَاْذِنْ صَاحِبَهُ قَالَ: لَا يَجُوْزُ نَصِيْبَ صَاحِبِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ، فَاِنْ اَذِنَ لَهُ فِي الْبَيْعِ، ثُمَّ اَقَالَ فِيْهَا فَلَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ، وَاِذَا كَانَ قَدْ اَعْلَمَهُ الْبَيْعَ فَلَا يَجُوْزُ اِقَالَتُهُ فِي نَصِيْبِ صَاحِبِهِ، فَاِذَا كَانَتْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ، فَاَمْرُ كُلِّ وَاحِدٍ جَائِزٌ عَلٰى صَاحِبِهِ فِي الْبَيْعِ، وَالشِّرَاءِ وَالْاِقَالَةِ

❀❀ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' کسی سامان کے بارے میں کسی شخص کے حصہ دار ہونے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: کیا وہ شراکت دار صرف اس سامان کے بارے میں ہوتا ہے' پھر وہ سامان فروخت

کر دیتا ہے اور اپنے ساتھی سے اجازت نہیں لیتا' تو وہ فرماتے ہیں: اس کے ساتھی کا حصہ اس کی اجازت کے ساتھ ہی درست ہوگا اور اگر اس نے اس کو فروخت کرنے کی اجازت دے دی تھی' اور پھر اس بارے میں اقالہ کر لیا' تو پھر اسے اس کا حق نہیں ہوگا' اور اگر پہلے شخص نے اسے فروخت کرنے کے بارے میں پتہ کیا تھا تو پھر اس کا اقالہ اس کے ساتھی کے حق میں درست نہیں ہوگا اور جب شرکت مفاوضہ کے طور پر ہو' تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا معاملہ دوسرے ساتھی کی طرف سے درست ہوگا' خواہ وہ فروخت کے بارے میں ہو' خواہ وہ خرید کے بارے میں ہو' خواہ اقالہ کے بارے میں ہو۔

15138 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: الْمُفَاوَضَةُ فِي الْمَالِ اَجْمَعَ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُنْكِرُ الْمِيرَاثَ يَقُولُ: هُوَ لِمَنْ وَرِثَهُ، اِذَا وَرِثَ اَحَدُ الْمُتَفَاوِضَيْنِ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى يَقُولُ: الْمُتَفَاوِضَيْنِ اِذَا وَرِثَ اَحَدُهُمَا مَالًا يُشْرِكُ الْآخَرَ مَعَهُ

✵✵ ثوری نے اشعث کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: مفاوضہ پورے مال کے بارے میں ہوتی ہے ابن سیرین نے وراثت کا انکار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ اس شخص کو ملے گی جو اس کا وارث ہوگا' وہ مفاوضہ کرنے والے دو افراد میں سے اگر کوئی ایک وارث بن جاتا ہے (تو وہی وارث بنے گا) وہ بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: مفاوضہ کرنے والوں میں سے کوئی ایک اگر مال کا وارث بن جاتا ہے' تو وہ دوسرے شخص کو بھی اپنے ساتھ اس میں شریک کرے گا۔

15139 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كُلُّ شَرِيكٍ بَيْعُهُ جَائِزٌ فِي شِرْكِهِ اِلَّا شَرِيكَ الْمِيرَاثِ

✵✵ ہشیم نے' سیار ابوالحکم کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر شراکت دار کی فروخت کی ہوئی چیز اس کی شراکت کے بارے میں درست ہوگی' البتہ وراثت سے متعلق شراکت دار کا حکم مختلف ہے۔

15140 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: "لَا تَكُونُ الْمُفَاوَضَةُ حَتّٰى تَكُونَ سَوَاءً فِي الْمَالِ، وَحَتّٰى يُخْلِطَا اَمْوَالَهُمَا، وَلَا تَكُونُ الْمُفَاوَضَةُ وَالشَّرِكَةُ بِالْعُرُوضِ، اَنْ يَجِيءَ هٰذَا بِعَرَضٍ وَّهٰذَا بِعَرَضٍ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ اَوْ دَارٌ اَوْ ذَهَبٌ اَوْ فِضَّةٌ، فَيُخْلِطَانِ، فَيَتَفَاوَضَانِ فِيهِ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ، فَهٰذِهِ الْمُفَاوَضَةُ، وَلَوْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا دَنَانِيرُ اَوْ دَرَاهِمُ، فَلَا تَكُونُ مُفَاوَضَةً حَتّٰى يَخْلِطَاهَا، وَمَا ادَّانَ وَاحِدٌ مِنَ الْمُتَفَاوِضَيْنِ فَقَالَ: قَدِ ادَّنْتُ كَذَا وَكَذَا، فَهُوَ مُصَدَّقٌ عَلٰى صَاحِبِهِ، وَاِنْ مَاتَ اَحَدُهُمَا اَخَذَ الْآخَرُ، وَاِنْ شَاءَ الْغَرِيمُ يَاْخُذُ اَيُّهُمَا بَاعَ سِلْعَتَهُ، اَخَذَ الْمُبْتَاعُ اَيُّهُمَا شَاءَ، وَلَا تَكُونُ الْمُفَاوَضَةُ اَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: مَا ابْتَعْتُ اَنَا وَاَنْتَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُخْلِطَا شَيْئًا، فَهٰذَا مَا ادَّعٰى وَاحِدٌ مِنْهُمَا اَنَّهُ اشْتَرٰى، سُئِلَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ ابْتَاعَ عَلٰى صَاحِبِهِ اِذَا ...... عَلٰى صَاحِبِهِ، وَاِنْ شَاءَ تَارَكَهُ"

✵✵ سفیان بیان کرتے ہیں: مفاوضہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا' جب تک مال میں برابر کی حیثیت نہ ہو اور جب تک دونوں فریق اپنے مال ایک دوسرے کے ساتھ ملا نہیں دیتے اور مفاوضہ اور شرکت سامان میں نہیں ہوتی' کہ یہ شخص ایک سامان

لے آئے اور دوسرا شخص دوسرا سامان لے آئے' البتہ اگر کوئی غلام' یا گھر' یا سونا' یا چاندی' اُن دونوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور وہ دونوں اُسے ملا دیں اور اس میں مفاوضہ کر لیں اور ہر چیز میں مفاوضہ کر لیں' تو یہ مفاوضہ ہوگا' اور اگر ان دونوں کے درمیان دینار یا درہم ہوں' تو پھر مفاوضہ اس وقت تک نہیں ہوگا' جب تک وہ دونوں اسے ملا نہیں دیتے' مفاوضہ کرنے والوں میں سے ایک کوئی ایک چیز قرض کے طور پر لے گا' تو وہ یہ کہے گا: میں نے یہ چیز قرض کے طور پر لی ہے اور وہ اس بارے میں اپنے ساتھی کی تصدیق کرنے والا ہوگا' اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے' تو دوسرا شخص حاصل کر لے گا اور اگر قرض خواہ چاہے گا' تو ان دونوں میں سے جس کے سامان کو پکڑے گا' اسے فروخت کر دے گا' اسی طرح خریداران دونوں میں سے جس کو چاہے گا پکڑ لے گا' اور مفاوضہ اس وقت نہیں ہوگا' جب کوئی شخص یہ کہے: جو کچھ میں خریدوں' یا تم خریدو' وہ میرے اور تمہارے درمیان ایک جیسی حیثیت رکھتا ہوگا' جبکہ انہوں نے اس کو ملایا ہوا نہ ہو' یہ یوں گا کہ جیسے ان میں سے ایک نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے چیز خرید لی ہے' تو پھر اس سے ثبوت مانگا جائے گا کہ اس نے اپنی ساتھی کی طرف سے بھی یہ خریدی ہے؟ جبکہ اس کے ساتھی ......اگر وہ چاہے گا' تو اسے ترک کر دے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَبِيعُ، عَلٰى مَنِ الْكَيْلُ وَالْعَدَدُ

باب: جب کوئی شخص (کوئی چیز) فروخت کرتا ہے' تو اس کو ماپنا اور گنتی کرنا کس پر لازم ہوگا؟

15141 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: " كُلُّ بَيْعٍ لَيْسَ فِيهِ كَيْلٌ، وَلَا وَزْنٌ، وَلَا عَدَدٌ، فَجِدَادُهُ، وَحَمْلُهُ، وَنَقْصُهُ عَلَى الْمُشْتَرِي، وَكُلُّ بَيْعٍ فِيهِ كَيْلٌ اَوْ وَزْنٌ اَوْ عَدَدٌ فَهُوَ اِلَى الْبَائِعِ حَتّٰى يُوَفِّيَهُ اِيَّاهُ، فَاِذَا قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: اَبِيعُكَ ثَمَرَةَ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، فَاِنَّ جِدَادَهُ عَلَى الْمُشْتَرِي "

❋ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہر وہ سودا' جس میں ماپنے یا وزن کرنے یا گنتی کی صورت نہ ہو' تو اسے اُتارنا اور اس کو لادنا اور اس کی کمی' خریدار کے ذمہ ہوگی' اور ہر وہ سودا' جس میں ماپنے یا وزن کرنے یا شمار کرنے کی صورت ہو' تو یہ فروخت کرنے والے کے سپرد ہوگا' جب تک وہ خریدار کو پورا ادا کر نہیں کرتا' اور جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے یہ کہے: میں تمہیں کھجوروں کے اس باغ کا پھل فروخت کرتا ہوں' تو اب پھل کو اُتارنا خریدار کے ذمہ ہوگا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَبِيعُ عَلَى السِّلْعَةِ وَيَشْتَرِكُ فِيهَا

باب: جب کوئی شخص کوئی ایسا سامان فروخت کرے جس میں (خریدار) اُس کا حصے دار ہو

15142 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي شَاةٍ بَاعَهَا اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِعِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَهُوَ شَرِيكٌ فِيهَا، فَبَاعَهَا الْمُشْتَرِي بِاَحَدٍ وَّعِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَذَهَبَ بِهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا وَبِالدِّرْهَمِ، فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ لِلَّذِي بَاعَ: اِنَّكَ اَرَدْتَ الرِّبَا فَلَمْ يَرْبُ لَكَ، اِنَّمَا كَانَ شَرِيكُكَ فِي دِرْهَمٍ وَّاحِدٍ

✵ ✵ ایوب نے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' دو آدمی اُن کے پاس آئے' اُن کا مقدمہ ایک بکری کے بارے میں تھا' جو ان میں دونوں میں ایک نے' دوسرے کو بیس درہم کے عوض میں فروخت کی تھی اور وہ دوسرا شخص' اُس بکری کے بارے میں' اس کا شراکت دار بھی تھا' تو خریدار نے اسے اکیس درہم کے عوض میں فروخت کیا' تو جس شخص نے اس شخص کو خریدا تھا' وہ بکری بھی لے گیا اور ایک درہم بھی لے گیا' انہوں نے اپنا مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش کیا' تو انہوں نے فروخت کرنے والے سے فرمایا: تم نے اضافی چیز حاصل کرنا چاہی تھی' لیکن وہ تمہیں نہیں ملی' کیونکہ ایک درہم میں وہ شریک ہے۔

15143 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تَبِيعَ سِلْعَتَكَ مَا كَانَتْ وَتَشْتَرِكَ فِيهَا بِالرُّبُعِ

✵ ✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ تم اپنے سامان کو' خواہ وہ جو بھی ہو' ایسی صورت میں فروخت کرو کہ تم اس میں ایک چوتھائی کے حصہ دار ہو۔

15144 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ تَقُوْلَ لِلسِّلْعَةِ اَبِيعُهَا وَلِيَ مِنْهَا نِصْفُهَا اَوْ رُبُعُهَا

✵ ✵ اعمش بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر تم سامان کے بارے میں یہ کہہ دیتے ہو: کہ میں اسے فروخت کرتا ہوں' جبکہ اس کا نصف یا چوتھائی حصہ میرا ہوگا۔

15145 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "اِذَا كَرِهَ اَنْ يَقُوْلَ: اَبِيعُكَ هٰذَا وَلِيَ نِصْفُهُ وَلَكِنْ لِيَقُلْ: اَبِيعُكَ نِصْفَهُ"،

✵ ✵ تیمی نے' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے' کہ میں تمہیں یہ فروخت کر رہا ہوں اور اس کا نصف میرا ہوگا' بلکہ آدمی کو یہ کہنا چاہیے: میں اس کا نصف تمہیں فروخت کر رہا ہوں۔

15146 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

✵ ✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15147 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ فِي رَجُلٍ دَفَعَ اِلَيْهِ مَالًا مُضَارَبَةً فَبَاعَهُ وَاسْتَثْنَى فِيهِ شِرْكًا لِنَفْسِهِ، فَخَاصَمَهُ قَالَ: "يُكْرَهُ اَنْ تَقُوْلَ: بَاعَتْ شِمَالُكَ مِنْ يَمِينِكَ" وَقَالَ الْحَسَنُ: وُلِّيتَ شَيْئًا، وَدَخَلْتَ فِيهِ

✵ ✵ معمر نے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جو دوسرے شخص کو مضاربت کے طور پر کچھ مال دیتا ہے' وہ اسے فروخت کر دیتا ہے اور اس میں اپنے لئے کسی مخصوص حصے کا استثناء کر لیتا ہے' اس کا دوسرے فریق کے ساتھ اس بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے' تو معمر فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ تم یہ کہو: تمہارے بائیں ہاتھ نے' دائیں ہاتھ سے

خریدا ہے۔

حسن بصری فرماتے ہیں: تم ایک چیز کے نگران بنے اور اس میں داخل ہو گئے۔

بَابٌ: يَبِيعُ الثَّمَرَ وَيَشْتَرِطُ مِنْهَا كَيْلًا

باب: آدمی کا کسی پھل کو فروخت کرنا' اور پھر اس میں سے مخصوص ماپ کی شرط عائد کرنا

15148 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ الزُّبَيْرُ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَبِيعُ ثَمَرَةً لَهُ، فَيَقُوْلُ: اَبِيعُكُمُوهَا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ، وَطَعَامِ الْفِتْيَانِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زبیر ابوسلمہ نامی ایک بزرگ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: وہ اپنا پھل فروخت کر رہے تھے' اور یہ فرما رہے تھے: میں چار ہزار کے عوض میں' تمہیں یہ فروخت کر رہا ہوں' اور جو لڑکے یہ کام کر رہے ہیں' ان کے کھانے کے (عوض میں' میں تمہیں یہ فروخت کر رہا ہوں)۔

15149 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ: اَبِيعُكَ ثَمَرَ حَائِطِي بِمِائَةِ دِينَارٍ اِلَّا خَمْسِينَ فِرْقًا، فَكَرِهَهُ، وَقَالَ: اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ نَخَلَاتٍ مَعْلُومَاتٍ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' جو دوسرے شخص کو یہ کہتا ہے: میں پچاس فرق (ماپنے کے مخصوص آلے) کے علاوہ' تمہیں اپنے باغ کا (باقی) پھل' ایک سو دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں' تو قتادہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا: اگر وہ کھجوروں کے متعین درختوں کی شرط عائد کر لیتا' تو حکم مختلف ہوتا۔

15150 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَبِيعَ النَّخْلَ، وَيَسْتَثْنِيَ مِنْهُ كَيْلًا مَعْلُومًا قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا بَاْسَ اَنْ يَسْتَثْنِيَ هٰذِهِ النَّخْلَةَ، وَهٰذِهِ النَّخْلَةَ

٭٭ یعقوب نے' ابراہیم کے حوالے سے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی کھجوروں باغ کا فروخت کرے اور اس میں سے متعین ماپ کا استثناء کر لے' سفیان کہتے ہیں: البتہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ کسی مخصوص درخت کا استثناء کر لے۔

15151 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ بَاعَ ثَمَرًا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ وَّاشْتَرَطَ مِنْهَا ثَمَرًا

٭٭ عبداللہ بن ابوبکر نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے چار ہزار کے عوض میں پھل فروخت کیا اور اس میں سے متعین پھل کی شرط عائد کر دی (کہ یہ اس فروخت میں شامل نہیں ہوگا)۔

15152 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سُفْيَانَ وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَمَرٍ بَاعَهُ وَاسْتَثْنَى مِنْهُ كَيْلًا، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

❊❊ ابوسفیان وکیع نے اسماعیل بن مجمع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اس پھل کے بارے میں دریافت کیا' جسے انہوں نے فروخت کیا تھا اور اس میں سے مخصوص ماپ کا استثناء کرلیا تھا' تو سالم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15153 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَرَى بِالثُّنْيَا بَأْسًا، لَوْلَا ابْنُ عُمَرَ كَرِهَهُ وَكَانَ عِنْدَنَا مُرْضِيًا، يَعْنِي أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ نَخْلِهِ وَيَسْتَثْنِيَ نَخَلَاتٍ مَعْلُومَاتٍ "

❊❊ اسماعیل بن عبداللہ نے ابن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے قاسم بن محمد سے سوال کیا: تو انہوں نے فرمایا: ہم استثناء کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور وہ ہمارے نزدیک پسندیدہ شخصیت کے مالک ہیں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ کوئی شخص کھجوروں کے باغ کا پھل فروخت کرے اور اس میں سے کھجور کے متعین درختوں کا استثناء کرلے۔

بَابُ: الْجَائِحَةُ

باب: (پھلوں وغیرہ پر آنے والی) آفت کا حکم

15154 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: " كَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَقِيمُونَ فِي الْجَائِحَةِ، يَقُولُونَ: مَا كَانَ دُونَ الثُّلُثِ فَهُوَ عَلَى الْمُشْتَرِي إِلَى الثُّلُثِ، فَإِذَا كَانَ فَوْقَ الثُّلُثِ، فَهِيَ جَائِحَةٌ، وَمَا رَأَيْتُهُمْ يَجْعَلُونَ الْجَائِحَةَ إِلَّا فِي الثِّمَارِ، وَذَلِكَ أَنِّي ذَكَرْتُ لَهُمُ الْبَزَّ يَحْتَرِقُ، وَالرَّقِيقَ يَمُوتُونَ " قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجَائِحَةُ؟ فَقَالَ: النِّصْفُ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: اہل مدینہ آفت کے حصے کرلیا کرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہوا ہو' تو ایک تہائی کی حد تک' یہ نقصان خریدار کے ذمہ ہوگا' اور جب ایک تہائی سے زیادہ ہو' تو یہ آفت شمار ہوگا' البتہ میں نے اہل مدینہ کو دیکھا ہے کہ وہ حضرات آفت اس چیز کو مانتے تھے' جو پھلوں کے بارے میں ہو' میں نے ایک مرتبہ اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی: اگر کپڑا جل جاتا ہے' یا غلام مرجاتا ہے؟ (تو انہوں نے اسے آفت تسلیم نہیں کیا)۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے زہری کو سنا' وہ شخص کہتے ہیں' میں نے ان سے دریافت کیا: آفت سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نصف (پھل کا نقصان ہونا)۔

15155 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْجَائِحَةُ الثُّلُثُ فَصَاعِدًا، يُطْرَحُ عَنْ صَاحِبِهَا، وَمَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَهُوَ عَلَيْهِ وَالْجَائِحَةُ:

الْمَطَرُ، وَالرِّيحُ، وَالْجَرَادُ، وَالْحَرِيقُ "

✵✵ حصین بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: آفت وہ ہے جو ایک تہائی (پھل) یا اس سے زیادہ (نقصان کی صورت میں ہو) اس کو اس سے متعلقہ فرد سے پرے کیا جائے گا اور جو اس سے کم ہوگی وہ اس (خریدار) کے ذمہ ہوگی اور آفت سے مراد بارش آندھی، ٹڈی دل یا جل جانے (کی صورت میں پیداوار کا نقصان ہے)۔

15156 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْجَائِحَةِ فِيمَنِ ابْتَاعَ ثَمَرَةً بَعْدَ مَا يَبْدُو صَلَاحُهَا، فَقَبَضَهَا فِي ضَمَانِهِ

✵✵ ثوری نے آفت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس شخص نے پھل کو پک کر تیار ہو جانے کے بعد خریدا ہو اس پھل میں آنے والی آفت (خریدار کے ذمہ ہوگی) جبکہ اس کے اپنے ضمان میں اسے قبضے میں لیا ہو۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُفْلِسُ فَيَجِدُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا

باب: کسی شخص کا مفلس ہو جانا اور (دوسرے کا) اپنے سامان بعینہ اُس کے پاس پانا

15157 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً، فَافْلَسَ الْمُشْتَرِي، فَاِنْ وَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، فَاِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ وَالْغُرَمَاءُ فِيهَا سَوَاءٌ، وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي، فَالْبَائِعُ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص دوسرے کو کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور پھر خریدار مفلس ہو جاتا ہے تو اگر فروخت کرنے والا اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا لیکن اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو پھر اس سامان کے بارے میں وہ اور دیگر قرض خواہ برابر کی حیثیت رکھیں گے لیکن اگر خریدار کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس بارے میں فروخت کرنے والا شخص دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

15158 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ رَجُلًا مَتَاعًا، فَافْلَسَ الْمُبْتَاعُ، وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنَ الثَّمَنِ شَيْئًا، فَاِنْ وَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَهُوَ فِيهَا اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ،

✵✵ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص، کسی شخص کو کوئی سامان فروخت کرے اور خریدار مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو تو اگر فروخت کرنے والا اپنا سامان بعینہ اُس کے پاس پاتا ہے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا لیکن اگر خریدار انتقال کر جاتا ہے تو پھر فروخت کرنے والا اس سامان کے بارے میں

دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا''۔

15159 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' جو زہری سے منقول ہے۔

15160 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ الرَّجُلُ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ

✵✵ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے' ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص مفلس ہو جائے اور دوسرا شخص اپنا مال بعینہ اس کے پاس پائے' تو وہ اس مال کے بارے میں' کسی دوسرے سے زیادہ حق دار ہوگا''۔

15161 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ، وَعِنْدَهٗ سِلْعَةٌ بِعَيْنِهَا، فَصَاحِبُهَا اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

✵✵ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی کا سامان بھی بعینہ موجود ہو' تو اُس سامان کا مالک' اُس سامان کے بارے میں' دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت زیادہ حق دار ہوگا''۔

15162 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهٗ بِعَيْنِهَا، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ،

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والا اپنا سامان بعینہ اس کے پاس آئے' تو دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا''۔

15163 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ

بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

15164 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَرْوِيهِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

15165 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "اِذَا بَاعَ الرَّجُلُ سِلْعَتَهُ مِنْ رَجُلٍ، فَاَفْلَسَ الْمُبْتَاعُ قَالَ: اِنْ وَجَدَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا وَافِرَةً، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنْ كَانَ الْمُشْتَرِي قَدِ اسْتَهْلَكَ مِنْهَا شَيْئًا قَلِيلًا، اَوْ كَثِيرًا، فَالْبَائِعُ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ"، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد (طاؤس) کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنا سامان فروخت کرے اور خریدار مفلس ہو جائے' تو طاؤس فرماتے ہیں: اگر وہ شخص اپنا سامان بعینہ دوسرے شخص کے پاس پاتا ہے' تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر خریدار اس سامان میں سے تھوڑے' یا زیادہ سامان کو ہلاک کر چکا ہو (یا استعمال کر چکا ہو) تو پھر فروخت کرنے والا' اس بارے میں' دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

15166 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَهْلِكُ شَيْئًا مِنْ سِلْعَةٍ اشْتَرَى بَعْضَهَا، وَاَفْلَسَ قَالَ: هِيَ لِصَاحِبِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ، مَا اَدْرَكَ مِنْهَا اِذَا لَمْ يَكُنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اس سامان میں سے کسی حصے کو ہلاک کر دیتا ہے' جسے اس نے خریدا تھا اور پھر مفلس ہو جاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت اس کا اصل مالک اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا' وہ اس میں جو حصہ پائے گا' وہ حاصل کر لے گا' بشرطیکہ اس نے اپنے حق میں سے پہلے کچھ وصول نہ کیا ہو۔

15167 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اِنْ كَانَ اقْتَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا، فَهُوَ فِيهَا وَالْغُرَمَاءُ سَوَاءٌ وَقَالَهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو' تو پھر اس کے بارے میں وہ شخص اور دیگر قرض خواہ' برابر کی حیثیت رکھیں گے۔

زہری نے یہی بات بیان کی ہے۔

15168 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اَيُّمَا غَرِيمٍ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اِفْلَاسِهِ، فَهُوَ وَالْغُرَمَاءُ سَوَاءٌ، يُحَاصُّهُمْ بِهِ وَبِهِ كَانَ يُفْتِي ابْنُ سِيرِينَ

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: جس طلبگار نے آدمی کے مفلس ہو جانے کے بعد اپنی وصولی میں کچھ وصول کرلیا ہو پھر وہ اور باقی قرض خواہ برابر کی حیثیت رکھیں گے وہ اس چیز کے بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند حصہ دار شمار ہوگا۔

ابن سیرین بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

15169 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ سِلْعَةً بِرَجُلٍ لَمْ يَنْقُدْهُ، ثُمَّ اَفْلَسَ الرَّجُلُ، فَوَجَدَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا، فَلْيَاْخُذْهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

٭٭ عبدالعزیز بن رفیع نے ابن ابوملیکہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی دوسرے شخص کوئی سامان فروخت کرے جس کی دوسرے شخص نے کوئی ادائیگی نہ کی ہو اور پھر دوسرا شخص مفلس ہو جائے اور پھر پہلا شخص اپنا سامان بعینہ اس کے پاس پائے تو دیگر قرض خواہوں کو چھوڑ کر وہ اس سامان کو حاصل کرلے گا"۔

15170 - آثار صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هُوَ فِيْهَا اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ، اِذَا وَجَدَهَا بِعَيْنِهَا

٭٭ دستوائی کے شاگرد ابوسفیان نے قتادہ کے حوالے سے خلاس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سامان کے بارے میں وہ شخص دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا جبکہ وہ سامان کو بعینہ پائے۔

15171 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: هُوَ وَالْغُرَمَاءُ فِيْهَا شَرْعٌ، وَبِهِ يَاْخُذُ الثَّوْرِيُّ قَالَ: الْاِفْلَاسُ وَالْمَوْتُ عِنْدَنَا سَوَاءٌ نَاْخُذُ بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سامان کے بارے میں وہ اور دیگر قرض خواہ یکساں شمار ہوں گے۔

سفیان ثوری نے اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے یہ کہا ہے: ہمارے نزدیک مفلس ہو جانا یا مرجانا برابر کی حیثیت رکھتا ہے اور ہم ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابٌ: الْمُفَلَّسُ، وَالْمَحْجُوْرُ عَلَيْهِ

باب: جس شخص کو مفلس قرار دے دیا جائے یا جس شخص کو تصرف کرنے سے روک دیا جائے

15172 - اقوال تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْمُفَلَّسَ مَا لَمْ يُصَحْ بِهِ فَاَمْرُهُ جَائِزٌ، فَاِذَا صِيْحَ بِهِ فَلَا حَدَثَ لَهُ فِيْ مَالِهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: جس شخص کو مفلس قرار دیا گیا ہے جب تک اس کا اعلان نہیں کیا جاتا اس وقت اس کا معاملہ درست ہوگا لیکن جب اس کا اعلان ہو جائے تو پھر وہ اپنے مال کے بارے میں کوئی تصرف نہیں

کر سکتا۔

15173 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يُؤَاجِرُ الْمُفَلَّسَ فِي اَمْهَنِ عَمَلٍ، لِيُؤَبِّخَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى يُقِيمُهُ لِلنَّاسِ اِذَا اُخْبِرَ اَنَّ عِنْدَهُ مَالًا فِي السِّرِّ، وَلَا يُظْهِرُ لَهُ شَيْءٌ

✵✵ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز مفلس قرار دیے جانے والے شخص کے ساتھ لین دین کرلیا کرتے تھے' تاکہ وہ اس کے ذریعے اسے توبیخ کریں۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ لوگوں کے سامنے اس شخص کو کھڑا کردیتے تھے' جب انہیں یہ بات بتائی جاتی تھی کہ اس شخص کے پاس پوشیدہ طور پر کچھ مال موجود ہے' اور اس شخص نے ان کے سامنے کوئی چیز ظاہر نہیں کی ہوتی تھی۔

15174 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: بَيْعُ الْمَحْجُورِ، وَابْتِيَاعُهُ جَائِزٌ، كَمَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ، وَيُؤْخَذُ بِهِ فِي الْاُجْرَةِ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص کو تصرف سے روکا گیا ہو' اس کا کوئی چیز فروخت کرنا' یا خرید لینا جائز ہے' جیسا کہ اس پر حدود قائم کی جائیں (تو اس کا تصرف درست ہوتا ہے) اور اجرت میں اس کو پکڑا جائے گا۔

15175 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "بَيْعُ الْمُفَلَّسِ، وَابْتِيَاعُهُ جَائِزٌ، مَا لَمْ يُفَلِّسْهُ السُّلْطَانُ، فَاِنِ ادَّانَ الْمَحْجُورُ عَلَيْهِ، جَازَ مَا ادَّانَ وَمَا صَنَعَ يَقُوْلُ: لَا يُحْجَرُ عَلٰى مُسْلِمٍ"

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جس شخص کو مفلس قرار دیا گیا ہو' اس کا کچھ فروخت کرنا' یا خرید لینا جائز ہے' جب تک حاکم وقت نے اسے مفلس قرار نہ دیا ہو اور جب کوئی ایسا شخص قرض کرلے' جسے تصرف سے روکا گیا تھا' تو اس نے جو قرض لیا ہے' یا جو کچھ کیا ہے' وہ درست ہوگا۔

ثوری فرماتے ہیں: مسلمان کو کسی تصرف سے روکا نہیں جاسکتا۔

15176 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، سَمِعَ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَتٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرَ، فَقَالَ: اِنِّي ابْتَعْتُ بَيْعًا بِكَذَا وَكَذَا، وَاِنَّ عَلِيًّا يُرِيدُ اَنْ يَاْتِيَ عُثْمَانَ فَيَسْاَلَهُ اَنْ يَحْجُرَ عَلَيَّ، فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ: فَاَنَا شَرِيكُكَ فِي الْبَيْعِ، فَاَتٰى عَلِيٌّ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ ابْنَ جَعْفَرٍ ابْتَاعَ كَذَا وَكَذَا، فَاحْجُرْ عَلَيْهِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا شَرِيكُهُ فِي هٰذَا الْبَيْعِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: كَيْفَ اَحْجُرُ عَلٰى رَجُلٍ فِي بَيْعٍ شَرِيكُهُ الزُّبَيْرُ؟

✵✵ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کے پاس آئے' اور بولے: میں نے اتنی' اتنی رقم کے عوض میں' ایک چیز خریدی ہے' اب حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (جو خلیفہ وقت ہیں) کے پاس جائیں اور ان سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ مجھے تصرف کرنے سے روک دیں' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں اس سودے میں تمہارا حصہ دار ہوں' حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اور اُن سے کہا: جعفر کے صاحبزادے نے فلاں' فلاں چیز خریدی ہے' اُسے تصرف سے روک دیں' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُس سودے میں' اس کا حصے دار ہوں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے شخص کو سودا کرنے میں تصرف سے کیسے روک سکتا ہوں؟ جس کے شراکت دار حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہوں۔

15177 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَجُلًا سَمْحًا شَابًّا جَمِيلًا مِنْ اَفْضَلِ شَبَابِ قَوْمِهِ، وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْلَقَ مَالَهُ كُلَّهُ مِنَ الدَّيْنِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ اِلَيْهِ اَنْ يَسْاَلَ غُرَمَاءَهُ اَنْ يَضَعُوا لَهُ، فَاَبَوْا، فَلَوْ تَرَكُوا لِاَحَدٍ مِّنْ اَجْلِ اَحَدٍ، تَرَكُوا لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِّنْ اَجْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ مَالَهُ فِي دَيْنِهِ، حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ، حَتّٰى اِذَا كَانَ عَامُ فَتْحِ مَكَّةَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنَ الْيَمَنِ اَمِيرًا لِيَجْبُرَهُ، فَمَكَثَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ وَّكَانَ اَوَّلُ مَنِ اتَّجَرَ فِي مَالِ اللّٰهِ هُوَ، وَمَكَثَ حَتّٰى اَصَابَ، وَحَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ: اَرْسِلْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ، فَدَعْ لَهُ مَا يُعَيِّشُهُ، وَخُذْ سَائِرَهُ مِنْهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْبُرَهُ، وَلَسْتُ بِآخِذٍ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يُعْطِيَنِي، فَانْطَلَقَ عُمَرُ اِلٰى مُعَاذٍ اِذْ لَمْ يُطِعْهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِمُعَاذٍ، فَقَالَ مُعَاذٌ: اِنَّمَا اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْبُرَنِي، وَلَسْتُ بِفَاعِلٍ، ثُمَّ لَقِيَ مُعَاذٌ عُمَرَ فَقَالَ: قَدْ اَطَعْتُكَ، وَاَنَا فَاعِلٌ مَا اَمَرْتَنِي بِهِ، اِنِّي اُرِيتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي فِي حَوْمَةِ مَاءٍ، قَدْ خَشِيتُ الْغَرَقَ، فَخَلَّصْتَنِي مِنْهُ يَا عُمَرُ، فَاَتٰى مُعَاذٌ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَحَلَفَ لَهُ اَنَّهُ لَمْ يَكْتُمْهُ شَيْئًا حَتّٰى بَيَّنَ لَهُ سَوْطَهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ مِنْكَ، قَدْ وَهَبْتُهُ لَكَ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا حِينَ طَابَ وَحَلَّ قَالَ: فَخَرَجَ مُعَاذٌ عِنْدَ ذٰلِكَ اِلَى الشَّامِ قَالَ مَعْمَرٌ: فَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: لَمَّا بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَ مُعَاذٍ اَوْقَفَهُ لِلنَّاسِ، فَقَالَ: مَنْ بَاعَ هٰذَا شَيْئًا فَهُوَ بَاطِلٌ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کے حوالے سے' اُن کے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک نرم' خوبصورت' نوجوان تھے' جو اپنی قوم کے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے نوجوان تھے وہ کوئی چیز روک کے نہیں رکھتے تھے' مسلسل قرض دیتے رہتے تھے' یہاں تک کہ ان کا سارا مال قرض کی مد میں (دوسروں کے پاس) چلا گیا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کریں کہ آپ ان کے قرض خواہوں کو یہ ہدایت کریں کہ وہ انہیں کچھ معاف کر دیں' ان لوگوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا' اگر کسی نے کسی وجہ سے ترک کرنا تھا' تو

اس نے نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ترک کر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے قرض کی ادائیگی میں سارا مال بکوایا' یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ عالم ہو گیا کہ ان کے پاس کوئی بھی چیز نہیں تھی' پھر جب فتح مکہ کا موقع آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اہل یمن کا امیر بنا کر بھیجا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ یمن میں رہے' وہ پہلے فرد تھے' جنہوں نے اللہ کے مال کو تجارت میں استعمال کیا' وہ وہیں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہو گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان صاحب کو پیغام بھیجیں اور یہ جو سامان ہے' وہ ان سے چھڑوائیں اور ان سے ساری وصولی کریں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں بھیجا تھا' تاکہ وہ ایسا کریں' میں ان سے صرف وہی چیز وصول کروں گا جو وہ مجھے دیں گے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات نہ مانی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھجوایا تھا' تاکہ آپ مجھے یہ موقع دیں اب میں ایسا نہیں کروں گا' پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو انہوں نے کہا: اے عمر! میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں اور آپ نے جو مجھے ہدایت کی ہے میں ویسا ہی کرتا ہوں' کیونکہ میں نے خواب دیکھا کہ میں پانی کے اندر ہوں اور مجھے ڈوبنے کا اندیشہ ہے' تو آپ نے مجھے نجات دلائی ہے۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ حلف اٹھایا کہ انہوں نے اس میں سے کوئی بھی چیز چھپائی نہیں ہے' یہاں تک کہ انہوں نے لاٹھی کو بھی واضح کر دیا ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں آپ سے ایسی کوئی چیز وصول نہیں کروں گا جو میں نے آپ کو ہبہ کی ہو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اب وہ وقت آ گیا ہے' جب وہ مال پاکیزہ اور حلال ہو گیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل کر شام چلے گئے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے زہری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا مال فروخت کروا دیا' تو انہیں لوگوں کے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: جو شخص اسے کوئی چیز فروخت کرے گا' وہ کالعدم شمار ہو گی۔

بَابُ الْاِحَالَةِ

باب: احالہ کرنا

15178 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى حَقِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ تَوًى، اِنْ لَمْ يَقْبِضْهُ رَجَعَ عَلٰى صَاحِبِهِ الَّذِیْ اَحَالَ عَلَيْهِ

* * معمر نے قتادہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: کسی مسلمان شخص کے حق پر کوئی لازمی چیز نہیں ہے' اگر آدمی اسے قبضے میں نہیں لیتا تو اس متعلقہ شخص کی طرف رجوع کرے گا جس کی طرف اس نے احالہ کیا تھا۔

15179 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ. كَانَ يُقَالُ: "لَا تَوَى عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ يَرْجِعُ عَلٰى غَرِيمِهِ الْاَوَّلِ، هٰذَا فِي الْاِحَالَةِ قَالَ: قُلْنَا: وَاِنْ اَخَذَ بَعْضَ حَقِّهِ؟ قَالَ: وَاِنْ كَانَ يُقَالُ: لَا تَوَى عَلٰى حَقِّ مُسْلِمٍ"

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے: کسی مسلمان کے مال پر کوئی زبردستی نہیں ہے' آدمی اپنے پہلے مقروض کی طرف رجوع کرے گا' یہ حکم احالہ کی صورت میں ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اگر چہ وہ اپنے حق کا بعض حصہ وصول کر چکا ہو' انہوں نے فرمایا: اگر چہ یہ بات کہی جاتی ہے: کسی مسلمان کے حق پر کوئی لازمی بندش نہیں ہے

15180 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ فِيْ رَجُلٍ اَحَالَ رَجُلًا عَلٰى آخَرَ، فَلَمْ يَقْضِهِ شَيْئًا، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلَّذِيْ اَحَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّكَ اَدَّيْتَ وَاَدّٰى عَنْكَ قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ اَبْرَاَنِيْ قَالَ: بَيِّنَتُكَ اَنَّهُ لِعَوَرِ اِفْلَاسًا وَظُلْمًا قَدْ عَلِمَهُ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ایک شخص کو دوسرے کی طرف احالہ کر دیتا ہے اور وہ اسے کوئی ادائیگی نہیں کرتا' تو جس شخص نے احالہ کیا تھا' اس سے قاضی شریح نے فرمایا: تم پر یہ ثبوت پیش کرنا لازم ہے کہ تم نے ادائیگی کر دی ہے' یا اس شخص نے تمہاری طرف سے ادائیگی کر دی ہے' اس شخص نے کہا: اس نے مجھے بری الذمہ کر دیا تھا' تو قاضی شریح نے کہا: تم پر یہ ثبوت پیش کرنا لازم ہے کہ یہ مفلس ہو جانے' یا ظلم ہو جانے کی وجہ سے ہوا تھا' جس کا اسے علم تھا۔

15181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ خَاصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ اَنَّ رَجُلًا اَحَالَهُ عَلٰى رَجُلٍ قَالَ: فَتَقَاضَيْتُهُ، فَجَعَلَ لَا يُقْضِيْنِيْ، فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى شُرَيْحٍ فَرَدَّنِيْ اِلٰى صَاحِبِي الْاَوَّلِ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: وہ قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ لے کر آئے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی طرف احالہ کر دیا تھا' انہوں نے بتایا کہ میں نے اس دوسرے شخص سے تقاضا کیا تو اس نے کوئی ادائیگی مجھے نہیں کی' میں یہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آیا' تو انہوں نے مجھے پہلے شخص (یعنی اصل مقروض کی طرف واپس کر دیا)۔

15182 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: نُعِيرُ دُوْنَهُ لِيْ بِثَلَاثِ مِائَةِ دِرْهَمٍ عَلٰى رَجُلٍ فَمَطَلَنِيْ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، ثُمَّ اَعْطَانِيْ صُرَّةً، فَقَالَ: هٰذِهِ مِسْكٌ، فَاَرَيْتُهَا جَارًا لِيْ، فَقَالَ: اِنَّمَا هِيَ رَامِكٌ وَسُكٌّ، وَقَالَ: اِنَّمَا يُسَاوِي هٰذَا مِائَةَ دِرْهَمٍ قَالَ: فَرَدَدْتُهَا اِلَيْهِ ثُمَّ اَتَيْتُ بَيِّعِي الْاَوَّلَ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰى شُرَيْحٍ فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ اَبْرَاَنِيْ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ قَدْ اَبْرَاْتُهُ وَلٰكِنَّهُ اَحَالَنِيْ عَلٰى رَجُلٍ فَمَطَلَنِيْ، ثُمَّ اَعْطَانِيْ صُرَّةَ رَامِكٍ فَرَدَدْتُهَا عَلَيْهِ قَالَ: قُمْ فَاَعْطِهِ حَقَّهُ

٭٭ اسرائیل نے' ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک آدمی سے تین سو درہم لینے تھے' وہ چھ مہینے تک ٹال مٹول کرتا رہا' پھر اس نے مجھے ایک تھیلی دی اور کہا: اس میں مشک ہے' میں نے وہ اپنے ایک پڑوسی کو دکھائی' تو اس نے کہا: یہ تو جعلی ہے

پھراس نے بتایا: یہ (زیادہ سے زیادہ) ایک درہم کی ہوگی' میں نے وہ تھیلی اس شخص کو واپس کی اور پہلے شخص کے پاس آیا' ابواسحاق کہتے ہیں: میں اسے لے کر قاضی شریح کے پاس گیا ہم ان کے سامنے بیٹھ گئے تو اس نے کہا: اس نے مجھے بری الذمہ کروادیا تھا' میں نے کہا: میں نے اسے بری الذمہ کروایا تھا' لیکن اس نے مجھے احالہ کر کے ایک ایسے شخص کے پاس بھجوادیا' جو میرے ساتھ ٹال مٹول کرتا ہے' پھراس نے مجھے جعلی مشک کی ایک تھیلی دی' وہ میں نے اسے واپس کر دی' تو قاضی شریح نے (میرے مقروض سے) کہا: تم اٹھو! اوراس کا حق اسے ادا کرو۔

15183 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، اَوْ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ: لَا یَرْجِعُ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ یُفْلِسَ اَوْ یَمُوْتَ

✵✵ معمر نے' ایک شخص کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے ساتھی (یعنی دوسرے شخص) کی طرف سے اس وقت رجوع کرے گا' جب وہ (اصل مقروض) مفلس ہوجائے' یا انتقال کرجائے۔

بَابٌ: الْبَیِّعَانِ یَخْتَلِفَانِ، وَعَلٰی مَنِ الْیَمِیْنُ؟

باب: جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہوجائے' توقسم اٹھانا کس کے ذمہ ہوگا؟

15184 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُدَّعٰی عَلَیْهِ اَوْلٰی بِالْیَمِیْنِ اِذَا لَمْ تَکُنْ بَیِّنَةٌ

✵✵ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' وہ قسم اٹھانے کا زیادہ حق دار ہوگا' جبکہ کوئی ثبوت موجود نہ ہو''

15185 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، بَاعَ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ بَیْعًا، فَاخْتَلَفَا فِی الثَّمَنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بِعِشْرِیْنَ، وَقَالَ الْاَشْعَثُ: بِعَشْرَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اجْعَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ مَنْ شِئْتَ، اجْعَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ رَجُلًا، فَقَالَ الْاَشْعَثُ: اَنْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاِنِّیْ اَقُوْلُ بِمَا قَضٰی بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ وَلَمْ تَکُنْ بَیِّنَةٌ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ رَبِّ الْمَالِ وَیَتَرَادَّانِ الْبَیْعَ

✵✵ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کے ساتھ ایک سودا کیا تو قیمت کے بارے میں' ان دونوں حضرات کے درمیان اختلاف ہوگیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا: قیمت بیس ہے' جبکہ اشعث کا کہنا تھا: قیمت دس ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جسے چاہو' میرے اوراپنے درمیان ثالث بنالو' تم ایسا کرو' میرے اوراپنے اور درمیان کسی شخص کو ثالث بنالو' تو اشعث نے کہا: آپ کو' میں آپ کے درمیان ثالث بناتا ہوں' تو حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں وہ کہوں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا کہ جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور کوئی ثبوت موجود نہ ہو' تو پھر اس بارے میں' یا تو فروخت کرنے کا قول معتبر ہوگا' یا پھر وہ دونوں سودا کالعدم کردیں گے۔

15186 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَوَطِئَهَا ثُمَّ جَاءَ الَّذِىْ بَاعَهَا، فَقَالَ: بِعْتُكَ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِيْنَ قَالَ: الْبَيِّنَةُ الْاٰنَ عَلَى الْبَائِعِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو کوئی کنیز خرید کر اس کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' پھر وہ شخص آتا ہے: جس نے اسے فروخت کیا تھا اور یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں یہ ایک سو دینار کے عوض میں فروخت کی تھی' جبکہ دوسرا شخص یہ کہتا ہے: میں نے پچاس درہم کے عوض میں اس کو خریدا تھا' تو حماد فرماتے ہیں: ایسی صورت میں فروخت کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا۔

15187 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً فَاخْتَلَفَا وَقَدْ هَلَكَتِ السِّلْعَةُ قَالَ: بَيِّنَةُ الْبَائِعِ، اَوْ يَمِيْنُ الْمُشْتَرِىْ، فَاِنْ كَانَتِ السِّلْعَةُ بِعَيْنِهَا، اسْتُحْلِفَا وَرُدَّ الْبَيْعُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کوئی سامان خریدتا ہے اور پھر ان دونوں (خرید وفروخت کرنے والوں) کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے اور اس دوران سامان ہلاک ہو جاتا ہے' تو حماد نے فرمایا: فروخت کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا' ورنہ خریدار قسم اٹھالے گا اور اگر سامان بعینہٖ موجود ہو' تو دونوں سے حلف لیا جائے گا اور سودے کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔

15188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَائِعَانِ فِى الْبَيْعِ حَلَفَا جَمِيْعًا، فَاِنْ حَلَفَا رُدَّ الْبَيْعُ، وَاِنْ نَكَلَ اَحَدُهُمَا وَحَلَفَ الْاٰخَرُ فَهُوَ لِلَّذِىْ حَلَفَ، وَاِنْ نَكَلَا رُدَّ الْبَيْعُ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان سودے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو وہ دونوں حلف اٹھائیں گے جب وہ دونوں حلف اٹھالیں گے تو سودے کو کالعدم کر دیا جائے گا اور اگر ان دونوں میں سے ایک انکار کر دے' اور دوسرا حلف اٹھالے' تو یہ اس کے قول کے مطابق سودا شمار ہوگا' جس نے حلف اٹھایا ہے' اور اگر وہ دونوں انکار کر دیتے ہیں' تو سودے کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔

15189 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِىِّ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ، وَقَدْ هَلَكَتِ السِّلْعَةُ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِىْ، اِلَّا اَنْ يَجِىءَ الْبَائِعُ بِبَيِّنَةٍ، فَاِنْ كَانَتْ قَائِمَةً،

فَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَتَهُ، وَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَتَهُ، اَخَذْنَا بِبَيِّنَةِ الَّذِيْ يَدَّعِي الْفَضْلَ

٭٭ ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہوجائے اور سامان ہلاک ہوچکا ہو تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا البتہ اگر فروخت کرنے والا کوئی ثبوت پیش کردے تو حکم مختلف ہوگا اور اگر سامان موجود ہو اور دونوں فریق اپنا اپنا ثبوت پیش کردیں تو ہم اس کے ثبوت کو قبول کریں گے جو اضافی چیز کا دعوے دار ہوگا۔

15190 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ شُرَيْحٍ، اَنَّهُ قَالَ: فَصْلُ الْخِطَابِ الشَّاهِدَانِ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ

٭٭ ابن تیمی نے داؤد بن ابوہند کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: فیصلہ کرنے کا اصول یہ ہے کہ دو گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ لازم ہوگا اور جو انکار کر رہا ہو اس پر قسم اُٹھانا لازم ہوگا۔

15191 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَطْلُوْبِ بَيِّنَةٌ

٭٭ ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص سے مطالبہ کیا جا رہا ہو اس پر ثبوت پیش کرنا لازم نہیں ہوگا۔

15192 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

٭٭ ابن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ قسم اُٹھانا اس پر لازم ہوگا جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو۔

15193 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ امْرَاَتَيْنِ، كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِيْ بَيْتٍ لَيْسَ مَعَهُمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُهُمَا، فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَقَدْ طُعِنَ فِيْ بَطْنِ كَفِّهَا بِاَشْفَى حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِ كَفِّهَا، تَقُوْلُ: طَعَنَتْهَا صَاحِبَتُهَا، وَتُنْكِرُ الْاُخْرٰى، فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: لَا تُعْطِ شَيْئًا اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ رِجَالٍ، وَلٰكِنِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَادْعُهَا، فَاقْرَاْ عَلَيْهَا: (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) (آل عمران: 77) الْاٰيَةُ، فَفَعَلْتُ فَاعْتَرَفَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ثُمَّ لَقِيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ بَعْدَ سَنَةٍ

٭٭ ابن جریج نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: دو خواتین ایک گھر میں تھیں اس گھر میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اس گھر سے ایک خاتون نکلی جس کی ہتھیلی کی پشت میں کوئی چیز ماری گئی تھی جو ہتھیلی کی دوسری طرف سے

نکل گئی تھی' اس خاتون کا یہ کہنا تھا کہ دوسری عورت نے اسے زخمی کیا ہے' جبکہ دوسری عورت نے اس کا انکار کیا' میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور انہیں پوری صورت حال کے بارے میں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: تم کوئی فیصلہ اس وقت تک نہ دینا' جب تک ثبوت فراہم نہیں ہوتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دیا جانے لگے' تو بہت سے لوگ دوسروں کے اموال کے بارے میں دعوے کرنے لگ جائیں گے' بلکہ قسم اٹھانا اس شخص کے ذمہ ہوگا' جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو''

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تو تم اس عورت کو بلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کرو:

''بے شک' وہ لوگ' جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کے عوض میں' تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں''

(ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:) میں نے ایسا ہی کیا' تو اس عورت نے اعتراف کر لیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس کے ایک سال بعد' میری ملاقات ابن جریج سے ہوئی' تو انہوں نے پھر مجھے یہی روایت بیان کی۔

15194 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى ثَوْبَيْنِ مِنْ رَجُلٍ، وَقَالَ لَهُ: اذْهَبْ بِهِمَا فَاَيُّهُمَا رَضِيتَ فَخُذْ بِالثَّمَنِ، فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا، فَقَالَ: اُقَوِّمُ هٰذَا - لِلَّذِي بَقِيَ - وَاَجْعَلُ الْفَضْلَ ثَمَنَ الَّذِيْ هَلَكَ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایک آدمی سے دو کپڑے خریدتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے: تم ان دونوں کو لے جاؤ' تم ان میں سے جس سے راضی ہوئے' تو قیمت وصول کر لینا' پھر ان دونوں کپڑوں میں سے کوئی ایک ہلاک ہو جاتا ہے' تو وہ شخص کہتا ہے: میں اس کی قیمت کا تعین کروں گا' یعنی جو کپڑا باقی بچا ہے اس کی قیمت کا' اور میں وہ اضافی رقم بناؤں گا' جو اس کپڑے کی ہوگی' جو ہلاک ہو گیا ہے۔

15195 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِذَا ابْتَعْتَ مِنْ رَجُلَيْنِ ثَوْبَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ عَلَى الرِّضٰى فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: لِيْ خَيْرُ الثَّوْبَيْنِ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّادِّ، يَرُدُّ اَيُّهُمَا شَاءَ خَيْرَ الثَّوْبَيْنِ، فَاِذَا لَمْ يَعْرِفْ لَزِمَهُ الْبَيْعُ، وَاسْتُحْلِفَ لِاَيِّهِمَا خَيْرُ الثَّوْبَيْنِ"

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم نے دو مختلف آدمیوں سے' دو مختلف کپڑے لئے اور رضامندی کی شرط رکھی' اور دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: جو زیادہ بہتر کپڑا ہے' وہ میرا ہوگا' تو اس بارے میں قول اس شخص کا معتبر ہوگا' جو واپس کر رہا ہے' وہ ان دونوں میں سے جسے چاہے گا' بہتر کپڑا قرار دے گا' اور جس کو چاہے گا اس کو واپس کر دے گا اور اگر وہ نہیں پہچانتا' تو اس پر سودا لازم ہوگا' اور اس سے حلف لیا جائے گا' کہ ان میں سے کون سا کپڑا زیادہ بہتر ہے؟

15196 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ ثَوْبَيْنِ فَبَاعَ الْمُشْتَرِي اَحَدَ الثَّوْبَيْنِ، وَوَجَدَ بِالْاٰخَرِ عَيْبًا، فَاَقَامَ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ الْمُشْتَرِي: قِيمَةُ الَّذِيْ بِيعَ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ كَذَا وَكَذَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ

الْبَائِعِ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْمُشْتَرِي بِبَيِّنَةٍ " اَخْبَرَنَا

✻✻ ثوری‘ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو کپڑے فروخت کرتا ہے‘ خریدار دو میں سے ایک کپڑا فروخت کرتا ہے اور وہ دو میں سے دوسرے کپڑے میں عیب پالیتا ہے اور ثبوت پیش کر دیتا ہے تو خریدار یہ کہتا ہے: جو چیز فروخت ہوئی ہے اس کی قیمت اتنی تھی‘ اور فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ اس کی قیمت کی اتنی تھی‘ تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا‘ البتہ اگر خریدار کوئی ثبوت پیش کر دے‘ تو حکم مختلف ہوگا۔

15197 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: اِنْ شَاءَ طَرَحَ عَنْهُ الْعَيْبَ، وَاِلَّا رَدَّ الثَّوْبَ الْبَاقِيَ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص اس سے عیب کو پرے کر دے‘ تو ٹھیک ہے‘ ورنہ وہ انصاف کی قیمت کے مطابق باقی رہ جانے والا کپڑا واپس کر دے گا۔

15198 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: بِعْتُكَ دَارِي، وَاَنَا غُلَامٌ، فَقَالَ الْمُبْتَاعُ: بَلْ بِعْتَنِي، وَاَنْتَ رَجُلٌ قَالَ: الْبَيِّنَةُ عَلَى الْبَائِعِ اَنَّهُ بَاعَهَا وَهُوَ غُلَامٌ، الْبَيْعُ جَائِزٌ حَتّٰى يُفْسِدَهُ الْمُبْتَاعُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: فَاِنَّ مَالِكًا قَالَ: الْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو دوسرے شخص کو کہتا ہے: میں نے تمہیں اپنا گھر فروخت کیا‘ اس وقت جب میں لڑکا تھا‘ اور خریدار یہ کہتا ہے: بلکہ تم نے اپنا گھر مجھے اس وقت فروخت کیا تھا‘ جب تم پورے آدمی تھے‘ تو ثوری نے کہا: اس بارے میں فروخت کرنے والے پر ثبوت پیش کرنا لازم ہوگا کہ اس نے وہ گھر اس وقت فروخت کیا تھا‘ جب وہ لڑکا تھا‘ یہ سودا‘ درست شمار ہوگا‘ جب تک خریدار‘ اسے فاسد قرار نہیں دیتا۔

ایک شخص نے ثوری سے کہا: امام مالک تو یہ کہتے ہیں: اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا‘ تو ثوری نے اس کے قول کی طرف توجہ نہیں دی۔

15199 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: "اِذَا اشْتَرَيْتَ ثَوْبًا عَلَى الرِّضٰى فَرَدَدْتَهُ فَقَالَ صَاحِبُ الثَّوْبِ: لَيْسَ هٰذَا ثَوْبِي، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّادِّ"

✻✻ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر کوئی رضامندی کی شرط پر‘ کوئی کپڑا خریدے اور پھر اسے واپس کر دے‘ اور کپڑے کا مالک یہ کہے: یہ تو میرا کپڑا ہی نہیں ہے‘ تو اس بارے میں کپڑا واپس کرنے والے شخص کا قول معتبر شمار ہوگا۔

15200 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا، عَنْ رَجُلٍ قَضٰى رَجُلًا دِينَارًا، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: هُوَ نَاقِصٌ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَعْطَيْتُكَ وَازِنًا قَالَ: اِنْ كَانَ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّادِّ، وَاِنْ كَانَ اَشْهَدَ عَلَيْهِ بِالْبَرَاءَةِ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الدَّافِعِ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الْاٰخَرُ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ نَاقِصٌ

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا‘ جو ایک شخص کو ایک

دینارادا کرتا ہے اور وہ شخص اسے واپس کردیتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ ناقص ہے پہلا شخص یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں پورے وزن کا دینار دیا تھا تو معمر نے فرمایا: اگر تو اس نے کسی ثبوت کے بغیر اسے وہ دیا تھا تو اس بارے میں واپس کرنے والے کا قول معتبر ہوگا اور اگر اس نے بری الذمہ ہونے کے بارے میں کسی کو گواہ بنالیا تھا تو اس بارے میں ادائیگی کرنے والے کا قول معتبر ہوگا بشرطیکہ دوسرا فریق یہ ثبوت پیش نہیں کردیتا کہ یہ ناقص ہے۔

15201 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: سَلَّفْتُكَ دِينَارًا، وَقَالَ الْآخَرُ: بَلْ وَهَبْتَهُ لِي قَالَ: هُوَ سَلَفٌ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ الْآخَرُ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ وَهَبَهُ لَهُ، وَقَالَ مَعْمَرٌ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَتَاعًا عِنْدَ رَجُلٍ، فَقَالَ: سُرِقَ مِنِّي، وَقَالَ الْآخَرُ: رَهَنْتَهُ عِنْدِي، فَقَالَ: " الْقَوْلُ لِلَّذِي قَالَ: سُرِقَ مِنِّي "

* * معمر ایسے شخص کے بارے میں یہ کہتے ہیں: جو دوسرے شخص کو یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک ہزار دینار بیع سلف کے طور پر دیا تھا اور دوسرا یہ کہتا ہے: وہ تم نے مجھے ہبہ کیا تھا تو معمر کہتے ہیں: وہ سلف شمار ہوگا البتہ اگر دوسرا شخص یہ ثبوت پیش کردیتا ہے کہ اس نے اسے ہبہ کیا تھا تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے پاس کوئی سامان پاتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا سامان ہے جو چوری ہوگیا تھا اور دوسرا شخص کہتا ہے: تم نے یہ میرے پاس رہن رکھوایا تھا تو معمر فرماتے ہیں: اس بارے میں اس شخص کا قول کا معتبر ہوگا کہ جس نے یہ کہا ہے: یہ میرا سامان چوری ہوگیا تھا۔

بَابٌ: فِي الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ السِّلْعَةَ يُقِيمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيِّنَةَ

باب: جب دو آدمی کسی سامان کے بارے میں دعویٰ کریں اور اُن میں سے ہر ایک ثبوت (یا گواہ) بھی پیش کردے

15202 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعِيرٍ فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا

* * سماک بن حرب نے تمیم بن طرفہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا جو ایک اونٹ کے بارے میں تھا اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کردے (کہ یہ اونٹ اس کا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے وہ اونٹ ان دونوں کے درمیان تقسیم کروادیا۔

15203 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، اَخْبَرَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ الطَّائِيَّ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّعِيَانِ جَمَلًا، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَهِيدَيْنِ اَنَّهُ نَتَجَهُ، وَاَنَّهُ لَهُ فَقَضَى بِهِ بَيْنَهُمَا

٭٭ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: انہوں نے تمیم بن طرفہ طائی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: دو آدمی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ دونوں ایک اونٹ کے بارے میں دعویدار تھے، ان دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیے کہ یہ اونٹ اس کے ہاں پیدا ہوا تھا، اور یہ اونٹ اس کی ملکیت ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے وہ اونٹ ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

15204 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي فَرَسٍ، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةً اَنَّهُ فَرَسُهُ نَتَجَهُ، وَاَنَّهُ لَمْ يَبِعْهُ، وَلَمْ يَهَبْهُ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِنَّ اَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: وَمَا اَحْوَجَكُمَا اِلَى السِّلْسِلَةِ مِثْلِ سِلْسِلَةِ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَنْزِلُ فَتَاْخُذُ بِعُنُقِ الظَّالِمِ

٭٭ علقمہ بن مرثد بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، دو آدمی ایک گھوڑے کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر آئے، ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہ ثبوت پیش کیا، یہ اس کا گھوڑا ہے اور اس کے ہاں پیدا ہوا تھا، اور اس نے اس گھوڑے کو نہ تو فروخت کیا ہے اور نہ ہی ہبہ کیا ہے، تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے کوئی ایک تو ضرور جھوٹ بول رہا ہے، پھر انہوں نے اس گھوڑے کو ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کو زنجیر کی ضرورت ہے، جو بنی اسرائیل میں ہوا کرتی تھی، وہ زنجیر نیچے ہوتی تھی اور ظالم کی گردن پکڑ لیتی تھی۔

15205 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الرَّجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةً اَنَّهَا دَابَّتُهُ قَالَ: "هِيَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ، اَوْ قَالَ: مَنْ اَقَرَّ بِشَيْءٍ فِي يَدَيْهِ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ"

٭٭ معمر نے، طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے، اُن کے والد کے حوالے سے، دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی جانور کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ یہ اس کا جانور ہے، تو طاؤس نے فرمایا: یہ اس شخص کا شمار ہوگا، جس کے قبضے میں ہو (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) انہوں نے یہ فرمایا: جو شخص کسی ایسی چیز کے بارے میں اقرار کرے، جو اس کے پاس موجود ہو، تو پھر اس بارے میں اُس شخص کا قول معتبر ہوگا۔

15206 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي فَرَسٍ ادَّعَيَاهَا جَمِيعًا، وَهِيَ فِي يَدِ اَحَدِهِمَا، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةً اَنَّهُ نَتَجَهَا، فَقَالَ شُرَيْحٌ: النَّاتِجُ اَحَقُّ مِنَ الْعَارِفِ، وَجَعَلَهَا لِلَّذِي هِيَ فِي يَدَيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا يَرَوْنَهَا فِي يَدَيْهِ، وَهٰؤُلَاءِ عَرَفُوهَا بِزَعْمِهِمْ

٭٭ معمر نے، ایوب کے حوالے سے، ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو آدمی

ایک گھوڑے کے بارے میں مقدمہ لے کران کے پاس آئے' ان دونوں کا اس گھوڑے کے بارے میں یہ دعویٰ تھا اور وہ گھوڑا ان میں سے ایک کے قبضے میں تھا' ان دونوں میں ہرایک نے یہ ثبوت پیش کر دیا کہ یہ گھوڑا اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' تو قاضی شریح نے کہا: جس کے ہاں پیدا ہوا تھا' وہ جاننے والے کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے' پھر انہوں نے وہ گھوڑا اس شخص کی ملکیت شمار کیا جس کے وہ قبضے میں تھا' اور فرمایا: یہ لوگ مسلسل اس کو اس کے ہاں دیکھتے رہے ہیں' اور یہ لوگ اپنے گمان کے مطابق اسے پہچانتے ہیں۔

15207 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ بَغْلٍ، فَجَاءَ اَحَدُهُمَا بِخَمْسَةٍ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ نَتَجَهُ، وَجَاءَ الْاٰخَرُ بِشَهِيدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُ نَتَجَهُ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ وَهُمْ عِنْدَهُ: مَاذَا تَرَوْنَ، اَقْضِيْ بِاَكْثَرِهِمَا شُهُوْدًا، فَلَعَلَّ الشَّهِيدَيْنِ خَيْرٌ مِنَ الْخَمْسَةِ، ثُمَّ قَالَ: "فِيهَا قَضَاءٌ وَصُلْحٌ، وَسَاُنَبِّئُكُمْ بِالْقَضَاءِ وَالصُّلْحِ، اَمَّا الصُّلْحُ: فَيُقَسَّمُ بَيْنَهُمَا، لِهٰذَا خَمْسَةُ اَسْهُمٍ، وَلِهٰذَا سَهْمَانِ، وَاَمَّا الْقَضَاءُ، فَيَحْلِفُ اَحَدُهُمَا مَعَ شُهُوْدِهِ، وَيَاْخُذُ الْبَغْلَ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يُغَلِّظَ فِي الْيَمِينِ ثُمَّ يَاْخُذَ الْبَغْلَ"

✵✵ حنش بن معتمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: دو آدمی ایک خچر کے سلسلے میں' مقدمہ لے کر آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' ان میں سے ایک شخص پانچ آدمی لے کر آیا' جنہوں نے یہ گواہی دی کہ یہ خچر اس شخص کے ہاں پیدا ہوا تھا' اور دوسرا شخص دو گواہ لے کر آیا' ان دونوں نے یہ گواہی دی کہ یہ اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے اس بارے میں دریافت کیا' آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ کیا میں اس کے مطابق فیصلہ دے دوں جس کے گواہ زیادہ ہیں؟ کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو گواہ' پانچ سے زیادہ بہتر ہوں' پھر انہوں نے فرمایا: اس میں ایک فیصلہ ہے' اور ایک صلح ہے' اور میں آپ لوگوں کو فیصلے اور صلح کے بارے میں بتاتا ہوں' جہاں تک صلح کا تعلق ہے' تو یہ خچر ان دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا' اس کو پانچ حصے ملیں گے اور اس کو دو حصے ملیں گے' اور جہاں تک فیصلے کا تعلق ہے' تو ان دونوں میں کوئی ایک اپنے گواہوں کے ساتھ حلف اٹھائے گا اور خچر حاصل کرلے گا' اور اگر وہ چاہے گا' تو قسم میں مزید تاکید پیدا کرے گا' اور پھر خچر حاصل کرلے گا۔

15208 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى عَلِيٍّ رَجُلَانِ فِيْ دَابَّةٍ، وَهِيَ فِيْ يَدِ اَحَدِهِمَا فَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَةً اَنَّهَا دَابَّتُهُ، وَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَةً اَنَّهَا دَابَّتُهُ، فَقَضٰى بِهَا لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ يَدِ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَّهَا دَابَّتُهُ فَهِيَ بَيْنَهُمَا

✵✵ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: ایک جانور کے بارے میں دو آدمیوں نے اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' وہ جانور ان دونوں آدمیوں سے ایک کے قبضے میں تھا' ان میں سے ایک نے یہ ثبوت پیش کیا کہ یہ اس کا جانور ہے اور دوسرے نے یہ ثبوت پیش کیا کہ یہ اس کا جانور ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے حق میں اس کا فیصلہ دے دیا' جس شخص کے

قبضے میں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے قبضے میں نہ ہوتا' اور پھر ان دونوں میں سے ہر ایک یہ ثبوت پیش کرتا کہ یہ اس کا جانور ہے' تو پھر یہ ان دنوں کے درمیان تقسیم ہو جاتا تھا۔

15209 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: فِي الدَّابَّةِ يَاْتِي هٰذَا بِالشُّهَدَاءِ عَلَيْهَا، وَيَاْتِي هٰذَا بِالشُّهَدَاءِ: اِنَّهَا لِلَّذِيْ هِيَ عِنْدَهُ قَالَ: قُلْنَا: هَلْ ذَكَرَ اِنِ اسْتَوُوا فِي الْعِدَّةِ وَالْعَدْلِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا كَذٰلِكَ، كَمَا اَخْبَرَنَا قَالَ: " فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ عَطَاءً قَالَ لِي: اِذَا كَانُوْا فِي الْعَدْلِ سَوَاءً، فَاَكْثَرُهُمْ فِي الْعِدَّةِ اِلَّا اِذَا شَكَّ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے یہ بیان نقل کیا ہے: ایسا جانور' جس کے بارے میں گواہ آجائیں' ایک فریق کی طرف سے بھی' اور دوسرے فریق کی طرف سے بھی گواہ آجائیں کہ یہ اس شخص کا جانور ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: ہم یہ کہیں گے: کہ کیا انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ گنتی اور عادل ہونے کے اعتبار سے دونوں طرف کے گواہ برابر ہیں' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اس طرح ہو سکتا ہے' جیسا کہ انہوں نے ہمیں بیان کیا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق ایسی صورت میں عطاء نے مجھ سے یہ کہا تھا: اگر وہ عادل ہونے میں برابر ہوں تو جس طرف تعداد زیادہ ہو' اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے' البتہ اگر شک ہو' تو معاملہ مختلف ہوگا۔

15210 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ يُؤْخَذُ بِالْاَعْدَلِ وَالْاَكْثَرِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِي بَغْلَةٍ كَانَتْ لِرَجُلٍ فَادَّعَاهَا رَجُلٌ اَنَّهَا بَغْلَتُهُ، وَاَقَامَ عَشَرَةَ رَهْطٍ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهَا لَهُ، وَاَقَامَ الْاٰخَرُ بَيِّنَةً يَشْهَدُوْنَ اَنَّهَا لَهُ، وَاَنْتَجَتْ عِنْدَهُ، فَقَالَ: اِذَا اسْتَوَتِ الشُّهُوْدُ فِي الْعِدَّةِ فَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

* * ابن جریج نے ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایسی صورت حال میں' زیادہ عادل ہونے اور زیادہ تعداد ہونے کی بنیاد پر فیصلہ دیا جائے گا' ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایسا خچر جو ایک آدمی کے پاس ہو اور ایک اور شخص اس کا دعویٰ کردے کہ یہ اس کا خچر ہے اور پھر دس آدمی آجائیں' جو اس بات کی گواہی دیں کہ یہ اس کا خچر ہے' اور دوسرا شخص ایک ثبوت دے جو اس بات کا ہو کہ یہ اس کا خچر ہے' اور اس کے ہاں پیدا ہوا تھا' تو ابن شہاب کہتے ہیں: جب تعداد کے اعتبار سے گواہ برابر ہوں تو پھر قسم اٹھانا اس شخص پر لازم ہوگا' جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے۔

15211 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى اَنَّ الشُّهُوْدَ اِذَا اسْتَوُوا اُقْرِعَ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

* * عبدالرحمٰن بن حارث نے' سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ جب گواہ برابر کے ہوں' تو پھر دونوں فریقوں کے درمیان قرعہ اندازی کر دی جائے گی۔

15212 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعَ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا فِي الْيَمِيْنِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ

✵✵ ہمام بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کی پیشکش کی، تو دونوں فریقوں نے قسم اٹھانے میں تیزی دکھائی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ان کے درمیان قسم کے بارے میں قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کس سے لی جائے؟

15213 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ اخْتَصَمُوْا فِي مَعْدِنٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرٌ بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ، فَاَمَرَ مَرْوَانُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَاَسْهَمَ بَيْنَهُمْ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ فَطَارَ السَّهْمُ عَلٰى اَحَدِ الطَّائِفَتَيْنِ، فَاَحْلَفَهُمُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَلَفُوْا، فَقَضٰى لَهُمْ بِالْمَعْدَنِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّهُوْدَ اسْتَوُوْا فَلَمْ يَدْرِ بِاَيِّهِمْ يَاْخُذُ

✵✵ ہشام بن عروہ نے، عروہ بن زبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ معدنیات کے بارے میں مقدمہ لے کر مروان بن حکم کے پاس آئے، جوان دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا، مروان نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ہدایت کی، تو انہوں نے ان لوگوں کے درمیان قرعہ اندازی کی: کہ کون حلف اٹھائے گا؟ تو قرعہ ایک فریق کا نکل آیا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے حلف لیا، تو انہوں نے حلف اٹھالیا، تو انہوں نے ان لوگوں کے حق میں معدنیات کا فیصلہ دے دیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ دونوں طرف گواہوں کی تعداد برابر تھی، اور یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ ان میں سے کس کی بنیاد پر فیصلہ دیا جائے۔

15214 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، اَنَّ نَاسًا اخْتَصَمُوْا فِي مَاءٍ يُقَالُ لَهُ: الْغُبَرُ، فَجَاءَ هٰؤُلَاءِ بِشُهَدَاءَ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ بِشُهَدَاءَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: الْاِسْمُ مَا هُوَ؟ قَالُوْا: الْغُبَرُ، فَقَضٰى بِهِ لِغُبَرَ " وَغُبَرُ: بَطْنٌ مِنْ بَنِي يَشْكُرَ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: کچھ لوگ ایک پانی کے بارے میں مقدمہ لے کر آئے اس پانی کا نام ''غبر'' تھا، ایک طرف کے لوگ بھی گواہ لے آئے، دوسری طرف کے لوگ بھی گواہ لے آئے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پانی کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: غبر، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے غبر نامی فریق کے حق میں فیصلہ دے دیا (راوی کہتے ہیں:) غبر، بنویشکر کی ایک شاخ ہے۔

15215 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اِنَّ امْرَاَةً شَهِدَ عَلَيْهَا اَرْبَعَةٌ عُدُوْلٌ بِالزِّنٰى، وَاَتٰى اَرْبَعَةٌ عُدُوْلٌ فَشَهِدُوْا بِاللّٰهِ: لَكَانَتْ عِنْدَنَا لَيْلَةَ شَهِدَ هٰؤُلَاءِ رَاَوْهَا تَزْنِيْ، وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ لَكَذَبَةٌ اٰثِمَةٌ، وَكِلَا الْفَرِيْقَيْنِ عُدُوْلٌ مَقْبُوْلَةٌ شَهَادَتُهُمْ، سَوَاءٌ عَدْلُهُمْ قَالَ: يُجْلَدُ الَّذِيْنَ قَفُوْهَا، اِذَا سَمَّوْا

لَيْلَةً وَاحِدَةً لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون کے خلاف چار عادل گواہوں نے زنا کرنے کی گواہی دے دی' چار اور عادل گواہ آئے' اورانہوں نے اللہ کے نام پر یہ گواہی دی' کہ جس رات کے بارے میں دوسرے گواہوں نے گواہی دی ہے' اس رات کو وہ خاتون ہمارے ہاں تھی اور وہ دوسرے گواہ جھوٹے اور گنہگار ہیں اب دونوں طرف کے گواہ عادل بھی تھے اوران کی گواہی مقبول بھی تھی اوران کا عادل ہونا برابر کی حیثیت رکھتا تھا' تو ابن شہاب نے کہا: اُن لوگوں کوڑے لگائے جائیں گے' جنہوں نے عورت پر الزام لگایا ہے' بشرطیکہ انہوں نے ایک ہی رات کا ذکر کیا ہو' اس رات کے بارے میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہو۔

15216 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلَيْنِ يَجِيءُ هٰذَا بِبَيِّنَةٍ اَنَّ لَهُ عَلَيْهِ شَيْئًا، وَيَجِيءُ الْاٰخَرُ بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ "، قَالَ سُفْيَانُ: يُؤْخَذُ بِبَيِّنَةِ الْمُدَّعِي

✵✵ ثوری نے' جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا' جن میں سے ایک یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے کہ اس نے دوسرے شخص سے ایک چیز لینی ہے اور دوسرا یہ ثبوت پیش کر دیتا ہے' کہ اس کے ذمہ کسی چیز کی ادائیگی لازم نہیں ہے' تو سفیان نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کر رہا ہے' اس کے ثبوت کے مطابق فیصلہ دیا جائے گا۔

15217 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَنَّ بَطْنَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَصَمُوْا فِيْ مَاءٍ، فَجَاءَ هٰذَا الْبَطْنُ بِمَا شَاءُ وا مِنْ شُهَدَاءَ، وَجَاءَ هٰذَا الْبَطْنُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: لِمَنِ السَّمْعُ؟ قِيلَ: لِبَنِيْ فُلَانٍ - لِاَحَدِ الْبَطْنَيْنِ - فَقَضٰى بِهٖ لَهُمْ

✵✵ ابن جریر نے' عثمان بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عربوں کے دو قبائل کے درمیان ایک پانی کے بارے میں اختلاف ہو گیا' ان میں سے ہر ایک گروہ اپنی پسند کے گواہ لے آیا اور دوسرا گروہ بھی اسی طرح کے گواہ لے آیا' تو خلیفہ عبدالملک نے دریافت کیا: کس کے گواہوں کو سنا جائے گا؟ جواب دیا گیا: بنوفلاں کے' یعنی ان دونوں میں سے ایک کے بارے میں کہا گیا' تو خلیفہ نے ان لوگوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

بَابٌ: اَلْمَتَاعُ فِيْ يَدِ الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِهِ جَمِيعًا

باب: جب کوئی سامان دو آدمیوں کے قبضے میں ہو' اور وہ دونوں اس کے بارے میں دعویٰ کریں

15218 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ فِيْ مَتَاعٍ وُجِدَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِهِ جَمِيعًا، قَالَا: يُحَلَّفَانِ، فَاِنْ نَكَلَا قُسِمَ بَيْنَهُمَا، وَاِنْ حَلَفَا قُسِمَ بَيْنَهُمَا

✵✵ معمر نے' قتادہ اور حماد کے حوالے سے' ایسے سامان کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان پایا جاتا ہے اور وہ دونوں ہی اس کے دعویدار ہوتے ہیں' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ان دونوں سے حلف لیا جائے گا' اور اگر وہ دونوں انکار کر دیں' تو وہ سامان' ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا' اور اگر وہ حلف اٹھالیں' تو بھی ان دونوں

کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

15219 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ مَتَاعٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ اَحَدُهُمْ: لِيْ كُلُّهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِيْ نِصْفُهُ قَالَ: "لِلَّذِيْ قَالَ: لِيْ كُلُّهُ نِصْفُهُ، وَيُسْتَحْلَفَانِ ثُمَّ، يُقْسَمُ بَيْنَهُمَا النِّصْفُ الْاٰخَرُ"

✲✲ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' ایسے سامان کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دو آدمیوں کے درمیان ہوتا ہے' ان میں سے ایک یہ کہتا ہے: یہ پورا سامان میرا ہے' اور دوسرا یہ کہتا ہے: اس کا نصف حصہ میرا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص نے یہ کہا ہے: یہ پورا سامان میرا ہے' اس سامان کا نصف اسے مل جائے گا' اور پھر بقیہ نصف کے بارے میں دونوں سے حلف لیا جائے گا اور بقیہ نصف' ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

15220 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ دِرْهَمٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا: لِيْ نِصْفُهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِيْ كُلُّهُ قَالَ: اَمَّا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَيَقُوْلُ: ثُلُثٌ وَّثُلُثَانِ، وَاَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ فَيَقُوْلُ: ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ وَّرُبُعٌ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَهُوَ اَحَبُّ الْاَقَاوِيلِ اِلَيْنَا

✲✲ ثوری' ایسے درہم کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان ہو' اور ایک یہ کہے: اس کا نصف میرا ہے' اور دوسرا یہ کہے: یہ پورا میرا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: ابن ابولیلیٰ تو ایسی صورت حال کے بارے میں یہ کہتے ہیں: ایک کو ایک تہائی ملے گا' اور دوسرے کو دو تہائی مل جائے گا' جبکہ ابن شبرمہ یہ کہتے ہیں: ایک کو تین چوتھائی ملے گا' اور ایک کو' ایک چوتھائی ملے گا' سفیان فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: یہ ان دونوں کے درمیان نصف تقسیم ہو جائے گا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) تمام اقوال میں سے میرے نزدیک یہ سب سے زیادہ پسندیدہ موقف ہے۔

15221 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنْ حَمَّادٍ، فِيْ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا مَالًا فَقَالَ اَحَدُهُمَا: لِيْ ثُلُثَاهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِيْ نِصْفُهُ قَالَ: لِصَاحِبِ الثُّلُثَيْنِ النِّصْفُ، وَلِصَاحِبِ النِّصْفِ الثُّلُثُ، وَيَقْتَسِمَانِ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا

✲✲ امام عبدالرزاق نے ایک شخص کے حوالے سے' حماد کے حوالے سے' دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو دونوں کسی مال کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں' اور ان میں سے کوئی ایک یہ کہتا ہے: اس کا دو تہائی حصہ میرا ہے' اور دوسرا یہ کہتا ہے: اس کا نصف حصہ میرا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: تو جو شخص دو تہائی حصہ ہونے کا دعویدار ہے' اسے نصف مال ملے گا' اور جو نصف' حصے کے بارے میں دعویدار ہے' اسے ایک تہائی حصہ ملے گا' اور جو باقی بچ جائے گا' وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔

15222 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رَجُلَيْنِ سَقَطَ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دِرْهَمٌ، فَوَجَدَ اَحَدُهُمَا دِرْهَمًا قَالَ: يَتَحَلَّلُ صَاحِبُهُ اَحَبَّ اِلَيَّ، وَاِلَّا فَهُوَ لِلَّذِيْ هُوَ فِيْ يَدِهِ

٭٭ سفیان' ایسے دوآدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جن میں سے ہرایک سے' ایک درہم گرجاتا ہے' اور پھران دونوں میں سے ہرایک' ایک درہم پالیتا ہے' تو سفیان فرماتے ہیں: اس کا ساتھی اس درہم کو حلال کروالے' یہ میرے نزدیک' زیادہ پسندیدہ ہے' ورنہ' یہ درہم اس شخص کو ملے گا' جس کے قبضے میں ہوگا۔

بَابٌ: مَتَاعُ الْبَيْتِ

باب: گھر کا سازوسامان

15223 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَا: الْبَيْتُ بَيْتُ الْمَرْاَةِ اِلَّا مَا عُرِفَ لِلرَّجُلِ

٭٭ معمر نے' زہری کے حوالے سے' جبکہ ایوب نے' ابوقلابہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: گھر (کا سازوسامان) عورت کا شمار ہوگا' البتہ جو چیز معروف طور پر' مردوں کے لئے مخصوص ہو' اس کا حکم مختلف ہے۔

15224 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لِلْمَرْاَةِ مَا اَغْلَقَتْ عَلَيْهِ بَابَهَا اِذَا مَاتَ زَوْجُهَا

٭٭ ابن تیمی نے' اپنے والد کے حوالے سے' حسن کا یہ قول نقل کیا ہے: جب عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے' تو گھر کے اندر جو کچھ موجود ہے' وہ عورت کا شمار ہوگا۔

15225 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ لِلرَّجُلِ اِلَّا سِلَاحُهُ، وَثِيَابُ جِلْدِهِ

٭٭ یونس نے' حسن کا یہ قول نقل کیا ہے: مرد کو صرف اس کے ہتھیار ملیں گے اور اس کا لباس ملے گا۔

15226 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا اَحْدَثَ الرَّجُلُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ، فَاَقَامَ عَلَيْهِ بَيِّنَةً فَهُوَ لَهُ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: گھر کے سازوسامان میں' جو اضافہ مرد نے کیا ہوگا اور وہ اس بارے میں ثبوت بھی فراہم کردے' تو وہ اسے ملے گا۔

15227 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَتَاعُ الرِّجَالِ لِلرِّجَالِ، وَمَتَاعُ النِّسَاءِ لِلنِّسَاءِ، وَمَا كَانَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْعُرْفَةِ، فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَهُوَ لِلْبَاقِيْ مِنْهُمَا لِلْمَوْتِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَالَّذِيْ نَاْخُذُ بِهِ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

٭٭ ابوامیہ عبدالکریم نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مردوں کا سازوسامان' مردوں کو ملے گا' اور خواتین کا سازوسامان' خواتین کو ملے گا' اور عرف میں جو چیزیں مردوں اور خواتین دونوں کے استعمال میں ہوتی ہیں' وہ مردوں کو ملیں گی اور میاں' بیوی میں سے کسی ایک کے انتقال کرنے کی وجہ سے' جو بچ جائے گا' اسے ملیں گی۔

سفیان کہتے ہیں: ہم جس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' وہ یہ ہے: وہ چیزیں (میاں بیوی) کے درمیان نصف' نصف تقسیم ہو جائیں گی۔

بَابٌ: اَلْعَبْدُ الْمَاْذُوْنُ لَهُ مَا وَقْتُ اِذْنِهِ؟

باب: جس غلام کو (کام کرنے کی) اجازت دی گئی ہو' اس کی اجازت کا وقت کیا ہوگا؟

15228 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: اِذَا جَعَلَ عَبْدَهُ فِيْ صِنْفٍ وَاحِدٍ ثُمَّ عَدَاهُ اِلٰى غَيْرِهِ، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: " وَقَوْلُنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ: اِذَا اَذِنَ لَهُ فِيْ صِنْفٍ وَاحِدٍ فَقَدْ غَرَّ النَّاسُ مِنْهُ وَضَمِنَ، يَكُوْنُ فِيْ رَقَبَةِ الْعَبْدِ "

✵✵ ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: قاضی شریح جب کسی غلام کے بارے میں' کسی ایک مخصوص قسم کے کام کی اجازت کا تعین کرتے اور پھر وہ غلام کو دوسرا کام کر لیتا' تو وہ اس پر ضمان کی ادائیگی کو لازم قرار نہیں دیتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: جب قاضی نے (یا آقا نے) غلام کو کسی ایک مخصوص کام کی اجازت دی ہو' اور پھر لوگوں کو اس سے نقصان ہو جائے' اور وہ شخص ضامن بھی ہو' تو یہ ضمان غلام کے ذمہ ہوگا۔

15229 -اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ اِلٰى شُرَيْحٍ رَجُلَانِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِنِّيْ حَجَرْتُ عَلٰى عَبْدِيْ ثُمَّ انْطَلَقَ هٰذَا فَدَايَنَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ هٰذَا كَانَ يَشْتَرِيْ وَيَبِيْعُ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ قَالَ: " بَيِّنَتُكَ اَنَّهُ كَانَ يَبِيْعُ وَيَشْتَرِيْ، وَاِلَّا فَيَمِيْنُهُ بِاللّٰهِ مَا اَذِنَ لَهُ بِبَيْعٍ وَلَا شِرَاءٍ، اِلَّا اَنْ يُرْسِلَهُ بِالدَّرَاهِمِ فَيَقُوْلُ: اشْتَرِ كَيْتَ وَكَيْتَ "

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: دو آدمی اپنا مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس آئے' ان میں سے ایک نے یہ کہا: میں نے اپنے غلام کے تصرف پر پابندی عائد کی' پھر وہ اس شخص کے پاس گیا' اور اس نے اس سے لین دین کر لیا' دوسرے شخص نے کہا: وہ غلام' خرید و فروخت کیا کرتا تھا' اور اس پر کوئی پابندی نہیں تھی' تو قاضی شریح نے کہا: تم پر ثبوت پیش کرنا لازم ہے کہ وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا' ورنہ یہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے گا کہ اس نے غلام کو خرید و فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی تھی' البتہ اگر اس نے غلام کو درہم دے کر بھیجا ہو' اور یہ کہا ہو: فلاں' فلاں چیز خرید کر لے آؤ' تو معاملہ مختلف ہے۔

15230 - آثارِ صحابہ:اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى عَلِيٍّ فِيْ عَبْدٍ بَعَثَهُ سَيِّدُهُ يَبْتَاعُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّهُ قَدْ بَعَثَهُ يَبْتَاعُ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ فَاَجَازَ عَلَيْهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُوْلُ: " اِذَا بَعَثَهُ بِمَالٍ كَثِيْرٍ يَبْتَاعُ بِهِ قُلْنَا: اَذِنَ لَهُ فِي التِّجَارَةِ، وَغَرَّ النَّاسُ مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا بَعَثَهُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَيْنِ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ "

✵✵ محمد بن قیس نے بکار بن سلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک غلام کے بارے میں ایک مقدمہ

پیش کیا گیا' جس سے' اس کے آقا نے کوئی چیز خریدنے کے لئے بھیجا تھا اور اس آقا نے اس سے یہ کہا تھا: تم ایک درہم کا گوشت خرید کے لے آو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ چیز درست قرار دی۔

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: اگر آقا اسے بہت سامال دے کر بھیجے' جس کے ذریعے' وہ چیزیں خریدے' تو پھر یہ کہیں گے: آقا نے اسے تجارت کی اجازت دے دی ہے اور لوگ اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار ہوئے' لیکن اگر آقا نے اسے ایک یا دو درہم دے کر بھیجا ہو' تو پھر اس کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

15231 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَرْسَلَهُ سَيِّدُهُ يَاْتِي بِالضَّرِيبَةِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاْذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ، يُضَمِّنُهُ

٭٭ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب غلام کا آقا اسے بھیجے اور وہ کچھ سامان لے آئے' تو اس کی مثال کی اس غلام کی مانند ہوگی' جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو' اور وہ غلام اس کا ضامن ہوگا۔

15232 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: نَقُولُ اِذَا فُرِضَتْ عَلَيْهِ الضَّرِيبَةُ فَهُوَ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ

٭٭ ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب غلام پر قسط کی ادائیگی لازم قرار دی گئی ہو' پھر وہ غلام کے ذمہ شمار ہوگی۔

15233 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ فِي التَّزْوِيجِ، فَتَزَوَّجَ فَالْمَهْرُ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ، وَاِذَا تَحَمَّلَ بِالْمَهْرِ فَعَلَيْهِ مَا تَحَمَّلَ بِهِ، وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ عَلَى السَّيِّدِ اِذَا اَذِنَ لَهُ

٭٭ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل ہے: جب کوئی شخص' غلام کو شادی کرنے کی اجازت دیدے' اور پھر وہ غلام شادی کرلے' تو اب مہر کی ادائیگی غلام کے ذمہ ہوگی' اور جب وہ مہر کی ادائیگی اپنے ذمہ لے گا' تو جو ادائیگی اس نے اپنے ذمہ لی ہے' اس کی ادائیگی اس غلام کے ذمہ ہی ہوگی' خواہ وہ ادائیگی غلام کی قیمت سے زیادہ ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: یہ ادائیگی آقا کے ذمہ ہوگی' جب آقا نے اسے اُس کی اجازت دی ہو۔

بَابٌ: هَلْ يُبَاعُ الْعَبْدُ فِي دَيْنِهِ اِذَا اَذِنَ لَهُ اَوِ الْحُرُّ؟ وَكَيْفَ اِنْ مَاتَ السَّيِّدُ وَالْعَبْدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟

باب: کیا غلام کو اس کے قرض کے عوض میں اسے فروخت کر دیا جائے گا

جبکہ (آقا نے) اسے اجازت دی ہو' کہ (وہ تجارت کرے) اور کیا آزاد شخص کو (قرض کے عوض میں فروخت کیا جائے گا) اگر آقا اور غلام انتقال کر جاتے ہیں' اور غلام کے ذمہ قرض ہو' تو پھر کیا ہوگا؟

15234 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَذِنَ لَهُ سَيِّدُهُ فِي

الشِّرَاءِ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِدَيْنِهِ، وَإِذَا لَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ الْعَبْدِ يَقُوْلُ: لَا يُبَاعُ

❊❊ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آقا نے غلام کو خرید وفروخت کی اجازت دی ہو' تو غلام اپنے قرض کا ضامن ہوگا' اور جب آقا نے اسے اجازت نہ دی ہو' تو آقا اس قرض کا ضامن ہوگا' اور اگر آقا نے اسے اجازت نہ دی ہو' تو وہ قرض غلام کے ذمہ ہوگا' زہری فرماتے ہیں: اس غلام کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

15235 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَوْلُنَا: يُبَاعُ

❊❊ ثوری فرماتے ہیں: ہمارا قول یہ ہے کہ اسے فروخت کر دیا جائے گا۔

15236 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " دَيْنُ الْعَبْدِ فِي رَقَبَتِهِ لَا يُجَاوِزُهُ اَنْ يَقُوْلَ: قَدْ اَذِنْتُ لَكُمْ اَنْ تَبِيعُوهُ بِدَيْنٍ يَقُوْلُ: يُبَاعُ "

❊❊ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام کا قرض اس کے ذمہ ہی ہوگا' وہ اس سے تجاوز نہیں ہوگا (آقا کے اجازت دینے کی صورت یہ ہوگی) کہ وہ یہ کہے: میں آپ لوگوں کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ اسے قرض کے عوض میں فروخت کر دیں۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس غلام کو فروخت کر دیا جائے گا۔

15237 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " يُبَاعُ الْعَبْدُ فِي دَيْنٍ، وَاِنْ كَانَ اَكْثَرُ مِنْ قِيمَتِهِ، وَيَقُوْلُ: كَمَا ذَهَبُوا بِهِ فَلْيَسْتَسْعَوْهُ " قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى: لَا يُبَاعُ

❊❊ یونس نے' حسن بن عمرو کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: قرض کے عوض میں' غلام کو فروخت کر دیا جادیا جائے گا' اگرچہ قرض اس کی قیمت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جیسا کہ علماء اس بات کے قائل ہیں: (اضافی رقم کے بارے میں) غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

ثوری بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

15238 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الْعَبْدِ الْمَاذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ قَالَ: لَا يُبَاعُ اِلَّا اَنْ يُحِيطَ الدَّيْنَ بِرَقَبَتِهِ فَيُبَاعُ حِينَئِذٍ

❊❊ ثوری نے' مطرف کے حوالے سے' حکم کے حوالے سے' تجارت کے بارے میں' اجازت یافتہ غلام کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا' البتہ اگر اس کا قرض اس کی قیمت جتنا ہو' تو پھر اُس صورت میں اس کو فروخت کیا جائے گا۔

15239 - اقوالِ تابعین: قَالَ سُفْيَانُ فِي عَبْدٍ خَرَقَ ثِيَابَ حُرٍّ قَالَ: نَقُوْلُ: " اِذَا اَفْسَدَ مَالًا، اَوْ خَرَقَ ثِيَابًا فَهُوَ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ، وَاِذَا جَرَحَ جِرَاحَةً قِيلَ لِلسَّيِّدِ: اِنْ شِئْتَ فَاَسْلِمْهُ بِجِنَايَتِهِ، وَاِنْ شِئْتَ فَاغْرَمْ عَنْهُ "

٭٭ سفیان ثوری' ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو آزاد شخص کے کپڑے کو پھاڑ دیتا ہے' وہ فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب وہ مال کو خراب کردے' یا کپڑے کو پھاڑ دے' تو یہ جرمانہ اس غلام کے ذمہ قرض کی مانند ہوگا' لیکن جب وہ کسی کو زخمی کردے' تو اس کے آقا سے کہا جائے گا: اگر تم چاہو' تو تم تاوان میں سے ادا کردو' اور اگر چاہو' تو اس کی طرف سے تاوان تم ادا کردو۔

15240 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَدْ كَانَتْ تَكُوْنُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُيُوْنٌ، مَا عَلِمْنَا حُرًّا بِيعَ فِيْ دَيْنٍ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' لوگوں کے ذمہ قرض ہوتے تھے' لیکن ہمارے علم کے مطابق' کبھی بھی کسی قرض کی وجہ سے' کسی آزاد شخص کو فروخت نہیں کیا گیا۔

15241 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهٖ فِي التِّجَارَةِ، ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا صَلَاحًا، يَبِيعُ الْغُرَمَاءُ الْعَبْدَ عَتِيقًا

٭٭ ثوری نے' منصور کے حوالے سے' اور مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دیدے' اور پھر وہ اس غلام کو آزاد کردے' تو اس سے بھلائی میں اضافہ ہی ہوگا' اس کے قرض خواہ اس کے آزاد ہونے کے باوجود' اس کو فروخت کروادیں گے۔

15242 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَالدَّيْنُ عَلَى السَّيِّدِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کردے اور اس غلام کے ذمہ قرض ہو' تو اب وہ قرض اس کے آقا کے ذمہ ہوگا۔

15243 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَصْحَابُنَا حَمَّادُ وَغَيْرُهُ فَقَالُوا: اِذَا اَعْتَقَهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَقِيمَةُ الْعَبْدِ عَلَى السَّيِّدِ وَيَبِيعُهُ غُرَمَاؤُهُ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقِيمَةِ، وَهُوَ اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ، فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ قِيمَةِ الْعَبْدِ اُتْبِعَ بِهِ الْعَبْدُ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب' یعنی حماد اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں: جب آقا غلام کو آزاد کردے اور غلام کے ذمہ قرض ہو' تو اب غلام کی قیمت کی ادائیگی آقا کے ذمہ ہوگی' اور قیمت سے رقم جو زائد ہوگی' اس بارے میں قرض خواہ اس غلام کو فروخت کروادیں گے۔

(سفیان ثوری کہتے ہیں:) دو اقوال میں سے' یہ قول میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے' اور اگر غلام کی قیمت میں سے' پھر بھی کچھ بچ جائے' تو اس بارے میں غلام سے وصولی کی جائے گی۔

15244 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ

اِلٰى شُرَيْحٍ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ عَبْدًا وَعَلَى الْعَبْدِ دَيْنٌ، فَقَالَ لَهُ: بَاعَنِيْ هٰذَا عَبْدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَالَ الْاٰخَرُ: بِعْتُهُ وَلَا اَشْعُرُ بِدَيْنِهِ، وَاِنَّمَا اُخَيِّرُهُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَرٰى اَخَاكَ قَدْ خَيَّرَكَ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص کا مقدمہ پیش کیا گیا' جس نے غلام فروخت کیا تھا' اور اس غلام کے ذمہ قرض تھا' دوسرے فریق نے کہا: اس نے مجھے غلام فروخت کیا ہے اور اس غلام کے ذمہ قرض ہے' تو پہلے فریق نے کہا: میں نے اسے فروخت کیا ہے' مجھے تو اس کے قرض کا پتہ ہی نہیں تھا' میں نے تو اسے اختیار دیا تھا' تو قاضی شریح نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہارے بھائی نے تمہیں اختیار دے دیا ہے (یعنی تم چاہو تو سودا کر کالعدم کردو)۔

بَابٌ: الْقَصَبُ جَزَّتَيْنِ

باب: کانے کے دو ٹکڑے بیچنا

15245 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ وَالْمُخَاضَرَةُ: اَنْ يَشْتَرِيَ الْقَصَبَ جَزَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ، وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ "

وَسَمِعْتُ غَيْرَ مَعْمَرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ وَالْمُخَاضَرَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ وَيَزْهُوَ "

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: بیع مخاضرہ سے منع کیا گیا ہے۔

مخاضرہ یہ ہے کہ آدمی کانے کے پورا تیار ہونے سے پہلے اس کے دو یا تین ٹکڑے فروخت کردے۔

راوی کہتے ہیں: میں معمر کے علاوہ کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے بیع مخاضرہ سے منع کیا ہے۔

مخاضرہ یہ ہے کہ پھل کے تیار ہونے اور (اس کی صلاحیت) ظاہر ہونے سے پہلے اسے فروخت کیا جائے۔

15246 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَوْ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يُبَاعُ الْقَصَبُ اِلَّا جَزَّةً وَاحِدَةً، وَلَا الْحِنَّاءُ، وَالْقِثَّاءُ لَا تُبَاعُ اِلَّا جَزَّةً وَاحِدَةً

✵✵ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: کانے کو صرف ایک حصے میں فروخت کیا جاسکتا ہے۔ مہندی اور ککڑی کو بھی صرف ایک حصے میں فروخت کیا جاسکتا ہے۔

15247 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، وَنُعْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِيْ بَيْعِ الْكَرَفْسِ قَالَ: يَبِيْعُهُ بَغْلَةً وَاحِدَةً، يَعْنِيْ حَوْزَ الْعَطَبِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: کرفس کی فروخت کے بارے میں انہوں نے فرمایا ہے: آدمی اس کو ایک ساتھ فروخت کرے گا' ان کی مراد چارے کا چھلکا ہے۔

15248 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ لِلْعَلَفِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، اِذَا كَانَ يَحْصُدُهُ مِنْ مَكَانِهٖ قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: فَغَفَلْتُ عَنْهُ حَتّٰى عَادَ طَعَامًا قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں: جَو کو پک کر تیار ہونے سے پہلے چارے کے لئے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی نے اس کی جگہ سے اُسے کاٹ لیا ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: اگر میں اس سے غافل ہو جاؤں اور وہ کھانے کے قابل ہو جائے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الشَّرِيكَيْنِ يَتَحَوَّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا رَجُلًا، فَيَخْرُجُ مِنْ اَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَيَتْوَى الْاٰخَرُ

باب: دوشراکت داروں میں سے ہر ایک کا ایک شخص کو تبدیل کرنا اور ان میں سے ایک شخص کا فائدہ ہونا اور دوسرے کا نقصان ہونا

15249 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا، عَنْ شَرِيكَيْنِ اقْتَسَمَا غُرَمَاءَ فَاَخَذَ هٰذَا بَعْضَهُمْ، وَهٰذَا بَعْضَهُمْ فَتَوَى نَصِيْبُ اَحَدِهِمْ، وَخَرَجَ نَصِيْبُ الْاٰخَرِ، فَقَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: اِذَا اَبْرَاَهُ مِنْهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے دو ایسے شراکت داروں کے بارے میں دریافت کیا جو مقروضوں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں' ان میں سے ایک کو وصولی ہو جاتی ہے اور دوسرے کو نہیں ہوتی' ایک کا حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور دوسرے کا وصول ہو جاتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حسن فرماتے ہیں: جب وہ دوسرے فریق کو ان لوگوں کے حوالے سے بری الذمہ قرار دے دے تو یہ جائز ہے۔

15250 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ مَا خَرَجَ اَوْ تَوِيَ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَهُوَ اَعْجَبُ الْقَوْلَيْنِ اِلَيَّ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں جو وصولی ہو یا نہ ہو وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔ معمر کہتے ہیں: دونوں اقوال میں سے یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15251 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ، وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَتَخَارَجَ الْقَوْمُ فِي الشَّرِكَةِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمْ، فَيَاْخُذُ بَعْضُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِي بَيْنَهُمْ، يَاْخُذُ هٰذَا عَشَرَةً نَقْدًا، وَيَاْخُذُ هٰذَا عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا، قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا يَتَخَارَجُوْنَ فِي عَرْضٍ مَا كَانَ، اِلَّا الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

٭٭ عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: دونوں شراکت دار اپنا حصہ وصول کریں گے۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کچھ لوگ شراکت میں آپس میں تقسیم کرلیں' جوان کے درمیان ہواوران میں سے کوئی ایک وہ سونا وصول کرے جوان کے درمیان ہے۔ ایک کودس نقدمل جاتے ہیں اور دوسرے کو بیس دینار مل جاتے ہیں۔

عطاء فرماتے ہیں: سامان جو بھی ہواس میں وہ یہ تقسیم نہیں کرسکتے۔ یہ صرف سونے اور چاندی میں ہوسکتی ہے۔

15252 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَالتَّيْمِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، كَرِهَا اَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيْكَانِ وَاَهْلُ الْمِيْرَاثِ

✽✽ یونس نے حسن بصری اور ابن سیرین کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے' ان دونوں نے اس چیز کو مکروہ قرار دیا ہے کہ شراکت داروہ ورثاء (اس نوعیت کی وصولیاں) آپس میں بانٹ لیں۔

15253 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَتَخَارَجَ اَهْلُ الْمِيْرَاثِ مِنَ الدَّيْنِ، يَخْرُجُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

✽✽ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں کہ ورثاء (وصول ہونے والے) قرض کو آپس میں بانٹ لیں اوران میں سے کسی کا حصہ نکل آئے۔

15254 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّهُ قَالَ فِي الشَّرِيْكَيْنِ بَيْنَهُمَا عَرَضٌ، اَوْ مَتَاعٌ لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ

✽✽ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: شراکت داروں کے درمیان جب کوئی ایسا سامان یا چیز ہو جسے ماپا یا وزن نہ کیا جاسکتا ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے اسے خرید لے۔

بَابٌ: الْمَرْاَةُ تُصَالِحُ عَلٰى ثُمُنِهَا

باب: عورت کا اپنے حصے کے بارے میں مصالحت کرنا

15255 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ صُوْلِحَتْ عَلٰى ثُمُنِهَا لَمْ يَتَبَيَّنْ لَهَا مِيْرَاثُ زَوْجِهَا، فَتِلْكَ الرِّيْبَةُ كُلُّهَا

✽✽ قاضی شریح فرماتے ہیں: جس عورت کے ساتھ اس کے حصے کے بارے میں مصالحت کر لی جائے اوراس کے شوہر کی میراث اس کے سامنے واضح نہ ہو تو یہ مکمل طور پر مشکوک صورت ہوگی۔

15256 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ امْرَاَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْرَجَهَا اَهْلُهُ مِنْ ثُلُثِ الثُّمُنِ بِثَلَاثَةٍ وَثَمَانِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ"

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے لئے ان کے اہلِ خانہ نے آٹھویں حصے کے ایک تہائی کے طور پر 83 ہزار درہم نکالے تھے۔

بَابٌ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے قرض ہو؟

15257 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلٰى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ، فَسَاَلَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، دِينَارَانِ قَالَ: فَصَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کرتے تھے' جس کے ذمے قرض ہو۔ ایک میت لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ دو دینار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ دونوں میرے ذمہ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح عطا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہر مومن کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو قرض چھوڑے گا' وہ میرے ذمہ ہوگا اور جو مال چھوڑے گا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا۔

15258 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِي يُصَلِّي عَلَيْهَا، فَقَالَ: عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، عَلَيْهِ بِضْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ: فَصَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، قُلْتُ: هِيَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَصَلّٰى عَلَيْهِ، اَخْبَرَنَا

✵✵ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری قوم کے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ اس کے ذمے دس سے کچھ زیادہ درہم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔ میں نے

15257-صحيح البخاري - كتاب الحوالات' باب إن أحال دين الميت على رجل جاز - حديث:2189'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' في الرجل يموت وعليه الدين من قال : لا يصلي عليه - حديث:11809'السنن الكبرٰى للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على من عليه دين - حديث:2065'المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب الوجوه التي يخرج فيها مال الفيء - حديث:1084'السنن الكبرٰى للبيهقي - كتاب الضمان' باب وجوب الحق بالضمان - حديث:10658'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' باب الضمان - حديث:3760'السنن الصغير للبيهقي - كتاب البيوع' باب الضمان - حديث:1612'مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1082'مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث:3381'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة - يزيد بن أبي عبيد مولى سلمة ' حديث:6165

عرض کی: یارسول اللہ! وہ میرے ذمہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

15259 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَسْمَاءُ بْنُ عُبَيْدٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ اَبَا قَتَادَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَدَّيْتَ عَنْ صَاحِبِكَ؟ قَالَ: اَنَا فِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: قَدْ فَرَغْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا اَوَانُ بَرَّدْتَ عَنْ صَاحِبِكَ مَضْجَعَهُ

✵✵ اسماء بن عبید نقل کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے ساتھی کی طرف سے ادائیگی کردی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کوشش کر رہا ہوں۔ پھر دوسری مرتبہ پھر تیسری مرتبہ ایسا ہوا۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں فارغ ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ وقت ہے جب تم نے اپنے ساتھی کے ٹھکانے کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔

15260 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَالَ: اَعَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟ فَاِنْ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اَتَرَكَ وَفَاءً؟ فَاِنْ قَالُوا: نَعَمْ، صَلَّى عَلَيْهِ، وَاِنْ قَالُوا: لَا، لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَاُتِيَ بِرَجُلٍ، فَسَاَلَ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ فَقَالُوا: لَا، فَقَالَ: صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَقَالَ ابْنُ عَمِّهِ: عَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ، هَلْ لَكُمْ اَنْ تُدْخِلُوا صَاحِبَكُمُ الْجَنَّةَ؟ قَالُوا: فَنَفْعَلُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَقْضُونَ عَنْهُ دَيْنَهُ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: فَفَعَلُوا، وَقَالُوا: مَا هُوَ اِلَّا دِينَارَانِ

✵✵ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے پاس نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے لئے کسی میت کو لایا جاتا تو آپ دریافت کرتے: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے قرض ہے؟ اگر لوگ جواب دیتے' جی ہاں تو آپ ﷺ دریافت کرتے: کیا اس نے ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر لوگ جواب دیتے: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ ادا کر لیتے۔ اور اگر لوگ جواب دیتے: جی نہیں۔ تو آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرتے۔ ایک شخص کی میت لائی گئی۔ آپ ﷺ نے یہی چیز دریافت کی۔ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ تو اس میت کے چچازاد نے عرض کی: اس کا قرض میرے ذمے ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کرلی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنوسلمہ! کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ اپنے ساتھی کو جنت میں داخل کروا دو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم ایسا کریں گے' لیکن یارسول اللہ! کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے اس کا قرض ادا کردو' تو لوگوں نے ایسا کردیا۔ پھر انہوں نے عرض کی: صرف دو دینار باقی رہ گئے ہیں۔

15261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَاَيُّكُمْ تَرَكَ دَيْنًا، اَوْ

ضَيْعَةً، فَادْعُوْنِيْ فَاَنَا وَلِيُّهُ، وَاَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثِرْ بِمَالِهِ عُصْبَتَهُ مَنْ كَانَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی کتاب میں یہ مذکور ہے کہ میں اہلِ ایمان کی جان سے زیادہ ان کے قریب ہوں تو تم میں سے جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے تو تم مجھے بلاؤ میں ان کا نگران ہوں گا اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے تو اسے اپنے مال کے حوالے سے اپنے عصبہ رشتہ داروں کے ساتھ ترجیحی بہتر سلوک کرنا چاہئے، خواہ وہ جو بھی ہوں۔

15262 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا، اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ، فَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مال چھوڑ کر جائے یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمے ہوں گے کیونکہ میں مومنین کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔

15263 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مُشَنَّجٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ: اَهٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ؟ اِنِّيْ لَمْ اُنَوِّهْ بِكُمْ اِلَّا خَيْرًا، اِنَّ صَاحِبَكُمْ مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَدّٰى عَنْهُ، حَتّٰى مَا بَقِيَ اَحَدٌ يَطْلُبُهُ بِشَيْءٍ

✵✵ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنازے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا بنوفلاں میں سے کوئی ایک یہاں ہے؟ تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: کیا بنوفلاں میں سے کوئی ایک یہاں ہے؟ تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا: کیا بنوفلاں میں سے کوئی ایک یہاں ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلی دو مرتبہ میں مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ میں نے تم لوگوں کے بارے میں صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ تمہارا ساتھی اپنے قرض کے عوض میں جکڑا ہوا ہے۔ میں نے اس کو دیکھا کہ اس کی طرف سے ادائیگی کر دی گئی؟ یہاں تک کہ اس سے مطالبہ کرنے والا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔

15264 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عِيْسَى، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: نَزَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِيْزَابًا كَانَ لِلْعَبَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ وَضَعَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا يَكُوْنَنَّ لَكَ سُلَّمًا اِلَيْهِ اِلَّا ظَهْرِيْ قَالَ فَانْحَنٰى لَهُ عُمَرُ فَرَكِبَ الْعَبَّاسُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَاَثْبَتَهُ

✵✵ موسیٰ بن ابوعیسیٰ بیان کرتے ہیں: مسجد کی طرف موجود حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پرنالے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتروا دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ذریعے اسے لگایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اب اسے

لگانے کے لئے سیڑھی کے طور پر صرف میری پشت کو استعمال کیا جا سکتا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے سامنے جھک گئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی پشت پر چڑھ کر اُس کو ٹھیک کیا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُخْرِجُ الْخَشَبَةَ مِنْ حَقِّهِ، هَلْ يَضْمَنُ اِذَا اَصَابَ اِنْسَانًا؟

باب: جب کوئی شخص کوئی لکڑی اپنی حدود سے باہر نکال لے اور وہ کسی انسان کو زخمی کر دے تو کیا وہ شخص اس کا جرمانہ ادا کرے گا؟

15265 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا، فَاَصَابَ شَيْئًا، ضَمِنَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی حد سے کوئی چیز باہر نکالے اور وہ کسی کو نقصان پہنچا دے تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

15266 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ حَفَرَ بِئْرًا، اَوْ اَعْرَضَ عُودًا، فَاَصَابَ اِنْسَانًا، ضَمِنَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو کنواں کھودے یا لکڑی نکال دے اور وہ کسی انسان کو نقصان پہنچا دے تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

15267 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِشُرَيْحٍ مِيزَابٌ اِلَّا فِي دَارِهِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی شریح کا پرنالہ ان کے گھر کے اندر تھا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَسْتَزِيدُ فِي الشِّرَاءِ، لِمَنِ الزَّائِدُ؟

باب: جب کوئی شخص خریدتے ہوئے مزید کا تقاضا کرے تو اضافی چیز کسے ملے گی؟

15268 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ لِلرَّجُلِ بِدِرْهَمٍ، ثُمَّ يَسْتَزِيدُ شَيْئًا قَالَ: الزِّيَادَةُ لِصَاحِبِ الدِّرْهَمِ

✵✵ خیثمہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک درہم کے عوض میں دوسرے شخص سے کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر مزید کا تقاضا کرتا تو وہ فرماتے ہیں: اضافی چیز درہم والے کی ہوگی۔

15269 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ: اِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَاسْتَزَدْتَ شَيْئًا، ثُمَّ وَجَدْتَ بِالْبَيْعِ عَيْبًا فَرَدَدْتَهُ، فَرُدَّ الزِّيَادَةَ وَالْبَيْعَ جَمِيعًا، اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اَنْ يُسَلِّمَ اِلَيْكَ الزِّيَادَةَ

✵✵ ثوری فرماتے ہیں: جب تم کوئی چیز خریدو اور مزید لے لو اور پھر سودے میں عیب پاؤ اور اسے واپس کر دو تو خریدی

ہوئی چیز اور اضافی چیز دونوں کو واپس کیا جائے گا' البتہ اگر دوسرا فریق چاہے تو اضافی چیز تمہارے پاس رہنے دے۔

15270 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الشَّىْءَ بِدِرْهَمَيْنِ، رُطَبًا اَوْ غَيْرَهُ، فَيَاْكُلُ مِنْهُ وَهُوَ يَكِيلُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو دو درہم کے عوض میں کوئی چیز خریدتا ہے' جیسے کھجوریں وغیرہ اور پھر انہیں کھالیتا ہے' جبکہ وہ انہیں ماپ رہا ہو تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُقَاضِيْ عَلَى الْعَمَلِ فَيَعْمَلُ ثُمَّ يَخْرَبُ

باب: جب کوئی شخص کسی کام کا معاوضہ طے کرے اور کام کرے اور خرابی پیدا کردے

15271 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَاضَى رَجُلًا عَلَى عَمَلٍ، فَعَمِلَ بَعْضَهُ، ثُمَّ جَاءَ السَّيْلُ فَذَهَبَ بِهِ اَوْ اَفْسَدَهُ قَالَ: يَعْمَلُ لَهُ قَدْرَ مَا بَقِيَ مِنْ عَمَلِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْهُ فَقَالَ: يُعْطَى بِحِسَابِ مَا عَمِلَ

✵✵ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کے ساتھ کوئی کام طے کرتا ہے' وہ اس کام کا کچھ حصہ کرتا ہے تو سیلاب آجاتا ہے اور اس کام کو ختم یا خراب کردیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اس شخص کے کام کا جتنا حصہ باقی رہ گیا تھا اس حساب سے وہ دوسرے فریق کے لئے کام کردے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس نے جو کام کیا ہے اس حساب سے اسے ادائیگی کردی جائے گی۔

15272 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْ رَجُلٍ قَاضَى رَجُلًا يَحْفِرُ لَهُ بِئْرًا حَتّٰى يَنْبُطَ مَاؤُهَا، فَحَفَرَ فِيهَا اَيَّامًا، ثُمَّ لَقِيَهُ جَبَلٌ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَحْفِرَ، فَقَالَ قَتَادَةُ: لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی دوسرے شخص کو اس بات پر مزدور رکھتا ہے کہ وہ اسے کنواں کھود کردے گا' یہاں تک کہ پانی نکل آئے۔ وہ شخص کئی دن کھدائی کرتا رہتا ہے' پھر اس کے سامنے ایک چٹان آجاتی ہے اور آگے کھدائی جاری رکھنا ممکن نہیں رہتا تو قتادہ فرماتے ہیں: اس شخص کو کچھ نہیں ملے گا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يُعِينُ الرَّجُلَ، هَلْ يَشْتَرِيهَا مِنْهُ اَوْ يَبِيعُهَا لِنَفْسِهِ؟

باب: جب کوئی شخص دوسرے شخص کی مدد کرے تو کیا وہ اس سے کوئی چیز خرید سکتا ہے یا اسے کچھ فروخت کرسکتا ہے؟

15273 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، اَنَّ اُخْتَهُ قَالَتْ لَهُ: اِنِّي اُرِيدُ اَنْ تَشْتَرِيَ مَتَاعًا عِينَةً، فَاطْلُبْهُ لِي قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّ عِنْدِي

طَعَامًا، فَبِعْتُهَا طَعَامًا بِذَهَبٍ اِلٰی اَجَلٍ، وَاسْتَوْفَتْهُ، فَقَالَتْ: انْظُرْ لِیْ مَنْ یَبْتَاعُهُ مِنِّیْ؟ قُلْتُ: اَنَا اَبِیعُهُ لَكِ قَالَ: فَبِعْتُهُ لَهَا، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ، فَسَاَلْتُ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ فَقَالَ: انْظُرْ اَنْ لَا تَكُوْنَ اَنْتَ صَاحِبَهُ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنِّیْ صَاحِبُهُ قَالَ: فَذٰلِكَ الرِّبَا مَحْضًا، فَخُذْ رَاْسَ مَالِكَ، وَارْدُدْ اِلَیْهَا الْفَضْلَ

٭٭ عبدالملک بیان کرتے ہیں: ان کی بہن نے انہیں بتایا: میں یہ چاہتی ہوں کہ تم مجھے ایک چیز خرید کے دو۔ تم اسے میرے لئے تلاش کرو۔ میں نے کہا: میرے پاس وہ اناج موجود ہے تو میں نے اسے وہ اناج سونے کے عوض میں فروخت کر دیا' جو ادائیگی مخصوص مدت کے بعد ہونی تھی۔ میری بہن نے کہا: اب تم مجھے کوئی ایسا شخص ڈھونڈ کے دو جو اسے مجھ سے خرید لے۔ میں نے کہا: میں اسے تمہارے لئے فروخت کروا دیتا ہوں' پھر میرے ذہن میں اس حوالے سے الجھن پیدا ہوئی۔ میں نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اس چیز کا دھیان رکھنا کہ تم خود اسے نہ خرید لینا۔ میں نے کہا: میں خود اس کا خریدار ہوں تو انہوں نے کہا: یہ تو نرا سود ہے۔ تم اپنا اصل مال وصول کرو اور اضافی چیز اس کو لوٹا دو۔

15274 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ كَعْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: اِنِّیْ اَبِیعُ الْحَرِیرَ، فَتَبْتَاعُ مِنِّی الْمَرْاَةُ وَالْاَعْرَابِیُّ یَقُوْلُوْنَ: بِعْهُ لَنَا فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِالسُّوقِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: لَا تَبِعْهُ، وَلَا تَشْتَرِهِ، وَلَا تُرْشِدْهُ، اِلَّا اَنْ تُرْشِدَهُ اِلَی السُّوقِ

٭٭ ابوکعب بیان کرتے ہیں: میں نے حسن نے کہا: میں ریشم فروخت کرتا ہوں جسے مجھ سے ایک عورت اور ایک دیہاتی خرید لیتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں: تم میری طرف سے اسے بکوا دو۔ کیونکہ تم بازار کے بارے میں زیادہ جانتے ہو۔ تو حسن بصری نے فرمایا: تم اسے فروخت نہ کرنا' تم اسے خریدنا نہیں' تم اس کی رہنمائی نہ کرنا' تم صرف اس کی رہنمائی بازار کی طرف کر دینا۔

15275 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ رُزَیْقِ بْنِ اَبِیْ سَلْمٰی قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ بَیْعِ الْحَرِیرِ، فَقَالَ: بِعْ، وَاتَّقِ اللّٰهَ قَالَ: یَبِیعُهُ لِنَفْسِهِ قَالَ: اِذَا ابْتَعْتَهُ، فَلَا تَدُلَّ عَلَیْهِ اَحَدًا، وَلَا تَكُنْ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ، ادْفَعْ اِلَیْهِ مَتَاعَهُ وَدَعْهُ

٭٭ رزیق بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے ریشم فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم فروخت کرو اور اللہ سے ڈرو۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے لئے اسے فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو حسن نے فرمایا: جب تم اسے خرید لو تو تم اس کے بارے میں کسی کی رہنمائی نہ کرو اور نہ ہی اس میں کوئی دلچسپی رکھو۔ تم اس شخص کا سامان اس کے حوالے کرو اور اس کو (اس کے حال پر) چھوڑ دو۔

بَابٌ: الرَّجُلُ یَقْضِیْ وَلَدَهٗ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ، وَهَلْ یَاْخُذُ مَالَهُمْ؟

باب: جب کوئی شخص اپنے بیٹے کو کام کے لئے رکھے اور اس کے ذمے قرض ہو تو کیا وہ ان کا مال حاصل کر سکتا ہے؟

15276 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِیَّ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ فِی الرَّجُلِ یَكُوْنُ عَلَیْهِ

الدَّیْنُ لامْرَاَتِهِ، اَوْ لِغَیْرِهَا ثُمَّ یَقْضِیْ وَلَدًا لَّهُ مُفَادًا مَالُهُ بِدَیْنٍ کَانَ لَهُمْ عَلَیْهِ، ثُمَّ یَطْلُبُ الْاٰخَرُوْنَ قَالَ: اِذَا قَضَاهُمْ فِیْ صِحَّةٍ مِّنْهُ فَهُوَ جَائِزٌ لَهُمْ، وَاِنْ کَانَ عَلَیْهِ دَیْنٌ لِغَیْرِهِمْ

✽✽ ثوری نے شیبانی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جس کے ذمے اس کی بیوی یا کسی اور عورت کا قرض ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے بیٹے کو ان کے ہاں مزدور رکھوا دیتا ہے تاکہ اسے یہ فائدہ حاصل ہو کہ اس نے ان کا جو مال قرض کے طور پر دینا ہے یہ اس کا بدلہ بن جائے پھر دوسرے لوگ (اپنے حق کا) مطالبہ کرتے ہیں تو شیبانی فرماتے ہیں: اگر تو اس نے کسی قرض کے بغیر اسے مزدور رکھوایا ہو تو یہ ان کے لئے جائز ہوگا خواہ اس شخص کے ذمے ان کی بجائے کسی اور کا قرض ہو۔

15277 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اِذَا قَضَاهُمْ شَیْئًا، وَهُمْ صِغَارٌ، کَانُوْا بِالْخِیَارِ اِذَا کَبِرُوْا

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: جب وہ انہیں دوسرے فریق کے حوالے کر دے اور وہ بچے ہوں تو بڑے ہونے کے بعد انہیں اختیار ہوگا۔

15278 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّیْمِیِّ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ: یَجُوْزُ مَا قَضَی الرَّجُلُ فِیْ مَالِ وَلَدِهِ، وَلَا یَجُوْزُ مَا قَضَی الْوَلَدُ فِیْ مَالِ وَالِدِهِ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے جو ادائیگی کرے گا وہ درست ہوگی لیکن بچہ اپنے باپ کے مال میں سے جو ادائیگی کرے گا وہ درست نہیں ہوگی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ یَسْتَهْلِكُ مَا یُوْجَدُ لَهُ مِثْلٌ اَوْ لَا یُوْجَدُ

باب: آدمی کا کسی ایسی چیز کو ضائع کر دینا جس کی مثل مل سکتی ہو یا نہ مل سکتی ہو

15279 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ سُلَیْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّهُ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَسْتَهْلِكُ الْحِنْطَةَ لِلرَّجُلِ: اِنَّ عَلٰی صَاحِبِهِ لَهُ طَعَامًا مِثْلَ طَعَامِهِ کَیْلًا مِثْلَ کَیْلِهِ قَالَ سُفْیَانُ: "وَکَانَ غَیْرُهُ مِنْ فُقَهَائِنَا یَقُوْلُوْنَ: لَهُ الْقِیمَةُ وَقَوْلُ الشَّعْبِیِّ اَحَبُّ اِلٰی سُفْیَانَ

✽✽ سلیمان نے امام شعبی کا یہ قول ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کی گندم ضائع کر دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: دوسرا فریق اس سے اپنے اناج کی مانند پورے ماپ کے ساتھ اناج وصول کرے گا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: دیگر فقہاء نے یہ بات کہی ہے اسے قیمت ملے گی۔ تاہم امام شعبی کا قول سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15280 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، سَاَلَ الْحَکَمَ بْنَ عُتَیْبَةَ عَنْ رَجُلٍ اَحْرَقَ شَیْئًا فِیْ اَرْضِهِ بِالنَّارِ، فَطَارَ الْحَرِیقُ، فَتَعَدَّی الْحَرِیقُ اِلٰی غَیْرِهِ فَاَحْرَقَ فِیْ اَرْضِ جَارِهِ شَیْئًا، فَقَالَ: لَا ضَمَانَ عَلَیْهِ، لَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حکم بن عتیبہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس نے اپنی زمین

میں کسی چیز کو آگ لگائی۔ وہ آگ پھیل گئی اور دوسرے شخص کی زمین تک پہنچ کر وہاں بھی کچھ چیزوں کو جلا دیا تو حکم نے جواب دیا: اس پر جرمانہ لازم نہیں ہوگا۔ اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابٌ: هَلْ يُؤْخَذُ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقٌ؟

باب: کیا قاضی بننے کا معاوضہ وصول کیا جائے گا؟

15281 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ كَرِهَ اَنْ يُؤْخَذَ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقٌ، وَصَاحِبِ مَغْنَمِهِمْ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ قاضی بننے یا مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا معاوضہ وصول کیا جائے۔

15282 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَزَقَ شُرَيْحًا وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ عَلَى الْقَضَاءِ

٭٭ حکم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح اور سلمان بن ربیعہ کے عہدۂ قضا کے حوالے سے ان کا معاوضہ مقرر کیا تھا۔

15283 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمْ يَاْخُذْ مَسْرُوقٌ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقًا وَاَخَذَ شُرَيْحٌ "

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق قاضی بننے کا معاوضہ نہیں لیتے تھے اور قاضی شریح لے لیتے تھے۔

15284 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، ابْنِ اَخِي مَسْرُوقٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَاْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ رِزْقًا، وَكَانَ اِذَا كَانَ الْبَعْثُ يَخْرُجُ فَيُجْعَلُ عَنْ نَفْسِهِ

٭٭ ابراہیم بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ قاضی بننے کا معاوضہ وصول نہیں کرتے تھے اور جب وہ کوئی سامان روانہ کرتے تھے تو خود نکل کر اپنی طرف سے مقرر کر دیتے تھے۔

15285 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: " اَرْبَعٌ لَا يُؤْخَذُ عَلَيْهِنَّ رِزْقٌ: الْقَضَاءُ، وَالْاَذَانُ، وَالْمُقَاسِمُ قَالَ: وَاُرَاهُ ذَكَرَ الْقُرْآنَ "

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: چار کاموں کا معاوضہ وصول نہیں کیا جائے گا' قاضی بننا' اذان دینا' مالِ غنیمت کی تقسیم۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے قرآن (کی تعلیم دینے) کا بھی ذکر کیا تھا۔

بَابٌ: كَيْفَ يَنْبَغِي لِلْقَاضِي اَنْ يَكُوْنَ؟

باب: قاضی کو کیسا ہونا چاہئے؟

15286 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ قَاضِيًا حَتّٰى تَكُوْنَ فِيهِ خَمْسٌ، اَيَّتُهُنَّ اَخْطَاَتْهُ كَانَتْ فِيهِ خَلَلًا، يَكُوْنُ عَالِمًا بِمَا كَانَ قَبْلَهُ، مُسْتَشِيرًا لِاَهْلِ الْعِلْمِ، مُلْغِيًا لِلرَّتَعِ - يَعْنِي الطَّمَعَ - حَلِيمًا عَنِ الْخَصْمِ، مُحْتَمِلًا لِلْاَئِمَةِ

✽✽ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے قاضی بننا اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک اس میں پانچ خصوصیات نہ ہوں۔ ان میں سے جو بھی خوبی نہیں ہوگی یہ چیز اس میں خلل شمار ہوگی۔ ایک یہ کہ وہ اپنے سے پہلے (کے عدالتی فیصلوں) کا عالم ہو۔ اہلِ علم سے مشورہ لیتا ہو۔ لالچ کو ایک طرف کر دے۔ فریق بننے کے حوالے سے بردبار ہو اور حاکمِ وقت کا خیر خواہ ہو۔

15287 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ قَاضِيًا حَتّٰى تَكُوْنَ فِيهِ خَمْسُ خِصَالٍ، اِنْ اَخْطَاَتْهُ خَصْلَةٌ، كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ، حَتّٰى يَكُوْنَ عَالِمًا بِمَا كَانَ قَبْلَهُ، مُسْتَشِيرًا لِذَوِي الرَّاْيِ، ذَا نُهْيَةٍ عَنِ الطَّمَعِ، حَلِيمًا عَنِ الْخَصْمِ، مُحْتَمِلًا لِلْاَئِمَةِ

✽✽ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لئے قاضی بننا اس وقت تک موزوں نہیں ہے جب تک اس میں پانچ خصوصیات نہ ہو۔ اگر کوئی ایک خصوصیت بھی نہیں ہوگی تو یہ چیز اس میں عیب ہوگی۔ یہ کہ وہ اپنے سے پہلے (کے فیصلوں) کا عالم ہو۔ سمجھدار لوگوں سے مشورہ لیتا ہو۔ لالچ سے بچتا ہو۔ مقابلے بازی میں بردبار ہو اور حاکمِ وقت کا خیر خواہ ہو۔

15288 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "لَا يَنْبَغِي اَنْ يَلِيَ هٰذَا الْاَمْرَ - يَعْنِي اَمْرَ النَّاسِ - اِلَّا رَجُلٌ فِيهِ اَرْبَعُ خِلَالٍ: اللِّينُ فِي غَيْرِ ضَعْفٍ، وَالشِّدَّةُ فِي غَيْرِ عُنْفٍ، وَالْاِمْسَاكُ فِي غَيْرِ بُخْلٍ، وَالسَّمَاحَةُ فِي غَيْرِ سَرَفٍ، فَاِنْ سَقَطَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَسَدَتِ الثَّلَاثُ "

✽✽ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کے معاملے کا نگران بننا صرف اس شخص کے لئے مناسب ہے جس میں یہ چار خصوصیات ہوں: ایسی نرمی جس میں کمزوری نہ ہو۔ ایسی سختی جس میں درشتی نہ ہو۔ ایسا روکنا جو بخل کے بغیر ہو۔ ایسی مہربانی جو اسراف کے بغیر ہو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک چیز نہ ہو تو وہ باقی تین کو بھی خراب کر دے گی۔

15289 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "لَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ لَا يُصَانِعُ، وَلَا يُضَارِعُ، وَلَا يَتْبَعُ الْمَطَامِعَ، وَلَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِهِ كَلِمَةً، لَا يَنْقُصُ غَرْبَهُ، وَلَا يَطْمَعُ فِي الْحَقِّ عَلَى حَدَّتِهِ يَقُولُ: لَا يَطْمَعُ فَيَضْعُفُ "

٭٭ مسعر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے معاملے کوصرف وہ شخص قائم کرسکتا ہے جو نہ تو مصانعت اور نہ مضارعت کرے اور لوگوں کے پوشیدہ معاملات کی پیروی نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے کوصرف وہی قائم کرسکتا ہے جو اپنی زبان کے ذریعے صرف ایک بات کہے وہ اس میں کوئی کوتاہی نہ کرے اور حق کے معاملے میں تیزی کی توقع نہ رکھے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ نہیں کہ وہ لالچ نہیں کرے گا تو کمزور ہو جائے گا۔

15290 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ حَرِیزٍ، كَانَ بِسِجِسْتَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ: لَا تَبِیعَنَّ، وَلَا تَبْتَاعَنَّ، وَلَا تُشَارَنَّ، وَلَا تُضَارَّنَّ، وَلَا تَرْتَشِ فِی الْحُكْمِ، وَلَا تَحْكُمْ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ

٭٭ ابوحریز بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا ثالث (یا قاضی) بننے کے دوران تم ہرگز کوئی فروخت نہیں کرنا تم کوئی چیز خریدنا نہیں کوئی نقصان نہ پہنچانا کوئی رشوت نہ لینا اور غصے کے عالم میں دوآدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔

بَابٌ: عَدْلُ الْقَاضِیْ فِیْ مَجْلِسِهٖ

باب: قاضی کا اپنے مجلس میں عدل سے کام لینا

15291 آثارِ صحابہ:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَزَلَ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ضَیْفٌ، فَكَانَ عِنْدَهٗ اَیَّامًا، فَاَتٰی فِیْ خُصُومَةٍ، فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: اَخَصْمٌ اَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَارْتَحِلْ مِنَّا، فَاِنَّا نُهِینَا اَنْ نُنْزِلَ خَصْمًا اِلَّا مَعَ خَصْمِهٖ

٭٭ اسماعیل بن مسلم نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کی ہے: حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آ کے ٹھہرا وہ کچھ دن ان کے ہاں ٹھہرا رہا پھر وہ ایک مقدمے کے سلسلے میں آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس مقدمے میں ایک فریق ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے پاس سے روانہ ہو جاؤ کیونکہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی ایسے شخص کو مہمان بنائیں جو کسی دوسرے شخص کا مقابل فریق ہو۔

15292 اقوالِ تابعین:- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْیَانُ: الْقَاضِیْ عَدْلٌ مَجْلِسُهٗ كُلُّهٗ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری فرماتے ہیں: قاضی اپنی پوری محفل کے دوران عدل سے کام لے گا۔

بَابٌ: هَلْ یَقْضِیْ الرَّجُلُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ وَلَمْ یُوَلَّ؟ وَكَیْفَ اِنْ فَعَلَ؟

باب: کیا کوئی شخص دوآدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ کرسکتا ہے جبکہ اسے والی (یا قاضی) نہ بنایا گیا؟ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو پھر کیا کرے گا؟

15293 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ

لِاَبِیْ مُوْسَی: اَنَا بَلَغَنِی، اَنَّكَ تَقْضِیْ وَلَسْتَ بِاَمِیْرٍ قَالَ: بَلٰی قَالَ: فَوَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّهَا

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ فیصلہ کردیتے ہیں حالانکہ آپ امیر نہیں ہیں انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی گرمی کا نگران بھی اسے بناؤ جو اس کی ٹھنڈک کا لطف لیتا ہے۔

15294 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَاصِمٍ، فِیْ رَجُلَیْنِ اَتَیَا اِلٰی عُبَیْدَةَ یَخْتَصِمَانِ اِلَیْهِ فَقَالَ: اَتُؤَمِّرَانِی؟ قَالَا: نَعَمْ، فَقَضٰی بَیْنَهُمْ، قَالَ سُفْیَانُ: وَاِذَا حَكَّمَ رَجُلَانِ حَكَمًا فَقَضٰی بَیْنَهُمَا فَقَضَاؤُهُ جَائِزٌ، اِلَّا فِی الْحُدُوْدِ

٭٭ سفیان ثوری نے عاصم کے حوالے سے دو آدمیوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ عبیدہ کے پاس آئے وہ ایک مقدمے کے بارے میں انہیں ثالث بنانا چاہ رہے تھے انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مجھے امیر بناتے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبیدہ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کردیا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: جب دو آدمی مل کر کسی کو ثالث بنائیں اور وہ شخص ان دونوں کے درمیان فیصلہ کردے تو ان کا دیا ہوا فیصلہ درست ہوگا البتہ حدود کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابٌ: هَلْ یُرَدُّ قَضَاءُ الْقَاضِی؟ اَوْ یَرْجِعُ عَنْ قَضَائِهِ؟

باب: کیا قاضی کے فیصلے کو مسترد کیا جاسکتا ہے؟ کیا قاضی اپنے فیصلے سے رجوع کرسکتا ہے؟

15295 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا حَضَرَكَ اَمْرٌ لَا تَجِدُ مِنْهُ بُدًّا، فَاقْضِ بِمَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَاقْضِ بِسُنَّةِ نَبِیِّ اللّٰهِ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَاقْضِ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَاَوْمِءْ اِیْمَاءً، وَلَا تَاْلُ، فَاِنْ عَیِیْتَ فَافْرُرْ مِنْهُ وَلَا تَسْتَحِ

٭٭ معمر نے مسعودی کے حوالے سے قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہارے سامنے کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے بناء کوئی چارہ نہ ہو تو تم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ احکام کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تمہیں (اللہ کی کتاب میں) اس کا حل نہیں ملتا تو تم اللہ کے نبی کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو اور اگر تمہیں (سنت میں بھی) اس کا حل نہیں ملتا تو تم اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس کے مطابق نیک لوگوں نے فیصلہ دیا ہے اور اگر تمہیں اس میں بھی حل نہیں ملتا تو تم اشارہ کرو اور کوتاہی نہ کرو اور اگر تمہیں اس میں بھی حل نہیں ملتا تو تم اس سے فرار اختیار کرو اور اس میں شرم نہ کرو۔

15296 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اقْضُوْا وَنَسَلْ

٭٭ معمر نے طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: تم لوگ فیصلہ کرو۔

15297 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: اِنِّي لَا اَرُدُّ قَضَاءً كَانَ قَبْلِي

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے جو پہلے فیصلہ دیا ہوا سے مسترد نہیں کرتا۔

15298 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَضَى الْقَاضِيْ بِخِلَافِ كِتَابِ اللّٰهِ، اَوْ سُنَّةِ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَوْ شَيْءٍ مُجْتَمَعٍ عَلَيْهِ، فَاِنَّ الْقَاضِيْ بَعْدَهُ يَرُدُّهُ، فَاِنْ كَانَ شَيْئًا بِرَاْيِ النَّاسِ، لَمْ يَرُدَّهُ، وَيَحْمِلُ ذٰلِكَ مَا تَحَمَّلَ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی قاضی اللہ کی کتاب یا اللہ کے رسول کی سنت یا کسی متفقہ چیز کے برخلاف فیصلہ دیدے تو اس کے بعد والا قاضی اس فیصلے کو مسترد کر دے گا اور کوئی ایسی چیز ہو جو لوگوں کی رائے سے تعلق رکھتی ہو تو پھر وہ اسے مسترد نہیں کرے گا وہ اس کا وزن اسی طرح اٹھائے گا جس طرح پہلے والے نے اٹھایا تھا۔

بَابٌ: قَضَاءُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ يَسْاَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا؟

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا فیصلہ کیا ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے دریافت کرے گا؟

15299 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا حَتّٰى مَاتَ، وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ فِيْ آخِرِ خِلَافَتِهِ: اكْفِنِيْ بَعْضَ اُمُوْرِ النَّاسِ، يَعْنِيْ عَلِيًّا

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمانے تک کسی کو باقاعدہ قاضی مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا البتہ انہوں نے اپنے عہد خلافت کے آخر میں یہ فرمایا تھا: تم لوگوں کے بعض امور کے بارے میں میری جگہ کام کر لیا کرو!

راوی کہتے ہیں: یعنی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا۔

15300 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عُثْمَانَ، بَعَثَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَى الْقَضَاءِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قاضی مقرر کر کے بھیجا تھا۔

بَابٌ: اَلْاِعْتِرَافُ عِنْدَ الْقَاضِي

باب: قاضی کے سامنے اعتراف کرنا

15301 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اعْتَرَفَ رَجُلٌ عِنْدَ شُرَيْحٍ بِاَمْرٍ ثُمَّ اَنْكَرَهُ، فَقَضَى عَلَيْهِ بِاعْتِرَافِهِ، فَقَالَ: اَتَقْضِي عَلَيَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، فَقَالَ: شَهِدَ عَلَيْكَ ابْنُ اُخْتِ خَالِكَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے ایک معاملے کے بارے میں اعتراف کیا' پھر اس نے اس کا انکار کر دیا تو انہوں نے اس کے اعتراف کی بنیاد پر اس کے خلاف فیصلہ دے دیا ایک شخص نے کہا: آپ کسی ثبوت کے بغیر میرے خلاف فیصلہ دے دیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارے خلاف تمہارے ماموں کے بھانجے نے گواہی دی ہے (یعنی تم نے خود اپنے خلاف اعتراف کیا ہے)۔

15302 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَضَى شُرَيْحٌ عَلَى رَجُلٍ بِاعْتِرَافِهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا اُمَيَّةَ، قَضَيْتَ عَلَيَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اُخْتِ خَالَتِكَ

٭٭ ابن عون نے ابراہیم نخعی کا یہ قول بیان کیا ہے: قاضی شریح نے ایک شخص کے اعتراف کی بنیاد پر اس کے خلاف فیصلہ دے دیا' تو اس نے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ کسی ثبوت کے بغیر میرے خلاف فیصلہ دے رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہاری خالہ کے بھانجے نے مجھے یہ بات بتائی ہے (یعنی تم نے خود اپنے خلاف اعتراف کیا ہے)۔

15303 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّ الْحَكَمَ يَجُوزُ قَوْلُهُ كُلُّهُ فِي الْاِعْتِرَافِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ، اِلَّا فِي الْحُدُودِ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے: ثالث (قاضی) کے لئے یہ بات درست ہے کہ وہ دو فریقوں کے درمیان کسی مقدمے میں' صرف اعتراف کی بنیاد پر فیصلہ دیدے' البتہ حدود کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابٌ: هَلْ يَرُدُّ الْقَاضِي الْخُصُومَ حَتَّى يَصْطَلِحُوا؟

باب: کیا قاضی متعلقہ فریقوں کو واپس کر دے گا' تاکہ وہ آپس میں صلح کر لیں؟

15304 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: رُدُّوا الْخُصُومَ حَتَّى يَصْطَلِحُوا، فَاِنَّ فَصْلَ الْقَضَاءِ يُورِثُ الضَّغَائِنَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَكِنَّا وَضَعْنَا هَذَا اِذَا كَانَتْ شُبْهَةٌ، وَكَانَتْ قَرَابَةٌ، فَاَمَّا اِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الْقَضَاءُ، فَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَرُدَّهُمْ

٭٭ محارب بن دثار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مقابل فریقوں کو واپس کر دیا کرو' تاکہ وہ آپس میں صلح کر لیں کیونکہ قاضی کا قطعی فیصلہ' لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کر سکتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: لیکن ہم اسے اس صورت پر محمول کریں گے' جب کوئی شبہہ پایا جا رہا ہو'یا آپس میں رشتہ داری ہو'لیکن جب عدالتی فیصلہ واضح ہو'تو پھر یہ مناسب نہیں ہے کہ انہیں واپس کیا جائے۔

15305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: لَا يَحِلُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُصْلِحَ، بَيْنَهُمْ اِذَا تَبَيَّنَ لَهُ الْقَضَاءُ وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى

٭٭ ابن جریج نے' عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حاکم وقت کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ جب اس کے سامنے قاضی کا فیصلہ واضح ہو چکا ہو'تو پھر وہ لوگوں کے درمیان صلح کروائے۔

معمر نے یہ بات ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

بَابٌ: لَا يُقْضٰى عَلٰى غَائِبٍ

باب: غیر موجود شخص کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جائے گا

15306 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: لَا يُقْضٰى عَلٰى غَائِبٍ

٭٭ ثوری نے' مجالد کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے' میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: غیر موجود شخص کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جائے گا۔

15307 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: قَالَ لُقْمَانُ: اِذَا جَاءَكَ الرَّجُلُ، وَقَدْ سَقَطَتْ عَيْنَاهُ، فَلَا تَقْضِ لَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ خَصْمُهُ " قَالَ: يَقُوْلُ: لَعَلَّهُ اَنْ يَاْتِيَ وَقَدْ نَزَعَ اَرْبَعَةَ اَعْيُنٍ

٭٭ محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: لقمان حکیم کہتے ہیں: جب تمہارے پاس کوئی شخص آئے اور اس کی آنکھیں گر چکی ہوں' تو تم اس کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ دو' جب تک اس کا مقابل فریق نہیں آجاتا' وہ فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے وہ مقابل فریق آئے اور وہ اس کی چار آنکھیں اٹھا دے۔

15308 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلٍ وَكَّلَ رَجُلًا يَطْلُبُ حَقًّا لَهُ عَلٰى رَجُلٍ غَائِبٍ، فَقَالَ الْمَطْلُوْبُ: قَدْ دَفَعْتُ اِلٰى صَاحِبِكَ، فَقَالَ: لَا تَدْفَعْ اِلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى يَصِلَ صَاحِبُ الْاَصْلِ، فَيَحْلِفَ مَا اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی شخص کو وکیل مقرر کرتا ہے' تاکہ کسی غیر موجود شخص کے خلاف اپنے حق کا مطالبہ کرے اور مطلوب یہ کہتا ہے: میں نے یہ تمہارے ساتھی کے حوالے کر دیا تھا' اور وہ کہتا ہے: تم نے اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا' جب تک اصل مالک نہیں پہنچ جاتا' تو وہ حلف اٹھائے گا کہ اس نے اس میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا۔

بَابٌ: الْحَبْسُ فِي الدَّيْنِ

باب: قرض کی وجہ سے قید کر دینا

15309 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا، وَخَاصَمَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فِي دَيْنٍ يَطْلُبُهُ اَجَلًا. فَقَالَ آخَرُ: يَعْذُرُ صَاحِبَهُ اِنَّهُ مُعْسِرٌ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَاِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلَى مَيْسَرَةٍ) (البقرة: 280) فَقَالَ شُرَيْحٌ: "هٰذِهِ كَانَتْ فِي الرِّبَا، وَاِنَّمَا كَانَ الرِّبَا فِي الْاَنْصَارِ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلَى اَهْلِهَا، وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ) (النساء: 58)، وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْمُرُ اللّٰهُ بِاَمْرٍ تُخَالِفُوهُ، اِحْبِسُوهُ اِلَى جَنْبِ هٰذِهِ السَّارِيَةِ حَتّٰى يُوَفِّيَهُ"

❋❋ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' ایک شخص نے ان کے سامنے قرض کے بارے میں مقدمہ پیش کیا' جس کا اس نے مطالبہ کرنا تھا اور اس کی مخصوص مدت ہو چکی تھی' تو دوسرے شخص نے اپنے ساتھی سے عذر کیا' کہ وہ ابھی تنگ دست ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر وہ تنگ دست ہو' تو خوشحالی ہونے تک اسے موقع دیا جائے''

قاضی شریح نے فرمایا: یہ سود کے بارے میں ہے' اور سود انصار میں ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم امانتوں کو ان کے اہل لوگوں کے سپرد کر دو' اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو' تو انصاف کے مطابق فیصلہ کرو''

(قاضی شریح نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا' جس کے تم برخلاف کرو' تم اسے اس ستون کے ساتھ باندھ دو! جب تک یہ پوری ادائیگی نہیں کرتا۔

15310 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ اِذَا قَضَى عَلَى رَجُلٍ بِحَقٍّ يَحْبِسُهُ فِي الْمَسْجِدِ اِلَى اَنْ يَقُومَ، فَاِنْ اَعْطَاهُ حَقَّهُ، وَاِلَّا يَاْمُرُ بِهِ اِلَى السِّجْنِ

❋❋ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: قاضی شریح جب کسی شخص کے خلاف کسی کے حق کے بارے میں فیصلہ دیتے تھے' تو اسے مسجد میں باندھ دیتے تھے' یہاں تک کہ وہ کھڑا ہوتا تھا' اگر وہ اس کو حق دے دیتا تھا' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ اسے قید خانے میں لے جانے کا حکم دیتے تھے۔

15311 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ، سَرِيَّةٍ لِلشَّعْبِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: اِذَا لَمْ اَحْبِسْ فِي الدَّيْنِ، فَاَنَا اَتْوَيْتُ حَقَّهُ

❋❋ وکیع نے مالک بن مغول کے حوالے سے' امام شعبی کی کنیز ام جعفر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر میں قرض کی وجہ سے قید نہیں کرتا' تو میں دوسرے شخص کے حق کو ضائع کر دوں گا۔

15312 - اقوالِ تابعین: قَالَ وَكِيعٌ: وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْحَبْسُ فِي الدَّيْنِ حَيَاةٌ

قَالَ: وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ عَلِيٌّ يَحْبِسُ فِي الدَّيْنِ

٭٭ جابر نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: قرض کی وجہ سے قید کر دینا' زندگی ہے۔

جابر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ قرض کی وجہ سے قید کر دیا کرتے تھے۔

15313 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا سَاعَةً فِي التُّهْمَةِ ثُمَّ خَلَّاهُ

٭٭ معمر نے' بہز بن حکیم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت کی وجہ سے گھڑی بھر کے لئے قید کر دیا تھا اور پھر اُسے چھوڑ دیا تھا۔

15314 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي حَنِيفَةَ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا لَمْ يُقِرَّ الرَّجُلُ بِالْحُكْمِ حُبِسَ

٭٭ نعمان بن ابوحنیفہ اور معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص فیصلہ قبول نہیں کرتا' تو اسے قید کر دیا جائے گا۔

بَابٌ: هَلْ يُفَرَّقُ بَيْنَ الْاَقَارِبِ فِي الْبَيْعِ؟ وَهَلْ يُجْبَرُ عَلَى بَيْعِ عَبْدٍ اِنْ كَرِهَهُ؟

باب: فروخت کرتے ہوئے' (غلاموں میں سے) قریبی رشتہ داروں کے درمیان علیحدگی کی جاسکتی ہے؟

اور اگر کوئی غلام فروخت ہونے کو ناپسند کرتا ہو' تو کیا اسے فروخت ہونے پر مجبور کیا جاسکتا ہے؟

15315 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالسَّبْيِ مِنَ الْخُمُسِ، فَيُعْطِي اَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا، وَيَكْرَهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ " قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: وَبَعَثَ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ بِاَهْلِ بَيْتٍ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خمس کے کچھ قیدی لائے گئے اور وہ ایک گھرانے کے افراد کو دے دیے گئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا' کہ ان کو علیحدہ کروائیں۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ نے ایک ہی گھرانے کے تمام افراد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیے تھے۔

15316 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ اُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَاَصَابَ سَبْيًا، فَجَاءَ بِهِمْ فَاحْتَاجَ اِلَى ظَهْرٍ فَبَاعَ غُلَامًا مِنْهُمْ، فَجَاءَتْ اُمُّهُ فَرَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِي، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: احْتَجْتُ اِلَى بَعْضِ الظَّهْرِ، فَبِعْتُ

ابْنَهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَرُدَّهُ اَوِ اشْتَرِهِ قَالَ: فَوَهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ قَالَ: فَكَانَ خَازِنًا لَّهُ قَالَ: وَوَلَدَ لَهُ

٭٭ عبداللہ بن حسن نے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر بھیجا' انہیں کچھ قیدی ہاتھ لگے' وہ انہیں لے کر آئے' راستے میں انہیں سواریوں کی ضرورت پیش آئی' تو انہوں نے ان میں سے ایک غلام کو فروخت کر دیا' اور اس کی ماں کو ساتھ لے آئے' جب نبی اکرم ﷺ نے اس کی ماں کو روتے ہوئے دیکھا' تو اس بارے میں دریافت کیا' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے سواریوں کی ضرورت تھی تو میں نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اس بچے کو واپس لے کر آؤ (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) خرید کر لے آؤ۔

راوی کہتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے) بعد میں وہ بچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دیا تھا اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معتمد خاص رہا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا' غلام ہونے کے دوران' اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی تھی۔

15317 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ تَبْكِي قَالَ: مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: بَاعَ ابْنِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ اُسَيْدٍ: اَبِعْتَ ابْنَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فِيْمَنْ؟ قَالَ: فِي بَنِي عَبْسٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبْ اَنْتَ بِنَفْسِكَ فَاْتِ بِهِ

٭٭ ابن جریج نے' امام جعفر صادق کے حوالے سے' ان کے والد (امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ بحرین سے کچھ قیدی لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان قیدیوں میں ایک خاتون کو روتے ہوئے دیکھا' تو دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: ان صاحب نے میرے بیٹے کو فروخت کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم نے اس کے بیٹے کو فروخت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس کو؟ انہوں نے عرض کی: بنوعبس کو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بذات خود سوار ہو کر جاؤ' اور اس لڑکے کو لے کر آؤ۔

15318 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتُرِيَتْ لَهُ جَارِيَةٌ مِنَ الْبَصْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ بَكَتْ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: ذَكَرْتُ اَبِي، فَاَعْتَقَهَا ابْنُ عُمَرَ

٭٭ معمر نے' جابر نامی راوی کے حوالے سے' ایک شخص کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: جس کا انہوں نے نام بھی بیان کیا تھا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے بصرہ سے ایک کنیز خریدی گئی' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کنیز کے پاس تشریف لائے' تو وہ رو رہی تھی' انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: مجھے اپنے والد یاد آ رہے ہیں'

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

15319 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرُّوْخٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ: اَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ اَخَوَيْنِ اِذَا بِيْعَا، اَخْبَرَنَا

٭٭ عمرو بن دینار نے' عبدالرحمٰن بن فروخ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا تھا: جب (غلاموں کو) فروخت کیا جائے' تو دو بھائیوں کے درمیان علیحدگی نہ کی جائے۔

15320 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَتَبَ مِثْلَهُ سَوَاءً

٭٭ ابن عیینہ نے عمرو کے حوالے سے عبدالرحمٰن کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے' اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

15321 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عِقَالٍ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، اَمَرَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ رَقِيْقًا، وَقَالَ: لَا تُفَرِّقْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا

٭٭ حمید بن ہلال نے حکیم بن عقال کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے لئے غلام خریدیں اور یہ فرمایا: (غلام خریدتے ہوئے) تم ماں اور اس کے بچوں کے درمیان علیحدگی نہ کروانا۔

15322 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ الرَّجُلِ وَوَلَدِهِ، وَالْمَرْاَةِ وَوَلَدِهَا، وَبَيْنَ الْاِخْوَةِ قَالَ مَنْصُوْرٌ: فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: فَاِنَّكَ بِعْتَ جَارِيَةً وَعِنْدَكَ اُمُّهَا، فَقَالَ: وَضَعْتُهَا مَوْضِعًا صَالِحًا، وَقَدْ اَذِنَتْ بِذٰلِكَ

٭٭ منصور نے' ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے (کہ غلام خریدتے ہوئے' یا فروخت کرتے ہوئے) آدمی اور اس کی اولاد' یا عورت اور اس کی اولاد' یا بھائیوں کے درمیان علیحدگی پیدا کریں۔

منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: آپ نے بھی تو کنیز کو فروخت کر دیا تھا؟ جبکہ اس کی ماں آپ کے پاس ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس عورت کو اچھی حالت میں رکھا ہوا ہے' اور عورت سے اس کی اجازت لی تھی۔

15323 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: هَلْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمْ يَكْرَهُوا التِّجَارَةَ فِي الرَّقِيْقِ اِلَّا لِذٰلِكَ

٭٭ معمر نے' حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا لوگ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے (کہ غلام خریدتے' یا فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کے بچوں کے درمیان علیحدگی پیدا کریں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ لوگ غلاموں کی تجارت کو صرف اسی وجہ سے ناپسندیدہ قرار دیتے تھے۔

15324 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ

اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ السَّبْيِ الَّذِينَ يُجَاءُ بِهِمْ

✲✲ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب قیدیوں کو لایا جائے' تو ان کے درمیان علیحدگی پیدا کر دی جائے۔

15325 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ اشْتَرٰى جَارِيَةً مُوَلَّدَةً مِنْ بَعْضِ اَهْلِ مَكَّةَ، وَاَبُوهَا حَيٌّ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا اِلَى الْجَنَدِ

✲✲ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک کنیز کو خریدا' جو اہل مکہ میں سے کسی کے ہاں پیدا ہوئی تھی' اور اس کا باپ ابھی زندہ تھا' پھر وہ اس کنیز کو ساتھ لے کر جند چلے گئے تھے۔

15326 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ تُبَاعَ الْمُوَلَّدَةُ، وَاِنْ كَرِهَتْ اُمُّهَا، اِذَا كَانَتِ الْجَارِيَةُ قَدْ بَلَغَتْ وَاسْتَغْنَتْ عَنْ اُمِّهَا

✲✲ معمر نے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مولدہ کنیز کو فروخت کیا جائے' خواہ اس کی ماں اسے ناپسند کرتی ہو' بشرطیکہ لڑکی بالغ ہو چکی ہو' اور اپنی ماں سے بے نیاز ہو چکی ہو۔

بَابٌ: بَيْعُ الصَّبِيِّ

باب: بچے کو فروخت کرنا

15327 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَا يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

✲✲ معمر نے' زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بچے کو فروخت کرنا' اس تک درست نہیں ہے' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

15328 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَاِبْرَاهِيمَ قَالَا: لَا يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ وَلَا شِرَاؤُهُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

✲✲ اسماعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی اور ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کو خریدنا' یا فروخت کرنا' اس وقت تک درست نہیں ہے' جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

15329 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: لَا يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ

✲✲ اسرائیل نے' جابر کے حوالے سے' عامر شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کو فروخت کرنا' اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک اسے سمجھ نہیں آ جاتی (یعنی وہ بالغ نہیں ہو جاتا)۔

15330 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: (فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا) (النساء: 6) قَالَ: عَقْلًا

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:)

''اور اگر تمہیں ان سے سمجھداری محسوس ہو''

مجاہد فرماتے ہیں: (یہاں ''رشد'') سے مراد عقل ہے۔

بَابٌ: بَيْعُ الْوَلِيِّ

باب: ولی کا فروخت کرنا

15331 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: بَاعَ وَلِيٌّ جَارِيَةٍ جَارِيَةً لَهَا وَعَبْدًا، فَخَاصَمَتْ فِيْهِ اِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلشُّهُوْدِ: اَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهَا اَذِنَتْ وَسَلَّمَتْ؟ قَالُوْا: لَا، حَتّٰى مَرَّ بِهِ اَحَدُهُمْ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّهَا اَذِنَتْ وَسَلَّمَتْ؟ فَقَالَ: بَلْ اَشْهَدُ اَنَّهَا صَاحَتْ وَبَكَتْ، فَظَلَّتْ يَوْمَهَا ذٰلِكَ فِي الشَّمْسِ، وَاَشْهَدُ اَنَّهُ بَاعَ عَلَيْهَا مُجْبَرَةً قَالَ: فَاَجَازَ عَلَيْهَا الْبَيْعَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک لڑکی کے ولی نے اس کی کنیز اور غلام کو فروخت کر دیا' اس لڑکی نے اس بارے میں قاضی شریح کے سامنے مقدمہ پیش کیا' قاضی شریح نے گواہوں سے کہا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس لڑکی نے اجازت دی تھی اور اس کو تسلیم کیا تھا؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں' یہاں تک کہ جب قاضی ان میں سے ایک گواہ کے پاس سے گزرے' اور دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو؟ کہ اس لڑکی نے اجازت دی تھی اور انہیں سپرد کیا تھا' تو اس نے کہا: بلکہ میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس نے چیخ ماری تھی اور وہ رونے لگی تھی اور وہ سارا دن دھوپ میں رہی تھی' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ اس ولی نے اس لڑکی کی طرف سے زبردستی یہ فروخت کروائی ہے' تو راوی کہتے ہیں: ابن سیرین نے اس لڑکی کے خلاف' اس سودے کو درست قرار دیا۔

بَابٌ: الْغَبْنُ وَالْغَلَطُ فِي الْبَيْعِ

باب: سودے میں غبن' یا غلطی کرنا

15332 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: جَاءَ اِلَى شُرَيْحٍ رَجُلٌ يُخَاصِمُ امْرَاَةً فَقَالَ: غَبَنَتْنِي قَالَ شُرَيْحٌ: ذٰلِكَ اَرَادَتْ قَالَ: وَكَانَ يَرُدُّ الْغَلَطَ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص قاضی شریح کے پاس آیا' وہ ایک عورت کے خلاف مقدمہ لے کر آیا تھا' اس نے کہا: اس عورت نے میرے ساتھ غبن کیا ہے' تو قاضی شریح نے فرمایا: اس عورت نے یہ ارادہ کیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: وہ غلطی کو مسترد کرتے تھے۔

15333 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ جَابِرٍ، اَوْ غَیْرِہٖ، عَنْ عَامِرٍ فِیْ رَجُلٍ اشْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ ثَوْبًا فَقَالَ: غَلِطْتُ، فَقَالَ: لَیْسَ بِشَیْءٍ، الْبَیْعُ خُدْعَةٌ قَالَ: وَکَانَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَرُدُّ الْغَلَطَ

٭٭ اسرائیل نے' جابر اور دیگر راویوں کے حوالے سے' عامر شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کپڑا خریدا' اور پھر اس نے کہا: میں نے غلطی کی ہے' تو انہوں نے کہا: یہ غلطی نہیں ہے' سودے میں دھوکہ ہے۔

راوی کہتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن غلطی کو مسترد کر دیا کرتے تھے۔

15334 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلَیْنِ یَتَبَاعَانِ الْبَیْعَ، فَیَدَّعِی اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ غَلَطَ قَالَ: بَلَغَنِیْ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّهٗ اِنْ جَاءَ بِاَمْرٍ بَیِّنٍ رُدَّ، وَاِنْ لَمْ یَاْتِ بِاَمْرٍ بَیِّنٍ اُجِیْزَ عَلَیْهِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کوئی سودا کرتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے غلطی کی ہے' تو معمر نے بتایا: کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل ہوئی ہے اگر وہ شخص کوئی واضح چیز (یعنی ٹھوس اور معقول وجہ یا ثبوت) لے کر آئے گا' تو اسے کالعدم کر دیا جائے گا اور اگر کوئی واضح چیز نہیں لے کر آئے گا' تو اس کے خلاف اس سودے کو برقرار رکھا جائے گا۔

بَابٌ: بَیْعُ السَّکْرَانِ

باب: نشے کے شکار شخص کا سودا کرنا

15335 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: لَا یَجُوْزُ بَیْعُ السَّکْرَانِ، وَلَا شِرَاؤُهٗ، وَلَا نِکَاحُهٗ

٭٭ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نشے کے شکار شخص کا' کوئی چیز فروخت کرنا' یا خریدنا' یا نکاح درست نہیں ہوگا۔

15336 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّیْمِیِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الدَّیَّالِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْ بَیْعِ السَّکْرَانِ وَشِرَائِهٖ، فَقَالَ: لَا یَجُوْزُ اِذَا عَلِمَ اَنَّهٗ لَا یَعْقِلُ قَالَ: وَطَلَاقُهٗ جَائِزٌ، فَاَمَّا نِکَاحُهٗ، فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ لَا یَجُوْزُ قَالَ: وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی فَقَالَ: اَمَّا طَلَاقُهٗ وَنِکَاحُهٗ فَجَائِزٌ، وَاَمَّا الْبَیْعُ وَالشِّرَاءُ فَاِنَّهٗ لَا یَجُوْزُ اِذَا کَانَ لَا یَعْقِلُ

٭٭ مسلم بن دیال بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شبرمہ سے نشے کے شکار شخص کے کچھ فروخت کرنے' یا خریدنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ درست نہیں ہوگا' جبکہ یہ بات پتہ ہو کہ اسے سمجھ نہیں ہے' وہ فرماتے ہیں: البتہ اس کی دی ہوئی طلاق واقع شمار ہوگی' جہاں تک اس کے نکاح کا تعلق ہے' تو اس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم' ہوسکتا ہے' وہ بھی درست

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابولیلیٰ سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا طلاق دینا اور نکاح کرنا واقع شمار ہوگا' لیکن فروخت کرنا' یا خریدنا درست شمار نہیں ہوگا' جبکہ اسے سمجھ بوجھ نہ ہو۔

بَابٌ: الْخِلَابَةُ وَالْمُوَارَبَةُ

باب: دھوکہ دینا اور فریب دینا

15337 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَالَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّي اُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ"، يَعْنِي لَا غَدْرَ

* عبداللہ بن دینار نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! سودے میں' میرے ساتھ دھوکہ ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جو شخص خرید و فروخت کرے' تو یہ کہہ دو: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا (راوی کہتے ہیں:) یعنی کوئی عہد شکنی نہیں ہوگی۔

15338 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُذُنَيْهِ وَقْرٌ، فَقَالَ: يَجِيئُنِي الرَّجُلُ يُسَارُّنِي الشَّيْءَ، وَيُعْلِنُ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَلَا اَسْمَعُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ: اَبِيعُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا، وَلَا مُوَارَبَةَ"

* لیث نے' طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس کی سماعت میں کچھ کمی تھی' اس نے عرض کی: ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور پست آواز میں مجھے ایک بات کہتا ہے اور اونچی آواز میں کچھ اور کہہ دیتا ہے' جو میں

15337-صحيح البخاري - كتاب البيوع' باب ما يكره من الخداع في البيع - حديث:2027' صحيح مسلم - كتاب البيوع' باب من يخدع في البيع - حديث:2905'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' بيان حظر الخديعة في البيوع والدليل على أن البائع المخدع للمشتري - حديث:3998' صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' كتاب الحجر - ذكر خبر ثان يصرح بمعنى ما أومأنا إليه' حديث:5128'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث:2144'موطأ مالك - كتاب البيوع' باب جامع البيوع - حديث:1379'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في الرجل يقول في البيع لا خلابة' حديث:3054'سنن ابن ماجه - كتاب الأحكام' باب الحجر على من يفسد ماله - حديث:2352'السنن للنسائي - كتاب البيوع' الخديعة في البيع - حديث:4432'السنن المأثورة للشافعي - باب في البيوع' حديث:255'السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' الخديعة في البيع - حديث:5893'سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث:2637'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' باب الدليل على أن لا يجوز شرط الخيار في البيع أكثر - حديث:9816'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب البيوع' خيار الشرط - حديث:3392'السنن الصغير للبيهقي - كتاب البيوع' باب خيار المتبايعين - حديث:1453'مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:638

سن نہیں پاتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ تم سودا کرو تو تم یہ کہہ دو: میں اتنے اتنے کے عوض میں تمہارے ساتھ سودا کر رہا ہوں اور کوئی فریب نہیں ہوگا۔

15339 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ يَقْدُمُ عَلَيَّ بَزٌّ مِنْ اَرْضِ فَارِسٍ، وَكُنْتُ اَشْتَرِي اَيْضًا مِنَ الْبَصْرَةِ، فَيَدْخُلُ عَلَيَّ الْقَوْمُ فَيَقُولُونَ: اَعِنْدَكَ مِنْ بَزِّ كَذَا وَكَذَا، فَاُخْرِجُ اِلَيْهِمْ مِمَّا قَدِمَ عَلَيَّ وَمِمَّا اَشْتَرِي مِنَ الْبَصْرَةِ، وَلَا يَسْاَلُونِي، وَلَا اُخْبِرُهُمْ، اِلَّا اَنِّي اَظُنُّ اَنَّهُمْ يَظُنُّونَ اَنَّهُ مِمَّا يَقْدُمُ عَلَيَّ " قَالَ: فَسَاَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: خِلَابَةٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوبَ، فَقَالَ: مَا يُعْجِبُنِي هٰذَا "

٭٭ معمر نے ابن عون کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فارس کی سرزمین سے میرے پاس کپڑا لاتے تھے اور میں بصرہ سے بھی کپڑا خریدا کرتا تھا بعض اوقات کچھ لوگ میرے پاس آتے اور دریافت کرتے: آپ کے پاس فلاں فلاں کپڑا ہے تو میں ان کے سامنے وہ کپڑا نکال دیتا جو میرے پاس آیا ہوتا تھا اور جو میں نے بصرہ سے خریدا ہوتا تھا وہ نہ مجھ سے اس بارے میں دریافت کرتے اور نہ میں انہیں اس بارے میں بتاتا لیکن میرا یہ گمان ہے کہ وہ یہی سمجھتے ہوں گے کہ یہ وہ کپڑا ہے جو میرے پاس آیا ہے ابن عون کہتے ہیں: میں نے اس صورت حال کے بارے میں ابن سیرین سے دریافت کیا تو وہ بولے: یہ دھوکہ ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ایوب سے کیا تو انہوں نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

15340 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سُئِلَ مَعْمَرٌ عَنْ رَجُلٍ وَضَعَ عِنْدَهُ رَجُلٌ حَمْلَ نَبَطِيٍّ، فَجَاءَهُ بَعْدُ فَاَعْطَاهُ حَمْلَ سَابِرِيٍّ، اَخْطَاَ بِهِ فَهَلَكَ مِنْهُ قَالَ: فَهُوَ ضَامِنٌ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے پاس ایک شخص نبطی کپڑا رکھتا ہے پھر وہ شخص اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسے سابری کپڑا دے دیتا ہے وہ غلطی سے ایسا کرتا ہے اور وہ دوسرا کپڑا اس سے ہلاک ہو جاتا ہے تو معمر نے فرمایا: وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَحْلِفُ الشَّيْءَ ثُمَّ يُؤَثَّمُ

باب: جب کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں حلف اُٹھائے اور پھر اُسے گنہگار کیا جائے

15341 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: جَلَبَ اَعْرَابِيٌّ غَنَمًا فَمَرَّ بِهِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَسَاوَمَهُ، فَحَلَفَ الْاَعْرَابِيُّ اَنْ لَا يَبِيعَهُ بِذٰلِكَ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِمُعَاذٍ: هَلْ لَكَ فِيهَا؟ قَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِالثَّمَنِ الَّذِي اَعْطَيْتَنِي، فَقَالَ مُعَاذٌ: مَا كُنْتُ لِاُؤَثِّمَكَ

٭٭ ابواسحاق نے سعید بن وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دیہاتی کچھ بکریاں لے کر آیا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا گزر اس کے پاس سے ہوا انہوں نے اس کے ساتھ سودا کیا تو دیہاتی نے یہ حلف اٹھالیا کہ وہ انہیں یہ فروخت نہیں کرے گا اس کے بعد دیہاتی کا گزر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ان بکریوں میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں؟ اس نے کہا: اس قیمت کے عوض میں جو آپ مجھے دے

رہے تھے' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں گنہگار نہیں کرواؤں گا۔

15342 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فِي الرَّجُلِ يَسُوْمُ الرَّجُلَ فِي السِّلْعَةِ، فَيَحْلِفُ اَنْ لَا يَبِيعَهَا بِذٰلِكَ الثَّمَنِ، ثُمَّ يَبْدُو لَهُ بَعْدُ اَنْ يَبِيعَهَا بِذٰلِكَ الثَّمَنِ مِنَ الَّذِي حَلَفَ اَنْ لَا يَبِيعَهَا مِنْهُ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِذٰلِكَ، وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِي حَلَفَ

✻✻ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی سامان کے بارے میں کسی شخص کے ساتھ سودا طے کرتا ہے اور پھر یہ حلف اٹھالیتا ہے کہ اُس سامان کو اس قیمت پر فروخت نہیں کرے گا' پھر اس کے بعد' اسے یہ مناسب لگتا ہے کہ وہ اس سامان کو اس قیمت کے عوض میں فروخت کر دے' جس کے بارے میں اس نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ اس قیمت پر اسے فروخت نہیں کرے گا' تو ابن سیرین نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ دوسرا شخص اس سے وہ سامان خرید لے' گناہ اس شخص کو ہوگا' جس نے حلف اٹھایا تھا۔

بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الرِّبَا

باب: سود کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

15343 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَالشَّاهِدَ عَلَيْهِ، وَكَاتِبَهُ

✻✻ معمر نے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' اُسے کھلانے والے اس پر گواہ بننے والے اور اسے نوٹ کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

15344 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: الرِّبَا ثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، اَدْنَاهَا حُوْبًا كَمَنْ اَتٰى اُمَّهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَدِرْهَمٌ مِنَ الرِّبَا كَبِضْعٍ وَثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً

✻✻ عطاء خرسانی نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کے تہتر گناہ ہیں جن میں سے کم ترین گناہ یہ ہے: کہ کوئی شخص' اسلام قبول کرنے کے بعد' اپنی ماں کے ساتھ زنا کرلے' اور سود کا ایک درہم تیس سے

15343-صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب لعن آكل الربا ومؤكله - حديث:3079'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في آكل الربا ومؤكله - حديث:2492'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في آكل الربا وموكله - حديث:2912'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' أكل الربا وما جاء فيه - حديث:21550' المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب ما جاء في الربا - حديث:628'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' جماع أبواب الربا - باب ما جاء من التشديد في تحريم الربا' حديث:9827'شعب الإيمان للبيهقي - الثامن والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في قبض اليد عن' حديث:5247

زیادہ مرتبہ زنا کرنے کی مانند ہے۔

15345 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرِّبَا اَحَدٌ وَسَبْعُونَ - اَوْ قَالَ: ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ - حُوبًا، اَدْنَاهَا مِثْلُ اِتْيَانِ الرَّجُلِ اُمَّهُ، وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ"

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سود کے اکہتر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتر گناہ ہیں جن میں سے کم ترین یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرلے اور سب سے برا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ کرے''۔

15346 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: الرِّبَا بِضْعَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، اَهْوَنُهَا كَمَنْ اَتَى اُمَّهُ فِي الْاِسْلَامِ

✵✵ عمارہ نے عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے۔

15347 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: الرِّبَا بِضْعَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، وَالشِّرْكُ نَحْوَ ذٰلِكَ

✵✵ ابراہیم نخعی نے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کے ستر دروازے ہیں اور شرک بھی اس کی مانند ہے۔

15348 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَكَّارٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ كَعْبٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَاَنْ اَزْنِيَ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ آكُلَ دِرْهَمَ رِبًا، يَعْلَمُ اللّٰهُ اَنِّي اَكَلْتُهُ حِينَ اَكَلْتُهُ وَهُوَ رِبًا،

✵✵ عبداللہ بن حنظلہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں ۳۳ مرتبہ زنا کرلوں میرے نزدیک یہ اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں سود کا ایک درہم کھالوں جبکہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہو کہ جب میں نے وہ درہم کھایا ہے تو وہ سود تھا۔

15349 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ كَعْبٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ کعب احبار کے حوالے سے منقول ہے۔

15350 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: آكِلُ الرِّبَا، وَمُوكِلُهُ، وَشَاهِدَاهُ، اِذَا عَلِمُوا بِهِ، وَالْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالْمُحَلِّلُ، وَالْمُحَلَّلُ لَهُ، وَلَاوِي الصَّدَقَةِ، وَالْمُتَعَدِّي فِيهَا، وَالْمُرْتَدُّ عَلَى عَقِبَيْهِ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ، مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽✽ عبداللہ بن مرہ نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سود کھانے والے' اسے کھلانے والے' اس کے دونوں گواہوں' جبکہ انہیں اس کے بارے میں علم ہو' مصنوعی بال لگانے والی' مصنوعی بال لگوانے والی' حلالہ کرنے والا' جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے' زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والے' اس کی وصولی میں زیادتی کرنے والے' اور ایسا دیہاتی جو ہجرت کرنے کے بعد ایڑیوں کے بل گھوم کر واپس چلا جائے' اُن سب پر' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' قیامت کے دن لعنت کی گئی ہے (یا قیامت کے دن تک کے لئے لعنت کی گئی ہے)۔

15351 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَكَاتِبَهُ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ لِلْحُسْنِ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ، وَالْمُحَلِّلَ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ

✽✽ شعیب بن حبحاب نے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' اُسے کھلانے والے' اس کے دونوں گواہوں' اسے نوٹ کرنے والے' خوبصورتی کے لئے جسم گودنے والی' اور گدوانے والی عورت' زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والے' حلالہ کرنے والے' جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے' (اُن سب پر) لعنت کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔

15352 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ امام شعبی اور حارث نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15353 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ لَا يَاْتِي عَلَى صَاحِبِ الرِّبَا اَرْبَعُونَ سَنَةً حَتَّى يُمْحَقَ وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ اَيْضًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَدْ رَاَيْتُهُ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ سود لینے والے پر' چالیس سال تک کوئی نہیں ہوگا جب تک اسے مٹا نہیں دیا جاتا۔

سفیان ثوری نے یہی بات بیان کی ہے' امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے۔

15354 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، اَنَّهُ بَعَثَ غُلَامًا لَهُ بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ اِلَى اَصْبَهَانَ، ثُمَّ بَلَغَهُ اَنَّهُ مَاتَ فَرَكِبَ اِلَيْهِ - اَوْ اَرْسَلَ اِلَيْهِ - فَوَجَدَ الْمَالَ قَدْ بَلَغَ اَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ اَلْفًا، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ يُقَارِبُ الْمَالَ لِلرِّبَا، فَاَخَذَ اَرْبَعَةَ آلَافٍ رَاْسَ مَالِهِ، وَتَرَكَ عِشْرِينَ اَلْفًا، فَقِيلَ لَهُ: خُذْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لِي، فَقِيلَ: هَبْهُ لَنَا، فَتَرَكَهُ، وَلَمْ يَاْخُذْهُ

✽✽ موسیٰ بن عبداللہ نے' عبداللہ بن یزید خطمی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے غلام کو چار ہزار

(در۔۔۔ دینار) کے ہمراہ اصبہان بھیجا' پھر انہیں یہ اطلاع ملی کہ اس غلام کا انتقال ہو گیا ہے' تو وہ سوار ہو کر وہاں گئے' یا وہاں اس کی طرف کسی آدمی کو بھیجا' تو انہیں وہ مال ملا' جو (چار ہزار سے بڑھ کر) چوبیس ہزار ہو چکا تھا' ان سے کہا گیا: یہ تو ایسے ہے' جیسے سود کے مال کے آس پاس ہے' تو انہوں نے چار ہزار جو اصل رقم تھی' وہ وصول کر لیے' اور بیس ہزار ترک کر دیئے' ان سے کہا گیا: آپ یہ بھی وصول کر لیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ میرے نہیں ہیں' ان سے کہا گیا: آپ ہمیں یہ ہبہ کر دیں؟ تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیا۔

بَابٌ: مَطْلُ الْغَنِيِّ

باب: خوشحال شخص کا ٹال مٹول کرنا

15355 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ، وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ قَالَ مَعْمَرٌ: وَزَادَنِيْ رَجُلٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: وَاَكْذَبُ النَّاسِ الصُّنَّاعُ

✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال شخص کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' اور جب کسی شخص کو وصولی کے لئے' کسی دوسرے کے حوالے کیا جائے' تو وہ دوسرے کے پیچھے چلا جائے''۔

15355-صحيح البخاري - كتاب الحوالات' باب الحوالة - حديث:2187' صحيح مسلم - كتاب المساقاة' باب تحريم مطل الغني - حديث:3008'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب الخبر المعارض لإباحة مماطلة الموسر المبين أن مماطلته ظلم - حديث:4265' صحيح ابن حبان - كتاب البيوع' باب الحوالة - ذكر الأمر بالاتباع لمن أحيل على مليء ماله' حديث:5130'موطأ مالك - كتاب البيوع' باب جامع الدين والحول - حديث:1366'سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في مطل الغني ظلم - حديث:2543'سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في المطل - حديث:2920'سنن ابن ماجه - كتاب الصدقات' باب الحوالة - حديث:2400'السنن للنسائي - كتاب البيوع' الحوالة - حديث:4637'السنن المأثورة للشافعي - باب في البيوع' حديث:235'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' في مطل الغني ودفعه - حديث:21935'السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيوع' مطل الغني - حديث:6098'المنتقى لابن الجارود - كتاب البيوع والتجارات' باب في التجارات - حديث:543'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب التفليس' باب حبس من عليه الدين إذا لم يظهر ماله - حديث:10551'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب التفليس' لا يؤاجر الحر في دين عليه إذا لم يوجد له شيء - حديث:3735'السنن الصغير للبيهقي - كتاب البيوع' باب الحوالة - حديث:1609'مسند الحميدي - باب البيوع' حديث:994'مسند أبي يعلى الموصلي - الأعرج' حديث:6166'المعجم الأوسط للطبراني - باب السين' من اسمه سعيد - حديث:3699'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه عبد الله' حديث:647

معمر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں' سب سے زیادہ جھوٹے کاریگر ہوتے ہیں''۔

15356 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَطْلُ ظُلْمُ الْغَنِيِّ وَمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

✼ ✼ عبدالرحمن اعرج نے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خوشحال شخص کا (ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' اور جس کو دوسرے کے حوالے کیا جائے' وہ (وصولی کے لئے) اس کے پیچھے جائے''۔

15357 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سِنَانَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَيْسَرَ بِهٖ، فَلَمْ يَقْضِهٖ فَهُوَ كَآكِلِ السُّحْتِ

✼ ✼ ابوسنان نے' ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جس شخص کے ذمہ کوئی قرض ہو اور وہ اسے ادا کر سکتا ہو اور ادا نہ کرے' تو وہ حرام کھانے والے کی مانند ہے''۔

15358 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَعْرَابِيٍّ بَعِيْرًا بِوَسْقِ تَمْرٍ، فَاسْتَنْظَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: وَاغَدْرَاهُ، فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى فُلَانَةٍ - امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ - فَاْمُرُوْهَا فَلْتَقْضِهٖ، فَقَالَتْ: لَيْسَ عِنْدِیْ اِلَّا تَمْرٌ اَجْوَدُ مِنْ حَقِّهٖ، فَقَالَ: لِتَقْضِهٖ، وَلْتُطْعِمْهُ، فَفَعَلَتْ فَمَرَّ الْاَعْرَابِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ قَضَيْتَ وَاَطْيَبْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُولٰئِكَ خِيَارُ النَّاسِ، الْقَاضُوْنَ الْمُطِيْبُوْنَ

✼ ✼ ہشام بن عروہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے کھجوروں کے ایک وسق کے عوض میں' ایک اونٹ خرید لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے متعین مدت تک کے لئے مہلت مانگی' پھر وہ دیہاتی آیا اور اس نے کہا: جی وقت ہو گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کی طرف بڑھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو! کیونکہ حق دار کو بات کرنے کا بھی حق ہوتا ہے' تم اسے فلاں خاتون کے پاس لے جاؤ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے بارے میں فرمایا' اور اس خاتون سے کہو: اسے ادائیگی کر دے' تو اس خاتون نے عرض کی: میرے پاس تو ایسی کھجوریں ہیں' جو اس کے حق سے زیادہ عمدہ ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہی ادا کر دو' اور اسے کھانے کے لئے بھی دو! تو اس خاتون نے ایسا ہی کیا' تو دیہاتی کا گزر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا' تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے' آپ نے

ادائیگی بھی کردی ہے' اور اچھے طریقے سے ادائیگی کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ زیادہ بہتر ہوتے ہیں' جو ادائیگی کر دیتے ہیں' اور اچھے طریقے سے کرتے ہیں''۔

15359 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَضَانِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِی

* * محارب بن دثار نے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ادائیگی کی اور مجھے (طے شدہ رقم سے) زیادہ عطا کیا۔

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

کتاب: گواہیوں کے بارے میں روایات

بَابٌ: لَا يُقْبَلُ مُتَّهَمٌ، وَلَا جَارٌّ إِلَى نَفْسِهِ، وَلَا ظَنِينٌ

باب: کسی تہمت یافتہ یا ایسے شخص کی جو اپنی ذات کو بچانے والا ہو یا مشکوک ہو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی

15360 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: "اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَوِي الْعُدُولِ مِنَ الشُّهَدَاءِ، وَتَلَا: (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الْآيَةَ، فَيَنْظُرُ امْرُؤٌ عَلٰى مَا يَشْهَدُ وَيَفْهَمُ"

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ تعالیٰ نے گواہوں میں سے عادل گواہوں کے بارے میں حکم دیا ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت خرید لیتے ہیں''

تو آدمی اس بات کا جائزہ لے گا کہ وہ کیا گواہی دے رہا ہے؟ اور کیا سمجھ رہا ہے؟

15361 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: مَا الْعَدْلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ: الَّذِينَ لَمْ تَظْهَرْ لَهُمْ رِيبَةٌ

✽✽ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: مسلمانوں میں سے عادل کون شمار ہوں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ جن کی مشکوک صورت حال نہ ہو۔

15362 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّهَدَاءِ اِلَّا ذُو الْعَدْلِ غَيْرُ الْمُتَّهَمِ، فَاِنَّهُ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا ذِي غِمْرٍ لِاَخِيهِ، وَلَا مُحْدِثٍ فِي الْاِسْلَامِ، وَلَا مُحْدِثَةٍ

✽✽ اسحاق بن راشد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ خط لکھا کہ گواہوں میں سے صرف عادل گواہوں کی گواہی قبول ہوگی جن پر کوئی تہمت نہ ہو کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے:

''خیانت کرنے والے مرد یا خیانت کرنے والی عورت' یا اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے شخص' یا اسلام میں بدعت پیدا کرنے والے شخص' یا بدعت پیدا کرنے والی عورت کی گواہی درست نہیں ہوگی''۔

15363 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا ذِىْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيهِ، وَلَا مُحْدِثٍ فِى الْاِسْلَامِ، وَلَا مُحْدِثَةٍ

✻✻ عبداللہ بن ابوبکر نے' حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

''خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت' اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے شخص' یا اسلام میں بدعت پیدا کرنے والے مرد' یا بدعت پیدا کرنے والی عورت کی گواہی درست نہیں ہوگی''۔

15364 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا ذِىْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيهِ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ، وَتَجُوْزُ شَهَادَتُهُ لِغَيْرِهِمْ قَالَ: وَالْقَانِعُ: التَّابِعُ الَّذِىْ يُنْفِقُ عَلَيْهِ اَهْلُ الْبَيْتِ "

✻✻ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خیانت کرنے والے مرد' یا خیانت کرنے والی عورت' یا اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی اور کسی گھرانے کے ملازم کی گواہی درست نہیں ہوگی اور اس کی گواہی دوسرے لوگوں کے حق میں درست ہوگی''

راوی بیان کرتے ہیں: قانع سے مراد کسی گھر کا ایسا ملازم ہے' جس پر گھر والے خرچ کرتے ہوں۔

15365 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فِى السُّوقِ اَنَّهُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ، وَلَا ظَنِينٍ قِيلَ: وَمَا الظَّنِينُ؟ قَالَ: الْمُتَّهَمُ فِىْ دِيْنِهِ

✻✻ طلحہ بن عبداللہ بن عوف نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے بازار میں ایک اعلان کرنے والے شخص کو بھیجا: مقابل فریق' یا ظنین کی گواہی درست نہیں ہوگی' ان سے دریافت کیا گیا: ظنین سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ شخص جس کے دین پر الزام ہو (کہ وہ بے دین شخص ہے)۔

15366 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرُّوخٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِى الظِّنَّةِ، وَلَا الْاِحْنَةِ، وَلَا الْجِنَّةِ

٭٭ حکم بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن فروخ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''مشکوک شخص دشمنی رکھنے والے اور جنون زدہ کی گواہی درست نہیں ہوگی''۔

15367 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَلَّا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا خَصْمٍ يَكُونُ لِامْرِءٍ غِمْرٌ فِي نَفْسِ صَاحِبِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: اللہ نے اور اس کے رسول نے یہ فیصلہ دے دیا ہے: خیانت کرنے والے مرد یا خیانت کرنے والی عورت' یا ایسے مقابل فریق' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ذاتی دشمنی ہو' ان کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15368 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ مُتَّهَمٍ، وَلَا ظِنِّينٍ فِي طَلَاقٍ

٭٭ ثوری نے' منصور کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: تہمت یافتہ شخص کی اور دینی اعتبار سے مشکوک شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15369 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ فَقَضَى لِصَاحِبِهِ، فَقَامَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ لِيُفْهِمَ الْقَاضِيَ، فَاجْتَبَذَهُ الشَّاهِدُ فَاَبْطَلَ شُرَيْحٌ شَهَادَتَهُ "

٭٭ ثوری نے اسماعیل کے حوالے سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی تو قاضی شریح نے اس کے متعلقہ فریق کے حق میں فیصلہ دے دیا' تو وہ شخص کھڑا ہوا جس کے خلاف فیصلہ دیا گیا' تاکہ قاضی کو اصل صورت حال سمجھائے' تو گواہ نے اسے کھینچ لیا' تو قاضی نے اس کی گواہی کو کالعدم قرار دیا۔

15370 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، اَوْ عَنْ يَحْيَى، اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ، وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مَخْرُوطٌ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: اَتُحْسِنُ تُصَلِّي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَتُحْسِنُ تَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ تَتَوَضَّاُ؟ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنَ الْكُمَّيْنِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَلَمْ يُجِزْ لَهُ شَهَادَتَهُ

٭٭ اعمش نے' عمارہ' یا یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی کہ اس کے جسم پر تنگ و چست قبا تھی' قاضی شریح نے کہا: کیا تم صحیح طرح سے نماز ادا کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! قاضی نے دریافت کیا: کیا تم صحیح طرح سے وضو کر سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! قاضی نے دریافت کیا: تم کیسے وضو کرو گے؟ وہ وضو کرنے کے لئے بازو باہر نکالنے لگا' لیکن نہیں نکال پایا' تو قاضی شریح نے اس کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا۔

15371 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ: "لَا اُجِيزُ عَلَيْكَ شَهَادَةَ الْخَصْمِ، وَلَا الشَّرِيكِ، وَلَا دَافِعِ مَغْرَمٍ، وَلَا جَارِّ مَغْنَمٍ، وَلَا مُرِيبٍ قَالَ:

ثُمَّ يَقُولُ: وَأَنْتَ فَسَلْ عَنْهُ، فَإِنْ قَالُوا: اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ، وَلَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ لِأَنَّهُمْ يَفْرَقُونَ أَنْ يَجْرَحُوهُ، وَإِنْ قَالُوا: عَدْلٌ، مَا عَلِمْنَا، مَرْضِيٌّ، جَازَتْ شَهَادَتُهُ "

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے محمد (بن سیرین) کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں تمہارے خلاف' کسی بھی مقابل فریق' یا شراکت دار' یا ادائیگی کو پرے کرنے والے' یا شک پیدا کرنے والی کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا' پھر وہ یہ فرماتے تھے: تم اس کے بارے میں تحقیق کرلو' اگر لوگ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہی اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوگا' ایسے شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی' کیونکہ لوگ اس پر جرح کرنے کے حوالے سے اختلاف کا شکار ہو سکتے ہیں' لیکن اگر وہ لوگ یہ کہیں: کہ یہ عادل ہے' اور ہمارے علم کے مطابق یہ پسندیدہ ہے' تو ایسے شخص کی گواہی درست ہوگی۔

15372 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: " إِذَا طَعَنَ الرَّجُلُ فِي الشَّاهِدِ قَالَ: لَا أُجِيزُ عَلَيْكَ شَهَادَةَ خَصْمٍ، وَلَا دَافِعِ مَغْرَمٍ، وَلَا عَبِيدٍ، وَلَا أَجِيرٍ، وَلَا شَرِيكٍ، وَأَنْتَ فَسَلْ، فَإِنْ قِيلَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ فَرَقُوا أَنْ يَقُولُوا: مُرِيبٌ، فَلَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ، وَإِنْ قِيلَ: مَا عَلِمْنَاهُ إِلَّا عَدْلًا مُسْلِمًا، فَهُوَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ كَمَا قَالُوا "

٭٭ ایوب نے' ابن سیرین کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: جب کوئی شخص کسی گواہ کے بارے میں الزام عائد کردے' تو قاضی شریح یہ کہتے تھے: میں مقابل فریق کی گواہی یا ادائیگی کو پرے کرنے والے کی' یا غلام کی یا مزدور کی' یا شراکت دار کی گواہی تمہارے خلاف درست قرار نہیں دوں گا' تم اس بارے میں تحقیق کرلو: اگر یہ کہا جائے کہ اللہ اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ ہی اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوگا' انہوں نے اس بارے میں فرق کیا ہے کہ جب لوگ یہ کہیں: اس بارے میں شک پایا جاتا ہے' تو ایسے شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی اور اگر یہ کہا جائے: ہمارے علم کے مطابق' یہ ایک عادل مسلمان ہے' تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ ایسا ہی شمار ہوگا' جیسا کہ لوگوں نے بیان کیا ہے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْأَعْمَى

باب: نابینا شخص کی گواہی

15373 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَجُوزُ شَهَادَةُ الْأَعْمَى؟ قَالَ: نَعَمْ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَقُولُ أَنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ عَلَى الزَّمْنَى إِذَا سَافَرَ فَيُصَلِّي بِهِمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نابینا شخص کی گواہی درست ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو کچھ عرصے کے لئے مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا تھا' جب آپ ﷺ سفر پر تشریف لے گئے تھے' اور وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

15374 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْاَعْمَى اِذَا كَانَ مَرْضِيًّا

✽✽ معمر نے' زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نابینا شخص کی گواہی معتبر ہوگی' جبکہ وہ پسندیدہ شخصیت کا مالک ہو۔

15375 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْاَعْمَى فِي الْحُقُوقِ

✽✽ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حقوق کے بارے میں نابینا' شخص کی گواہی درست ہوگی۔

15376 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِيسَى قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ اَجَازَ شَهَادَةَ اَعْمَى

✽✽ اسرائیل نے' سماک کا یہ بیان نقل کیا ہے: عیسیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: میں نے امام شعبی کو نابینا شخص کی گواہی درست قرار دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

15377 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يُجِيزُوْنَ شَهَادَةَ الْاَعْمَى فِي الشَّيْءِ الطَّفِيفِ

✽✽ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ عام چیزوں کے بارے میں نابینا شخص کی گواہی درست قرار دیتے تھے۔

15378 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى يُجِيزُ شَهَادَةَ الْاَعْمَى

✽✽ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے نابینا شخص کی گواہی کو درست قرار دیا ہے۔

15379 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ شَهَادَةَ الْاَعْمَى

✽✽ ثوری نے' یونس کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ نابینا شخص کی گواہی کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

15380 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَشْيَاخِهِمْ، اَنَّ عَلِيًّا، لَمْ يُجِزْ شَهَادَةَ اَعْمَى فِيْ سَرِقَةٍ

✽✽ ابن عیینہ نے' اسود بن قیس کے حوالے سے' ان کے مشائخ سے یہ بات نقل کی ہے: چوری کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نابینا شخص کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا تھا۔

بَابٌ: شَهَادَةُ وَلَدِ الزِّنَا وَالشَّرِيكِ

باب: زنا کے نتیجے پیدا ہونے والے بچے یا شراکت دار کی گواہی کا حکم؟

15381 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَلَدُ الزِّنَا اِذَا لَمْ يُعْلَمْ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

⁂ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے یہ کہا ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں جب صرف بھلائی کا پتہ ہو تو پھر اس کی گواہی درست ہوگی۔

15382 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ وَلَدِ الزِّنَى

⁂ ثوری نے زہیر بن ابوثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی گواہی درست ہوتی ہے۔

15383 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ، وَلَا الْاَجِيرِ لِمَنِ اسْتَاْجَرَهُ، وَلَا الشَّرِيكِ قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْعَبْدِ فِي الشَّيْءِ الْقَلِيلِ

⁂ معمر اور ثوری نے ایوب کے حوالے سے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام کی گواہی اس کے آقا کے حق میں مزدور کی گواہی اس کے مالک کے حق میں اور شراکت دار کی گواہی درست نہیں ہے۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قاضی شریح معمولی چیز کے بارے میں غلام کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے۔

15384 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ، وَلَا الْاَجِيرِ لِمَنِ اسْتَاْجَرَهُ

⁂ ابن جریج نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام کی گواہی اس کے آقا کے حق میں اور مزدور کی گواہی اس کے مالک کے حق میں درست نہیں ہوگی۔

15385 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ السَّيِّدِ لِعَبْدِهِ، وَلَا الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ، وَلَا شَرِيكٍ لِشَرِيكِهِ فِي الشَّيْءِ اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا، فَاَمَّا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ فَشَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ

⁂ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: آقا کی گواہی اس کے غلام کے حق میں اور غلام کی گواہی اس کے آقا کے حق میں اور شراکت دار کی گواہی اس کے شراکت دار کے حق میں جبکہ کسی بھی چیز کے بارے میں ان دونوں

کے درمیان شراکت داری ہو درست نہیں ہوگی' لیکن اس کے علاوہ میں' اُس کی گواہی درست ہوگی۔

15386 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: شَهِدْتُ شُرَيْحًا شَهِدَ عِنْدَهُ عَبْدٌ فِي دَارٍ، فَاَجَازَ شَهَادَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهُ عَبْدٌ قَالَ: كُلُّنَا عُبَيْدٌ

٭٭ ثوری نے' ایک شخص کے حوالے سے' عامر شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کے پاس موجود تھا' جب غلام نے ان کے سامنے ایک گھر کے بارے میں گواہی دی' تو انہوں نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا' ان سے کہا گیا: یہ تو ایک غلام ہے' تو انہوں نے فرمایا: ہم سب غلام ہیں۔

15387 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: لَا تَجُوزُ لِلْعَبْدِ شَهَادَةٌ

٭٭ اسرائیل نے' عیسیٰ بن ابوعزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عامر شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: غلام کی گواہی درست نہیں ہوتی ہے۔

بَابٌ: عُقُوبَةُ شَاهِدِ الزُّورِ

باب: جھوٹی گواہی دینے والے کی سزا

15388 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو سُفْيَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَقَامَ شَاهِدَ زُورٍ عَشِيَّةً فِي اِزَارٍ يَنْكُتُ نَفْسَهُ

٭٭ شعبہ نے' عاصم بن عبیداللہ کے حوالے سے' عبداللہ بن عامر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' جنہوں نے ایک جھوٹے گواہ کو شام کے وقت صرف تہبند میں کھڑا کر دیا' تاکہ اس کی رسوائی ہو۔

15389 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ شُرَيْحًا، اَقَامَ شَاهِدَ الزُّورِ عَلٰى مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے ایک جھوٹے گواہ کو ایک بلند مقام پر کھڑا کروا دیا تھا۔

15390 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ قَالَ: " كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ اِذَا اَخَذَ شَاهِدَ الزُّورِ فَاِنْ كَانَ عَرَبِيًّا بَعَثَ بِهِ اِلٰى مَسْجِدِ قَوْمِهِ، وَاِنْ كَانَ مَوْلًى بَعَثَ بِهِ اِلٰى سُوقِهِ فَقَالَ: اِنَّا وَجَدْنَا هٰذَا شَاهِدَ زُورٍ، وَاِنَّا لَا نُجِيزُ شَهَادَتَهُ "

٭٭ قیس بن ربیع نے' ابوحصین کا یہ بیان نقل کیا ہے: عبیداللہ بن عتبہ' جب کسی جھوٹے گواہ کو پکڑتے تھے' تو اگر وہ عربی ہوتا تھا' تو اسے اس کے محلے کی مسجد میں بھجوا دیتے تھے' اور اگر وہ غلام ہوتا تھا' تو اسے بازار بھجوا دیتے تھے اور یہ اعلان کرواتے تھے: کہ ہم نے اس شخص کو جھوٹا پایا ہے' ہم اس کی گواہی کو درست قرار نہیں دیتے ہیں۔

15391 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: اُتِيَ شُرَيْحٌ بِشَاهِدِ زُورٍ فَنَزَعَ عِمَامَتَهُ، وَخَفَقَهُ خَفَقَاتٍ بِالدِّرَّةِ، وَبَعَثَ بِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ يَعْرِفُهُ النَّاسُ

✻✻ ثوری نے' جعد بن ذکوان کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی شریح کے پاس ایک جھوٹے گواہ کو لایا گیا' تو انہوں نے اس کا عمامہ اتر والیا' اور اسے درے کے ذریعے ہلکی مار لگائی' اور پھر اُسے مسجد بھجوا دیا' تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔

15392 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، سَمِعْتَ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِي مَالِكٍ، " اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ بِالشَّامِ فِي شَاهِدِ الزُّورِ: اَنْ يُجْلَدَ اَرْبَعِينَ جَلْدَةً، وَاَنْ يُسَخَّمَ وَجْهُهُ وَاَنْ يُحْلَقَ رَاْسُهُ وَاَنْ يُطَالَ حَبْسُهُ " فَقَالَ: لَا، وَلَكِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ ذَكَرَ عَنْهُ،

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن راشد سے دریافت کیا: کیا آپ نے مکحول کو' ولید بن ابو مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام میں' سرکاری اہل کاروں کو یہ خط لکھا تھا' جو جھوٹے گواہ کے بارے میں تھا: کہ اسے چالیس کوڑے لگائے جائیں اور اس کے منہ کو کالا کیا جائے اور سر مونڈ دیا جائے اور اسے طویل عرصے تک قید میں رکھا جائے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ حجاج بن ارطاۃ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں کچھ نقل کیا ہے۔

15393 - آثارِ صحابہ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَجَّاجَ يُحَدِّثُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✻✻ یحییٰ بن العلاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجاج کو مکحول کے حوالے سے' ولید کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں' اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

15394 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، " اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ بِشَاهِدِ الزُّورِ اَنْ يُسَخَّمَ وَجْهُهُ، وَيُلْقَى فِي عُنُقِهِ عِمَامَتُهُ، وَيُطَافُ بِهِ فِي الْقَبَائِلِ، وَيُقَالُ: اِنَّ هٰذَا شَاهِدُ الزُّورِ، فَلَا تَقْبَلُوا لَهُ شَهَادَةً "

✻✻ احوص بن حکیم نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں یہ حکم دیا تھا: اس کا منہ کالا کیا جائے' اور اس کا عمامہ اس کے گلے میں ڈال دیا جائے' اور اسے مختلف قبائل میں چکر لگوایا جائے' اور یہ بتایا جائے: یہ جھوٹا گواہ ہے' تم لوگ اس کی گواہی قبول نہ کرنا۔

15395 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ اَحْسَبُهُ قَالَ: وَائِلَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ) (الحج: 30)

✻✻ وائل بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جھوٹی گواہی

کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بتوں میں سے ناپاک چیزوں سے بچ کے رہو اور جھوٹی گواہی سے بچ کے رہو''۔

15396 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ شَاهِدَ زُوْرٍ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے مکحول کے حوالے سے یہ بات بیان کی گئی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کو چالیس لاٹھیاں لگوائی تھیں۔

15397 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: شَهِدَ قَوْمٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ، فَاَبْطَلَ شَهَادَتَهُمْ وَضَرَبَهُمْ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے' پہلی کے چاند کے بارے میں گواہی دی' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کی گواہی کو کالعدم قرار دیا اور ان کی پٹائی کروائی۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْمَحْدُوْدِ فِيْ غَيْرِ قَذْفٍ

باب: حدِ قذف کے علاوہ کسی اور کے سزا یافتہ شخص کی گواہی

15398 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ، يَعْنِيْ عَطَاءً: رَجُلٌ سَرَقَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ تَابَ، وَقِيْلَ لَهُ خَيْرًا، تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يُجْلَدُ فِي الْخَمْرِ، ثُمَّ يُثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرٌ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے (یعنی عطاء) سے دریافت کیا: ایک شخص چوری کرتا ہے' اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' پھر وہ توبہ کر لیتا ہے' اور اس کے بارے میں بھلائی کی بات کہی جاتی ہے' تو کیا اس کی گواہی درست ہو گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

میں نے ان سے دریافت کیا: ایک شخص کو شراب نوشی کی وجہ سے کوڑے لگائے جاتے ہیں' پھر اس کی اچھائی کی تعریف کی جاتی ہے' (یعنی وہ توبہ کر لیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کی گواہی بھی درست ہو گی۔

15399 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرْدُوْسٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدَهُ رَجُلٌ قَدْ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ، فَقَالَ: مَا تَعْلَمُوْنَهُ؟ فَقَالَ كُرْدُوْسٌ: هُوَ مِنْ صَالِحِ شَبَابِنَا، فَاَجَازَ شَهَادَتَهُ

✵✵ منصور نے' محمد بن کردوس کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے ان کے سامنے گواہی دی' جس کی شراب نوشی کی وجہ سے پٹائی ہو چکی تھی' تو قاضی شریح نے دریافت کیا: تم لوگ اس کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو کردوس نے کہا: یہ ہمارے نیک نوجوانوں میں سے ایک ہے' تو قاضی شریح نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا۔

15400 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِىْ عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ حُدَّ فِى الْخَمْرِ، وَقَالَ: اِذَا تَابَ اَجَزْنَا شَهَادَتَهُ

✵✵ اسرائیل نے عیسیٰ بن ابوعزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں امام عامر شعبی کے پاس موجود تھا انہوں نے شراب نوشی کے سزایافتہ ایک شخص کی گواہی کو درست قرار دیا اور یہ فرمایا: جب یہ توبہ کرلے گا تو ہم اس کی گواہی کو درست قرار دیں گے۔

بَابٌ: هَلْ تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِى الْحُدُوْدِ وَغَيْرِهِ

باب: کیا حدود اور دیگر معاملات میں خواتین کی گواہی درست ہے؟

15401 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِى النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ

✵✵ ثوری نے اسماعیل بن ابوخالد کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: نکاح اور طلاق کے بارے میں مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی درست ہے۔

15402 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِىْ حَدٍّ وَلَا طَلَاقٍ، وَلَا نِكَاحٍ، وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ

✵✵ معمر نے حسن بصری اور زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد نکاح یا طلاق میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے خواہ ان کے ساتھ مرد موجود ہوں۔

15403 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِىْ طَلَاقٍ وَلَا نِكَاحٍ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: طلاق یا نکاح میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15404 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِى الطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ

✵✵ ابوحصین نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: طلاق اور نکاح کے بارے میں مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15405 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِى الطَّلَاقِ، وَالنِّكَاحِ، وَالْحُدُوْدِ، وَالدِّمَاءِ

✵✵ حسن بن عمارہ نے حکم بن عتیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: طلاق یا نکاح یا حدود یا قتل کے مقدمات میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15406 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَاَخْبَرَنِى الْحَكَمُ، وَمَنْصُوْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَوْ شَهِدَ عِنْدِىْ رَجُلٌ مِنْ

اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَامْرَاَتَانِ فِي طَلَاقٍ مَا اَجَزْتُهُ

✵✵ حکم اور منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر میری موجودگی میں ایک صحابی رسول اور دو خواتین' طلاق سے متعلق کسی مقدمے میں گواہی دے دیں' تو میں اس گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا (کیونکہ خواتین کی گواہی درست نہیں ہے)۔

15407 - آثارِ صحابہ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو' سعید بن میسب کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

15408 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ اِلَّا فِي الدَّيْنِ

✵✵ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خواتین کی گواہی' صرف قرض کے بارے میں درست ہے۔

15409 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ، اِلَّا فِي الْعَتَاقَةِ، وَالدَّيْنِ، وَالْوَصِيَّةِ

✵✵ ثوری نے' جابر کے حوالے سے' حکم کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مردوں کے ہمراہ' خواتین کی گواہی درست نہیں ہے' البتہ غلام آزاد کرنے' یا قرض' یا وصیت کے بارے میں درست ہے۔

15410 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ

✵✵ اعمش نے' عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں' خواتین کی گواہی درست نہیں ہے۔

15411 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي ثَلَاثَةٍ شَهِدُوا، وَامْرَاَتَيْنِ قَالَ: لَا، اِلَّا اَرْبَعَةٌ اَوْ يُجْلَدُونَ

✵✵ بیان نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے تین ایسے گواہوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو گواہی دیتے ہیں اور ان کے ساتھ دو خواتین (چوتھے گواہ کے طور پر ہوتی ہیں) تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! یا تو چار گواہ ہوں گے' یا پھر ان کو بھی (یعنی تین گواہوں کو بھی) کوڑے لگائے جائیں گے۔

15412 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ، وَلَا رَجُلٍ عَلَى شَهَادَةِ رَجُلٍ، وَلَا يُكْفَلُ رَجُلٌ فِي حَدٍّ

✵✵ جابر نے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہے' ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں' کسی دوسرے کی گواہی درست نہیں ہے' اور حد کے بارے میں کسی شخص کو کفیل نہیں بنایا جائے گا۔

15413 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ حُجَيْرٍ، عَمَّنْ يَرْضٰى - اِنَّهٗ كَانَ يُرِيدُ طَاوُسًا - اَنَّهٗ تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ، اِلَّا فِی الزِّنٰى مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَنْبَغِیْ لَهُنَّ اَنْ يَنْظُرْنَ اِلٰى ذٰلِكَ، وَالرَّجُلُ يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَاْتِيَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُقِيمَهٗ

٭٭ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ طاؤس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ہر چیز میں مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے صرف زنا کے بارے میں درست قرار نہیں دیتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ خواتین کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس طرح کی صورت حال کو دیکھیں اور آدمی کے لئے یہ بات مناسب ہے کہ وہ اس طرح کی صورت حال کو دیکھے اور پھر اسے قائم کرے (یا ثابت کرے)۔

15414 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ، وَتَجُوْزُ عَلَى الزِّنٰى امْرَاَتَانِ مَعَ ثَلَاثِ رِجَالٍ، رَاَيَا مِنْهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی ہر چیز میں درست ہے تین مردوں کے ہمراہ دو خواتین کی گواہی زنا کے بارے میں بھی درست ہے جبکہ ان دونوں خواتین نے زنا ہوتے ہوئے دیکھا ہو۔

15415 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِی الدَّيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، فَاِنْ لَمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَاَتَانِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَهَادَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِیْ ذٰلِكَ، فَرَاٰى اَنَّ شَهَادَةَ النِّسَاءِ تَجُوْزُ مَعَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ الْعَدْلِ فِی الْوَصِيَّةِ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلَى الْقَتْلِ اِذَا كَانَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ

٭٭ ابن جریج نے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے قرض کے بارے میں دو آدمیوں کی گواہی کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا ہے: اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو خواتین ہوں گی تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ہمراہ خواتین کی گواہی سے منع نہیں کیا ہے تو ابن شہاب اس بات کے قائل تھے: وصیت کے بارے میں بھی ایک آدمی کے ہمراہ خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

ابن شہاب فرماتے ہیں: قتل کے بارے میں بھی خواتین کی گواہی درست ہوگی جبکہ ان خواتین کے ہمراہ ایک مرد بھی ہو۔

15416 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْاَسْلَمِیُّ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَعَ نِسَاءٍ فِیْ نِكَاحٍ

٭٭ حجاج بن ارطاۃ نے عطاء ابن رباح کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خواتین کے ہمراہ ایک شخص کی نکاح کے بارے میں گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15417 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّ شُرَيْحًا اَجَازَ شَهَادَةَ امْرَاَتَيْنِ فِیْ عِتْقٍ

٭٭ ابوسفیان نے' ابن عون کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: غلام آزاد کرنے کے بارے میں' قاضی شریح نے دوخواتین کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ فِي الرَّضَاعِ وَالنُّفَاسِ

باب: رضاعت اورنفاس کے بارے میں خاتون کی گواہی

15418 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَاْخُذْ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي رَضَاعٍ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى لَا يَاْخُذُ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي الرَّضَاعِ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رضاعت کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

15419 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ بَحْتًا فِي دِرْهَمٍ حَتّٰى يَكُونَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ

٭٭ ابن ضمرہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: درہم کے بارے میں' صرف خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی' جب تک کہ ان کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوتا۔

15420 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُنَّ رَجُلٌ

٭٭ ابن جریج نے' ابوزناد کے حوالے سے' عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی' جب تک ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔

15421 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ، اِلَّا اَنْ يَكُنَّ اَرْبَعًا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی درست نہیں ہوگی' البتہ اگر چار خواتین ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

15422 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: تَجُوزُ مِنْ شَهَادَةِ النِّسَاءِ عَلٰى مَا لَا يَرَاهُ الرِّجَالُ اَرْبَعٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَسَاَلْتُ عَنْهُ الْحَكَمَ فَقَالَ: اثْنَتَانِ، وَسَاَلْتُ حَمَّادًا، فَقَالَ: وَاحِدَةٌ

٭٭ شعبہ نے' ابوبختری کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو صورت حال مرد نہیں دیکھ سکتے ہیں' اس کے بارے میں چار خواتین کی گواہی درست ہوگی۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکم سے' اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: دوخواتین (کی گواہی بھی درست

ہوگی)۔

میں نے حماد سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: ایک (خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی)۔

15423 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِيمَا لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ

✵✵ ثوری نے اشعث کے حوالے سے شعبی اور حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جس صورت حال پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے ہیں اس کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

15424 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ وَحْدَهَا فِي الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی۔

15425 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ اِلَّا عَلٰى مَا لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ اِلَّا هُنَّ مِنْ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ، وَمَا يُشْبِهُ ذٰلِكَ مِنْ حَمْلِهِنَّ وَحَيْضِهِنَّ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے قعقاع بن حکیم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین کی گواہی صرف ان صورتوں میں درست ہوگی جن صورتوں سے صرف خواتین مطلع ہو سکتی ہیں جن کا تعلق عورتوں کے پوشیدہ معاملات سے ہے یا اس طرح کی دیگر چیزوں سے ہے جیسے حمل یا حیض وغیرہ۔

15426 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ، مَوْلَاهُمْ حَدَّثَهُمْ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، مِثْلَ هٰذَا، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابوبکر نامی راوی نے عمرو بن سلیم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کی مانند روایت نقل کی ہے جو سعید بن مسیّب سے منقول ہے یہی روایت عروہ بن زبیر کے حوالے سے منقول ہے اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

15427 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: مَضَتِ السُّنَّةُ فِي اَنَّ تَجُوْزَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ لَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ فِيمَا يَلِينَ مِنْ وِلَادَةِ الْمَرْاَةِ، وَاسْتِهْلَالِ الْجَنِينِ، وَفِي غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النِّسَاءِ الَّذِي لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ وَلَا يَلِيهِ اِلَّا هُنَّ، فَاِذَا شَهِدَتِ الْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الَّتِي تُقْبَلُ النِّسَاءَ فَمَا فَوْقَ الْمَرْاَةِ

الْوَاحِدَةِ فِي اسْتِهْلَالِ الْجَنِينِ جَازَتْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: سنت اس بارے میں جاری ہو چکی ہے کہ خواتین کی گواہی اس صورت میں جب ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو ان معاملات میں درست ہوگی جیسے عورت کے ہاں بچے کی پیدائش یا بچے کا پیدائش کے وقت چیخ کر رونا یا اس کے جیسے دیگر معاملات ہیں جن کا تعلق خواتین سے ہوتا ہے مرد اس پر مطلع نہیں ہوتے ہیں یہ معاملات صرف عورتوں سے متعلق ہوتے ہیں تو جب کوئی عورت اس بارے میں گواہی دے دے گی تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی جبکہ بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں ایک خاتون سے زیادہ خواتین ہوں تو گواہی درست ہوگی۔

15428 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ ہشام نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی۔

15429 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْحَاقُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَجَازَ شَهَادَةَ امْرَاَةٍ فِي الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ اسحاق نے ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15430 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ وَحْدَهَا فِي الِاسْتِهْلَالِ "

✵✵ ثوری نے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں انہوں نے ایک دائی عورت کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15431 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ اَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ وَحْدَهَا "، اَخْبَرَنَا

✵✵ ثوری نے عبداللہ کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے صرف دائی ماں کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15432 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15433 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالَا: تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

٭٭ معمر نے ٗحسن بصری اور زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی بھی درست ہوگی۔

15434 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَرَّقَ عُثْمَانُ بَيْنَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ

٭٭ ابن جریج نے ٗمعمر اور زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے بیان کی بنیاد پر ٗمیاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔

15435 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ اَيْضًا قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ اَمَةٌ سَوْدَاءُ، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقُلْتُ: اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ هٰذِهِ؟ دَعْهَا عَنْكَ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيلَ

٭٭ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ٗمیں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی ٗپھر ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے بتایا کہ اس نے ان دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے ٗحضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی ٗمیں نے کہا: وہ عورت غلط کہہ رہی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بیان کا کیا ہوسکتا ہے؟ تم اپنی بیوی سے الگ ہوجاؤ۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:) اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔

15436 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ اَخْبَرَهُ - اَوْ سَمِعَهُ مِنْهُ، اِنْ لَمْ يَكُنْ خَصَّهُ بِهِ - اَنَّهُ نَكَحَ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ: قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَاَعْرَضَ عَنِّي، فَجِئْتُ اِلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

٭٭ ابن ابوملیکہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ام یحییٰ بنت ابواہاب کے ساتھ شادی کرلی تو ایک سیاہ فام خاتون نے بتایا کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے ٗحضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ٗاور میں نے یہ بات ذکر کی ٗتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیرلیا ٗمیں دوسری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہ بات ذکر کی ٗتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے؟ جبکہ اس عورت نے یہ بات بیان کردی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہوا ہے ٗتو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خاتون (یعنی اپنی بیوی) کے ساتھ رہنے سے

منع کردیا۔

15437 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ. اَخْبَرَنَا شَيْخٌ، مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَجُوزُ فِي الرَّضَاعِ مِنَ الشُّهُوْدِ؟ قَالَ: رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ

✻✻ ابن بیلمانی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: رضاعت کے بارے میں کتنی گواہوں کی گواہی درست ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد اور ایک عورت کی۔

15438 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَتِ الْقُضَاةُ يُفَرِّقُوْنَ بِشَهَادَةِ امْرَاَةٍ فِي الرَّضَاعِ

✻✻ ثوری نے جابر نامی کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاضی صاحبان رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی کی بنیاد پر (میاں بیوی کے درمیان) علیحدگی کروادیتے تھے۔

15439 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ جَائِزَةٌ فِي الرَّضَاعِ اِذَا كَانَتْ مَرْضِيَّةً، وَتُسْتَحْلَفُ بِشَهَادَتِهَا، وَكَانَ [illegible] الْحَدِيثِ، فَلَا اَدْرِي، اَهُوَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ اَمْ لَا، وَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَقَالَ: زَعَمَتْ فُلَانَةُ اَنَّهَا [illegible] وَامْرَاَتِي، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْظُرُوا فَاِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَسَيُصِيبُهَا بَلَاءٌ، فَلَمْ يَحُلِ الْحَوْلُ حَتَّى بَرِصَتْ ثَدْيَاهَا

✻✻ قتادہ نے ابوشعثاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت کے بارے میں ایک خاتون کی گواہی درست ہوگی جبکہ وہ پسندیدہ ہو اور اس کی گواہی کے ہمراہ اس سے حلف لیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: معمر نامی راوی اس حدیث کے ہمراہ یہ روایت بھی نقل کردیتے تھے: مجھے نہیں پتہ کہ یہ روایت قتادہ سے منقول ہے یا کسی اور سے منقول ہے؟

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: فلاں عورت کا یہ کہنا ہے: اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے اور وہ عورت جھوٹ بولتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! اگر وہ عورت جھوٹ بولتی ہے تو عنقریب اسے کوئی آزمائش لاحق ہوگی تو ایک سال گزرنے سے پہلے ہی اُس عورت کی چھاتیوں پر برص پیدا ہو گیا۔

15440 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَتْ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُهَيْرٍ وَاَخَوَيْهِ اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ ... نَصِيبَهُ مِنْ رَبِيعَةَ، لَمْ يَشْهَدْ غَيْرُهَا عَلَى ذٰلِكَ، فَاَجَازَ مُعَاوِيَةُ شَهَادَتَهَا وَحْدَهَا، وَعَلْقَمَةُ حَاضِرٌ ذٰلِكَ

كُلَّهُ مِنْ قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ رَسُولَ مُعَاوِيَةَ فِي ذٰلِكَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ الْحَارِثُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

✵✵ عبداللہ بن ابوملیکہ نے' علقمہ بن وقاص کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے محمد بن عبداللہ بن زہیر اوران کے دو بھائیوں کے بارے میں یہ گواہی دی کہ ربیعہ بن امیہ کا......ربیعہ سے حصہ ہے' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور کسی نے بھی یہ گواہی نہیں دی تھی' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صرف سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گواہی کو برقرار رکھا علقمہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں موجود تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: خالد بن محمد بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اس بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے' حارث اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس قاصد کے طور پر بھیجا تھا۔

15441 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: اِنَّ ابْنَ صُهَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعُوا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ، فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَاَعْطٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ابن صہیب' جو ابن جدعان کے آزاد کردہ غلام ہیں' انہوں نے دو گھروں اور ایک حجرے کے بارے میں یہ دعویٰ کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے وہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کو دیے تھے' مروان (جو گورنر تھا)' اس نے دریافت کیا: آپ کے حق میں اس بارے میں کون گواہی دے گا؟ تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (گواہی دیں گے) مروان نے انہیں بلوایا' تو انہوں نے یہ گواہی دی کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو دو گھر اور ایک حجرہ دیا تھا' تو مروان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ان کے حق میں گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دیا۔

15442 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: شَهِدْتُ عِنْدَ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى فَاَجَازَ شَهَادَتِي، وَبِئْسَ مَا صَنَعَ

✵✵ عمران بن حدیر نے' ابومجلز کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت زرارہ بن ابواوفیٰ کے پاس موجود تھا' جب انہوں نے میری گواہی کو درست قرار دیا' اور انہوں نے غلط کیا۔

15443 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَشَهِدْتُ عِنْدَ مُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ فَاَجَازَ شَهَادَتِي وَحْدِي

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں مطرف بن مازن کے پاس موجود تھا' جب انہوں نے' میری اکیلے کی گواہی کو درست قرار دیا۔

15444 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي سَبْرَةَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ الْوَاحِدَةِ الْمَرْضِيَّةِ فِي الِاسْتِهْلَالِ

✵✵ ابوبکر بن ابوسبرہ اور یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں' ایک پسندیدہ خاتون کی گواہی درست ہوگی۔

15445 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَجُوْزُ فِي الرَّضَاعِ شَهَادَةُ امْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ

✵✵ یونس نے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: رضاعت کے بارے میں' ایک خاتون کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15446 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَذَكَرَ اَبْوَابًا مِنَ الشَّهَادَةِ قَدْ وَضَعَهَا مَوَاضِعَهَا فِي الزِّنَا وَغَيْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَعَلَى الْخَمْرِ شَهِيدَانِ، ثُمَّ يُجْلَدُ صَاحِبُهَا وَيُحْرَمُ، وَيُؤْذَى حَتّٰى يَتَبَيَّنَ مِنْهُ تَوْبَةٌ قَالَ: وَعَلَى الْحَقِّ شَهِيدَانِ ثُمَّ يُنْفَذُ لَهُ حَقُّهُ، فَاِنْ شَهِدَ وَاحِدٌ عَدْلٌ حَلَفَ صَاحِبُ الْحَقِّ مَعَ شَاهِدِهٖ اِذَا كَانَ عَدْلًا

✵✵ عمرو بن شعیب نے' ابوزناد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ دے دیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی مختلف صورتوں کا ذکر کیا' جن میں سے کچھ کا تعلق زنا سے تھا' اور کچھ کا دیگر معاملات سے تھا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب نوشی کے بارے میں دو گواہ ہوں گے' اور پھر شراب نوشی کرنے والے شخص کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اس پر پابندی عائد کی جائے گی اور اسے تکلیف پہنچائی جائے گی جب تک اس سے توبہ واضح نہیں ہو جاتی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق کے بارے میں' دو گواہ ہوں گے' تو اس شخص کے حق میں حق کو نافذ کر دیا جائے گا' اور اگر ایک عادل گواہ' گواہی دیتا ہے' تو اس ایک گواہ کے ہمراہ' صاحب حق سے حلف لیا جائے گا' جبکہ وہ گواہ عادل ہو۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ

باب: ایک شخص کا دوسرے شخص کے خلاف گواہی دینا

15447 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُقُوْقِ، وَيَقُوْلُ شُرَيْحٌ لِلشَّاهِدِ: " قُلْ: اَشْهَدَنِىْ ذُوْ عَدْلٍ "

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حقوق کے بارے میں' ایک شخص کے خلاف' ایک شخص کی گواہی درست ہوگی' قاضی شریح گواہ سے یہ کہتے تھے: تم یہ کہو: عادل آدمی نے مجھے گواہ بنایا ہے۔

15448 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: " كَانَ اَصْحَابُهُ قَدْ عَرَفُوْا مَا يَقُوْلُ: فَكَانَ يَقُوْلُ لِلشَّاهِدِ اِذَا جَاءَ يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ رَجُلٍ: قُلْ: اَشْهَدَنِىْ ذَوَا

عَدْلٍ، وَكَانَ اِذَا جَاءَ الشَّاهِدُ فَقَالَ: اَشْهَدُ بِشَهَادَةِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اشْهَدْ بِشَهَادَتِكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَشْهَدُ اِلَّا بِالْحَقِّ

٭٭ ایوب نے محمد بن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے تھے: اس کے ساتھی اس کی کہی ہوئی بات سے واقف ہیں جب کوئی گواہ آتا اور کسی شخص کے خلاف گواہی دیتا تو وہ گواہ سے یہ کہتے تھے: تم یہ کہو: کہ مجھے دو عادل آدمیوں نے گواہ بنایا ہے اور جب کوئی گواہ آتا اور کہتا: کہ میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہوں تو وہ یہ فرماتے تھے: کہ تم اپنی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ حق کے مطابق گواہی دیتا ہے۔

15449 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُقُوقِ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حقوق کے بارے میں ایک شخص کے خلاف ایک شخص کی گواہی درست ہے۔

15450 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا تَجُوزُ عَلٰى شَهَادَةِ الْمَيِّتِ اِلَّا رَجُلَانِ

٭٭ حسین بن ضمیرہ نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مرحوم شخص کی گواہی کے خلاف صرف دو آدمیوں کی گواہی درست ہوگی۔

15451 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُدُودِ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حدود کے بارے میں ایک شخص کے خلاف ایک شخص کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15452 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَبْطَلَ الْقُضَاةُ شَهَادَةَ الْمَوْتٰى، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ طَالِبُ الْحَقِّ بِشُهَدَاءَ عَلٰى شَهَادَةِ الْمَوْتٰى

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب فرماتے ہیں: قاضی صاحبان نے مرحومین کی گواہی کو کالعدم قرار دیا ہے البتہ اگر حق کا طلبگار شخص ایسے گواہ لے آئے جو مرحوم کی گواہی کے برخلاف ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

15453 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلٰى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ، وَلَا يُكْفَلُ فِي حَدٍّ

٭٭ ثوری نے مطرف کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: حد کے بارے میں گواہی کے خلاف گواہی درست نہیں ہوگی اور حد میں کسی کو کفیل نہیں بنایا جائے گا۔

15454 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ،

وَمَسْرُوقٌ لَا يُجِيزَانِ شَهَادَةً عَلٰى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ، وَلَا يَكْفُلَانِ صَاحِبَ حَدٍّ

✵✵ اسرائیل نے' جابر کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: قاضی شریح اور مسروق' حد کے بارے میں' کسی گواہی پر' گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے' اور وہ حد سے متعلقہ مجرم کے بارے میں' کسی کو کفیل نہیں بناتے تھے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْإِمَامِ

باب: امام (یعنی حاکم وقت یا قاضی) کا گواہی دینا

15455 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي اِسْمَاعِيلُ: لَا يَأْخُذُ الْإِمَامُ بِشَهَادَةِ نَفْسِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا قَوْلَ عَطَاءٍ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ: رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَقَوْلَ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ فِيهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اسماعیل نے مجھ سے کہا: امام خود اپنی گواہی حاصل نہیں کرے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: پہلی کے چاند کو دیکھنے کے بارے میں' میں عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں کہ ایک شخص (کی گواہی بھی درست ہوگی) اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول بھی یہی ہے۔

15456 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ الْعَبَّاسِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا زَنٰى اَوْ سَرَقَ؟ قَالَ: اَرٰى شَهَادَتَكَ شَهَادَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: اَصَبْتَ

✵✵ عبدالکریم جزری نے' عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی شخص کو زنا کرتے ہوئے' یا چوری کرتے ہوئے دیکھوں (تو کیا اس کے خلاف گواہی دے سکتا ہوں؟) تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی گواہی' ایک عام مسلمان کی گواہی کی مانند ہوگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

15457 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰى رَجُلًا يَسْرِقُ قَدَحًا، فَقَالَ: اَلَا يَسْتَحْيِي هٰذَا اَنْ يَاْتِيَ بِاِنَاءٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ عمرو بن دینار نے' یحییٰ بن جعدہ کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پیالہ چوری کرتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: کیا یہ شخص اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ قیامت کے دن' یہ اس برتن کو اپنی گردن پر اٹھا کر آئے گا؟

15458 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا عَمْرٍو اَرَاَيْتَ رَجُلَيْنِ اسْتُشْهِدَا عَلٰى شَهَادَةٍ، فَمَاتَ اَحَدُهُمَا، وَاسْتَقْضَى الْاٰخَرُ؟ فَقَالَ: اُتِيَ

شُرَيْحٌ فِيهِ وَاَنَا جَالِسٌ، فَقَالَ: ائْتِ الْاَمِيرَ وَاَنَا اَشْهَدُ لَكَ

✵✵ ابن عیینہ نے' ابن شبرمہ کے حوالے سے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (ابن شبرمہ کہتے ہیں:) میں نے ان سے کہا: اے ابوعمرو! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر دو آدمی ایک گواہی کے بارے میں گواہ بن جائیں اور پھر ان میں سے ایک انتقال کر جائے' تو کیا دوسرے کے بیان کے مطابق فیصلہ ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس طرح کی صورت حال' قاضی شریح کے سامنے پیش ہوئی تھی' میں اس وقت ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے یہ کہا تھا: تم امیر کے پاس جاؤ! میں تمہارے حق میں گواہی دیدوں گا۔

15459 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَشْهَدَ رَجُلٌ شُرَيْحًا ثُمَّ جَاءَ يُخَاصِمُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: ائْتِ الْاَمِيرَ، وَاَنَا اَشْهَدُ لَكَ

✵✵ ثوری اور معمر نے' ابن شبرمہ کے حوالے سے' امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے قاضی شریح کو گواہ بنایا' پھر وہ ان کے پاس مقدمہ لے کر آیا' تو قاضی شریح نے کہا: تم امیر (یعنی گورنر) کے پاس جاؤ! میں تمہارے حق میں گواہی دیدوں گا۔

15460 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ، وَمُعَاذَ بْنَ عُثْمَانَ اخْتَصَمَا اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فِي خِلَافَتِهِ، وَكَانَ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ شَهَادَةٌ لِعَلْقَمَةَ قَالَ عَلْقَمَةُ: فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: عِنْدِي لَكَ شَهَادَةٌ، فَاِنْ شِئْتَ شَهِدْتُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: اشْهَدْ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ، فَلَمَّا شَهِدَ قُلْتُ: اقْضِ بِعِلْمِكَ قَالَ: لَا اِنَّمَا اَنَا الْآنَ شَهِيدٌ، وَلَسْتُ قَاضِيًا بَيْنَكُمَا، وَلَوْ لَمْ اَشْهَدْ قَضَيْتُ قَالَ: فَاَرَادَ ذٰلِكَ مُعَاذُ بْنُ عُثْمَانَ

✵✵ ابن جریج نے' عبداللہ بن عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے: علقمہ بن نضلہ اور معاذ بن عثمان نے' خلیفہ عبدالملک کے عہد خلافت میں اس کے سامنے مقدمہ پیش کیا' اس سے پہلے خلیفہ عبدالملک' علقمہ کے حق میں گواہ بن چکا تھا' علقمہ نے عبدالملک سے کہا: میرے پاس آپ کے حق میں گواہی موجود ہے' اگر آپ چاہیں تو میں گواہی دے دیتا ہوں' تو معاذ نے کہا: اے عبدالملک تم گواہی دو! جب اس نے گواہی دے دی' تو میں نے کہا: اب تم اپنے علم کے مطابق فیصلہ دو! تو خلیفہ نے کہا: جی نہیں! اب میں گواہ ہوں' میں آپ کے درمیان قاضی نہیں ہوں' اگر میں گواہ نہ ہوتا' تو میں نے فیصلہ دے دینا تھا۔

راوی کہتے ہیں: معاذ بن عثمان کی اس کے ذریعے مراد یہ تھی۔

15461 - اقوالِ تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَرَاَى سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي خِلَافَتِهِ غُلَامًا لَهُ، اَوْ بَعْضَ اَهْلِهِ يَزْنِي بِامْرَاَةٍ لَهُ مِنْ اِمَائِهِمْ، اَوْ غَيْرِهَا مِنْ اَهْلِيهِمْ، فَهَمَّ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ، فَنَهَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنْ يَاْخُذَ بِشَهَادَتِهِ حَتّٰى يَشْهَدَ اَرْبَعَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عہد خلافت میں اپنے غلام کو یا اپنے اہل خانہ میں سے

کسی کو اپنی کنیزوں میں سے' یا کسی اور کی کنیزوں میں سے ایک عورت کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا' تو اس پر حد قائم کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے اس سے منع کر دیا کہ وہ اپنی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ کریں' جب تک چار گواہ نہیں آ جاتے۔

15462 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى: اَنْ لَا يَاْخُذَ الْاِمَامُ بِعِلْمِهٖ، وَلَا بِظَنِّهٖ، وَلَا بِشُبْهَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: کوئی بھی امام' اپنے ذاتی علم' یا گمان یا شبہہ کے بنیاد پر فیصلہ نہ کرے۔

15463 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: تَبَرَّزَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِىْ اَجْيَادٍ، فَوَجَدَ رَجُلًا سَكْرَانًا، فَطَرَقَ بِهٖ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، وَكَانَ جَعَلَهٗ يُقِيْمُ الْحُدُوْدَ، فَقَالَ: اِذَا اَصْبَحْتَ فَاحْدُدْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ عبداللہ بن ابوملیکہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہیں تشریف لے گئے ہوئے تھے' انہیں ایک شخص نشے میں مدہوش ملا' وہ اسے ساتھ لے کر ابن ابوملیکہ کے پاس آئے' یہ وہ صاحب تھے' جو حدود قائم کیا کرتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صبح ہوگی' تو تم اس پر حد جاری کرنا۔

بَابٌ: هَلْ يَرُدُّ الْاِمَامُ بِعِلْمِهٖ؟

باب: کیا امام (یا قاضی) اپنے علم کی بنیاد پر (کسی کی گواہی) کو مسترد کر دے گا؟

15464 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: قُمْ فَقَدْ عَرَفْنَاكَ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی' تو قاضی شریح نے کہا: تم اُٹھ جاؤ! ہم تمہیں پہچانتے ہیں (کہ تم غلط گواہ ہو)۔

15465 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يَرُدُّ الْاِمَامُ الشُّهُوْدَ بِعِلْمِهٖ، وَقَالَ شُرَيْحٌ لِرَجُلٍ شَهِدَ فِىْ شَىْءٍ: قُمْ فَقَدْ عَرَفْنَاكَ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: امام اپنے علم کی بنیاد پر گواہوں کو مسترد کر سکتا ہے' کیونکہ ایک شخص نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی تھی' تو انہوں نے یہ فرمایا تھا: تم اُٹھ جاؤ! کیونکہ ہم تمہیں جانتے ہیں۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْاَخِ لِاَخِيهِ، وَالِابْنِ لِاَبِيهِ، وَالزَّوْجِ لِامْرَاَتِهِ

باب: بھائی کا بھائی کے حق میں یا بیٹے کا اپنے باپ کے حق میں یا شوہر کا اپنی بیوی کے حق میں گواہی دینا

15466 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عِمْرَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ: اَنْ اَجِزْ شَهَادَةَ الرَّجُلِ لِاَخِيهِ اِذَا كَانَ عَدْلًا قَالَ ذٰلِكَ عَطَاءٌ: وَاَنَا اَسْمَعُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن عمران کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خط میں لکھا تھا: تم آدمی کی گواہی اُس کے حق میں برقرار رکھو جبکہ وہ گواہ عادل ہوں۔

عطاء نے یہ بات بیان کی تھی اور میں اُس وقت یہ بات سن رہا تھا۔

15467 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُزَاحِمٌ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي يَزِيدَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَجَازَ شَهَادَتَهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ اَخِيهِ، وَشَهَادَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ لَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مزاحم بن عبیداللہ بن ابویزید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے' ان کے بھائی عبداللہ بن ابویزید کے حق میں' ان کی (یعنی عبیداللہ بن ابویزید کی) اور ان کے حق میں' عبداللہ بن ابویزید کی گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15468 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَةُ الْاَخَوَيْنِ لِاَخِيهِمَا اِذَا كَانَا عَدْلَيْنِ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب دو بھائی عادل ہوں' تو ان دونوں کی گواہی اپنے بھائیوں کے حق میں درست ہوگی۔

15469 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَةُ الْاَخِ لِاَخِيهِ اِذَا كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ

✵✵ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بھائی کے حق میں' بھائی کی گواہی درست ہوگی' جبکہ اس کے ساتھ (گواہ کے طور پر) ایک اور شخص بھی ہو۔

15470 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَجُوزُ مِنْ شَهَادَةِ الْاَنْسِبَاءِ شَهَادَةُ الْاَخِ

✵✵ عبداللہ نے' شعبہ کے حوالے سے عثمان بتی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: نسب کے بارے میں گواہی میں' سب سے زیادہ درست گواہی' بھائی کی گواہی ہوگی۔

15471 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "تَجُوزُ شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، وَالْوَلَدِ لِوَالِدِهِ، وَالْاَخِ لِاَخِيهِ اِذَا كَانُوا عُدُولًا، لَمْ يَقُلِ اللّٰهُ حِينَ قَالَ: (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) (البقرة: 282) اِلَّا اَنْ يَكُونَ وَالِدًا اَوْ وَلَدًا اَوْ اَخًا"

✵✵ ابوزناد نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اولاد کے حق میں والد کی والد کے حق میں اولاد کی اور بھائی کے حق میں بھائی کی گواہی درست ہوگی جبکہ وہ عادل ہوں اللہ تعالیٰ نے جب یہ ارشاد فرمایا:

"ان گواہوں میں سے جن سے تم راضی ہو"

تو اس میں یہ نہیں فرمایا: اگر وہ والد ہو یا بیٹا ہو یا بھائی ہو (تو گواہی قبول نہیں ہوگی)۔

15472 - اقوالِ تابعین: وَاَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عُمَرَ

✵✵ عمرو بن سلیم نے سعید بن مسیب کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

15473 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا، اَجَازَ لِامْرَاَةٍ شَهَادَةَ اَبِيهَا وَزَوْجِهَا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنَّهُ اَبُوهَا وَزَوْجُهَا، فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: فَمَنْ يَشْهَدُ لِلْمَرْاَةِ اِلَّا اَبُوهَا وَزَوْجُهَا

✵✵ شبیب بن غرقدہ بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی شریح کو سنا: انہوں نے ایک خاتون کے حق میں اس خاتون کے شوہر کی گواہی کو درست قرار دیا تو ایک شخص نے کہا: یہ تو اس عورت کا باپ ہے اور یہ اس کا شوہر ہے تو قاضی شریح نے اس سے کہا: عورت کے حق میں اس کے باپ اور شوہر کے علاوہ اور کون گواہی دے گا؟

15474 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الِابْنِ لِاَبِيهِ، وَلَا الْاَبِ لِابْنِهِ، وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا، وَلَا الزَّوْجِ لِامْرَاَتِهِ

✵✵ ثوری نے جابر کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں درست نہیں ہوگی عورت کی گواہی اس کے شوہر کے حق میں اور شوہر کی گواہی اس کی بیوی کے حق میں درست نہیں ہوگی۔

15475 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: اَجَازَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ شَهَادَةَ الِابْنِ لِاَبِيهِ اِذَا كَانَ عَدْلًا

✵✵ معمر نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بیٹے کی گواہی اس کے باپ کے حق میں درست قرار دی تھی جبکہ وہ گواہ عادل ہو۔

15476 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اَرْبَعَةٌ لَا

تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمْ: اَلْوَالِدُ لِوَلَدِهِ، وَالْوَلَدُ لِوَالِدِهِ، وَالْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا، وَالزَّوْجُ لامْرَاَتِهِ، وَالْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ، وَالسَّيِّدُ لِعَبْدِهِ، وَالشَّرِيكُ لِشَرِيكِهِ فِي الشَّيْءِ اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا، وَاَمَّا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ فَشَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ،

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: چار لوگوں کی گواہی درست نہیں ہے باپ کی اس کی اولاد کے حق میں اولاد کی اس کے باپ کے حق میں عورت کی اس کے شوہر کے حق میں اور شوہر کی اس کی بیوی کے حق میں جبکہ غلام کی اس کے آقا کے حق میں اور آقا کی اس کے غلام کے حق میں یا شراکت دار کی کسی چیز کے بارے میں شراکت دار کے حق میں گواہی جبکہ وہ چیز اُن دونوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو (یہ بھی درست نہیں ہوگی) اس کے علاوہ تمام گواہیاں درست ہیں۔

15477 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الشَّرِيكَ

✵✵ مطرف نے امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں شراکت دار کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْمُكَاتَبِ وَالَّذِي يَسْعَى

باب: مکاتب غلام یا جس غلام سے مزدور کروائی جارہی ہو اُس کی گواہی

15478 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَمَّادٍ، قَالَا: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ مُكَاتَبٍ

✵✵ معمر نے زہری اور حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتب غلام کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15479 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ، قَالَا: اِذَا اَعْتَقَ بَعْضَهُ، وَكَانَ يَسْعَى جَازَتْ شَهَادَتُهُ، قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: قَالَ اِبْرَاهِيمُ: "اِذَا كَانَ يَسْعَى فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ يَقُوْلُ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُ"

✵✵ معمر نے قتادہ اور حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی غلام کے کچھ حصے کو آزاد کردے اور وہ غلام (بقیہ حصے کی ادائیگی کے لئے) مزدوری کر رہا ہو تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

حماد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب وہ غلام مزدوری کر رہا ہو تو اس کا حکم عام غلام کی مانند ہوگا۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15480 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمُكَاتَبِ

✵✵ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتب غلام کی گواہی درست نہیں ہے۔

15481 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: اِذَا اُعْتِقَ نِصْفُ الْعَبْدِ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

✵✵ اسرائیل نے' ایک شخص کے حوالے سے' جس کا نام بھی انہوں نے بیان کیا تھا' اس کے حوالے سے عامر شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب غلام کے نصف حصے کو آزاد کر دیا جائے' تو اس کی گواہی درست ہو گی۔

15482 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ الشَّطْرَ، فَلَا رِقَّ عَلَيْهِ

✵✵ معمر نے' عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے حوالے سے' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام نصف ادائیگی کر دے' تو اب اس پر غلامی باقی نہیں رہتی۔

15483 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْمُكَاتَبُ طَلَاقُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَشَهَادَتُهُ، وَمِيرَاثُهُ، وَدِيَتُهُ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ

✵✵ معمر نے' زہری اور قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتب غلام کا طلاق دینا' اس کا زخمی کرنا (یا اس کا زخم) اس کی گواہی اس کی وراثت اور اس کی دیت' اس بارے میں تمام احکام غلام کی مانند ہوں گے۔

15484 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَاَلْتُ الثَّوْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْقَى عَلَيْهِ بَعْضُ سِعَايَتِهِ، ثُمَّ يَشْهَدُ قَالَ: شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کے ذمہ ادائیگی کا کچھ حصہ باقی ہو اور پھر وہ گواہی دے دیں' تو انہوں نے فرمایا: اس کی دی ہوئی گواہی درست ہو گی۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْعَبْدِ يُعْتَقُ، وَالنَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ، وَالصَّبِيِّ يَبْلُغُ

باب: ایسا غلام' جسے آزاد کر دیا گیا ہو' یا ایسا عیسائی شخص' جو مسلمان ہو جائے' یا بچہ بالغ ہو جائے تو اس کی گواہی کا حکم؟

15485 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا كَانَتْ عِنْدَ النَّصْرَانِيِّ شَهَادَةٌ، اَوْ عِنْدَ عَبْدٍ اَوْ صَبِيٍّ، فَقَامَ بِهَا بَعْدَ اَنْ اَسْلَمَ النَّصْرَانِيُّ، اَوْ اُعْتِقَ الْعَبْدُ، اَوْ بَلَغَ الصَّبِيُّ جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ، وَاِنْ كَانَ قَامَ بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَرُدَّتْ، لَمْ تَجُزْ بَعْدَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی عیسائی کے پاس گواہی ہو' یا غلام کے پاس ہو' یا بچے کے پاس

ہو اور جب وہ اسے ادا کرنے لگیں' تو اس وقت عیسائی اسلام قبول کر لے' یا غلام کو آزاد کر دیا جائے' یا بچہ بالغ ہو جائے' تو اب ان کی دی ہوئی گواہی درست ہوگی' لیکن اگر وہ اس سے پہلے اس گواہی کو ادا کر دیں' تو اس کو مسترد کر دیا جائے گا' اس کے بعد اسے درست قرار نہیں دیا جائے گا۔

15486 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، فِي مَمْلُوكٍ يَشْهَدُ وَهُوَ مَمْلُوكٌ، فَيُرَدُّ عِنْدَ الْقَاضِي، ثُمَّ يُعْتَقُ، فَيَشْهَدُ بِهَا قَالَ: قَالَ اَبُو بِسْطَامٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ، وَقَالَ الْحَكَمُ: تَجُوزُ، وَهُوَ اَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ، وَكَذٰلِكَ الصَّبِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ

✻ ثوری نے' ایسے غلام کے بارے میں یہ کہا ہے: جو غلام ہونے کے دوران گواہی دیتا ہے اور قاضی کے سامنے اس کی گواہی مسترد کر دی جاتی ہے' پھر اس غلام کو آزاد کر دیا جاتا ہے' تو اب وہ اس بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

حکم نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: اس کی دی ہوئی گواہی درست نہیں ہوگی' جبکہ حکم کہتے ہیں: درست ہوگی اور یہ قول' سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' بچے اور عیسائی کا بھی یہی حکم ہے۔

15487 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ اِلَّا فِي حَدٍّ، اِذَا اَسْلَمَ النَّصْرَانِيُّ، اَوْ اُعْتِقَ الْمَمْلُوكُ، اَوْ بَلَغَ الصَّبِيُّ

✻ معمر نے' قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان لوگوں کی گواہی درست ہوگی' صرف' حد کے بارے میں درست نہیں ہوگی جب عیسائی اسلام قبول کر لے' یا غلام کو آزاد کر دیا جائے' یا بچہ بالغ ہو جائے۔

15488 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْعَبْدُ وَالنَّصْرَانِيُّ يَشْهَدَانِ، ثُمَّ يُسْلِمُ هٰذَا، وَيُعْتَقُ هٰذَا، فَلَمْ يُرْجِعْ عَلَيَّ شَيْئًا، وَقَالَ: اِنْ وَجَدْتَ مِنْ قُرَيْشٍ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَشَهِدَ بِهِ فِي الْاِسْلَامِ، فَجَازَتْ شَهَادَتُهُ، فَهٰذَا مِثْلُهُ

✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غلام یا عیسائی شخص گواہی دیدے' پھر اس کے بعد وہ اسلام قبول کر لیتا ہے' اور وہ آزاد ہو جاتا ہے' (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) تو عطاء نے اس بارے میں مجھے کوئی جواب نہیں دیا پھر انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم قریش سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو پاتے ہو' جسے زمانہ جاہلیت میں کسی بات کا علم ہوا تھا' اور پھر اس نے زمانہ اسلام میں اس کے بارے میں گواہی دے دی' تو کیا اس کی گواہی درست ہوگی؟ یہ بھی اس کی مانند ہے۔

15489 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اخْتَصَمَ اِلٰى سَعْدٍ بَنُو اَبِي عُتْبَةَ فِي رُبْعٍ بَيْنَهُمْ، فَقَضٰى بَيْنَهُمْ مُعَاوِيَةُ بِشَهَادَةِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ، وَشَهَادَتُهُ تِلْكَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا اَرٰى ذٰلِكَ مِنْهَا اِلَّا جَائِزًا " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ خَبَرَ عَمْرٍو هٰذَا اِيَّايَ، غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ مَعَ الْمُطَّلِبِ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ فَاَجَازَ مُعَاوِيَةُ شَهَادَتَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ، وَكَانَ عِلْمُهُمَا ذٰلِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے: ابوعتبہ کے صاحبزادوں نے اپنی ایک زمین کے بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا تو مطلب بن ابووداعہ کی گواہی پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان فیصلہ کر دیا حالانکہ اُن کی وہ گواہی زمانہ جاہلیت سے متعلق تھی اور میں یہ سمجھتا ہوں یہ درست تھا۔

ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات اضافی نقل کی ہے: مطلب کے ساتھ یعلیٰ بن امیہ نے بھی گواہی دی تھی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے زمانہ اسلام میں ان دونوں حضرات کی گواہی کو برقرار رکھا تھا حالانکہ ان دونوں حضرات کا اس چیز کے بارے میں علم زمانہ جاہلیت سے متعلق تھا۔

15490 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْكَافِرِ، وَالصَّبِيِّ، وَالْعَبْدِ اِذَا لَمْ يَقُومُوا بِهَا فِي حَالِهِمْ تِلْكَ، وَشَهِدُوا بِهَا بَعْدَمَا يُسْلِمُ الْكَافِرُ، وَيَكْبَرُ الصَّبِيُّ، وَيُعْتَقُ الْعَبْدُ، اِذَا كَانُوْا حِينَ يَشْهَدُوْنَ بِهَا عُدُوْلًا،

✵✵ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کافر شخص بچے اور غلام کی گواہی درست ہوگی جبکہ وہ اس گواہی کو ادا اس حالت میں نہ کریں بلکہ کافر شخص اسلام لانے کے بعد بچہ بڑے ہونے کے بعد اور غلام آزاد ہونے کے بعد اس گواہی کو دے بشرطیکہ جس وقت وہ گواہی دیں تو وہ عادل ہوں۔

15491 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ اَبِي سَبْرَةَ: اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، مِثْلَ هٰذَا، وَزَعَمَ عَمْرٌو اَنَّ اَصْحَابَهُمْ عَلَيْهِ

✵✵ ابوزناد نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے اور عمرو کا یہ کہنا ہے: ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

15492 - اقوالِ تابعین: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ

✵✵ محمد بن عبدالرحمٰن نے ابن شہاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ چیز (سنت سے ثابت) ہے۔

15493 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُوْلُ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ لَا يَاْثُرُهُ عَنْ اَحَدٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابوملیکہ کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن انہوں نے یہ بات کسی کے حوالے سے نقل نہیں کی ہے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کی گواہی

15494 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّهُ

اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَاضٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ يَسْاَلُهُ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ، فَقَالَ: لَا اَرَى اَنْ تَجُوْزَ شَهَادَتُهُمْ، اِنَّمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ نَرْضَى، وَاِنَّ الصَّبِيَّ لَيْسَ بِرَضِيٍّ، وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِي: " بِالْحَرِيِّ اِنْ اُخِذُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ، اِنْ عَقَلُوْا مَا رَاَوْا اَنْ يُصَدَّقُوْا، وَاِنْ نَقَلَ آخَرُ شَهَادَتَهُمْ قَالَ: وَمَا رَاَيْتُ الْقَضَاءَ فِي ذٰلِكَ اِلَّا جَائِزًا عَلَى مَا قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا' جو اس وقت حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف سے قاضی تھے اور ان سے بچوں کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: میں ان کی گواہی کو درست نہیں سمجھتا ہوں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان کی گواہی قبول کریں' جن سے ہم راضی ہوں اور بچے کی گواہی بہر حال پسندیدہ نہیں ہوتی (یعنی اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہوتی)۔

(عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: مناسب یہ ہے کہ ان سے' ان کی گواہی کو حاصل کرلیا جائے' جبکہ انہیں دیکھی ہوئی چیز کی سمجھ بوجھ ہو' اور ان کی بات کی تصدیق کی جاسکتی ہو' خواہ کسی اور نے اُن کی گواہی کو نقل کیا ہو۔

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں' اس بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق فیصلہ دینا درست ہے۔

15495 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّهُ كَانَ قَاضِيًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ فَلَمْ يُجِزْهُمْ وَلَمْ يَرَ شَهَادَتَهُمْ شَيْئًا "، فَسَاَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: اِذَا جِيءَ بِهِمْ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ، جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: تُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ ثُمَّ يُقَرُّ حَتّٰى يَكْبُرَ الصَّبِيُّ، ثُمَّ يُوْقَفُ عَلَيْهَا، فَاِنْ عَرَفَهَا جَازَتْ

٭٭ ایوب نے' ابن ابوملیکہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف سے مقرر کردہ قاضی تھے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کر بچوں کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا' وہ بچوں کی گواہی کو کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے۔

ابن ابوملیکہ نے' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: جب کسی مصیبت کے وقت ان بچوں کو لایا جائے' تو اُن کی گواہی درست ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُن کی گواہی کو نوٹ کرلیا جائے اور پھر جب بچہ بڑا ہوجائے' تو اسے اس گواہی سے واقف کروایا جائے' اگر وہ اسے پہچان لے' تو یہ گواہی درست شمار ہوگی۔

15496 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ عِنْدَ شُرَيْحٍ وَاَنَا غُلَامٌ، فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي جَسَدِي هٰكَذَا، حَتّٰى يَبْلُغَ فَاَسْاَلَهُ

٭٭ زبیر بن عدی نے' سلیمان ہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میں لڑکا تھا' تو میں نے قاضی شریح کے سامنے گواہی دی تھی' انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے میرے جسم پر بتایا کہ اتنا لڑکا تھا' پھر جب وہ بالغ ہوئے' تو قاضی شریح نے اس بارے میں ان سے دوبارہ تحقیق کی تھی۔

15497 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ شُرَيْحًا، اَجَازَ شَهَادَةَ غِلْمَانٍ فِي اَمَةٍ قَضٰى فِيهَا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ

٭٭ ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے ایک کنیز کے بارے میں' کچھ لڑکوں کی گواہی کو درست قرار دیا تھا' انہوں نے اس بارے میں چار ہزار (درہم' یا دینار کی ادائیگی) کا فیصلہ دیا تھا۔

15498 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عِيسٰى ابْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْغِلْمَانِ، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَيَدْعُوهُمْ كُلَّ عَامٍ فَيَسْاَلُهُمْ عَنْهَا "

٭٭ عیسیٰ بن ابوعزہ نے عامر شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بچوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی کو درست قرار دیتے تھے' وہ ہر سال انہیں بلاکر ان سے اس مسئلہ کے بارے میں تحقیق کیا کرتے تھے۔

15499 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ، وَصَالِحٌ، اَنْ لَيْسَ لِمَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ شَهَادَةٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد' یعقوب بن عتبہ اور صالح نے یہ بات بیان کی ہے: جو (بچہ) بالغ نہ ہوا ہو' اس کی گواہی درست نہیں ہوتی۔

15500 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُرَّةَ، حَدِيثًا رَفَعَهُ اِلٰى اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ شُرَيْحًا اَجَازَ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ عَلَى الصِّبْيَانِ، اِذَا لَمْ يَتَرَدَّدُوا وَثَبَتُوا عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا كَبِرُوا اَوْ بَلَغُوا

٭٭ محمد بن مرہ نے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح نے بچوں کے خلاف' بچوں کی گواہی کو درست قرار دیا ہے' جبکہ ان بچوں کو کوئی تردد نہ ہو اور وہ اس بات پر پختہ ہوں' جب وہ بڑے ہو جائیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بالغ ہو جائیں۔

15501 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ شُرَيْحًا اَجَازَ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ، وَاَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: اِذَا اُخِذُوا عِنْدَ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: قاضی شریح نے بچوں کی گواہی کو درست قرار دیا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: جب وہ اس موقع پر حاصل کی گئی ہو۔

15502 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ

عُرْوَةَ قَالَ: اِنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ تَجُوْزُ فِيمَا بَيْنَهُمْ، وَيُؤْخَذُ بِاَوَّلِ قَوْلِهِمْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: آپس میں بچوں کی گواہی درست ہوگی اوران کے پہلے بیان کے مطابق حکم دیا جائے گا۔

15503 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: يُؤْخَذُ بِاَوَّلِ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ، يَعْنِي فِيمَا بَيْنَهُمْ

✻✻ امام جعفر صادق نے' اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: بچوں کی پہلی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دیا جائے گا' راوی کہتے ہیں: یعنی اس بارے میں' جوان کے آپس کے معاملے میں ہو۔

15504 - آثارِ صحابہ: قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا يُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ مِنَ الرِّجَالِ " قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ لَا يَقْضِي بِشَهَادَتِهِمْ اِلَّا اِذَا قَالُوا عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ قَبْلَ اَنْ يُعَلِّمَهُمْ اَهْلُهُمْ

✻✻ عمرو نے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بچوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی کو درست قرار دیتے تھے' البتہ وہ مردوں کے بارے میں بچوں کی گواہی کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بچوں کی گواہی کی بنیاد پر' صرف اس وقت فیصلہ دیتے تھے کہ جب بچوں کی حالت ایسی ہو' کہ ان کے اہل خانہ میں سے' کسی نے انہیں کچھ سکھایا نہ ہو۔

15505 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، وَاَبِي النَّضْرِ، وَعَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: " تَجُوْزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ، اِذَا لَمْ يَتَفَرَّقُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ قَائِلٌ: عَلِمُوْا فَتَعَلَّمُوْا "

✻✻ عمرو بن سلیم اور عبداللہ بن محمد نے' سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے: بچوں کی گواہی درست ہے' جبکہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں' جس کے بارے میں کوئی یہ نہ کہہ سکے: کہ انہیں تعلیم دی گئی ہے' اورانہوں نے یہ بات سیکھی ہے (اور پھر اس بارے میں گواہی دی)۔

15506 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَيْضًا، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ تَجُوْزَ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقُوا

✻✻ ابن ابوذئب نے' ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے: سنت یہ ہے کہ بچوں کی گواہی' اس وقت درست ہوگی' جب وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہوں۔

15507 - اقوالِ تابعین: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسُئِلَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ غِلْمَانٍ يَلْعَبُوْنَ كَسَرُوا يَدَ غُلَامٍ، فَشَهِدَ اثْنَانِ اَنَّ غُلَامًا مِنْهُمْ كَسَرَ يَدَهُ، وَشَهِدَ آخَرَانِ مِنْهُمْ عَلٰى غُلَامٍ آخَرَ مِنْهُمْ اَنَّهُ هُوَ كَسَرَهُ، فَقَالَ: لَمْ تَكُنْ

شَهَادَةُ الْغِلْمَانِ فِيمَا مَضٰى مِنَ الزَّمَانِ تُقْبَلُ، حَتّٰى كَانَ اَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِهَا مِنَ الْاَئِمَّةِ مَرْوَانُ، فَاِذَا اجْتَمَعَتْ شَهَادَةُ الْغِلْمَانِ عَلٰى اَمْرٍ وَاحِدٍ فَهُوَ عَلٰى مَا شَهِدُوا بِهٖ، فَاِذَا اخْتَلَفُوا، فَاِنَّا نَرٰى اخْتِلَافَهُمْ يَرُدُّ شَهَادَتَهُمْ، وَنَرٰى ذٰلِكَ يَصِيرُ اِلَى اَيْمَانِ مَنْ بَلَغَ مِنَ الْخَصْمَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب سے ایسے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کھیل رہے ہوتے ہیں اور پھر کسی غلام کا ہاتھ توڑ دیتے ہیں ان میں سے دو بچے یہ گواہی دیتے ہیں کہ ان میں سے ایک لڑکے نے اس کا ہاتھ توڑا ہے اور دو بچے کسی دوسرے لڑکے کے خلاف یہ گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اس کا ہاتھ توڑا ہے تو ابن شہاب نے کہا: جس چیز کے بارے میں زمانہ گزر چکا ہو اس بارے میں بچوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ بچوں کی گواہی کی بنیاد پر حکمرانوں میں سے سب سے پہلے مروان نے فیصلہ دیا تھا جب بچوں کی گواہی ایک معاملے میں اکٹھی ہو جائے تو پھر ان کی گواہی کے مطابق فیصلہ ہوگا لیکن جب ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو ہم یہ سمجھتے ہیں ان کا یہ اختلاف ان کی گواہی کو مسترد کروادے گا اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب اس صورت میں دونوں مقابل فریقوں سے قسم لینے کی طرف بات چلی جائے گی۔

بَابٌ: الرَّجُلُ يَشْهَدُ بِشَهَادَةٍ، ثُمَّ يَشْهَدُ بِخِلَافِهَا

باب: جب کوئی شخص کسی ایک چیز کے بارے میں گواہی دے اور پھر اس کے برخلاف گواہی دیدے

15508 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ اَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَهِدَ الرَّجُلُ بِشَهَادَتَيْنِ قُبِلَتِ الْاُولٰى، وَتُرِكَتِ الْاٰخِرَةُ، وَاُنْزِلَ مَنْزِلَةَ الْغُلَامِ

✵✵ ابوجابر بیاضی نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص دو مختلف قسم کی گواہیاں دیدے تو پہلی گواہی کو قبول کیا جائے گا اور دوسری کو ترک کر دیا جائے گا اور اسے بچے کی مانند قرار دیا جائے گا"۔

15509 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✵✵ اسلمی نے ابوجابر کے حوالے سے سعید بن مسیّب سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15510 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا جَابِرٍ الْبَيَاضِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَشْهَدُ بِشَهَادَةٍ، ثُمَّ يَشْهَدُ بِغَيْرِهَا، فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا بِاَوَّلِ قَوْلِهٖ قَالَ: وَقَدِ اخْتَلَفُوا عَلَيَّ فِيهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ الْاَوَّلِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَالَ: يُؤْخَذُ بِقَوْلِهِ الْاٰخِرِ

✵✵ ابن جریج نے ابن ابوذئب کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے ابوجابر بیاضی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو پہلے ایک گواہی دیتا ہے پھر اس کے برخلاف گواہی دے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیّب کو یہ بیان

کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اس کے پہلے قول کو اختیار کرلو''

راوی بیان کرتے ہیں: راویوں نے اس بارے میں روایت نقل کرتے ہوئے اختلاف کیا ہے' ان میں سے کچھ کا یہ کہنا ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کہ اس کے پہلے قول کو اختیار کیا جائے گا' اور کچھ کا یہ کہنا ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے: اس کے بعد والے قول کو اختیار کیا جائے گا۔

15511 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يُسْاَلُ فَيُقَالُ: اَعِنْدَكَ شَهَادَةٌ؟ فَيَقُوْلَ: لَا، ثُمَّ يَشْهَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ، اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَتَهُ، قَالَ سُفْيَانُ: " وَقَوْلُنَا: الشَّاهِدُ يُوَسَّعُ عَلَيْهِ، يَزِيدُ فِي شَهَادَتِهِ وَيُنْقِصُ، مَا لَمْ يَمْضِ الْحُكْمُ، فَاِذَا مَضَى الْحُكْمُ، فَرَجَعَ الشَّاهِدُ، غَرِمَ مَا شَهِدَ بِهِ "

✵✵ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جس سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: جی نہیں! اس کے بعد وہ گواہی دے بھی دیتا ہے' تو امام شعبی نے اس کی گواہی کو درست قرار دیا۔

سفیان کہتے ہیں: ہمارا موقف یہ ہے کہ گواہ کو گنجائش دی جائے گی' وہ اپنی گواہی میں اضافہ یا کمی کرسکتا ہے' جب تک حکم جاری نہیں ہوجاتا ہے' لیکن جب حکم جاری ہوجائے اور گواہ رجوع کرلیں' تو پھر اس نے جو گواہی دی تھی' اس کے حوالے سے اس پر جرمانہ ہوگا۔

بَابٌ: الشَّاهِدُ يَرْجِعُ عَنْ شَهَادَتِهِ اَوْ يَشْهَدُ ثُمَّ يَجْحَدُ

باب: جب کوئی گواہ' اپنی گواہی سے رجوع کرلے' یا پہلے گواہی دے اور پھر انکار کردے

15512 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، اَنَّ شُرَيْحًا شَهِدَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِشَهَادَةٍ فَاَمْضَى الْحُكْمُ فِيهَا، فَرَجَعَ الرَّجُلُ بَعْدُ، فَلَمْ يُصَدِّقْ قَوْلَهُ

✵✵ ثوری نے ابوحصین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح کے سامنے ایک شخص نے ایک گواہی دی' تو قاضی نے اس بارے میں فیصلہ جاری کردیا' اس کے بعد' اس گواہ نے اس سے رجوع کرلیا' تو قاضی نے اس کے اس قول کی تصدیق نہیں کی۔

15513 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَشْهَدَ عَلٰى شَهَادَتِهِ رَجُلًا، فَقَضَى الْقَاضِي بِشَهَادَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ الشَّاهِدُ الَّذِي شَهِدَ عَلٰى شَهَادَتِهِ فَقَالَ: لَمْ اَشْهَدْ بِشَيْءٍ قَالَ: يَقُوْلُ: اِذَا قَضَى الْقَاضِي مَضَى الْحُكْمُ

✵✵ امام عبدالرزاق نے' ثوری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنی گواہی پر کسی شخص کو گواہ

بنالیتا ہے پھر قاضی اس کی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دے دیتا ہے پھر وہ گواہ آتا ہے جس نے اسے اپنی گواہی پر گواہ بنایا تھا اور یہ کہتا ہے: میں نے کسی چیز کے بارے میں گواہی نہیں دی تو ثوری فرماتے ہیں جب قاضی فیصلہ دیدے تو حکم جاری ہو جائے گا۔

15514 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ زَادَوَيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَتِهِمَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا اَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ بَعْدَمَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ يَرْجِعُ الشَّاهِدُ الْاٰخَرُ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يُلْتَفَتُ اِلٰى رُجُوعِهِ اِذَا مَضَى الْحُكْمُ

✵✵ ہشیم نے یزید بن زادویہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے امام شعبی کو سنا جن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے خلاف دو آدمی گواہی دے دیتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور قاضی ان دونوں کی گواہی کی بنیاد پر ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دیتا ہے پھر اس عورت کی عدت گزر جانے کے بعد دونوں گواہوں میں سے کوئی ایک اس عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور دوسرا گواہ گواہی سے پھر جاتا ہے تو امام شعبی نے فرمایا: جب فیصلہ جاری ہو چکا ہو تو پھر اب اس کے پھرنے کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

15515 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ فَقُضِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَنْكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَقَالَا: شَهَادَاتُنَا بَاطِلَةٌ قَالَ: اِنْ كَانَا عَدْلَيْنِ يَوْمَ شَهِدَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمَا، وَيُرَدُّ الْمَالُ اِلَى الْاَوَّلِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کے خلاف گواہی دے دیتے ہیں اور اس شخص کے خلاف فیصلہ کر دیا جاتا ہے اس کے بعد وہ دونوں انکار کر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہماری گواہی جھوٹی تھی تو قتادہ فرماتے ہیں: جب ان دونوں نے گواہی دی تھی اس وقت اگر یہ دونوں عادل تھے تو ان دونوں کی گواہی درست شمار ہو گی اور مال پہلے کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

15516 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِحَقٍّ فَاَخَذَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَا: اِنَّمَا شَهِدْنَا عَلَيْهِ بِزُورٍ يَغْرَمَانِهِ فِي اَمْوَالِهِمَا "

✵✵ معمر نے ابن شبرمہ کے حوالے سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص کے خلاف کسی حق کے حوالے سے گواہی دے دیتے ہیں اور پھر اس سے وہ حق وصول کر لیتے ہیں پھر وہ دونوں بعد میں یہ کہتے ہیں: کہ ہم نے اس کے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی تو اب ان دونوں کے اموال میں انہیں جرمانہ کیا جائے گا۔

بَابٌ: الشَّاهِدُ يَعْرِفُ كِتَابَهُ وَلَا يَذْكُرُهُ

باب: جب گواہ اپنی تحریر کو پہچان لے لیکن وہ اسے یاد نہ آئے

15517 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ قُلْتُ: يُشْهِدُنِي الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالشَّهَادَةِ، فَاُوتَى بِكِتَابٍ يُشْبِهُ كِتَابِي، وَخَاتَمٍ يُشْبِهُ خَاتَمِي، وَلَا اَذْكُرُ، فَقَالَ

الشَّعْبِيُّ: لَا تَشْهَدْ حَتّٰى تَذْكُرَ

٭٭ ثوری نے ابومعاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے سوال کیا: میں نے کہا: ایک شخص مجھے دوسرے شخص کے خلاف گواہ بنالیتا ہے' پھر ایک تحریر لائی جاتی ہے' جو میری تحریر کے ساتھ مشابہہ ہوتی ہے اور اس پر مہر لگی ہوتی ہے' جو میری مہر کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' لیکن مجھے وہ بات یاد نہیں آتی' تو امام شعبی نے فرمایا: تم اس وقت تک گواہی نہ دو' جب تک تمہیں یاد نہیں آجاتا۔

15518 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ الشَّهَادَةَ عَلٰى مَعْرِفَةِ الْكِتَابِ

٭٭ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے تحریر کی شناخت کی بنیاد پر' گواہی کو درست قرار دیا تھا۔

15519 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ يُقْضٰى فِي الزَّمَانِ الْاَوَّلِ بِشَهَادَةِ الْمَوْتٰى، فَلَمَّا اَخَذَتِ النَّاسُ الْمَظَالِمَ، وَاكْتِتَابَ شَهَادَةِ الْمَوْتٰى، اَبْطَلَ الْقُضَاةُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ شَهَادَةَ الْمَوْتٰى، وَالدَّعْوٰى عَلٰى كُلِّ مَيِّتٍ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ طَالِبُ الْحَقِّ بِشُهَدَاءَ عَلٰى شَهَادَةِ الْمَوْتٰى، اَوْ بِكِتَابِ حَقٍّ حَتّٰى يَعْرِفَ كِتَابَ كَاتِبِهٖ، فَمَنْ جَاءَ بِشَهَادَةٍ اُعْطِيَ بِشَهَادَتِهٖ، وَمَنْ جَاءَ بِكِتَابٍ يَعْرِفُ خَطَّ صَاحِبِهٖ، كَانَتْ فِيهِ الْاَيْمَانُ عَلَى الَّذِيْ ادَّعٰى عَلَيْهِمْ، بِاللّٰهِ مَا لِطَالِبِ هٰذَا الْكِتَابِ عَلٰى صَاحِبِنَا مِنْ حَقٍّ، فَاِنْ اَبٰى اَنْ يَحْلِفَ، اسْتَحَقَّ طَالِبُ الْحَقِّ بِيَمِينِهٖ بِاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ لَحَقٌّ، هُوَ الَّذِيْ بَلَغَنَا اَنَّهُ كَانَ يُقْضٰى بِهٖ فِيْ شَهَادَةِ الْاَمْوَاتِ فِيْ اَوَّلِ الزَّمَانِ وَآخِرِهٖ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں مرحومین کی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا جاتا تھا' لیکن جب لوگوں نے ظلم کے طور پر چیزیں حاصل کرنا شروع کر دیں' تو پھر مرحومین کی گواہی کو تحریر کیا جانے لگا' پھر آخری زمانے میں قاضی صاحبان نے مرحومین کی گواہی کو ویسے ہی کالعدم قرار دے دیا اور کسی بھی مرحوم کے خلاف دعویٰ کو کالعدم قرار دے دیا' البتہ اگر کسی حق کا طلبگار شخص' مرحوم کی گواہی کے بارے میں گواہ لے آتا ہے' یا کوئی صحیح تحریر لے کر آتا ہے' جسے لکھنے والا پہچان بھی لے' تو حکم مختلف ہے' جو شخص کوئی ایسی گواہی لے کر آتا ہے' جس کے بارے میں گواہ موجود ہوں' یا کوئی تحریر لکھ کر آتا ہے' جسے لکھنے والا پہچانتا ہو' اور اس میں ایسی قسم موجود ہو' جو اس شخص کے خلاف ہو' جس کے خلاف اس نے دعویٰ کیا ہے' جو اللہ کے نام کی ہو' جس میں یہ مذکور ہو کہ اس تحریر کے طلبگار شخص کا ہمارے ساتھی پر کوئی حق نہیں ہے' تو اگر وہ حلف اٹھانے سے انکار کر دے گا' تو حق کا طلبگار شخص' اللہ کے نام پر قسم اٹھا کر' اس حق کا مستحق بن جائے گا' اگر وہ تحریر درست ہو' یہ وہ چیز ہے' جو ہم تک پہنچی ہے' جس کے حوالے سے مرحومین کی گواہی کے بارے میں' پہلے زمانے میں اور بعد کے زمانے میں فیصلہ دیا جاتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابٌ: الَّذِي يَرَى اَنَّ عِنْدَهُ شَهَادَةً

باب: جو شخص یہ سمجھے کہ اس کے پاس گواہی موجود ہے

15520 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي مَعَ الْخَصْمِ فَيَرَى اَنَّ عِنْدَهُ شَهَادَةً، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ شَهَادَةٌ قَالَ: هُوَ شَاهِدُ زُوْرٍ

✱✱ ہارون بن رئاب نے سعید بن مسیب کا یہ بیان‘ ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے مقابل فریق کو لے کر آتا ہے اور اس بات کا قائل ہوتا ہے: کہ اس کے پاس گواہی موجود ہے‘ حالانکہ اس کے پاس گواہی نہیں ہوتی تو سعید بن مسیب فرماتے ہیں: کہ وہ جھوٹا گواہ ہے۔

بَابٌ: السَّمْعُ شَهَادَةٌ، وَشَهَادَةُ الْمُخْتَفِي

باب: سماعت کی گواہی اور پوشیدہ شخص کی گواہی

15521 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: شَهَادَةُ السَّمْعِ جَائِزَةٌ، مَنْ كَتَمَهَا كَتَمَ شَهَادَةً

✱✱ ثوری نے‘ جابر اور مطرف کے حوالے سے‘ امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: سننے کی گواہی درست ہوتی ہے جو شخص اسے چھپاتا ہے وہ گواہی کو چھپاتا ہے۔

15522 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ اَبِي عَزَّةَ، شَهِدَ عَامِرًا رَدَّ شَهَادَةَ مُخْتَفٍ خَبِيءٍ لِرَجُلٍ

✱✱ اسرائیل بیان کرتے ہیں عیسیٰ بن ابوعزہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ عامر شعبی کے پاس موجود تھے جب انہوں نے ایک چھپے ہوئے شخص کی گواہی کو مسترد کر دیا تھا جس نے ایک شخص کے حق میں گواہی کو چھپایا ہوا تھا۔

15523 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ: لَا اُجِيزُ شَهَادَةَ مُخْتَفٍ

✱✱ ابن عیینہ نے اسود بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے قاضی شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں چھپے ہوئے شخص کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا۔

15524 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمُخْتَفِي، اِنَّمَا يُفْعَلُ ذٰلِكَ بِالْغَادِرِ الْفَاجِرِ

✱✱ حکم بن عتیبہ نے عمرو بن حریث کا یہ بیان نقل کیا ہے چھپے ہوئے شخص کی گواہی درست ہوتی ہے کیونکہ ایسا عہد شکنی کرنے والے اور گنہگار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

بَابٌ: شَهَادَةُ اَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَشَهَادَةُ الْمُسْلِمِ عَلَيْهِمْ

باب: مختلف ادیان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینا یا مسلمان کی ان لوگوں کے خلاف گواہی کا حکم

15525 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرِثُ مِلَّةٌ مِلَّةً، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّةٍ اِلَّا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ شَهَادَتَهُمْ تَجُوْزُ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مذہب کے لوگ دوسرے مذہب کے وارث نہیں بنیں گے ایک مذہب کی گواہی دوسرے مذہب کے خلاف درست نہیں ہوگی' البتہ حضرت محمد ﷺ کی امت کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ ان لوگوں کی گواہی دیگر سب کے خلاف درست ہوگی''۔

15526 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ زِيَادٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: "لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّصَارٰى، وَلَا النَّصَارٰى عَلَى الْيَهُوْدِ، لِلْعَدَاوَةِ الَّتِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ قَالَ: (وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) (المائدة: 64) "

✵✵ زمعہ بن صالح نے زیاد خراسانی کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے

''یہودیوں کی گواہی عیسائیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی اور عیسائیوں کی گواہی یہودیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی اس کی وجہ ان کی دشمنی ہے جو ان کے درمیان پائی جاتی ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کیا ہے''

''اور ہم نے ان کے درمیان قیامت دن تک کے لئے دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے''۔

15527 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ عَنْ شَهَادَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: تَجُوْزُ

✵✵ امام عبدالرزاق نے معمر کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے زہری سے اہل کتاب کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا' جو ایک دوسرے کے خلاف ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ درست ہے۔

15528 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّصَارٰى، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النَّصَارٰى عَلَى الْيَهُوْدِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَا اَظُنُّ تَفْسِيْرَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا عَلٰى هٰذَا

✵✵ معمر نے قتادہ اور ربیعہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے یہودیوں کی گواہی عیسائیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی

اور عیسائیوں کی گواہی یہودیوں کے خلاف درست نہیں ہوگی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں معمر نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے میرے خیال میں اس کی وضاحت یہی ہے۔

15529 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ مِلَّةٍ عَلٰى مِلَّةٍ اِلَّا الْمُسْلِمِيْنَ

✵✵ ابوحصین نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے مسلمانوں کے علاوہ اور کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی گواہی کسی دوسرے دین کے خلاف درست نہیں ہوگی۔

15530 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنْ شَهَادَةِ الْيَهُوْدِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ، فَقَالَ الْحَكَمُ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ دِيْنٍ عَلٰى دِيْنٍ، وَقَالَ حَمَّادٌ: تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا فِيْ دِيْنِهِمْ

✵✵ عبداللہ نامی راوی نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے حکم اور حماد سے عیسائی کے خلاف یہودی کی یا یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کے بارے میں دریافت کیا تو حکم نے جواب دیا کسی ایک دین والوں کی گواہی کسی دوسرے دین والوں کے خلاف درست نہیں ہے جبکہ حماد نے کہا کہ ان کی گواہی ایک دوسرے کے خلاف درست ہوگی' جبکہ وہ اپنے دین کے اعتبار سے عادل شمار ہوتے ہوں۔

15531 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَانَ يُجِيْزُ شَهَادَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ "

✵✵ ثوری نے ابوحصین کے حوالے سے' یحییٰ بن وثاب کے حوالے سے' قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اہل کتاب کی گواہی' ایک دوسرے کے خلاف درست قرار دیتے تھے۔

15532 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُجِيْزُ شَهَادَةَ الْيَهُوْدِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ، وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ "، وَرَوٰى خِلَافَهٗ اَبُوْ حُصَيْنٍ

✵✵ ثوری نے' عیسیٰ کے حوالے سے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: کہ وہ عیسائی کے خلاف یہودی کی اور یہودی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے۔

ابوحصین نامی راوی نے اس کے برخلاف بھی نقل کیا ہے۔

15533 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهٗ اَجَازَ شَهَادَةَ مَجُوْسِيٍّ عَلٰى نَصْرَانِيٍّ، اَوْ نَصْرَانِيٍّ عَلٰى مَجُوْسِيٍّ "

✵✵ عمرو بن میمون نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے عیسائی کے خلاف مجوسی کی گواہی کو' یا مجوسی کے خلاف عیسائی کی گواہی کو درست قرار دیا ہے۔

15534 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي نَصْرَانِيٍّ مَاتَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَاهِدَيْنِ مِنَ النَّصَارٰى: اَنَّ لَهُ عَلَيْهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارٰى بِشُهُوْدٍ مِّنَ النَّصَارٰى: اَنَّ لَهُ عَلَيْهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ: هُوَ لِلْمُسْلِمِ لِاَنَّ شَهَادَةَ النَّصَارٰى تَضُرُّ بِحَقِّ الْمُسْلِمِ

✻✻ ثوری ایسے عیسائی شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو انتقال کر جاتا ہے اور پھر ایک مسلمان شخص عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے دو گواہ لے کر آتا ہے کہ اس نے اس مرحوم سے ایک ہزار درہم لینے تھے پھر ایک عیسائی شخص عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ گواہ لے کر آتا ہے کہ اس نے اس مرحوم سے ایک ہزار درہم لینے تھے تو ثوری فرماتے ہیں یہ چیز مسلمان کے حق میں جائے گی کیونکہ عیسائیوں کی گواہی مسلمان کے حق کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

15535 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ فِي نَصْرَانِيٍّ اشْتَرٰى مِنْ مُسْلِمٍ دَابَّةً، فَجَاءَ نَصْرَانِيٌّ فَادَّعٰى اَنَّهَا دَابَّتُهُ، وَجَاءَ بِشُهُوْدٍ مِّنَ النَّصَارٰى قَالَ: يَقْضِيْ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَا يَاْخُذُ مِنَ الْمُسْلِمِ، اِلَّا بِبَيِّنَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

✻✻ ثوری نے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جو کسی مسلمان سے ایک جانور خریدتا ہے پھر ایک اور عیسائی آتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ اس کا جانور ہے پھر وہ عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ گواہ لے کر آجاتا ہے تو ثوری نے فرمایا کہ عیسائی کے خلاف فیصلہ دیا جائے گا اور مسلمان سے وہ وصولی نہیں کرے گا جب تک مسلمانوں کی طرف سے کوئی ثبوت (یا گواہ) سامنے نہیں آتا۔

15536 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ فِي رَجُلَيْنِ مَاتَ اَبُوْهُمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا: مَاتَ نَصْرَانِيًّا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بَلْ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ، وَجَاءَ الْمُسْلِمُ بِشُهُوْدٍ مِّنَ النَّصَارٰى اَنَّهُ كَانَ قَدْ اَسْلَمَ، وَجَاءَ النَّصْرَانِيُّ بِشُهُوْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ قَالَ: "تَجُوْزُ شَهَادَةُ النَّصَارٰى عَلٰى اِسْلَامِهِ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الَّذِيْنَ قَالُوْا: لَمْ يُسْلِمْ، وَكَذٰلِكَ كُلُّ شُهُوْدٍ كَانُوْا جَاءُوْا فَقَالُوْا: لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: قَدْ كَانَ كَذٰلِكَ، فَاِنَّهَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الَّذِيْنَ قَالُوْا: قَدْ كَانَ"

✻✻ ثوری نے 'دو ایسے آدمیوں کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے جن کا باپ فوت ہو جاتا ہے اور ان میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ وہ عیسائی ہونے کے عالم میں فوت ہوا تھا اور دوسرا یہ کہتا ہے پہلے وہ عیسائی تھا اور پھر مسلمان ہو گیا تھا پھر ایک مسلمان عیسائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ گواہ لے کر آتا ہے کہ اس (مرحوم) نے اسلام قبول کر لیا تھا اور عیسائی مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے گواہ لے کر آجاتا ہے کہ مرحوم نے اسلام قبول نہیں کیا تھا؟

تو ثوری فرماتے ہیں: مرحوم کے اسلام کے بارے میں عیسائیوں کی گواہی درست ہوگی اور ان لوگوں کی گواہی درست نہیں ہوگی کہ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اسی طرح وہ جو بھی گواہ لے کے آئیں اور وہ جو یہ کہیں کہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا (ان کی گواہی درست نہیں ہوگی) لیکن جن لوگوں نے یہ کہا ہو کہ اس نے ایسا کیا تھا تو ان کی گواہی درست

ہوگی کیونکہ گواہی ان لوگوں کی درست ہوگی جو یہ کہیں گے: کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

15537 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا، فَجَاءَ نَصْرَانِيٌّ فَقَالَ: هُوَ اَبِي مَاتَ نَصْرَانِيًّا، وَجَاءَ مُسْلِمٌ فَقَالَ: هُوَ اَبِي مَاتَ مُسْلِمًا قَالَ: اِنَّمَا يَدَّعِيَانِ الْمَالَ فَالْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، فَاَمَّا الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَالدَّفْنُ فَهُوَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ اِذَا لَمْ تَقُمْ بَيِّنَةٌ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو انتقال کر جاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے پھر ایک عیسائی آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ وہ میرا والد تھا جو عیسائی ہونے کے عالم میں فوت ہوا اور ایک مسلمان آتا ہے اور وہ کہتا ہے وہ میرا والد تھا جو مسلمان ہونے کے عالم میں فوت ہوا اور وہ دونوں مال کے دعوے دار ہوتے ہیں تو مال ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا جہاں تک مرحوم کی نماز جنازہ ادا کرنے یا دفن کرنے کا تعلق ہے تو وہ مسلمان ہونے کے طور پر کیا جائے گا جب تک کوئی ثبوت سامنے نہیں آجاتا (کہ وہ غیر مسلم فوت ہوا تھا)۔

بَابٌ: شَهَادَةُ اَهْلِ الْكُفْرِ عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ

باب: اہل کفر کا اہل اسلام کے خلاف گواہی دینا

15538 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ اِلَّا فِي السَّفَرِ، وَلَا تَجُوزُ فِي السَّفَرِ اِلَّا فِي الْوَصِيَّةِ

✵✵ ثوری نے اعمش کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: یہودی یا عیسائی شخص کی گواہی صرف سفر کے عالم میں درست ہوسکتی ہے اور سفر کے دوران بھی صرف وصیت کے بارے میں درست ہوسکتی ہے۔

15539 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ خَثْعَمٍ مَاتَ بِاَرْضٍ مِنَ السَّوَادِ، فَاَشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّتِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، اِمَّا يَهُودِيَّيْنِ، وَاِمَّا نَصْرَانِيَّيْنِ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فَاَحْلَفَهُمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ بِعَيْنِهَا، مَا بَدَّلَا، وَلَا غَيَّرَا، وَلَا كَتَمَا، ثُمَّ اَجَازَهَا

✵✵ ابن عیینہ نے زکریا کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ویرانے میں انتقال ہوگیا اس نے اپنی وصیت کے بارے میں اہل کتاب سے تعلق والے دو آدمیوں کو گواہ بنایا جو دونوں یہودی تھے یا دونوں عیسائی تھے یہ مقدمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے عصر کی نماز کے بعد ان دونوں سے اللہ کے نام کا حلف لیا جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ اس مرحوم کی شخص کی وصیت بعینہ یہی تھی ان دونوں نے اس میں کوئی تبدیلی یا کوئی تغیر نہیں کیا اور کچھ بھی نہیں چھپایا پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو درست قرار دیا۔

15540 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ فِي قَوْلِهِ: (اَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ) (المائدة: 106) قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیّب کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''یا دو دوسرے آدمی' تمہارے علاوہ ہوں''

سعید بن مسیّب کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ اہل کتاب سے تعلق رکھتے ہوں۔

15541 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: (اَوْ آخَرَانِ) (المائدة: 106) مِنْ اَهْلِ الْمِلَّةِ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے' ابن سیرین کے حوالے سے عبیدہ کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''یا دو دوسرے''۔

عبیدہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی اور دین سے تعلق رکھتے ہوں۔

15542 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْمِلَّةِ؟ قَالَ الثَّوْرِيُّ: الْكُفْرُ مِلَّةٌ، وَالْإِسْلَامُ مِلَّةٌ

٭٭ ہشام نے معمر کے حوالے سے محمد (بن سیرین) کے حوالے سے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کسی بھی ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔

ثوری کہتے ہیں: کفر ایک ملت ہے اور اسلام' ایک ملت ہے۔

بَابٌ: كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ اَهْلُ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب سے کیسے حلف لیا جائے گا؟

15543 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ كَعْبُ بْنُ سَوْرٍ يُحَلِّفُ اَهْلَ الْكِتَابِ، يَضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ الْاِنْجِيلَ، ثُمَّ يَاْتِيْ بِهِ اِلَى الْمَذْبَحِ وَيُحَلِّفُ بِاللّٰهِ

٭٭ معمر نے' ایوب کے حوالے سے محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: کعب بن سور اہل کتاب سے حلف لیتے تھے وہ ان کے سر پر انجیل رکھتے تھے اور پھر انہیں لے کر ذبح خانے آتے تھے اور اس سے اللہ کے نام پر حلف لیتے تھے۔

15544 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: " كَانَ يُحَلِّفُهُمْ بِاللّٰهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: اَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) (المائدة: 49) "

٭٭ جابر نے امام شعبی کے حوالے سے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ ان لوگوں سے اللہ کے نام پر حلف لیا کرتے

تھے اور یہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے:

''تم اُن کے درمیان' اُس کے مطابق فیصلہ کرو' جو اللہ نے نازل کیا ہے''۔

15545 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، اَحْلَفَ يَهُوْدِيًّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ عَامِرٌ: لَوْ اَدْخَلَهُ الْكَنِيسَةَ

✵✵ سماک نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے اللہ کے نام کا حلف لیا تھا۔

عامر شعبی فرماتے ہیں: اگر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس کو ان کی عبادت گاہ میں داخل کر دیتے (تو یہ مناسب ہوتا)۔

بَابٌ: شَهَادَةُ الْقَاذِفِ

باب: زنا کے جھوٹے الزام کے' سزا یافتہ شخص کی گواہی

15546 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى، اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَجَازَا شَهَادَةَ الْقَاذِفِ بَعْدَمَا حُدَّ وَقَدْ تَابَ

✵✵ عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت ابوبکر بن محمد کے پاس موجود تھے' ان دونوں حضرات نے حد قذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار دیا تھا' حالانکہ پہلے اس پر حد جاری ہو چکی تھی' لیکن بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی۔

15547 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد قذف کا سزا یافتہ شخص جب توبہ کر لے' تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

15548 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا تَابَ الْقَاذِفُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَتَوْبَتُهُ اَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حد قذف کا سزا یافتہ شخص جب توبہ کر لے' تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

زہری بیان کرتے ہیں: اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے (یعنی جو الزام اس نے لگایا تھا' اس کی تکذیب کرے)۔

15549 - آثارِ صحابہ:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ ثَلَاثَةٌ بِالزِّنَا، مِنْهُمْ زِيَادٌ، وَاَبُوْ بَكْرَةَ، فَنَكَلَ زِيَادٌ، فَحَدَّهُمْ عُمَرُ وَاسْتَتَابَهُمْ، فَتَابَ رَجُلَانِ مِنْهُمْ وَلَمْ يَتُبْ اَبُوْ بَكْرَةَ، فَكَانَ لَا يُقْبَلُ شَهَادَتُهُ، قَالَ: وَاَبُوْ بَكْرَةَ اَخُو زِيَادٍ لِاُمِّهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِ زِيَادٍ مَا كَانَ حَلَفَ اَبُوْ بَكْرَةَ اَلَا يُكَلِّمَ زِيَادًا، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَ

❊❊ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: تین آدمیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زنا کی گواہی دی ان میں سے ایک زیاد تھا اور ایک ابوبکرہ تھے زیاد نے انکار کر دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کروادی اور اس کو توبہ کروائی ان میں سے دو آدمیوں نے توبہ کر لی لیکن ابوبکرہ نے توبہ نہیں کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی گواہی کو قبول نہیں کرتے تھے ابوبکرہ نامی صاحب زیاد کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے' جب زیاد نے یہ کیا' تو ابوبکرہ نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ زیاد کے ساتھ کلام نہیں کریں گے تو انہوں نے مرتے دم تک اس کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا۔

15550 - آثارِ صحابہ:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا، فَنَكَلَ زِيَادٌ، فَحَدَّ عُمَرُ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ اَنْ يَتُوبُوا، فَتَابَ اثْنَانِ فَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُمَا، وَاَبَى اَبُوْ بَكْرَةَ اَنْ يَتُوبَ، فَكَانَتْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ وَكَانَ قَدْ عَادَ مِثْلَ النَّصْلِ مِنَ الْعِبَادَةِ حَتّٰى مَاتَ

❊❊ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن میسرہ نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: چار آدمیوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف زنا کی گواہی دی' پھر زیاد نے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقی تین لوگوں پر حد جاری کروائی اور پھر ان کو ہدایت کی: کہ وہ توبہ کرلیں' تو دو آدمیوں نے توبہ کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو قبول کیا لیکن ابوبکرہ نامی صاحب نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی کو درست قرار نہیں دیا جاتا تھا' حالانکہ وہ عبادت کی وجہ سے تیر کی مانند (دبلے پتلے) ہو گئے تھے' یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا (لیکن ان کی گواہی قبول نہیں کی گئی)۔

15551 - اقوالِ تابعین:اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ لِاِبْرَاهِيمَ: لِمَ لَا تَقْبَلُونَ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ؟ قَالَ: لِاَنَّا لَا نَدْرِي اَتَابَ اَمْ لَمْ يَتُبْ

❊❊ ثوری نے' ابوہیثم کا یہ بیان نقل کیا ہے: عامر شعبی نے ابراہیم نخعی سے کہا: آپ لوگ حد قذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کیوں قبول نہیں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں پتہ کہ کیا اس نے توبہ کر لی ہے؟ یا توبہ نہیں کی ہے؟

15552 - اقوالِ تابعین:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ وَلَا تَقْبَلُونَ شَهَادَتَهُ يَعْنِي الْقَاذِفَ

❊❊ ثوری نے' اسماعیل کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے امام شعبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول

کر لی ہے اور تم لوگ اس کی توبہ قبول نہیں کرتے ہو؟ ان کی مراد حد قذف کا سزا یافتہ شخص تھا۔

15553 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اُجِيزُ شَهَادَةَ كُلِّ صَاحِبِ حَدٍّ، اِلَّا الْقَاذِفَ، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ

✵✵ ثوری نے اشعث کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول کیا ہے: میں کسی بھی حد کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار دوں گا صرف حد قذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کو درست قرار نہیں دوں گا کیونکہ توبہ اس کے اور اس کے پروردگار کا معاملہ ہے۔

15554 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ اَبَدًا، تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے قتادہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: حد قذف کے سزا یافتہ شخص کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ اس کی توبہ اس کا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا معاملہ ہے۔

سفیان کہتے ہیں ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

15555 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي مَمْلُوكٍ حُدَّ، ثُمَّ عُتِقَ قَالَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

✵✵ ابراہیم بن عمر نے عبدالکریم کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جس پر حد جاری ہو چکی ہو پھر اس کو آزاد کر دیا گیا ہو تو حسن بصری فرماتے ہیں اس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

15556 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اِذَا جُلِدَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ فِي قَذْفٍ، ثُمَّ اَسْلَمَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمَا، لِاَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَاِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ فِي قَذْفٍ، ثُمَّ عُتِقَ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهُ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں جب کسی یہودی یا عیسائی شخص پر حد قذف جاری ہو جائے اور پھر وہ دونوں اسلام قبول کر لیں تو اب ان کی گواہی درست ہوگی کیونکہ اسلام اپنے سے پہلے کی چیزوں کو کالعدم کر دیتا ہے لیکن جب کسی غلام کو حد قذف میں کوڑے لگا دیے جائیں اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو اس کی گواہی درست نہیں ہوگی۔

بَابٌ: هَلْ يُؤَدِّي الرَّجُلُ شَهَادَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَ عَنْهَا؟

باب: کیا کوئی شخص مانگے جانے سے پہلے گواہی ادا کر سکتا ہے؟

15557 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُمَرَ، وَابْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ: الَّذِیْ يُؤَدِّی شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَ عَنْهَا"

✵✵ عبداللہ بن ابوبکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' ابن عثمان' عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے بہتر گواہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو گواہی ادا کر دیتے ہیں' اس سے پہلے کہ اس کا مطالبہ کیا جائے''۔

15558 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰی شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَ عَنْهَا

✵✵ محمد بن مسلم نے ابراہیم بن میسرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہتر گواہ وہ ہے' جو گواہی ادا کر دے' اس سے پہلے کہ اس سے' اُس کا مطالبہ کیا جائے''۔

15559 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "اِذَا كَانَ لِاَحَدٍ عِنْدَكَ شَهَادَةٌ، فَسَاَلَكَ عَنْهَا فَاَخْبِرْهُ بِهَا وَلَا تَقُلْ: لَا اُخْبِرُكَ بِهَا، لَعَلَّهٗ يَرْجِعُ اَوْ يَرْعَوِی

✵✵ عمرو بن دینار نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کسی شخص کے حق میں گواہی' تمہارے پاس موجود ہو اور وہ تم سے اس کے بارے میں دریافت کرے' تو تم اسے اس کے بارے میں بتا دو! تم یہ نہ کہو کہ میں تمہیں اس بارے میں نہیں بتاؤں گا' ہو سکتا ہے کہ وہ رجوع کر لے یا احتیاط کرے۔

بَابٌ: الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوا

باب: جب گواہوں کو بلایا جائے؟

15560 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ فِیْ قَوْلِهٖ: (وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ) قَالَا: وَاجِبٌ عَلَى الْكَاتِبِ اَنْ يَكْتُبَ، وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ، قَالَا: اِذَا كَانُوْا قَدْ شَهِدُوا قَبْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء اور مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''لکھنے والا یا گواہ انکار نہ کرے''۔

یہ دونوں صاحبان (یعنی عطاء اور مجاہد) فرماتے ہیں کاتب شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ لکھے اور گواہ بھی انکار نہ کریں یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں جبکہ وہ گواہ اس سے پہلے گواہی دے چکے ہوں۔

15561 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: اُدْعَى اِلَى شَهَادَةٍ فَاَخْشَى اَنْ اَنْسَى قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَلَا تَشْهَدْ

✻✻ ہشیم نے مغیرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا مجھے کسی گواہی کے لئے بلایا جاتا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میں بھول نہ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم گواہی نہ دو۔

15562 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو حَيٍّ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْحَسَنَ، فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، اُدْعَى اِلَى الشَّهَادَةِ وَاَنَا كَارِهٌ قَالَ: اِنْ شِئْتَ شَهِدْتَ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَشْهَدْ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں ابوحی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک شخص نے حسن بصری سے سوال کیا اس نے کہا: اے ابوسعید! مجھے مجبوری کے لئے کسی گواہی کیلئے بلایا جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو گواہی دے دو اور اگر چاہو تو گواہی نہ دو۔

15563 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي قَوْلِهِ: (وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ) (البقرة: 282) قَالَ: "اِذَا دُعِيَ، فَقَالَ: لِي حَاجَةٌ" قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: (لَا يُضَارَّ كَاتِبٌ) (البقرة: 282) فَيَكْتُبُ مَا لَمْ يُمْلَلْ عَلَيْهِ"، (وَلَا شَهِيدٌ) (البقرة: 282) فَيَشْهَدَ بِمَا لَمْ يَسْتَشْهِدْ"

✻✻ معمر نے طاؤس صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''لکھنے والے کو یا گواہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا''

طاؤس فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ یہ کہے کہ مجھے کچھ کام ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ فرماتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''کاتب کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا''

قتادہ کہتے ہیں جو اسے املاء کروایا جائے گا وہ اسے نوٹ کرلے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور نہ ہی گواہ کو''

قتادہ کہتے ہیں یعنی وہ اس چیز کے بارے میں گواہی دے جس کے بارے میں اسے گواہ نہیں بنایا گیا۔

15564 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: (وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ) (البقرة: 282) اَنْ يُؤَدِّيَا مَا قِبَلَهُمَا

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''کاتب کو یا گواہ کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا''

عطاء فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں ایسی گواہی دیں جو انہوں نے قبول نہیں کی تھی (یعنی جس میں انہیں گواہ ہی نہیں بنایا گیا تھا)۔

بَابٌ: شَهَادَةُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

باب: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی

15565 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ مِنْ اَعْرَابِيٍّ فَرَسًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَعْتُهُ بِكَذَا فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: بَلْ بِكَذَا، فَوَجَدَهُمَا خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ يَخْتَلِفَانِ فِي الثَّمَنِ، فَشَهِدَ خُزَيْمَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَضَرْتَنَا؟ فَقَالَ: بَلْ عَلِمْتُ اَنَّكَ صَادِقٌ، لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس سے یہ اتنے کے عوض میں خریدا ہے اور دیہاتی نے یہ کہا کہ اتنے کے عوض میں خریدا ہے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو پایا کہ ان کا قیمت کے بارے میں اختلاف چل رہا تھا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دے دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم ہمارے ساتھ موجود تھے؟ انہوں نے عرض کی مجھے یہ پتہ ہے کہ آپ سچے ہیں اور آپ صرف سچی بات کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

15566 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَسًا اُنْثٰى، ثُمَّ ذَهَبَ، فَزَادَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاحَدَ اَنْ يَكُوْنَ بَاعَهَا، فَمَرَّ بِهِمَا خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا مِنْكَ، فَشَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمَّا ذَهَبَ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَضَرْتَنَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَمَّا سَمِعْتُكَ، تَقُوْلُ: قَدْ بَاعَكَ، عَلِمْتُ اَنَّهُ حَقٌّ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا قَالَ: فَشَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

٭٭ محمد بن عمارہ بیان کرتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھوڑی فروخت کی پھر وہ دیہاتی چلا گیا پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رقم کا مطالبہ کیا' اور پھر اس بات

سے انکار کردیا کہ اس قیمت میں اسے فروخت کیا تھا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا گزر ان دونوں کے پاس سے ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میں تم سے خرید چکا ہوں تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دے دی جب وہ دیہاتی چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا تم ہمارے ساتھ موجود تھے؟ انہوں نے عرض کی جی نہیں لیکن جب میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے آپ کو یہ چیز فروخت کردی ہے تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ بات سچ ہے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بات ارشاد فرماتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہوگی۔

15567 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَوْ قَتَادَةَ اَوْ كِلَيْهِمَا - اَنَّ يَهُوْدِيًّا جَاءَ يَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَيْتُكَ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: بَيِّنَتُكَ قَالَ: فَجَاءَ خُزَيْمَةُ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ قَدْ قَضَاكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: اِنِّي اُصَدِّقُكَ بِاَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ، اُصَدِّقُكَ بِخَبَرِ السَّمَاءِ، فَاَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

* * معمر نے قتادہ یا زہری' یا شاید دونوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک یہودی آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ادائیگی کر چکا ہوں یہودی نے کہا: آپ کوئی ثبوت پیش کریں راوی کہتے ہیں اسی دوارن حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ادائیگی کر چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہیں کیسے پتہ چلا انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ بڑی چیزوں کے بارے میں آپ کو سچا قرار دیتا ہوں میں آپ کو آسمان کی سچی خبروں کے بارے میں سچا قرار دیتا ہوں (تو اس کے بارے میں کیوں نہیں دوں گا؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

15568 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: لَمَّا كَتَبْنَا الْمَصَاحِفَ فَقَدْتُ آيَةً كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: 23) اِلٰى (تَبْدِيلًا) (الأحزاب: 23) قَالَ: وَكَانَ خُزَيْمَةُ يُدْعَى: ذَا الشَّهَادَتَيْنِ، اَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهَادَتَهُ بِشَهَادَتَيْنِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّينَ

* * زہری نے خارجہ بن زید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نے مصحف لکھنا شروع کیا تو مجھے ایک آیت نہیں ملی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی پھر وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس مل گئی (وہ آیت یہ ہے)

''اہل ایمان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھایا''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو دو گواہیوں والا کہا جاتا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں جام شہادت نوش کیا تھا۔

15569 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبِی، اَنَّهُ سَاَلَ وَهْبًا قَالَ: اَشْهَدَنَا رَجُلٌ كَانَ يَرْعَى الْخَيْلَ لِيُوسُفَ بْنِ عُمَرَ عَلٰى فَرَسٍ فَمَاتَ، فَلَمَّا جَاءَ يَطْلُبُ مِنَّا الشَّهَادَةَ، قَالَ صَاحِبُنَا: هُوَ ذَكَرٌ، وَقَالَ الَّذِیْ اَشْهَدَنَا: بَلْ هُوَ اُنْثٰى، فَاِنْ شَهِدْنَا اَنَّهُ ذَكَرٌ، فَهُوَ قَاتِلُهُ بِالسِّيَاطِ، فَقَالَ وَهْبٌ: اشْهَدْ بِمَا قَالَ لَكَ، وَاَنْجِهِ مِنْ هٰذِهِ الطَّاغِيَةِ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ہمیں یہ بات بتائی کہ انہوں نے وہب سے سوال کیا ایک شخص جو یوسف بن عمر کے گھوڑے کا چرواہا تھا اس نے ایک گھوڑے کے بارے میں ہمیں گواہ بنایا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا پھر متعلقہ شخص آیا اور ہم سے گواہی کے بارے میں مطالبہ کیا تو ہمارے ایک ساتھی کا کہنا تھا کہ وہ گھوڑا تھا اور جس نے ہمیں گواہ بنایا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ گھوڑی ہے تو اگر ہم یہ گواہی دیں کہ وہ گھوڑا تھا تو دوسرا فریق اسے کوڑے مار مار کر کے قتل کر دے گا تو وہب نے کہا: اس نے جو تمہیں بیان کیا تھا تم اس کے مطابق گواہی دو! اس سرکشی سے اسے نجات دلا دو۔

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب: مکاتب (غلام) کے بارے میں احکام

بَابٌ: قَوْلُهُ لِلْمُكَاتَبِ: (اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33)

باب: (اللہ تعالیٰ کا مکاتب کے بارے میں) یہ فرمان:
''اگر تم لوگوں کو ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو''

15570 - اقوالِ تابعین: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْبُوسِيُّ الْقَاضِي بِصَنْعَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ:

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ: (فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33)؟ قَالَ: مَا نَرَاهُ اِلَّا الْمَالَ، ثُمَّ تَلَا: (كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ) (البقرة: 180) قَالَ: " الْخَيْرُ: الْمَالُ فِيمَا نَرٰى تِبْرًا " قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَعْلَمْ عِنْدَهُ مَالًا وَهُوَ رَجُلُ صِدْقٍ قَالَ: مَا اَحْسِبُ خَيْرًا اِلَّا الْمَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَحْسَبُهُ كُلَّ ذٰلِكَ الْمَالَ وَالصَّلَاحَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) " الْخَيْرُ: الْمَالُ "، وَقَالَهُ مُجَاهِدٌ قَالَ: الْخَيْرُ الْمَالُ، كَائِنَةٌ اَخْلَاقُهُمْ وَدِينُهُمْ مَا كَانَتْ،

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد کیا ہے ''تم ان کے ساتھ کتابت کا معاملہ کرلو اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو''

تو عطاء نے جواب دیا: ہم یہ سمجھتے ہیں اس سے مراد صرف مال ہے (یعنی تمہیں یہ علم ہو کہ وہ مال کی ادائیگی کر سکیں گے) پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم پر یہ بات لازم قرار دی گئی ہے جب تم میں سے کسی کے پاس موت آنے لگے تو اگر وہ بھلائی (یعنی مال) چھوڑ کر جا رہا ہو تو وصیت کو (تم پر لازم قرار دیا گیا ہے)''

عطاء نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں بھلائی سے مراد مال ہے

ابن جریج کہتے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مجھے پتہ نہ ہو کہ مکاتب غلام کے پاس مال ہے اور وہ ایک سچا آدمی ہو تو عطاء نے جواب دیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ بھلائی سے مراد صرف مال ہی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں دونوں میں سے ہر چیز ہو سکتی ہے' مال بھی اور بہتری (یعنی نیکوکاری) بھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

"اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو"

وہ فرماتے ہیں یہاں بھلائی سے مراد مال ہے یہ بات مجاہد نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں بھلائی سے مراد مال ہے خواہ ان غلاموں کے اخلاق' یا دینی حیثیت کیسے ہی کیوں نہ ہوں؟

15571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: هُوَ الْمَالُ

✵✵ لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد مال ہے۔

15572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ فِي قَوْلِهِ: (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) قَالَ: إِنْ عَلِمْتُمْ عِنْدَهُمْ أَمَانَةً

✵✵ محمد بن سیرین نے' عبیدہ سلمانی کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"تو تم ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لو اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو"

عبیدہ سلمانی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تمہیں یہ علم ہو کہ ان کے پاس امانت (کی صلاحیت) ہے۔

15573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: إِنْ أَقَامُوا الصَّلَاةَ

✵✵ ہشام بن حسان نے محمد (بن سیرین) کے حوالے سے عبیدہ سلمانی کا یہ بیان نقل کیا ہے (اس سے مراد یہ ہے) اگر وہ نماز قائم کریں۔

15574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَيْنٌ وَأَمَانَةٌ

✵✵ ثوری نے یونس بن عبید کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: (اس سے مراد) دین اور امانت ہے۔

15575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: (إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) قَالَ: صِدْقًا وَوَفَاءً

✵✵ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو''

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اس سے مراد سچائی (اور مقررہ ادائیگی کی صلاحیت) ہے۔

بَابٌ: وَجُوبُ الْكِتَابِ وَالْمُكَاتَبُ يَسْاَلُ النَّاسَ

باب: کتابت کی رقم کی ادائیگی کا لازم ہونا' اور مکاتب کا لوگوں سے مدد مانگنا

15576 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَاْثِرُهُ عَنْ اَحَدٍ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مجھے مکاتب غلام کے بارے میں یہ علم ہو کہ اس کے پاس مال ہے' تو کیا مجھ پر یہ بات لازم ہوگی کہ میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کروں انہوں نے جواب دیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واجب ہوگا۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ یہ بات کسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جی نہیں۔

15577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَ سِيْرِيْنُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْكِتَابَةَ، فَاَبَى اَنَسٌ فَرَفَعَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدِّرَّةَ، وَتَلَا: (فَكَاتِبُوْهُمْ) (النور: 33) "، فَكَاتَبَهُ اَنَسٌ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کتابت کا معاہدہ کرنے کی درخواست کی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کر دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف درہ بلند کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

''تم ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو''۔

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیا۔

15578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ، اَنَّ مُوْسَى بْنَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ سِيْرِيْنَ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْكِتَابَ، وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ، فَاَبَى، فَانْطَلَقَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاسْتَاْدَاهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَنَسٍ: كَاتِبْهُ، فَاَبَى، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: كَاتِبْهُ، فَقَالَ اَنَسٌ: لَا اُكَاتِبُهُ، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ، وَتَلَا: (فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا) (النور: 33)، فَكَاتَبَهُ اَنَسٌ

✵✵ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے موسیٰ بن انس کا یہ بیان نقل کیا ہے سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کتابت کا معاملہ کرنے کی درخواست کی ان صاحب کے پاس مال زیادہ تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہ مانی تو سیرین' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور ان سے مدد مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اس سے کتابت کا معاہدہ کرلو' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنا درہ مارا اور بولے تم اس کے ساتھ

کتابت کا معاہدہ کرو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ نہیں کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر انہیں درہ مارا اور یہ آیت تلاوت کی:

"تم ان لوگوں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو اگر تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا علم ہو"

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیا۔

15579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ شَاءَ كَاتَبَ عَبْدَهُ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُكَاتِبْهُ

✵✵ ثوری نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر آدمی چاہے تو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ معاہدہ نہ کرے۔

15580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتُ أَرَى أَنْ لَا يُعْطِيَنِي إِلَّا مِنْ مَسْأَلَةِ النَّاسِ أَعَلَيَّ جُنَاحٌ أَلَّا أُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أُحِبُّ ذَلِكَ، وَمَا أَرَى عَلَيْكَ مِنْ شَيْءٍ أَلَّا تُكَاتِبَهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: مَا أُبَالِي أَنْ يُعْطِيَنِي مِنْهَا يَقُولُ: إِنْ تُكَاتِبْهُ وَأَنْتَ لَا تَدْرِي أَنْ يُعْطِيَكَ إِلَّا مِنْ مَسْأَلَةِ النَّاسِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَقُولُ أَنَا: الشَّاةُ الَّتِي تُصُدِّقَ بِهَا عَلَى بَرِيرَةَ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ غلام مجھے ادائیگی صرف اس صورت میں کرے گا جب وہ لوگوں سے مانگے گا تو اگر میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ نہیں کرتا تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر تم اس صورت میں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ نہیں کرتے تو تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ اس طرح سے مجھے ادائیگی کرے گا وہ یہ فرماتے ہیں اگر تم اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیتے ہو اور تمہیں یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ تمہیں صرف اس صورت میں ادائیگی کرسکے گا جب وہ لوگوں سے مانگے گا (تو بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں میں یہ کہتا ہوں سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو جو بکری صدقے کے طور پر دی گئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھالیا تھا۔

15581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَإِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي ثَرْوَانَ الْحَارِثِيُّ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، أَنَّهُ أَتَى عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُكَاتِبَ قَالَ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَجَمَعَهُمْ عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَعِينُوا أَخَاكُمْ، فَجَمَعُوا لَهُ، فَبَقِيَ لَهُ بَقِيَّةٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ،

فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا، فَسَأَلَهُ عَنِ الْفَضْلَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اجْعَلْهَا فِي الْمُكَاتَبِينَ

✵✵ جعفر بن ابوثروان حارثی نے ابوتیاح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا: میں کتابت کا معاہدہ کرنا چاہتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تمہارے پاس کچھ ہے انہوں نے جواب دیا جی نہیں راوی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو لوگوں نے ان کے لئے رقم جمع کی تو ان کی کتابت کی ادائیگی کے بعد کچھ رقم باقی بچ گئی وہ اس رقم کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے مزید مدد مانگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے مکاتب غلاموں میں صرف کردو۔

15582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ قَالَ: كَانَ مُكَاتَبٌ يُجَالِسُ الْحَسَنَ فَسَأَلَهُ اَنْ يَسْتَعِينَ لَهُ، فَكَلَّمَ الْحَسَنُ جُلَسَاءَهُ، فَقَالَ: اَعِينُوا اَخَاكُمْ، فَاَعَانُوهُ، فَقَضَى كِتَابَتَهُ، وَفَضَلَتْ لَهُ فَضْلَةٌ، فَسَاَلَ الْحَسَنَ عَنْهَا، فَقَالَ: اَتَحْتَاجُ اَنْتَ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ لَهُ اَنْ يَسْتَنْفِقَهَا

✵✵ معمر نے یہ بات بیان کی ہے ایک شخص نے مجھے بتایا ایک مکاتب غلام' حسن بصری کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا' اس نے حسن بصری سے کہا: کہ وہ ان کی مدد کریں حسن بصری نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں سے اس بارے میں بات چیت کی اور فرمایا: تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو' لوگوں نے اس کی مدد کی' تو اس کی کتابت کی رقم پوری ہوگئی اور پھر کچھ رقم بچ گئی' اس نے اس رقم کے بارے میں حسن بصری سے دریافت کیا' حسن بصری نے پوچھا: کیا تم اس رقم کے محتاج ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں تو حسن بصری نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اسے اپنی ذات پر خرچ میں استعمال کرے۔

15583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ اَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ: اَتَى سَلْمَانَ غُلَامٌ لَهُ، فَقَالَ: كَاتِبْنِي، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَسْاَلُ النَّاسَ قَالَ: اَتُرِيدُ اَنْ تُطْعِمَنِي غُسَالَةَ اَيْدِي النَّاسِ، فَكَرِهَ اَنْ يُكَاتِبَهُ

✵✵ ابوجعفر فراء نے ابولیلیٰ کندی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا غلام اُن کے پاس آیا اور بولا آپ میرے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیں' تو انہوں نے دریافت کیا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں البتہ میں لوگوں سے مانگ لوں گا' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم لوگوں کے ہاتھوں کا دھوون مجھے کھلاؤ؟ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند قرار دیا کہ وہ اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کریں۔

15584 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُحَرَّرِ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ مُكَاتَبًا لِابْنِ عُمَرَ جَاءَهُ بِنَجْمٍ حَلَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهٰذَا؟ قَالَ: سَاَلْتُ النَّاسَ، فَقَالَ: اَتَيْتَنِي بِاَوْسَاخِ النَّاسِ تُطْعِمُنِيهِ؟ قَالَ: فَرَدَّهُ ابْنُ عُمَرَ عَلَيْهِ، وَاَعْتَقَهُ

✵✵ عبداللہ بن محرر نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مکاتب غلام ان کے پاس ایک قسط لے کر آیا جس کی ادائیگی اس کے ذمہ تھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا تم یہ کہاں سے لے کر آئے ہو؟ اس نے

کہا: میں نے لوگوں سے یہ مانگ کر اکٹھی کی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میرے پاس لوگوں کا میل لے کر آئے ہو؟ تاکہ تم مجھے کھلاؤ؟ راوی کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ رقم اسے واپس کر دی اور اسے آزاد کر دیا۔

15585 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُكَاتِبَ عَبْدَهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ حِرْفَةٌ قَالَ: يَقُولُ: تُطْعِمُنِي مِنْ اَوْسَاخِ النَّاسِ؟

✱✱ عبدالکریم جزری نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی ایسے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کریں' جسے کوئی پیشہ نہ آتا ہو' وہ یہ فرماتے تھے کہ تم مجھے لوگوں کا میل کھلانا چاہتے ہو۔

15586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَنَّهُمْ وَجَدُوا فِي خِزَانَةِ حِمْصٍ كِتَابًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ عَامِلًا لَهُ، فَاِذَا فِيهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ مِنْ قِبَلَكَ اَنْ يُفَادُوا اَرِقَّائِهِمْ عَلٰى مَسْاَلَةِ النَّاسِ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے حمص کے خزانے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب پایا جو ان کے گورنر عمیر بن سعد انصاری کے نام تھا اس خط میں یہ تحریر تھا

''امابعد: تمہاری طرف سے جو لوگ' لوگوں سے مانگ کر اپنے غلاموں کا فدیہ دے دیں (تو اسے قبول کر لینا)''۔

15587 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ لَيْسَتْ لَهُ حِرْفَةٌ وَلَا وَجْهٌ فِي شَيْءٍ اَنْ يُكَاتِبَهُ الرَّجُلُ، لَا يُكَاتِبُهُ اِلَّا لِيَسْاَلَ النَّاسَ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں قتادہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب کسی غلام کو کوئی پیشہ نہ آتا ہو اور اس کی کمائی کی کوئی اور صورت نہ ہو تو آدمی اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرے یعنی صورت یہ ہو کہ جب آدمی اس سے کتابت کا معاہدہ کرے تو وہ صرف لوگوں سے مانگ کر ہی ادائیگی کر سکے۔

15588 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يَشْتَرِي الْاَمَةَ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ، اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُكَاتِبُهَا فَيَتْرُكُهَا فَتَسْاَلُ النَّاسَ فَكَانَ قَتَادَةُ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ "

✱✱ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے دس دینار یا اس کے آس پاس رقم کے عوض میں ایک کنیز خریدی اور پھر اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر کے اسے چھوڑ دیا تاکہ وہ لوگوں سے مانگتی پھرے (معمر بیان کرتے ہیں) قتادہ اس چیز سے منع کیا کرتے تھے۔

بَابٌ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي آتَاكُمْ) (النور: 33)

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''اور تم انہیں اللہ کے مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہے''

15589 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَبِیْبٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (وَآتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ آتَاکُمْ) (النور: 33) قَالَ: رُبُعُ الْکِتَابَةِ، قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: وَاَخْبَرَنِیْ غَیْرُ وَاحِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّهُ کَانَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لَا یَذْکُرُ فِیْهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عطاء بن سائب نے عبداللہ بن حبیب کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تم ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد کتابت کا چوتھائی حصہ ہے۔

ابن جریج نے ایک اور سند کے ساتھ عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ بات نقل کی کہ انہوں نے یہ حدیث ذکر کی لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

15590 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ: فِیْ قَوْلِهٖ: (وَآتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ آتَاکُمْ) (النور: 33) قَالَ: یَتْرُکُ لِلْمُکَاتَبِ رُبُعَ کِتَابَتِهٖ

✵✵ معمر نے عطاء بن سائب کے حوالے سے ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہے''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی مکاتب غلام کی کتابت کے معاوضے کے چوتھائی حصے کو چھوڑ دے گا۔

15591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ، وَشَهِدْتُهٗ کَاتَبَ عَبْدًا لَهٗ عَلٰی اَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَحَطَّ عَنْهُ اَلْفًا فِیْ آخِرِ نُجُوْمِهٖ، ثُمَّ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ: (وَآتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ آتَاکُمْ) (النور: 33) قَالَ: اَلرُّبُعُ مِمَّا تُکَاتِبُوْنَهُمْ عَلَیْهِ

✵✵ عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ہمیں یہ بات بتائی کہ میں اس وقت وہاں موجود تھا جب انہوں نے چار ہزار کے عوض میں اپنے ایک غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا اور اس کی آخری قسطوں میں سے ایک ہزار اسے معاف کر دیے اور پھر یہ بات بیان کی میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور تم ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ تم نے جتنی رقم کے عوض میں ان غلاموں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے اس کا ایک چوتھائی حصہ (انہیں معاف کر دو)۔

15592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فَضَالَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ كَاتَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: فَاسْتَقْرَضْتُ مِنْ حَفْصَةَ مِائَتَيْنِ فِي عَطَائِهِ، فَاَعَانَتْنِي بِهِمَا قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهَا قَالَ: قُلْتُ: اَلَسْتِ اِنَّمَا تُعِينِينِي بِهِمَا؟ اَفَلَا تَجْعَلُهُمَا عَلَيَّ؟ قَالَتْ: اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اُدْرِكَ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعِكْرِمَةَ فَقَالَ: " ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي آتَاكُمْ) (النور: 33) "

✱✱ فضالہ بن ابوامیہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جن کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا ان کے والد بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے دوسو (درہم یا دینار) قرض مانگے تاکہ اپنی ادائیگی کروں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری مدد کردی راوی کہتے ہیں میں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی میں نے کہا: کیا آپ نے ان کے ذریعے میری مدد نہیں کی تھی کیا آپ نے ان کی ادائیگی میرے ذمہ نہیں کی تھی؟ تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں وہاں تک پہنچ سکوں گی (یا مجھے یہ نہیں ملیں گے)

عبدالملک بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ' عکرمہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہ مراد ہے

''اور تم انہیں اللہ تعالیٰ کے مال میں سے دو جو مال اس نے تمہیں عطا کیا ہے''۔

15593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: " هٰذَا شَيْءٌ حُثَّ النَّاسُ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ: (وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي آتَاكُمْ) (النور: 33) فِي الْمَوْلٰى وَغَيْرِهِ "

✱✱ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ وہ چیز ہے جس میں لوگوں کو اس بارے میں ترغیب دی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے''

یہ حکم' غلام یا اس کے علاوہ' دونوں (قسم کے افراد) کے بارے میں ہے۔

15594 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: تَتْرُكُ لَهُ طَائِفَةً مِنْ كِتَابَتِهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: هُوَ الْعُشَيْرُ يُتْرَكُ لَهُ مِنْ كِتَابَتِهِ

✱✱ معمر نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے تم اس کے لئے اس کی کتابت (کے معاوضے میں) سے کچھ حصہ چھوڑ دو۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ فرماتے ہیں یہ دسواں حصہ ہوگا جو اس کی کتابت کے معاوضے میں سے چھوڑ دیا جائے گا۔

15595 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا كَاتَبَ عَبْدًا كَرِهَ اَنْ يَضَعَ عَنْهُ فِي اَوَّلِ نُجُومِهِ اِلَّا فِي آخِرِهِ مَخَافَةَ اَنْ يَعْجَزَ

✺✺ ثوری نے سالم افطس کے حوالے سے سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتے تھے تو وہ اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے کہ اس کی ابتدائی قسطوں میں سے کوئی معاف کردیں اس اندیشے کے تحت کہ وہ کہیں بعد میں ادائیگی سے عاجز نہ ہوجائے البتہ آخری قسطوں کو معاف کردیا کرتے تھے۔

بَابٌ: الشَّرْطُ عَلَى الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب پر شرط عائد کرنا

15596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: يُقَالُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ فِيمَا وَافَقَ الْحَقِّ قَالَ: وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ كُوتِبَ وَشَرَطَ عَلَيْهِ اَهْلُهُ اَنَّ لَنَا سَهْمًا فِيْ مِيرَاثِكَ قَالَ: لَا، شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهِمْ

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھ سے کہا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ مسلمان اپنی طے کردہ شرائط کے پابند ہوں گے جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا جاتا ہے اور اس کے مالکان اس پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تمہاری وراثت میں ہمارا حصہ بھی ہوگا تو عطاء نے کہا: یہ درست نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط پہلے ہے۔

15597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: ذَكَرَ لِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِيْ هٰذَا اِلٰى عَدِيٍّ: اَنْ لَا تُجِزْ شَرْطَ اَهْلِهِ، حَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ

✺✺ ابن جریج بیان کرتے ہیں اہل عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس بارے میں عدی کو خط لکھا تھا کہ تم اس غلام کے مالکان کی اس شرط کو برقرار نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ حق رکھتا ہے (کہ اسے پورا کیا جائے)۔

15598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنْ شَرَطُوا عَلَى الْمُكَاتَبِ اَنَّ لَنَا سَهْمًا فِيْ مِيرَاثِكَ فَشَرْطُهُمْ بَاطِلٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ

✺✺ ثوری بیان کرتے ہیں اگر لوگوں نے (یعنی مالکان نے) مکاتب غلام پر یہ شرط عائد کی ہو کہ تمہاری وراثت میں ہمارا بھی حصہ ہوگا تو ان کی یہ شرط کالعدم شمار ہوگی اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔

15599 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتُصِمَ اِلٰى شُرَيْحٍ، فَقَالَ الَّذِيْ كَاتَبَ: كَاتَبْتُ عَبْدِيْ هٰذَا وَاشْتَرَطْتُ وَلَاءَهُ وَدَارَهُ وَمِيرَاثَهُ وَعَقِبَهُ قَالَ: فَاَبْطَلَ شُرَيْحٌ ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَمَا يَنْفَعُنِيْ شَرْطِيْ مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً فَقَالَ شُرَيْحٌ: شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ قَبْلَ شَرْطِكَ، شَرَطَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے قاضی شریح کے سامنے ایک مقدمہ پیش کیا گیا جس شخص نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا (یعنی غلام کے آقا نے) یہ کہا میں نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے اور یہ شرط رکھی ہے کہ اس کی ولاء اس کا گھر اس کی وراثت اور یہ جو کچھ چھوڑے گا وہ مجھے ملے گا راوی کہتے ہیں قاضی نے اس شرط کو کالعدم قرار دیا اس شخص نے کہا: تمیں سال سے میری شرط نے مجھے کوئی فائدہ نہیں دیا تو قاضی شریح نے کہا: اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرط، تمہاری شرط سے پہلے ہے اور وہ زیادہ حق رکھتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ شرط اپنے نبی، حضرت محمد ﷺ کی زبانی پچاس سال پہلے مقرر کی تھی۔

15600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صُبَيْحٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَكَانَ اشْتُرِطَ عَلَيَّ اَنْ لَا اَخْرُجَ وَكُنْتُ مُكَاتَبًا، فَقَالَ سَعِيدٌ: جَعَلُوا الْاَرْضَ عَلَيْكَ حِصَصًا، اخْرُجْ

✵✵ امام عبدالرزاق نے صبیح کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے سعید بن جبیر سے یہ سوال کیا مجھ پر یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ میں باہر نہیں نکلوں گا اور میں ایک مکاتب غلام تھا، تو سعید نے کہا: انہوں نے تم پر زمین کے حصے مقرر کر دیے ہیں، تم نکل سکتے ہو (یعنی کسی اور شہر جا سکتے ہو)۔

15601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ شُرِطَ عَلَى الْمُكَاتَبِ اَنْ لَا يَخْرُجَ خَرَجَ اِنْ شَاءَ، وَاِنْ شُرِطَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَتَزَوَّجَ لَمْ يَتَزَوَّجْ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَهُ مَوْلَاهُ

✵✵ ثوری نے اسماعیل کے حوالے سے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر مکاتب غلام پر یہ شرط عائد کی جائے کہ وہ (اپنے شہر سے) باہر نہیں نکلے گا اگر وہ چاہے تو باہر جا سکتا ہے اور اگر اس پر یہ شرط عائد کی گئی ہو کہ وہ شادی نہیں کرے گا تو وہ اس وقت تک شادی نہیں کر سکتا جب تک اس کا آقا اسے اجازت نہیں دیتا۔

15602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ شَرَطُوا عَلَيْهِ اَنَّ دَارَكَ دَارُنَا قَالَ: لَا يَجُوزُ، قُلْتُ: فَشَرَطُوا اَنَّكَ تَخْدِمُنَا بَعْدَمَا تُعْتَقُ شَهْرًا قَالَ: يَجُوزُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فَمَا اَرَى كُلَّ شَيْءٍ اشْتَرَطُوا فِيْ كِتَابَتِهِ اِلَّا جَائِزًا عَلَيْهِ اِذَا اُعْتِقَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر وہ لوگ اس غلام پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تمہارا گھر، ہمارا گھر ہوگا تو عطاء نے کہا یہ درست نہیں ہے میں نے کہا: اگر وہ یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تم آزاد ہونے کے بعد بھی ایک مہینہ ہماری خدمت کرتے رہو گے تو انہوں نے جواب دیا یہ درست ہے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں ان لوگوں نے کتابت کے دوران جو بھی شرط اس پر عائد کی ہوگی اس کی پابندی آزاد ہونے کے بعد لازم ہوگی۔

15603 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنِ اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَخْرُجَ، خَرَجَ اِنْ شَاءَ وَقَالَ سُفْيَانُ: لَا يَتَزَوَّجُ اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهُ

٭٭ جابر نامی راوی نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر وہ مالکان اس پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ وہ (شہر سے) باہر نہیں جائے گا' اگر وہ چاہے تو جا سکتا ہے' سفیان بیان کرتے ہیں: البتہ وہ آقا کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتا۔

15604 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَكُلُّ شَيْءٍ شُرِطَ عَلَى الْمُكَاتَبِ لِاَهْلِهِ بَعْدَ اَنْ يُعْتِقَ بَاطِلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا ہر وہ شرط جو مکاتب غلام پر اس کے مالکان کی طرف سے اس کے آزاد ہو جانے کے بعد عائد کی گئی ہو' وہ کالعدم شمار ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

15605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمُكَاتَبَةٌ شَرَطَ عَلَيْهَا اَهْلُهَا اَنَّكِ مَا وَلَدْتِ مِنْ وَلَدٍ فِي كِتَابَتِكِ فَاِنَّهُمْ عَبِيدٌ قَالَ: "يَجُوزُ اِنْ شَرَطَتْهُ عاودته فِيهَا، وَفِي رَجُلٍ يُكَاتِبُ وَيَشْرُطُ عَلَيْهِ سَيِّدُهُ اَنَّكَ مَا وَلَدَتْ فَهُمْ عَبِيدٌ لِي قَالَ: فَهُمْ لِسَيِّدِهِ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا مکاتبہ کنیز ہے' اس کے مالکان اس پر یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ تمہارے کتابت کے معاہدے کے دوران جو بچہ پیدا ہوگا وہ غلام شمار ہوگا تو عطاء نے فرمایا: یہ درست ہے کہ اگر وہ ان کے ساتھ یہ شرط طے کر لیتی ہے تو اس بارے میں پابندی کرے اور ایسا شخص جو کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور اس کا آقا اس پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ تمہارے جتنے بچے پیدا ہوئے وہ ہمارے غلام ہوں گے تو عطاء نے فرمایا: وہ اس کے آقا کے غلام شمار ہوں گے۔

15606 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنْ شَرَطُوا اَنَّ مَا وَلَدَتْ مِنْ وَلَدٍ مِّنْ عَبِيدٍ، فَهُمْ عَبِيدٌ

٭٭ ثوری فرماتے ہیں اگر وہ مالکان یہ شرط عائد کریں کہ تمہارے ہاں جو بچے پیدا ہوں گے وہ غلام شمار ہوں گے تو وہ غلام ہی شمار ہوں گے۔

15607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَقُولُ اَنَا: ذٰلِكَ الشَّرْطُ جَائِزٌ، اَلَا تَرَى اَنَّ الْمُكَاتَبَ يَشْتَرِطُ اَنَّ وَلَائِيَ اِلَى مَنْ شِئْتُ فَيَجُوزُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں کہتا ہوں یہ شرط جائز ہے کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں کیا کہ اگر مکاتب یہ شرط عائد کرے کہ میری ولاء جسے میں چاہوں گا' اسے دے دوں گا تو یہ درست ہوگا۔

15608 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا شَرَطَ السَّيِّدُ عَلَى مُكَاتَبِهِ هَدِيَّةً كَبْشًا فِي كُلِّ سَنَةٍ فَهُوَ جَائِزٌ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب آقا مکاتب غلام پر یہ شرط عائد کرے کہ اس نے ہر سال تحفے کے طور پر ایک دنبہ اسے دینا ہے تو یہ درست ہوگا۔

15609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: الْمُسْلِمُونَ عَلَى

شُرُوطِهِمْ فِيمَا وَافَقَ الْحَقَّ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ مسلمان اپنی طے شدہ شرط کے پابند ہوں گے جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

15610 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، اَنَّ عَدِيَّ بْنَ اَرْطَاةَ سَاَلَهُ وَالْحَسَنَ، عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ وَشَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّ لِي سَهْمًا فِي مَالِكَ اِذَا مُتَّ قَالَ: فَقُلْتُ: فَهُوَ جَائِزٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ قَالَ: فَكَتَبَ فِيهَا عَدِيٌّ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَكَتَبَ بِمِثْلِ قَوْلِ الْحَسَنِ: اِنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ، قَالَ: اَقْرَاَنِي اِيَاسُ الْكِتَابَ حِينَ جَاءَهُ

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ایاس بن معاویہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے عدی بن ارطاۃ نے ان سے اور حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے تو تمہارے مال میں سے ایک حصہ میرا بھی ہوگا تو ایاس بن معاویہ کہتے ہیں میں نے کہا: یہ درست ہے جبکہ حسن بصری نے کہا اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں عدی بن ارطاۃ نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا تو انہوں نے حسن بصری کے قول کی مانند جواب لکھا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے راوی کہتے ہیں ایاس نے مجھے وہ خط پڑھوایا تھا جب وہ ان کے پاس آیا تھا۔

15611 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالَتْ: اَعْتَقْتُ غُلَامِي عَلَى اَنَّهُ يُؤَدِّي اِلَيَّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ كُلَّ شَهْرٍ مَا عِشْتُ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: جَازَتْ عَتَاقَتُكِ، وَبَطَلَ شَرْطُكِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

✵✵ ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک خاتون قاضی شریح کے پاس آئی اور بولی میں نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا کہ جب تک میں زندہ رہی وہ ہر مہینے مجھے دس درہم دیتا رہے گا تو قاضی شریح نے کہا: تم نے جو غلام آزاد کیا ہے وہ درست ہے اور جو تم نے شرط عائد کی ہے وہ کالعدم شمار ہوگی۔

ابن جریج نے یہ بات ابن سیرین کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15612 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَعْتَقَ كُلَّ مُصَلٍّ مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَبَتَّ عَلَيْهِمْ وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدُمُونَ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمِثْلِ مَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ قَالَ: فَابْتَاعَ الْخِيَارُ خِدْمَتَهُ تِلْكَ الثَّلَاثَ سَنَوَاتٍ مِنْ عُثْمَانَ بِاَبِي فَرْوَةَ، وَخَلَّى عُثْمَانُ سَبِيلَ الْخِيَارِ، فَانْطَلَقَ وَقَبَضَ عُثْمَانُ اَبَا فَرْوَةَ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرب

قیدیوں سے تعلق رکھنے والے ہر نمازی کو آزاد قرار دیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آزاد کر کے ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ تم لوگ میرے بعد آنے والے خلیفہ کی تین سال تک خدمت کرتے رہو گے اور ان پر یہ شرط بھی عائد کی تھی کہ وہ خلیفہ بھی تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو میں تمہارے ساتھ کرتا رہا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں تو خیار نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ابوفروہ کے عوض میں تین سال کی اس خدمت کا حق خرید لیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خیار کو چھوڑ دیا تھا وہ چلے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوفروہ کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔

15613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ كَانَ فِيْ وَصِيَّةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنْ يُعْتَقَ كُلُّ عَرَبِيٍّ فِيْ مَالِ اللّٰهِ وَلِلْاَمِيْرِ مِنْ بَعْدِهٖ عَلَيْهِمْ ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ يَلُوْنَهُمْ نَحْوَ مَا كَانَ يَلِيْهِمْ عُمَرُ قَالَ نَافِعٌ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: بَلْ اَعْتَقَ كُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ رَقِيْقِ الْمَالِ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وصیت میں یہ بات شامل تھی کہ اللہ کے مال میں سے ہر عرب کو آزاد کر دیا جائے جوان کے بعد آنے والے امیر کی تین سال تک خدمت کرے گا اور وہ ان کی اسی طرح دیکھ بھال کریں گے جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی دیکھ بھال کرتے رہے ہیں۔

نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے مال میں سے ہر مسلمان کو آزاد کر دیا تھا۔

15614 - اقوالِ تابعین: وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِغُلَامِهٖ: اِذَا اَدَّيْتَ اِلَيَّ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ: فَاِذَا اَدّٰى فَهُوَ حُرٌّ، وَيَاْخُذُ سَيِّدُهٗ بَقِيَّةَ مَالِهٖ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے غلام سے یہ کہتا ہے جب تم مجھے ایک سو دینار ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو گے تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: جب وہ ادا کر دے گا تو وہ آزاد شمار ہو گا اور اس کا آقا اس کا بقیہ مال وصول کر لے گا۔

15615 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّكَ تَخْدُمُنِیْ سَنَتَيْنِ، فَرَعٰى لَهٗ بَعْضَ سَنَةٍ، ثُمَّ قَدِمَ لَهٗ بِخَيْلِهٖ، اِمَّا فِيْ حَجٍّ وَاِمَّا فِيْ عُمْرَةٍ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ: قَدْ تَرَكْتُ لَكَ الَّذِیْ اشْتَرَطْتُ عَلَيْكَ، وَاَنْتَ حُرٌّ لَيْسَ عَلَيْكَ عَمَلٌ

✵✵ موسیٰ بن عقبہ نے نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ تم دو سال میری خدمت کرتے رہو گے تو وہ ایک سال کا کچھ حصہ تو ان کی دیکھ بھال کرتا رہا' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر پر روانہ ہو گئے جو حج کے لئے تھا یا عمرہ کے لئے تھا تو حضرت عبداللہ نے اس سے کہا: میں نے تم پر جو شرط عائد کی تھی وہ چھوڑتا ہوں' تم آزاد ہو تم پر کسی عمل کی پابندی نہیں ہے۔

15616 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَاَخْبَرَنِیْ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَلِيًّا تَصَدَّقَ بِبَعْضِ اَرْضِهٖ جَعَلَهَا صَدَقَةً بَعْدَ مَوْتِهٖ، وَاَعْتَقَ رَقِيْقًا مِنْ

رَقِيقِهِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَقُولُونَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ خَمْسَ سِنِيْنَ

٭٭ ایوب نے عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کچھ زمین صدقہ کر دی انہوں نے اپنے مرنے کے بعد اسے صدقہ قرار دیا تھا' انہوں نے اپنے غلاموں میں سے بھی ایک غلام کو آزاد کیا' اور ان پر یہ شرط عائد کی کہ تم لوگ اس مال میں پانچ سال کرتے رہو گے۔

15617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ مَنْ مَضٰى يَشْتَرِطُونَ عَلٰى مُكَاتِبِيهِمْ اَنَّ لَنَا خُلْعَكَ يَوْمَ تُعْتَقُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: كُلُّ شَرْطٍ عِنْدَ الْمُكَاتَبَةِ فَجَائِزٌ

٭٭ ابن جریج نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے پہلے یہ ہوتا تھا کہ لوگ اپنے غلاموں پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ جس دن تم آزاد ہو جاؤ گے تمہاری علیحدگی ہماری ہو گی ابن جریج کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوں مکاتبت کے وقت جو بھی شرط عائد کی جائے وہ درست ہو گی۔

15618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَهُ شَرْطُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ كِتَابَتَهُ، فَاِذَا قَضٰى كِتَابَتَهُ فَلَا شَرْطَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں آدمی کو اس کی شرط کا حق حاصل ہو گا جب تک مکاتب کتابت کی رقم ادا نہیں کرتا' جب وہ کتابت کی رقم ادا کر دے' تو اب اس پر کسی چیز کی پابندی نہیں ہو گی۔

15619 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَعْتَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ رَقِيقِ الْمَالِ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّكُمْ تَخْدُمُوْنَ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي ثَلَاثَ سِنِيْنَ، وَاَنَّهُ يَصْحَبُكُمْ بِمِثْلِ مَا كُنْتُ اَصْحَبُكُمْ بِهِ، فَابْتَاعَ الْخِيَارَ خِدْمَتَهُ مِنْهُ - اَيْ عُثْمَانَ - الثَّلَاثَ سِنِيْنَ بِغُلَامِهِ اَبِيْ فَرْوَةَ

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سرکاری غلاموں میں سے' ہر مسلمان کو آزاد کر دیا تھا اور شرط یہ عائد کی تھی کہ تم میرے بعد آنے والے خلیفہ کے لئے تین سال کام کرتے رہو گے' اور وہ تمہارے ساتھ وہی رویہ رکھے گا' جو میں تمہارے ساتھ رکھتا رہا ہوں' تو ان میں سے خیار نامی صاحب نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے تین سال کی خدمت کو اپنے غلام ابو فروہ کے عوض میں خرید لیا تھا۔

15620 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: "اِذَا قَالَ: اَنْتَ حُرٌّ فَاَنْتَ الْعِتْقُ، فَكُلُّ شَرْطٍ بَعْدَهُ فَهُوَ بَاطِلٌ"

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سعید بن مسیّب فرماتے ہیں جب آدمی یہ کہے کہ تم آزاد ہو' تو تم آزاد رہوں گے' اس کے بعد ہر شرط کالعدم شمار ہو گی۔

15621 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ: اَنْتَ حُرٌّ عَلٰى اَنْ تَخْدُمَنِيْ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَلَهُ شَرْطُهُ"،

✵✵ معمر نے ابن شبرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہے: کہ تم اس شرط پر آزاد ہو گے' تم اس کے بعد دس سال میری خدمت کرتے رہو گے' تو اس آدمی کو اس کی شرط کا حق حاصل ہوگا۔

15622 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ، وَالْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ، وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالُوا: مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری عکرمہ اور حکم بن عتیبہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اسی طرح ایک شخص نے سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے: یہ تمام حضرات اس کے مطابق فرماتے ہیں۔

15623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا حَنِيفَةَ: هَلْ يَكْتُبُ فِي كِتَابَةِ الْمُكَاتَبِ اَنَّكَ لَا تَخْرُجُ اِلَّا بِاِذْنِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّهُ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَمْنَعَهُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الطَّلَبِ، قُلْتُ: فَهَلْ يَكْتُبُ اَنَّكَ لَا تَتَزَوَّجُ اِلَّا بِاِذْنِي؟ قَالَ: اِنْ كَتَبَهُ فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَمْ يَكْتُبْهُ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَ اِلَّا بِاِذْنِهِ، قُلْتُ: فَهَلْ يَنُولُ عِنْدَكُمْ وَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أقبليه اِذَا جَاءَتْ غَيْرَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بتائی کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے سوال کیا: کیا آدمی مکاتب کے ساتھ کتابت کے معاہدے میں یہ نوٹ کرے گا؟ کہ تم میری اجازت کے بغیر (شہر سے) باہر نہیں جاسکتے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: وہ کیوں؟ انہوں نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس مکاتب کو اللہ کے فضل سے نہیں روک سکتا اور آمدن کے حصول کے لیے نکلا جاتا ہے' میں نے کہا: وہ یہ نوٹ کرسکتا ہے' کہ تم میری اجازت کے بغیر شادی نہیں کرو گے' تو امام صاحب نے فرمایا: اگر وہ یہ نوٹ کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے اور اگر وہ یہ نوٹ نہیں کرتا' تو بھی غلام کو یہ حق حاصل نہیں ہے' کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے' میں نے کہا: کیا آپ کے نزدیک وہ حاصل کرے گا' اگر اس کا مالک اس پر شرط عائد نہیں کرتا' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے کہا: کیا وہ اس کو قبول کرے گی جب وہ آپ کے علاوہ کسی اور کے پاس جائے گی' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابٌ: كِتْمَانُ الْمُكَاتَبِ مَالِهِ وَوَلَدِهِ

باب: مکاتب غلام کا اپنے مال یا اولاد کو چھپانا

15624 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ كَاتَبَ عَبْدَهُ، اَوْ قَاطَعَهُ وَكَتَمَهُ مَالًا رَقِيقًا، اَوْ عَيْنًا، اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ: هُوَ لِلْعَبْدِ، قَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا ایک شخص اپنے غلام سے کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس کے ساتھ طے کر لیتا ہے پھر وہ غلام اس سے کچھ مال کو' جو غلاموں کی شکل میں ہو' یا کسی اور شکل میں ہو' یا اس کے علاوہ کچھ

اور ہوا سے چھپا لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ غلام کا شمار ہوگا

عمرو بن دینار اور موسیٰ نے یہی بات بیان کی ہے۔

15625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَإِنْ كَانَ سَيِّدُهُ سَأَلَهُ مَالَهُ فَكَتَمَهُ قَالَ: هُوَ لِسَيِّدِهِ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَلِمَ تَخْتَلِفَانِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مِنْ أَجْلِ لَيْسَ فِي وَلَدِهِ مِثْلُ مَالِهِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اس غلام کا آقا اس سے اس کے غلام کے بارے میں دریافت کرتا ہے اور وہ غلام اس مال کو چھپا لیتا ہے تو عطاء نے کہا: وہ اس کے آقا کا شمار ہوگا۔

عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ نے یہی بات بیان کی ہے۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ ایک دوسرے سے اختلاف کیوں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی اولاد میں اس کے مال کی مانند نہیں ہے (یعنی دونوں کے حکم میں فرق ہے)

15626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ سَيِّدُهُ قَدْ عَلِمَ بِوَلَدِ الْعَبْدِ فَلَمْ يَذْكُرْهُ السَّيِّدُ، وَلَا الْعَبْدُ عِنْدَ الْمُكَاتَبَةِ قَالَ: فَلَيْسَ فِي كِتَابَتِهِ، هُوَ مَالُ سَيِّدِهِمَا وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ السَّيِّدُ، وَأُمُّ الْوَلَدِ فِي كِتَابَتِهِ قَالَ: هُمْ عَبِيدٌ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر غلام کے آقا کو غلام کی اولاد کے بارے میں پتہ ہو لیکن آقا اس کا ذکر نہ کرے اور غلام بھی کتابت کے وقت اس کا ذکر نہ کرے تو عطاء نے فرمایا: یہ کتابت کے معاہدے میں شامل نہیں ہوگی کیونکہ ان دونوں کے آقا کا مال ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے لیکن اگر آقا کو اس کی اولاد کے بارے میں علم نہیں ہوتا تو ام ولد کتابت کے معاہدے میں شمار ہوگی عطاء کہتے ہیں وہ سب لوگ غلام شمار ہوں گے۔

ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے عمرو بن دینار اور سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15627 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدًا لَهُ وَلَهُ وَلَدٌ مِنْ أَمَتِهِ وَلَمْ يَعْلَمِ السَّيِّدُ، وَأُمُّ الْوَلَدِ فِي كِتَابَتِهِ قَالَ: إِنَّمَا كَاتَبَ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَوَلَدُهُ مِنْ مَالِهِ

❋❋ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس غلام کی اپنی کنیز سے اولاد ہوتی ہے جس کے بارے میں آقا کو پتہ نہیں ہوتا اور وہ ام ولد بھی کتابت کے معاہدے میں شامل ہوتی ہے تو حسن بصری فرماتے ہیں: اس غلام نے اپنے اہل خانہ اور اپنے مال سمیت کتابت

کا معاہدہ کیا ہے اس لئے اس کی اولاد اس کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

15628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ وَلَهُ سَرِيَّةٌ وَوَلَدٌ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِمْ مَوْلَاهُ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: سَرِيَّتُهُ فِيمَا كَانَتْ عَلَيْهِ، وَوَلَدُهُ رَقِيقٌ لِلسَّيِّدِ الَّذِي كَاتَبَهُ قَالَ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَأْخُذُ بِهِ إِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ اَوْ بَاعَهُ، فَالْمَالُ لِلسَّيِّدِ

✵✵ ثوری نے منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس غلام کی ایک کنیز بھی ہوتی ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے جس کے بارے میں اس کے آقا کو پتہ نہیں ہوتا تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس غلام کی کنیز کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگی اور اس غلام کی اولاد اس کے آقا کی شمار ہوگی جس کے ساتھ اس نے کتابت کا معاہدہ کیا ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: سفیان ثوری اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ جب آدمی اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرے یا اسے فروخت کرے تو اس غلام کا مال آقا کا مال شمار ہوگا۔

15629 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: وَلَدُ الْمُكَاتَبَةِ بِمَنْزِلَةِ اُمِّهِمْ اِنْ عُتِقَتْ، عُتِقُوا، وَاِنْ رُقَّتْ رُقُّوا،

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے: مکاتبہ کنیز کی اولاد ان کی ماں کے حکم میں ہوگی اگر ماں آزاد ہوگی تو بچے بھی آزاد شمار ہوں گے اور اگر ماں کنیز رہے گی تو وہ بھی غلام رہیں گے۔

15630 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ

✵✵ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابرہیم نخعی کے بارے میں قاضی شریح کے قول کی مانند نقل کی ہے۔

بَابٌ: اَلْمُكَاتَبُ لَا يَشْتَرِطُ وَلَدَهُ فِي كِتَابَتِهِ

باب: جب مکاتب غلام کتابت کے معاہدے میں اپنی اولاد کی شرط نہ رکھے

15631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَالْمُكَاتَبُ لَا يَشْتَرِطُ اَنَّ مَا وَلَدْتُ مِنْ وَلَدٍ فَاِنَّهُ مِنْ كِتَابَتِي، يَسْكُتُ هُوَ وَسَيِّدُهُ، فَلَا يَذْكُرَانِ مَا حَدَثَ لَهُ مِنْ وَلَدٍ، ثُمَّ يُولَدُ لَهُ قَالَ: هُوَ فِي كِتَابَتِهِ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر مکاتب غلام یہ شرط عائد نہ کرے میرے ہاں جو اولاد ہوگی وہ میری کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگی مکاتب بھی ذکر نہیں کرتا اور اس کا آقا بھی ذکر نہیں کرتا وہ دونوں ذکر ہی نہیں کرتے کہ اس کے ہاں جو اولاد ہوگی اس کا کیا حکم ہوگا؟ اور پھر اس کے ہاں اولاد ہو جاتی ہے؟ تو عطاء نے فرمایا: وہ اس کے کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی

15632 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ امْرَاَةً كُوتِبَتْ، ثُمَّ وَلَدَتْ بَعْدَمَا كُوتِبَتْ وَلَدَيْنِ، ثُمَّ مَاتَتْ، فَسُئِلَ عَنْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اِنْ قَامَا بِكِتَابَةِ اُمِّهِمَا عُتِقَا وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَلَمْ يَاْثِرْهَا عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک خاتون کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا گیا تھا اور کتابت کا معاہدہ ہوجانے کے بعد اس خاتون کے دو بچے پیدا ہوئے پھر اس خاتون کا انتقال ہوگیا' اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تو وہ دونوں اپنی ماں کی کتابت کی رقم کو ادا کردیتے ہیں تو وہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے لیکن انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل نہیں کیا ہے۔

15633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِىْ مُكَاتَبٍ تُوُفِّىَ وَتَرَكَ مَالًا وَوَلَدًا مِنْ مُكَاتَبَةٍ وَعَلَيْهِ بَقِيَّةٌ مِنْ كِتَابَتِهِ قَالَ: يَسْعَى وَلَدُهُ فِيمَا بَقِىَ مِنْ كِتَابَتِهِ، وَيُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهِ، فَاِنْ عَجَزُوا صَارُوا رَقِيْقًا، وَكَانَ حَمَّادٌ يَقُوْلُ: "صِغَرُهُمْ عَجْزٌ لَا يُسْتَاْنَى بِهِمْ يَقُوْلُ: هُمْ مَمْلُوكُوْنَ اِذَا مَاتَ اَبُوهُمْ" قَالَ سُفْيَانُ: اِنْ لَمْ يُؤَدُّوا الْمَوَاقِيتَ، فَصِغَرُهُمْ عَجْزٌ

٭٭ سفیان ثوری ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا انتقال ہوجاتا ہے اور وہ مال بھی چھوڑ کر جاتا ہے اور اولاد بھی چھوڑ کر جاتا ہے جو ایک مکاتبہ کنیز سے ہوتی ہے اور اس کے ذمہ کتابت کی کچھ رقم بھی باقی ہوتی ہے تو سفیان ثوری فرماتے ہیں کتابت کی باقی رقم جتنی رہ گئی ہے اس کے بارے میں اس کی اولاد سے مزدوری کروائی جائے گی اور وہ اس غلام کے آزاد شمار ہونے کے ساتھ آزاد قرار دیے جائیں گے لیکن اگر وہ رقم کی ادائیگی سے عاجز آجاتے ہیں تو وہ غلام رہیں گے۔

حماد فرماتے ہیں: ان کی کمسنی ان کی عاجزی ہوگی اس لئے ان سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی' حماد فرماتے ہیں: جب ان کا باپ مرجائے گا' تو وہ غلام شمار ہوں گے

سفیان فرماتے ہیں: اگر وہ مخصوص وقت پر ادائیگی نہیں کرپاتے' تو ان کا کم سن ہونا ان کا عاجز ہونا شمار ہوگا۔

15634 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُكَاتَبِ يَسْتَسِرُّ فَيُولَدُ لَهُ وَيَمُوتُ، فَيَذَرُهُمْ صِغَارًا، وَيَدَعُ مَالًا قَالَ: لَا يَنْتَظِرُ كِبَرَ وَلَدِهِ بِالْمَالِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کوئی کنیز رکھتا ہے اور اس کے ہاں اولاد ہوجاتی ہے پھر وہ مکاتب غلام فوت ہوجاتا ہے اور کمسن بچے چھوڑ کر جاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے تو عطاء نے فرمایا: آقا اس کی اولاد کے بڑے ہونے کا انتظار نہیں کرے گا کہ وہ مال کی ادائیگی کریں۔

15635 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ وَلَدِ الْمُكَاتَبَةِ، فَقَالَ: وَلَدُهَا مِثْلُهَا، اِنْ عُتِقَتْ عُتِقُوا، وَاِنْ رُقَّتْ رُقُّوا،

✱✱ معمر اور ثوری نے' ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے مکاتبہ کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی اولاد اس کی مانند شمار ہوگی اگر وہ مکاتبہ آزاد ہوگئی تو اولاد بھی آزاد شمار ہوگی اور اگر وہ مکاتبہ کنیز رہے گی تو اس کی اولاد بھی غلام شمار ہوگی۔

15636 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ شُرَيْحٍ

✱✱ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے قاضی شریح کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

15637 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يُبَاعَ الْمُكَاتَبُ لِلْعِتْقِ، وَكَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُبَاعَ وَلَدُ الْمُكَاتَبَةِ لِلْعِتْقِ، وَيَسْتَعِينُ بِهِ فِي مُكَاتَبَتِهَا

✱✱ معمر اور ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ آزاد کرنے کے لئے مکاتب غلام کو فروخت کر دیا جائے وہ اس میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آزاد کرنے کے لئے مکاتبہ کنیز کی اولاد کو فروخت کر دیا جائے اور وہ اولاد اس کی مکاتبت کے بارے میں مدد حاصل کرے۔

15638 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ لِلْمُكَاتَبِ اشْتَرٰى ابْنٌ لَهُ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهِ الَّذِي كَاتَبَهُ، ثُمَّ عَجَزَ قَالَ: يَرِقُّ ابْنُهُ وَلَا يَسْعَى قَالَ: لِاَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ فِي كِتَابَتِهِ

✱✱ سفیان ثوری فرماتے ہیں اگر مکاتب کا کوئی بیٹا ہو جسے اس نے اپنے آقا کی بجائے کسی اور سے خریدا ہو وہ آقا جس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے اور پھر وہ عاجز آ جائے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کا بیٹا غلام رہے گا اور اس سے مزدوری نہیں کروائی جائے گی' وہ فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی کتابت کے معاہدے میں داخل نہیں ہے۔

15639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ حُبْلَى، فَاَعْتَقَهَا قَبْلَ مَوْتِهِ، ثُمَّ مَاتَ، فَمَكَثَتْ اَيَّامًا فَمَاتَتْ وَبَقِيَ وَلَدُهَا قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْوَلَدِ سَعْيٌ لِاَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ يُعْتَقُ بِعِتْقِ اُمِّهِ

✱✱ سفیان ثوری' ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی کنیز حاملہ ہوتی ہے اور وہ مرنے سے پہلے اس کنیز کو آزاد کر دیتا ہے' پھر وہ شخص فوت ہو جاتا ہے' کچھ دن گزرنے کے بعد اس کنیز کا بھی انتقال ہو جاتا ہے' اور اس کنیز کے بچے باقی رہ جاتے ہیں' تو ثوری فرماتے ہیں: اب اس بچے پر مزدوری کروانا لازم نہیں ہوگا' کیونکہ وہ اپنے ماں کے ساتھ ہی آزاد ہو گیا تھا۔

15640 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ اِذَا عُتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا، اِذَا وَلَدُوا فِي كِتَابَتِهَا، وَاُمُّ الْوَلَدِ اِذَا عُتِقَتْ لَمْ يُعْتَقْ وَلَدُهَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِي اَنَّهُ اِذَا عَلِمَ السَّيِّدُ بِوَلَدِ الْمُكَاتَبِ فَلَمْ يَذْكُرْهُمُ السَّيِّدُ فِي الْمُكَاتَبَةِ، فَهُمْ رَقِيقٌ

✱✱ ثوری فرماتے ہیں: مکاتبہ کنیز کو جب آزاد کر دیا جائے گا' تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی' جبکہ وہ کتابت کے معاہدے کے دوران پیدا ہوئی ہو' ام ولد کو جب آزاد کر دیا جائے گا' تو اس کی اولاد شمار نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب آقا کو مکاتب کی اولاد کے بارے میں علم ہو اور پھر آقا مکاتب کے بارے میں اس کی اولاد کا ذکر نہ کرے تو وہ بچے غلام شمار ہوں گے۔

15641 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُكَاتَبِ يَسْتَسِرُّ فَيُولَدُ لَهُ، ثُمَّ يَمُوتُ وَيَذَرُهُمْ صِغَارًا قَالَ: اِنْ قَامُوْا بِكِتَابَةِ اَبِيهِمْ، وَاِلَّا فَهُمْ عَبِيدٌ وَقَالَهُ قَتَادَةُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: "اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا قَالَ: اِنْ قَامُوْا بِكِتَابَةِ اَبِيهِمْ، وَاِلَّا فَهُمْ عَبِيدٌ"

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے مکاتب غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی کو کنیز رکھتا ہے اور پھر اس کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے' پھر وہ غلام فوت ہو جاتا ہے' اور بچوں کو کمسن چھوڑ جاتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اگر تو وہ اپنے باپ کی ادائیگی کو ادا کر سکیں' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ غلام شمار ہوں گے۔

قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے' زہری فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام فوت ہو جائے اور کمسن بچے چھوڑ کر جائے تو اگر تو وہ اپنے باپ کے ذمہ رقم کو ادا کر سکیں گے' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ غلام شمار ہوں گے۔

بَابٌ: كِتَابَتُهُ وَوَلَدُهُ فَمَاتَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَوْ اُعْتِقَ

باب: اس کا کتابت کا معاہدہ کرنا' اور اس کی اولاد' پھر ان میں سے کسی کا ایک کا انتقال کر جانا' یا آزاد ہو جانا

15642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا كَاتَبَ عَبْدٌ لَكَ وَلَهُ بَنُونَ يَوْمَئِذٍ فَكَاتَبَكَ عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْهُمْ، فَمَاتَ اَبُوهُمْ اَوْ مَاتَ مِنْهُمْ مَيِّتٌ، فَقِيمَتُهُ يَوْمَ يَمُوتُ وَيُوضَعُ مِنَ الْمُكَاتَبَةِ، وَاِنْ اَعْتَقَهُ اَوْ بَعْضَ بَنِيهِ، فَكَذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الَّذِي مَاتَ اَوْ اُعْتِقَ ثَمَنُهُ الْكِتَابَةُ جَمِيعًا اَوْ اَكْثَرُ؟ قَالَ: يُقَامُ هُوَ وَبَنُوهُ فَكَاَنَّهُمْ بَلَغُوا سِتَّ مِائَةِ دِينَارٍ، وَكَانَتْ كِتَابَتُهُمْ عَلٰى مِائَتَيْ دِينَارٍ، فَاطَّرِحْ ثَمَنَ الَّذِي اُعْتِقَ اَوْ مَاتَ، سُدُسُ الْقِيمَةِ مِائَةُ دِينَارٍ، وَمِائَتَيْ دِينَارٍ ثُلُثُهَا، فَيُوضَعُ مِنَ الْمِائَتَيْنِ مِنْ كِتَابَتِهِمْ ثُلُثُهَا اَوْ سُدُسُهَا

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ: اِنْ كَاتَبَ رَجُلٌ رَجُلًا وَبَنِينَ لَهُ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا لَمْ يُفْرِدْ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ كِتَابَتَهُ، فَهُمْ فِيهَا سَوَاءٌ، ذُو الْفَضْلِ وَغَيْرُ ذِي الْفَضْلِ، وَالْمَرْاَةُ وَالرَّجُلُ، فَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَحِصَصُهُمْ سَوَاءٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تمہارا غلام کتابت کا معاہدہ کرے' اور اس وقت اس کی اولاد بھی ہو' اور تمہارے ساتھ اپنی ذات اور ان بچوں کی طرف تمہارے ساتھ معاہدہ کرے اور پھر وہ فوت ہو جائے' یا ان بچوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو جس دن اس کا انتقال ہوا تھا' اس دن اس کی جو قیمت بنتی ہے' وہ کتابت میں سے منہا کر لی جائے گی

اور اگر آقا اس مکاتب غلام کو یا اس کی اولاد میں سے کسی ایک آزاد کر دے تو بھی ایسا ہی ہوگا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے بھی مجھے اس کی مانند بات کہی تھی۔

میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ جس کا انتقال ہوا یا جسے آزاد کیا گیا اگر اس کی قیمت کتابت کی پوری جتنی رقم جتنی ہو یا اس سے زیادہ ہو تو انہوں نے فرمایا: اس کی اور اس کے بچوں کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا بالفرض وہ چھ سو دینار بنتی ہے اور ان کی کتابت کی رقم چھ سو دینار ہے تو جسے آزاد کیا گیا ہے یا جس کا انتقال ہو گیا ہے اس کا آٹھواں حصہ الگ کر دو تو اب قیمت کا چھٹا ایک سو دینار بنے گا اور دو سو دینار اس کا ایک تہائی بنتے ہیں اس لئے ان کی کتابت کی رقم میں سے دو سو دینار جو اس کا ایک تہائی یا چھٹا حصہ بنتے ہیں انہیں منہا کر لیا جائے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوملیکہ فرماتے ہیں: اگر ایک شخص کسی کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور غلام کے اس دن بچے بھی ہوتے ہیں وہ ان میں سے کسی ایک سے کتابت کا الگ سے معاہدہ نہیں کرتا تو اس معاہدے کے بارے میں وہ سب برابر کی حیثیت رکھیں گے خواہ وہ فضیلت والے ہوں یا فضیلت والے نہ ہوں اس بارے میں مرد اور عورت کا حکم برابر ہوگا ان میں سے جس کا انتقال ہوگا تو سب کا حصہ برابر شمار ہوگا۔

15643 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَنْهُ وَعَنْ بَنِيهِ، ثُمَّ يَمُوتُ الْاَبُ اَوْ اَحَدُهُمْ اَوْ يُعْتَقُ قَالَ: اِنْ كَتَبَ فِي كِتَابَتِهِمْ حَيُّهُمْ عَنْ مَيِّتِهِمْ، فَهُوَ عَلَى الْبَاقِي لَا يُحَطُّ عَنْهُمْ فِي الْمَيِّتِ شَيْءٌ، فَاِنْ كَانَتْ كِتَابَتُهُمْ مُرْسَلَةً، حَطَّ عَنْهُمْ قِيمَةَ الْمَيِّتِ، وَاَهْلُ الْكُوفَةِ يَقُوْلُوْنَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، مَالُكَ حَمَلَ عَنْ مَالِكَ ذَكَرَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ وَابْنِ شُبْرُمَةَ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے حوالے سے جس نے اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے کتابت کا معاہدہ کیا ہے پھر باپ کا انتقال ہو جاتا ہے یا ان بچوں میں سے کسی انتقال ہو جاتا ہے یا ان میں سے کسی کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: اگر تو اس نے کتابت کے معاہدے میں یہ طے کیا تھا کہ ان کا زندہ فرد ان کے مرحومین کی طرف سے ہوگا تو پھر یہ ادائیگی باقی رہے گی مرحوم کے حوالے سے اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور اگر ان کی کتابت کا معاہدہ مطلق تھا تو پھر مرحوم کی قیمت اس میں سے منہا کر لی جائے گی۔

اہل کوفہ یہ کہتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے تمہارا مال تھا یہ تمہارے مال سے الگ ہو گیا معمر نے یہ بات حماد اور ابن شبرمہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15644 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي فِي مُكَاتَبٍ كَاتَبَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَبَنِيهِ، ثُمَّ مَاتَ اَبُوهُمْ اَوْ مَاتَ مِنْهُمْ مَيِّتٌ، فَاِنَّهُ اِنْ مَاتَ اَبُوهُمْ اَوْ مَاتَ مِنْهُمْ اَحَدٌ، قُوِّمَ قِيمَتُهُ يَوْمَ كَاتَبَهُ عَلَى قَدْرِ الْكِتَابَةِ، فَيُوضَعُ عَنْهُمْ مِنْ قَدْرِ الْكِتَابَةِ، وَاِنْ كَانَ اُعْتِقَ فَكَذٰلِكَ، وَاِنْ اُعْتِقَتِ الْاَمَةُ اُعْتِقَ وَلَدُهَا اِذَا حَدَثُوا بَعْدَ كِتَابَتِهِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مکاتب غلام کے بارے میں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے: مکاتب اپنی ذات اور اپنے بچوں کے

حوالے سے کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' پھران بچوں کا باپ' یا ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے' تو اگر تو ان کا باپ' یا ان بچوں میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے' تو اس کی قیمت کا تعین اس دن کیا جائے گا' جس دن اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا' اور اس حساب سے قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا اور کتابت کی اصل رقم میں سے اتنی قیمت کو منہا کر لیا جائے' اسی اگر کسی کو آزاد کر دیا جاتا ہے' تو وہ بھی انہیں میں سے ہو' اگر کنیز ہو اور اسے آزاد کر دیا جائے' تو اس کا بچہ بھی آزاد شمار ہوگا' جبکہ وہ بچے کتابت کا معاہدہ کر لینے کے بعد پیدا ہوئے ہوں۔

15645 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَاتَبَ اَهْلُ بَيْتٍ مُكَاتَبَةً وَاحِدَةً، فَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَالْمَالُ عَلَى الْبَاقِي مِنْهُمْ

❊❊ ثوری نے' منصور کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی گھرانے کے افراد ایک ساتھ کتابت کا معاہدہ کریں' اور پھر ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے' تو پورے مال کی ادائیگی باقی رہ جانے والوں کی ذمہ ہوگی۔

15646 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ "فِي رَجُلٍ كَاتَبَ رَقِيقًا لَّهُ عَلَى اَلْفِ دِرْهَمٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ سَعَى بِهِ الْاٰخَرُ، اِلَّا اَنْ يَعْزِلَ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ بِالَّذِي عَلَيْهِ، وَاِنْ اُعْتِقَ مِنْهُمْ اِنْسَانٌ قُوِّمَ بِقِيمَتِهِ، ثُمَّ اُسْقِطَ عَنْهُمْ جَمِيعًا يَوْمَ كُوتِبُوا، وَقَوْلُهُ: لَوْ قَالَ فِي شَرْطِهِ: مِنْهُمْ حَيُّهُمْ عَلٰى مَيِّتِهِمْ سَوَاءٌ"

❊❊ ثوری نے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے غلام کے ساتھ' ایک درہم کے عوض کتابت کا معاہدہ کرتا ہے' تو ان غلاموں پر ایک ہزار درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے' تو دوسرے کوشش کریں گے' لیکن اگر ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مخصوص ادائیگی کو طے کیا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا' اگر ان میں سے کسی کو آزاد کر دیا جاتا ہے تو اس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا' اور پھر باقیوں سے اتنی ادائیگی ساقط ہو جائے گی' یہ تعین اس دن کے حساب سے ہوگا' جب ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا گیا تھا' اور ان کا یہ کہنا کہ اگر شرط میں یہ کہا ہو: اُن میں سے مرحومین کی طرف سے زندوں پر لازم ہے (اس سے یہی مراد ہے)

15647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا يَخْتَلِفُ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ هُوَ وَامْرَاَتُهُ، اَوْ هُوَ وَبَنُوهُ جَمِيعًا، فَاُعْتِقَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ، فَاِنَّهُ يُعْتَقُ بِقَدْرِ الْكِتَابَةِ، فَاِنْ كَانَ لَهُ بَنُونَ لَمْ يَدْخُلُوا فِي الْكِتَابَةِ يَوْمَ كُوتِبَ حَدَثُوا بَعْدَ الْكِتَابَةِ، فَاُعْتِقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ لَمْ يُطْرَحْ عَنْهُمْ بِهِ شَيْءٌ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُهُ

❊❊ معمر کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' کسی کو بھی ایسے شخص کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' جو شخص اور اس کی بیوی کتابت کا معاہدہ کرتے ہیں' یا شخص اور اس کے بچے کتابت کا معاہدہ کرتے ہیں' اور پھر ان میں سے کوئی ایک آزاد ہو جاتا ہے تو کتابت کی مقدار کے حساب سے اسے آزاد قرار دیا جائے' اور اگر اس کے ایسے بچے ہوں' جو کتابت کے معاہدے میں داخل نہیں تھے' یعنی اس دن جب کتابت کا معاہدہ کیا تھا' بلکہ وہ کتابت کا معاہدہ طے ہو جانے کے بعد پیدا ہوئے' اور پھر ان بچوں میں سے

کوئی ایک آزاد ہوجاتا ہے تو پھر ان کی ادائیگی میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حسن بصری بھی یہی فرماتے ہیں۔

بَابٌ: كِتَابَتُهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ، وَمِيْرَاثُ الْمُكَاتَبِ

باب: جب کوئی غلام کتابت کا معاہدہ کرے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو نیز مکاتب کی وراثت کا حکم

15648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: وَإِنْ كَاتَبْتَهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ، ثُمَّ وَلَدَ لَهُ مِنْ سَرِّيَّةٍ لَهُ، فَمَاتَ اَبُوهُمْ لَمْ يُوضَعْ عَنْهُمْ، فَإِنْ اُعْتِقَ مِنْهُمْ اِنْسَانٌ، لَمْ يُعْتَقْ عَنْهُمْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابَةِ اَبِيهِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اگر تم غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتے ہو اور اس کی کوئی اولاد نہیں ہوتی اور پھر اس کنیز سے اس کے ہاں اولاد ہو جاتی ہے پھر ان کا باپ انتقال کر جاتا ہے تو ان لوگوں سے کوئی ادائیگی معاف نہیں ہوگی اور اگر ان میں سے کوئی آزاد ہو جاتا ہے تو ان کی طرف سے اس بارے میں کوئی بھی آزاد شمار نہیں ہوگا کیونکہ وہ اپنے باپ کے کتابت کے معاہدے میں شامل نہیں تھے۔

15649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَاتَبْتُهُ يَوْمَ كَاتَبْتُهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ فَحَدَثَ لَهُ وَلَدٌ، فَكَانُوا فِي كِتَابَتِهِ، فَمَاتَ اَبُوهُمْ قَالَ: فَهُمْ عَلَى كِتَابَةِ اَبِيهِمْ، لَا يُوضَعُ عَنْهُمْ بِهِ شَيْءٌ، قُلْتُ: فَمَاتَ مِنْ بَنِيهِ مَيِّتٌ قَالَ: لَا يُوضَعُ عَنْ اَبِيهِمْ شَيْءٌ، قُلْتُ: فَاَعْتَقْتُ اَبَاهُمْ قَالَ: عُتِقَ بَنُوهُ، قُلْتُ: فَاَعْتَقْتُ مِنْ بَنِيهِ قَالَ: لَا يُوضَعُ عَنْ اَبِيهِمْ شَيْءٌ

❋❋ ابن جریج نے عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے کہا: جب میں نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا اس دن اس کی اولاد نہیں تھی بعد میں اس کے ہاں اولاد ہوگئی اور وہ کتابت کے معاہدے میں شامل ہوگئے پھر ان کا باپ انتقال کر گیا تو عمرو بن دینار نے کہا: وہ لوگ اپنے باپ کے کتابت کے معاہدے کے مطابق شمار ہوں گے اور ان سے اس حوالے سے کوئی ادائیگی کم نہیں کی جائے گی۔

میں نے کہا: اگر اس غلام کے بچوں میں سے کوئی انتقال کر جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کے باپ سے ادائیگی میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی میں نے کہا: اگر میں ان کے باپ کو آزاد کر دیتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: تو اس کے بچے بھی آزاد شمار ہوں گے میں نے کہا: میں ان کے بچوں میں سے کسی کو آزاد کر دیتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس صورت میں ان کی باپ کی ادائیگی میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

15650 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ وَلَدَ لِلْمُكَاتَبِ وَلَدٌ بَعْدَ كِتَابَتِهِ، فَاُعْتِقَ وَلَدُهُ ذٰلِكَ اَوْ مَاتَ، لَمْ يُحَطَّ عَنْهُ بِهِ شَيْءٌ

❋❋ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر مکاتب غلام کا کتابت کا معاہدہ کرنے کے بعد اس کے ہاں اولاد پیدا ہو اور

پھر اس کی اس اولاد کو آزاد کر دیا جائے' یا اس کا انتقال ہو جائے' تو اس کی وجہ سے اس غلام کے ذمہ لازم ادائیگی میں کمی نہیں ہوگی۔

15651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ إِذَا أُعْتِقَتْ عُتِقَ وَلَدُهَا، إِذَا وَلَدُوا فِي كِتَابَتِهَا، وَأُمُّ الْوَلَدِ إِذَا أُعْتِقَتْ لَمْ يُعْتَقْ وَلَدُهَا حَتَّى يَمُوتَ سَيِّدُهَا

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب مکاتبہ کنیز کو آزاد کر دیا جائے' تو اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی' جبکہ وہ اولاد کتابت کے معاہدے کے دوران پیدا ہوئی ہو' لیکن جب ام ولد کنیز کو آزاد کیا جائے' تو اس کی اولاد اس وقت تک آزاد شمار نہیں ہوتی' جب تک اس کا آقا فوت نہیں ہو جاتا۔

15652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَلَدٌ لَهُ: يَأْخُذُ سَيِّدُهُ مَالَهُ قَالَ: وَقَالَ لِي عَطَاءٌ فِي مُكَاتَبٍ مَاتَتِ ابْنَةٌ لَهُ كَانَ يَقْضِي عَنْهَا: مِيرَاثُهَا لِأَبِيهَا لِأَنَّهُ كَانَ يَقْضِي عَنْهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مکاتب غلام کے بارے میں مجھے یہ فرمایا: جس کا بچہ انتقال کر جاتا ہے کہ اس کا آقا اس کے مال کو حاصل کرلے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں مجھے بتایا' جس کی بیٹی فوت ہو جاتی ہے' کہ وہ اس بیٹی کی' اپنے باپ کی وراثت کو'اس کی طرف سے ادا کرے گا' کیونکہ وہ اس بیٹی کی طرف سے ادائیگی کرتا تھا۔

15653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْمُكَاتَبِ تَمُوتُ ابْنَتُهُ كَانَ يُؤَدِّي عَنْهَا قَالَ: مِيرَاثُهَا لِأَبِيهَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

٭٭ معمر نے مکاتب غلام کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جس کی ایسی بیٹی انتقال کر جاتی ہے' جس کی طرف سے وہ ادائیگی کیا کرتا تھا' معمر فرماتے ہیں: کئی حضرات سے یہ بات منقول ہے: اس لڑکی کی وراثت اس باپ کو ملے گی۔

بَابٌ: مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُكَاتَبِ وَلَهُ وَلَدٌ أَحْرَارٌ

باب: مکاتب کے بچے کی وراثت کا حکم' نیز اگر مکاتب کی آزاد اولاد ہو (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

15654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُكَاتَبُ يَمُوتُ وَلَهُ وَلَدٌ أَحْرَارٌ وَيَدَعُ أَكْثَرَ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ قَالَ: يُقْضَى عَنْهُ مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ وَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَلِبَنِيهِ، قُلْتُ: أَبَلَغَكَ هَذَا عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: زَعَمُوا أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْضِي بِذَلِكَ قَالَ: وَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَكَانَ يَقُولُ: هُوَ لِسَيِّدِهِ كُلُّ مَا تَرَكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مکاتب غلام فوت ہو جاتا ہے' اس کی آزاد اولاد موجود ہوتی ہے اور وہ مکاتب غلام اپنے ذمہ لازم کتابت کی رقم سے زیادہ مال چھوڑ کر جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: اس کی طرف سے کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کو ادا کیا جائے گا' اور جو رقم باقی بچ گئی' وہ اس کے بچوں کو مل جائے گی۔

میں نے کہا: کیا اس بارے میں کسی کے حوالے سے آپ تک یہ بات پہنچی ہے؟ عطاء نے کہا: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا' جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے' وہ فرماتے ہیں: مکاتب غلام نے جو کچھ بھی چھوڑا ہوگا' وہ سب اس کے آقا کو ملے گا۔

15655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي الْمُكَاتَبِ: "اِذَا مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا: اُدِّيَ عَنْهُ بَقِيَّةُ مُكَاتَبَتِهِ، وَمَا فَضَلَ رُدَّ عَلَى وَلَدِهِ، اِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ اَحْرَارٌ"، قَالَ عَامِرٌ: وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقْضِي بِذٰلِكَ اَيْضًا

✻✻ اسماعیل بن ابو خالد نے' عامر شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: مکاتب غلام کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ انتقال کر جائے اور مال چھوڑ کر جائے' تو اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کو اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا اور جو رقم باقی بچے گی' وہ اس کی اولاد کو لوٹا دی جائے گی' اگر اس کی ایسی اولاد موجود ہو' جو آزاد ہوں۔

عامر شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح نے اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

15656 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يُقْضٰى بَقِيَّةُ كِتَابَتِهِ، ثُمَّ مَا بَقِيَ فَهُوَ لِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: مِثْلَ ذٰلِكَ،

✻✻ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کو ادا کیا جائے گا' اور پھر جو باقی بچے گا' اس کے آزاد بچوں کو مل جائے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے بات بتائی ہے: جس نے حسن بصری کو اس کی مانند ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

15657 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، قَضٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ رَجَاءَ بْنِ حَيْوَةَ

✻✻ معمر نے' زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اس کے مطابق فیصلہ دیا تھا' اور میرے علم کے مطابق' یہ بات رجاء بن حیوۃ کے حوالے سے منقول ہے۔

15658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَامِرٍ، وَالْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالُوا: يُقْضٰى بَقِيَّةُ كِتَابَتِهِ وَمَا بَقِيَ فَلِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ

✻✻ عبدالکریم ابوامیہ نے' ابراہیم نخعی' عامر شعبی' حسن بصری اور محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم کو ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا' وہ اس کے آزاد بچوں کو مل جائے گا۔

15659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ عَبْدَ اللّٰهِ، يَذْكُرُ اَنَّ عَبَّادًا مَوْلَى الْمُتَوَكِّلِ مَاتَ مُكَاتَبًا قَدْ قَضَى النِّصْفَ مِنْ كِتَابَتِهِ، وَتَرَكَ مَالًا كَثِيرًا وَابْنَةً لَهُ حُرَّةً، كَانَتْ اُمُّهَا

حُرَّةً، فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اَنْ يُقْضٰى مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ وَمَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوَالِيهِ، وَقَالَ لِيْ عَمْرٌو: مَا اُرَاهُ اِلَّا لِبِنْتِهِ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: متوکل کے غلام عباد کا مکاتب غلام فوت ہوگیا' جس نے اپنی کتابت کی نصف رقم ادا کی تھی' اس نے بہت سا مال چھوڑا اور ایک بیٹی بھی چھوڑی' جو آزاد عورت تھی' اس لڑکی کی ماں بھی آزاد عورت تھی تو عبدالملک نے اس بارے میں خط لکھا کہ اس کے ذمہ کتابت کی جتنی رقم باقی رہ گئی تھی' اُسے ادا کر دیا جائے اور جو رقم باقی بچے گی' وہ اس کی بیٹی اور اس کے آقاؤں کے درمیان تقسیم کر دی جائے۔

عمرو نے مجھ سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں وہ رقم اس کی بیٹی کو ملنی چاہیے۔

15660 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ، فَمَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَمْ يُؤَدِّ شَيْئًا، وَتَرَكَ مَالًا قَالَ: يُعْطَى الْمَوَالِيْ كِتَابَتَهُمْ، وَيُدْفَعُ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ اِلٰى وَرَثَتِهِ

✵✵ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور پھر مکاتب مر جاتا ہے' اس نے کوئی ادائیگی نہیں کی ہوتی اور وہ مال چھوڑ کر جاتا ہے تو ابراہیم نے فرمایا: اس کے موالی کو اس کی کتابت کی رقم ادا کی جائے گی اور جو باقی بچے گا وہ اس کے ورثاء کو دے دیا جائے گا۔

15661 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَهُ وَلَدٌ اَحْرَارٌ، فَالْمَالُ لِسَيِّدِهِ

✵✵ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب مکاتب مر جائے اور اس کی اولاد آزاد ہو تو مال اس کے آقا کو ملے گا۔

15662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ، قَالَ: وَلَيْسَ لِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ وَامْرَاَتِهِ الْحُرَّةِ شَيْءٌ

✵✵ زہری سے اس کی مانند منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اس کی آزاد اولاد یا آزاد بیوی کو کچھ نہیں ملے گا۔

15663 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: كُتِبَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيْ مُكَاتَبٍ يَمُوتُ وَلَهُ وَلَدٌ اَحْرَارٌ، فَكَتَبَ: اِنَّمَا كَاتَبَ بِمَالِ سَيِّدِهِ فَهُوَ وَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ حَتّٰى يُعْتَقَ

✵✵ سماک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ایسے مکاتب غلام کے بارے میں خط لکھا گیا جو مر جاتا ہے اور اس کی آزاد اولاد موجود ہوتی ہے' تو انہوں نے لکھا: اس نے اپنے آقا کے مال کے بارے میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا تو اس کے آزاد ہونے سے پہلے وہ اور اس کا مال اس کے آقا کی ملکیت شمار ہوگا۔

15664 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَاَلَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَلَهُ وَلَدٌ اَحْرَارٌ وَلَهُ مَالٌ اَكْثَرُ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَضٰى فِيْهَا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَمُعَاوِيَةُ بِقَضَاءَيْنِ، وَقَضَاءُ مُعَاوِيَةَ فِيهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قَضَاءِ عُمَرَ قَالَ: وَلِمَ؟ قُلْتُ: لِاَنَّ دَاوُدَ كَانَ خَيْرًا مِنْ سُلَيْمَانَ، فَفَهِمَهَا سُلَيْمَانُ فَقَضٰى عُمَرُ اَنَّ مَالَهُ كُلَّهُ لِسَيِّدِهٖ وَقَضٰى مُعَاوِيَةُ اَنَّ سَيِّدَهُ يُعْطٰى بَقِيَّةَ كِتَابَتِهٖ، ثُمَّ مَا بَقِيَ فَهُوَ لِوَلَدِهِ الْاَحْرَارِ "،

✲✲ معبد جہنی بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے مجھ سے ایسے مکاتب کے بارے میں دریافت کیا جو انتقال کر جاتا ہے اس کی آزاد اولاد بھی ہے اور اتنا مال بھی ہے جو اس کے ذمہ بقیہ ادائیگی سے زیادہ ہے۔ میں نے اسے جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں دو مختلف فیصلے دیئے ہیں اور اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مقابلے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ عبدالملک نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام سے بہتر تھے لیکن (مقدمے سے متعلق) اصل صورت حال انہیں سمجھ آ گئی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کا سارا مال اس کے آقا کو ملے گا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کے آقا کو اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم ادا کی جائے گی اور پھر جو مال بچے گا وہ اس کی آزاد اولاد کو ملے گا۔

15665 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ اَبِي الْمِقْدَامِ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَضٰى بِهٖ

✲✲ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا تھا۔

15666 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اَلْمَالُ كُلُّهُ لِلسَّيِّدِ

✲✲ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سارا مال آقا کو ملے گا۔

15667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ لَهُ اَوْلَادٌ مَعَهُ فِي كِتَابَتِهٖ وَاَوْلَادٌ لَيْسُوا فِي كِتَابَتِهٖ، فَاِنَّهُ يُؤَدِّي مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهٖ، ثُمَّ يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهٖ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ

✲✲ زہری فرماتے ہیں: جب اس کی کچھ اولاد اس کی کتابت میں شامل ہو اور کچھ اولاد کتابت میں شامل نہ ہو تو اس کی کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم ادا کی جائے گی اور بقیہ مال ان بچوں کے درمیان ان کے فرض حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

15668 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سِمَاكٌ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ مُخَارِقٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْاَلُهُ عَنْ مُسْلِمَيْنِ تَزَنْدَقَا، وَعَنْ مُسْلِمٍ زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ، وَعَنْ مُكَاتَبٍ مَاتَ وَتَرَكَ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهٖ وَتَرَكَ وَلَدًا اَحْرَارًا، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: " اَمَّا اللَّذَانِ تَزَنْدَقَا فَاِنْ تَابَا وَاِلَّا فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمَا، وَاَمَّا الْمُسْلِمُ الَّذِي زَنٰى بِنَصْرَانِيَّةٍ فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَادْفَعِ النَّصْرَانِيَّةَ اِلٰى اَهْلِ دِينِهَا، وَاَمَّا الْمُكَاتَبُ فَاَعْطِ مَوَالِيَهُ بَقِيَّةَ كِتَابَتِهٖ وَاَعْطِ وَلَدَهُ الْاَحْرَارَ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهٖ،

✲✲ مخارق بیان کرتے ہیں: حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے دو ایسے مسلمانوں کے

بارے میں دریافت کیا جو زندیق ہو گئے تھے اور ایسے مسلمان جس نے کسی عیسائی عورت کے ساتھ زنا کیا اور ایسے مکاتب غلام جس کا انتقال ہوگیا اور اس نے کتابت کی کچھ ادائیگی اور آزاد اولاد چھوڑی (ان سب کے بارے میں دریافت کیا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا' جہاں تک ان دو افراد کا تعلق ہے' جو زندیق ہو گئے ہیں' تو اگر وہ توبہ کرلیں تو ٹھیک ہے' ورنہ ان کی گردن اُڑا دینا' جہاں تک اس مسلمان کا تعلق ہے جس نے عیسائی عورت کے ساتھ زنا کیا ہے' تو تم اس پر حد قائم کرنا اور عیسائی عورت کو اس کے دین سے متعلق افراد کے سپرد کردینا' جہاں تک مکاتب غلام کا تعلق ہے تو تم اس کے آقاؤں کو اس کی کتابت کی بقیہ رقم دینا اور اس کے مال میں سے جو باقی بچے گا وہ اس کی آزاد اولاد کو دے دینا۔

15669 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ مُخَارِقٍ ، عَنْ اَبِيهِ ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ كَتَبَ اِلَى عَلِيٍّ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ فِي الْمُكَاتَبِ

✵✵ یہی روایت ایک سند کے ساتھ منقول ہے۔

بَابٌ: مَوْتُهُ وَقَدْ اُعْتِقَ مِنْهُ شِقْصًا

باب: غلام کا مرجانا جبکہ اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو

15670 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا شَطْرَهُ ، وَاَمْسَكَ الْاٰخَرُ ، ثُمَّ مَاتَ قَالَ: مِيرَاثُهُ شَطْرَانِ بَيْنَهُمَا ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ،

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جو دو آدمیوں کی ملکیت ہوتا ہے' ان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کردیتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا۔ پھر وہ غلام مرجاتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: اس کی وراثت ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

15671 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: مَعْمَرٌ ، عَنْ اَيُّوبَ ، اِنَّ اَيُّوبَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَضٰى بِمِثْلِ قَوْلِ عَطَاءٍ

✵✵ ایوب بن معاویہ نے عطاء کے قول کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

15672 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مِيرَاثُهُ لِلَّذِي اَعْتَقَ وَيَضْمَنُ لِصَاحِبِهِ ثَمَنَهُ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: مِيرَاثُهُ لِلَّذِي اَمْسَكَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے' اس کی میراث آزاد کرنے والے کو ملے گی اور وہ اپنے ساتھی کو اس کی قیمت جرمانے کے طور پر ادا کرے گا۔

زہری فرماتے ہیں: اس کی میراث' آزاد نہ کرنے والے کو ملے گی۔

15673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَبْدٌ كَانَ ثُلُثُهُ حُرًّا وَثُلُثُهُ فِي كِتَابٍ، فَمَاتَ وَتَرَكَ اَكْثَرَ مِنْ كِتَابَتِهِ، فَاِذَا هُوَ كَاَنَّهُ يَخُصُّ الَّذِي اقْتَضَى كِتَابَتَهُ، ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدُ: مِيرَاثُهُ لِلَّذِي اَمْسَكَ وَلَيْسَ لِلَّذِي اَعْتَقَ مِنْهُمْ شَيْءٌ، اِذَا اَدَّى بَقِيَّةَ كِتَابَتِهِ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَثْلَاثًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک غلام ہے جس کا ایک تہائی حصہ آزاد ہے اور ایک تہائی حصہ کے بارے میں کتابت کا معاہدہ ہے وہ مر جاتا ہے اور کتابت کی رقم سے زیادہ مال چھوڑ کر جاتا ہے' تو اس وقت عطاء نے یہ کہا: اس کا مال اس شخص کے ساتھ مخصوص ہوگا جس نے کتابت کی رقم وصول کرنی ہے' لیکن بعد میں انہوں نے یہ کہا: اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جس نے اپنے حصے کو آزاد نہیں کیا۔ جس نے اپنا حصہ آزاد کیا ہے اسے کچھ نہیں ملے گا' البتہ کتابت کی بقیہ رقم ادا کر دی جائے گی۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: وہ تین حصوں میں تقسیم ہوگی۔

15674 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ، وَالزُّهْرِيَّ عَنْ عَبْدٍ اَعْتَقَ اَحَدُهُمْ وَكَاتَبَ اَحَدُهُمْ وَاَمْسَكَ اَحَدُهُمْ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَيْسَ لِلَّذِي اَعْتَقَ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ، هُوَ لِلَّذِي اَمْسَكَ، وَلِلَّذِي كَاتَبَ بَيْنَهُمَا شِطْرَيْنِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَقُلْتُ اَنَا: اِنْ كَانَتِ الْمُكَاتَبَةُ بَعْدَ الْعِتْقِ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ، وَاِنْ كَانَتْ قَبْلَ الْعِتْقِ فَاِنَّ لِلَّذِي اَمْسَكَ ثُلُثَ ثَمَنِهِ عَلَى الَّذِي اَعْتَقَ، وَيَكُونُ الثُّلُثَانِ مِنَ الْوَلَاءِ لِلْمُعْتِقِ، وَالثُّلُثُ لِلَّذِي كَاتَبَ، وَقَوْلُ الثَّوْرِيُّ: يَضْمَنُ الَّذِي اَعْتَقَ اِذَا لَمْ يَكُنْ ضَمِنَ يَوْمَ الْكِتَابَةِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلیمان بن ہشام نے مجھ سے اور زہری سے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جس کے مالکان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے دوسرا کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور تیسرا اپنا حصہ اپنے پاس رکھتا ہے تو زہری نے کہا: جس نے آزاد کیا ہے اسے اس کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا' وہ وراثت آزاد نہ کرنے والے اور کتابت کا معاہدہ کرنے والے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔ میں نے کہا: اگر آزاد ہونے کے بعد مکاتبت ہو' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اگر کتابت کا معاہدہ آزاد کئے جانے سے پہلے سے تھا تو جس شخص نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا' وہ اس غلام کی قیمت کا ایک تہائی حصہ آزاد کرنے والے سے وصول کرے گا اور اس غلام کی ولاء کا دو تہائی حصہ آزاد کرنے والے کو ملے گا اور ایک تہائی حصہ کتابت کا معاہدہ کرنے والے کو ملے گا۔

ثوری کہتے ہیں: جس نے آزاد کیا ہے وہ ضامن ہوگا جبکہ وہ کتابت کے معاہدے کے دن ضامن نہ ہوا ہو۔

15675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: الرِّقُّ يَغْلِبُ النَّسَبَ فَهُوَ لِلْعِتْقِ اَغْلَبُ

✵✵ ابن شہاب کہتے ہیں: غلام ہونا نسب پر غالب آ جاتا ہے' تو آزاد کرنے پر بدرجہ اولیٰ غالب آئے گا۔

15676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مِيرَاثُهُ

وَوَلَاؤُهُ اَثْلَاثًا

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: اس کی وراثت اور ولاء تین حصوں میں تقسیم ہوگی۔

15677 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ يُعْتَقُ مِنْ بَعْضٍ وَلَا يُعْتَقُ مِنْ بَعْضٍ، ثُمَّ يَمُوتُ قَالَ: لَا، طَلَاقُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَشَهَادَتُهُ بِمَنْزِلَةِ عَبْدٍ

✵✵ عطاء ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک آقا کی طرف سے آزاد ہو جائے اور ایک آقا کی طرف سے آزاد نہ ہوا ہو اور پھر وہ مرجائے تو عطاء کہتے ہیں: اس کی طلاق' زخمی کرنا اور گواہی عام غلام کی مانند ہوں گے۔

15678 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْمُكَاتَبُ شَهَادَتُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَطَلَاقُهُ، وَدِيَتُهُ، بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ

✵✵ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: مکاتب کی گواہی' اس کا زخمی کرنا' اس کی طلاق اور اس کی دیت ایک غلام کی مانند ہے۔

15679 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا عَبْدٌ، فَاَذِنَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ فِي اَنْ يُكَاتِبَ نَصِيبَهُ، ثُمَّ اِنَّ الْآخَرَ اَعْتَقَ قَالَ: تُرْجَا الْعَتَاقَةُ حَتّٰى يَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ الْعَبْدُ، فَاِنْ عَجَزَ ضَمِنَ الْمُعْتِقُ، وَاِنْ اَدَّى الْكِتَابَةَ ضَمِنَ الَّذِي كَاتَبَ لِلَّذِي اَعْتَقَ

✵✵ ثوری دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں' جو ایک غلام کے مالک ہوں۔ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو یہ اجازت دیدے کہ وہ اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کرلے اور پھر دوسرا شخص اپنے حصے کو آزاد کردے تو ایسی صورت میں آزادی کو مؤخر کیا جائے گا اور اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ غلام کیا کرتا ہے۔ اگر وہ عاجز آجائے تو آزاد کرنے والا ضامن ہوگا اور اگر وہ کتابت کی رقم ادا کردے تو کتابت کا معاہدہ کرنے والا آزاد کرنے والے کے لئے ضامن ہوگا۔

15680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، ثُمَّ اَعْتَقَ الْآخَرُ بَعْدُ قَالَ: اَمَّا الزُّهْرِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، فَقَالَا: وَلَاؤُهُ وَمِيرَاثُهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، وَاَمَّا ابْنُ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: وَلَاؤُهُ وَمِيرَاثُهُ لِلْاَوَّلِ لِاَنَّهُ كَانَ قَدْ ضَمِنَهُ حِينَ اَعْتَقَهُ

✵✵ معمر ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اپنے حصے کو آزاد کردے اور دوسرا اپنے حصے کو بعد میں آزاد کردے تو زہری اور عمرو بن دینار فرماتے ہیں: اس کی ولاء اور وراثت ان دونوں کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی' جبکہ ابن شبرمہ کہتے ہیں: اس کی ولاء اور وراثت پہلے آزاد کرنے والے کو ملے گی کیونکہ جب اس نے اس غلام کو آزاد کردیا تو وہ اس کا ضامن بن گیا۔

1568? - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ لِآلِ اَبِي الْعَاصِي وَرِثُوهُ، فَاَعْتَقُوهُ اِلَّا رَجُلًا مِنْهُمْ، فَاسْتَشْفَعَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَهَبَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْتَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَقُولُ: اَنَا مَوْلَى رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ابوالعاص کی آل کا ایک غلام تھا' جس کے وہ لوگ وارث بنے تھے' ان میں سے ایک شخص کے علاوہ باقی سب نے اسے آزاد کر دیا۔ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سفارش کی گئی تو اس شخص نے وہ حصہ نبی اکرم ﷺ کو ہبہ کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اس کو آزاد کر دیا تو غلام یہ کہا کرتا تھا: میں نبی اکرم ﷺ سے نسبت ولاء رکھتا ہوں۔

بَابٌ: جَرِيرَةُ الْمُكَاتَبِ وَجِنَايَةُ أُمِّ الْوَلَدِ

باب: مکاتب کا جرمانہ اور اُمّ ولد کا جرم

15682 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمُكَاتَبُ اِنْ جَرَّ جَرِيرَةً مَنْ يُؤْخَذُ بِهَا؟ قَالَ: سَيِّدُهُ، قَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَقَالَ لِي عَطَاءٌ: هِيَ لِسَيِّدِهِ عَلَيْهِ

✵✵ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا اگر مکاتب پر کوئی جرمانہ عائد ہوتا ہے تو وہ کس سے وصول کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے آقا سے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ عطاء فرماتے ہیں: اس کا آقا وہ رقم اس سے وصول کرے گا۔

15683 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا قَتَلَ الْمُكَاتَبُ رَجُلًا خَطَاً، فَاِنَّهُ تَكُونُ كِتَابَتُهُ وَوَلَاؤُهُ اِلَى الْمَقْتُولِ، اِلَّا اَنْ يَفْتَدِيَهُ مَوْلَاهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب کوئی مکاتب کسی شخص کو قتلِ خطا کے طور پر قتل کر دے تو اس کی کتابت اور اس کی ولاء مقتول کی طرف منتقل ہو جائے گی' البتہ اگر اس کا آقا اس کا فدیہ ادا کر دے تو حکم مختلف ہوگا۔

15684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ اَصْحَابُنَا: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ عَلَى نَفْسِهِ، كَمَا اِذَا اُصِيبَ بِشَيْءٍ كَانَ لَهُ، وَاِنْ جُرِحَ جِرَاحَةً فَهِيَ عَلَيْهِ فِي قِيمَتِهِ، لَا تُجَاوِزُ قِيمَتَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب فرماتے ہیں: مکاتب کا جرم اس کے اپنے ذمہ ہوگا' جس طرح اس کی کسی چیز کو نقصان پہنچ جائے یا کوئی زخم لگ جائے تو یہ ادائیگی اس کے ذمے اس کی قیمت کی حد تک ہوگی۔ اس کی قیمت سے تجاوز نہیں کی جائے گا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

15685 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جِنَايَتُهُ فِي رَقَبَتِهِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: اس کا جرم اس کی گردن پر ہوگا۔

15686 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ

اِبْرَاهِيمَ قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ، وَالْمُدَبَّرِ، وَاُمِّ الْوَلَدِ عَلَى السَّيِّدِ حَتّٰى يَفُكَّهُمْ كَمَا اَغْلَقَهُمْ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مکاتب' مدبر اور اُمّ ولد کا جرمانہ ان کے آقا کے ذمہ ہوگا یہاں تک کہ وہی انہیں چھڑائے گا جس طرح اس نے انہیں پابند رکھا ہے۔

15687 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ عَلٰى سَيِّدِهٖ، فَاِنْ شَاءَ سَيِّدُهُ اَسْلَمَهُ قَالَ: وَهُوَ اَحَبُّ قَوْلِهِمْ اِلَیَّ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مکاتب کا جرمانہ اس کے آقا کے ذمہ ہوگا' اگر اس کا آقا چاہے گا تو وہ اس غلام کو (دوسرے فریق) کے حوالے کر دے گا۔ معمر کہتے ہیں: یہ قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَضْمَنُ مَوْلَاهُ قِيمَتَهُ

قَالَ الْحَكَمُ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: يَضْمَنُ مَوْلَاهُ جَمِيعَهَا، وَقَالَ الْحَكَمُ: جِنَايَتُهُ دَيْنٌ يَسْعٰى فِيهَا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کا آقا اس کی قیمت کی حد تک ضامن ہوگا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: اس کا آقا پورے جرمانہ کا ضامن ہوگا۔ حکم کہتے ہیں: اس کا جرمانہ قرض شمار ہوگا' جس کی ادائیگی کے لئے اس سے مزدوری کروائی جائے گی۔

15689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاُصِيبَ الْمُكَاتَبُ بِشَیْءٍ لِمَنْ قَوَدُهُ؟ قَالَ: لِلْمُكَاتَبِ، كَذٰلِكَ كَانَ يَقُولُ مَنْ قَبْلَكُمْ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَرَادَ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ اَنْ يُسْلِمَ الْمُكَاتَبَ بِمَا جَنٰى قَالَ: ذٰلِكَ لَهُ اِنْ شَاءَ، وَقَالَ مَعْمَرٌ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنْ عَطَاءٍ

✵✵ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک مکاتب غلام کسی چیز کا نقصان کر دیتا ہے' اس کا جرمانہ کسے ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: مکاتب کو۔ تم سے پہلے کے افراد یہی کہا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مکاتب کا آقا اس کے جرم کے عوض میں اسے دوسرے فریق کے حوالے کر دے تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو اسے اس بات کا حق ہے۔

معمر نے اس کی مانند کہا ہے لیکن انہوں نے عطاء سے منقول ہونے کے طور پر ذکر نہیں کیا۔

15690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ جَرَّ الْمُكَاتَبُ عَلٰى سَيِّدِهٖ جَرِيرَةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، وَهُوَ ثَمَنُ مِائَتَيْنِ دِينَارٍ، اَوْ جَرَّ جَرِيرَةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ وَهُوَ ثَمَنُ خَمْسِينَ، اَلَيْسَ يُسْلِمُهُ فِي كُلِّ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ؟ قَالَ: بَلٰى

✵✵ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب کوئی ایسا جرم کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے آقا کے ذمہ ایک سو دینار کا جرمانہ ہوتا ہے اور اس غلام کی قیمت دو سو دینار ہو یا اس کے جرم کا جرمانہ ایک سو دینار ہو اور اس کی اپنی قیمت پچاس

دینار ہو تو کیا ان سب صورتوں میں اگر چاہے تو اسے دوسرے فریق کے حوالے کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

15691 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِيْ رَقَبَتِهِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: مکاتب کا جرم اس کے اپنے ذمہ ہوگا۔

15692 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: فَأُصِيبَ الْمُكَاتَبُ بِشَيْءٍ قَالَ: هُوَ لِلْمُكَاتَبِ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ مِنْ مَالِهِ يُحْرِزُهُ كَمَا اَحْرَزَ مَالَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر مکاتب کی کسی چیز کو نقصان پہنچایا جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کا معاوضہ مکاتب کو ملے گا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ میں نے عطاء سے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ چیز اس کے مال کا حصہ تھی جسے اس نے اپنے مال کی طرح سنبھال کر رکھا ہوا تھا تو عطاء نے جواب دیا: جی ہاں۔

15693 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: جِنَايَةُ اُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُدَبَّرِ عَلٰى سَيِّدِهِمَا،

✵✵ زہری فرماتے ہیں: اُمّ ولد اور مدبر کا جرمانہ ان کے آقا کے ذمہ ہوگا۔

15694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ،

✵✵ ابراہیم نخعی سے اس کی مانند منقول ہے۔

15695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ حَدِيثِهِ الْاَوَّلِ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: "وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ: هُوَ فِيْ عُنُقِهِ "يَعْنِي الْمُكَاتَبَ

✵✵ ابراہیم نخعی سے اس کی مانند منقول ہے۔ ثوری کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں یہ اسی کے یعنی مکاتب کے ذمہ ہوگا۔

15696 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: عَقْلُ اُمِّ الْوَلَدِ عَقْلُ اُمِّهِ، وَيَعْقِلُ عَنْهَا سَيِّدُهَا

✵✵ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اُمّ ولد کا جرمانہ بچے کی ماں کا جرمانہ ہوگا اور اس کا آقا اس کی طرف سے اس کی ادائیگی کرے گا۔

بَابٌ: قَاطَعَهُ وَلَهُ فِيهِ شُرَكَاءُ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب: جب کوئی شخص غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرے اور اس غلام میں دیگر حصہ دار بھی ہوں اور وہ ان کی اجازت کے بغیر ایسا کرے

15697 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: مَنْ كَاتَبَ

عَبْدٍ اَوْ قَاطَعَهُ لَمْ يُؤَدِّ اِلٰى هٰذَا شَيْئًا، اِلَّا اَدّٰى اِلٰى هٰؤُلَاءِ مِثْلَهُ، اِلَّا اَعْتَقَ ضَمِنَهُ الَّذِىْ كَاتَبَهُ اَوْ اَعْتَقَهُ

❁❁ ابن شبرمہ کہتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کر لے یا اس پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرے تو وہ اس کو جو ادائیگی کرے گا' باقی حصہ داروں کو بھی اتنی ہی ادائیگی کرے گا' البتہ اگر وہ شخص آزاد کر دے تو حکم مختلف ہے' تاہم جس نے اسے آزاد کیا یا جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا وہ اس کا ضامن ہوگا۔

15698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مُكَاتَبِىْ قَاطَعْتُهُ مِمَّا عَلَيْهِ عَلٰى مَالٍ، وَلَمْ اَذْكُرْ اَنَا وَلَا هُوَ عِتْقًا قَالَ: "مَا وُلِدَ لَهُ الْاٰخِرَ بِمَا قَدَّمْتَ قَاطَعْتَهُ عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَعَجَزَ، قَالَ: مَا اَرَاهُ اِلَّا غَرِيْمًا قَدْ عُتِقَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَاَلْتُ عَطَاءً بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤَدِّىَ آخِرَ الَّذِىْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَعَجَزَ عَنْهُ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤَدِّىَ آخِرَ الَّذِىْ عَلَيْهِ، مَا يُعْتِقُهُ قَبْلَ اَنْ يُؤَدِّىَ

❁❁ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میرا مکاتب غلام ہے' میں اس پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرتا ہوں' لیکن میں یا وہ دونوں میں سے کوئی بھی آزاد کیے جانے کا ذکر نہیں کرتا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے پہلے اس کے ذمے جن قسطوں کی ادائیگی لازم کی تھی اس پر وہ لازم ہوگی۔ میں نے کہا: اگر وہ عاجز آ جائے' انہوں نے کہا: میرے خیال میں وہ ایک مقروض ہے' جسے آزاد کر دیا گیا ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی اس کی مانند کہا ہے۔ اس کے بعد میں نے عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: وہ اس وقت تک غلام شمار ہوگا جب تک اپنے ذمہ لازم پوری ادائیگی نہیں کرتا۔ میں نے کہا: اگر وہ اس سے عاجز آ جائے' انہوں نے فرمایا: وہ غلام شمار ہوگا جب تک اپنے ذمے لازم آخری ادائیگی بھی نہیں کرتا۔ اس نے پہلے جو ادائیگی کی ہے وہ اسے آزاد نہیں کروائے گی۔

15699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِىْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ، فَقَاطَعَهُ عَلٰى خَمْسِمِائَةٍ قَالَ: اِنْ عَجَزَ مِنَ الْخَمْسِ مِائَةٍ صَارَ عَبْدًا، وَاِذَا شَهِدَ وَهُوَ يَسْعٰى فَشَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ

❁❁ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور اس پر پانچ سو کی ادائیگی قسط میں لازم کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ پانچ سو کی ادائیگی سے عاجز آ جائے تو دوبارہ غلام بن جائے گا' البتہ اگر وہ مزدوری کے دوران گواہی دیتا ہے تو اس کی گواہی درست ہوگی۔

15700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ عَبْدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَكَاتَبَهُ اَحَدُهُمَا بِغَيْرِ اِذْنِ شَرِيْكِهِ، فَاِذَا اَدّٰى الَّذِىْ كَاتَبَ عَلَيْهِ، كَانَ هٰذَا شَرِيْكَهُ فِيْمَا اَخَذَ مِنْهُ، وَعُتِقَ الْعَبْدُ، وَضَمِنَ الَّذِىْ كَاتَبَ نَصِيْبَ الْاٰخَرِ، فَاِنْ كَانَ لِلَّذِىْ كَاتَبَ وَفَاءٌ، اَخَذَ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَفَاءٌ، سَعَى الْعَبْدُ فِىْ نِصْفِ قِيْمَتِهِ وَصَارَ شَرِيْكُهُ فِيْمَا اَخَذَ مِنْ كِتَابَتِهِ

❁❁ ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی غلام دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے ایک اپنے شراکت دار کی اجازت

کے بغیر اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلے تو اگر وہ کتابت کی رقم ادا کردے تو اس کا شراکت دار اس کی وصول کی ہوئی رقم میں حصہ دار ہوگا اور غلام آزاد شمار ہوگا اور کتابت کا معاہدہ کرنے والا دوسرے شراکت دار کے حصے کی رقم کا ضامن ہوگا۔ اگر وہ اس رقم کو مکمل طور پر ادا کرسکتا ہو تو یہ اس سے وصول کی جائے گی اور اگر وہ اس کو ادا نہ کرسکتا ہو تو غلام سے اس کی نصف قیمت کے بارے میں مزدوری کروائی جائے گی اور وہ کتابت کی وصول ہونے والی رقم میں دوسرے فریق کا حصے دار ہوگا۔

15701 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَنْ كَاتَبَ نَصِيبًا لَّهُ فِيْ عَبْدٍ بِاِذْنِ شُرَكَائِهِ، ثُمَّ عَتَقَ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِيمَا بَقِيَ لِشُرَكَائِهِ، وَلَا يَضْمَنُهُ الَّذِيْ كَاتَبَهُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: اِنْ قَاطَعَ اَوْ كَاتَبَ ضَمِنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کے بارے میں اپنے شراکت داروں کی اجازت سے کتابت کا معاہدہ کرلے اور پھر غلام آزاد ہو جائے تو باقی کے شراکت داروں کے حصوں کے بارے میں غلام سے مزدوری کروائی جائے گی البتہ کتابت کا معاہدہ کرنے والا اس کا ضامن نہیں ہوگا۔

ابن شبرمہ کہتے ہیں: اگر وہ قسطوں کی ادائیگی لازم کرے یا کتابت کا معاہدہ کرے (دونوں صورتوں میں) وہ ضامن ہوگا۔

معمر کہتے ہیں: یہ قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15702 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ مُكَاتَبٍ بَيْنَ شُرَكَاءَ قَاطَعَهُ بَعْضُهُمْ قَالَ: لَا يَضْمَنُهُمُ الَّذِيْ قَاطَعَهُ، وَيُؤَدِّي اِلَى الْاٰخَرِيْنَ مَا بَقِيَ لَهُمْ، قَالَ قَتَادَةُ: كُلُّ مُكَاتَبَةٍ كَانَتْ قَبْلَ الْعِتْقِ، فَلَا ضَمَانَ فِيهَا عَلَى الَّذِيْ قَاطَعَ

✵✵ قتادہ ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جو کئی شراکت داروں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے ان میں سے کوئی ایک اس پر قسطوں کی ادائیگی لازم کردیتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں: جس نے قسطوں کی ادائیگی لازم کی ہے وہ باقی کے حصے داروں کو ضامن نہیں ہوگا اور وہ غلام باقی کے حصے داروں کو ان کے حصے کی رقم ادا کرے گا۔ قتادہ فرماتے ہیں: کتابت کا ہر وہ معاہدہ جو آزاد ہونے سے پہلے ہو اس میں معاہدہ کرنے والے پر ضمان لازم نہیں ہوتا۔

15703 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مُكَاتَبٌ بَيْنَ قَوْمٍ، فَاَرَادَ اَنْ يُقَاطِعَ بَعْضُهُمْ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مِنْ مَالٍ مِثْلُ مَا قَاطَعَ عَلَيْهِ هَؤُلَاءِ

✵✵ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: ایک مکاتب کچھ لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہے ان میں سے کوئی ایک اس پر قسطوں کی ادائیگی کو لازم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں۔ البتہ اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ جتنی قسطیں وہ اس کو ادا کر رہا ہے اتنی ہی باقیوں کو بھی ادا کرے گا (تو ایسا ہوسکتا ہے)۔

15704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَاتَبَاهُ، فَاَدَّى اِلَى اَحَدِهِمَا كِتَابَتَهُ وَهُوَ يَسْعَى لِلْاٰخَرِ فِيْ كِتَابَتِهِ قَالَ: حَدُّهُ، وَطَلَاقُهُ، وَمِيرَاثُهُ، وَشَهَادَتُهُ، بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ حَتّٰى

يُؤَدِّيَ إِلَى الْآخَرِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ، فَلَهُ مِيرَاثُهُ

٭٭ زہری ایسے غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے اور وہ دونوں اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتے ہیں اور وہ غلام ان دونوں میں سے ایک کو اس کے حصے کی رقم ادا کر دیتا ہے اور دوسرے کی ادائیگی کے لئے کوشش کر رہا ہوتا ہے' تو زہری فرماتے ہیں: اس غلام کی حد' طلاق' وراثت' گواہی عام غلام کی مانند ہوں گی' جب تک وہ دوسرے آقا کو بھی مکمل ادائیگی نہیں کر دیتا اور اگر وہ دوسرے آقا کو مکمل ادائیگی کرنے سے پہلے مر جاتا ہے' تو اس کی وراثت دوسرے آقا کو ملے گی۔

15705 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَا: إِذَا كَانَ يَسْعَى فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحُرِّ، وَمِيرَاثُهُ بَعْدُ لِلَّذِي عَلَيْهِ، وَوَلَاؤُهُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ

٭٭ قتادہ اور ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جب وہ (ادائیگی کی) کوشش کر رہا ہو تو وہ آزاد شخص کے حکم میں ہوگا اور اس کی وراثت اسے ملے گی' جس کے حصے کی ادائیگی باقی رہ گئی تھی' البتہ اس کی ولاء اس کے آقاؤں کے درمیان ان کے حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی۔

15706 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، سُئِلَ عَنْ نَفَرٍ ثَلَاثَةٍ قَاطَعُوا مُكَاتَبًا لَهُمْ، وَشَرَطُوا عَلَيْهِ إِنْ لَمْ تُؤَدِّ كَذَا وَكَذَا، فَأَنْتَ عَبْدٌ قَالَ: فَإِنْ عَجَزَ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا سَمَّوْا عَلَيْهِ عَادَ عَبْدًا

٭٭ معمر سے تین ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنے مکاتب غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کرتے ہیں اور یہ شرط رکھتے ہیں کہ اگر تم نے اتنی اتنی ادائیگی نہ کی تو تم غلام رہو گے۔ معمر کہتے ہیں: انہوں نے جو ادائیگی مقرر کی تھی اگر وہ اس میں سے کچھ حصے کی ادائیگی سے بھی عاجز آ جاتا ہے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا۔

بَابٌ: الْمُكَاتَبُ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ، وَعَرَضُ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب غلام کا اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرنا، مکاتب کے سامان (کا حکم)

15707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ لِمُكَاتَبٍ عَبْدٌ فَكَاتَبَهُ، فَعَتَقَ عَبْدُ الْعَبْدِ، ثُمَّ مَاتَ، لِمَنْ مِيرَاثُهُ؟ قَالَ: كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يَقُولُونَ: هُوَ لِلَّذِي كَاتَبَهُ، يَسْتَعِينُ بِهِ فِي كِتَابَتِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کسی مکاتب کا ایک غلام ہے' وہ اپنے غلام کے ساتھ بھی کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' پھر وہ غلام ایک غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اس کی وراثت کسے ملے گی؟ انہوں نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ یہ کہا کرتے تھے: کہ یہ اسے ملے گی کہ جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا' اور وہ اس وراثت کے ذریعے کتابت کی ادائیگی میں مدد حاصل کرے گا۔

15708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مُكَاتَبٍ كَاتَبَ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ فَكَاتَبَ الْمُكَاتَبُ عَبْدًا لَهُ عَلَى أَلْفَيْنِ، فَأَدَّى صَاحِبُ الْأَلْفِ خَمْسَ مِائَةٍ، وَأَدَّى صَاحِبُ الْأَلْفَيْنِ أَلْفًا، ثُمَّ مَاتَ الْأَوَّلُ قَالَ: يَصِيرُ

مَا عَلَى الْبَاقِي لِلسَّيِّدِ، وَلَيْسَ لِوَرَثَةِ الْاَوَّلِ شَيْءٌ

٭٭ سفیان ثوری' ایسے مکاتب غلام کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ایک ہزار درہم کے عوض میں' کتابت کا معاہدہ کرتا ہے اور پھر وہ مکاتب غلام اپنے غلام کے ساتھ دو ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے پھر جس نے ایک ہزار درہم دینا تھے وہ پانچ سو درہم ادا کر دیتا ہے اور جس نے دو ہزار دینے تھے وہ ایک ہزار ادا کر دیتا ہے پھر پہلے والے مکاتب غلام کا انتقال ہو جاتا ہے تو ثوری فرماتے ہیں جو چیز باقی تھی وہ اس کے آقا کو ملے گی پہلے غلام کے ورثاء کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

15709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ عَلَى اَلْفَيْنِ، وَكَاتَبَ الْعَبْدُ عَبْدًا لَهُ عَلَى اَلْفَيْنِ، فَمَاتَ مُكَاتَبُ الْمُكَاتَبِ، وَتَرَكَ اَرْبَعَةَ آلَافٍ قَالَ: يَاْخُذُ الْمُكَاتَبُ الْاَلْفَيْنِ اللَّذَيْنِ كَاتَبَ عَلَيْهَا، وَيَكُوْنُ مَا بَقِيَ لِلسَّيِّدِ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کے ساتھ دو ہزار کے عوض میں مکاتبت کا معاہدہ کرتا ہے اور وہ غلام اپنے غلام کے ساتھ دو ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' پھر مکاتب کا مکاتب غلام انتقال کر جاتا ہے' اور ترکے میں چار ہزار چھوڑ کر جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: مکاتب غلام وہ دو ہزار قبول کرے گا' جن کے عوض میں اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور جو باقی بچے گا' وہ آقا کو ملے گا۔

15710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ عَلَى اَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَاشْتَرَى الْمُكَاتَبُ عَبْدًا، فَاشْتَرَى الْعَبْدُ نَفْسَهُ مِنَ الْمُكَاتَبِ، فَعَتَقَ قَالَ: يَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِلسَّيِّدِ سَيِّدِ الْمُكَاتَبِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَمَا وَهَبَ الْمُكَاتَبُ، اَوْ تَصَدَّقَ، اَوْ اَعْتَقَ، ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ

٭٭ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو اپنے غلام کے ساتھ چار ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہے پھر وہ مکاتب غلام ایک غلام خرید لیتا ہے' پھر وہ غلام اپنے آپ کو مکاتب سے خرید لیتا ہے اور آزاد ہو جاتا ہے' تو ثوری فرماتے ہیں: اس کی ولاء کا حق آقا کو ملے گا' یعنی مکاتب کے آقا کو ملے گا' ثوری فرماتے ہیں: مکاتب نے جو چیز ہبہ کی' یا صدقہ کی' یا آزاد کیا' اس کے بعد وہ عاجز ہو جائے' تو یہ چیز کالعدم شمار ہوگی۔

15711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُكَاتَبِ يُعْتِقُ عَبْدًا قَالَ: اَفَلَا يَبْدَاُ بِنَفْسِهِ

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کسی غلام کو آزاد کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس نے اپنی ذات سے پہل کیوں نہیں کی؟

15712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي عَبْدٍ كَانَ لِقَوْمٍ فَاَذِنُوْا لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ عَبْدًا، فَاَعْتَقَهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ قَالُوا: الْوَلَاءُ لِلْاَوَّلِينَ الَّذِينَ اَذِنُوا

٭٭ ثوری نے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کچھ لوگوں کی

ملکیت ہوتا ہے اور وہ لوگ اسے اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ غلام خرید کر اسے آزاد کر دے پھر وہ لوگ اسے خرید لیتے ہیں تو وہ حضرات کہتے ہیں (یا ابراہیم نخعی فرماتے ہیں) ولاء کا حق پہلے والے لوگوں کو ملے گا جنہوں نے اجازت دی تھی۔

15713 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَاتَبَ رَجُلٌ غُلَامًا عَلٰى اَوَاقٍ سَمَّاهَا، وَنَجَّمَهَا عَلَيْهِ نُجُومًا، فَاَتَاهُ الْعَبْدُ بِمَالِهِ كُلِّهِ، فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهُ اِلَّا عَلٰى نُجُومِهِ رَجَاءَ اَنْ يَرِثَهُ، فَاَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاَخْبَرَهُ، فَاَرْسَلَ اِلَى سَيِّدِهِ فَاَبَى اَنْ يَاْخُذَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: خُذْهُ يَا يَرْفَا، فَاطْرَحْهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَاَعْطِ نُجُومَهُ، وَقَالَ: اذْهَبْ - لِلْعَبْدِ - فَقَدْ عُتِقْتَ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ سَيِّدُ الْعَبْدِ قَبِلَ الْمَالَ

✵✵ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں ایک شخص نے ایک غلام کے ساتھ چند متعین اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا اور اس نے اس غلام کے لئے اس کی قسطیں بنا دیں پھر وہ غلام اپنے آقا کے پاس پورا مال لے کے آیا تو آقا نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور اصرار کیا کہ وہ قسطوں کی شکل میں وصولی کرے گا آقا کو یہ توقع تھی کہ وہ اس کا وارث بن جائے گا وہ غلام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کے آقا کو بلوایا تو آقا نے وہ وصولی کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ رقم وصول کرو اور اسے بیت المال جمع کروا دو اور وہاں سے اس کی قسطیں لیتے رہنا' پھر انہوں نے غلام سے فرمایا: تم جاؤ! تم آزاد ہو' جب آقا نے یہ صورت دیکھی' تو اس نے وہ مال قبول کر لیا۔

15714 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَاتَبَ عَبْدٌ عَلٰى اَرْبَعَةِ آلَافٍ اَوْ خَمْسَةٍ، فَقَالَ: خُذْهَا جَمِيعًا، وَخَلِّنِي، فَاَبَى سَيِّدُهُ اِلَّا اَنْ يَاْخُذَهَا كُلَّ سَنَةٍ نَجْمًا رَجَاءَ اَنْ يَرِثَهُ، فَاَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ عُثْمَانُ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يَقْبَلَهَا مِنَ الْعَبْدِ، فَاَبَى، فَقَالَ لِلْعَبْدِ: ائْتِنِي بِمَا عَلَيْكَ، فَاَتَاهُ بِهِ، فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَكَتَبَ لَهُ عِتْقًا، وَقَالَ لِلْمَوْلٰى: ائْتِنِي كُلَّ سَنَةٍ فَخُذْ نَجْمًا، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ، اَخَذَ مَالَهُ كُلَّهُ، وَكَتَبَ عِتْقَهُ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے ابوقلابہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک غلام نے چار ہزار یا شاید پانچ ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا اور اپنے آقا سے کہا کہ تم اپنی پوری رقم وصول کر لو اور مجھے چھوڑ دو تو اس کے آقا نے انکار کر دیا اور یہ اصرار کیا کہ وہ اس سے ہر سال قسط وصول کرے گا اسے یہ توقع تھی کہ وہ اس غلام کا وارث بن جائے گا وہ غلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے آقا کو بلا کر یہ پیشکش کی کہ وہ غلام سے یہ رقم وصول کر لے لیکن آقا نے انکار کر دیا تو انہوں نے غلام سے کہا تم پر جو ادائیگی لازم ہے وہ تم میرے پاس لے کے آؤ وہ غلام وہ رقم ان کے پاس لے آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ رقم بیت المال میں جمع کروائی اور اس کی آزادی کا حکم جاری کر دیا انہوں نے اس کے آقا سے فرمایا: تم ہر سال میرے پاس آیا کرنا اور قسط وصول کر لیا کرنا جب اس کے آقا نے یہ بات دیکھی تو اس نے پورا مال وصول کر لیا اور اس کی آزادی تحریر کر کے دے دی۔

15715 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّ مُكَاتَبًا عَرَضَ عَلٰى سَيِّدِهٖ بَقِيَّةَ كِتَابَتِهٖ، فَاَبٰى سَيِّدُهٗ، فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ اَمِيرُ مَكَّةَ: هَلُمَّ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ، فَضَعْهُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ، وَاَنْتَ حُرٌّ، وَخُذْ اَنْتَ نُجُومَكَ كُلَّ عَامٍ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ سَيِّدُهٗ اَخَذَ مَالَهٗ،

⁂ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک غلام نے اپنے آقا کو یہ پیشکش کی کہ وہ کتابت کی باقی رہ جانے والی رقم (یکمشت) ادا کر دیتا ہے تو اس کے آقا نے انکار کر دیا عمرو بن سعید جو مکہ کے گورنر تھے انہوں نے اس غلام سے کہا: تمہارے ذمہ جو باقی رقم رہتی ہے اسے لے آؤ اور اسے بیت المال میں جمع کروا دو تم آزاد ہو (اور اس کے آقا سے کہا) تم ہر سال اپنی قسط وصول کر لیا کرنا جب اس کے آقا نے یہ بات دیکھی تو اس نے وہ مال وصول کر لیا۔

15716 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ مُسَافِعٍ اَنَّهٗ قَضٰى بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ فِیْ وَرْدَانَ

⁂ ابن جریج بیان کرتے ہیں ابن مسافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے وردان کے بارے میں اس واقعہ کے مطابق فیصلہ دیا تھا۔

بَابٌ: عَجْزُ الْمُكَاتَبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: مکاتب غلام کا عاجز آجانا اور دیگر صورتیں

15717 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ

⁂ ابن ابو نجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکاتب غلام رہتا ہے جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی بھی باقی ہو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان لوگوں کی طے شدہ شرائط آپس میں (لازم) شمار ہوں گی۔

15718 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا بَقِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ خَمْسُ اَوَاقٍ، اَوْ خَمْسُ ذَوْدٍ، اَوْ خَمْسُ اَوْسُقٍ، فَهُوَ غَرِيمٌ

⁂ یحییٰ بن ابو کثیر بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مکاتب کے ذمہ پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ یا پانچ وسق باقی ہوں تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

15719 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ فِی الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّی صَدْرًا مِنْ كِتَابَتِهٖ ثُمَّ يَعْجِزُ قَالَ: يُرَدُّ عَبْدًا قَالَ: سَيِّدُهٗ اَحَقُّ بِشَرْطِهِ الَّذِیْ اشْتَرَطَ

⁂ ابوزبیر بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مکاتب غلام کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے جو اپنی کتابت کی ابتدائی رقم ادا کر دیتا ہے اور پھر عاجز آ جاتا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ دوبارہ غلام شمار ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں اس کا آقا اس شرط کا زیادہ حق دار ہوگا جو اس نے (اس غلام پر) عائد کی تھی۔

15720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، إِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ کچھ بھی باقی ہے جب کہ اس نے اس پر شرط عائد کی ہو۔

15721 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الْمُكَاتِبِ يَعْجَزُ قَالَ: يُعْتَقُ بِالْحِسَابِ، وَقَالَ زَيْدٌ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا اَدَّى الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِيمٌ

٭٭ طارق بن عبدالرحمٰن نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عاجز ہو جانے والے مکاتب غلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے وہ حساب کے اعتبار سے آزاد شمار ہوگا حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہے وہ غلام ہی رہے گا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ ایک تہائی حصہ ادا کر دے گا تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

15722 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمَانِ يَعْنِي الْمُكَاتَبَ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے مسلم بن جندب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ دو درہم کی ادائیگی باقی ہو ان کی مراد مکاتب غلام تھا۔

15723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَاتَبَ غُلَامًا لَّهُ فَجَاءَهُ، فَقَالَ: قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَامْحُ كِتَابَتَكَ قَالَ: فَمَحَاهَا، فَاَعْتَقَهُ ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ غُلَامٌ لَّهُ آخَرُ يُقَالُ لَهُ اَبُو عَاتِكَةَ، فَقَالَ: اِنِّي قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَلَعَلَّكَ تُرِيدُ اَنْ اُعْتِقَكَ كَمَا اَعْتَقْتُ صَاحِبَكَ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَحَلَفَ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ مَحَا كِتَابَتَهُ لَا يَعْتِقَنَّهُ قَالَ: فَمَحَاهَا الْعَبْدُ قَالَ: فَرَاَى ابْنَةً لَّهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: ابْنَةُ اَبِي عَاتِكَةَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ: مَا قُلْتِ فِي هَؤُلَاءِ؟ قَالَتْ: حَلَفْتَ اَنْ لَا تُعْتِقَهُمْ قَالَ: فَهِيَ حُرَّةٌ كَفَّارَةُ يَمِينِي، ثُمَّ اَعْتَقَهُمْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیا وہ غلام ان کے پاس آیا اور بولا میں عاجز آ گیا ہوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے کتابت کے معاہدے کو مٹا دو اس نے اس کو مٹا دیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد اسے آزاد کر دیا

راوی بیان کرتے ہیں پھر ان کا ایک اور غلام ان کے پاس آیا جس کا نام ابو عاتکہ تھا اس نے کہا: میں عاجز آ گیا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شاید تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی اس طرح آزاد کردوں جس طرح میں نے تمہارے ساتھی کو آزاد کیا تھا اس نے کہا: جی نہیں میں ویسے ہی عاجز آ گیا ہوں

راوی کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حلف اٹھایا کہ اگر اس نے اپنی کتابت کے معاہدے کو مٹا دیا تو وہ اسے ہرگز آزاد نہیں کریں گے راوی کہتے ہیں تو پھر اس غلام نے اس معاہدے کو مٹا دیا

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد اس غلام کی بیٹی دیکھی تو دریافت کیا یہ کس کی بیٹی ہے لوگوں نے بتایا کہ ابو عاتکہ کی انہوں نے سیدہ صفیہ سے دریافت کیا تم ان گھر والوں کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہو؟ اس خاتون نے جواب دیا آپ نے تو یہ حلف اٹھایا تھا کہ آپ انہیں آزاد نہیں کریں گے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری قسم کے کفارے میں یہ لڑکی آزاد ہو جائے گی انہوں نے ان (سب) کو آزاد کر دیا۔

15724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَاتَبَ هٰذَا الْغُلَامَ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا، فَقَضٰى خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: قَدْ عَجَزْتُ قَالَ: فَامْحُهَا اَنْتَ، قَالَ نَافِعٌ: فَاَشَرْتُ عَلَيْهِ امْحُهَا وَهُوَ يَطْمَعُ اَنْ يُعْتِقَهُ فَمَحَاهَا الْعَبْدُ وَلَهُ ابْنَتَانِ وَابْنٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَعْتَزِلُ جَارِيَتَيَّ قَالَ: فَاَعْتَقَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ بَعْدُ، ثُمَّ الْجَارِيَتَيْنِ، ثُمَّ اِيَّاهُ، ثُمَّ قَالَ : اَحَبُّ الْاٰنَ اِنْ شِئْتَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِاِسْمَاعِيلَ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَاتَ مُكَاتَبِیْ مَوْتًا، وَتَرَكَ بَنِيْنَ حَدَثُوا بَعْدَ الْكِتَابِ قَالَ: قَالَ نَافِعٌ: يَكُوْنُ بَنُوْهُ عَبِيْدًا، وَيَاْخُذُ سَيِّدُهُ مَا تَرَكَ، قَالَ: لَمْ يُفَسِّرْ فِيْهَا شَيْءٌ، وَلٰكِنَّ الْاَمْرَ عِنْدَنَا اَنَّ بَنِيْهِ عَلٰى كِتَابَةِ اَبِيْهِمْ

✵ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں نافع نے انہیں یہ بات بتائی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کے ساتھ تیس ہزار کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا اس غلام نے پندرہ ہزار ادا کر دیے اور پھر وہ ان کے پاس آیا اور بولا میں عاجز آ گیا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس معاہدے کو مٹا دو نافع کہتے ہیں میں نے اس غلام کو اشارہ کیا کہ تم اس کو مٹا دو اس غلام کی یہ خواہش تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے آزاد کر دیں اس غلام نے اس معاہدے کو مٹا دیا اس غلام کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنی دو کنیزوں سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں (یعنی اس کی دونوں بیٹیوں کو آزاد قرار دیا)۔

راوی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد اس کے بیٹے اور دونوں بیٹیوں کو آزاد کیا اس کے بعد اسے آزاد کیا پھر انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اب میں یہ پسند کرتا ہوں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے اسماعیل سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرا مکاتب غلام فوت ہو جائے اور وہ بیٹے چھوڑ کر جائے جو کتابت کے معاہدے کے بعد پیدا ہوئے تھے تو اسماعیل نے بتایا نافع فرماتے ہیں اس کے بیٹے غلام شمار ہوں گے اور وہ جو کچھ چھوڑ کر جائے گا آقا اسے وصول کر لے گا۔

راوی کہتے ہیں انہوں نے اس بارے میں کسی چیز کی وضاحت نہیں کی تاہم ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اس کے بیٹے اپنے باپ کے کتابت کے معاہدے کے مطابق شمار ہوں گے۔

15725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَابْنَ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ، فَخَاصَمَهُمْ زَيْدٌ بِاَنَّ الْمُكَاتَبَ يَدْخُلُ عَلٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَقِیَ عَلَيْهِ شَیْءٌ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحُدِّثْتُ اَنَّ عُثْمَانَ قَضٰی بِاَنَّهُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَيْهِ شَیْءٌ

❊❊ ابن جریج نے عبدالکریم بن ابومخارق کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حضرات فرماتے ہیں: مکاتب غلام شمار ہوتا ہے' جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہو' حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رائے ان حضرات سے مختلف تھی: وہ یہ کہتے تھے کہ مکاتب غلام' امہات المومنین کے ہاں چلا جایا کرتا ہے' جبکہ اس کے ذمہ کچھ بھی لازم ہوتا تھا

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ کوئی بھی ادائیگی باقی ہو۔

15726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ ایک بھی درہم باقی ہو۔

15727 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِمُكَاتَبٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ، يُقَالُ لَهُ حُمْرَانُ: اَنِ ادْخُلْ عَلَیَّ، وَاِنْ بَقِیَ عَلَيْكَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

❊❊ عبدالکریم جزری نے میمون بن مہران کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک مکاتب غلام جس کا نام حمران تھا اس سے یہ فرمایا تھا تم میرے ہاں آجایا کرو خواہ تمہارے ذمہ دس درہم باقی رہ گئے ہوں۔

15728 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

❊❊ سعید بن ابوسعید مقبری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے مکاتب غلام شمار ہوگا جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہو۔

15729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ نَبْهَانُ، مُكَاتَبُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ اَقُوْدُ بِهَا - اَحْسَبُهُ قَالَ: بِالْبَيْدَاءِ - فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَنَا نَبْهَانُ قَالَتْ: اِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ بَقِيَّةَ كِتَابِكَ لِابْنِ اَخِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُمَيَّةَ، اَعَنْتُهُ بِهِ فِیْ نِكَاحِهِ قَالَ: قُلْتُ: لَا اَدْفَعُهُ اِلَيْهِ اَبَدًا قَالَتْ: اِنْ كَانَ

اِنَّمَا بِكَ اَنْ تَرَانِیْ وَتَدْخُلَ عَلَیَّ، فَوَاللّٰهِ لَا تَرَانِیْ اَبَدًا، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا کَانَ عِنْدَ الْمُکَاتَبِ مَا یُؤَدِّیْ فَاحْتَجِبْنَ مِنْهُ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب غلام نبہان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں بیضاء کے مقام پران کی اونٹنی کو لے کر جارہا تھا انہوں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں نبہان ہوں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری کتابت کی بقیہ رقم میں نے اپنے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن امیہ کے لئے چھوڑ دی تھی میں اس کے ذریعے اس کے نکاح میں اس کی مدد کرنا چاہتی تھی۔ نبہان کہتے ہیں میں نے کہا: میں تو انہیں وہ ادائیگی کبھی نہیں کرسکتا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر یہ صورت حال ہے تو پھر تم مجھے دیکھ بھی سکتے ہو اور میرے ہاں آ بھی سکتے ہو اللہ کی قسم! ورنہ تم مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتے تھے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اگر مکاتب غلام کے پاس وہ رقم موجود ہو جس سے وہ ادائیگی کرسکتا ہو تو تم خواتین اس سے پردہ کرنا"۔

15730 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ، وَقَالَهُ قَتَادَةُ

قَالَ الزُّهْرِیُّ: الْمُکَاتَبُ طَلَاقُهُ، وَجِرَاحَتُهُ، وَشَهَادَتُهُ، وَدَیْنُهُ، بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ، وَقَالَهُ قَتَادَةُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ (مکاتب) غلام شمار ہوگا' جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی بھی باقی ہے' قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

زہری فرماتے ہیں: مکاتب کی طلاق' اس کا زخمی کرنا' گواہی' قرض' عام غلام کی مانند شمار ہوں گے' قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

15731 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ عِکْرِمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دِیَةُ الْمُکَاتَبِ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ دِیَةُ الْحُرِّ، وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِیَةُ الْعَبْدِ،

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"مکاتب غلام کی دیت اس کا جتنا حصہ آزاد ہو چکا ہو' اس کے حساب آزاد شخص کی دیت کی مانند ہوگی اور جتنا غلام ہو' اس کے حساب سے غلام کی دیت کی مانند ہوگی"۔

15732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْهُ، اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مُکَاتَبِ اُمِّ سَلَمَةَ: اسْمُهُ نُفَیْعٌ، ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ

✵✵ ابن شہاب فرماتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب کا نام نفیع تھا' پھر انہوں نے معمر نقل کردہ روایت کی

مانند روایت نقل کی۔

15733 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ یَقُوْلُ: الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیّب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مکاتب غلام شمار ہوگا' جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہو۔

15734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَلِیًّا قَالَ فِی الْمُکَاتَبِ: یُوْرَثُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰی، وَیُجْلَدُ الْحَدَّ بِقَدْرِ مَا اَدّٰی، وَیُعْتَقُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰی، وَتَکُوْنُ دِیَتُهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰی، وَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ

٭٭ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: مکاتب کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جتنی ادائیگی اس نے کردی ہے' اس حساب سے اس کی وراثت تقسیم ہوگی' جتنی ادائیگی اس نے کردی ہے' اس حساب سے اسے حد میں کوڑے لگائے جائیں گے' اور جتنی ادائیگی اس نے کردی ہے' اس حساب سے اس کی دیت کا حکم ہوگا۔

جبکہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب تک اس کے ذمہ ایک درہم کی ادائیگی باقی ہے' وہ غلام شمار ہوگا۔

15735 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ کَاتَبَ مُکَاتَبًا عَلٰی مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَضَاهَا کُلَّهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَهُوَ رَقِیْقٌ، اَوْ عَلٰی مِائَةِ اُوْقِیَّةٍ فَقَضَاهَا کُلَّهَا اِلَّا اُوْقِیَّةً، فَهُوَ عَبْدٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی کے حوالے سے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی مکاتب غلام کے ساتھ' ایک سو درہم کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلے اور وہ غلام دس درہموں کے علاوہ باقی پوری رقم کردے' تو وہ غلام ہی شمار ہوگا' یا اگر وہ ایک سو اوقیہ کے عوض میں معاہدہ کرے' اور وہ غلام ایک اوقیہ کے علاوہ باقی ساری رقم ادا کردے' تو بھی وہ غلام ہی شمار ہوگا (جب تک وہ پوری رقم نہیں ادا کردیتا)"۔

15736 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا اَدَّی الْمُکَاتَبُ الشَّطْرَ فَلَا رِقَّ عَلَیْهِ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن نے' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب مکاتب غلام نصف ادائیگی کردے' تو اب وہ غلام نہیں رہتا۔

15737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، اَنَّ شُرَیْحًا کَانَ یَقُوْلُ: اِذَا اَدَّی الْمُکَاتَبُ قِیمَتَهُ، فَهُوَ غَرِیمٌ، قَالَ الشَّعْبِیُّ: فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْهِ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

وَاَمَّا الثَّوْرِیُّ فَذَکَرَ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَشُرَیْحًا کَانَا یَقُوْلَانِ: اِذَا اَدَّی الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِیْمٌ

قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَاَمَّا مُغِیْرَةُ فَاَخْبَرَنِی، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا اَدَّی قَدْرَ ثَمَنَهُ فَهُوَ غَرِیْمٌ

✲✲ اسماعیل بن ابوخالد نے عامر شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح یہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام اپنی قیمت ادا کر دے تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: قاضی شریح اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے تھے

ثوری نے جابر کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح یہ فرماتے ہیں: جب وہ غلام ایک تہائی رقم ادا کر دے تو اب وہ مقروض شمار ہوگا۔

ثوری بیان کرتے ہیں: مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ اپنی قیمت جتنی رقم ادا کرے تو وہ مقروض شمار ہوگا۔

15738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِی مُلَیْکَةَ یَقُوْلُ: کَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَی ابْنِ عَلْقَمَةَ: اِذَا قَضَی الْمُکَاتَبُ شَطْرَ کِتَابَتِهِ فَهُوَ غَرِیْمٌ مِنَ الْغُرَمَاءِ یَتْبَعُ بِالشَّرْطِ قَالَ: فَاُشِیْرَ عَلَی نَافِعِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَنْ یُرَاجِعَهُ اَنَّهُمْ اِذًا یَتَحَیَّلُوْنَ وَیَعْتَلُّوْنَ قَالَ: فَفَعَلَ قَالَ: فَکَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اَنْتَ اَبْصَرُ بِالَّذِی یُصْلِحُکُمْ، فَعَلَیْکُمْ بِالَّذِی یُصْلِحُکُمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عبدالملک بن مروان نے ابن علقمہ کو خط لکھا کہ جب مکاتب غلام اپنی کتابت کی نصف رقم ادا کر دے تو وہ ایک مقروض شمار ہوگا جو شرط کا تابع ہوگا، راوی کہتے ہیں: نافع بن علقمہ کو یہ اشارہ کیا گیا کہ وہ اس سے مراجعت کریں، کیونکہ اس صورت میں تو وہ لوگ حیلہ اختیار کرنے لگیں گے اور علت بیان کرنے لگیں گے، تو انہوں نے ایسا ہی کیا، تو عبدالملک نے انہیں خط میں لکھا: کہ جو چیز آپ لوگوں کے لئے بہتر ہے آپ اس کے بارے میں زیادہ بصیرت رکھتے ہیں، تو آپ پر وہ چیز لازم ہے، جو آپ لوگوں کے لئے بہتر ہو۔

15739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلَی اَهْلِ مَکَّةَ " ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ الْحَدِیثِ الْاَوَّلِ

✲✲ عطاء خراسانی نے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کی طرف خط لکھا تھا، اس کے بعد راوی نے پہلی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

15740 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَی دَوْسٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اَنْتَ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْكَ مِنْ کِتَابَتِكَ شَیْءٌ

✲✲ معمر نے، یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم غلام شمار ہو گے

جب تک تمہارے ذمہ کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی باقی ہو۔

15741 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى

✵✵ ایوب نے' عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مکاتب نے جتنی ادائیگی کردی ہوگی' اس حساب سے وہ آزاد شمار ہوگا۔

15742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: كَانَ الْعَبِيدُ يَدْخُلُونَ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ معمر نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد اور دیگر حضرات کا یہ قول نقل کیا ہے: غلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں چلے جایا کرتے تھے (یعنی وہ غلام ہی شمار ہوتے تھے' تو انہیں اس بات کی اجازت تھی)۔

15743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَدَّى الْمُكَاتَبُ اِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ اَيَعُودُ عَبْدًا؟ قَالَ: قَدْ زَعَمُوا اَنَّ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ يَاْثُرُ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَوْ عَلِمْنَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ ذٰلِكَ لَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ: وَاَمَّا اَنَا فَرَاْيِي وَلَمْ يَبْلُغْنِي ذٰلِكَ عَنْ اَحَدٍ: اَنَّهُ اِنْ عَجَزَ عَنِ الشَّيْءِ الْيَسِيرِ مِنْ كِتَابَتِهٖ لَمْ يَعُدْ عَبْدًا، اَوْ لَمْ يَكُنْ يُسْتَاْنٰى بِهٖ سَنَتَيْنِ وَيُسْتَسْعٰى، قُلْتُ: فَعَجَزَ قَالَ: فَلَا اَرٰى اَنْ يَعُودَ عَبْدًا، قُلْتُ: فَمَا اَرٰى اِنْ بَقِيَتِ الثُّلُثُ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالرُّبُعُ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا بَقِيَ مِنَ الرُّبُعِ، فَلَا يَعُودُ عَبْدًا، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ عَمَّا تَرٰى اَنَّهُ اِذَا عَجَزَ عَنْهُ عَادَ عَبْدًا، فَعَجَزَ عَنْهُ نَفْسِهٖ، وَلَمْ اَكُنِ اشْتَرَطْتُ اَنَّكَ اِنْ عَجَزْتَ عُدْتَ عَبْدًا قَالَ: فَكَيْفَ لَا يَكُونُ عَبْدًا اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقَدِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنَّهُ عَبْدٌ حَتّٰى يَقْبِضَ، اِنَّهُ لَعَبْدُهٗ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کیا رائے ہے؟ کہ اگر مکاتب غلام تمام رقم ادا کر دیتا ہے' صرف ایک سو درہم ادا نہیں کر پاتا' تو کیا وہ دوبارہ غلام بن جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے اور اگر ہمیں یہ بات پتہ چل جائے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ موقف ہے' تو ہم اسی کی پیروی کریں گے۔

انہوں نے فرمایا: جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے' تو اس کے مطابق' کسی کے حوالے سے مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے اور وہ یہ ہے: کہ اگر وہ معمولی سی رقم کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے' تو پھر وہ دوبارہ غلام نہیں بنے گا' اور نہ ہی اسے دو سال کے لئے مہلت دی جائے گی' یا اس سے مزید مزدوری کروائی جائے گا' میں نے کہا: اگر وہ عاجز آ جائے' انہوں نے فرمایا: تو بھی میں یہ رائے نہیں رکھتا کہ وہ دوبارہ غلام بن جائے گا' میں نے کہا: اس بارے میں کیا حکم ہوگا؟ کہ اگر ایک تہائی حصہ باقی ہو؟ انہوں نے کہا: پھر بھی نہیں' میں نے کہا: اگر ایک چوتھائی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اگر ایک چوتھائی حصہ باقی ہو' تو وہ دوبارہ غلام نہیں بنے گا' میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ اس چیز سے عاجز آ جاتا ہے' جس کے بارے میں

آپ کی یہ رائے ہے کہ وہ اگراتنی رقم کی ادائیگی سے عاجز آئے تو وہ دوبارہ غلام بنے گا؟ اگر وہ اس سے عاجز آجاتا ہے اور میں نے اس پر یہ شرط بھی عائد نہیں کی تھی' کہ اگر تم عاجز آگئے تو تم دوبارہ غلام بن جاؤ گے' تو انہوں نے فرمایا: ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ کہ وہ غلام نہ بنے' جبکہ اس کے ذمہ کچھ بھی ادائیگی باقی ہو' حالانکہ اس نے یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ مرتے دم تک غلام رہے گا' تو یہ اس کا غلام ہی رہے گا' جب تک اس کے ذمہ کوئی بھی ادائیگی باقی رہے گی۔

بَابٌ: اِفْلَاسُ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب غلام کا مفلس ہوجانا

15744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَالْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيهِ قَالَ: يَقُولُ: كَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ: يُحَاصُّهُمْ سَيِّدُهُ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَخْطَاَ شُرَيْحٌ وَكَانَ قَاضِيًا قَضٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ الدَّيْنَ اَحَقُّ "

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیّب سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا جو انتقال کر جاتا ہے اور اس کے ذمہ قرض ہوتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے انہوں نے بتایا قاضی شریح یہ فرمایا کرتے تھے: اس کا آقا ان سے حصے وصول کرلے گا۔

سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: قاضی شریح کی رائے غلط ہے' وہ ایک قاضی تھے' لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا ہے: کہ قرض زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

15745 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِيهَا مِثْلَ قَوْلِ زَيْدٍ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے اس صورت حال میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

15746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُكَاتَبِ: لَا يُحَاصُّ سَيِّدُهُ الْغُرَمَاءَ يَبْدَاُ بِالَّذِي بَدَا لَهُمْ قَبْلَ كِتَابَةِ سَيِّدِهِ

✵✵ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ مکاتب غلام کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے: اس کا آقا اس بارے میں قرض خواہوں سے حصے نہیں لے گا' بلکہ اس کے آقا کی کتابت کی رقم سے پہلے' قرض خواہوں کو ادائیگی کی جائے گی۔

15747 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْلَسَ مُكَاتَبِي بِنَجْمٍ مِنْ نُجُومِهِ حَلَّ عَلَيْهِ، لِاَنَّهُ قَدْ مَلَكَ عَمَلَهُ فِي سَنَتِهِ قَالَ: لَا، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَاطَعْتُهُ عَلَى مَالٍ، وَاَعْتَقْتُ، وَكَتَبْتُ عَلَيْهِ مُقَاطَعَتَهُ دَيْنًا قَالَ: لَا تُحَاصُّهُمْ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ،

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ مِنِّى رَقَبَتُهُ، وَقَدْ اَعْتَقْتُهُ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَعْتَقْتَهُ، وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میرا مکاتب غلام ایک قسط ادا کرنے سے مفلس ہوگیا' جس کی ادائیگی اس پر لازم ہوگئی تھی' کیونکہ وہ اس سال میں اپنا کام کرتا رہا' انہوں نے جواب دیا: جی نہیں

عمرو بن دینار کی بھی یہی رائے ہے۔ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے مخصوص مال کے عوض میں اس کی قسطیں کردی تھیں' اور اسے آزاد کردیا تھا اور اس پر یہ مقرر کردیا کہ وہ یہ قسطیں قرض کے طور پر ادا کرے گا؟ تو عطاء نے فرمایا: تم اس سے حصے نہیں کرواؤ گے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے' میں نے عطاء سے کہا: اگر وہ میری غلامی سے نکل جاتا ہے اور میں سے آزاد کردیتا ہوں' انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے آزاد کردو اور اگر چاہو تو ایسا نہ کرو۔

15748 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ: يَضْرِبُ مَوْلَاهُ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ مَعَ الْغُرَمَاءِ،

✸✸ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے مکاتب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب اس کا انتقال ہوجائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کا آقا' دیگر قرض خواہوں کی مانند' اپنی قسط کا حساب رکھے گا۔

15749 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ قَالَ: وَاَخْبَرَنِى الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ

✸✸ شیبانی نے' امام شعبی کے حوالے سے' قاضی شریح سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِى سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ ابْنُ اَبِى لَيْلَى وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيّ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، حَلَّ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ، فَيَضْرِبُ الْمَوْلَى مَعَ الْغُرَمَاءِ بِجَمِيعِ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ حَنِيفَةَ: لَا يَكُوْنُ لِمَوْلَاهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ، هُوَ لِلْغُرَمَاءِ

✸✸ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ' سفیان ثوری اور حسن بن صالح یہ فرماتے ہیں: جب مکاتب غلام کا انتقال ہوجائے اور اس کے ذمہ قرض ہو اور اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی کا وقت بھی ہوچکا ہو' تو اس کے ذمہ جتنی کتابت کی رقم تھی آقا دیگر قرضوں کے ساتھ اسے ملالے گا

راوی کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اس کے آقا کا اس کے ذمہ کوئی قرض نہیں ہوگا' وہ رقم دیگر قرض خواہوں کو دی جائے گی۔

بَابُ: الْحَمَالَةُ عَنِ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب غلام کی طرف سے ادائیگی کرنا

15751 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَتَبْتُ عَلَى رَجُلَيْنِ

فِيْ بَيْعٍ: اَنَّ حَيَّكُمَا عَلٰى مَيِّتِكُمَا، وَمُلِيَّكُمَا عَلٰى مُعْدَمِكُمَا قَالَ: يَجُوزُ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا میں ایک ہی سودے میں دو آدمیوں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں کہ تم دونوں میں سے جو زندہ بچ جائے گا' مرنے والے کی ذمہ داری بھی اسی کی ہوگی' اور تم میں سے جو ادا نہیں کر سکے گا' اس کی ادائیگی دوسرے کے ذمہ ہوگی' انہوں نے فرمایا: یہ درست ہے۔

عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

15752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَاتَبْتُ عَبْدَيْنِ لِيْ وَكَتَبْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا قَالَ: لَا يَجُوزُ فِيْ عَبْدَيْكَ، وَقَالَهَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِمَ لَا يَجُوزُ؟ قَالَ: مِنْ اَجْلِ اَنَّ اَحَدَهُمَا لَوْ اَفْلَسَ رَجَعَ عَبْدَكَ، وَلَمْ يَهْلَكْ مِنْكَ شَيْءٌ، فَبِمَا يَغْرَمُ هٰذَا لَكَ مِنْهُ وَلَكَ الْعَبْدُ؟ فَاِنْ مَاتَ وَوَجَدْتَ مَالًا اَخَذْتَهُ، وَاِنْ لَمْ تَجِدْ لَهُ مَالًا لَمْ يَغْرَمْ لَكَ عَنْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے' دو غلاموں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں اور وہ حکم دونوں پر لاگو قرار دیتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: دو غلاموں کے بارے میں یہ درست نہیں ہوگا' سلیمان بن موسیٰ نے بھی یہی بات کہی ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کیوں درست نہیں ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں میں کوئی ایک مفلس ہوگیا' تو وہ دوبارہ تمہارا غلام بن جائے گا' تو تم سے کوئی چیز ہلاک نہیں ہوئی' تو وہ کس بنیاد پر دوسرے کی طرف سے تمہیں تاوان ادا کرے گا؟ جبکہ وہ تو تمہارا غلام ہے اور اگر وہ مرجائے' اور تم مال پاؤ تو تم اسے حاصل کرلو گے' اور اگر تم اس کا مال نہیں پاتے' تو وہ اس کی طرف سے تمہیں تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔

15753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَمْ تَكُنْ سِلْعَةٌ خَرَجَتْ مِنْكَ فِيْهَا مَالٌ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کوئی سامان نہیں ہے جو تمہاری طرف سے نکلا ہے جس میں مال موجود ہے۔

15754 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِمَا

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ان دونوں کے لئے ایسا درست ہوگا۔

15755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ لِيْ رَجُلٌ: كَاتِبْ غُلَامَكَ هٰذَا وَعَلَيَّ كِتَابَتُهُ، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ مَاتَ اَوْ عَجَزَ قَالَ: لَا يَغْرَمُ لَكَ عَنْهُ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ فِي الْعَبْدَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص مجھ سے کہتا ہے کہ تم مجھے اپنے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو! اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی' تو پھر میں ایسا کر لیتا ہوں اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' یا وہ عاجز آجاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: کہ وہ شخص' غلام کی طرف تمہیں تاوان ادا نہیں کرے گا' دو غلاموں کے بارے میں بھی انہوں نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی۔

15756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَعُمَرَ ، قَالَا : إِنْ حَمَلَ رَجُلٌ عَنْ عَبْدِكَ فِي كِتَابَتِهِ وَاشْتَرَطْتَ أَنَّكَ إِنْ عَجَزْتَ فَإِنَّكَ عَبْدٌ لِي ، وَحَمَلَ لَكَ إِنْسَانٌ بِكِتَابَتِهِ ، قَالَا : فَإِنْ عَجَزَ فَهُوَ عَبْدُكَ ، رَجَعَ ، وَلَا يَحْمِلُ عَنْهُ الرَّجُلُ شَيْئًا ، فَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ أَنَّكَ إِنْ عَجَزْتَ فَإِنَّكَ عَبْدٌ ، قَالَا : إِنْ عَجَزَ أَخَذْتَ الَّذِي حَمَلَ لَكَ عَنْهُ بِكِتَابَتِكَ ، وَيُؤَاجِرُهُ الْآخَرُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ الَّذِي لَهُ ، وَقَالَا : إِنْ حَمَلَ لَكَ عَبْدٌ فَمَاتَ عَبْدُكَ ، لَمْ يَغْرَمْ عَنْهُ الْآخَرُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ مَاتَ

٭٭ ابن جریج نے عطاء اور عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تمہارے غلام کی طرف سے اس کی کتابت کی رقم کی ادائیگی اپنے ذمے لیتا ہے اور تم یہ شرط عائد کرتے ہو کہ اگر تم عاجز آگئے تو تم میرے غلام رہو گے یا ایک شخص اپنی کتابت کی رقم کی ادائیگی تمہارے سامنے اپنے ذمے لے لیتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کہ اگر وہ شخص ادائیگی سے عاجز آگیا تو تمہارا غلام تمہارا ہی رہے گا وہ واپس آجائے گا اور وہ شخص اس کی طرف سے کوئی جرمانہ ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا لیکن اگر تم یہ شرط عائد نہیں کرتے کہ اگر تم عاجز آگئے تو تم غلام رہو گے تو پھر یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کہ اگر وہ عاجز آجائے تو تم وصولی کر لو گے جو اس نے تمہاری کتابت کے حوالے سے تمہیں ادا کی تھی اور دوسرا شخص اس سے مزدوری کروائے گا یہاں تک کہ وہ اپنا حق پورا وصول کر لے گا یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: کہ اگر غلام نے تمہارے سامنے ادائیگی اپنے ذمہ لی ہو اور تمہارا غلام فوت ہو جائے تو دوسرا شخص اس کی طرف سے تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا کیونکہ اصل آدمی تو فوت ہو گیا ہے۔

15757 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : كَاتِبْ عَبْدَكَ هَذَا ، فَإِنْ عَجَزَ فَعَلَيَّ كِتَابَتُهُ قَالَ : جَائِزٌ قَالَ مَعْمَرٌ : وَأَمَّا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَلَا يَرَوْنَهُ شَيْئًا ، مِنْهُمْ حَمَّادٌ ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ وَغَيْرُهُمَا يَقُولُونَ : مَالُكَ ضَمِنَ لَكَ عَنْ مَالِكَ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو کسی شخص سے یہ کہتا ہے: کہ تم اپنے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو اگر یہ عاجز آگیا تو اس کی کتابت کی رقم میرے ذمے ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں: کہ یہ جائز ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اہل کوفہ اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے ہیں ان میں حماد بن ابوسلیمان اور ابن شبرمہ بھی شامل ہیں۔ اور دیگر حضرات بھی ہیں اہل کوفہ یہ کہتے ہیں: وہ تمہارا مال ہے جس نے تمہارے دوسرے مال کے بارے میں تمہارے سامنے ضمانت دی تھی۔

15758 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ : الْمُكَاتَبُ إِنْ كَفَلَ سَيِّدُهُ بِكِتَابَتِهِ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ لَيْسَتْ هَذِهِ بِكَفَالَةٍ ، لِأَنَّهُ عَبْدُهُ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: مکاتب غلام کا آقا اگر اس کی کتابت کی رقم کی طرف سے کفیل بن جائے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے یہ چیز کفالت نہیں ہے کیونکہ وہ اس آقا کا غلام ہے۔

15759 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: اَعْتِقْ غُلَامَكَ هٰذَا وَعَلَيَّ ثَمَنُهُ" قَالَ: هٰذَا جَائِزٌ، وَوَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ كَمَا اَعْتَقَهُ، وَعَلَى الْحَمِيلِ مَا تَحَمَّلَ

✲✲ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: کہ تم اپنے اس غلام کو آزاد کر دو اس کی قیمت کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' تو زہری فرماتے ہیں کہ یہ درست ہوگا اور اس کی ولاء کا حق اس کے آقا کو ملے گا جس طرح اگر اس کے آقا نے خود اسے آزاد کیا ہوتا (تو بھی یہ حق اسے ملتا)۔ اور جس شخص نے اپنے ذمے ادائیگی لی ہے' اس کے ذمے وہ ادائیگی لازم ہوگی' جو اس نے اپنے ذمہ لی ہے۔

بَابٌ: الْمُكَاتَبُ عَلَى الرَّقِيقِ

باب: غلام کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرنا

15760 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ حَفْصَةَ، كَاتَبَتْ غُلَامًا لَّهَا عَلٰى وَصَفَاءَ، قَالَ نَافِعٌ: قَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ

✲✲ ایوب نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک غلام کے ساتھ' چند مزدوروں کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا' نافع کہتے ہیں کہ میں نے ان مزدوروں میں سے ایک کو دیکھا ہوا ہے۔

15761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ، مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَتَنَةٌ لِي كَانَتْ مَوْلَاةً لِاَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ يُقَالُ لَهَا سَارَةُ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ كَاتَبَ غُلَامًا عَلٰى رَقِيقٍ

✲✲ عبدالحمید بن سوار بیان کرتے ہیں کہ میری ایک عزیزہ' جو حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی' جن کا نام سارہ تھا انہوں نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنے غلام کے ساتھ' غلام کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔

15762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ رَجُلًا كَاتَبَ غُلَامًا لَّهُ عَلٰى عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَعَلٰى غُلَامٍ يَصْنَعُ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ قَالَ: فَاَدَّى الْغُلَامُ الْمَالَ عَلٰى نُجُومِهِ الَّتِي كَاتَبَ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَجِدْ غُلَامًا يَصْنَعُ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ، فَخَاصَمَهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَعْطِهِ غُلَامًا يَصْنَعُ مِثْلَ صِنَاعَتِكَ قَالَ: لَا اَجِدُهُ قَالَ: الْتَمِسْهُ قَالَ: قَدِ الْتَمَسْتُهُ فَلَمْ اَجِدْهُ قَالَ: فَرَدَّهُ عُمَرُ اِلَى الرِّقِّ

✲✲ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کے ساتھ' دس ہزار درہم اور ایک غلام کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا' جو اس (کتابت والے غلام) کی طرح کاریگر ہو' اس غلام نے اپنے ذمہ لازم ادائیگی قسطوں میں کر دی' لیکن اسے کوئی ایسا غلام نہ مل سکا' جو اس کی طرح کا کاریگر ہو' اس نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

کہا: کہ تم اسے ایسا غلام پیش کرو گے جو تمہاری طرح کاریگر ہو تو اس نے کہا: وہ مجھے نہیں ملتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے تلاش کرو۔ اس نے کہا: میں نے اسے تلاش کیا ہے' لیکن وہ مجھے نہیں ملا

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دوبارہ غلام قرار دے دیا۔

15763 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُكَاتِبَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ عَلَى الْوُصَفَاءِ، وَيَتَزَوَّجَ عَلَى الْوُصَفَاءِ قَالَ: وَاَخْبَرَنَا ابْنُ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ،

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنے غلام کے ساتھ چند مزدوروں یا غلاموں کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کر لے یا آدمی چند مزدوروں یا غلاموں کے عوض میں شادی کر لے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے منقول ہے۔

15764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ كَاتَبَ عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ مِائَةَ وَدِيَّةٍ، فَاِذَا اَطْعَمَتْ فَهُوَ حُرٌّ

✵✵ یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے (اپنے آقا کے ساتھ) کتابت کا معاہدہ اس شرط پر کیا تھا کہ وہ ایک سو پودے لگائیں گے اور جب ان کا پھل نکل آئے گا تو وہ آزاد ہوں گے۔

15766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ كَانَ لِنَاسٍ مِّنْ بَنِي النَّضِيرِ، فَكَاتَبُوهُ عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا وَدِيَّةً حَتّٰى يَبْلُغَ عَشْرَ سَعَفَاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ عِنْدَ كُلِّ فَقِيرٍ وَدِيَّةً، ثُمَّ غَدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهَا بِيَدِهِ وَدَعَا لَهُ فِيهَا، فَكَاَنَّهَا كَانَتْ عَلٰى ثَبَجِ الْبَحْرِ، فَاَعْلَمَتْ مِنْهَا وَدِيَّةً، فَلَمَّا اَفَاءَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهِيَ الْمُثِيبُ، جَعَلَهَا اللّٰهُ صَدَقَةً، فَهِيَ صَدَقَةٌ بِالْمَدِينَةِ

✵✵ امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بنونضیر سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کے غلام تھے انہوں نے ان کے ساتھ اس شرط پر کتابت کا معاہدہ کیا کہ وہ ان کو اتنے اتنے پودے لگا کر دیں گے یہاں تک کہ جب وہ پودے اس حد تک پہنچ جائیں گے (تو وہ آزاد شمار ہوں گے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہر ایک گڑھے کے پاس ایک پودا رکھ دو اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اپنے دست مبارک سے اس پودے کو زمین میں لگایا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے اس میں برکت کی دعا کی تو یوں لگا

جیسے وہ سمندر کا بڑا حصہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے وہ باغ مال فئے کے طور پر (نبی اکرم ﷺ) کو دے دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اللہ کے لئے صدقہ قرار دیا اور وہ مدینہ منورہ میں موجود صدقہ (کے طور پر مخصوص باغات میں سے) ایک تھا۔

15767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَذْكُرُ اَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مِنْ رَبٍّ اِلٰى رَبٍّ

✵✵ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ دس سے زیادہ افراد کی ملکیت میں منتقل ہوتے رہے ایک مالک سے دوسرے مالک کی طرف۔

15768 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ قَالَ: دَخَلَ قَوْمٌ عَلٰى سَلْمَانَ وَهُوَ اَمِيْرٌ بِالْمَدَائِنِ وَهُوَ يَعْمَلُ هٰذَا الْخُوصَ، فَقِيلَ لَهُ: اَتَعْمَلُ هٰذَا وَاَنْتَ اَمِيْرٌ؟ وَهُوَ يُجْرِي عَلَيْكَ رِزْقٌ قَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ آكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِي، وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ تَعَلَّمْتُ هٰذَا، اِنِّي كُنْتُ فِي اَهْلِي بِرَامِ هُرْمُزَ، وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى مُعَلِّمِي الْكِتَابِ، وَكَانَ فِي الطَّرِيقِ رَاهِبٌ فَكُنْتُ اِذَا مَرَرْتُ جَلَسْتُ عِنْدَهُ، فَكَانَ يُخْبِرُنِي مِنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَنَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى اشْتَغَلْتُ عَنْ كِتَابَتِي وَلَزِمْتُهُ، فَاَخْبَرَ اَهْلِي الْمُعَلِّمَ، وَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الرَّاهِبَ قَدْ اَفْسَدَ ابْنَكُمْ قَالَ: فَاَخْرَجُوهُ، فَاسْتَخْفَيْتُ مِنْهُمْ قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا الْمَوْصِلَ، فَوَجَدْنَا بِهَا اَرْبَعِينَ رَاهِبًا فَكَانَ بِهِمْ مِنَ التَّعْظِيمِ لِلرَّاهِبِ الَّذِي جِئْتُ مَعَهُ شَيْءٌ عَظِيمٌ، فَكُنْتُ مَعَهُمْ اَشْهُرًا، فَمَرِضْتُ فَقَالَ رَاهِبٌ مِنْهُمْ: اِنِّي ذَاهِبٌ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَاُصَلِّي فِيهِ فَفَرِحْتُ بِذٰلِكَ، فَقُلْتُ: اَنَا مَعَكَ قَالَ: فَخَرَجْنَا قَالَ: فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَصْبَرُ عَلٰى مَشْيٍ مِنْهُ، كَانَ يَمْشِي فَاِذَا رَآنِي اَعْيَيْتُ قَالَ: ارْقُدْ، وَقَامَ يُصَلِّي، فَكَانَ كَذٰلِكَ لَمْ يُطْعَمْ يَوْمًا حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا رَقَدَ، وَقَالَ لِي: اِذَا رَاَيْتَ الظِّلَّ هَاهُنَا، فَاَيْقِظْنِي، فَلَمَّا بَلَغَ الظِّلُّ ذٰلِكَ الْمَكَانَ، اَرَدْتُ اَنْ اُوقِظَهُ ثُمَّ قُلْتُ: شَهْرٌ وَلَمْ يَرْقُدْ وَاللّٰهِ لَاَدَعَنَّهُ قَلِيلًا، فَتَرَكْتُهُ سَاعَةً فَاسْتَيْقَظَ فَرَاَى الظِّلَّ قَدْ جَازَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ، فَقَالَ: اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اَنْ تُوقِظَنِي؟ قُلْتُ: قَدْ كُنْتَ لَمْ تَنَمْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَدَعَكَ اَنْ تَنَامَ قَلِيلًا قَالَ: اِنِّي لَا اُحِبُّ اَنْ يَاْتِيَ عَلَيَّ سَاعَةٌ اِلَّا وَاَنَا ذَاكِرٌ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهَا قَالَ: ثُمَّ دَخَلْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَاِذَا سَائِلٌ مُقْعَدٌ يَسْاَلُ، فَسَاَلَهُ، فَلَا اَدْرِي مَا قَالَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ الْمُقْعَدُ: دَخَلْتَ وَلَمْ تُعْطِنِي شَيْئًا، وَخَرَجْتَ وَلَمْ تُعْطِنِي شَيْئًا قَالَ: هَلْ تُحِبُّ اَنْ تَقُومَ؟ قَالَ: فَدَعَا لَهُ فَقَامَ، فَجَعَلْتُ اَتَعَجَّبُ وَاَتَّبِعُهُ، فَسَهَوْتُ، فَذَهَبَ الرَّاهِبُ ثُمَّ خَرَجْتُ اَتْبَعُهُ، اَسْاَلُ عَنْهُ فَرَاَيْتُ رَكْبًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَاَلْتُهُمْ عَنْهُ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتُمْ رَجُلَ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالُوا: هٰذَا عَبْدٌ آبِقٌ، فَاَخَذُونِي فَاَرْدَفُونِي خَلْفَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، حَتّٰى قَدِمُوا بِيَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلُونِي فِي حَائِطٍ لَهُمْ، فَكُنْتُ اَعْمَلُ هٰذَا الْخُوصَ، فَمِنْ ثَمَّ تَعَلَّمْتُهَا قَالَ: وَكَانَ الرَّاهِبُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُعْطِ الْعَرَبَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَحَدًا، وَاِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْهُمْ نَبِيٌّ، فَاِنْ اَدْرَكْتَهُ، فَصَدِّقْهُ، وَآمِنْ بِهِ، وَاِنَّ آيَتَهُ اَنْ يَقْبَلَ الْهَدِيَّةَ، وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، وَاِنَّ فِي ظَهْرِهِ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ قَالَ: فَمَكَثْتُ مَا مَكَثْتُ، ثُمَّ قَالُوا: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَخَرَجْتُ مَعِي بِتَمْرٍ، فَجِئْتُ اِلَيْهِ بِهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: صَدَقَةٌ قَالَ: لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَاَخَذْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: هَدِيَّةٌ، فَاَكَلَ، وَاَكَلَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ قُمْتُ وَرَاءَهُ لِاَنْظُرَ الْخَاتَمَ، فَفَطِنَ بِي فَاَلْقَى رِدَاءَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَاٰمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُهُ قَالَ: فَاِمَّا كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ نَخْلَةٍ، وَاِمَّا اشْتَرٰى نَفْسَهُ بِمِائَةِ نَخْلَةٍ قَالَ: فَغَرَسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَلَمْ يَحُلِ الْحَوْلُ حَتّٰى بَلَغَتْ، اَوْ قَالَ: اَكَلَ مِنْهَا

✵✵ معمر نے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مدائن کے گورنر تھے وہ اس وقت خوص بنا رہے تھے' ان سے کہا گیا: کہ آپ گورنر ہونے کے باوجود یہ کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ کو اپنے عہدے کی تنخواہ بھی ملتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میں ہاتھ کے ذریعے کام کر کے کھاؤں۔ میں تمہیں یہ بات بتاتا ہوں کہ میں نے یہ کام کس سے سیکھا ہے میں رام ہرمز نامی جگہ پر اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہتا تھا میں اپنے استاد کے پاس جایا کرتا تھا راستے میں ایک راہب رہتا تھا جب بھی میں اس کے پاس سے گزرتا تھا اس کے پاس بیٹھ جایا کرتا تھا وہ مجھے آسمان اور زمین اور اس جیسی دیگر چیزوں کے بارے میں بتایا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے پڑھنا لکھنا چھوڑا اور اس کے پاس رہنے لگا میرے استاد نے میرے گھر والوں کو اس بارے میں بتایا اور کہا کہ یہ راہب تمہارے بیٹے کو خراب کر دے گا اس نے کہا کہ تم اسے یہاں سے نکال دو!

تو مجھے ان لوگوں کی طرف سے اندیشہ ہوا تو میں اس راہب کے ساتھ وہاں سے نکلا اور موصل آ گئے وہاں ہم نے چالیس راہب پائے' وہ لوگ اس راہب کی تعظیم کیا کرتے تھے' جس کے ساتھ میں آیا تھا میں ان لوگوں کے ساتھ چند ماہ رہا پھر میں بیمار ہو گیا تو ان میں سے ایک راہب نے کہا کہ میں بیت المقدس جا رہا ہوں تاکہ میں وہاں نماز ادا کروں مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی اور میں نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا پھر ہم وہاں سے روانہ ہوئے میں نے اس راہب سے زیادہ صبر کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا وہ چلتا رہتا تھا اور جب وہ دیکھتا تھا کہ میں تھک گیا ہوں تو وہ کہتا کہ تم آرام کر لو پھر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگتا تھا وہ اسی طرح رہا اس نے کسی دن کھانا نہیں کھایا (یعنی وہ روزانہ روزہ رکھتا تھا) یہاں تک کہ ہم لوگ بیت المقدس آ گئے۔ جب ہم بیت المقدس پہنچے تو وہ سو گیا اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم یہ دیکھو کہ سایہ یہاں آ گیا ہے تو مجھے بیدار کر دینا جب وہ سایہ اس مقام تک پہنچا اور میں نے اسے بیدار کرنے کا ارادہ کیا تو مجھے خیال آیا کہ یہ ایک ماہ سے نہیں سویا ہے اللہ کی قسم میں اسے تھوڑی دیر سویا رہنے دیتا ہوں میں نے اسے گھڑی بھر کے لئے اور سونے دیا جب وہ بیدار ہوا اور اس نے دیکھا کہ وہ سایہ اس جگہ سے آگے جا چکا ہے تو اس نے کہا کہ کیا میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم مجھے بیدار کر دینا میں نے کہا کہ تم اتنے عرصے سے سوئے نہیں تھے تو میں نے یہ پسند کیا کہ تم تھوڑی دیر اور سوئے رہو اس نے کہا میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر کوئی ایسی گھڑی آئے جس میں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کر رہا ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم بیت المقدس میں داخل ہو گئے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو مانگ رہا تھا اس نے راہب سے بھی مانگا مجھے نہیں معلوم کہ راہب نے اس سے کیا کہا تو اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا کہ تم مجھے کچھ

دیئے بغیر اندر داخل ہونے لگے ہو تم مجھے دیئے بغیر باہر نکلو گے اس راہب نے کہا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تم کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس راہب نے اس اپاہج کے بارے میں دعا کی تو وہ کھڑا ہو گیا میں حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا پھر میں اس کے ساتھ ہی رہا پھر ایک وقت میری توجہ ہٹی تو وہ راہب غائب ہو گیا۔ میں اس کی تلاش میں نکلا اس کے بارے میں دریافت کرتا رہا میں نے کچھ سواروں کو دیکھا اور ان سے اس راہب کے بارے میں دریافت کیا میں نے کہا کہ کیا تم نے اس اس طرح کا شخص دیکھا ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو کوئی مفرور غلام لگتا ہے انہوں نے مجھے پکڑا اور اپنے میں سے ایک شخص کے پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ وہ لوگ مجھے لے کر مدینہ منورہ آ گئے اور وہ مجھے اپنے ایک باغ میں مقرر کر گئے میں' ان کے لئے یہ کام کاج کرتا رہا وہاں میں نے یہ کام سیکھا تھا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ راہب یہ کہا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے عرب میں کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا اب عنقریب ان میں ہی نبی مبعوث ہوں گے اگر تم ان کا زمانہ پالو تو تم ان کی تصدیق کرنا اور ان پر ایمان لانا اور ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ تحفہ قبول کر لیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے اور ان کی پشت پر مہر نبوت ہوگی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کافی عرصہ گزر گیا پھر لوگوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے ہیں تو میں اپنے ساتھ کچھ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے ہیں تو میں نے وہ لیں پھر میں آپ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر آیا اور میں نے آپ کی خدمت میں رکھیں اور آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے میں نے عرض کی کہ یہ تحفہ ہے تو آپ نے انہیں کھا لیا اور آپ کے پاس موجود افراد نے بھی انہیں کھایا پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تا کہ مہر نبوت کا جائزہ لوں آپ کو اندازہ ہو گیا تو آپ نے اپنے کندھے سے چادر کو ہٹایا تو میں آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کی تصدیق کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کھجوروں کے ایک سو درختوں کے عوض میں یا تو کتابت کا معاہدہ کر لے یا ایک سو درختوں کے عوض میں خود کو خرید لے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں پودے لگا کر دیئے ایک سال گزرنے سے پہلے وہ درخت بن گئے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے اس میں سے کھایا (یعنی وہ پورے درخت بن گئے تھے)۔

بَابٌ: لَا وَرَاثَةَ

باب: وراثت نہیں ہوگی

15769 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ: تُوُفِّىَ رَجُلٌ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا قَدْ اَدّٰى بَعْضَ كِتَابَتِهٖ، فَوَرِثَهٗ بَنُوهُ، ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ، وَتَرَكَ مَالًا، فَسُئِلَ عَنْهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَا: مَا بَقِىَ مِنْ كِتَابَتِهٖ فَهُوَ بَيْنَ بَنِىْ مَوْلَاهُ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ عَلٰى مِيْرَاثِهِمْ، وَمَا فَضَلَ مِنَ الْمَالِ بَعْدَ كِتَابَتِهٖ فَهُوَ لِلرِّجَالِ مِنْهُمْ دُوْنَ النِّسَاءِ

✵✵ معمر نے محمد بن ابوکثیر کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک شخص انتقال کر گیا اس نے ایک ایسے مکاتب غلام کو چھوڑا جو اپنی کتابت کی کچھ رقم ادا کر چکا تھا اس شخص کے بچے اس غلام کے وارث بنے پھر وہ مکاتب بھی مر گیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی کتابت کی جتنی رقم باقی رہ گئی تھی وہ اس کے آقا کے بچوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گی جو مردوں اور عورتوں کے درمیان ان کے وراثت کے حصے کے مطابق ہوگی اور کتابت کی رقم کے بعد جو مال بچ جائے گا وہ صرف مردوں کو ملے گا خواتین کو نہیں ملے گا۔

15770 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَاؤُهُ لِعَصَبَةِ الَّذِي كَاتَبَهُ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کی ولاء اس کے مالک کے عصبہ کو ملے گی جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔

15771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ، ثُمَّ مَاتَ السَّيِّدُ وَتَرَكَ رِجَالًا وَنِسَاءً قَالَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ وَلَاءِ الْمُكَاتَبِ شَيْءٌ، الَّذِي يُؤَدِّي عَلَى الْمِيرَاثِ مِنْهُمْ، وَالْوَلَاءُ لِلذُّكُورِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جو اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے اور پھر اس کا آقا انتقال کر جاتا ہے (اور مردوں اور خواتین کو پسماندگان میں) چھوڑ کر جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ مکاتب کی ولاء میں سے خواتین کو کچھ نہیں ملے گا۔ (مال) وراثت میں شمار ہوگا اس کو دیا جائے گا لیکن ولاء کا حق صرف مردوں کے لئے ہوگا۔

15772 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ تَعْتِقَهُ فَيَكُوْنَ وَلَاؤُهُ لَهَا، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

✵✵ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عورت ولاء میں سے کسی چیز کی وارث نہیں بنتی ہے البتہ اگر اس نے خود غلام کو آزاد کیا ہو تو اس غلام کی ولاء اس عورت کو ملے گی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے"۔

15773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي امْرَاَةٍ وَرِثَتْ مُكَاتَبًا لَهَا مِنْ اَبِيهَا هِيَ وَاَخُوهَا فَاَعْتَقَا الْمُكَاتَبَ قَالَ: الْوَلَاءُ لِلْاَخِ، اِنَّمَا وَرِثَتْ دَرَاهِمَ قَالَ: وَنَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ: وَلَوْ اَنَّ الْمَرْاَةَ اَعْتَقَتْ نَصِيبَهَا مِنَ الْمُكَاتَبِ، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهَا، وَاِنْ عَجَزَ رُدَّ فِي الرِّقِّ لِاَنَّهَا اِنَّمَا تَرَكَتْ دَرَاهِمَ وَيَصِيرُ لَهَا نَصِيبًا مِنْ ذٰلِكَ الْمُكَاتَبِ، لَا يَنْفَعُ عِتْقُهَا

✸✸ سفیان ثوری ایسی خاتون کے بارے میں بیان کرتے ہیں جو اپنے باپ کی طرف سے کسی مکاتب غلام کی وارث بن جاتی ہے وہ عورت ہوتی ہے اور اس کا بھائی ہوتے ہیں پھر وہ دونوں مکاتب غلام کو آزاد کر دیتے ہیں تو ثوری فرماتے ہیں کہ ولاء کا حق بھائی کو ملے گا عورت صرف درہموں کی وارث بنے گی۔ثوری فرماتے (یاامام عبدالرزاق فرماتے ہیں) ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے مکاتب غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیا ہو تو اب اس پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اور اگر وہ غلام عاجز آجائے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عورت نے درہموں کو ترک کر دیا تھا اور پھر اس مکاتب غلام میں سے اس عورت کا حصہ اسے ملے گا اس عورت کا آزاد کرنا فائدہ نہیں دے گا۔

15774 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ وَرِثَتْ اَبَاهَا مُكَاتَبًا، فَقَضٰى نُجُومَهُ حَتّٰى عُتِقَ، ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ، وَالْمَرْاَةُ حَيَّةٌ الَّتِيْ صَارَ لَهَا قَالَ: فَلَا تَرِثُهُ، وَلٰكِنْ يَرِثُهُ عَصَبَتُهُ، وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ - يَعْنِيْ عَصَبَةَ اَبِيْهَا - وَقَالَ لِيْ عَمْرٌو: وَلَمْ يَزَلْ يُقْضٰى بِهٖ، وَيُقْضٰى بِاَنْ لَا تَرِثَ الْمَرْاَةُ وَلَاءَ مُكَاتَبِيْ زَوْجِهَا وَاِنْ صَارُوْا لَهَا

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک خاتون اپنے باپ کی طرف سے مکاتب غلام کی واث بنتی ہے جو اپنی قسطیں ادا کر چکا ہوتا ہے یہاں تک کہ آزاد ہو جاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام مر جاتا ہے اور وہ خاتون ابھی زندہ ہوتی ہے جو اس کی وارث بنی تھی تو عطاء نے فرمایا کہ وہ عورت اس کی وارث نہیں بنے گی بلکہ اس غلام کے عصبہ رشتہ دار اس کے وارث بنیں گے' عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے' یعنی عورت کے باپ کے عصبہ رشتہ دار اس کے وارث بنے گے' عمرو نے مجھ سے فرمایا تھا: مسلسل اس کے مطابق فیصلہ دیا جاتا رہا ہے یہاں تک کہ یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے مکاتب غلاموں کی ولاء کی وارث بھی نہیں بنے گی اگر چہ وہ غلام اس کے حصے میں آئے ہوں۔

15775 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: عَطَاءٌ: فَمَنْ وَرِثَ مُكَاتَبًا، فَعَجَزَ الْمُكَاتَبُ فَرَجَعَ عَبْدًا، فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّذِيْ وَرِثَهُ عَلٰى شَرْطِهِ الَّذِيْ كَاتَبَهُ

✸✸ عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مکاتب غلام کا مالک بنے اور پھر وہ مکاتب غلام ادائیگی سے عاجز آجائے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا اور وہ ان لوگوں کا غلام شمار ہوگا جو اس کے آقا کے وارث بنے تھے' جس نے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کا تھا۔

15776 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ مَوْلًى لِعُمَرَ مَاتَ، اَتُوَرِّثُ بَنَاتِ عُمَرَ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: اِنْ لَكَ اِلَى اَنْ يَفْعَلَ تُوَرِّثُهُمْ

٭٭ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس غلام کے بارے میں دریافت کیا جو انتقال کر گیا تھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں اس کی وارث بنیں گی؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اگر تمہیں حق ہو تو تم ان کو وارث قرار دیدو۔

15777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ وَرِثَا مُكَاتَبًا، فَقَضَاهُمَا، فَقَالَ: وَلَاؤُهُ لَهُمَا،

٭٭ معمر نے طاؤس کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص اور ایک عورت، وہ دونوں کسی مکاتب غلام کے وارث بنتے ہیں اور وہ غلام ان دونوں کو کتابت کی رقم ادا کر دیتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں کہ اس کی ولاء ان دونوں کو ملے گی۔

15778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ مِثْلَهُ قَالَ: وَكَانَ اَبُوهُ يَقُولُ: "مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يَخْتَلِفَ فِي ذٰلِكَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَنَعْجَبُ مِنْ قَوْلِهِمْ: لَيْسَ لَهَا وَلَاءٌ"

٭٭ ابن جریج نے طاؤس کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں ان کے والد یہ کہا کرتے تھے کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ اس بارے میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا مجھے ان لوگوں کے قول پر حیرانگی ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ عورت کو ولاء کا حق نہیں ملتا ہے۔

15779 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَلَاؤُهُ لِلرَّجُلِ دُونَ الْمَرْاَةِ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی ولاء صرف مرد کو ملے گی عورت کو نہیں ملے گی۔

15780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا، ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ لَهُ، فَصَارَ الْمُكَاتَبُ لِاَحَدِهِمَا، فَقَضَى حَتّٰى عُتِقَ فَقَالَا: وَلَاؤُهُ لَهُمَا عَلٰى حِصَصِ الْمِيرَاثِ مِنْ اَبِيهِمَا، لِاَنَّهُ عُتِقَ فِي كِتَابَةِ اَبِيهِمَا، اِلَّا اَنْ يُعْتِقَهُ اَحَدُهُمَا، فَوَلَاؤُهُ لِمَنْ اَعْتَقَهُ

٭٭ معمر نے زہری اور طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہے پھر اس کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ شخص پسماندگان میں دو بیٹے چھوڑ کر جاتا ہے۔ اور وہ غلام ان دونوں میں سے کسی ایک کے حصے میں آ جاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام ادائیگی کر کے آزاد ہو جاتا ہے تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ اس غلام کی ولاء ان دونوں بیٹوں کو وراثت میں ان کے حصے کے مطابق ملے گی جو حصہ انہیں اپنے باپ کی طرف سے ملا ہے۔ کیونکہ وہ غلام ان کے باپ کے کتابت کے معاہدے کے تحت آزاد ہوا ہے البتہ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک اس غلام کو آزاد کر دیتا ہے تو پھر اس غلام کی ولاء آزاد کرنے والے کو ملے گی۔

15781 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِوَاحِدٍ عَشَرَةٌ، وَلِوَاحِدٍ وَاحِدٌ، يَكُوْنُ نِصْفَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ: هُوَ بَيْنَهُمْ عَلٰى اَحَدَ عَشَرَ سَهْمًا يَعْنِى الْوَلَاءُ

⁕ معمر بیان کرتے ہیں میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ایک شخص کے حصے میں (غلام) کے دس حصے آرہے ہوں اور ایک کے حصے میں ایک حصہ آرہا ہوتو کیا وہ ولاء دو برابر حصوں میں تقسیم ہوگی تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے والد یہ کہتے تھے کہ وہ ان کے درمیان گیارہ حصوں میں تقسیم ہوگی (ولاء) کے دس حصے ایک کو ملیں گے اور ایک حصہ دوسرے کو ملے گا ان کی مراد ولاء تھی۔

15782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ لَهُ وَتَرَكَ الْمُكَاتَبَ، فَصَارَ الْمُكَاتَبُ لِاَحَدِهِمَا، ثُمَّ قَضٰى كِتَابَتَهُ حَتّٰى عُتِقَ، ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا، عَتَقَ، وَابْنَا سَيِّدِهٖ حَيَّانَ، الَّذِىْ صَارَ لَهُ فِى الْمِيْرَاثِ، وَالْاٰخَرُ، مَنْ يَرِثُهُ؟ قَالَ: يَرِثَانِهٖ جَمِيعًا، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ عَطَاءٌ: رَجَعَ وَلَاؤُهُ اِلَى الَّذِىْ كَاتَبَهُ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنَّ الَّذِىْ وَرِثَهُ مِنْ اَبِيْهِ اَعْتَقَهُ اِعْتَاقًا، وَلَمْ يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ: فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِىْ اَعْتَقَهُ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الَّذِىْ وَرِثَهُ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا وَاَعْتَقَهُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا، يُعَاضُ بِهٖ مِنْهُ، ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لِاَبِيْهِمَا الَّذِىْ كَاتَبَهُ، فَاِنْ كَانَ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا يَسِيْرًا لَّيْسَ لَهُ عِوَضٌ ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِىْ اَعْتَقَهُ، قَدْ اَثْبَتَ لِىْ هٰذَا مِرَارًا كَثِيْرَةً بَيْنَ ذٰلِكَ الْحِيْنِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: اِنْ اَخَذَ مِنْهُ عِوَضًا، وَبَقِىَ عَلَيْهِ مِنْهُ شَىْءٌ ثُمَّ اَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِىْ وَرِثَهُ، الَّذِىْ اَعْتَقَهُ، مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ عَبْدٌ مَا بَقِىَ شَىْءٌ، اِنْ عَجَزَ عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ كِتَابَتِهٖ عَادَ عَبْدًا

⁕ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک شخص کا انتقال ہوجاتا ہے وہ پسماندگان میں بیٹے چھوڑ کر جاتا ہے اور مکاتب غلام چھوڑ کر جاتا ہے وہ مکاتب غلام اس کے دو بیٹوں میں سے ایک کے حصے میں آجاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام اپنی کتابت کی رقم ادا کر کے آزاد ہوجاتا ہے پھر وہ مکاتب غلام بھی مرجاتا ہے اور مال چھوڑ کر جاتا ہے اور اس کے آقا کے دونوں بیٹے ابھی زندہ ہوتے ہیں جنہیں وہ وراثت میں منتقل ہوا تھا ان میں سے ایک کے حصے میں وہ آیا تھا اور دوسرا بیٹا بھی ہوتا ہے تو اب ان دونوں میں سے کون اس کے مال کا وارث بنے گا۔عطاء نے جواب دیا کہ وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے۔عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ اس غلام کی ولاء اس شخص کی طرف لوٹ آئے گی جس نے اس کی کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ جو شخص اپنے باپ کی جانب سے اس غلام کا وارث بنا تھا اگر وہ اس غلام کو آزاد کردے اور اس سے کچھ بھی وصولی نہ کرے تو؟ تو عطاء نے جواب دیا کہ اس کی ولاء کا حق اس کو ملے گا جس نے اسے آزاد کیا ہے۔میں نے دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ جو بیٹا اس کا وارث بنا تھا وہ اس غلام سے کچھ وصولی کرلیتا ہے پھر اسے آزاد کرتا ہے تو

انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے کچھ وصولی کر لی تھی اور اس سے کچھ عوض وصول کر لیا تھا اور پھر اسے آزاد کیا تو پھر اس غلام کی ولاء ان دونوں کے باپ کو ملے گی جس نے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔لیکن اگر اس نے غلام سے کوئی معمولی سی چیز وصول کی ہو جو عوض نہ بن سکتی ہو تو اس کی ولاء اس کو ملے گی جس نے اس کو آزاد کیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے کئی مرتبہ یہ بات وضاحت کے ساتھ میرے سامنے بیان کی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس نے غلام سے عوض وصول کیا ہو اور پھر بھی غلام کے ذمے کچھ ادائیگی باقی رہ گئی ہو اور پھر وہ اس غلام کو آزاد کر دے تو پھر اس غلام کی ولاء اس بیٹے کو ملے گی جو اس کا مالک بنا تھا جس نے اسے آزاد کیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ غلام اس وقت تک غلام رہے گا جب تک اس کے ذمے کچھ بھی ادائیگی رہے گی۔ یہاں تک کہ اگر وہ کتابت کی رقم کی کچھ حصے کی ادائیگی سے بھی عاجز آ جائے تو وہ دوبارہ غلام بن جائے گا۔

15783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ فِیْ خَبَرِ عُرْوَةَ اِيَّاهُ عَنْ بَرِيرَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ لِنَاسٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَكَاتَبَ مُكَاتَبَهُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ، فَبَاعُوهَا مِنْ عَائِشَةَ، وَمُكَاتَبَتُهَا كَمَا هِیَ، وَلَمْ تَقْضِ شَيْئًا مِنْ كِتَابَتِهَا

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ عروہ نے انہیں جو روایت بیان کی تھی وہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تھی اس میں یہ مذکور ہے کہ وہ بنو عامر بن صعصعہ سے تعلق رکھنے والے کسی صاحب کی ملکیت تھی ان صاحب نے ان خاتون کے ساتھ نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خرید لیا تھا حالانکہ ان کا کتابت کا معاہدہ بدستور تھا اور انہوں نے ابھی کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی ادائیگی نہیں کی تھی۔

15784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فِیْ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَتْ وَلَهَا مُكَاتَبٌ لَمْ يَحِلَّ شَیْءٌ مِنْ نُجُومِهِ، فَوَرِثَهَا زَوْجُهَا وَابْنُهَا، فَاَدّٰى كِتَابَتَهُ وَاَعْتَقَاهُ جَمِيعًا قَالَ: اِنْ اَدّٰى كِتَابَتَهُ وَلَمْ يُعْتِقَاهُ، فَوَلَاؤُهُ لِمَنْ كَاتَبَهُ، وَاِنْ كَانَا اَعْتَقَاهُ فَلَهُمَا الْوَلَاءُ ، فَاِنَّهُ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب ایسی خاتون کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا انتقال ہو جاتا ہے اور اس کا مکاتب غلام ہوتا ہے جس نے اپنی قسطوں میں سے کوئی بھی ادائیگی نہیں کی پھر اس عورت کا شوہر اور اس کا بیٹا اس کے وارث بنتے ہیں پھر وہ غلام اپنی کتابت کی رقم ادا کرتا ہے اور وہ دونوں اسے آزاد کر دیتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ اگر تو اس نے کتابت کی رقم ادا کی ہو اور ان دونوں نے اسے آزاد نہ کیا ہو تو پھر اس غلام کی ولاء اسے ملے گی جس نے اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور اگر وہ دونوں اسے آزاد کر دیتے ہیں تو اس کی ولاء ان دونوں کو ملے گی کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے"۔

15785 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: غُلَامٌ كَاتَبْتُهُ فَبِعْتُ رَقَبَتَهُ، وَكِتَابَتَهُ مِنْ رَجُلٍ، فَعَجَزَ قَالَ: فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّذِي ابْتَاعَهُ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقَضَى، فَعَتَقَ قَالَ: فَهُوَ مَوْلَاهُ، هُوَ لِلَّذِي ابْتَاعَهُ قَالَ: فَكَيْفَ، وَإِنَّمَا الْكِتَابَةُ عِتْقٌ؟ فَقَالَ: "كَلَّا، لَيْسَتْ بِعِتْقٍ إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ فِي الْمُكَاتَبِ يُوَرَّثُ وَرَاثَةً، فَيُقَالُ: إِنْ وَرِثَهُ إِنْسَانٌ، فَلَا يَبِيعُهُ إِلَّا بِإِذْنِ عَصَبَةِ الَّذِي كَاتَبَهُ"، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قُلْتُ: أَرَأْيٌ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَطَاءٌ: إِلَّا أَنْ يَبِيعَ الَّذِي عَلَيْهِ قَطُّ، فَإِنْ عَجَزَ فَهُوَ عَبْدٌ لِلَّذِي وَرِثَهُ، الَّذِي بَاعَهُ، وَيَبِيعُهُ هٰذَا بِدَيْنِهِ الَّذِي ابْتَاعَ مَا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَعْتَقَ فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِي وَرِثَهُ، الَّذِي بَاعَ مَا عَلَيْهِ، فَهُوَ عَبْدٌ يُبَاعُ بِدَيْنٍ عَلَيْهِ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَحَسْبِيَ أَنْ يَأْذَنَ لِي فِي بَيْعِهِ يَوْمَئِذٍ أَخُو بَنِي أَبِي، وَلَمْ يَأْذَنْ لِي مَوَالِي أَبِي؟ قَالَ: نَعَمْ، حَسْبُكَ أَنْ يَأْذَنَ لَكَ وَرَّاثُهُ مِنْ عَصَبَتِهِ يَوْمَئِذٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک غلام کے ساتھ میں کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں اور پھر میں اس غلام کو اور اس کی کتابت کے معاہدے کو ایک شخص کو فروخت کر دیتا ہوں پھر وہ غلام عاجز آجاتا ہے تو عطاء نے فرمایا کہ وہ اس کا غلام شمار ہوگا جس نے اسے خریدا ہے۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اگر وہ ادائیگی کرنے کے بعد آزاد ہوتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنے آقا سے منسوب شمار ہوگا اور آقا وہ ہے جس نے اسے خرید لیا تھا انہوں نے فرمایا کہ وہ کیسے کیونکہ کتابت بھی تو آزاد کرنا ہوتی ہے۔ عطاء نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں یہ آزاد کرنا نہیں ہوتی کیونکہ مکاتب غلام کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ وراثت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ تو یہ بات کہی جاتی ہے کہ اگر کوئی انسان اس کا مالک بن جائے تو وہ اس شخص کے عصبہ رشتے داروں کی اجازت کے بغیر اس کو فروخت نہ کرے جس نے اس غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات کہی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا یہ ذاتی رائے ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ عطاء نے فرمایا ہے کہ البتہ اس صورت میں حکم مختلف ہوگا جب وہ فروخت کر دے جس کے ذمے ادائیگی ہے اگر وہ عاجز آجائے تو وہ ان کا غلام شمار ہوگا جو اس کے وارث بنے تھے جنہوں نے اسے فروخت کیا تھا اور وہ اسے اس قرض کے عوض میں فروخت کرلے گا جو اس نے خریدتے ہوئے اس کے ذمے کیا تھا۔ اور اگر وہ اسے آزاد کر دے تو اس کی ولاء اسے ملے گی جس نے اس کو آزاد کیا ہے جس نے اسے فروخت کیا تھا اب وہ غلام شمار ہوگا جسے اس کے ذمے فروخت کیا گیا ہے میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا میرے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ مجھے اس کو فروخت کرنے کی اجازت دے دیں جو میرے باپ کے بیٹوں کے بھائی ہیں۔ اور میرے باپ کے موالی نے مجھے اجازت نہ دی ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کے عصبہ رشتہ داروں کے ورثاء اس دن تمہیں اجازت دے دیں۔

15786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَاَمَّا مُكَاتَبٌ اَنْتَ كَاتَبْتَهُ، فَبِعْتَ رَقَبَتَهُ وَالَّذِي عَلَيْهِ، فَلَا تَسْتَاذِنُ فِيهِ اَحَدًا، فَاِنْ عَجَزَ فَهُوَ لِلَّذِي ابْتَاعَهُ، وَاِنْ اَعْتَقَهُ فَهُوَ مَوْلَاهُ قَالَ: وَاَقُولُ اَنَا: لَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ جہاں تک مکاتب غلام کا تعلق ہے جس کے ساتھ تم مکاتبت کا معاہدہ کرتے ہو اور پھر تم اس غلام کو اور اس کے ذمے رقم کو بھی بیچ دیتے ہو اور تم اس میں کسی سے اجازت نہیں لیتے تو اگر وہ عاجز آجائے گا تو وہ اس کا غلام شمار ہوگا جس نے اس کو خرید لیا تھا اور اگر وہ شخص اسے آزاد کر دیتا ہے تو بھی وہ اس کا ہی غلام شمار ہوگا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔

15787 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْمٍ وَرِثُوا مُكَاتَبًا، وَهُمْ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ، فَاَعْتَقُوهُ قَالُوا: يُعْتَقُ وَيَكُونُ وَلَاؤُهُ لَهُمْ عَلَى حِصَصِهِمْ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

* * معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں نقل کیا ہے جو کسی مکاتب غلام کے وارث بنتے ہیں وہ مرد بھی ہوتے ہیں اور خواتین بھی ہوتی ہیں پھر وہ سب اسے آزاد کر دیتے ہیں تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسے آزاد کیا جائیگا تو پھر اس کی ولاء کا حق ان لوگوں کو ان کے حصے کے مطابق ملے گا جو مردوں کو بھی ملے گا اور خواتین کو بھی ملے گا۔

بَابٌ: الْمُكَاتَبُ يُبَاعُ مَا عَلَيْهِ، وَاِعْطَاءُ الْمُكَاتَبِ، وَاِنْ عَجَزَ وَتَفْرِيقٌ بَيْنَ الْمُكَاتَبِ وَامْرَاَتِهِ

باب: مکاتب غلام کے ذمے ادائیگی کو فروخت کیا جانا' مکاتب غلام کو ادائیگی کرنا اگر وہ عاجز آجائے اور مکاتب غلام اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروانا

15788 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: مَنْ بِيعَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، يَاْخُذُهُ بِالثَّمَنِ اِنْ شَاءَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھ سے کہا کہ جو شخص (جو غلام ہو) اپنی ادائیگی کے عوض میں فروخت کر دیا جائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہوگا اگر وہ چاہے گا تو قیمت کے عوض میں اسے حاصل کر لے گا۔

15789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: بَلَغَنِي: اَنَّ الْمُكَاتَبَ يُبَاعُ، فَهُوَ اَحَقُّ بِنَفْسِهِ، يَاْخُذُهَا بِمَا بِيعَ بِهِ وَفِي كِتَابِ الْبُيُوعِ بَيَانٌ مِنْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ "

٭٭ حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ مکاتب غلام کو فروخت کیا جائے تو وہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حقدار ہوگا اور جس قیمت کے عوض میں اسے فروخت کیا گیا ہے وہ اس کے عوض میں حاصل کرلے گا۔

کتاب البیوع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس بارے میں واضح طور پر منقول ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

15790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ مَنْ بِيعَ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَهُوَ اَوْلٰى بِهِ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا اَهْلُ الْكُوفَةِ فَلَا يَرَوْنَهُ شَيْئًا

٭٭ معمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص کو اپنے ذمے لازم قرض (ادائیگی) کے عوض میں فروخت کیا گیا ہوتو وہ اس بارے میں زیادہ حق دار ہوگا۔

معمر کہتے ہیں کہ جہاں تک اہل کوفہ کا تعلق ہے تو وہ اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے ہیں۔

15791 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَهَى فِيْ مُكَاتَبٍ اشْتَرٰى مَا عَلَيْهِ بِعُرُوضٍ، فَجَعَلَ الْمُكَاتَبَ اَوْلٰى بِنَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُوْلُ: مَنِ ابْتَاعَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ، فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى بِهِ اِذَا اَدّٰى مِثْلَ الَّذِيْ اَدّٰى صَاحِبُهُ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکاتب کے ذمے جو ادائیگی ہے اس کے عوض میں اسے خرید لے وہ یہ فرماتے ہیں کہ مکاتب اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق دار ہوگا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی دوسرے شخص کے ذمے لازم ادائیگی کو خرید لے تو اس ادائیگی سے متعلقہ فرد اس کا زیادہ حق دار ہوگا جبکہ وہ اس کی مانند ادائیگی کردے جو دوسرے فرد نے کرنی ہے"۔

15792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " لَمْ اَرَ الْقُضَاةَ اِلَّا يَقْضُونَ: مَنِ اشْتَرٰى عَلٰى رَجُلٍ دَيْنًا، فَصَاحِبُ الدَّيْنِ اَوْلٰى بِهِ "

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے قاضی صاحبان کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ یہی فیصلہ دیتے ہیں کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کے ذمے لازم قرض کو خرید لے تو قرض سے متعلقہ شخص اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔

15793 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ مُكَاتَبِيْ كَيْفَ بِمَا قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَعْطَوْهُ؟ قَالَ: " اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَعْصِيَهُ فِيْ تِلْكَ السَّبِيلِ، وَاِنْ اَمْسَكَهُ، فَلَا بَاْسَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس بارے میں کیا خیال ہے کہ اگر میرا مکاتب غلام عاجز آجاتا ہے تو پھر کیا ہوگا جبکہ مجھے علم ہو کہ لوگوں نے اسے ادائیگی کی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ اس راستے میں نافرمانی کرے لیکن اگر وہ اسے روک لیتا ہے' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمُكَاتَبِ يَعْجَزُ، فَيَعُودُ عَبْدًا، وَقَدْ اَعْطَاهُ النَّاسُ شَيْئًا قَالَ: يَجْعَلُ مَا اَعْطَاهُ النَّاسَ فِي الرِّقَابِ، عَبْدِ الرَّزَّاقِ،

✵✵ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں نقل کیا ہے جو عاجز آجاتا ہے اور دوبارہ غلام بن جاتا ہے حالانکہ لوگوں نے اس کو کچھ رقم ادا بھی کی تھی تو ابراہیم فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اسے جو رقم دی تھی وہ کسی غلام کے بارے میں خرچ کردی جائے۔

15795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى غُلَامًا مَجْنُوْنًا، فَاَعْتَقَهُ، وَلَمْ يَعْلَمْ قَالَ: يُرَدُّ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالْجُنُوْنِ، ثُمَّ يَجْعَلُهُ فِيْ رَقَبَةٍ اَوْ يَتَصَدَّقُ بِهِ

✵✵ اسماعیل ابوخالد نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ایک پاگل غلام کو خرید کر اسے آزاد کر دیتا ہے اسے پتا ہی نہیں ہوتا تو شعبی نے فرمایا کہ اسے اتنی قیمت واپس کی جائے گی جو تندرست اور پاگل کے درمیان کی ہوتی ہے اور پھر وہ اس رقم کو کسی غلام کی آزادی کے لئے خرچ کر دے گا یا اسے صدقہ کر دے گا۔

15797 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَاْذَنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي النِّكَاحِ لَا يَمْلِكُ حِينَئِذٍ سَيِّدُهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مکاتب غلام کے بارے میں مجھے یہ بتایا جس کا آقا اسے نکاح کرنے کی اجازت دے دیتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اب اس کا آقا ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروانے کا مالک نہیں ہوگا۔

بَابٌ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِالْعُرُوضِ، وَالرَّجُلُ يَطَأُ مُكَاتَبَتَهُ وَالْمُكَاتَبَيْنِ يَبْتَاعُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ

باب: مکاتب غلام کو صرف سامان کے عوض میں فروخت کیا جائے گا اور جب آدمی کا اپنی مکاتبہ کنیز کے ساتھ صحبت کرنا' نیز جب دو مکاتب غلاموں میں سے کوئی ایک دوسرے کو خرید لے

15798 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِالْعُرُوضِ وَقَدْ قَالَ عَطَاءٌ قَبْلَ هٰذَا، وَهُوَ اَوَّلُ قَوْلِهِ: لَا يُبَاعُ الْمُكَاتَبُ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَكْرَهُ بَيْعَ الْمُكَاتَبِ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھ سے کہا کہ مکاتب غلام کو صرف سامان کے عوض میں فروخت کیا جائے گا عطاء اس سے پہلے یہ بات کہہ چکے ہیں اور یہ پہلا قول ہے کہ مکاتب غلام کو فروخت نہیں کیا جائیگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مکاتب غلام کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

15799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى اَنْ يُقَاطِعَ الْمُكَاتَبُوْنَ، اِلَّا بِالْعُرُوضِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَتَبَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

٭٭ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکاتب غلام کو قسطوں کی ادائیگی لازم قرار دی جائے البتہ اگر وہ سامان کے عوض میں ہو (یا نقد کے عوض میں ہو) تو حکم مختلف ہے۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں خط بھی لکھا تھا۔

15800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى قَالَ: اَخْبَرَنِي شَيْخٌ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاطَعَتْ مُكَاتَبًا لَهَا يُقَالُ لَهُ نَصَّاحٌ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ

٭٭ ابراہیم بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک مکاتب غلام جس کا نام نصاح تھا اس کے ساتھ قسطوں میں کتابت کا معاہدہ کیا جو سونے یا چاندی کے عوض میں تھا۔

15801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا بِهِ بَاْسًا، وَمَا عَلِمْنَا اَنَّ اَحَدًا كَرِهَهُ اِلَّا ابْنُ عُمَرَ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ہمارے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کسی نے بھی کو مکروہ قرار نہیں دیا۔

15802 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُكَاتَبِ يُوضَعُ لَهُ وَيَتَعَجَّلُ مِنْهُ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا، وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ "

✵✵ جابر نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے ایسے مکاتب غلام کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے کچھ ادائیگی معاف کی جاتی ہے اور اسے بقیہ ادائیگی جلدی کرنے کا کہا جاتا ہے تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مکروہ قرار دیا ہے تاہم عروض کے عوض ہونے کا معاملہ مختلف ہے۔

15803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَاَقُولُ اَنَا: لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْمُكَاتَبِ بِالْعُرُوضِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ مکاتب غلام کو عروض کے عوض میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

15804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَنَحْنُ عِنْدَ ابْنِ طَاوُسٍ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى اَنْ يُقَاطِعَ الْمُكَاتَبُونَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ وَهٰذَا لَا يَرَى بِهِ بَاْسًا " وَاَشَارَ اِلَى طَاوُسٍ قَالَ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَبَعْدَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ قَالَ: فَسَمِعَنِي طَاوُسٌ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: اِنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْيَسَ مِنْكُمْ

✵✵ ابن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حسن بن مسلم نے مجھ سے کہا ہم اس وقت طاؤس کے صاحبزادے کے پاس موجود تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مکاتب غلام کی قسطوں کی صورت میں ادائیگی لازم قرار دی جائے البتہ اگر وہ عروض کے عوض میں ہو تو حکم مختلف ہوگا وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے تو طاؤس کے صاحبزادے نے طاؤس کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ میں نے کہا کہ سبحان اللہ کیا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے قول کے بعد بھی؟ طاؤس نے میری یہ بات سن لی اور دریافت کیا کہ تمہارا تعلق کہاں سے ہے تو میں نے کہا کہ اہل عراق سے تو طاؤس نے کہا کہ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ تم سے زیادہ سمجھدار اور کوئی نہیں ہے۔

15805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ، وَالْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ كَرِهُوا اَنْ يُقَاطِعَ الْمُكَاتَبُونَ اِلَّا بِالْعُرُوضِ

✵✵ عبدالکریم ابوامیہ نے ابراہیم نخعی حسن بصری اور ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ مکاتب غلام پر قسطوں کی ادائیگی لازم کی جائے البتہ اگر وہ عروض کے عوض میں ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

15806 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَطَاُ مُكَاتَبَتَهُ قَالَ:

يُجْلَدُ مِائَةً، فَإِنْ حَمَلَتْ، كَانَتْ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: تُخَيَّرُ، فَإِنْ شَاءَ تْ كَانَتْ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَإِنْ شَاءَ تْ قَرَّتْ عَلٰى كِتَابَتِهَا، وَلَحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو اپنی مکاتبہ کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو زہری فرماتے ہیں کہ اس کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اگر وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو ام ولد شمار ہو گی۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ بعض اہل مدینہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسی صورت میں اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گی تو ام ولد بن جائے گی اور اگر چاہے گی تو اپنے کتابت کے معاہدے پر برقرار رہے گی۔ البتہ اس کا بچہ اس کے آقا کے ساتھ لاحق کیا جائے گا۔

15807 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُجْلَدُ مِائَةً إِلَّا سَوْطًا، وَيَغْرَمُ عُقْرَهَا إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا، وَإِنْ لَمْ يَسْتَكْرِهْهَا، فَلَا شَيْءَ، وَعُقْرُهَا مَهْرُ مِثْلِهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: وَإِنْ طَاوَعَتْهُ، جُلِدَتْ أَيْضًا، وَإِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا، فَلَا جَلْدَ عَلَيْهَا

✻✻ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایسے شخص کو ایک کم ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر اس نے کنیز کے ساتھ زبردستی کی تھی تو کنیز کی قیمت وہ جرمانے کے طور پر ادا کرے گا اور اگر اس نے زبردستی نہیں کی تھی تو پھر اس پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہو گی اس کا جرمانہ مہر مثل ہو گا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ قتادہ فرماتے ہیں کہ کنیز نے رضامندی کے ساتھ ایسا کیا تھا تو کنیز کو بھی کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر آقا نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی تو کنیز کو کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔

15808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الَّذِي يَغْشَى مُكَاتَبَتَهُ قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ، وَيُدْرَأُ عَنْهَا الْحَدُّ اسْتَكْرَهَهَا أَوْ طَاوَعَتْهُ، وَتُخَيَّرُ الْمُكَاتَبَةُ إِذَا وَلَدَتْ، فَإِنْ شَاءَ تْ كَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ، وَخَرَجَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا، وَإِنْ شَاءَ تْ أَدَّتْ كِتَابَتَهَا وَلَمْ تَكُنْ أُمَّ وَلَدٍ، فَإِنِ اخْتَارَتْ أَنْ تَكُونَ مُكَاتَبَةً، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تُؤَدِّيَ كِتَابَتَهَا عُتِقَتْ

✻✻ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے ثوری فرماتے ہیں کہ اس کنیز کو مہر ملے گا اور اگر آقا نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی یا اس عورت نے اپنی رضامندی کے ساتھ ایسا کیا ہے تو دونوں صورتوں میں اس سے حد کو پرے کر دیا جائے گا اور جب وہ بچے کو جنم دے دی گی تو پھر اسے اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے گی تو ام ولد بن جائے گی اور کتابت کے معاہدے سے منتقل ہو جائے گی اور اگر چاہے گی تو کتابت کی رقم ادا کر دے گی اور پھر وہ ام ولد شمار نہیں ہو گی اگر وہ یہ چیز اختیار کرتی ہے کہ وہ مکاتبہ بن جائے اور پھر اس عورت کے کتابت کی رقم ادا کرنے سے پہلے اس کے آقا کا انتقال ہو جائے تو وہ کنیز آزاد شمار ہو گی۔

15809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِی سَبْرَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَا فِی الرَّجُلِ يَطَأُ مُكَاتَبَتَهُ: اِنْ طَاوَعَتْهُ جُلِدَا، وَلَا شَیْءَ لَهَا، وَاِنِ اسْتَكْرَهَهَا جُلِدَ، وَغَرِمَ لَهَا مِثْلَ صَدَاقِ مِثْلِهَا، فَاِنْ حَمَلَتْ، كَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ وَبَطَلَتْ كِتَابَتُهَا

✵✵ ابوزناد اور یحییٰ بن سعید ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی مکاتبہ کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہے اگر تو کنیز نے رضامندی کے ساتھ ایسا کیا تھا تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت کو کچھ نہیں ملے گا لیکن اگر کنیز کے ساتھ آقا نے زبردستی کی تھی تو آقا کو کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت کو مہر مثل جرمانے کے طور پر ادا کیا جائے گا اگر وہ کنیز حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ ام ولد شمار ہوگی اور اس کا مکاتبت کا معاملہ کالعدم شمار ہوگا۔

15810 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا ابْتَاعَ الْمُكَاتَبَانِ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، هٰذَا هٰذَا مِنْ سَيِّدِهِ، وَهٰذَا هٰذَا مِنْ سَيِّدِهِ، فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ: " الْوَلَاءُ لِلسَّيِّدِ الْمُبْتَاعِ، يَقُولُونَ: اِنَّمَا ابْتَاعَ هٰذَا مَا عَلَى الْمُكَاتَبِ، فَالْوَلَاءُ لِلسَّيِّدِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب دو مکاتب غلاموں میں سے کوئی ایک دوسرے کو خرید لے ان میں سے ایک نے دوسرے کو اپنے آقا سے خریدا اور دوسرے نے پہلے کو اپنے آقا سے خریدا ہو تو پہلے والا سودا درست شمار ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے خریدنے والے آقا کو ولاء نصیب ہوگی یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو اس چیز کے عوض میں خریدا ہے جو مکاتب کے ذمے تھی تو اس اعتبار سے ولاء آقا کے لئے ہوگی۔

كِتَابُ الْاَيْمَانُ وَالنُّذُوْرُ

کتاب: قسموں اور نذروں کے بارے میں روایات

بَابٌ: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کی معیشت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی

15811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

✵✵ مجاہد کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''معصیت کے بارے میں اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی''۔

15812 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيرٍ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ

✵✵ ابوقلابہ نے ثابت بن ضحاک کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

15811-سنن أبي داؤد - كتاب الأيمان والنذور' باب في النذر فيما لا يملك - حديث:2900'سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب النذر في المعصية - حديث:2121'سنن الدارمي - ومن كتاب النذور والأيمان' باب لا نذر في معصية الله - حديث:2299'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' مبتدأ أبواب في النذور - بيان حظر النذر في معصية ' حديث:4720'السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' النذر فيما لا يملك - حديث:3773'سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حديث:2776'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النذور' النذر فيما لا يملك - حديث:4619' سنن الدارقطني - كتاب الرضاع' حديث:3848'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الأيمان' باب من نذر نذرا في معصية الله - حديث:18656'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النذور' باب من قال : لله علي أن أصوم يوما سماه , - حديث:18732'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب السير' باب ما أحرزه المشركون على المسلمين - حديث:5660' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأيمان والنذور' باب من نذر نذرا في معصية الله وفيما لا يكون برا - حديث:3197' مسند الشافعي - ومن كتاب البحيرة والسائبة' حديث:1455'مسند الحميدي - أحاديث عمران بن حصين رضي الله عنه' حديث:802'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - أبو قلابة عن عمه أبي المهلب عن عمران أيوب عن أبي' حديث:15276

''جس چیز کے تم مالک نہیں ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

15813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَسْتَخْرِجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ، وَلَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

❋❋ ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نذر کسی بھی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوالیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

15814 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

❋❋ ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے اور نہ ہی اس نذر کو پورا کیا جائے گا جو اس چیز کے بارے میں ہو جس کا آدمی مالک نہیں ہوتا''۔

15815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِىْ حَنِيْفَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِىْ غَضَبٍ، وَلَا فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَاَمَّا ابْنُ جُرَيْجٍ فَقَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ هٰذَا

❋❋ یحییٰ بن ابوکثیر نے 'بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غصب کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے''۔

ابن جریج نے یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے نقل کی ہے۔

15816 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَصُوْمَ وَاَنْ يَقُوْمَ فِى الشَّمْسِ يُصَلِّىْ، وَلَا يُكَلِّمَ النَّاسَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ: اَنَذَرْتَ اَنْ لَا تُكَلِّمَ النَّاسَ؟ فَكَلِّمِ النَّاسَ، وَاَنْ تَقُوْمَ فِى الشَّمْسِ تُصَلِّىْ؟ فَاسْتَظِلَّ، وَنَذَرْتَ اَنْ تَصُوْمَ؟ فَصُمْ قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُسَمِّيْهِ اَبَا اِسْرَائِيْلَ

وَاَنَّ امْرَاَةً اَقْبَلَتْ هِيَ وَزَوْجٌ لَهَا، فَاَخَذَ زَوْجَهَا الْعَدُوَّ فَاَوْثَقُوهُ وَكَانَتْ عَلٰى رَاحِلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَذَرَتْ لَئِنْ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ لَتَنْحَرَنَّهَا، فَلَمَّا جَاءَتْ اَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَذْرِهَا، فَقَالَ: بِئْسَ مَا جَزَيْتِ نَاقَتَكِ، لَا تَنْحَرِيهَا، فَاِنَّكِ لَا تَمْلِكِيْنَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں حسن بن مسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک آدمی نے یہ نذر مانی کہ وہ روزہ رکھے گا اور دھوپ میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا رہے گا اور لوگوں کے ساتھ بات چیت نہیں کرے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے اسے بلوایا اور فرمایا کہ کیا تم نے یہ نذر مانی ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ بات چیت نہیں کرو گے؟ (آپ نے اس سے فرمایا) تم لوگوں کے ساتھ بات چیت کرو کیا تم نے یہ نذر مانی ہے کہ تم دھوپ میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو گے؟ تم سائے میں کھڑے ہو جاؤ! اور تم نے یہ نذر مانی ہے تم روزہ رکھو گے؟ تو تم روزہ رکھ لو۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان صاحب کا نام ابواسرائیل تھا۔

اسی طرح ایک خاتون آئی وہ اور اس کا شوہر ساتھ تھے اس کے شوہر کو دشمن نے پکڑ کر باندھ دیا تھا وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار تھی اس خاتون نے یہ نذر مانی کہ اگر میں مدینہ منورہ پہنچ گئی تو اس اونٹنی کو قربان کر دوں گی وہ مدینہ میں آئی اور اس نے اپنی نذر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنی اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا ہے، تم اسے قربان نہ کرو کیونکہ تم اس کی مالک نہیں ہو۔

15817 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي اِسْرَائِيلَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقِيلَ: نَذَرَ اَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ، وَاَنْ يَصُومَ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْضِ لِصَوْمِكَ، وَاذْكُرِ اللّٰهَ، وَاجْلِسْ فِي الظِّلِّ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ابواسرائیل کے پاس سے ہوا، جو دھوپ میں کھڑے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو عرض کی گئی کہ انہوں نے یہ نذر مانی ہے کہ یہ دھوپ میں کھڑے ہوں گے اور روزہ رکھیں گے اور کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اپنا روزہ جاری رکھو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور سائے میں بیٹھ جاؤ۔

15818 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَاَبُو اِسْرَائِيلَ يُصَلِّي، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ ذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَا يَقْعُدُ، وَلَا يُكَلِّمُ النَّاسَ، وَلَا يَسْتَظِلُّ، وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَقْعُدْ، وَلْيُكَلِّمِ النَّاسَ، وَلْيَصُمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: فَقُلْتُ لَهُ: فَنَذَرَ اَبُو اِسْرَائِيلَ لَيَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ بِمَا حُدِّثْتُ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَسَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ مُنْذُ عَقَلْتُ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ

✵✵ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

میں داخل ہوئے تو ابواسرائیل نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یارسول اللہ ﷺ یہ وہ صاحب ہیں جو نہ بیٹھتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں نہ ہی سائے میں آتے ہیں اور یہ روزہ رکھنے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے اور لوگوں کے ساتھ بات چیت بھی کرے روزہ بھی رکھے اور سائے میں بھی آجائے۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ کیا ابواسرائیل نے اس بات کی نذر مانی تھی کہ وہ ایسا ضرور کریں گے تو طاؤس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہی روایت سنی ہے کہ (جو بیان کر دی ہے)۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تب سے میں اپنے والد کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور جس کے تم مالک نہ ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

15819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ هَيَّاجٍ، اَنَّ غُلَامًا لِاَبِيهِ اَبَقَ، فَجَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَابِقًا، فَلَمَّا قَدَرَ عَلَيْهِ اَرْسَلَنِي اِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ عِمْرَانُ: مُرْ اَبَاكَ اَنْ يَعْتِقَ غُلَامَهُ، وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ " قَالَ: فَاَتَيْتُ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عِمْرَانَ

✽✽ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ہیاج کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ان کے والد کا غلام مفرور ہوگیا تو اس کے والد نے یہ نذر مانی کہ اگر انہوں نے وہ غلام پر قابو پالیا تو وہ اس کا کوئی عضو ضرور کاٹ دیں گے۔ انہوں نے اس غلام پر قابو پالیا پھر انہوں نے مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ سے کہو کہ وہ اس غلام کو آزاد کر دے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے کیونکہ نبی اکرم ﷺ ہمیں صدقہ کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے اور ہمیں مثلہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کے جواب کی مانند جواب دیا۔

15820 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ - اَوْ قَالَ: فَلَمْ يَتَكَلَّمُوا - فَسَاَلَ عَنْهُمْ، فَقِيلَ: نَذَرُوا اَوْ حَلَفُوا اَلَّا يَتَكَلَّمُوا الْيَوْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَ الْمُتَعَمِّقُونَ - يَعْنِي الْمُتَنَطِّعِينَ - قَالَهَا مَرَّتَيْنِ

✽✽ ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے عبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا آپ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کو سلام کا جواب نہیں دیا (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) انہوں نے کلام نہیں

کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا کہ انہوں نے یہ نذر مانی ہے کہ (راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں) انہوں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ وہ آج کے دن کسی سے کلام نہیں کریں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سختی کا شکار ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

15821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا قَائِمًا - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ - فَقَالَ: مَا شَاْنُ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيلَ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ نَذْرًا اَنْ يَقُوْمَ يَوْمًا فِي الشَّمْسِ، يَصُوْمُهُ، وَلَا يَتَكَلَّمَ قَالَ: فَلْيَجْلِسْ وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ

✻✻ ایوب نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے آپ نے دریافت کیا کہ اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی کہ یہ ابو اسرائیل ہیں جنہوں نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہیں گے روزہ بھی رکھیں گے اور کلام بھی نہیں کریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے بیٹھ جانا چاہئے اور اسے سائے میں چلے جانا چاہئے اور بات چیت کرنی چاہیے اور روزے کو مکمل کر لینا چاہئے۔

15822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، "اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَلٰى اِنْسَانٍ مِّنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ اَوَّلِ مَنْ يَجِدُ، ثُمَّ تَصَدَّقَ عَلٰى اَوَّلِ اِنْسَانٍ رَآهُ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا اَخْبَثُ رَجُلٍ فِي الْقَرْيَةِ، ثُمَّ تَصَدَّقَ عَلٰى رَجُلٍ آخَرَ فَقِيلَ لَهُ: هُوَ غَنِيٌّ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَاُرِيَ فِي النَّوْمِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ قَبِلَ صَدَقَتَكَ، وَاَنَّ فُلَانَةَ كَانَتْ بَغِيًّا، وَكَانَتْ تَحْمِلُهَا عَلٰى ذٰلِكَ الْحَاجَةُ، فَتَرَكَتْ ذٰلِكَ مُنْذُ اَعْطَيْتَهَا صَدَقَتَكَ وَعَفَّتْ، وَاَنَّ فُلَانًا كَانَ يَسْرِقُ، وَكَانَتْ تَحْمِلُهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَاجَةُ، فَتَرَكَ ذٰلِكَ مُنْذُ اَعْطَيْتَهُ وَنَزَعَ عَنِ السَّرِقَةِ، وَاَنَّ فُلَانًا كَانَ غَنِيًّا، وَكَانَ لَا يَتَصَدَّقُ، فَلَمَّا تَصَدَّقْتَ عَلَيْهِ قَالَ: اَنَا اَحَقُّ بِالصَّدَقَةِ مِنْ هٰذَا، وَاَكْثَرُ مَالًا، فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ بِالصَّدَقَةِ"

✻✻ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ بستی کے اس شخص کو صدقہ کرے گا جو اس کو سب سے پہلے ملے گا پھر اس نے اس پہلے شخص کو صدقہ دیا جو سب سے پہلے اسے نظر آیا تھا بعد میں اسے بتایا گیا کہ یہ تو اس بستی کا سب سے برا آدمی ہے پھر اس نے ایک اور شخص کو صدقہ کیا بعد میں اسے بتایا گیا کہ وہ تو ایک خوشحال آدمی ہے اسے یہ بات بہت گراں گزری تو اسے خواب میں یہ نظر آیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا ہے فلاں عورت فاحشہ تھی تم نے اسے صدقہ دیا اس کے ذریعے اس نے اپنی ضرورت کو پورا کیا جب سے تم نے اسے صدقہ دیا ہے اس نے یہ برا کام ترک کر دیا ہے اور پاک دامنی اختیار کر لی ہے فلاں شخص چور تھا تم نے جو صدقہ دیا اس سے اس کی ضرورت پوری ہوئی جب سے تم نے اسے صدقہ دیا ہے اس نے یہ کام چھوڑ دیا ہے اور چوری سے باز آ گیا ہے فلاں شخص خوشحال تھا وہ صدقہ

نہیں دیتا تھا جب تم نے اس کو صدقہ دیا تو اس نے سوچا کہ میں تو اس سے زیادہ صدقہ دینے کا حقدار ہوں کیونکہ میرے پاس زیادہ مال ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی صدقہ کرنے کی توفیق عطا کردی۔

15823 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

٭٭ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

15824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِىْ حُسَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّىْ نَذَرْتُ لَاَتَعَرِّيَنَّ يَوْمًا حَتَّى اللَّيْلِ عَلٰى حِرَاءٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "اِنَّمَا اَرَادَ الشَّيْطَانُ اَنْ يَفْضَحَكَ، ثُمَّ تَلَا: (يَا بَنِىْ آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ) (الأعراف: 27)- الْاٰيَةَ - تَوَضَّاْ، ثُمَّ الْبَسْ ثَوْبَكَ، وَصَلِّ عَلٰى حِرَاءٍ يَوْمًا حَتَّى اللَّيْلِ"

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِىْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ مِمَّا يَرٰى اَنْ يُوْفِىَ النَّذْرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَحْمِلَنَّ سَارِيَةً مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ قَالَ: فَاذْهَبْ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَلْيَاْمُرْكَ اَنْ تَحْمِلَ سَارِيَةً مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ

٭٭ ابن جریج نے ابن ابوحسین کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں پورا دن رات ہونے تک غار حراء پر برہنہ رہوں گا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شیطان تمہیں رسوا کرنا چاہ رہا ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے اولادِ آدم! کہیں شیطان تمہیں آزمائش کا شکار نہ کردے''

(پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا) تم وضو کر کے اپنا لباس پہنو اور غار حراء پر رات ہونے تک پورا دن نوافل پڑھتے رہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ بعض حضرات نے مجھے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا یہ موقف تھا کہ اس شخص کو یہ نذر پوری کرنی چاہیے وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں مسجد کے ستون کے ساتھ بندھا رہوں گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ وہ تمہیں یہ ہدایت کریں گے کہ تم مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون اٹھالو۔

15825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، يَذْكُرُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فِىْ بَعْضِ مَا يَحُجُّ اَوْ يَعْتَمِرُ، فَقَالَتْ: اِنِّىْ نَذَرْتُ لَا اَضْرِبُ عَلٰى رَاْسِىْ بِخِمَارٍ، فَقَالَ: اذْهَبِىْ فَسَلِىْ، ثُمَّ تَعَالِىْ، فَاَخْبِرِيْنِىْ فَجَاءَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اخْتَمِرِىْ، فَاَخْبَرَتْ مُعَاوِيَةَ بِمَا قَالَ، فَاَعْجَبَهٗ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبداللہ بن عمر کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا کہ ایک خاتون ایک مرتبہ حج یا عمرے کے دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس نے کہا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے سر پر چادر نہیں لوں گی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جا کر یہ مسئلہ دریافت کرو اور پھر میرے پاس آ کر مجھے بتانا وہ خاتون حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی' تو انہوں نے فرمایا کہ تم چادر لے لو اس خاتون نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جواب کے بارے میں بتایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ جواب پسند آیا۔

15826 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَالَ رَجُلٌ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَنْبَغِيْ لَهُ، ذَكَرَ اَنَّهُ مَعْصِيَةٌ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُوْفِيَهُ قَالَ: ثُمَّ سَالَ الرَّجُلُ عِكْرِمَةَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُكَفِّرَ يَمِيْنَهُ، وَلَا يُوْفِيَ نَذْرَهُ قَالَ: فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ، فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَيَنْتَهِيَنَّ عِكْرِمَةُ اَوْ لَيُوجِعَنَّ ظَهْرُهُ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلَى عِكْرِمَةَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عِكْرِمَةُ: " اَمَا اِذَا بَلَّغْتَنِيْ فَبَلِّغْهُ، اَمَّا هُوَ فَقَدْ ضَرَبَتِ الْاُمَرَاءُ ظَهْرَهُ، اَوْقَفُوْهُ فِيْ تُبَّانٍ مِّنْ شَعَرٍ، وَسَلْهُ عَنْ نَذْرِكَ اَطَاعَةٌ هُوَ لِلّٰهِ اَمْ مَعْصِيَةٌ؟ فَاِنْ قَالَ: هُوَ مَعْصِيَةٌ، فَقَدْ اَمَرَكَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَاِنْ قَالَ: هُوَ طَاعَةٌ لِلّٰهِ، فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ حِيْنَ زَعَمَ اَنَّ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ طَاعَةٌ

✵✵ معمر نے ایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سعید بن مسیّب سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو ایسی نذر مان لیتا ہے جو اس کے لئے مناسب نہیں ہوتی انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ وہ چیز معصیت ہوتی ہے تو سعید بن مسیّب نے اسے وہ نذر پوری کرنے کا حکم دیا راوی کہتے ہیں کہ پھر اس شخص نے عکرمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور اپنی نذر کو پورا نہ کرے راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص واپس سعید بن مسیّب کے پاس گیا اور انہیں عکرمہ کے جواب کے بارے میں بتایا تو سعید بن مسیّب نے کہا کہ یا تو عکرمہ فتویٰ دینے سے بعض آ جائیں گے یا پھر ان کی پٹائی ہوگی وہ شخص عکرمہ کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو عکرمہ نے اس سے کہا کہ تم نے اس کا پیغام مجھے پہنچا دیا ہے تم اسے بھی یہ بات پہنچا دو کہ یا تو گورنر اس کی پٹائی کرے گا یا اسے بالوں کی رسی میں باندھ دے گا۔ تم اس سے اپنی نذر کے بارے میں دریافت کرو کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا کام ہے یا معصیت کا کام ہے اگر وہ یہ کہے کہ یہ معصیت کا کام ہے تو گویا اس نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی معصیت کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ یہ کہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا کام ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات منسوب کی ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کو فرمانبرداری قرار دے دیا ہے۔

15827 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ لِلنَّذْرِ اِلَّا الْوَفَاءُ بِهِ،

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کو پورا کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

15828 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

✻✻ معمر نے قتادہ کے حوالے سے سعید بن مسیب سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

15829 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ، فَسَالَ عَنْهُ فَقَالُوا: هُوَ قَانِتٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْكُرِ اللّٰهَ

✻✻ معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ فرمانبرادای اختیار کیے ہوئے ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کا ذکر کرو۔

15830 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَالْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ النَّذْرِ نَذَرَهُ الْاِنْسَانُ، فَقَالَ: اِنْ كَانَ طَاعَةً لِلّٰهِ فَعَلَيْهِ وَفَاؤُهُ، وَاِنْ كَانَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ فَلْيَتَقَرَّبْ اِلَى اللّٰهِ بِمَا شَاءَ

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے ایسی نذر کے بارے میں دریافت کیا جو آدمی مان لیتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق ہوگی تو اسے پورا کرنا آدمی پر لازم ہوگا اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں ہو تو اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کے لئے آدمی جو چاہے اچھا کام کرلے۔

15831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "اِذَا نَذَرَ الْاِنْسَانُ اَنْ يَحُجَّ اَوْ يَعْتَمِرَ اَوْ يَعْتِقَ اَوْ نَذَرَ خَيْرًا فِي شُكْرٍ يَشْكُرُهُ لِلّٰهِ، فَلْيُنْفِذْهُ، وَاِنْ كَانَ يَمِينًا فَيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ، كَقَوْلِهِ: لَئِنِ اللّٰهُ اَنْجَانِي مِنْ هٰذَا الْوَجَعِ، لَئِنِ اللّٰهُ اَنْجَانِي مِنَ اللُّصُوصِ"

✻✻ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ حج کرے گا یا عمرہ کرے گا یا غلام آزاد کرے گا یا شکر کے کسی بھی کام کے بارے میں بھلائی کی نذر مانے اس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہو تو وہ اس نذر کو پورا کرے گا۔ اور اگر وہ قسم ہوگی تو وہ اس قسم کا کفارہ دے گا جیسے آدمی یہ کہے گا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تکلیف سے نجات دے دی یا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے چوروں سے نجات دے دی (تو میں یہ کروں گا' یا وہ کروں گا)۔

15832 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي عُوَيْمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "النَّذْرُ عَلٰى اَرْبَعَةِ وُجُوهٍ: فَنَذْرٌ فِيمَا لَا يُطِيقُ، فِيهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَنَذْرٌ فِي مَعَاصِي اللّٰهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَنَذْرٌ لَمْ يُسَمِّهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَنَذْرٌ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَنْبَغِي لِصَاحِبِهِ اَنْ يُوَفِّيَهُ"

٭٭ اسماعیل بن ابوعویمر نے کریب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کی چار صورتیں ہیں ایسی چیز کے بارے میں نذر ماننا جس کی آدمی میں طاقت نہ ہو ایسی صورت میں قسم کا کفارہ لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر ماننا اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے ایسی نذر جس میں آدمی تعین نہیں کرتا اس کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہے اور ایسی نذر جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بارے میں ہو تو ایسی نذر ماننے والے شخص کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ اسے پورا کرے۔

15833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا قَالَ: اِنْ كَانَ نَوَى، فَهُوَ مَا نَوَى، وَاِنْ كَانَ سَمَّى فَهُوَ مَا سَمَّى، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى وَلَا سَمَّى، فَاِنْ شَاءَ صَامَ يَوْمًا، وَاِنْ شَاءَ اَطْعَمَ مِسْكِيْنًا، وَاِنْ شَاءَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

٭٭ داؤد بن ابوہند نے جابر بن زید کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو اپنے ذمے کوئی نذر لازم کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ اگر تو اس نے نیت کی تھی تو اس کی نیت کے مطابق ہوگا اگر اس نے کوئی تعین کیا تھا تو اس کے تعین کئے ہوئے کے مطابق ہوگا اگر اس نے کوئی نیت نہیں کی تھی اور کوئی تعین بھی نہیں کیا تھا تو پھر اگر وہ چاہے تو ایک دن روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو کسی مسکین کو کھانا کھلا دے اور اگر چاہے تو دو رکعات ادا کر لے۔

15834 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي النَّذْرِ وَالْحَرَامِ قَالَ: اِذَا لَمْ يُسَمِّ شَيْئًا قَالَ: اَغْلَظُ الْيَمِيْنِ، فَعَلَيْهِ رَقَبَةٌ، اَوْ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، اَوْ اِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

٭٭ ثوری نے منصور کے حوالے سے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نذر اور حرام کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آدمی نے کوئی چیز متعین نہ کی ہو تو یہ سب سے زیادہ شدت والی قسم ہوگی ایسی صورت میں اس پر غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہوگا۔

15835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيْمَنْ قَالَ: كُلُّ حَلَالٍ عَلَيْهِ حَرَامٌ، فَهِيَ يَمِيْنٌ قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يُفْتِيْ بِهِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَمَّا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ فَاَخْبَرَنِيْ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: مَا نَوَى،

٭٭ قتادہ نے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہر حلال چیز اس پر حرام ہوگی تو یہ قسم شمار ہوگی راوی کہتے ہیں کہ قتادہ اس کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے معمر بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ چیز اس کی نیت کے مطابق شمار ہوگی۔

15836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَا نَوَى

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جو اس نے نیت کی ہے (وہی

مفہوم مراد ہوگا)۔

15837 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النَّذْرُ اِذَا لَمْ يُسَمِّهَا صَاحِبُهَا، فَهِيَ اَغْلَظُ الْاَيْمَانِ، وَلَهَا اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ يُعْتِقُ رَقَبَةً

✲✲ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب نذر ماننے والے شخص نے اس کا تعین نہ کیا ہوتو وہ سب سے سخت ترین نذر شمار ہوگی اور اس کا کفارہ سب سے شدید ہوگا یعنی غلام آزاد کرنا۔

15838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّذْرِ، فَقَالَ: "اِنَّهُ اَفْضَلُ الْاَيْمَانِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالَّتِي تَلِيهَا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالَّتِي تَلِيهَا يَقُولُ: الرَّقَبَةُ، وَالْكِسْوَةُ، وَالطَّعَامُ"

✲✲ ابومعشر نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے نذر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ قسم میں سب سے زیادہ فضیلت والی قسم ہوگی اگر آدمی کو اس کی گنجائش نہیں ملتی تو وہ اس کے بعد والی شمار ہوگی اگر اس کی بھی گنجائش نہیں ہوتی تو اس کے بعد والی شمار ہوگی ان کے کہنے کا مطلب تھا کہ (اس کا کفارہ یہ ہوگا) غلام آزاد کرنا' یا لباس پہنانا' یا کھانا کھلانا۔

15839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: النَّذْرُ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ

✲✲ ابوخالد نے ابوسفیان کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

15840 - آثارِ صحابہ: وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ اَيْضًا، عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّدُوسِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ فِي النَّذْرِ: كَفَّارَةُ يَمِينٍ

✲✲ محمد بن عبداللہ سدوسی نے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نذر کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

15841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي النَّذْرِ: كَفَّارَةُ يَمِينٍ

✲✲ ہشیم نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ نذر کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں کہ (اس کا کفارہ وہی ہے) جو قسم کا کفارہ ہے۔

15842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: "اِنِّي لَاَعْجَبُ مِمَّنْ يَقُولُ: اِنَّ النَّذْرَ يَمِينٌ مُغَلَّظَةٌ"

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے ان لوگوں کے موقف پر حیرت ہوتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ نذر شدید ترین قسم ہوتی ہے۔

15843 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَخَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: النَّذْرُ يَمِيْنٌ، اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کے حوالے سے جبکہ خالد نے حسن بصری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نذر ایک قسم ہوتی ہے جس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

15844 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِئُهُ مِنَ النَّذْرِ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر کی جگہ تین دن کے روزے کفایت کر جاتے ہیں۔

15845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: النَّذْرُ يَمِيْنٌ

٭٭ ابن عیینہ نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ نذر، قسم شمار ہوتی ہے۔

15846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ

٭٭ عبداللہ بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نذر ماننے سے منع کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کسی چیز کو آگے نہیں کرتی ہے اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوالیا جاتا ہے۔

15847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا اَنْذِرُ اَبَدًا، وَلَا اَعْتَكِفُ اَبَدًا، وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا

٭٭ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں کبھی نذر نہیں مانوں گا اور کبھی بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے تیسری بات کا ذکر کیا تھا جو میں بھول گیا ہوں۔

15848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ اَنْ لَا يَاْكُلَ مَعَ بَنِیْ اَخٍ لَهُ يَتَامٰى، فَاُخْبِرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَكُلْ مَعَهُمْ، فَفَعَلَ

٭٭ سماک بن حرب نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا تم جاؤ! اور ان کے ساتھ کھانا کھاؤ! تو اس نے ایسا ہی کیا۔

15849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: "اِنْ قَالَ: نَذْرًا مَنْذُوْرًا، اَوْ نَذْرًا وَاجِبًا، اَوْ نَذْرًا لَا كَفَّارَةَ فِيهِ، فَهُوَ نَذْرٌ، وَالْقَوْلُ فَصْلٌ"

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسی نذر جو مانی گئی ہو ایسی نذر جو واجب ہو یا ایسی نذر جس میں کفارہ نہ ہو تو یہ چیز نذر شمار ہوگی اور یہ قول فیصل ہوگا۔

15850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ نَذْرٌ اَوْ هَدْيٌ، وَلَمْ يُسَمِّ شَيْئًا قَالَ: كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

✵✵ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر نذر یا ہدی لازم ہے اور وہ کسی کا نام نہیں لیتا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوگا۔

15851 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ لِاُمِّهَا، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَوْ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ عَلَيَّ لِلّٰهِ نَذْرٌ اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِكَلِمَةٍ اَبَدًا قَالَ: فَاسْتَشْفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتْ هِجْرَتُهَا اِيَّاهُ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَحَدًا، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَهُمَا مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَقَالَ لَهُمَا: اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ اِلَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ، فَاَقْبَلَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مُشْتَمِلِيْنَ عَلَيْهِ بِاَرْدِيَتِهِمَا حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَنَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اُدْخُلُوْا، قَالَا: اَكُلُّنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اُدْخُلُوْا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ اَنَّ مَعَهُمُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا اقْتَحَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِ عَائِشَةَ اِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُوْلَانِ لَهَا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ نَهٰى عَمَّا عَمِلْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمْ وَتَبْكِيْ، وَتَقُوْلُ: اِنِّيْ قَدْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ اَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً ثُمَّ كَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا ذٰلِكَ بَعْدَمَا اَعْتَقَتْ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ تَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا

✵✵ عوف بن حارث، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے لگتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز فروخت کی یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز دی تو اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ کہہ دیا کہ اللہ کی قسم! یا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے باز آجائیں گی یا میں ان کے تصرف پر پابندی عائد کردوں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کہ کیا اس نے یہ کہا ہے تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کے نام کی یہ نذر مجھ پر لازم ہے کہ میں ابن زبیر کے ساتھ کبھی بات نہ کروں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان کے ساتھ لاتعلقی طویل ہوگئی تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سفارشیں بھجوائیں تو سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس کے بارے میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گی جب اس بارے میں اور زیادہ دیر ہو گئی۔

تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات کی جن کا تعلق بنوزہرہ سے تھا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں صاحبان سے کہا کہ آپ دونوں کو میں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے چلیں کیونکہ ان کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ مجھ سے لاتعلقی کی نذر مانیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی چادریں اوڑھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں صاحبان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی ان دونوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں' کیا ہم اندر آجائیں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آجاؤ۔ ان دونوں نے عرض کی: ام المومنین ہم سب؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جی ہاں تم سب داخل ہو جاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ نہیں پتا تھا کہ ان کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی ہیں جب یہ حضرات اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے پردہ ہٹایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گلے لگالیا اور انہیں واسطے دینے لگے اور رونے لگے' حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ نے بھی سفارش کی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کریں اور ان کے عذر کو قبول کریں یہ دونوں حضرات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہتے رہے کہ آپ بھی جانتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی اختیار کرنے سے منع کیا ہے کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔ جب ان حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت سفارش کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یاد دلایا کہ وہ نذر مان چکی ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رو رہی تھیں' انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو یہ نذر مانی ہے اور نذر بہت اہم چیز ہوتی ہے لیکن دونوں صاحبان مسلسل سفارش کرتے رہے' یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کر لی اور پھر انہوں نے اپنی نذر کے عوض میں چالیس غلام آزاد کیے اور چالیس غلام آزاد کرنے کے بعد بھی جب کبھی انہیں اپنی یہ نذر یاد آتی تھی تو وہ رونے لگتی تھیں یہاں تک کہ ان کی اوڑھنی تر ہو جاتی تھی۔

15852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ نَذَرَ وَلَمْ يُسَمِّ شَيْئًا قَالَ: يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: يَمِيْنٌ مُغَلَّظَةٌ، عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامُ شَهْرَيْنِ اَوْ اِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نذر مانے اور اس میں کسی چیز کا تعین نہ کرے تو وہ فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ ہی اس کا کفارہ ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں کہ قتادہ فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں شدید قسم مراد ہوگی (جس کا کفارہ) غلام کو آزاد کرنا یا دو ماہ کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔

15853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُ النَّاسِ عَلَيَّ نَذْرٌ لِلّٰهِ؟

قَالَ: هُوَ يَمِيْنٌ، فَإِنْ سَمَّى نَذْرَهُ ذٰلِكَ فَهُوَ مَا سَمَّى قَالَ: وَسَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهُ اِلَّا وَفَاءُهُ؟ قَالَ: يَمِيْنٌ مَا لَمْ يُسَمِّهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطا سے دریافت کیا کہ اس بارے میں لوگوں کی کیا رائے ہے جو شخص یہ کہہ دے کہ اللہ کے نام کی نذر مجھ پر لازم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ قسم شمار ہوگی اگر وہ اس نذر کا تعین کر دیتا ہے تو اس کے تعین کیئے ہوئے کے مطابق ہوگا ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ان سے آدمی کے یہ کہنے کے بارے میں دریافت کیا کہ مجھ پر ایسی قسم لازم ہے جس کا کفارہ صرف اسے پورا کرنا ہی ہو تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے بھی قسم ہی مراد ہوگی جب تک آدمی اس کا تعین نہیں کرتا۔

15854 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُوْلُ: اِنْ نَذَرَ رَجُلٌ لَيَفْعَلَنَّ شَيْئًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْيَمِيْنِ مَا لَمْ يُسَمِّ النَّذْرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے ابوشعثاء کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ ایسا ضرور کرے گا تو یہ قسم کی مانند ہوگا جب تک وہ نذر کا نام نہیں لیتا۔

15855 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِنْ قَالَ: عَلَيَّ نَذْرٌ، اَوْ قَالَ: عَلَيَّ لِلّٰهِ نَذْرٌ فَهِيَ يَمِيْنٌ"

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے اگر وہ یہ کہے: مجھ پر نذر لازم ہے یا یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کے لئے نذر لازم ہے تو یہ قسم شمار ہوگی۔

15856 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ نَذْرٌ قَالَ: لَا اَدْرِي مَا هٰذَا قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ يَقُوْلَانِ: يَمِيْنٌ، قَالَ قَتَادَةُ: يَمِيْنٌ مُغَلَّظَةٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر نذر لازم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ جو وہ کہہ رہا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ قسم شمار ہوگی' قتادہ یہ کہتے ہیں کہ یہ شدید قسم شمار ہوگی۔

15857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِنْ نَذَرَ رَجُلٌ خَيْرًا، فَلْيُنْفِذْهُ يَقُوْلُ: اِنْ جَعَلَ عَلَيْهِ صِيَامًا، اَوْ خَيْرًا مَا كَانَ، فَلْيُنْفِذْهُ

قُلْتُ: اِنْ قَالَ: اِنْ شَفَانِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيَّ صِيَامٌ اَوْ مَشْيٌ قَالَ: كَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: فَلْيُنْفِذْهُ، لَيْسَتْ بِيَمِيْنٍ، قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: قَالَ اَبِي: "اِنْ قَالَ: اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَعَلَيَّ صِيَامٌ عَلَيَّ مَشْيٌ، عَلَيَّ صَلَاةٌ عَلَيَّ هَدْيٌ، فَهِيَ يَمِيْنٌ مِنَ الْاَيْمَانِ"

✵✵ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر کوئی شخص بھلائی کی

نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا کرے وہ یہ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے ذمے روزے یا بھلائی لازم کی ہو خواہ وہ جو کوئی بھی ہو تو وہ اسے نافذ کرے میں نے کہا کہ اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا کی تو مجھ پر روزے رکھنا یا چلنا لازم ہو گا انہوں نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن یہ فرماتے تھے کہ آدمی اسے نافذ کرے گا یہ چیز قسم شمار نہیں ہو گی۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کہتے ہیں کہ اگر اس شخص نے یہ کہا کہ اگر میں نے ایسا ایسا نہ کیا تو مجھ پر روزے رکھنا لازم ہو گا یا مجھ پر چلنا لازم ہو گا یا مجھ پر نماز لازم ہو گی یا مجھ پر قربانی لازم ہو گی تو یہ چیز قسم شمار ہو گی۔

15858 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنَّ اَبِى اَسَرَهُ الدَّيْلَمُ، وَاِنِّى نَذَرْتُ اِنْ اَنْجَاهُ اللّٰهُ اَنْ اَقُومَ عَلٰى جَبَلٍ عُرْيَانًا - حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: عَلٰى اُحُدٍ - وَاَنْ اَصُومَ يَوْمًا قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَجْلَبَ عَلَيْكَ اِبْلِيسُ بِجُنُودِهِ، فَقَالَ: انْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الْاٰدَمِيِّ، كَيْفَ سَخِرْتُ بِهٖ، اَوْ جَاءَتْ رِيحٌ فَاَلْقَتْكَ فَمُتَّ، اَتُرَاكَ شَهِيدًا؟ قَالَ: فَكَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ: الْبَسْ ثِيَابَكَ، وَصُمْ يَوْمًا، وَصَلِّ قَائِمًا وَقَاعِدًا

✷✷ ابان نے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا میرے والد کو دیلم والوں نے قید کر لیا میں نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات عطا کی تو میں پہاڑ پر برہنہ ہو کر کھڑا رہوں گا راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ احد پہاڑ پر برہنہ ہو کر کھڑا رہوں گا۔ اور میں ایک دن روزہ رکھوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر شیطان اپنے لشکر سمیت تمہیں اٹھا کر لے جائے؟ اور پھر انہوں نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو اس کے ساتھ کیسا مزاق کیا گیا ہے یا تمہیں ہوا اڑا کر لے جائے اور تم مر جاؤ تو کیا تم خود کو شہید سمجھو گے تو اس نے کہا کہ پھر اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے کپڑے پہنو اور ایک دن روزہ رکھ لو اور کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نوافل ادا کرو۔

15859 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِى مَنْ، كَانَ عِنْدَ الْحَسَنِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، امْرَاَةٌ نَذَرَتْ اَنْ تُصَلِّىَ خَلْفَ كُلِّ سَارِيَةٍ فِى الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَدْ صَلَّتْ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فِى الْمَسْجِدِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَارِيَتِكَ هٰذِهِ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا لَوْ جَمَعَتْ ذٰلِكَ خَلْفَ سَارِيَةٍ وَاحِدَةٍ، اَجْزَاَ عَنْهَا، ثُمَّ تَنَحّٰى لَهَا عَنْ تِلْكَ السَّارِيَةِ حَتّٰى صَلَّتْ

✷✷ معمر بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی جو حسن بصری کے پاس موجود تھا جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور بولا کہ اے ابوسعید ایک خاتون نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ مسجد کے ہر ستون کے پاس دو رکعات ادا کرے گی پھر وہ ہر ستون کے پاس دو رکعات مسجد میں ادا کر لیتی ہے صرف اس ستون کے پاس ادا نہیں کر پائی تو حسن بصری نے فرمایا کہ اگر وہ یہ ساری نماز ایک ہی ستون کے پاس ادا کر لیتی تو بھی اسے کفایت کر جانا تھا۔ پھر حسن بصری اس خاتون کے لئے اس ستون سے ایک طرف ہٹ گئے تو اس خاتون نے وہاں بھی نماز ادا کی۔

بَابُ الْخِزَامَةِ

باب: (کسی کی ناک یا ہاتھ میں) رسی ڈالنا

15860 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا خِزَامَ، وَلَا زِمَامَ، وَلَا سِيَاحَةَ، وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَا تَبَتُّلَ، وَلَا تَرَهُّبَ فِي الْإِسْلَامِ

❋ طاؤس کے صاحبزادے نے لیث اور طاؤس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''اسلام میں ڈوری' یا لگام' یا سیاحہ نہیں ہے''

ابن جریج نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں اور مجرد رہنا اور رہبانیت نہیں ہے۔

15861 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُودُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ "

❋ طاؤس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا آپ اس وقت خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے آپ کا گزر ایک انسان کے پاس سے ہوا جس کی ناک میں دوسرے شخص نے رسی ڈالی ہوئی تھی اور اسے لے کر چل رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک ذریعے اس رسی کو کاٹ دیا اور پھر اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلے۔

15862 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ اِلَى اِنْسَانٍ آخَرَ بِسَيْرٍ، اَوْ بِخَيْطٍ، اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قُدْهُ بِيَدِهِ

15861-صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب النذر فيما لا يملك وفي معصية - حديث:6336' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب الزجر عن قيادة الطائف بزمام أو خيط شبيها بقيادة البهائم' حديث:2570' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' مبتدأ أبواب في النذور - باب الإباحة لمن نذر أن يمشي ' حديث:4726' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب دخول مكة - ذكر الزجر عن قود المرء المسلم بخزامة يجعلها في أنفه إذ' حديث:3894'المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث:1629'سنن أبي داؤد - كتاب الأيمان والنذور' باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية - حديث:2888'السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج' الكلام في الطواف - حديث:2885'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النذور' النذر فيما لا يراد به وجه الله - حديث:4618'السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب دخول مكة - باب الرجل يقوده غيره في الطواف' حديث:8747

٭٭ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کرنے کے دوران آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے کسی رسی کے ذریعے اپنا ہاتھ کسی دوسرے انسان کے ساتھ باندھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر لے کر چلو۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ مَشْيًا ثُمَّ عَجَزَ

باب: جو شخص پیدل چلنے کی نذر مانے اور پھر اس سے عاجز آجائے

15863 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَمْشِيَنَّ اِلَى مَكَّةَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ قَالَ: فَامْشِ مَا اسْتَطَعْتَ وَارْكَبْ حَتّٰى اِذَا دَخَلْتَ الْحَرَمَ فَامْشِ حَتّٰى تَدْخُلَ وَاذْبَحْ اَوْ تَصَدَّقْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں مکہ تک پیدل چل کر جاؤں گا مگر پھر میں اس کی استطاعت نہیں رکھ سکا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہاں تک تم چل سکو اتنا پیدل چلو پھر سوار ہو جاؤ یہاں تک کہ جب تم مسجد حرام میں داخل ہو تو پھر پیدل چلو یہاں تک کہ جب تم اس میں داخل ہو جاؤ تو ذبح کر دو یا صدقہ کر دو۔

15864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ نَاشِرَةً شَعَرَهَا حَافِيَةً، فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تَخْتَمِرَ وَتَنْتَعِلَ، ثُمَّ سَاَلَ مَا شَاْنُهَا؟ فَقَالُوا: نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعَرَهَا فَنَهَاهَا "

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا جس نے اپنے بال پھیلائے ہوئے تھے اور وہ ننگے پاؤں تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ چادر اوڑھ لے اور جوتا پہن لے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس کا معاملہ کیا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ننگے پاؤں بال پھیلا کر پیدل چلے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

15865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى مَكَّةَ قَالَ: يَمْشِي فَاِذَا اَعْيَى رَكِبَ، فَاِنْ كَانَ عَامًا قَابِلًا مَشَى مَا رَكِبَ وَرَكِبَ مَا مَشَى وَيَنْحَرُ بَدَنَةً

٭٭ امام شعبی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل ہے کہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ مکہ تک پیدل جائے گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ پیدل سفر کرے گا جب تھک جائے گا تو سوار ہو جائے گا اگلے سال وہ پھر پیدل سفر کرے گا جتنا وہ سوار ہوا تھا' اور اتنا عرصہ سوار رہے گا جتنا وہ پیدل چلے گا اور پھر وہ اونٹ کی قربانی کرے گا۔

15866 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ الْمُغِيْرَةَ قَالَ: يَهْدِى هَدْيًا

✵✵ منصور اور مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم مغیرہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ وہ قربانی کا جانور لے کر جائے گا۔

15867 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُوْنُسَ ، وَمَعْمَرٌ ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ ، عَنْ اُمِّ مَحَبَّةَ، اَنَّهَا نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِىَ اِلَى الْكَعْبَةِ، فَمَشَتْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ عَقَبَةَ الْبَطْنِ اَعْيَتْ، فَرَكِبَتْ ثُمَّ اَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: هَلْ تَسْتَطِيْعِينَ اَنْ تَحُجِّينَ قَابِلًا، وَتَرْكَبِى حَتّٰى تَنْتَهِى اِلَى الْمَكَانَ الَّذِى رَكِبْتِى مِنْهُ فَتَمْشِينَ مَا رَكِبْتِ؟ قَالَتْ: لَا قَالَ: فَهَلْ لَكِ بِنْتٌ تَمْشِى عَنْكِ؟ قَالَتْ: اِنَّ لِى لَابْنَتَيْنِ، وَلٰكِنَّهُمَا اَعْظَمُ فِى اَنْفُسِهِمَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ تَعَالٰى

✵✵ ابواسحٰق نے ام محبہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس خاتون نے یہ نذر مانی کہ وہ خانہ کعبہ تک پیدل جائے گی وہ خاتون پیدل چلنا شروع ہوئی یہاں تک کہ جب عقبہ بطن کے مقام پر پہنچی تو تھک گئی اور سوار ہوگئی پھر وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئی اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی استطاعت رکھتی ہو کہ اگلے سال بھی حج کے لئے آؤ' تم سوار ہو کر جاؤ یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ جانا جہاں سے تم سوار ہوئی تھی پھر تم اتنا ہی پیدل چل لینا جتنی تم سوار رہی تھیں' اس خاتون نے کہا: جی نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تمہاری کوئی بیٹی ہے جو تمہاری جگہ پیدل چل لے؟ تو اس نے کہا کہ میری دو بیٹیاں ہیں' لیکن ان دونوں کے لئے یہ کرنا زیادہ مشکل ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

15868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا، فَلْيَحُجَّ مِنْ مَكَّةَ

✵✵ حکم نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ پیدل حج کے لئے جائے گا تو اسے مکہ سے حج کر لینا چاہیے۔

15869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ، فِيمَنْ نَذَرَ اَنْ يَمْشِىَ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ: يَمْشِى، فَاِذَا اَعْيَى رَكِبَ، وَيَهْدِى جَزُوْرًا

✵✵ شعبہ نے حکم کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص نے یہ نذر مانی ہو کہ وہ بیت اللہ تک پیدل جائے گا اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ پیدل چلے گا جب تھک جائے گا تو سوار ہو جائے گا اور اونٹ کی قربانی کر دے گا۔

15870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَمْشِى، فَاِذَا انْقَطَعَ مَشْيُهُ

رَكِبَ وَاَهْدَى بَدَنَةً، وَاِنْ جَعَلَ عَلَيْهِ اَنْ يَمْشِيَ حَافِيًا، انْتَعَلَ اَوْ تَخَفَّفَ، وَيُهَرِيقُ دَمًا قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: وَيَمْشِي مِنَ الْاَرْضِ الَّتِي نَذَرَ مِنْهَا

✸✸ ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ایسا شخص پیدل چلے گا جب اس کے پیدل چلنے میں رکاوٹ آئے گی تو سوار ہو جائے گا اور اونٹ قربان کر دے گا اور اگر اس نے اپنے ذمے یہ بات لازم کی تھی کہ وہ ننگے پاؤں جائے گا تو وہ جوتے پہن لے گا یا موزے پہن لے گا اور خون بہا دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ وہ اس جگہ سے پیدل جائے گا جہاں سے اس نے نذر مانی تھی۔

15871 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْيَحْصَبِيِّ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِي نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ قَالَ: مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَبِهِ كَانَ يُفْتِي

✸✸ عبداللہ بن مالک نے' ابوسعید یحصبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا انہوں نے عرض کی کہ میری بہن نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں چادر اوڑھے بغیر پیدل چل کر جائے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے ہدایت کرو کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھ لے اور تین دن روزے رکھ لے۔

(راوی) اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

15872 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتَرْكَبْ ثُمَّ سَاَلَهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: لِتَرْكَبْ، ثُمَّ سَاَلَهُ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ الثَّالِثَةَ - فَقَالَ: لِتَرْكَبْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اپنی بہن کے بارے میں دریافت کیا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے۔ انہوں نے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا' تو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا:

''اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے''۔

15873 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، اَنَّهُ قَالَ: نَذَرَتْ اُخْتِي اَنْ تَمْشِيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَاَمَرَتْنِي اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لِتَمْشِ، وَلْتَرْكَبْ قَالَ: كَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

✸✸ یزید بن ابوحبیب نے ابوالخیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری بہن نے یہ

نذر مانی ہے کہ وہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی اس نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کروں تو میں نے اس کے لئے نبی اکرم ﷺ مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ کچھ پیدل چلے اور پھر سوار ہو جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوالخیر عقبہ سے الگ نہیں ہوتے تھے۔

15874 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ امْرَاَةٍ رُهَاطِيَّةٍ نَذَرَتْ اِنْ اَخَذَتْ مِنْ اَخٍ لَهَا نَفَقَةً، لَتَمْشِيَنَّ عَلٰى وَجْهِهَا اِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ: اِنَّمَا نَذَرَتْ عَلٰى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَلْتُقْبِلْ رَاكِبَةً حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الْحَرَمِ، اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَمَشَتْ حَتّٰى تَرَى الْبَيْتَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُوْلُ اَنَا: لِتَعْتَمِرْ مِنْ رُهَاطٍ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا ان سے ایک ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اس نے اپنے بھائی سے کچھ قرض لیا تو وہ پیدل مکہ تک جائے گی تو عطاء نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر مانی ہے وہ سوار ہو کر جائے یہاں تک کہ جب حرم کے پاس پہنچے تو عمرے کا احرام باندھ لے پھر وہ پیدل چلتی ہوئی جائے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھ لے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: وہ رہاط (یعنی اپنی علاقے) سے اپنے عمرے کا احرام باندھے گی۔

15875 - اقوالِ تابعین: قَالَ: وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ لَيَمْشِيَنَّ فَلَمْ يَمْشِ حَتّٰى كَبِرَ وَضَعُفَ، فَقَالَ: لِيَمْشِ عَنْهُ بَعْضُ بَنِيهِ

✱✱ راوی بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ ضرور پیدل چل کر جائے گا اور وہ پیدل چل کر نہیں جا پاتا یہاں تک کہ بڑی عمر کا اور ضعیف ہو جاتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے بیٹوں میں سے کوئی اس کی جگہ پیدل چل کر چلا جائے گا۔

15876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ لَيَحُجَّنَّ اَوْ لَيَعْتَمِرَنَّ مَاشِيًا، وَلَمْ يَنْوِ فِيْ نَفْسِهِ مِنْ اَيْنَ يَمْشِي قَالَ: لِيَمْشِ مِنْ مِيقَاتِهِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطا کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ پیدل چل کر حج کے لئے یا عمرہ کرنے کے لئے جائے گا اور وہ دل میں یہ نیت نہیں کرتا کہ کہاں سے پیدل چل کر جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ میقات سے پیدل چل کر چلا جائے۔

15877 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيمَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا قَالَ: مَا نَوٰى، وَكَانَ يُمْشِيهِمْ مِنَ الْبَصْرَةِ

✱✱ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ نذر مان لیتا ہے کہ وہ پیدل حج کے لئے

جائے گا' تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔

وہ فرماتے ہیں: ایسے لوگوں کو بصرہ سے پیدل چل کر جانا چاہئے۔

15878 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيمَنْ نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ عَجَزَ قَالَ: يَرْكَبُ وَيَهْدِي بَدَنَةً

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ مکہ تک پیدل چل کر جائے گا اور پھر اس سے عاجز آ جاتا ہے' تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سوار ہو کر جائے گا اور اونٹ کی قربانی کرے گا۔

15879 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ مَشْيٌ اِلَى الْبَيْتِ قَالَ: يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ قسم شمار ہوگی جس کا وہ کفارہ دے گا۔

15880 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: "مَنْ قَالَ: عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَلَمْ يَقُلْ عَلَيَّ نَذْرٌ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

✵✵ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم ہے' وہ یہ نہیں کہتا کہ مجھ پر نذر لازم ہے' تو پھر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

15881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يُسَمِّ مِنْ اَيْنَ يَمْشِي قَالَ: يَمْشِي، فَاِذَا عَجَزَ رَكِبَ، وَلْيَدْخُلِ الْحَرَمَ مَاشِيًا وَلْيُهْدِ لِرُكُوبِهِ

✵✵ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا لازم ہے اور وہ یہ نام نہیں لیتا' کہ کہاں سے چل کر جانا لازم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ پیدل چل کر جائے گا' جب وہ عاجز ہو جائے گا' تو سوار ہو جائے گا' پھر وہ پیدل حرم کی حدود میں داخل ہوگا' اور جو وہ سوار ہو کر گیا تھا' اس کی جگہ قربانی کر دے گا۔

بَابٌ: مَنْ قَالَ: اَنَا مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ

باب: جو شخص یہ کہے: میں حج کے احرام والا ہوں

15882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ، وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، فَاَنَا مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ، قَالَا: لَيْسَ الْاِحْرَامُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَوَى الْحَجَّ، يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حسن بصری اور جابر بن زید سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ

کہتا ہے: میں نے ایسا نہ کیا' تو میں حج کے احرام والا ہوؤں گا۔تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: احرام' صرف اس صورت میں لازم ہوتا ہے' جب حج کی نیت کرے' یہ قسم شمار ہوگی' جس کا آدمی کفارہ دے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15883 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الْحَسَنُ: كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ: يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ

✵✵ ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' حسن بصری فرماتے ہیں: اس کا کفارہ' قسم کا کفارہ ہوگا' امام شعبی اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ چیز اس پر لازم ہوگی۔

15884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَأَبِي حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: " إِذَا دَخَلَتْ أَشْهُرُ الْحَجِّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، هٰذَا الَّذِي يَقُولُ: هُوَ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ "

✵✵ مطرف نے فضیل کے حوالے سے' ابراہیم نخعی' جبکہ ابوحصین کے حوالے سے' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جب حج کے مہینے شروع ہوجائیں گے' تو وہ حج کا احرام باندھ لے گا' یہ وہ شخص ہے: جو یہ کہتا ہے: وہ حج کے احرام والا ہے۔

15885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: " مَنْ قَالَ: عَلَيَّ حَجَّةٌ أَوْ لِلّٰهِ عَلَيَّ حَجَّةٌ فَهِيَ يَمِينٌ "

✵✵ ثوری نے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: کہ مجھ پر حج لازم ہے' یا مجھ پر اللہ کے لئے حج لازم ہے؟ تو یہ چیز قسم شمار ہوگی۔

بَابٌ: النَّذْرُ بِالْمَشْيِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: بیت المقدس تک پیدل چل کر جانے کی نذر ماننا

15886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَذَرَ لَيَمْشِيَنَّ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ مِنَ الْبَصْرَةِ قَالَ: إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِهٰذَا الْبَيْتِ، فَلْيَمْشِ إِلَى هٰذَا الْبَيْتِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ فِي الْجِوَارِ قَالَ: قُلْتُ: فَالْوَصِيَّةُ؟ أَوْصَى إِنْسَانٌ فِي أَمْرٍ، فَرَأَيْتُ خَيْرًا مِنْهُ؟ قَالَ: " فَافْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، مَا لَمْ يُسَمِّ الْإِنْسَانُ شَيْئًا، وَلٰكِنْ إِنْ قَالَ: فِي الْمَسَاكِينِ أَوْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَرَأَيْتَ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ، فَافْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ "، فَقَالَ: لِيَفْعَلِ الَّذِي قَالَ، وَلْيُنْفِذْ أَمْرَهُ، قَالَ: وَقَوْلُهُ الْأَوَّلُ أَعْجَبُ إِلَيَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس بات کی نذر مانتا ہے کہ وہ بصرہ سے پیدل بیت المقدس تک چل کر جائے گا تو عطاء نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اس بیت اللہ کا حکم دیا گیا ہے' اس لئے اسے چل کر بیت اللہ تک آنا چاہئے۔انہوں نے فرمایا: جوار (کسی جگہ ٹھہرنے کی نذر ماننے) کا بھی یہی حکم

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وصیت کا کیا حکم ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ایک آدمی نے' کسی معاملے کے بارے میں وصیت کی ہو' اور پھر تم اس سے کسی معاملے کو زیادہ بہتر سمجھو' تو تم وہ کام کرو' جو اس سے بہتر ہو۔ جبکہ انسان نے کسی چیز کا تعین نہ کیا ہو۔ لیکن اگر اس نے یہ کہہ دیا ہو کہ غریبوں میں' یا اللہ کی راہ میں' تو تم دیکھ لو کہ اس میں سے زیادہ بہتر صورت کونسی ہے؟ تو وہ کام کرلو! جو زیادہ بہتر ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) بعد میں انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا اور یہ کہا: آدمی کو وہی کام کرنا چاہئے' جو اس نے کہا تھا اور اس کی ہدایت کو نافذ کرنا چاہئے۔ ابن جریج کہتے ہیں: ان کی پہلی رائے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

15887 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ اَبِي بَكْرٍ، كَانَتْ نَذَرَتْ جِوَارًا فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ، فَكَانَ اَخُوهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَمْنَعُهَا حَتّٰى مَاتَ، فَجَاوَرَتْ ثَمَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ نے ثبیر پہاڑ پر ٹھہرنے (اعتکاف) کی نذر مانی' تو ان کے بھائی عبدالرحمٰن نے انہیں منع کیا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہوگیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہاں اعتکاف کیا۔

15888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ فِي هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْذُرُوْنَ فِي الْجِوَارِ عَلٰى رُؤُوسِ الْجِبَالِ قَالَ: لِيُجَاوِرُوا عِنْدَ الْمَسْجِدِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا: جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہنے کی نذر مان لیتے ہیں انہوں نے فرمایا: انہیں چاہئے کہ وہ مسجد کے قریب رہیں (یا مسجد میں رہیں)۔

15889 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِ اِيلِيَاءَ، فَاعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ اَجْزَاَ عَنْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَكَفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجْزَاَ عَنْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ عَلٰى رُؤُوسِ الْجِبَالِ فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ، لِيَعْتَكِفْ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ

٭٭ عبدالکریم جزری نے سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ ایلیاء میں اعتکاف کرے گا تو اس کے لئے مدینہ منورہ میں' مسجد نبوی میں اعتکاف کرلینا اس کو کفایت کر جائے گا' اور جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ مسجد نبوی میں اعتکاف کرے گا تو اس کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کرلینا اس کی جگہ کفایت کر جائے گا۔ اور جو شخص پہاڑوں کی چوٹیوں پر اعتکاف کی نذر مانے' تو یہ اس کے لئے مناسب نہیں ہے' اسے چاہئے کہ باجماعت نماز والی مسجد میں اعتکاف کرے۔

15890 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَمْرُو بْنُ حَنَّةَ اَخْبَرَاهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ عَوْفٍ، عَنْ رِجَالٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَوْمَ الْفَتْحِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ مَجْلِسٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَقَامِ، فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، اِنِّی نَذَرْتُ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ مَکَّۃَ لَاُصَلِّیَنَّ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ، وَاِنِّی وَجَدْتُ رَجُلًا مِنْ اَہْلِ الشَّامِ ہَاہُنَا فِیْ قُرَیْشٍ خَفِیْرًا مُقْبِلًا مَعِی وَمُدْبِرًا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ہَاہُنَا صَلِّ، فَعَادَ الرَّجُلُ یَقُوْلُ ثَلَاثًا کُلَّ ذٰلِکَ، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ہَاہُنَا صَلِّ، ثُمَّ قَالَ الرَّابِعَۃَ مَقَالَتَہٗ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَاذْہَبْ فَصَلِّ فِیْہِ، فَوَ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَوْ صَلَّیْتَ ہَاہُنَا لَقَضٰی ذٰلِکَ عَنْکَ صَلَاۃً فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ

قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ذٰلِکَ الرَّجُلَ الشَّرِیْدُ بْنُ سُوَیْدٍ مِّنَ الصَّدِفِ وَہُوَ فِیْ ثَقِیْفٍ

٭٭ یوسف بن حکم بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حفص بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف اور عمرو بن حنہ نے انہیں یہ بات بتائی: عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف نے انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں، فتح مکہ کے دن حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ اس وقت مقام ابراہیم کے پاس ایک جگہ پر تشریف فرما تھے اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور اہل ایمان کے لئے مکہ کو فتح کر دیا' تو میں بیت المقدس میں ضرور نماز ادا کروں گا۔ میں نے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پایا ہے' جو یہاں قریش کے ہاں ٹھہرا ہوا ہے' وہ مجھے ساتھ لے بھی جائے گا اور لے بھی آئے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہاں نماز ادا کرلو۔ اس شخص نے تین مرتبہ اپنی بات دھرائی' ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اسے یہی فرمایا: تم یہاں (خانہ کعبہ کے پاس) نماز ادا کرلو۔ جب اس نے چوتھی مرتبہ اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم جاؤ! اور وہاں نماز ادا کرلو' اس ذات کی قسم! جس نے محمد کو مبعوث کیا ہے' اگر تم یہاں نماز ادا کر لیتے' تو یہ تمہاری طرف سے بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی جگہ کفایت کر جاتا''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: وہ صاحب شرید بن سوید تھے' جن کا تعلق ثقیف قبیلے کی شاخ صدف سے تھا۔

15891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ: جَاءَ الشَّرِیْدُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنِّی نَذَرْتُ اِنِ اللّٰہَ فَتَحَ عَلَیْکَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ہَا ہُنَا فَصَلِّ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰی قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ ہٰذِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ہَاہُنَا فَصَلِّ ثُمَّ قَالَ لَہٗ فِی الرَّابِعَۃِ: "اذْہَبْ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ صَلَّیْتَ ہَاہُنَا لَاَجْزَاَ عَنْکَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَاۃٌ فِیْ ہٰذَا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ صَلَاۃٍ"

٭٭ ابراہیم بن یزید نے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت شرید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کی تو میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہاں (اس مسجد حرام میں) نماز ادا کرلو۔ انہوں نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے یہی جواب دہرا دیا ایسا تین مرتبہ ہوا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم یہاں نماز ادا کرلو چوتھی مرتبہ آپ نے اس سے فرمایا:

''تم جاؤ! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم یہاں نماز ادا کر لیتے' تو یہ تمہاری طرف سے کفایت کر جاتا''

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' کسی اور جگہ پر' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

15892 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ مَنْ جَاءَ اَبِيْ فَقَالَ: اِنِّيْ نَذَرْتُ مَشْيًا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ اَوْ زِيَارَةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَقُوْلُ: عَلَيْكَ مَكَّةَ

✽✽ ابن جریج نے' طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص میرے والد کے پاس آ کر یہ کہتا تھا: میں نے بیت المقدس تک پیدل چل کر جانے کی' یا میں نے بیت المقدس کی زیارت کرنے کی نذر مانی ہے' تو وہ یہ فرماتے تھے: تم پر مکہ جانا لازم ہے۔

15893 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ جَعَلَ ذَوْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: اَلَهُ ذُوْ قَرَابَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَيَدْفَعُهَا اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَكَانَتْ هٰذِهِ فُتْيَاهُ فِيْ ذٰلِكَ وَاَشْبَاهِهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: ایک شخص اونٹ اللہ کی راہ میں مخصوص کر دیتا ہے تو عطاء نے دریافت کیا کہ کیا اس کے قریبی رشتہ دار ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: وہ ان اونٹوں کو ان لوگوں کو دیدے۔

ابن جریج کہتے ہیں: یہ حکم اس صورت میں' اور اس جیسی دیگر صورتوں میں ہوگا۔

15894 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، الثَّوْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: اَرَاَيْتَ رَجُلًا يُصَلِّيْ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَ اَوَّلِ سَارِيَةٍ مَا بَرِحَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ

✽✽ عطاء بن سائب نے مرہ ہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مسجد میں' ہر ستون کے پاس دو رکعات نماز ادا کیا کرتا تھا' ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں ان کے پاس موجود تھا انہوں نے کہا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو مسجد میں ہر ستون کے پاس دو رکعات ادا کرتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو اس بات کا پتا ہوتا کہ اللہ

تعالیٰ پہلے والے ستون کے پاس بھی ہے' تو یہ وہیں رہتا' یہاں تک کہ وہیں پوری نماز ادا کر لیتا۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَطُوفَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمَاتَ وَلَمْ يُنْفِذْهُ

باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ گھٹنوں کے بل طواف کرے گا اور پھر اس کو پورا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے؟

15895 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ نَذَرَ اَنْ يَطُوفَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ سَبْعًا، فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ يُؤْمَرُوا اَنْ يَطُوفُوا حَبْوًا وَلٰكِنْ لِيَطُفْ سَبْعَيْنِ، سَبْعًا لِرِجْلَيْهِ، وَسَبْعًا لِيَدَيْهِ، قُلْتُ: وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِكَفَّارَةٍ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایک شخص نذر مانتا ہے کہ وہ گھٹنوں کے بل سات مرتبہ طواف کرے گا تو عطاء نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگوں کو گھٹنوں کے بل طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اسے پاؤں پر چل کر سات مرتبہ طواف کرنا چاہئے اور سات مرتبہ ہاتھوں کے طرف سے طواف کر لینا چاہئے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کفارہ دینے کا حکم نہیں دیا؟ عطاء نے جواب دیا کہ جی نہیں۔

15896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَنَذَرَ لَيَطُوفَنَّ مُغْمِضًا اَيُقَادُ؟ قَالَ: لَا يَفْعَلُ وَلَا يُكَفِّرُ، قُلْتُ: فَرَجُلٌ نَذَرَ لَيَمْشِيَنَّ فِي عُمْرَةٍ لَيْسَ عَلٰى ظَهْرِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: لِيَلْبَسْ، قُلْتُ: اَوْ حَافِيًا؟ قَالَ: لِيَنْتَعِلْ ثُمَّ لِيَذْبَحْ اَوْ لِيَصُمْ، قُلْتُ لَهُ: فَرَجُلٌ نَذَرَ لَيُزِيرَنَّ نَاقَتَهُ الْبَيْتَ؟ قَالَ: لِيَفْعَلْ، لِيَعْقِرْهَا، حَاجًّا لَوْ مُعْتَمِرًا، فَرَادَدْتُهُ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ: اَتَزُورُ الْاِبِلُ الْبَيْتَ، فَاَبٰى اِلَّا ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے طواف کرے گا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر چلا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اور اس بات کا کفارہ بھی نہیں دے گا۔ میں نے دریافت کیا کہ ایک شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ عمرے کے لئے یوں پیدل چل کر جائے گا کہ اس کی پشت پر کوئی کپڑا نہیں ہوگا انہوں نے جواب دیا کہ اسے چاہئے کہ وہ کپڑا اوڑھ لے۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر وہ ننگے پاؤں جانے کی نذر مانتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے جوتا پہن لینا چاہئے اور پھر (کفارے کے طور پر) کوئی جانور قربان کر دینا چاہئے یا روزہ رکھ لینا چاہئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ ایک شخص یہ نذر مانتا ہے کہ وہ اپنی اونٹنی کو بیت اللہ کی زیارت کروائے گا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے چاہئے کہ وہ ایسا کرے اور پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ دے۔ خواہ وہ حج کے لئے گیا ہو یا عمرے کے لئے گیا ہو۔ میں نے دوبارہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا: کیا اونٹ بیت اللہ کی زیارت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے اپنی بات پر اصرار کیا' ایسا دو مرتبہ ہوا۔

15897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ جِوَارًا اَوْ مَشْيًا

فَمَاتَ، وَلَمْ يُنفِذْهُ قَالَ: فَيُنفِذُهُ عَنْهُ وَلِيُّهُ قُلْتُ: فَغَيْرُهُ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَحَبُّ اِلَيْهِ الْاَوْلِيَاءِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو جوار یا پیدل چل کر جانے کی نذر مانتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے اور اسے پورا نہیں کر پاتا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ولی اس کی طرف سے پورا کرے گا تو میں نے کہا کہ اس کے رشتے داروں کے علاوہ کوئی اور اسے پورا کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تاہم زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس کا ولی ایسا کرے۔

15898 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ اِنْسَانٌ مَاتَ اَبُوهُ - اَوْ اُمُّهُ - وَعَلَيْهَا نَذْرٌ - قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: نَذْرٌ اَوْ حَجٌّ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْفِهِ عَنْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابوشعثا نے انہیں یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا جس کے والد یا والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اور ان کے ذمے نذر لازم تھی راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نذر لازم تھی یا حج لازم تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے اسے ادا کر لو۔

15899 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَاَمَرَهُ بِقَضَائِهِ

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس نذر کے بارے میں دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

15900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، يَذْكُرُ اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا اعْتِكَافٌ قَالَ: فَبَادَرْتُ اِخْوَتِي اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: اعْتَكِفْ عَنْهَا وَصُمْ

٭٭ کریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عبداللہ کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے اعتکاف لازم تھا تو میرے بھائیوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ان کی طرف سے اعتکاف کر لو اور روزہ رکھ لو۔

15901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، حَسِبْتُ اَنَّهُ مِنْ وَلَدِ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِي بَكْرٍ يُحَدِّثُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، اَنَّ اَسْمَاءَ اَمَرَتْ فِي مَرَضِهَا اَنْ يُقْضٰى عَنْهَا مَشْيٌ كَانَ عَلَيْهَا

٭٭ معمر نے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی آل میں سے کسی شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہشام بن عروہ

نے یہ بات بیان کی ہے کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنی بیماری کے دوران یہ ہدایت کی تھی کہ ان کی طرف سے پیدل چلنے کی نذر کو پورا کیا جائے جو ان کے ذمہ لازم تھی۔

15902 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّيْ كَانَ عَلَيْهَا نَذْرٌ، اَفَاَقْضِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَيَنْفَعُهَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی: میری والدہ کے ذمے نذر لازم تھی کیا میں اسے ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا اس کا ان کو فائدہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ لَيَنْحَرَنَّ نَفْسَهُ

باب: جو شخص نذر مانے کہ وہ اپنے آپ کو قربان کردے گا

15903 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ اِنْسَانٍ نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ ابْنَهُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَلَا يَنْحَرِ ابْنَهُ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْ طَاعَةِ الشَّيْطَانِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (الَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ) (المجادلة: 3)، ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا قَدْ رَاَيْتَ

٭٭ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس اپنے بیٹے کو قربان کردے گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان نہ کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ شیطان کی فرمانبرداری میں قسم کا کفارہ کیسے لازم ہوگا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ)

''وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں''

(تو یہ بھی ایک گناہ ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک کفارہ مقرر کیا ہے جو تم جانتے ہو۔

15904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَنْحَرَنَّ نَفْسِيْ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ) (الأحزاب: 21) حَسَنَةٌ "، ثُمَّ تَلَا: (وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ) (الصافات: 107)، ثُمَّ اَمَرَهُ بِذَبْحِ كَبْشٍ " قَالَ: وَسَمِعْتُ عَطَاءً اِذَا سُئِلَ: اَيْنَ يَذْبَحُ الْكَبْشَ؟ قَالَ: بِمَكَّةَ، قُلْتُ: فَنَذَرَ لَيَنْحَرَنَّ فَرَسَهُ اَوْ بَغْلَتَهُ قَالَ: جَزُوْرٌ كُنْتُ آمُرُهُ بِهَا اَوْ بَقَرَةٌ، قُلْتُ: اَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكَبْشٍ فِي النَّفْسِ، وَتَقُوْلُ فِي الدَّابَّةِ: جَزُوْرٌ؟ فَاَبَى اِلَّا ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے مجھے بتایا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس

آیااور بولا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں خود کو قربان کر دوں گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اور ہم نے اس کے فدیے میں ایک عظیم قربانی دی''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کو دنبے کی قربانی کا حکم دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء کو سنا ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ شخص دنبہ کہاں قربان کرے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ مکہ میں۔ میں نے کہا کہ اگر وہ یہ نذر مانتا ہے کہ وہ اپنے گھوڑے یا خچر کو قربان کردے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ پھر وہ اونٹ کو قربان کرے گا میں اسے یہی حکم دوں گا' یا پھر گائے کو قربان کردے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جان کی قربانی میں دنبہ قربان کرنے کا حکم دیا تھا اور جانور کے بدلے میں اونٹ قربان کرنے کا حکم دیا تھا تو عطاء نے اپنی بات پر اصرار کیا ایسا دو مرتبہ ہوا۔

15905 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اَحْسَبُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ، اَوْ وَلَدَهُ، فَلْيَذْبَحْ كَبْشًا، ثُمَّ تَلَا: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21)،

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے میرے خیال میں یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو قربان کرنے کی نذر مانے تو اسے دنبہ قربان کر دینا چاہئے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''

15906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اس کے بعد انہوں نے ابن جریج کی یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی۔

15907 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ طَاوُسٍ: بَشَّرَنِیْ عَبْدٌ بِشَیْءٍ فَاَعْتَقْتُهُ، وَلَيْسَ لِیْ وَاَهْلُهُ يَبِيْعُوْنِيْهِ اِنْ شِئْتُ، كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَقُوْلُ؟ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: لَا يُعْتِقُ اِلَّا مَنْ يَمْلِكُ، وَكَانَ لَا يَرٰى عِتْقَهُ شَيْئًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس کے صاحبزادے سے سوال کیا ایک غلام مجھے کسی خوشخبری کے بارے میں بتاتا ہے تو میں اسے آزاد کر دیتا ہوں حالانکہ وہ میرا غلام نہیں ہے مگر اس کے مالکان سے کہوں تو وہ مجھے فروخت کر سکتے ہیں تو

ایسی صورتحال کے بارے میں آپ کے والد کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آدمی صرف اس کو آزاد کرے گا جس کا وہ مالک ہو وہ اس کے آزاد کرنے کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں (ایسی صورت میں اس غلام کو آزاد کرنا لازم نہیں ہوگا)۔

15908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رَجُلٍ نَذَرَ لَيَنْحَرَنَّ نَفْسَهُ قَالَ: لِيُهْدِ مِائَةَ بَدَنَةٍ،

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ نذر مانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو قربان کر دے گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ایک سو اونٹ قربان کرے گا۔

15909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ ابن جریج نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے میرے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15910 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ نَفْسِي قَالَ: اَتَجِدُ مِائَةَ بَدَنَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: انْحَرْهَا، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَا اِنِّي لَوْ اَمَرْتُهُ بِكَبْشٍ اَجْزَاَ عَنْهُ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا اور کہا کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں خود کو قربان کر دوں گا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس ایک سو اونٹوں کی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم ان کو قربان کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ویسے میں اسے دنبہ قربان کرنے کا کہہ دیتا تو یہ بھی اس کی طرف سے کافی ہو جاتا۔

15911 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَقَدْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا لَئِنْ اَمَرْتَنِي لَاَنْحَرَنَّ السَّاعَةَ نَفْسِي، وَاللّٰهِ لَا اُخْبِرُكَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلٰى لِعَلِّي اُخْبِرُكَ بِكَفَّارَتِهِ قَالَ: مَا هِيَ؟ فَاَمَرَهُ بِمِائَةِ نَاقَةٍ

✵✵ ابن جریج نے 'عمرو بن دینار کے حوالے سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے ایک گناہ کا ارتکاب کیا اگر آپ مجھے یہ ہدایت کریں کہ میں اسی وقت اپنے آپ کو قربان کر دوں تو میں ایسا کرلوں گا لیکن آپ کو اس گناہ کے بارے میں نہیں بتاؤں گا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں تمہیں اس کے کفارے کے بارے میں بتاتا ہوں اس نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ایک سو اونٹنیاں قربان کرنے کا حکم دیا۔

15912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يُحَدِّثُ عَطَاءً، اَنَّ

رَجُلًا جَاءَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: نَذَرْتُ لَاَنْحَرَنَّ نَفْسِي قَالَ: اَوْفِ مَا نَذَرْتَ قَالَ: فَاَقْتُلُ نَفْسِي؟ قَالَ: اِذًا تَدْخُلُ النَّارَ قَالَ: اَلْبَسْتَ عَلَيَّ قَالَ: اَنْتَ اَلْبَسْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، فَجَاءَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَمَرَهُ بِذَبْحِ كَبْشٍ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ کو عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں خود کو قربان کردوں گا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو! اس نے دریافت کیا: کیا میں خود قتل کردوں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر تم جہنم میں داخل ہو جاؤ گے' اس نے کہا کہ آپ نے میرے لئے الجھن پیدا کردی ہے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے خود اپنے لئے الجھن پیدا کی ہے۔

پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے اسے دنبہ قربان کرنے کا حکم دیا۔

15913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ بَعْضِ الْاَمْرِ، فَقَالَ: قَالَ مَسْرُوقٌ: النَّذْرُ نَذْرَانِ، فَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَالْوَفَاءُ بِهِ وَالْكَفَّارَةُ، وَمَا كَانَ لِلشَّيْطَانِ فَلَا وَفَاءَ بِهِ قَالَ: قُلْتُ: اَفِي طَاعَةِ الشَّيْطَانِ؟ قَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الْقِيَاسِيِّينَ قَالَ: مَا عَلِمْتُ اَحَدًا اَطْلَبَ لِلْعِلْمِ فِي اُفُقٍ مِّنَ الْاٰفَاقِ مِنْ مَسْرُوقٍ

✸✸ ابن عیینہ نے ایوب بن عائذ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے ایک مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مسروق یہ فرماتے ہیں:

نذر کی دو قسمیں ہیں' جو نذر اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی' اسے پورا بھی کیا جائے گا اور اس کا کفارہ بھی ہوگا' اور جو شیطان کے لئے ہوگی اسے پورا نہیں کیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: کیا شیطان کی فرمانبرداری میں؟ تو انہوں نے کہا: شائد تم قیاس کرنے والے لوگوں میں سے ایک ہو۔

پھر شعبی نے فرمایا: میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جس نے علم کے حصول کیلئے مسروق سے زیادہ طویل سفر کیا ہو۔

15914 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَاُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُرِيدُ الْجِهَادَ، وَاُمُّهُ تَمْنَعُهُ فَقَالَ: عِنْدَ اُمِّكَ قِرَّ، فَاِنَّ لَكَ مِنَ الْاَجْرِ عِنْدَهَا مِثْلَ مَا لَكَ فِي الْجِهَادِ

قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ نَفْسِي، فَشُغِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ، فَوُجِدَ يُرِيدُ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي اُمَّتِي مَنْ يُوَفِّي النَّذْرَ وَيَخَافُ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا، هَلْ لَكَ مَالٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اهْدِ مِائَةَ نَاقَةٍ، وَاجْعَلْهَا فِي ثَلَاثِ سِنِينَ، فَاِنَّكَ لَا تَجِدُ مَنْ يَاْخُذُهَا مِنْكَ مَعًا

ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّي رَسُولَةُ النِّسَاءِ اِلَيْكَ، وَاللّٰهِ مَا مِنْهُنَّ امْرَاَةٌ عَلِمَتْ اَوْ لَمْ تَعْلَمْ اِلَّا وَهِيَ تَهْوَى مَخْرَجِي اِلَيْكَ، اللّٰهُ رَبُّ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ، وَاِلٰهُهُنَّ، وَاَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، اِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، كَتَبَ اللّٰهُ

الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ، فَاِنْ اَصَابُوا اُجِرُوا، وَاِنِ اسْتُشْهِدُوا كَانُوْا اَحْيَاءً عِنْدَ رَبِّهِمِ يُرْزَقُوْنَ، فَمَا يَعْدِلُ ذٰلِكَ مِنَ النِّسَاءِ؟ قَالَ: طَاعَتُهُنَّ لِاَزْوَاجِهِنَّ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوقِهِمْ، وَقَلِيلٌ مِنْكُنَّ تَفْعَلُهُ

✷ رشدین بن کریب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص اوراس کی ماں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ شخص جہاد میں جانا چاہ رہا تھا اوراس کی والدہ اسے روک رہی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی ماں کے پاس ٹھہر جاؤ کیونکہ تمہیں اپنی ماں کے پاس ٹھہرنے سے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جو تمہیں جہاد میں حصہ لینے سے ملتا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی کہ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے آپ کو قربان کر دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کسی اور طرف تھی وہ شخص چلا گیا اسے پایا گیا کہ وہ خود کو قربان کرنے لگا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جو انتہائی برا ہوگا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس مال ہے تو اس نے کہا کہ جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایک سو اونٹنیاں قربانی کے لئے بھیجو اور انہیں تین سال میں بھیجنا کیونکہ تم ایسا کوئی شخص نہیں پاؤ گے جو ایک ساتھ ان سب کو تم سے وصول کر سکے۔

پھر ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی کہ میں خواتین کی پیغام رساں بن کر آئی ہوں' جو بھی عورت' خواہ وہ علم رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو' اللہ کی قسم وہ یہ جانتی ہے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ میں آپ کے پاس آتی 'اللہ تعالیٰ' خواتین کا بھی پروردگار ہے اور مردوں کا بھی۔ خواتین کا بھی معبود ہے اور مردوں کا بھی' اور آپ مردوں اور خواتین دونوں کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے مردوں پر تو جہاد کو لازم قرار دیا ہے' اگر وہ اس میں مال غنیمت حاصل کرتے ہیں تو اس میں اجر ملتا ہے اور اگر شہید ہو جاتے ہیں' تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ شمار ہوتے ہیں' جنہیں رزق دیا جاتا ہے۔ تو خواتین کے لئے کونسا عمل اس کے برابر ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا' ان شوہروں کے حقوق کی معرفت حاصل کرنا' اور تم میں سے کم خواتین ایسی ہیں' جو ایسا کر پائیں۔

بَابٌ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ فِيْ مَوْضِعٍ، وَنَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَّخَذَ قَبْرُهُ مَسْجِدًا اَوْ وَثَنًا

باب: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی مخصوص جگہ کو قربانی کرے گا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آپ کی قبر کو مسجد یا بت بنایا جائے۔

15915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ اَنْ يَنْحَرَ عَلٰى بُوَانَةٍ - قَالَ: وَبُوَانَةٌ: مَاءٌ بِحِصْنٍ مِّنْ نَجْدٍ - فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ لَمْ يَكُنْ وَثنا اَوْ عِيدًا مِنْ اَعْيَادِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَانْحَرْ عَلَيْهِ زَعَمُوْا اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ كُرْزُ بْنُ سُفْيَانَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن شعیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ذمے یہ نذر لازم تھی' کہ وہ ''بوانہ'' کے مقام پر قربانی کرے گا' یہ ''نجد'' کے قلعے کے پاس پانی والی ایک جگہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو وہاں زمانہ جاہلیت کا کوئی بت نہیں تھا' یا وہاں زمانہ جاہلیت میں کوئی عید نہیں ہوتی تھی' تو تم وہاں قربانی کرلو۔

راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب' کرز بن سفیان تھے۔

15916 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَحْيَى، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ يُتَّخَذَ قَبْرِي وَثنا، وَمِنْبَرِي عِيدًا

٭٭ صفوان بن سلیم نے سعید بن ابوسعید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں' کہ میری قبر کو بت بنالیا جائے' یا میرے منبر کو عید بنالیا جائے''۔

15917 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَ بِهِ جَعَلَ يُلْقِي خَمِيصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوْا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَ: تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلُوا

٭٭ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا ہے: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی' تو آپ ﷺ چادر اپنے چہرے پر ڈال لیتے تھے' جب آپ کو بے چینی ہوتی تھی' تو اس کو

15917-صحيح البخاري - كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب الصلاة في البيعة' حديث:427' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب النهي عن بناء المساجد - حديث:855' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر زجر المصطفى صلى الله عليه وسلم عن اتخاذ قبره مسجدا - حديث:6723'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب : النهي عن اتخاذ القبور مساجد - حديث:1423'السنن للنسائي - كتاب المساجد' النهي عن اتخاذ القبور مساجد - حديث:700' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في الصلاة عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم وإتيانه - حديث:7435'السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد' النهي عن اتخاذ القبور مساجد - حديث:768'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت - باب النهي عن أن يبنى على القبر مسجد' حديث:6804' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الجنائز' باب زيارة القبور - حديث:920'البحر الزخار مسند البزار - ومما روى كلثوم الخزاعي ' حديث:2265

اپنے چہرے سے ہٹا لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس عمل سے بچنے کی تلقین کرنا چاہ رہے تھے جو ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) نے کیا۔

15918 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ: الْمَرْاَةُ اِذَا نَذَرَتْ بِغَيْرِ اَمْرِ زَوْجِهَا، اِنْ شَاءَ مَنَعَهَا، فَاِنْ مَنَعَهَا فَلْتَتَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ اَوْ لِتَفْعَلْ خَيْرًا فِي نَذْرِهَا، وَكَرِهَ اَنْ يَمْنَعَهَا زَوْجُهَا اِذَا نَذَرَتْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حسن بن مسلم فرماتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نذر مان لے تو اگر وہ شوہر چاہے تو اسے منع کر سکتا ہے اور اگر شوہر اسے روک دے تو اس عورت کو صدقہ کرنا چاہئے یا اپنی نذر کے بارے میں کوئی بہتری کا کام کرنا چاہئے تاہم انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ جب عورت نے نذر مان لی ہو تو شوہر اسے منع کرے۔

15919 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيهِمَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمِينَ لِوَلَدٍ مَعَ وَالِدٍ، وَلَا يَمِينَ لِزَوْجَةٍ مَعَ يَمِينِ زَوْجٍ، وَلَا يَمِينَ لِمَمْلُوكٍ مَعَ يَمِينِ مَلِيكٍ، وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةٍ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عَتَاقَةَ قَبْلَ الْمَلَكَةِ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ، وَلَا مُوَاصَلَةَ فِي الصِّيَامِ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ حُلُمٍ، وَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ الْفِطَامِ، وَلَا تَعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

٭٭ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور محمد نے اپنے والد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

> ''والد کے ساتھ اولاد کی قسم نہیں ہوتی' شوہر کی قسم کے ساتھ بیوی کی قسم نہیں ہوتی' مالک کی قسم کے ساتھ غلام کی قسم نہیں ہوتی' قطع رحمی کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، نکاح ہونے سے پہلے طلاق نہیں دی جا سکتی، مالک بننے سے پہلے غلام آزاد نہیں کیا جا سکتا، دن بھر چپ رہنے کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، صوم وصال نہیں رکھا جائے گا، بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں رہتی، دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا، ہجرت کے بعد دوبارہ دیہاتی زندگی اختیار نہیں کی جا سکتی، فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی''۔

بَابٌ: الْاَيْمَانُ، وَلَا يُحْلَفُ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب: قسموں کا بیان' نیز حلف' صرف اللہ کے نام پر اُٹھایا جائے گا

15920 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ

اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "اَنْتَ رَسُولِي اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ، قُلْ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْسَلَنِي يَقْرَاُ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ، وَيَاْمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ: لَا تَحْلِفُوْا بِغَيْرِ اللّٰهِ، وَاِذَا تَخَلَّيْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرَةٍ"

✵✵ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اہل مکہ کی جانب میرے قاصد ہو تم یہ کہہ دو کہ اللہ کے رسول نے مجھے بھیجا ہے وہ تم لوگوں کو سلام کہہ رہے ہیں اور تمہیں تین باتوں کی ہدایت کر رہے ہیں تم اللہ کے علاوہ کسے اور کے نام کا حلف نہ اٹھانا، جب تم قضائے حاجت کرنے لگو تو قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرنا۔ ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء نہ کرنا۔

15921 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ فَمَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حلف صرف اللہ کے نام کا اٹھاؤ اور جو شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے اسے سچ بولنا چاہئے''۔

15922 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَنِي

15922-صحيح البخاری - كتاب الأدب' باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا - حديث:5763' صحيح البخاری - كتاب الأيمان والنذور' باب لا تحلفوا بآبائكم - حديث:6282' صحيح البخاری - كتاب الأيمان والنذور' باب لا تحلفوا بآبائكم - حديث:6283' صحيح مسلم - كتاب الأيمان' باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى - حديث:3189' صحيح مسلم - كتاب الأيمان' باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى - حديث:3190'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب "الوصايا' مبتدأ أبواب في الأيمان - باب حظر الحلف بالآباء ' حديث:4754'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الوصايا' مبتدأ أبواب في الأيمان - باب حظر الحلف بالآباء ' حديث:4755' صحيح ابن حبان - كتاب الأيمان' ذكر البيان بأن المرء منهي عن أن يحلف بشيء غير الله - حديث:4423'موطأ مالك - كتاب النذور والأيمان' باب جامع الأيمان - حديث:1023'سنن الدارمي - ومن كتاب النذور والأيمان' باب النهي عن أن يحلف بغير الله - حديث:2303'سنن أبي داؤد - كتاب الأيمان والنذور' باب في كراهية الحلف بالآباء - حديث:2844'سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب النهي أن يحلف بغير الله - حديث:2091' السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بالآباء - حديث:3726'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأيمان والنذور والكفارات' الرجل يحلف بغير الله أو بأبيه - حديث:13835'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بالآباء - حديث:4572'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الأيمان' باب كراهية الحلف بغير الله عز وجل - حديث:18445'معرفة السنن والآثار للبيهقي - الأيمان والنذور' حديث:5967'السنن الصغير للبيهقي - كتاب الأيمان والنذور' باب الحلف بالله دون غيره - حديث:3145' مسند عبد الله بن المبارك - الكفارات والنذور' حديث:172'مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:605'مسند عبد بن حميد - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:9'مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث:5300'البحر الزخار مسند البزار - حنظلة عن سالم ' حديث:147

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْلِفُ بِاَبِي، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا

✵✵ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے والد کے نام کا حلف اٹھاتے ہوئے سنا' تو ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف اٹھاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی بھی جان بوجھ کر' یا بھول کر (باپ دادا کے نام کا) حلف نہیں اٹھایا۔

15923 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِي رَكْبٍ وَاَنَا اَحْلِفُ وَاَقُوْلُ: وَاَبِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں اس وقت سواروں کے درمیان موجود تھا اور حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا: مجھے اپنے باپ کی قسم ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کے نام کا حلف اٹھاؤ۔ جس شخص نے حلف اٹھانا ہو' وہ اللہ کے نام کا حلف اٹھائے' ورنہ خاموش رہے۔

15924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحْلِفُ بِاَبِي، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، لَا تَحْلِفْ بِاَبِيكَ، احْلِفْ بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ: فَمَا حَلَفْتُ بَعْدَهَا اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ: وَرَآنِي اَبُوْلُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ بَعْدُ قَائِمًا

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے والد کے نام کا حلف اٹھاتے ہوئے سنا' تو آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

''اے عمر! تم اپنے والد کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ تم اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ تم غیر اللہ کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ اللہ کے نام کا حلف اٹھایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! تم کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

15925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ فِي رَكْبٍ اَسِيرُ فِي غَزَاةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفْتُ، فَقُلْتُ: لَا وَاَبِي،

فَنَهَرَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي، وَقَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ قَالَ: فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ سماک بن حرب نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں کچھ سواروں کے درمیان سفر کر رہا تھا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ کے موقع کی بات ہے میں نے حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ جی نہیں میرے باپ کی قسم تو میرے پیچھے سے کسی نے ڈانٹا اور کہا کہ تم اپنے باپ کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔

15926 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، وَالْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَحْلِفُ: وَاَبِي، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: " مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ - اَوْ قَالَ: اَلَا هُوَ مُشْرِكٌ - "

✵✵ سعد بن عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھاتے ہوئے کہہ دیا کہ میرے باپ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا اور فرمایا:

''جو شخص اللہ کی بجائے کسی اور چیز کے نام کا حلف اٹھاتا ہے وہ شرک کرتا ہے''

(راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں:) ''وہ مشرک ہوتا ہے''۔

15927 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ، اَنَّ عُمَرَ لَمَّا كَانَ بِالْمُخَمَّصِ مِنْ عُسْفَانَ اسْتَبَقَ النَّاسُ، فَسَبَقَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَانْتَهَزْتُ فَسَبَقْتُهُ، فَقُلْتُ: سَبَقْتُهُ وَالْكَعْبَةِ، ثُمَّ انْتَهَزَ فَسَبَقَنِي، فَقَالَ: سَبَقْتُهُ وَاللّٰهِ، ثُمَّ انْتَهَزْتُ فَسَبَقْتُهُ، فَقُلْتُ: سَبَقْتُهُ وَالْكَعْبَةِ، ثُمَّ انْتَهَزَ الثَّالِثَةَ فَسَبَقَنِي، فَقَالَ: سَبَقْتُهُ وَاللّٰهِ، ثُمَّ اَنَاخَ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ حَلِفَكَ بِالْكَعْبَةِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ فَكَّرْتَ فِيْهَا قَبْلَ اَنْ تَحْلِفَ لَعَاقَبْتُكَ، احْلِفْ بِاللّٰهِ، فَاْثَمْ اَوِ ابْرَرْ

✵✵ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں انہوں نے ابن زبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عسفان کے قریب مخمص کے مقام پر تھے تو کچھ لوگ ان کے ساتھ چل رہے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے آگے نکل گئے' حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے بھی ایڑھ لگائی اور ان سے آگے چلا گیا' میں نے کہا کہ کعبہ کی قسم ہے' میں ان سے آگے نکل گیا ہوں' پھر انہوں نے ایڑھ لگائی اور مجھ سے آگے نکل گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں اس سے آگے نکل گیا ہوں پھر میں نے ایڑھ لگائی اور ان سے آگے نکل گیا: میں نے کہا: کعبہ کی قسم ہے' میں ان سے آگے نکل گیا ہوں' پھر انہوں نے تیسری مرتبہ ایڑھ لگائی اور مجھ سے آگے نکل گئے اور بولے: اللہ کی قسم میں اس سے آگے نکل گیا ہوں۔

پھر جب انہوں نے جانور کر بٹھایا تو انہوں نے فرمایا کہ جہاں تک تمہارے خانہ کعبہ کے نام کی قسم اٹھانے کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ تم نے یہ قسم اٹھانے سے پہلے غور و فکر کیا ہے تو تمہیں سزا دیتا تم اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ! خواہ تم گنہگار رہو یا نیک ہو (یعنی خواہ اس قسم کو پورا کرو یا نہ کرو)۔

15928 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِرَجُلٍ يَقُوْلُ: وَاَبِي، فَقَالَ: قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ فِيهِمْ خَيْرٌ مِنْ اَبِيكَ، فَنَحْنُ مِنْكَ بُرَآءُ حَتّٰى تُرَاجِعَ

✵✵ ابو جحاف نے ایک شخص کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ میرے باپ کی قسم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے' جن میں وہ شخص بھی ہے جو تمہارے باپ سے زیادہ بہتر ہے' تو ہم تم سے بری الذمہ ہیں' جب تک تم واپس نہیں آتے۔

15929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا اَدْرِي ابْنَ مَسْعُودٍ اَوِ ابْنَ عُمَرَ - لَاَنْ اَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْلِفَ بِغَيْرِهٖ صَادِقًا "

✵✵ ابوسلمہ نے وبرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھالوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اس کی بجائے کسی اور کے نام کی سچی قسم اٹھاؤں۔

15930 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: يَا اُخَيَّةُ، فَزَجَرَهُ، وَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقُوْلُ: وَالْاَمَانَةِ فَقَالَ: " قُلْتَ: وَالْاَمَانَةِ؟ قُلْتَ: وَالْاَمَانَةِ؟ "

✵✵ خالد حذاء نے ابوتمیمہ ہجیمی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی بیوی سے یہ کہہ رہا تھا: اے بہن! تو آپ نے اسے ڈانٹا' پھر آپ کا گزر ایک اور شخص کے پاس سے ہوا جو کہہ رہا تھا کہ امانت کی قسم ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہہ رہے ہو کہ امانت کی قسم ہے؟ تم یہ کہہ رہے ہو امانت کی قسم ہے؟

15931 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهٖ: وَاللَّاتِ، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ "

✵✵ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے "جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے اپنی قسم میں یہ کہے: لات کی قسم ہے تو اسے چاہئے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ! میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے کوئی چیز صدقہ کرنی چاہیے"

15932 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَحْلِفَ اِنْسَانٌ بِعِتْقٍ اَوْ طَلَاقٍ، وَاَنْ يَحْلِفَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكُرِهَ اَنْ يُحْلَفَ بِالْمُصْحَفِ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ کوئی شخص آزاد کرنے' یا طلاق دینے کے نام پر

حلف اٹھائے' اسے صرف اللہ کے نام کا حلف اٹھانا چاہیے' اور یہ بات بھی مکروہ قرار دی گئی ہے' کہ قرآن مجید کے نام پر حلف اٹھایا جائے۔

بَابٌ: اَلْحِلفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ، وَايْمُ اللّٰهِ، وَلَعَمْرِى

باب: غیر اللہ کے نام کا حلف اٹھانا' یا یہ کہنا: اللہ کی قسم' مجھے اپنی زندگی کی قسم

15933 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: كَانَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ، وَشَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ يَقُوْلَانِ اِذَا اَقْسَمَا: وَاَبِى فَنَهَاهُمَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ، اَنْ يَحْلِفَا بِآبَائِهِمَا قَالَ: فَغَيَّرَ شَيْبَةُ، فَقَالَ: لَعَمْرِى، وَذٰلِكَ اَنَّ اِنْسَانًا سَاَلَ عَطَاءً عَنْ لَعَمْرِى، وَعَنْ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا اَبِهِمَا بَاْسٌ؟ فَقَالَ: لَا، ثُمَّ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَقُوْلُ: مَا لَمْ يَكُنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا بَاْسَ، فَلَيْسَ لَعَمْرِى بِقَسَمٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خالد بن العاص اور شیبہ بن عثمان یہ فرماتے ہیں: جب ان دونوں حضرات نے یہ قسم اٹھائی کہ میرے باپ کی قسم ہے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اس سے منع کیا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں اٹھائیں۔

راوی کہتے ہیں: تو شیبہ بن عثمان نے الفاظ تبدیل کیے اور کہا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے

اس کی صورت یوں ہوئی کہ ایک شخص نے عطاء سے' اس بارے میں دریافت کیا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے' یہ کہنا' یا یہ کہنا کہ: جی نہیں' اللہ کی قسم' تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں پھر انہوں نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی۔

میں یہ کہتا ہوں: جب تک غیر اللہ کے نام کا حلف نہیں ہوگا اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور یہ کہنا کہ مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے یہ قسم نہیں ہے۔

15934 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِنْسَانًا سَاَلَ عَطَاءً فَقَالَ: حَلَفْتُ بِالْبَيْتِ، اَوْ قُلْتُ: وَكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: لَيْسَتَا لَكَ بِرَبٍّ، لَيْسَتْ بِيَمِيْنٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: اس نے کہا: میں نے بیت اللہ کا حلف اٹھایا ہے یا میں نے یہ کہا ہے: مجھے اللہ کی کتاب کی قسم ہے' تو انہوں نے فرمایا: کیا یہ دونوں تمہارے پروردگار کے نہیں ہیں؟ لیکن یہ چیز قسم شمار نہیں ہوگی۔

15935 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: " مَنْ قَالَ: اَشْهَدُ، اَحْلِفُ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَاِذَا قَالَ: حَلَفْتُ وَلَمْ يَحْلِفْ، فَهِيَ كَذْبَةٌ "

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: میں گواہی دیتا ہوں' یا میں حلف اٹھاتا ہوں' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ جب وہ یہ کہے: میں نے حلف اٹھایا اور اس نے حلف نہ اٹھایا ہو' تو یہ چیز جھوٹ ہوگی۔

15936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ - لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ - قَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيتِ وَلَا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالْاَمَانَةِ

✵✵ معمر نے قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق یہ ''مرفوع'' حدیث ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بتوں کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ اور اپنے آباؤ اجداد کے نام کا بھی نہ اٹھاؤ اور امانت کا بھی نہ اٹھاؤ۔

15937 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ "كَانَ يَكْرَهُ: لَعَمْرُكَ، وَلَا يَرَى بِـ: لَعَمْرِي بَاْسًا "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاَيْمِ اللّٰهِ، وَيَقُوْلُ: قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ

✵✵ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے کہ تمہاری زندگی کی قسم ہے' البتہ وہ میری زندگی کی قسم ہے' کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے: ''ایم اللہ''

وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ الفاظ استعمال کرتے تھے: ایم الذی نفسی بیدہ (اس ذات کی قسم ہے جس کے دست قدرت میں میری جان ہے)۔

15938 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ وَايْمُ اللّٰهِ حَيْثُ كَانَ، وَلَا يَرَى بِقَوْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ، بَاْسًا

✵✵ معمر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ ''ایم اللہ حیث کان'' کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے خواہ جو کوئی بھی ہو۔ البتہ وہ ''ایم اللہ'' کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

15939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، " اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ حَيْثُ كَانَ "

✵✵ ابن عیینہ نے' عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے: ''اللہ کی قسم ہے' خواہ وہ جہاں بھی ہو''۔

15940 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ: زَعَمٌ "

✵✵ ثوری نے عبد ربہ کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ آدمی کے یہ کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے ''زعم'' (یہ عربوں کے محاورے کا لفظ ہے)۔

15941 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ

الْجَرْمِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وَايْمُ اللّٰهِ

✵✵ ایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے زہدم جرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ''وایم اللہ'' کہتے ہوئے سنا ہے۔

15942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ عُمَرَ قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ

✵✵ زہری نے سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ایم اللہ''۔ یہ غیلان بن سلمہ سے متعلق روایت میں مذکور ہے۔

15943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "اِذَا قَالَ: حَلَفْتُ وَلَمْ يَحْلِفْ فَهِيَ يَمِيْنٌ"

✵✵ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب آدمی یہ کہے: میں نے حلف اٹھالیا ہے اور اس نے حلف نہ اٹھایا ہو تو یہ قسم شمار ہوگی۔

15944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَصَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَمُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ فَحَكَّمَا اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَتَيَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِلٰى بَيْتِهِ يُؤْتَى الْحَكَمُ، فَقَضٰى عَلٰى عُمَرَ بِالْيَمِيْنِ فَحَلَفَ، ثُمَّ وَهَبَهَا لَهُ مُعَاذٌ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہوگیا' ان دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث بنایا' یہ دونوں ان کے پاس گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ثالث کے گھر جانا چاہئے' پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا: کہ وہ قسم اٹھائیں گے' تو انہوں نے حلف اٹھایا' پھر حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے وہ چیز انہیں ہبہ کردی۔

15945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ: لَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

✵✵ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ کہنے کو مکروہ قرار دیتے تھے ''جی نہیں! الحمدللہ کی قسم ہے''۔

بَابٌ: الْحَلِفُ بِالْقُرْآنِ وَالْحُكْمُ فِيْهِ

باب: قرآن کا' یا اس میں مذکور حکم کا حلف اٹھانا

15946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَقَدْ كَفَرَ بِهِ اَجْمَعَ، وَمَنْ حَلَفَ بِالْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهُ يَمِيْنٌ

اعمش نے ابراہیم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص قرآن کے ایک حرف کا انکار کردے تو گویا کہ اس نے پورے قرآن کا انکار کیا اور جو شخص قرآن کے بارے میں حلف اٹھائے تو ہر ایک آیت کے عوض میں اس کی طرف سے قسم شمار ہوگی۔

15947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي كَنَفٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ: اَتُرَاهُ مُكَفِّرًا؟ اَمَا اِنَّ عَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا يَمِيْنًا

اعمش نے عبداللہ بن مرہ کے حوالے سے ابوکنف کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو یہ کہہ رہا ہے سورۂ بقرہ کی قسم ہے انہوں نے دریافت کیا: تم اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو؟ کہ یہ اس کا کفارہ ادا کرسکے گا؟ اس اس صورت کی ہر آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوگی۔

15948 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ يَمِيْنُ صَبْرٍ، فَمَنْ شَاءَ بَرَّهُ، وَمَنْ شَاءَ فَجَرَهُ

لیث نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص قرآن کی کسی سورت کا حلف اٹھائے تو اس پر ہر آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوگی تو جو شخص چاہے وہ اسے پورا کرے اور جو شخص چاہے وہ اس کی خلاف ورزی کرے"۔

15949 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا يَمِيْنُ صَبْرٍ

معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص قرآن کی کسی صورت کا حلف اٹھائے تو اس پر اس صورت کی ہر آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوگی۔

15950 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: وَسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، يَحْلِفُ بِهَا، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ عَلَيْهِ بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنْهَا يَمِيْنًا

ابواحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سورہ بقرہ کی قسم ہے وہ یہ کہہ کر قسم اٹھا رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سورت کی ہر ایک آیت کے عوض میں ایک قسم لازم ہوئی ہے۔

بَابٌ: اللَّغْوِ وَمَا هُوَ؟

باب: لغو قسم کا حکم اس سے مراد کیا ہے؟

15951 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ جَاءَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَكَانَتْ مُجَاوِرَةً فِيْ جَوْفِ ثَبِيْرٍ فِيْ نَحْوِ مِنًى، فَقَالَ عُبَيْدٌ: اَيْ هَنْتَاهُ مَا قَوْلُ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ: (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ) (البقرة: 225) قَالَتْ: " هُوَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ عُبَيْدٌ: اَىْ هَنْتَاهُ فَمَتَى الْهِجْرَةُ؟ قَالَتْ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، اِنَّمَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ قَبْلَ الْفَتْحِ، حِيْنَ يُهَاجِرُ الرَّجُلُ بِدِيْنِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا حِيْنَ كَانَ الْفَتْحُ، فَحَيْثُمَا شَاءَ رَجُلٌ عَبَدَ اللّٰهَ، لَا يَضِيْعُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا (وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ) (المائدة: 89) قَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِشَيْءٍ يَعْتَمِدُهُ وَيَعْقِلُ عَنْهُ، قَوْلِيْ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُهُ وَلَمْ اَعْقِدْ، اِلَّا اَنِّيْ وَاللّٰهِ قُلْتُ: لَا اَفْعَلُهُ قَالَ: وَذٰلِكَ اَيْضًا مِمَّا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ، وَتَلَا: (وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ) (البقرة: 225)

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ عبید بن عمیر کے ہمراہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' جومنیٰ کے قریب ثبیر پہاڑ کے دامن میں ٹھہری ہوئی تھیں' عبید نے کہا: اے اماں جان! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے؟

''اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے' لغو قسموں کے حوالے سے' تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا''

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے مراد آدمی کا (تکیہ کلام کے طور پر یہ کہنا ہے:) اللہ کی قسم جی نہیں' اللہ کی قسم جی ہاں' اللہ کی قسم' عبید نے دریافت کیا: اے اماں جان! ہجرت کب ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی' ہجرت فتح سے پہلے تھی' جب کوئی شخص اپنے دین کو ساتھ لے کر' اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کرتا تھا' لیکن جب فتح مکہ ہوگئی تو اب جو شخص جہاں چاہے وہ اللہ کی عبادت کرسکتا ہے' اس کا عمل ضائع نہیں ہوگا (یا وہ شخص ضائع نہیں ہوگا)

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس فرمان سے کیا مراد ہوگا؟

''لیکن وہ ان چیزوں کے حوالے سے تمہارا مواخذہ کرے گا' جو تم قسمیں پختہ کرتے ہو''

تو عطاء نے جواب دیا: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کہے: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں نے ان سے دریافت کیا: کیا یہ قسم کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی؟ جس پر آدمی کو اعتماد ہو اور جس کے بارے میں آدمی کو مکمل سمجھ بوجھ ہو یا میرا یہ کہنا ہوگا: کہ اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا پھر میں اس کو پختہ نہیں کرتا' یا میں یہ کہوں کہ: اللہ کی قسم' میں ایسا نہیں کروں گا؟ انہوں نے فرمایا: یہ بھی اس چیز میں شامل ہے' جس کو تمہارے دلوں نے کمایا ہے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''لیکن وہ اس چیز پر تمہارا مواخذہ کرے گا' جو تمہارے دلوں نے کمایا ہے''۔

15952 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " هُمُ الْقَوْمُ يَتَدَارَؤُوْنَ فِي الْاَمْرِ يَقُوْلُ هٰذَا: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ، وَكَلَّا وَاللّٰهِ يَتَدَارَؤُوْنَ فِي الْاَمْرِ لَا يَعْقِدُ عَلَيْهِ قُلُوْبُهُمْ "

✵✵ زہری نے عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ ایسے لوگ تھے' جو معاملے میں ایک دوسرے کو پرے کیا کرتے تھے' اللہ کی قسم! جی نہیں' اللہ کی قسم! جی ہاں' اللہ کی قسم! ہرگز نہیں' اللہ کی قسم' تو وہ کسی معاملے میں ایک دوسرے پرے کیا کرتے تھے' اس سے مراد یہ نہیں تھا کہ ان کے دل اس پر پختہ ہیں (یعنی وہ تکیہ کلام کے طور پر یہ الفاظ استعمال

کرتے تھے)۔

15953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ يَرَى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، (وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ) (المائدة: 89) قَالَ: اَنْ تَحْلِفَ عَلَى الشَّيْءِ وَاَنْتَ تَعْلَمُهُ"

❊❊ ابن ابونجیح نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد ایسا شخص ہے' جو کسی چیز کے بارے میں حلف اٹھاتا ہے' اس کے بارے میں وہ یہ سمجھتا ہے' یہ ایسی ہے' حالانکہ وہ ایسی نہ ہو (اس کے بارے میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"لیکن وہ اس چیز پر تمہارا مواخذہ کرے گا' جو تم قسمیں پختہ کرتے ہو"

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آپ کسی چیز کے بارے میں علم رکھتے ہوئے اس چیز کے بارے میں حلف اٹھائیں۔

15954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْحَرَامِ فَلَا يُؤَاخِذُهُ اللّٰهُ بِتَرْكِهِ

❊❊ ابوبشر نے سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کسی حرام چیز کے بارے میں حلف اٹھاتا ہے' تو اسے ترک کرنے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ نہیں کرے گا۔

15955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسٰى قَالَ هُشَيْمٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

❊❊ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد وہ شخص ہے' جو کسی چیز کے بارے میں حلف اٹھاتا ہے اور پھر بھول جاتا ہے

ہشیم نے منصور کے حوالے سے' حسن بصری سے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

15956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: "هُوَ الْخَطَاُ غَيْرُ الْعَمْدِ كَقَوْلِ الرَّجُلِ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَكَذَا وَكَذَا، وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ صَادِقٌ فَلَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ"، وَقَالَهُ قَتَادَةُ

❊❊ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے مراد غلطی ہے' جو جان بوجھ کر نہ ہو' یا آدمی کا یہ کہنا کہ: اللہ کی قسم یہ اس' اس طرح ہے' اور آدمی یہ سمجھے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے' حالانکہ حقیقت ایسی نہ ہو۔

قتادہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

15957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: الْبِرُّ وَالْاِثْمُ مَا حَلَفَ عَلٰى عِلْمِهِ وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ كَذٰلِكَ، لَيْسَ فِيْهِ اِثْمٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ

❊❊ عمر بن ذر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نیکی اور گناہ وہ ہوتا ہے' جو آدمی اپنے علم کے مطابق حلف اٹھائے' اور وہ یہ سمجھے کہ ایسا ہی ہے' اس میں کوئی گناہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا۔

بَابٌ: اَلْحَلِفُ فِي الْبَيْعِ وَالْحُكْمُ فِيْهِ

باب: سودے کے بارے میں حلف اٹھانا اور اس بارے میں حکم

15958 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْوَهَّابِ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاَيْمَانَ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلَعِ مَمْحَقَةٌ لِلْمَالِ

✵✵ ابن شہاب نے سعید بن مسیّب کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قسمیں سامان بکوادیتی ہیں لیکن مال (میں برکت) کو ختم کردیتی ہیں''۔

15959 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ بِرَجُلٍ يَبِيعُ سِلْعَتَهُ فَضَرَبَهُ بِالسَّوْطِ، فَلَمَّا اَجَازَ سَاَلَ عَنْهُ الرَّجُلُ فَقِيلَ لَهُ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ لَهُ: لِمَ ضَرَبْتَنِی؟ قَالَ: لِاَنَّكَ تَحْلِفُ، وَالْحَلِفُ يُلْقِحُ الْبَيْعَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ

✵✵ معمر نے اعمش کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنا سامان فروخت کررہا تھا انہوں نے اپنی لاٹھی اسے ماری جب وہ وہاں سے آگے گزر گئے تو اس شخص نے ان کے بارے میں دریافت کیا (یہ کون صاحب تھے؟) تو اسے بتایا گیا: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے مجھے کیوں مارا؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ تم حلف اٹھا رہے تھے اور حلف اٹھانا سامان کو فروخت کروا دیتا ہے اور برکت کو مٹا دیتا ہے۔

15960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ تُنْفِقُ السِّلْعَةَ، وَتَمْحَقُ الْكَسْبَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جھوٹی قسم سامان بکوادیتی ہے اور کمائی (کی برکت) کو ختم کردیتی ہے''۔

15961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسٍ،

15961-سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' باب في التجارة يخالطها الحلف واللغو - حديث:2907'سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب التوقي في التجارة - حديث:2142'السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' في الحلف والكذب لمن لم يعتقد اليمين بقلبه - حديث:3757'المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' حديث:2079'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' ما نهى عنه من الحلف - حديث:21734'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأيمان والنذور الحلف والكذب لمن لم يعتقد اليمين بقلبه - حديث:4604'السنن الصغير للبيهقي - كتاب البيوع' باب كراهية اليمين في البيع وتحريم الكذب فيه - حديث:1442'مسند الحميدي - حديث قيس بن أبي غرزة رضي الله عنه' حديث:425' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه علي - حديث:4098'المعجم الصغير للطبراني - من اسمه أحمد حديث:130'المعجم الكبير للطبراني - باب القاف من اسمه قيس - قيس بن أبي غرزة الغفاري ' حديث:15704

اَحْسَبُهُ قَالَ: ابْنِ غَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغَطُ وَالْحَلِفُ، فَشُوبُوهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ، اَوْ مِنْ صَدَقَةٍ

٭٭ قیس بن غرزہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سودے میں شور شرابہ اور قسمیں ہوتی ہیں' تو تم اس میں کچھ صدقہ ملا دیا کرو''

(یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

15962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرْزَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَبِيعُ فِي السُّوقِ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، فَقَالَ: يَا مَعَاشِرَ التُّجَّارِ، اِنَّ سُوقَكُمْ هٰذَا يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ، فَشُوبُوهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ، اَوْ مِنْ صَدَقَةٍ

٭٭ حضرت قیس بن ابوغرزہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے' پہلے ہمیں ایجنٹ کہا جاتا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے تاجروں کے گروہ! تمہارے اس بازار میں لغو (باتیں) اور قسمیں موجود ہوتی ہیں' تو تم ان کے ساتھ صدقہ ملا دیا کرو'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

15963 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: يَاْتِي اِبْلِيسُ بِقَيْرَوَانِهِ فَيَضَعُهُ فِي السُّوقِ، فَلَا يَزَالُ الْعَرْشُ يَهْتَزُّ مِمَّا يَعْلَمُ اللّٰهُ، وَيَشْهَدُ اللّٰهُ مَا لَمْ يَشْهَدْ

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ابلیس اپنا قیروان لے کر آتا ہے اور اسے بازار میں رکھ دیتا ہے' تو عرش مسلسل لوگوں (کے ان الفاظ پر) ہلتا ہے: اللہ جانتا ہے' یا اللہ گواہ ہے (کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں)۔

15964 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: اللّٰهُ يَعْلَمُهُ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُهُ، فَيُعَلِّمُ اللّٰهَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، وَذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ "

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص یہ نہ کہے کہ اللہ یہ جانتا ہے حالانکہ آدمی اس کو اس بات پتہ نہیں ہوتا کہ آدمی کو جس بارے میں علم نہیں ہے اللہ تعالیٰ وہ بھی جانتا ہے' اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت بڑی ہے۔

15965 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَالَ لِشَيْءٍ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ يَعْلَمُ ذٰلِكَ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَجَزَ عَبْدِي اَنْ يُعَلِّمَ غَيْرِي "

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: جب بندہ کسی چیز کے بارے میں یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ اس بات سے عاجز آگیا ہے کہ وہ میرے غیر کو بتائے۔

بَابٌ: الْخِلَابَةُ فِي الْبَيْعِ، وَإِحْنَاثُ الْإِنْسَانِ الْإِنْسَانَ، عَلٰى اَيِّهِمَا التَّكْفِيرُ؟

باب: سودے میں دھوکہ ہونا اور جب کوئی شخص کسی کی قسم ختم کروادے تو کفارہ دینا کس پر لازم ہوگا؟

15966 اقوالِ تابعین:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً فَقَالَ: يُنْكَرُ عِنْدَنَا، وَيَقُوْلُ: هِيَ خِلَابَةٌ اَنْ يَسُوْمَ الرَّجُلَ الرَّجُلُ بِسِلْعَتِهِ فَيَحْلِفُ الْمُسَوَّمُ لَا يَبِيْعُهُ بِذٰلِكَ، وَهُوَ يُضْمِرُ فِيْ نَفْسِهِ الْبَيْعَ بِذٰلِكَ، وَاَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا اور بولے: ہمارے نزدیک یہ چیز منکر سمجھی جاتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ چیز دھوکہ ہے کہ کوئی ایک شخص دوسرے شخص کے سامنے اپنا بھاؤ بیان کرتے ہوئے ایسے بھاؤ پر حلف اٹھالے جس پر اس نے اسے فروخت نہ کرنا ہو اور اس کے دل میں یہ ہو کہ وہ اس طرح سامان کو فروخت کردے گا' ایسے شخص کو اپنی قسم کے حوالے سے کفارہ دینا چاہیے۔

15967 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "اِذَا قَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ فَيَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ لَا يُحْنِثَهُ، فَاِنْ فَعَلَ، كَفَّرَ الَّذِيْ حَلَفَ"

٭٭ عبداللہ نامی راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں' تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ اس کی قسم نہ تڑوائے' اگر وہ ایسا کر لیتا ہے' تو اس کا کفارہ وہ شخص دے گا' جس نے حلف اٹھایا ہے۔

15968 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُسْاَلُ عَنْ رَجُلٍ اَقْسَمَ عَلٰى رَجُلٍ، فَاَحْنَثَهُ، عَلٰى اَيِّهِمَا الْكَفَّارَةُ؟ فَقَالَ: عَلَى الْحَانِثِ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ اَنَا بَعْدُ، فَقَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دوسرے شخص سے قسم لیتا ہے اور پھر اسے حانث کروا دیتا ہے' تو دونوں میں سے کفارہ کس پر لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: قسم توڑنے والے پر' اس کے بعد' میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے پھر اس کی مانند جواب دیا۔

15969 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "تَكُوْنُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الَّذِيْ حَنِثَ، وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِيْ اَحْنَثَهُ، وَلَا يَكُوْنُ يَمِيْنًا حَتّٰى يَقُوْلَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰهِ، فَاَمَّا اِنْ قَالَ: اَقْسَمْتُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ"

٭٭ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: کفارہ اس شخص پر لازم ہوگا' جو قسم توڑتا ہے اور گناہ اس شخص پر لازم ہوگا' جس نے اس کی قسم تڑوائی ہے' اور وہ قسم یمین نہیں ہوگی' جب تک وہ آدمی یہ نہیں کہتا: کہ میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں' لیکن اگر اس نے یہ کہا ہو: کہ میں تمہیں اس کی قسم دیتا ہوں' تو پھر کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔

15970 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَقْسَمَ عَلٰی رَجُلٍ وَهُوَ يَرٰی اَنْ سَيَبَرُّهُ فَلَمْ يُبِرَّهُ، فَاِنَّ اِثْمَهُ عَلَی الَّذِیْ لَمْ يُبِرَّهُ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: جو شخص کسی دوسرے کو قسم دے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ دوسرا اسے پوری کرلے گا' اور دوسرے نے اسے پوری نہ کی' تو پھر اس قسم کا گناہ اس شخص پر ہوگا' جس نے اسے پورا نہیں کیا۔

15971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَقْسَمَتْ عَلَيْهَا فِیْ قَدِيْدَةٍ تَاْكُلُهَا، فَاَحْنَثَتْهَا عَائِشَةُ، فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَكْفِيْرَ الْيَمِيْنِ عَلٰی عَائِشَةَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک کنیز نے انہیں یہ قسم دی کہ وہ برتن میں موجود چیز کھائیں گی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی قسم کو پورا نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کا کفارہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لازم قرار دیا۔

بَابٌ: مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ

باب: جو شخص اسلام کی بجائے' کسی اور دین کے نام کی قسم اٹھائے

15972 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

٭٭ ابوقلابہ نے' ثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کی بجائے' کسی اور دین کی جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ اپنی کہی ہوئی بات کے مطابق ہوگا''۔

15973 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: "اِذَا قَالَ اَقْسَمْتُ اَوْ اَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ فَهِیَ يَمِيْنٌ، اَوْ قَالَ اَشْهَدُ اَوْ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ فَهِیَ يَمِيْنٌ اَوْ قَالَ: عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيْثَاقُهُ فَهِیَ يَمِيْنٌ، اَوْ قَالَ عَلَیَّ نَذْرٌ اَوْ عَلَیَّ لِلّٰهِ نَذْرٌ فَهِیَ يَمِيْنٌ، اَوْ يَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ اَوْ مَجُوْسِیٌّ فَهِیَ يَمِيْنٌ، اَوْ بَرِیْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَهِیَ يَمِيْنٌ، اَوْ قَالَ: عَلَیَّ ذِمَّةٌ اَوْ عَلَیَّ ذِمَّةُ اللّٰهِ فَهِیَ يَمِيْنٌ"

٭٭ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے: میں قسم دیتا ہوں' یا یہ کہے: میں اللہ کے نام کی قسم دیتا ہوں' تو یہ چیز یمین شمار ہوگی' یا وہ شخص یہ کہے: میں گواہی دیتا ہوں' یا وہ یہ کہے: میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہوں' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی' یا وہ یہ کہے: مجھ پر اللہ کا عہد لازم ہے' یا اس کا میثاق لازم ہے' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی' یا وہ یہ کہے: مجھ پر نذر لازم ہے' یا وہ یہ کہے: مجھ پر اللہ کے لئے نذر لازم ہے' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی' یا وہ یہ کہے: وہ یہودی ہوجائے' یا عیسائی ہوجائے' یا مجوسی ہوجائے تو یہ بھی یمین ہوگی' یا وہ یہ کہے: کہ وہ اسلام سے بری الذمہ ہوجائے' تو یہ بھی یمین ہوگی' یا وہ یہ کہے: کہ مجھ پر ذمہ لازم ہے' یا یہ کہے: کہ مجھ پر اللہ کا ذمہ لازم ہے' تو یہ بھی یمین شمار ہوگی۔

15974 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: هُوَ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ اَوْ مَجُوسِیٌّ اَوْ بَرِیءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ اَوْ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ اَوْ عَلَیْهِ نَذْرٌ قَالَ: یَمِیْنٌ مُغَلَّظَةٌ

❊❊ منصور نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: وہ یہودی ہو جائے یا عیسائی ہو جائے یا مجوسی ہو جائے یا اسلام سے لاتعلق ہو جائے یا اس پر اللہ کی لعنت ہو یا اس پر نذر لازم ہو تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ان سب صورتوں میں) شدید قسم شمار ہوگی۔

15975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: "مَنْ قَالَ: اَنَا كَافِرٌ، اَوْ اَنَا یَهُوْدِیٌّ، اَوْ نَصْرَانِیٌّ اَوْ مَجُوسِیٌّ اَوْ اَخْزَانِی اللّٰهُ اَوْ شِبْهَهُ، ذٰلِكَ فَهِیَ یَمِیْنٌ یُكَفِّرُهَا"

❊❊ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص یہ کہے: میں کافر ہو جاؤں میں یا یہودی ہو جاؤں یا عیسائی ہو جاؤں یا مجوسی ہو جاؤں یا اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کرے یا اس کی مانند الفاظ استعمال کرے تو یہ ایک ایسی قسم ہے جس کا آدمی کفارہ دے گا۔

15976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: اَخْزَانِی اللّٰهُ، قَطَعَ اللّٰهُ یَدِی، صَلَبَنِی اللّٰهُ، فَعَلَ اللّٰهُ بِی، یَدْعُو عَلٰی نَفْسِهِ قَالَ: لَیْسَ بِشَیْءٍ، قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ الْحَكَمُ: اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُكَفِّرَ

❊❊ جابر نامی راوی نے امام شعبی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کرے یا اللہ تعالیٰ میرا ہاتھ کاٹ دے یا اللہ تعالیٰ میری پشت توڑ دے یا اللہ تعالیٰ میرے ساتھ یہ کر دے جس میں وہ اپنے خلاف بددعا کرتا ہے تو امام شعبی فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

جابر نامی راوی فرماتے ہیں: حکم فرماتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ موقف یہ ہے کہ وہ شخص کفارہ ادا کرے گا۔

15977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِنْسَانًا قَالَ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ: عَلَیَّ غَضَبُ اللّٰهِ، اَوْ اَخْزَانِی اللّٰهُ، اَوْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلٰی نَفْسِی بِشَیْءٍ، اَاُكَفِّرُ؟ قَالَ: هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ اِنْ فَعَلْتَ قَالَ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: لَیْسَ عَلَیْكَ شَیْءٌ، لَیْسَتْ بِیَمِیْنٍ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عطاء سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھ پر اللہ کا غضب ہو یا اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کرے یا میں اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کے خلاف کوئی دعا کرتا ہوں تو کیا ایسی صورت میں مجھے کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ تو عطاء نے فرمایا: اگر تم ایسا کرتے ہو تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے (کہ تم کفارہ ادا کرو) اس نے دریافت کیا: اگر میں ادا نہیں کرتا؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی کیونکہ یہ قسم نہیں ہے۔

15978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، سُئِلَ عَنْ قَوْلِ الرَّجُلِ: عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِیْثَاقُهُ، ثُمَّ یَحْنَثُ، اَیَمِیْنٌ هِیَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ نَوَی الْیَمِیْنَ، اَوْ قَالَ: اَخْزَانِی اللّٰهُ، اَوْ قَالَ:

عَلَيَّ لَعْنَةُ اللّٰهِ اَوْ قَالَ: اُشْرِكُ بِاللّٰهِ اَوْ اَكْفُرُ بِاللّٰهِ اَوْ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: لَا، اِلَّا مَا حَلَفَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کوسنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: مجھ پراللہ کا عہداوراس کا میثاق لازم ہے' پھروہ اس کوتوڑ دیتا ہے' تو کیا یہ چیز قسم شمار ہوگی؟ توانہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگراس نے قسم کی نیت کی ہو' تو حکم مختلف ہوگا' یا وہ شخص یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ مجھے رسوا کردے' یا یہ کہتا ہے: کہ مجھ پراللہ کی لعنت ہو' یا یہ کہتا ہے: میں اللہ کے شرک مرتکب ہوؤں' یا یہ کہے: کہ میں اللہ کے کفر کا مرتکب ہوجاؤں' یا اس کی مانند کلمات کہے' تو عطاء نے فرمایا: جی نہیں! (یہ قسم شمار نہیں ہوگی) البتہ اگر وہ شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے' تو حکم مختلف ہوگا۔

15979 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: عَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيثَاقُهُ اَوْ عَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ قَالَ: يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: مجھ پراللہ کے نام کا عہداوراس کا میثاق لازم ہے' یا مجھ پراللہ کا عہد لازم ہے' تو طاؤس فرماتے ہیں: یہ قسم شمار ہوگی جس کا وہ آدمی کفارہ دے گا۔

15980 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقَسَمَ يَمِيْنًا "

✵✵ عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ قسم کو یمین شمار کرتے تھے۔

15981 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْعَهْدُ يَمِيْنٌ

✵✵ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے: لفظ عہد' یمین شمار ہوگا۔

15982 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْعَهْدُ يَمِيْنٌ

✵✵ فراس نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: لفظ عہد' یمین شمار ہوگا۔

15983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الْيَمِيْنُ الْمُغَلَّظَةُ؟ فَمَا خَصَّ لِيْ مِنَ الْاَيْمَانِ شَيْئًا دُوْنَ شَيْءٍ اَنَّهَا هِيَ الْمُغَلَّظَةُ، قُلْتُ: اِنَّكَ قُلْتَ لِيْ مَرَّةً: الْحَلِفُ بِالْعَتَاقَةِ مِنَ الْاَيْمَانِ الْمُغَلَّظَةِ، فِيْهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ، فَكَذٰلِكَ الْعَتَاقَةُ؟ قَالَ: مَا بَلَغَنِيْ فِيْهَا شَيْءٌ، وَاِنِّيْ لَاَكْرَهُ اَنْ اَقُوْلَ فِيْهَا شَيْئًا وَاَنْ اُعْتِقَ فِيْهَا رَقَبَةً اَحَبُّ اِلَيَّ اِنْ فَعَلْتَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یمین مغلظہ کیا ہوتی ہے؟ جو چیز دیگر قسموں کو چھوڑ کر بطور خاص کسی ایک چیز کے حوالے سے' میرے لئے مخصوص ہو' کیا وہ مغلظہ ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ایک مرتبہ آپ نے مجھے یہ کہا تھا کہ غلام آزاد کرنے کا حلف اٹھانا بھی مغلظہ قسم ہوتی ہے' اوراس صورت میں غلام آزاد کرنالازم ہوتا ہے' تو کیا غلام

آزاد کرنے کا یہی حکم ہے' انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس بارے میں کچھ کہوں' اور ایسی صورت حال میں غلام آزاد کردوں' یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

15984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا، عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَالَ لِمُؤْمِنٍ: يَا كَافِرُ، فَهُوَ كَقَتْلِهِ"

✵✵ ابوقلابہ نے ثابت بن ضحاک کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جس چیز کے تم مالک نہیں ہو' اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی' اور مومن پر لعنت کرنا' اسے قتل کرنے کے مترادف ہے' اور جو شخص دنیا میں' جس چیز کے ساتھ خودکشی کرے گا' قیامت کے دن اسے اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا' اور جو شخص اسلام کے علاوہ' کسی اور دین کی جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ اپنی کہی ہوئی بات کے مطابق ہوگا' اور جو شخص کسی مومن کو یہ کہے: اے کافر! تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔

15985 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: اَشْهَدُ وَاَقْسَمْتُ وَحَلَفْتُ قَالَا: "لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَقُولَ: اَحْلِفُ بِاللّٰهِ وَاَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ"

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں یا میں قسم اٹھاتا ہوں یا میں حلف اٹھاتا ہوں' تو ان دونوں نے حضرات نے فرمایا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' جب تک وہ یہ نہیں کہتا: کہ میں اللہ کے نام کا حلف اٹھاتا ہوں' یا میں اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہوں۔

15986 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا حِينَ عَبَرَهَا: اَقْسَمْتُ بِاَبِي اَنْتَ لَتُخْبِرَنِّي بِالَّذِي اَخْطَاْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْسِمْ، وَلَمْ يَاْمُرْ بِتَكْفِيرٍ

✵✵ زہری نے عبیداللہ نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے. جس میں خواب کی تعبیر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' میں آپ کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں' جو میں نے غلطی کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قسم نہ دو! اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں کفارہ دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔

بَابٌ: مَنْ قَالَ: مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب: جو شخص یہ کہے: میرا مال' اللہ کی راہ میں' وقف ہے

15987 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهَا سَاَلَتْهَا، اَوْ سَمِعَتْهَا تَسْاَلُ، عَنْ حَالِفٍ حَلَفَ فَقَالَ: مَالِيْ ضَرَائِبُ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ اَوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَتْ: لَهٗ يَمِيْنٌ، وَاَخْبَرَنِيْ حَاتِمٌ خَتَنُ عَطَاءٍ: اَنَّهٗ كَانَ رَسُوْلَ عَطَاءٍ اِلٰى صَفِيَّةَ فِيْ ذٰلِكَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: صفیہ بنت شیبہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا تھا اور وہ خاتون یہ بات سن رہی تھیں' ان سے حلف اٹھانے والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہتا ہے: میرا تمام مال' خانہ کعبہ کا حصہ شمار ہوگا' یا اللہ کی راہ میں (صدقہ) شمار ہوگا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ اس کی قسم شمار ہوگی۔

عطاء کے داماد حاتم نے یہ بات بتائی ہے: عطاء نے انہیں پیغام دے کر صفیہ نامی خاتون کی طرف بھیجا تھا' جو اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے تھا۔

15988 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ كُلَّ مَالٍ لَهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فِيْ شَيْءٍ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عَمَّةٍ لَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ: يُكَفِّرُهٗ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ،

✲✲ منصور بن صفیہ نے' اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنا پورا مال خانہ کعبہ کے خزانے میں شامل کرنے کی قسم اٹھالیتا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ شخص اپنی قسم کا کفارہ دے گا' وہی کفارہ جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

15989 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

15990 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ، يَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ

✲✲ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے' حسن بصری اور عکرمہ کا یہ قول نقل کیا ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی مانند ہے۔

15991 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: الْحَلِفُ بِالْاِعْتَاقِ، وَكُلِّ شَيْءٍ لِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا لِيْ هَدْيٌ، وَهٰذَا النَّحْوُ يَمِيْنٌ مِنَ الْاَيْمَانِ كَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: غلام آزاد کرنے کا حلف اٹھانا' یا اپنی ہر چیز کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا حلف اٹھانا' یا جو کچھ میرے پاس ہے' وہ قربانی

شمار ہوگا' یہ سب چیزیں قسم شمار ہوتی ہیں' اوران سب کا کفارہ وہی ہوتا ہے' جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

15992 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: عَلَيَّ اَلْفُ بَدَنَةٍ قَالَ: يَمِيْنٌ، وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ: عَلَيَّ اَلْفُ حَجَّةٍ قَالَ: يَمِيْنٌ، وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَالِيْ هَدْىٌ قَالَ: يَمِيْنٌ، وَعَنْ رَجُلٍ قَالَ: مَالِيْ فِي الْمَسَاكِيْنِ قَالَ: يَمِيْنٌ،

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: مجھ پر ایک ہزار اونٹوں کی قربانی لازم ہوگی' تو انہوں نے فرمایا: یہ قسم ہے' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو یہ کہتا ہے: مجھ پر ایک ہزار حج لازم ہوں گے' تو انہوں نے فرمایا: یہ بھی ایک قسم ہے' اور ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو یہ کہتا ہے: میرا مال ہدی (یا صدقہ) ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: یہ بھی قسم ہوگا اور ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کہتا ہے میرا تمام مال مسکینوں میں جائے گا انہوں نے فرمایا: یہ قسم ہے (یعنی اس صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا)۔

15993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ فِيْهِ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ، قَالَ: وَكَانَ الشَّعْبِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ يُلْزِمَانِ كُلَّ رَجُلٍ مَا جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ

✵✵ ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے ہے: یہ بات نقل کی ان سب کے بارے میں حسن بصری کی بھی وہی رائے ہے جو عطاء کا قول ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: امام شعبی اور ابراہیم نخعی' یہ دونوں حضرات ان سب صورتوں میں وہ چیز لازم قرار دیتے ہیں' جو اس نے خود اپنے اوپر لازم قرار دی ہے۔

15994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّي جَعَلْتُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ اَسْمَعْ فِيْ هٰذَا النَّحْوِ بِوَجْهٍ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ لُبَابَةَ: يُجْزِيكَ الثُّلُثُ، وَلِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنا سارا مال' اللہ کی راہ میں صدقہ قرار دے دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اللہ کی راہ میں صدقہ شمار ہوگا۔

زہری بیان کرتے ہیں اس طرح کی صورت حال میں' میں نے کوئی روایت نہیں سنی ہے' صرف وہی روایت ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے فرمائی تھی:

''تمہارے لئے ایک تہائی دینا کافی ہوگا''۔

اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

''تم اپنا مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے''۔

15995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ قَالَ: اِبِلِي نَذْرٌ اَوْ هَدْيٌ قَالَ: لَعَلَّهُ اَنْ يُجْزِءَ عَنْهُ بَعِيرٌ، اِنْ كَانَتْ اِبِلُهُ كَثِيرَةً

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص یہ کہتا ہے: میرا اونٹ نذر ہے یا ہدی ہے تو عطاء نے فرمایا: شاید اس کی طرف سے ایک اونٹ کی قربانی کفایت کر جائے گی اگر اس شخص کے پاس زیادہ اونٹ ہوں۔

15996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ اِبِلَهُ هَدْيًا، فَقَالَ: لِيَنْظُرْ جَزُورًا سَمِينًا فَلْيُهْدِهِ، ثُمَّ لِيُمْسِكْ بَقِيَّةَ اِبِلِهِ

✵✵ امام عبدالرزاق نے' عمر بن ذر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک شخص کو عطاء بن ابی رباح سے' ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا ہے جو اپنے اونٹ کو ہدی قرار دے دیتا ہے تو عطاء نے فرمایا: اسے چاہیے کہ ایک موٹے تازے اونٹ کو لے کر اسے قربانی کے لئے بھجوادے اور اپنے باقی اونٹ اپنے پاس رکھے۔

15997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ رَاهِطٍ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ: اَخْرِجِ الْعَتَلَةَ اَوِ الزَّلْزَلَةَ، فَقَالَ الْغُلَامُ: هِيَ فِي الْبَيْتِ فَاَخْرِجْهَا، فَدَخَلَ سَيِّدُهُ فَابْتَغَاهَا، فَلَمْ يَجِدْهَا فَخَرَجَ اِلَى الْغُلَامِ، فَقَالَ: لَا اَجِدُهَا، فَقَالَ: اِنَّهَا فِي الْبَيْتِ قَالَ: فَادْخُلْ فَاِنْ وَجَدْتَهَا فَاَنْتَ حُرٌّ، فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَوَجَدَهَا فَاَخْرَجَهَا، قَالَ عُثْمَانُ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَتَبَ بِذٰلِكَ اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ وَاَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ: اِنَّمَا ذٰلِكَ بَاطِلٌ، وَاِنَّمَا هِيَ يَمِينٌ

✵✵ عثمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن سفیان نے انہیں بتایا کہ راہط کے رہنے والے افراد میں سے ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا: عتلہ یا زلزلہ نکالو! تو غلام نے کہا: وہ تو گھر میں ہے میں اسے نکالتا ہوں اس کا آقا اندر داخل ہوا اس نے اسے تلاش کیا لیکن وہ اسے نہیں ملا وہ نکل کر غلام کے پاس گیا اور بولا میں نے تو اسے نہیں پایا غلام نے کہا: وہ گھر میں ہے تو آقا نے کہا: تم اندر جاؤ اگر وہ تمہیں مل گیا تم آزاد شمار ہو گے وہ غلام اندر گیا اور اسے وہ چیز مل گئی اور اس نے وہ چیز باہر نکالی تو عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں عبداللہ بن سفیان نے مجھے یہ بتایا کہ انہوں نے اس بارے میں خلیفہ عبدالملک کو خط لکھا تو اس نے جوابی خط میں لکھا یہ چیز باطل شمار ہوگی اور یہ قسم شمار ہوگی (یعنی وہ غلام آزاد شمار نہیں ہوگا)۔

15998 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي حَاضِرٍ قَالَ: حَلَفَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ ذِي اَصْبَحَ، فَقَالَتْ: مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَجَارِيَتُهَا حُرَّةٌ، اِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا - لِشَيْءٍ كَرِهَهُ زَوْجُهَا - فَحَلَفَ زَوْجُهَا اَلَّا يَفْعَلَهُ، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا: " اَمَّا الْجَارِيَةُ فَتُعْتَقُ، وَاَمَّا قَوْلُهَا: مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَتَصَدَّقُ بِزَكَاةِ مَالِهَا "

✵✵ عثمان بن ابوحاضر بیان کرتے ہیں: ذی اصبح سے تعلق والی ایک خاتون نے یہ حلف اٹھایا اور یہ کہا کہ میرا مال اللہ کی

راہ میں صدقہ شمار ہوگا اور میری کنیز آزاد شمار ہوگی اگر اس نے ایسا' ایسا نہ کیا اس نے ایک ایسی چیز کے بارے میں یہ قسم اٹھائی تھی کہ جس کو اس کا شوہر ناپسند کرتا تھا اور اس کے شوہر نے یہ حلف اٹھالیا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا یہ مسئلہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ کنیز آزاد شمار ہوگی لیکن جہاں تک اس عورت کے ان کلمات کا تعلق ہے کہ میرا مال اللہ کی راہ میں شمار ہوگا تو وہ اپنے مال کی زکوٰۃ جتنی رقم صدقہ دے دی گی۔

15999 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ مَالَهُ هَدْيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُرِدْ اَنْ يَغْتَصِبَ اَحَدًا مَالَهُ، فَاِنْ كَانَ كَثِيرًا فَلْيُهْدِ خُمُسَهُ، وَاِنْ كَانَ وَسَطًا فَسُبُعَهُ، وَاِنْ كَانَ قَلِيلًا فَعُشْرَهُ، قَالَ قَتَادَةُ: وَالْكَثِيرُ اَلْفَانِ، وَالْوَسَطُ اَلْفٌ، وَالْقَلِيلُ خَمْسُمِائَةٍ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے جابر بن زید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنا مال اللہ کی راہ میں ہدی کے طور پر (صدقہ قرار دیتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ارادہ نہیں رکھتا کہ کسی شخص کے مال کو غصب کے طور پر حاصل کرلیا جائے اگر کسی شخص کے پاس زیادہ مال ہو تو وہ اس کے پانچویں حصے کو صدقہ کردے اگر درمیانہ مال ہو تو اس کے ساتویں حصے کو کردے اور اگر تھوڑا مال ہو تو دسویں حصے کو صدقہ کردے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: زیادہ مال ہونے سے مراد دو ہزار ہونا ہے اور درمیانے سے مراد ایک ہزار ہونا ہے اور تھوڑے سے مراد پانچ سو (درہم یا دینار) ہونا ہے۔

16000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو رَافِعٍ قَالَ: قَالَتْ لِي مَوْلَاتِي لَيْلَى ابْنَةُ الْعَجْمَاءِ: كُلُّ مَمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا هَدْيٌ، وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ اِنْ لَمْ تُطَلِّقْ زَوْجَتَكَ - اَوْ تُفَرِّقْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَاَتِكَ - قَالَ: فَاَتَيْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ اُمِّ سَلَمَةَ، وَكَانَتْ اِذَا ذُكِرَتِ امْرَاَةٌ بِفِقْهٍ ذُكِرَتْ زَيْنَبُ قَالَ: فَجَاءَتْ مَعِي اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَفِي الْبَيْتِ هَارُوتُ، وَمَارُوتُ؟ فَقَالَتْ: يَا زَيْنَبُ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكِ، اِنَّهَا قَالَتْ: كُلُّ مَمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ، فَقَالَتْ: يَهُودِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ؟ خَلِّي بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ قَالَ: فَكَاَنَّهَا لَمْ تَقْبَلْ ذٰلِكَ قَالَ: فَاَتَيْتُ حَفْصَةَ فَاَرْسَلَتْ مَعِي اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكِ، اِنَّهَا قَالَتْ: كُلُّ مَمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا هَدْيٌ، وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ قَالَ: فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَهُودِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ؟ خَلِّي بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ فَكَاَنَّهَا اَبَتْ، فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَانْطَلَقَ مَعِي اِلَيْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ عَرَفَتْ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: بِاَبِي اَنْتَ وَبِآبَائِي اَبُوكَ، فَقَالَ: اَمِنْ حِجَارَةٍ اَنْتِ اَمْ مِنْ حَدِيدٍ اَمْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ اَفْتَتْكِ زَيْنَبُ، وَاَفْتَتْكِ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمْ تَقْبَلِي مِنْهُمَا قَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، اِنَّهَا قَالَتْ: كُلُّ مَمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا هَدْيٌ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ قَالَ: يَهُودِيَّةٌ وَنَصْرَانِيَّةٌ؟ كَفِّرِي عَنْ يَمِينِكِ، وَخَلِّي بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ،

✵✵ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: ابورافع نے مجھے یہ بتایا کہ میری کنیز لیلیٰ بنت عجماء نے مجھ سے کہا: اس کا ہر غلام آزاد شمار ہوگا' اور اس کا سارا ل مال ہدی (یعنی صدقہ) شمار ہوگا' یا وہ یہودیہ یا عیسائیہ شمار ہوگی' اگر تم نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دی' یا تم نے اپنے اور اپنے بیوی کے درمیان علیحدگی نہ کی۔

وہ صاحب بیان کرتے ہیں: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیونکہ جب بھی کسی خاتون کی دینی سمجھ بوجھ کا ذکر ہوتا تھا' تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوتا تھا' میری کنیز میرے ساتھ ان کے پاس آئی اس نے (یا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے یہ کہا: کیا گھر میں ہاروت اور ماروت ہیں؟ اس کنیز نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے' پھر اس خاتون نے بتایا کہ اس نے یہ کہا ہے کہ اس کا ہر غلام آزاد شمار ہو' یا وہ یہودیہ یا عیسائیہ شمار ہو' تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے گی؟ تم اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ رہنے دو

راوی کہتے ہیں: اس کنیز نے اس بات کو قبول نہیں کیا' راوی کہتے ہیں: میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ کنیز میرے ساتھ وہاں بھی آئی اور اس کنیز نے کہا: اے ام المومنین! اللہ تعالیٰ مجھے تم پر فدا کرے' پھر اس خاتون نے بتایا: اس نے یہ کہا ہے: اس کا ہر غلام آزاد شمار ہوگا' اور اس کا ہر مال ہدی شمار ہوا' ورنہ وہ یہودیہ' یا عیسائیہ شمار ہو' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے گی؟ تم اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ رہنے دو' گویا کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس کی اس بات کو قبول نہیں کیا۔

پھر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ میرے ساتھ ان کے پاس بھی گئی' جب انہوں نے سلام کیا' تو اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آواز کو پہچان لی اور بولی: میرے والد آپ پر قربان ہوں اور میرے باپ دادا' آپ کے والد پر قربان ہو جائیں' تو انہوں نے کہا: کیا تم پتھر کی ہو' یا لوہے کی ہو' یا کیا چیز ہو؟ تمہیں زینب نے مسئلہ بیان کیا ہے' ام المومنین نے تمہیں بیان کیا ہے' اور تم نے ان دونوں کی بات کو قبول نہیں کیا ہے۔

اس کنیز نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے' پھر اس خاتون نے بتایا کہ اس نے یہ کہا ہے کہ اس کا ہر غلام آزاد شمار ہوگا اور اس کا سارا مال ہدی شمار ہوا اور وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا وہ یہودیہ یا عیسائیہ بن جائے گی؟ تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ رہنے دو۔

16001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: كُلَّ مَمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ

✵✵ بکر بن عبداللہ مزنی نے ابورافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کئے: "اس کا ہر غلام آزاد شمار ہو"۔

16002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: اَنَا اُهْدِيكَ فَيَحْنَثُ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْمُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَفِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَا: يُحِجُّهُ

✵✵ ثوری نے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو دوسرے شخص کو یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں ہدی دوں گا اور پھر وہ شخص

حانث ہوجاتا ہے تو مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے جبکہ فراس نے امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے حج کروائے گا۔

16003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَحُجُّ بِهِ وَيَهْدِی جَزُورًا

قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَهْدِی كَبْشًا وَلَا يَحُجُّ بِهِ

✵✵ عبدالکریم ابوامیہ نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے وہ اسے حج کیلئے لے جائے گا اور قربانی کے لئے اونٹ دے گا۔

عبدالکریم نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے وہ دنبہ قربانی کے لئے بھیج دے گا اور حج نہیں کروائے گا۔

16004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ قَالَ: يَهْدِی شَاةً

✵✵ عبدالکریم جزری نے عطاء ابن ابی رباح کا یہ قول نقل کیا ہے وہ بکری کو قربانی کے لئے بھیج دے گا۔

16005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَهْدِی بَدَنَةً

✵✵ منصور نے حکم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے وہ اونٹ قربانی کے لئے بھیج دے گا۔

16006 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَهْدِی بَدَنَةً وَقَالَ الْحَسَنُ: يُكَفِّرُ يَمِينَهُ

✵✵ معمر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے وہ اونٹ قربانی کیلئے بھیجے گا حسن بصری فرماتے ہیں وہ اپنی قسم کا کفارہ دے دیگا۔

16007 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِی مَنْ، سَاَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَخٍ لَهُ قَالَ: اَنَا اُهْدِی جَارِيَتِی هٰذِهِ قَالَ: يَهْدِی ثَمَنَهَا بُدْنًا، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ فِی اَشْبَاهِ هٰذَا: بَدَنَةٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: يُكَفِّرُ، عَنْ يَمِينِهِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے کہ جس نے سعید بن جبیر سے اپنے ایسے بھائی کے بارے میں دریافت کیا جس نے یہ کہا تھا کہ میں اپنی اس کنیز کو قربانی کا اونٹ دوں گا تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کنیز کی قیمت کے عوض میں قربانی کا اونٹ بھجوادے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ نے اس طرح کی صورت حال کے بارے یہ فرمایا ہے قربانی کا بڑا جانور دینا ہوگا معمر بیان کرتے ہیں حسن بصری فرماتے ہیں وہ شخص اپنی قسم کا کفارہ دے دے گا۔

16008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَهْدَى شَيْئًا فَلْيُمْضِهِ

✵✵ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب وہ کوئی بھی چیز قربانی کے لئے بھجوادے گا تو وہ اسے جاری رکھے گا (یعنی وہ درست شمار ہوگا)۔

16009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: فَلَقِيتُ اَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَسْاَلُ عَنِ امْرَاَةٍ اسْتَعَارَتْ قِدْرًا، فَقَالَتْ: اِنْ كَانَتْ عِنْدِي فَاَنَا اُهْدِيهَا، وَلَا تَرٰى اَنَّهَا عِنْدَهَا وَكَانَتْ عِنْدَهَا، قَالَ الشَّعْبِيُّ: تُهْدِي ثَمَنَهَا

❊❊ منصور نے ابراہیم کے حوالے سے اسماعیل کے حوالے سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے امام شعبی کو سنا ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے عاریت کے طور پر ایک ہنڈیالی اور پھر بولی اگر یہ میری پاس ہوئی تو میں قربانی کا جانور بھجواؤں گی اور وہ یہ سمجھتی کہ تھی کہ اس کے پاس نہیں ہے حالانکہ وہ ہنڈیا اس کے پاس تھی تو امام شعبی نے فرمایا: وہ اس کی قیمت کو صدقہ کردے گی۔

16010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: "مَنْ قَالَ: مَالُهُ ضَرِيبَةٌ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ اَوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا

قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ يَقُوْلَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً

❊❊ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص یہ کہے کہ اس کا مال خانہ کعبہ کا حصہ شمار ہوگا یا اللہ کی راہ میں شمار ہوگا تو اس کی مثال قسم کی مانند ہے جس کا وہ کفارہ دے دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری اور عکرمہ کو اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوشحال ہو تو وہ ایک غلام آزاد کردے۔

16011 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ: عَلَيَّ عِتْقُ مِائَةِ رَقَبَةٍ، فَحَنِثَ قَالَ: يُعْتِقُ رَقَبَةً وَاحِدَةً، وَقَالَ عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ: يَعْتِقُ مِائَةَ رَقَبَةٍ كَمَا قَالَ

❊❊ معمر نے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے جو یہ کہتا ہے مجھ پر ایک سو غلام آزاد کرنا لازم ہوگا اور پھر وہ اس بات میں حانث ہو جاتا ہے تو قتادہ فرماتے ہیں وہ ایک غلام آزاد کرے گا عثمان بطی کہتے ہیں جس طرح اس نے کہا ہے اس طرح وہ ایک سو غلام آزاد کرے گا۔

16012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: كَانَ اِبْرَاهِيمُ، وَالشَّعْبِيُّ يُشَدِّدَانِ فِيْهِ "يُلْزِمَانِ كُلَّ رَجُلٍ مَا جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ، اِذَا قَالَ: عَلَيَّ مِائَةُ رَقَبَةٍ اَوْ مِائَةُ حَجَّةٍ اَوْ مِائَةُ بَدَنَةٍ "

❊❊ ثوری بیان کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور امام شعبی اس طرح کی صورت حال میں سختی کرتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ آدمی نے جو چیز اپنے ذمہ لازم قرار دی ہے وہ اس شخص پر لازم ہوگی جب وہ یہ کہے کہ مجھ پر ایک سو غلام آزاد کرنا لازم ہے یا ایک سو حج کرنا لازم ہے یا ایک سو قربانی کے جانور بھجوانا لازم ہے (تو ایک سو کی ادائیگی ہی لازمی ہوگی)۔

16013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَسَاَلَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّهَا حَلَفَتْ فَقَالَتْ: هِىَ يَوْمًا يَهُوْدِيَّةٌ، وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ، وَمَالُهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَشْبَاهَ هٰذَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَفِّرِىْ عَنْ يَمِيْنِكِ

✲✲ بکر بن عبداللہ مزنی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا ایک خاتون نے ان سے سوال کیا اس نے یہ حلف اٹھایا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ ایک دن کے لئے یہود یہ شمار ہو یا ایک دن کے لئے عیسائیہ شمار ہو یا اس کا مال اللہ کی راہ میں شمار ہو یا اس کی مانند کوئی اور کلمات استعمال کرتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

16014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: "مَنْ قَالَ: عَلَىَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ فَحَنِثَ قَالَ: يَمِيْنٌ"، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَهُ، قَالَ اَبُوْ عُرْوَةَ: وَاَحَبُّ اِلَىَّ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً

✲✲ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جو شخص یہ کہتا ہے مجھ پر غلام آزاد کرنا لازم ہے اور پھر وہ حانث ہو جاتا ہے تو طاؤس فرماتے ہیں یہ قسم شمار ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو اس کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے

ابوعروہ بیان کرتے ہیں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوشحال ہو تو وہ شخص ایک غلام آزاد کر دے۔

16015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: ابْتَاعَ طَاوُسٌ جَارِيَةً فَوَضَعَهَا عِنْدِىْ سَنَةً، ثُمَّ مَرَّ بِىْ فَدَعَا بِهَا لِيَنْطَلِقَ بِهَا، فَقَالَ لِىْ وَلِآخَرَ مَعِى: اِنَّ ابْنَ يُوْسُفَ لَا تُذْكَرُ لَهُ جَارِيَةٌ رَائِعَةٌ اِلَّا اَرْسَلَ اِلَيْهَا، وَاِنِّىْ اُشْهِدُكُمَا اَنِّىْ قَدْ اَعْتَقْتُهَا عَنْ ظَهْرِ لِسَانِىْ، لَيْسَ مِنْ نَفْسِىْ اَقُوْلُهُ لِاَعْتَلَّ بِهِ اِنْ يَبْعَثَ اِلَيْهَا مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ زَمْعَةَ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدٌ الْاَشْعَرِيُّ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں محمد اشعری کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں طاؤس نے ایک کنیز خریدی اور میرے ہاں ایک سال کے لئے چھوڑ دی اور پھر ان کا گزر میرے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کنیز کو بلوایا تا کہ اسے ساتھ لے کر جائیں تو انہوں نے مجھ سے اور میرے ساتھ ایک اور شخص سے کہا: ابن یوسف کا یہ معاملہ ہے کہ جب بھی کسی خوبصورت کنیز کا ذکر کیا جائے تو وہ اسے بلوالیتا ہے میں تم دونوں کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں کنیز کو زبانی طور پر آزاد قرار دے رہا ہوں (یعنی جھوٹ موٹ آزاد قرار دے رہا رہوں) میں یہ الفاظ اس لئے کہہ رہا ہوں تا کہ میں اس صورت حال سے بچ جاؤں کہ کہیں ابن یوسف اس کنیز کو بلوا نہ لے۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے زمعہ کو یہ کہتے سنا ہے: محمد اشعری نے مجھے یہ بات بتائی ہے اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

بَابٌ: مَنْ قَالَ: عَلَيَّ مِائَةُ رَقَبَةٍ مِّنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ، وَمَا لَا يُكَفَّرُ مِنَ الْاَيْمَانِ

باب: جوشخص یہ کہے کہ مجھ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلاموں کی آزادی لازم ہے نیز جن قسموں کا کفارہ نہیں دیا جاتا (یا نہیں دیا جاسکتا؟)

16016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ لَمْ يُجْزِهُ اِلَّا مِنَّا

✵✵ سعید بن بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جس شخص پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزادی لازم ہو تو اس کے لئے ہم میں سے (یعنی آل اسماعیل میں) کسی غلام کی آزادی ہی کفایت کرے گی۔

16017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: جَعَلْتُ عَلَيَّ عِتْقَ رَقَبَةٍ مِّنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: فَاَعْتِقِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ: اِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةٌ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: فَاَعْتِقْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنے اوپر حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک غلام کی آزادی کو لازم قرار دیا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو آزاد کردو۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام کی آزادی لازم ہوگئی ہے تو انہوں نے فرمایا: تم علی بن ابوطالب کو آزاد کردو۔

16018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَمَّنْ شَهِدَ الرَّكْبَ الَّذِينَ فِيهِمْ عُمَرُ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: مَنْ كَانَ عَلَيْهِ مُحَرَّرَةٌ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ فَلَا يُعْتِقَنَّ مِنْ حِمْيَرٍ اَحَدًا

✵✵ ابن تیمی نے اپنے والد کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو ان سواروں کے ساتھ تھا جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جس شخص کے ذمہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی غلام کو آزاد کرنا لازم ہو تو وہ حمیر قبیلے سے کسی شخص کو آزاد نہ کرے۔

16019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: " الْاَيْمَانُ اَرْبَعَةٌ: يَمِينَانِ يُكَفَّرَانِ، وَيَمِينَانِ لَا يُكَفَّرَانِ، اِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ وَلَمْ يَفْعَلْ، فَهِيَ كَذْبَةٌ، وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ وَقَدْ فَعَلَ، فَهِيَ كَذْبَةٌ، وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ وَلَمْ يَفْعَلْ فَهِيَ يَمِينٌ، اَوْ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ ثُمَّ فَعَلَ فَهِيَ يَمِينٌ "

✵✵ لیث نے ایک شخص کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: یمین کی چار قسمیں ہیں دو قسم کی یمین وہ ہیں جن کا کفارہ دیا جاتا ہے اور دو قسم کی یمین وہ ہیں جن کا کفارہ نہیں دیا جاتا اگر آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں نے ایسا کیا ہے اور اس نے

ایسا نہ کیا ہو تو یہ چیز جھوٹ ہوگی' اور جب آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں نے ایسا نہیں کیا تھا' اور اس نے ایسا کیا ہو تو یہ بات بھی جھوٹ ہوگی' اور جب وہ آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں ایسا ضرور کروں گا' اور وہ ایسا نہ کرے تو یہ چیز یمین شمار ہوگی' یا وہ یہ کہے: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا' اور وہ' وہ کام کر لے' تو یہ چیز یمین شمار ہوگی۔

16020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "الْاَيْمَانُ اَرْبَعَةٌ: يَمِيْنَانِ يُكَفَّرَانِ، وَيَمِيْنَانِ لَا يُكَفَّرَانِ فِيهِمَا اسْتِغْفَارٌ وَتَوْبَةٌ"، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ قَوْلِ النَّخَعِيِّ

✵✵ سابراہیم بن یحییٰ نے عمرو کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: یمین چار قسم کی ہوتی ہے' دو قسم کی یمین کا کفارہ ہوتا ہے' اور دو قسم کی یمین کا کفارہ نہیں ہوتا' ان دونوں میں استغفار اور توبہ ہوتی ہے' اس کے بعد انہوں نے ابراہیم نخعی کے قول کی مانند قول کو ذکر کیا۔

16021 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلٰى اَمْرٍ كَاذِبًا يَتَعَمَّدُهُ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ وَلَمْ يَفْعَلْ، وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ وَقَدْ فَعَلَ، فَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةٌ يَقُوْلُ: هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُكَفِّرَ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: قَالَ الْحَسَنُ: "وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ وَلَمْ يَفْعَلْ كَفَّرَ، وَاِذَا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ ثُمَّ فَعَلَ كَفَّرَ"

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے' جو جان بوجھ کر کسی جھوٹی چیز کے بارے میں قسم اٹھالیتا ہے اور یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم میں نے ایسا کیا ہے حالانکہ اس نے ایسا نہیں کیا ہوتا' یا کہتا ہے: اللہ کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا اور اس نے ایسا کیا ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کفارہ لازم نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے یہ اس سے زیادہ بڑی بات ہے معمر بیان کرتے ہیں میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ کفارہ دے دے۔

معمر بیان کرتے ہیں قتادہ فرماتے ہیں حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے جب آدمی یہ کہے اللہ کی قسم میں ایسا ضرور کروں گا اور وہ ایسا نہ کرے تو پھر وہ کفارہ دے اور جب وہ یہ کہے اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا اور پھر وہ ایسا کر لے تو پھر وہ کفارہ دے گا۔

بَابٌ: الْيَمِيْنُ بِمَا يُصَدِّقُكَ صَاحِبُكَ، وَشَكُّ الرَّجُلِ فِي يَمِيْنِهِ وَالرَّجُلُ لَا يَدْرِي اَنْ يَبِيعَ الشَّيْءَ ثُمَّ يَبِيعَهُ

باب: قسم وہ ہوتی ہے جس کے مفہوم کی تمہارا ساتھی تصدیق کرے نیز آدمی کا اپنی قسم کے بارے میں شک کا شکار ہونا نیز آدمی کو یہ پتہ نہ ہو کہ اس نے کوئی چیز فروخت کی ہے اور پھر وہ اسے فروخت کر دے

16022 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنِ الثِّقَةِ مِنْ اَهْلِ

الْمَدِيْنَةِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا صَدَّقَكَ بِهٖ صَاحِبُكَ

✵✵ اسماعیل بن امیہ نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک قابل اعتماد شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

''تمہاری قسم کا وہ (مفہوم مراد ہوتا ہے) جس کے بارے میں تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے''۔

16023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الْيَمِيْنُ عَلٰى مَا صُدِّقْتَ بِهٖ

✵✵ اسماعیل بن کثیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے: قسم کا وہ مفہوم مراد ہوتا ہے، جس کی تصدیق کی جائے۔

16024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ لِلرَّجُلِ عَلٰى حَقِّهٖ فَيَنْوِی الْحَالِفُ مَا لَا يَظُنُّهُ الْمَحْلُوفُ لَهٗ قَالَ: ذٰلِكَ عَلٰى مَا ظَنَّ الْمَحْلُوفُ لَهٗ، كَاَنَّهٗ حَلَفَ وَاسْتَثْنٰى فِی نَفْسِهٖ اَوْ وَرَّى الْيَمِيْنَ

✵✵ ابن جریج نے، طاؤس کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: طاؤس ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کے لئے، اس کے حق کے بارے میں، اس کے نام کا حلف اٹھا لیتا ہے اور حلف اٹھانے والے کی نیت اس سے مختلف ہوتی ہے، جو دوسرے شخص کا گمان ہو، تو طاؤس فرماتے ہیں: اس صورت وہ مفہوم مراد ہوگا، جو دوسرے شخص کا گمان ہے، گویا کہ اس شخص نے حلف اٹھایا، اور دل میں اس کا استثناء کرلیا، یا اپنی قسم کا ذومعنی مفہوم مراد لے لیا۔

16025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا حَلَفَ مَظْلُوْمًا، فَالنِّيَّةُ نِيَّتُهٗ، وَاِذَا حَلَفَ ظَالِمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الَّذِیْ اَحْلَفَهٗ

✵✵ ثوری نے، حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے جب مظلوم شخص قسم اٹھائے تو اس کی بارے میں، اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جب ظالم شخص حلف اٹھائے گا، تو اِس بارے میں اُس کی نیت کا اعتبار ہوگا، جس نے اُس سے حلف لیا ہے۔

16026 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ عَطَاءً فَقَالَ: حَلَفْتُ عَلٰى يَمِيْنٍ مَا اَدْرِی مَا هِیَ اَطَلَاقٌ اَمْ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ، كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَافْعَلْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص عطاء کے پاس آیا اور بولا: میں نے ایک معاملے کے بارے میں حلف اٹھالیا ہے، مجھے نہیں معلوم کہ وہ طلاق شمار ہوگا یا نہیں ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ شیطان کا حربہ ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دو اور وہ کام کرلو۔

16027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَهُ ابْنُ عُمَرَ بِثَوْبٍ، فَحَلَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَبِيعَهٗ، ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَبِيعَهٗ، فَكَرِهَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَشْتَرِيَهٗ مِنْ اَجْلِ يَمِيْنِهٖ

✵✵ ابن ابو نجیح نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کے ساتھ کپڑے

کا سودا طے کیا تو اس شخص نے یہ حلف اٹھا لیا کہ وہ اسے فروخت نہیں کرے گا اور پھر اس شخص کو مناسب لگا کہ وہ اس کو فروخت کر دے تو اس کی قسم کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے وہ کپڑا خرید نے کو مکروہ سمجھا۔

16028 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى رَجُلٍ يَبِيعُ غَنَمًا، فَسَاوَمَهُ بِهَا فَحَلَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَبِيعَهَا، فَمَرَّ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَقَدْ كَسَدَتْ فَعَرَضَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: اِنَّكَ قَدْ حَلَفْتَ وَكَرِهَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا

✵✵ معمر اور ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے ابن وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ سودا طے کیا پھر اس شخص نے حلف اٹھا لیا کہ وہ ان کو فروخت نہیں کرے گا اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا گزر اس شخص کے پاس سے ہوا تو اس دوران بکریوں کی قیمتیں کم ہوگئی تھیں اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سودے کی پیشکش کی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم تو حلف اٹھا چکے ہو تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ اس سے انہیں خریدیں۔

16029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا بَاسَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا

✵✵ معمر نے ایوب کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے ایسی صورت میں ان کو خرید لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

16030 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْطَرُّوا النَّاسَ اِلٰى اَيْمَانِهِمْ فَيَحْلِفُوا بِمَا لَا يَعْلَمُونَ

✵✵ سلیمان شیبانی نے قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تم لوگوں کو ایسی قسمیں اٹھانے کی طرف مجبور نہ کرو کہ وہ اس چیز کے بارے میں قسم اٹھائیں جو وہ علم نہیں رکھتے ہیں''۔

بَابٌ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

باب: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ صورت کو اس سے زیادہ بہتر دیکھے

16031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً فَقُلْتُ لَهُ: حَلَفْتُ عَلٰى اَمْرٍ غَيْرُهُ خَيْرٌ مِنْهُ، اَدَعُهُ وَاُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِي؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا میں نے ان سے کہا: میں کسی ایسے معاملے میں قسم اٹھا لیتا ہوں جس کے علاوہ معاملہ اس سے زیادہ بہتر ہوتا ہے تو کیا مجھے اسے ترک کر کے قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔

16032 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ اَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ: حَلَفْتُ عَلٰى يَمِينٍ غَيْرُهَا خَيْرٌ مِنْهَا، فَقَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَاعْمَلِ الَّذِي

هُوَ خَيْرٌ

✵✵ عبداللہ بن کثیر بیان کرتے ہیں انہوں نے ایک شخص کو ابوشعثاء سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا اس شخص نے کہا: میں نے ایک قسم اٹھائی جس کے علاوہ معاملہ اس سے زیادہ بہتر تھا تو ابوشعثاء نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے۔

16033 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيَعْمَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهٖ

✵✵ ہشام بن حسان نے حسن بصری اور محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ معاملے کو اس سے زیادہ بہتر محسوس کرے تو اسے وہ کام کرنا چاہیے جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے''۔

16034 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْلِفُوا اِلَّا بِاللّٰهِ، فَمَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَعْمَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ، عَنْ يَمِينِهٖ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ صرف اللہ کے نام کا حلف اٹھاؤ اور جو شخص اللہ کے نام کی قسم اٹھائے تو اسے سچ بولنا چاہیے اور جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ صورت کو زیادہ بہتر محسوس کرے تو اسے وہ کام کرنا چاہیے جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے''۔

16035 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ دَجَاجٌ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَابِسٍ فَاعْتَزَلَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسَى: اُدْنُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهَا، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا آكُلَهَا قَالَ: فَادْنُ حَتّٰى اُخْبِرَكَ عَنْ يَمِينِكَ اَيْضًا، اِنِّي اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، احْمِلْنَا فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ اَتَاهُ نَهْبٌ مِنْ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَقُلْنَا: تَغَفَّلْنَا يَمِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ لَئِنْ ذَهَبْنَا بِهَا عَلٰى هٰذَا لَا نُفْلِحُ قَالَ: فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هُوَ الَّذِي حَمَلَكُمْ، وَاِنِّي لَنْ اَحْلِفَ عَلٰى اَمْرٍ فَاَرَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُ

✵✵ ابوقلابہ نے زہدم جرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک مرتبہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ان کے

سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا تو بنو عابس سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اٹھ کر الگ ہو گیا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آگے آؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس شخص نے کہا میں نے اس جانور کو ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے' جس کی وجہ سے مجھے یہ برا لگتا ہے' تو میں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آگے آجاؤ! میں تمہیں تمہاری قسم کے بارے میں بھی بتاتا ہوں۔

ایک مرتبہ میں اپنی قوم کے کچھ افراد کے ہمراہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں سواری کے لئے کچھ جانور دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی' آپ ہمیں سواری کے لئے جانور نہیں دیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ اونٹ لائے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پانچ اونٹ دینے کا حکم دیا ہم نے سوچا کہ شاید اللہ کے رسول کی توجہ اپنی قسم کی طرف نہیں رہی ہے اگر ہم یہ جانور لے گئے' ہم تو کبھی کامیاب نہیں ہو پائیں گے' ہم واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے' اور ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے تو یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری کے لئے جانور نہیں دیں گے اور اب آپ نے سواری کے لئے ہمیں جانور دے دیے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری کے لئے دیے ہیں' میں جب بھی کسی معاملے کے بارے میں' کوئی قسم اٹھاؤں اور پھر اس سے بہتر صورت کو دیکھوں گا' تو وہ کام کروں گا' جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا''۔

16036 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَلْجَجَ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنٍ فِيْ اَهْلِهِ فَاِنَّهُ آثَمٌ، لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا،

❀❀ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص' اپنے اہل کے بارے میں' کسی قسم کے حوالے سے الجھن کا شکار ہو' تو وہ گنہگار ہوگا' کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفارے کا حق حاصل ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے''۔

16037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یحییٰ بن ابوکثیر نے' عکرمہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16038 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ يَحْلِفُ بِهَا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْاَيْمَانِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَدَعُ يَمِيْنًا حَلَفْتُ عَلَيْهَا اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ، وَفَعَلْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

❀❀ ہشام بن عروہ نے' عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی قسم

اٹھاتے تھے' تو اس میں حانث نہیں ہوتے تھے' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے قسموں کے کفارے کا حکم نازل کر دیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اب جب بھی میں نے کوئی قسم اٹھائی' اور پھر اس کے علاوہ معاملے میں زیادہ بہتر دیکھا' تو میں اپنی قسم کو ترک کر دوں گا' اور اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کروں گا' اور وہ کام کروں گا' جو زیادہ بہتر ہو۔

16039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اِنْ حَلَفَ رَجُلٌ عَلٰى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيُكَفِّرْ وَلْيَدَعْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُ اَجْرُ مَا تَرَكَ، وَاَجْرُ مَا كَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهِ

❋❋ ابن جریج اور معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص' اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں قسم اٹھا دے' تو اسے کفارہ دینا چاہیے' اور اسے ترک کر دینا چاہیے' تا کہ اس نے جو چیز ترک کی ہے' اس کا اجر اُسے مل جائے' تا کہ اپنی قسم کا جو کفارہ دیا ہے' اس کا اجر بھی اُسے مل جائے۔

16040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلْكِ يَمِيْنِهِ اَنْ يَضْرِبَهُ، فَاِنَّ كَفَّارَةَ يَمِيْنِهِ اَنْ لَا يَضْرِبَهُ، وَهِيَ مَعَ الْكَفَّارَةِ حَسَنَةٌ

❋❋ سلیمان احول نے' طاؤس کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اپنے غلام یا (کنیز) کے بارے میں یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس کی پٹائی کرے گا' تو اس کی قسم کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کی پٹائی نہ کرے' اور یہ چیز کفارے کے ہمراہ نیکی بھی شمار ہو گی۔

16041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ حَلَفَ اَنْ يَضْرِبَ مَمْلُوكَهُ قَالَ: يَحْنَثُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَضْرِبَهُ

❋❋ ابن تیمی نے' اپنے والد کے حوالے سے' مغیرہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے ان سے کہا: ایک شخص یہ حلف اٹھا لیتا ہے کہ وہ اپنے غلام کی پٹائی کرے گا تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس کا قسم توڑ دینا' میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اس کی پٹائی کرے۔

16042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَاُتِيَ بِضَرْعٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: ادْنُ فَقَالَ: اِنِّي حَرَّمْتُ الضَّرْعَ قَالَ: فَتَلَا (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ) (المائدة: 87): كُلْ، وَكَفِّرْ

❋❋ منصور نے ابوضحیٰ کے حوالے سے مسروق کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے پاس ضرع کو لایا گیا' تو ایک شخص الگ ہو گیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے ہو جاؤ! اس نے کہا: میں نے ضرع کو حرام قرار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے ایمان والو! تم ان پاکیزوں چیزوں کو حرام قرار نہ دو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال قرار دی ہیں''

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (اس شخص سے) فرمایا: تم اس کو کھاؤ اور (اپنی قسم کا) کفارہ دے دینا۔

16043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ اَنْ لَا يَاْكُلَ مَعَ بَنِيْ اَخٍ لَهٗ يَتَامٰى، فَاُخْبِرَ بِهٖ عُمَرُ فَقَالَ: اذْهَبْ فَكُلْ مَعَهُمْ، فَفَعَلَ

٭٭ سماک نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں کھائے گا' اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کے ساتھ کھاؤ! تو اس نے ایسا ہی کیا۔

16044 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِهٖ جُدَرِيٌّ، فَخَرَجَ اِلَى الْبَادِيَةِ يَطْلُبُ دَوَاءً، فَلَقِيَ رَجُلًا فَنَعَتَ لَهُ الْاَرَاكَ يَطْبُخُهٗ - اَوْ قَالَ: مَاءُ الْاَرَاكِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ - وَاَخَذَ عَلَيْهِ اَلَّا يُخْبِرَ بِهٖ اَحَدًا، فَفَعَلَ فَبَرَاَ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ سَاَلُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يُخْبِرَهُمْ فَجَعَلُوْا يَاْتُوْنَهٗ بِالْمَرِيْضِ، فَيُلْقُوْنَهٗ عَلٰى بَابِهٖ، فَسَاَلَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتَ رَجُلًا لَّيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ رَحْمَةٌ لِاَحَدٍ، انْعَتْهُ لِلنَّاسِ

٭٭ قیس بن مسلم نے' طارق بن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کو چیچک کی شکایت ہوگئی وہ دوا کی تلاش میں ویرانے میں چلا گیا' اس کی ملاقات ایک شخص کے ساتھ ہوئی' جس نے اسے بتایا کہ اسے پیلو کی شاخ کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) پیلو کی شاخ کے پانی کو اونٹ کے پیشاب کے ساتھ پکانا چاہیے (اور اسے استعمال کرنا چاہیے) اس نے اس سے عہد لیا کہ اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتائے گا' اس شخص نے یہ کیا اور تندرست ہوگیا' جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ ٹھیک ہوگیا ہے تو لوگوں نے اس سے دریافت کیا: تو اس نے لوگوں کو علاج کے بارے میں بتانے سے انکار کردیا' پھر وہ لوگ اس کے پاس ایک بیمار کو لے آئے اور اس کو اس کے دروازے پر ڈال دیا' اس شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ملاقات ایک شخص سے ہوئی تھی' جس کے دل میں کسی کے لئے رحمت نہیں تھی' تم اس کا علاج لوگوں کے سامنے بیان کردو۔

16045 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: نَزَلَ رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ وَقَدْ اَمْسٰى، فَقَالَ: اَعَشَّيْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا، انْتَظَرْنَاكَ قَالَ: انْتَظَرْتُمُوْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ السَّاعَةِ، وَاللّٰهِ لَا اَذُوْقُهٗ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: وَاللّٰهِ لَا اَذُوْقُهٗ اِنْ لَمْ تَذُقْهُ وَقَالَ الضَّيْفُ: وَاللّٰهِ لَا آكُلُ اِنْ لَمْ تَاْكُلُوْا، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الرَّجُلُ قَالَ: لَا اَجْمَعُ اَنْ اَمْنَعَ نَفْسِيْ وَضَيْفِيْ وَامْرَاَتِيْ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فَاَكَلَ فَلَمَّا، اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: اَكَلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطَعْتَ اللّٰهَ وَعَصَيْتَ الشَّيْطَانَ

٭٭ عبدالعزیز بن رفیع نے مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص کسی انصاری کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا' شام کے وقت وہ انصاری آیا' تو اس نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے رات کا کھانا کھالیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! ہم

تو تمہارا انتظار کر رہے ہیں' میزبان نے کہا: تم اس وقت تک میرا انتظار کرتے رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں تو کھانا چکھوں گا بھی نہیں' اس کی بیوی نے کہا: اگر تم نہیں چکھو گے' تو اللہ کی قسم میں بھی اسے نہیں چکھوں گی' مہمان نے کہا: اگر آپ لوگ نہیں کھائیں گے تو اللہ کی قسم میں بھی نہیں کھاؤں گا' جب میزبان نے یہ صورت حال دیکھی' تو اس نے کہا: میں یہ کام نہیں کروں گا کہ میں خود بھی نہ کھاؤں اور مہمان کو بھی نہ کھانے دوں اور بیوی کو بھی نہ کھانے دوں' پھر اس نے اپنا ہاتھ رکھا اور کھانا کھا لیا' اگلے دن وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ سنایا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! پھر میں نے کھانا کھا لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی' اور شیطان کی نافرمانی کی''۔

16046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ اَبِي حَاتِمٍ اَتَى مَنْزِلًا فَنَزَلَهُ فَاَتَى اَعْرَابِيٌّ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: مَا مَعِي شَيْءٌ اُعْطِيكَ، وَلَكِنْ لِي دِرْعٌ بِالْكُوفَةِ هِيَ لَكَ فَسَخِطَهَا الْاَعْرَابِيُّ، فَحَلَفَ اَنْ لَا يُعْطِيَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا جِئْتُ اَسَاَلُكَ فِي خَادِمٍ اَنْ تُعِينَنِي فِيهَا، فَقَالَ: اَمَرْتُ لَكَ بِدِرْعِي فَوَاللّٰهِ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَعْبُدٍ، فَرَغِبَ فِيهَا الْاَعْرَابِيُّ، وَقَالَ: اَقْبَلُ مَعْرُوفَكَ، فَقَالَ عَدِيٌّ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَتَّبِعِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مَا اَعْطَيْتُكَ

✻✻ عبدالعزیز نے' تمیم بن طرفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یہ روایت سنی ہے: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے' ایک دیہاتی ان کے پاس آیا اور ان سے کچھ مانگا تو انہوں نے کہا: میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے' البتہ کوفہ میں میرے پاس ایک زرہ پڑی ہوئی ہے وہ تمہاری ہوئی' وہ دیہاتی اس پر ناراض ہو گیا' تو انہوں نے یہ قسم اٹھالی کہ وہ اس کو کچھ نہیں دیں گے' اس نے کہا: میں تو آپ کے پاس کوئی خادم مانگنے کے لئے آیا تھا' تا کہ آپ اس بارے میں میری مدد کریں تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو تمہارے بارے میں' زرہ کا کہہ دیا تھا' حالانکہ میرے نزدیک وہ زرہ تین غلاموں سے زیادہ محبوب ہے' تو دیہاتی کی خواہش ہوئی کہ وہ زرہ ہی مل جائے' اس نے کہا: میں آپ کی بھلائی کو قبول کرتا ہوں' تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ صورت حال کو زیادہ بہتر محسوس کرے' تو اسے وہ کام کرنا چاہیے' جو زیادہ بہتر ہو''۔

(حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تو میں نے تمہیں وہ نہیں دینی تھی۔

16047 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَاحَوْا يَوْمًا فِي بَعْضِ شَاْنِ الْخُمُسِ وَهُمْ يُقَسِّمُونَهُ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بَلَغُوا، اَقْسَمَ اَنْ لَا يُقَسِّمُوهُ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ بِقَسْمِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَيْ رَسُولَ

اللّٰهِ، اَلَمْ تَكُنْ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا يُقَسَّمَ، وَاللّٰهِ لَاَنْ نَغْرَمَهُ مِنْ اَمْوَالِنَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَاْثَمَ فِيْهِ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ آثَمْ فِيْهِ، مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ، غَيْرُهَا خَيْرٌ مِنْهَا فَلْيَعْمَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ

✿ ✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ چند صحابہ کرام کے درمیان خمس کی تقسیم کے بارے میں اختلاف ہوگیا' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ صورت حال ملاحظہ فرمائی' تو آپ ﷺ نے یہ قسم اٹھالی کہ اسے اُن کے درمیان تقسیم نہیں کریں گے' جب آپ ﷺ کا غصہ کم ہوا' تو آپ ﷺ نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے یہ قسم نہیں اٹھائی تھی کہ اسے تقسیم نہیں کیا جائے گا؟ اللہ کی قسم! ہم اپنے اموال میں سے اس کا جرمانہ ادا کردیں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آپ قسم کی خلاف ورزی کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں اس میں خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوؤں گا' جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے علاوہ صورت حال' اُس سے زیادہ بہتر ہو' تو اسے وہ کام کرنا چاہیے' جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے''۔

16048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِيْ قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ) (البقرة: 224) قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْاَمْرِ الَّذِيْ لَا يَصْلُحُ ثُمَّ يَعْتَلُّ بِيَمِيْنِهِ، وَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا) (البقرة: 224) يَقُوْلُ: هُوَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْضِيَ عَلٰى مَا لَا يَصْلُحُ، فَاِنْ حَلَفْتَ كَفَّرْتَ، عَنْ يَمِيْنِكَ وَفَعَلْتَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

✿ ✿ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اور تم اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ''۔

طاؤس بیان کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی معاملے کے بارے میں قسم اٹھالے' جو درست نہ ہو اور پھر وہ اپنی قسم کے ذریعے علت تلاش کرے' وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تم نیکی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو''

طاؤس فرماتے ہیں: یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ آدمی اس کام کو کرے جو زیادہ درست نہ ہو' اس لئے اگر تم قسم اٹھاتے ہو' تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کام کرو' جو زیادہ بہتر ہے۔

بَابُ مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ التَّكْفِيْرُ

باب: کس شخص پر کفارہ دینا لازم ہوگا؟

16049 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يَجِبُ التَّكْفِيْرُ فِي الْيَمِيْنِ عَلٰى مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

✿ ✿ ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے' سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: قسم میں کفارہ دینا اس شخص پر لازم ہوگا' جس کے پاس تین درہم موجود ہوں۔

16050 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ فَرْقَدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

* * سعید بن ابوعروبہ نے فرقد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی پر کفارہ دینا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک اس کے پاس بیس درہم موجود نہ ہوں۔

16051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يُطْعِمُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

* * عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر آدمی کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ قسم کے کفارے میں کھانا کھلا سکے تو اسے تین دن روزے رکھنے چاہییں۔

16052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الصَّوْمُ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ

* * یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے: کفارے میں روزہ رکھنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے، جس کے پاس (کھانا کھلانے کی) گنجائش نہ ہو۔

16053 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا شَيْءٌ يَسِيْرٌ، فَلْيَصُمِ الَّذِيْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنِهِ

* * معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر آدمی کے پاس تھوڑی سی چیز ہو تو پھر اس شخص کو روزہ رکھنا چاہیے جو اپنی قسم میں حانث ہوا ہو۔

16054 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ، فَيُرِيْدُ اَنْ يَفْتَدِيَ يَمِيْنَهُ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، قَدِ افْتَدَى عُبَيْدُ السِّهَامِ فِيْ اِمَارَةِ مَرْوَانَ، وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَثِيْرٌ، افْتَدَى يَمِيْنَهُ بِعَشَرَةِ آلَافٍ

* * معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو اپنی قسم توڑ دیتا ہے اور پھر اپنی قسم کا فدیہ دینا چاہتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: وہ ایسا کر سکتا ہے، کیونکہ مروان کے عہد حکومت میں عبید نے کئی حصے فدیے کے طور پر دیے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، مدینہ منورہ میں کثیر تعداد میں موجود تھے، ان صاحب نے اپنی قسم کے فدیے میں دس ہزار دیے تھے۔

16055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ: اَعْرَفَ حُذَيْفَةُ بَعِيْرًا لَّهُ مَعَ رَجُلٍ، فَخَاصَمَهُ فَقُضِيَ لِحُذَيْفَةَ بِالْبَعِيْرِ، وَقُضِيَ عَلَيْهِ بِالْيَمِيْنِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: افْتَدِ يَمِيْنَكَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ، فَاَبَى الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: بِعِشْرِيْنَ؟ فَاَبَى قَالَ:

فَبِثَلَاثِيْنَ؟ قَالَ: فَاَبَى قَالَ: فَبِاَرْبَعِيْنَ؟ فَاَبَى الرَّجُلُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَتَظُنُّ اَنِّي لَا اَحْلِفُ عَلٰى مَالِي؟ فَحَلَفَ عَلَيْهِ حُذَيْفَةُ

✸✸ شریک نے عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اسود بن قیس نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے 'اپنا ایک اونٹ ایک شخص کے پاس پہچان لیا' تو اس شخص کے خلاف مقدمہ لے کر آئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اونٹ کا فیصلہ ہو گیا اور ان پر قسم اٹھانے کو لازم قرار دیا گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قسم کے فدیے میں دس درہم دے دیتا ہوں اس شخص نے یہ بات نہیں مانی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بیس دے دیتا ہوں اس شخص نے نہیں مانا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا تیس دے دیتا ہوں اس نے یہ بھی نہیں مانا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چالیس دے دیتا ہوں اس شخص نے یہ بھی قبول نہیں کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کر رہے ہو کہ میں اپنے مال کے حوالے سے قسم نہیں اٹھاؤں گا؟ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف قسم اٹھالی۔

بَابُ الْحَلِفِ عَلٰى اُمُوْرٍ شَتّٰى

باب: مختلف چیزوں کے بارے میں حلف اٹھانا

16056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِبَعْضِ بَنِيهِ: لَقَدْ حَفِظْتُ عَلَيْكَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ اَحَدَ عَشَرَ يَمِيْنًا، وَلَا يَاْمُرُهُ بِتَكْفِيْرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يَعْنِي تَكْفِيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

✸✸ معمر نے زہری کے حوالے سے سالم کا یہ بیان نقل کیا ہے بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی صاحبزادے سے فرماتے تھے میں نے نوٹ کیا ہے کہ تم نے اس محفل میں گیارہ مرتبہ قسم اٹھائی ہے (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کفارہ دینے کا حکم نہیں دیا

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ایک کفارہ ہی اس کے لئے کفایت کر جاتا تھا۔

16057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ قَالَ: جَلَسَ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ، فَسَمِعَهُ يُكْثِرُ الْحَلِفَ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَكُلَّمَا تَحْلِفُ تُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِكَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَهٰذِهِ اَيْضًا

✸✸ محمد بن سوقہ بیان کرتے ہیں ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بکثرت قسم اٹھاتے ہوئے سنا' تو فرمایا: اے اللہ کے بندے! کیا تم جب بھی حلف اٹھاؤ گے تو تم قسم کا کفارہ دو گے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو حلف نہیں اٹھایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بھی ہے۔

16058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا وَكَّدَ الْاَيْمَانَ، وَتَابَعَ بَيْنَهَا فِي مَجْلِسٍ اَعْتَقَ رَقَبَةً

✲✲ عبداللہ بن عمر نامی راوی نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی قسم میں تاکید پیدا کرتے تھے اور ایک ہی محفل میں یکے بعد دیگرے قسم اٹھالیتے تھے تو غلام آزاد کرتے تھے۔

16059 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✲✲ معمر نے ایوب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ - وَمُجَاهِدٌ يَسْمَعُ - وَكَانَ يَبْعَثُ غُلَامَهُ ذَاكَ اِلَى الشَّامِ: اِنَّكَ تُزْمِنُ عِنْدَ امْرَاَتِكَ - لَجَارِيَةٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ - فَطَلِّقْهَا فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللّٰهِ لَتُطَلِّقَنَّهَا، فَقَالَ الْغُلَامُ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، حَتّٰى حَلَفَ ابْنُ عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَتُطَلِّقَنَّهَا، وَحَلَفَ الْعَبْدُ اَنْ لَا يَفْعَلَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: غَلَبَنِي الْعَبْدُ قَالَ مُجَاهِدٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَكَمْ تُكَفِّرُهَا؟ قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام سے کہا: جبکہ مجاہد یہ بات سن رہے تھے انہوں نے اپنے غلام کو شام کی طرف بھجوانا تھا اس سے یہ کہا: جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اس کی بیوی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی تو تم اسے طلاق دے دینا اس نے کہا: جی نہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم اسے ضرور طلاق دو گے اس غلام نے کہا: اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تین مرتبہ حلف اٹھالیا کہ تم اسے ضرور طلاق دو گے اور غلام نے بھی حلف اٹھالیا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ غلام مجھ پر غالب آ گیا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا آپ کتنا کفارہ دیں گے انہوں نے فرمایا: ایک ہی کفارہ دوں گا۔

16061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَقْسَمْتُ مِرَارًا، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

✲✲ ابان بن عثمان نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے اگر میں کئی مرتبہ قسم اٹھاؤں تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا۔

16062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحِلٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا رَدَّدَ الْاَيْمَانَ فَهِيَ يَمِيْنٌ وَاحِدَةٌ، وَقَالَ سُفْيَانُ: "وَنَقُوْلُ اِذَا كَانَ يُرَدِّدُ الْاَيْمَانَ يَنْوِي يَمِيْنًا وَاحِدَةً، فَهِيَ يَمِيْنٌ وَاحِدَةٌ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُغَلِّظَ، فَكُلُّ يَمِيْنٍ رَدَّدَهَا يَمِيْنٌ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب آدمی ایک ہی قسم کو دہرائے تو وہ ایک قسم شمار ہوتی ہے سفیان بیان کرتے ہیں ہم یہ کہتے

ہیں کہ جب آدمی قسم کو دہرائے اور اس کی نیت ایک ہی قسم کی ہو تو وہ ایک قسم شمار ہوگی اور اگر اس کی نیت یہ ہو کہ اس کو پختہ کرے گا تو جب بھی اس کو دہرائے گا وہ نئی قسم شمار ہوگی۔

16063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ اِنْسَانًا اسْتَفْتَى عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنَّ جَارِيَةً لِي قَدْ تَعَرَّضَتْ لِي، فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَقْرَبَهَا، ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لِي، فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَقْرَبَهَا، ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لِي، فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَقْرَبَهَا، فَاُكَفِّرُ كَفَّارَةً وَاحِدَةً، اَوْ كَفَّارَاتٍ مُتَفَارِقَاتٍ؟ قَالَ: هِيَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک شخص نے عروہ سے مسئلہ دریافت کیا: اس نے کہا: اے ابوعبداللہ! میری یہ کنیز جب میرے سامنے آئی تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا پھر جب وہ میرے سامنے آئی تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا پھر وہ میرے سامنے آئی تو میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا تو کیا مجھ پر ایک ہی کفارہ لازم ہوگا یا متعدد کفارے لازم ہوں گے انہوں نے جواب دیا ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔

16064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا - لِاَمْرَيْنِ شَتَّى عَمَّهُمَا - بِالْيَمِيْنِ قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، قُلْتُ لَهُ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا، وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا - لِاَمْرَيْنِ شَتَّى - هُوَ قَوْلٌ وَاحِدٌ، وَلٰكِنَّهُ خَصَّ كُلَّ وَاحِدٍ بِيَمِيْنٍ قَالَ: كَفَّارَتَانِ، قَالَ فَاِنْ حَلَفَ عَلٰى اَمْرٍ وَاحِدٍ وَاحِدَةً لِقَوْمٍ شَتَّى، اَوْ حَلَفَ عَلَيْهِ اَيْمَانًا تَتْرَى، اَيْمَانًا بِاَيْمَانٍ شَتَّى، فَكَفَّارَتُهُنَّ شَتَّى، يُكَفِّرُهُنَّ جَمِيعًا اِنْ حَنِثَ قَالَ: فَاِنْ حَلَفَ عَلٰى اَمْرٍ وَاحِدٍ بِاللّٰهِ، فَفِي ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ يُكَفِّرْ كُلُّ هٰذَا عَنْ عَطَاءٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں عطاء بیان کرتے ہیں ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں ایسا ایسا نہیں کروں گا اس نے قسم کو عمومی طور پر دو مختلف معاملوں میں شامل کرلیا تو عطاء نے فرمایا: اس پر ایک ہی کفارہ ہوگا میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ یہ کہے کہ اللہ کی قسم میں یہ نہیں کروں گا اور اللہ کی قسم میں وہ نہیں کروں گا یعنی وہ دو مختلف چیزوں کے بارے میں الگ الگ الفاظ استعمال کرے اور جملہ ایک ہی ہو لیکن اس نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے قسم کا لفظ استعمال کیا ہو تو انہوں نے فرمایا: اس پر دو کفارے لازم ہوں گے انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایک معاملے کے بارے میں مختلف لوگوں کے حوالے سے حلف اٹھالیتا ہے یا ایک ہی شخص کے بارے میں مختلف قسم کی قسمیں اٹھالیتا ہے تو ان سب کا کفارہ الگ الگ ہوگا تو ان سب کا کفارہ ادا کرے گا اگر وہ حانث ہو جائے وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام پر ایک ہی معاملے کے بارے میں حلف اٹھائے تو اس صورت میں ایک کفارہ لازم ہوگا جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرتا یہ سب احکام عطاء سے منقول ہیں۔

16065 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: مَنْ حَلَفَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ بِاَيْمَانٍ مِرَارًا، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِذَا كَانَ فِي مَجَالِسَ شَتَّى، فَكَفَّارَاتٌ شَتَّى

✲✲ معمر نے عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے علماء فرماتے ہیں جو شخص ایک ہی محفل میں مختلف قسمیں اٹھالے تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا اور اگر وہ مختلف محافل میں مختلف قسمیں اٹھائے تو اس کے کفارے مختلف ہوں گے۔

16066 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا حَلَفَ فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَاِذَا كَانَ فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى، فَكَفَّارَاتٌ شَتّٰى

✲✲ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی شخص ایک ہی محفل میں حلف اٹھالے تو اس کا کفارہ ایک ہوگا اور جب وہ مختلف محافل میں قسمیں اٹھائے تو اس کے کفارے مختلف ہوں گے۔

16067 - اقوالِ تابعین: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَلَفَ فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى، فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَعِكْرِمَةَ يَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ مَا لَمْ يُكَفِّرْ

✲✲ معمر نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے جب کوئی مختلف محافل میں قسمیں اٹھائے تو اس کا کفارہ ایک ہی ہوگا معمر بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری اور عکرمہ کو زہری کے قول کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے یہ حکم اس وقت ہے جب اس نے کفارہ ادا نہ کیا ہو (یعنی جب وہ ایک مرتبہ کفارہ ادا کرنے کے بعد قسم اٹھائے گا تو دوبارہ کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا)۔

بَابُ اِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ كِسْوَتُهُمْ

باب: دس مسکینوں کو کھانا کھلانا' یا انہیں لباس پہنانا

16068 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ: مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

✲✲ معمر نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہر مسکین کو گندم کے دو مد دیے جائیں گے۔

16069 - اقوالِ تابعین: قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

16070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

✲✲ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر مسکین کو گندم کے دو مد دیے جائیں گے اور جس شخص کے پاس اس کی گنجائش نہ ہو وہ (اس قسم کے کفارے کے طور پر) تین دن روزے رکھے گا۔

16071 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

✵✵ ہشام بن حسان نے 'عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک ''مد'' دیا جائے گا۔

16072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ رُبُعُهُ بِإِدَامِهِ

✵✵ عکرمہ نے 'حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: گندم کا ایک ''مد'' ہوگا' جس کا ایک چوتھائی اس کے چمڑے (یا دسترخوان) میں ہوگا۔

16073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهِ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ، لِكُلِّ اِنْسَانٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ

✵✵ ایوب نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک ''مد'' دیا جائے گا' اور آدمی اپنی قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا کھلائے گا' جن میں سے ہر شخص کو گندم کا ایک ''مد'' دیا جائے گا۔

16074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مُدٌّ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

✵✵ یحییٰ بن سعید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک ،ایک ''مد'' دیا جائے گا۔

16075 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنِّي اَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِيَ رِجَالًا، ثُمَّ يَبْدُو لِيَ، فَاُعْطِيهِمْ، فَاِذَا رَاَيْتَنِي فَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَاَطْعِمْ عَنِّي عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ، كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ،

✵✵ ابووائل نے یسار بن نمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے یہ قسم اٹھائی کہ میں کچھ لوگوں کو ادائیگی نہیں کروں گا پھر مجھے یہ مناسب لگا تو میں نے انہیں ادائیگی کردی' تو جب تم مجھے دیکھ رہے ہو' کہ میں ایسا کر چکا ہوں' تو تم میری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو' ہر مسکین کو' جو کا ایک صاع' یا کھجور کا ایک صاع' یا گندم کا نصف دے دینا۔

16076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ منصور نے' ابووائل کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

✵✵ عبداللہ بن سلمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: (قسم کا کفارہ) جو کا ایک صاع ہوگا' یا گندم کا نصف صاع ہوگا۔

16078 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَكُّوكٌ مِنْ حِنْطَةٍ، اَوْ مَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ، وَيُطْعِمُ كُلَّ قَوْمٍ بِمُدِّهِمْ قَالَ الْحَسَنُ: وَاِنْ شَاءَ جَمَعَهُمْ فَاَطْعَمَهُمْ اَكْلَةً، خُبْزًا وَلَحْمًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَخُبْزًا وَسَمْنًا وَلَبَنًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَخُبْزًا وَخَلًّا وَزَيْتًا، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

✵✵ ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: گندم کا ایک مکوک یا کھجور کا ایک مکوک ہر مسکین کو ملے گا' اور ہر قوم کے افراد' اپنے ''مد'' کے حساب سے کھانا دیں گے۔

حسن بصری فرماتے ہیں: اگر آدمی چاہے گا' تو ان سب کو ایک ساتھ اکھٹا کر کے کھانا کھلا دے گا' جو روٹی اور گوشت ہوگا اور اگر یہ دستیاب نہیں ہوتا' تو روٹی اور گھی یا دودھ دے گا' اور اگر یہ بھی نہیں ملتا' تو روٹی یا ستو یا زیتون دیدے گا' اور اگر اس کی بھی گنجائش نہیں ہے' تو تین دن کے روزے رکھ لے گا۔

16079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَكُّوكٌ مِنْ حِنْطَةٍ، وَمَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ، وَاِنْ شَاءَ جَمَعَ الْمَسَاكِيْنَ، فَغَدَّاهُمْ اَوْ عَشَّاهُمْ

✵✵ یونس نے حسن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: گندم کا ایک مکوک یا کھجور کا ایک مکوک ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو تمام مسکینوں کو جمع کر کے انہیں صبح یا شام کا کھانا کھلا دے گا۔

16080 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: مَكُّوكٌ مِنْ حِنْطَةٍ، وَمَكُّوكٌ مِنْ تَمْرٍ قَالَ مَعْمَرٌ، وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَاْمُرُ فِيْ عَامٍ غَلَا فِيْهِ السِّعْرُ بِنِصْفِ مَكُّوكٍ مِّنْ حِنْطَةٍ، وَنِصْفِ مَكُّوكٍ مِّنْ تَمْرٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: مَا اَرٰى اَحَدًا مِنْكُمْ يَسْتَنْفِقُ الْيَوْمَ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حسن بصری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: گندم کا ایک مکوک یا کھجور کا ایک مکوک ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو حسن بصری کے قول کی مانند فرماتے ہوئے سنا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا جس سال اناج مہنگا ہو گیا' اس سال انہوں نے گندم کا نصف مکوک اور کھجور کا نصف مکوک دینے کا حکم دیا تھا' پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی شخص آج کل اس سے زیادہ خرچ نہیں کر سکتا۔

16081 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ

لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِيْ اِطْعَامِ الطَّعَامِ: اَجْمَعُهُمْ فِيْ بَيْتِيْ وَاُطْعِمُهُمْ؟ قَالَ: لَا، مُدَّانِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ، مُدًّا لِطَعَامِهِ، وَمُدًّا لِاِدَامِهِ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے کھانا کھلانے کے بارے میں دریافت کیا' کیا میں ان سب کو گھر میں اکٹھا کر کے انہیں کھانا کھلاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: ہر مسکین کو دو مد دیے جائیں گے' ایک مد اس کے کھانے کا ہوگا اور ایک اس کے دستر خوان کا ہوگا۔

16082 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مُدَّانِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

✵✵ ابن ابونجیح نے' مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو دو "مد" دیے جائیں گے۔

16083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِطْعَامُ يَوْمٍ لَيْسَ اَكْلَةً، وَلَكِنْ يَوْمًا مِنْ اَوْسَطِ مَا يُطْعِمُ اَهْلَهُ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دن کا کھانا' کھانا نہیں ہے' بلکہ ایک دن کے کھانے سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے گھر والوں کو جو کھلاتا ہے' اس کا درمیانہ درجہ کا کھانا ہر مسکین کو دیا جائے گا۔

16084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَمَا تُطْعِمُ الْفَذَّ مِنْ اَهْلِكَ

✵✵ ابن جریج نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس طرح تم اپنے گھر والوں کو کھانا کھلاتے ہو۔

16085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: مِنْ اَوْسَطِ مَا يُطْعِمُ اَهْلَهُ يَوْمًا وَاحِدًا عَشَرَةَ اَمْدَادٍ، هُوَ الْقَائِلُ: اَوْ كِسْوَتُهُمْ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّهُ ثَوْبٌ ثَوْبٌ، قُلْتُ: بَلَغَنَا اَنَّ اُنَاسًا يَقُوْلُوْنَ: حَسْبُهُ اَنْ يُطْعِمَهُمْ اَكْلَةً، فَمَا اَسْنَدَ مَا يَقُوْلُ اِلٰى آخِرِ قَوْلِهِ: يُطْعِمُوْنَ يَوْمًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: یہ اس درمیانے درجہ کا کھانا ہوگا' جو آدمی اپنے گھر والوں کو ایک دن میں کھلاتا ہے اور اس کے دس مد ہوں گے' وہ یہ فرماتے ہیں: یا پھر ان کو لباس پہنانا ہوگا' اس کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک' ایک کپڑا دے دیا جائے گا' میں نے کہا: ہم تک تو یہ روایت پہنچی ہے: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے لئے یہی کافی ہے کہ ان سب کو ایک مرتبہ کھانا کھلا دے' تو انہوں نے جو بات بیان کی تھی اس کی سند بیان نہیں کی' آخر میں یہ کہا: وہ ایک دن کا کھانا کھلا دے گا۔

16086 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ

يُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ " قَالَ: وَاَمَّا الْيَمِينُ الَّتِي كَانَ يُؤَكِّدُهَا فَاِنْ كَانَ يَجِدُ مَا يُعْتِقُ اَعْتَقَ وَذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

✵✵ ابن جریج نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنی قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے' جس میں سے ہر مسکین کو گندم کا ایک ''مد'' دے دیتے تھے' وہ یہ فرماتے ہیں: جہاں تک اس قسم کا تعلق ہے' جس میں آدمی نے تاکید پیدا کی ہو' تو اگر اس کے پاس غلام آزاد کرنے کی گنجائش ہو' تو وہ غلام آزاد کرے۔

راوی نے یہ بات موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

16087 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تُطْعِمُ بِالْمُدِّ الَّذِي تَقُوتُ بِهِ اَهْلَكَ

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم وہ ''مد'' کھلاؤ گے' جس کے ذریعے تم اپنے اہل خانہ کو غذا فراہم کرتے ہو۔

16088 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ قَوْلِهِ: مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيكُمْ قَالَ: الْخُبْزُ وَالتَّمْرُ

✵✵ ثوری نے' عبداللہ بن حنش کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اسود بن یزید سے' قرآن کے اس حکم کے بارے میں دریافت کیا:

''جو اس چیز کا درمیانہ ہوگا' جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو''

انہوں نے فرمایا: اس سے مراد روٹی اور کھجور ہے۔

16089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يُجْزِيهِ اِلَّا اَنْ يُطْعِمَ عَشَرَةً قَالَ: وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنِ الْحَسَنِ، اَوْ غَيْرِهِ: اِنْ رَدَّ الطَّعَامَ عَلٰى مِسْكِينٍ وَاحِدٍ اَجْزَاَهُ

✵✵ سفیان ثوری نے' امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کے لئے اس وقت تک کفایت نہیں ہوگی' جب تک وہ دس آدمیوں کو کھانا نہیں کھلا دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب اور حسن بصری اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اگر وہ ایک مسکین کو سارا اناج دے دیتا ہے' تو یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔

16090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سُئِلَ عَنْ اِطْعَامِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي الْكَفَّارَةِ؟ قَالَ: يُجْزِئُهُ، وَقَالَ الْحَكَمُ: لَا يُجْزِئُهُ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: اَرْجُو اَنْ يُجْزِئَهُ اِذَا لَمْ يَجِدْ مُسْلِمِينَ، وَيُعْطِي الْمُكَاتِبَ وَذَا الرَّحِمِ، لَا يُجْبَرُ عَلٰى نَفَقَتِهِ

✵✵ جابر نامی راوی نے' امام شعبی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ان سے کفارے میں یہودی یا عیسائی کو کھانا

کھلانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ آدمی کے لئے کفایت کر جائے گا' جبکہ حکم یہ فرماتے ہیں: یہ اس کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر اس کو مسلمان نہیں ملتے' تو پھر مجھے یہ امید ہے کہ یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا' البتہ اسے چاہیے کہ وہ یہ کفارہ کسی مکاتب غلام یا کسی قریبی رشتہ دار کو دیدے' جس کے خرچ کی پابندی اس پر نہ ہو۔

16091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْكِسْوَةُ ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ

❊❊ ہشام بن حسان نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے (اگر کفارہ لباس فراہم کرنے کی شکل میں ہو) تو دو دو کپڑے دیے جائیں گے۔

16092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيَّ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: اِزَارٌ وَرِدَاءٌ ظَهْرَانِيٌّ مُعَقَّدَةٌ قَالَ: ثِيَابٌ يُؤْتَى بِهَا مِنَ الْبَحْرَيْنِ

❊❊ یزید رقاشی نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک چادر اور ایک تہبند دیا جائے گا' جو ظہرانی ہو اور اس پر گرہ لگی ہوئی ہو۔

راوی کہتے ہیں: یہ وہ کپڑے ہیں جو بحرین سے لائے جاتے تھے۔

16093 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ، وَكَذٰلِكَ كَسَا الْاَشْعَرِيُّ اَبُو مُوسٰى ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ مِنْ مُعَقَّدَةِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ، وَكَذٰلِكَ الْاَشْعَرِيُّ

❊❊ ایوب نے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: دو دو کپڑے دے جائیں گے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بحرینی دو دو کپڑے دیے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: دو دو کپڑے دیے جائیں گے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا تھا۔

16094 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ: اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ كَسَا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ مِنْ مُعَقَّدَةِ الْبَحْرَيْنِ

❊❊ عاصم نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قسم کے کفارے میں بحرین کے دو دو کپڑے دیے تھے۔

16095 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْكِسْوَةُ عِمَامَةٌ يَلُفُّ بِهَا رَاْسَهُ، وَعَبَاءَةٌ يَلْتَفُّ بِهَا

❊❊ داؤد نے سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے: کپڑے میں عمامہ بھی شامل ہوگا' جسے آدمی سر پر لپیٹ لے اور عبا ہوگی جسے آدمی اپنے جسم پر لپیٹ لے۔

16096 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِزَارٌ فَصَاعِدًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

٭٭ معمر نے زہری کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک تہہ بند یا اس سے زیادہ ہر مسکین کو ملے گا۔

16097 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ كِسْوَةِ الْكَفَّارَةِ قَالَ: ثَوْبٌ وَاحِدٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

٭٭ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے حوالے سے کفارے میں لباس فراہم کرنے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ہر مسکین کو ایک کپڑا جو پورا آجائے۔

16098 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْكِسْوَةُ اَدْنَاهُ ثَوْبٌ، وَاَعْلَاهُ مَا شَاءَ

٭٭ ثوری نے ابن ابونجیح کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا اس فراہم کرنے میں کم از کم ایک کپڑا ہوگا اور زیادہ سے زیادہ جو بھی آدمی چاہے۔

16099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَوْلُنَا فِي الْكِسْوَةِ اِنْ كَسَا بَعْضَهُمْ، وَاَطْعَمَ بَعْضَهُمْ اَجْزَاَهُ اِذَا كَانَتِ الْكِسْوَةُ قِيمَةً لِطَعَامٍ

٭٭ ثوری فرماتے ہیں: لباس کے بارے میں ہمارا قول یہ ہے کہ اگر آدمی ان میں سے کسی کو (کفارے میں) لباس فراہم کر دیتا ہے اور کچھ کو لباس فراہم کر دیتا ہے تو یہ آدمی کے لئے کفایت کر جائے گا جبکہ وہ لباس کھانے کی قیمت جتنا ہو۔

16100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: ثَوْبٌ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

٭٭ معمر نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر مسکین کو ایک کپڑا ملے گا۔

16101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ، فَبَدَا لَهُ اَنْ يُكَفِّرَ، فَكَسَا ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ مُعَقَّدَةَ الْبَحْرَيْنِ قَالَ: وَحَلَفَ مَرَّةً اُخْرَى، فَعَجَنَ لَهُمْ وَاَطْعَمَهُمْ

٭٭ ہشام بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک قسم اٹھائی پھر انہیں یہ مناسب لگا کہ وہ اس کا کفارہ دیں تو انہوں نے بحرین کے کپڑوں کے دو دو کپڑے پہننے کے لئے دیے۔

راوی کہتے ہیں: پھر ایک مرتبہ انہوں نے قسم اٹھائی تو اس کے کفارے میں آٹا گندھوا کر لوگوں کو کھانا کھلایا۔

بَابُ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَتَقْدِيمِ التَّكْفِيرِ

باب: (قسم کے کفارے میں) تین دن روزے رکھنا نیز کفارے کو پہلے ادا کرنا

16102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: بَلَغَنَا فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ " قَالَ: وَكَذٰلِكَ نَقْرَؤُهَا "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''اور جو شخص اس کی گنجائش نہ پائے' تو وہ مسلسل تین دن روزے رکھے''۔

عطاء فرماتے ہیں: ہم بھی اسے' اسی طرح پڑھتے ہیں۔

16103 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، وَالْاَعْمَشِ، قَالَا فِیْ حَرْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَكَذٰلِكَ نَقْرَؤُهَا

٭٭ معمر نے' ابواسحاق اور اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تین دن کے لگاتار روزے ہوں گے''

ابواسحٰق فرماتے ہیں: ہم بھی اسے اسی طرح پ ہیں۔

16104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى طَاوُسٍ فَسَاَلَهُ عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِیْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ: صُمْ كَيْفَ شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَاِنَّهَا فِیْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: مُتَتَابِعَاتٍ قَالَ: فَاَخْبِرِ الرَّجُلَ

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: ایک شخص طاؤس کے پاس آیا اور ان سے قسم کے تین روزوں کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم جیسے چاہو' روزے رکھ لو!

مجاہد نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت میں تو یہ الفاظ ہیں:

''مسلسل تین دن کے روزے ہوں گے''

تو انہوں نے فرمایا: تم اس شخص کو اس بارے میں بتادو۔

16105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُلُّ صَوْمٍ فِی الْقُرْآنِ فَهُوَ مُتَتَابِعٌ، اِلَّا قَضَاءَ رَمَضَانَ

٭٭ لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: قرآن میں جس بھی روزے کا ذکر ہے' وہ لگاتار ہوں گے' صرف روزے کی قضاء کا حکم مختلف ہے۔

16106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: اِذَا صَامَ فِیْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ يَوْمَيْنِ ثُمَّ وَجَدَ الْكَفَّارَةَ اَطْعَمَ

٭٭ ثوری نے حکم کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص قسم کے کفارے میں' دو دن روزے رکھ لے' اور پھر کفارے میں کھانا کھلانے کی گنجائش پائے' تو کھانا کھلادے۔

16107 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ يَحْلِفُ فَيُرِيدُ اَنْ يَفْعَلَ الَّذِیْ حَلَفَ اَنْ لَا يَفْعَلَهُ، فَيُكَفِّرُ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُهُ بَعْدُ، وَيَفْعَلُهُ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ، ثُمَّ يُكَفِّرُ بَعْدَمَا يَفْعَلُ،

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ کوئی حلف اٹھاتے تھے اور پھر وہ اس کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے' جس کے بارے میں' انہوں نے بارے میں یہ حلف اٹھایا ہوتا تھا' کہ وہ ایسا نہیں کریں گے' تو بعض اوقات وہ کام کو کرنے سے پہلے کفارہ دے دیتے تھے' اور بعد میں وہ کام کر لیتے تھے' اور بعض اوقات وہ کام پہلے کر لیتے تھے اور کفارہ بعد میں دیتے تھے۔

16108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

✵✵ عبیداللہ بن عمر نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کیا ہے:

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے یہ روایت عبیداللہ بن عمر سے بھی سنی ہے۔

16109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، اَوْ اَخْبَرَنِی مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ - عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ يُكَفِّرُ قَبْلَ اَنْ يَحْنَثَ

✵✵ یزید بن ابراہیم نے' ابن سیرین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کر دیتے تھے۔

16110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْاَسْلَمِیِّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يُكَفِّرُ حَتّٰى يَحْنَثَ "

✵✵ محمد بن زیاد نے' میمون بن مہران کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس وقت تک کفارہ ادا نہیں کرتے تھے' جب تک حانث نہ ہو جائیں۔

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْيَمِينِ

باب: قسم میں استثناء کرنا

16111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ "

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص حلف اٹھائے اور یہ کہے: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا' تو اس شخص پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

16112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ، ثُمَّ

سَمِعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

✵✵ نافع نے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' بعد میں یہ روایت امام عبدالرزاق نے عبیداللہ نامی راوی سے براہ راست بھی سنی تھی۔

16113 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ، وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَيَفْعَلُهُ ثُمَّ لَا يُكَفِّرُ

✵✵ معمر نے' ایوب کے حوالے سے' نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوئی قسم اٹھاتے تھے اور پھر یہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں ایسا' ایسا نہیں کروں گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اگر وہ اس کام کو کر لیتے تھے' تو اس کا کفارہ نہیں دیتے تھے۔

16114 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُهُ

✵✵ معمر نے' زہری کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

16115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَا: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَحْنَثْ"

✵✵ ایوب نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں' جبکہ عبدالرحمٰن نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ''ان شاءاللہ'' کہہ دے' وہ حانث نہیں ہوگا۔

16116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَثْنٰى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ

✵✵ مجاہد نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص استثناء کر لے' اس پر حانث ہونا اور کفارہ لازم نہیں ہوں گے۔

16117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: "مَا مِنْ رَجُلٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ، اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ، اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ، فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، مَا شِئْتَ مِنْهُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَاْ لَمْ يَكُنْ، فَاغْفِرْ لِيْ وَتَجَاوَزْ لِيْ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَصَلَاتِيْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَعَنْتُهُ فَلَعْنَتِيْ عَلَيْهِ، اِلَّا كَانَ فِيْ اسْتِثْنَائِهِ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ"

✵✵ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: اے

اللہ! جو بھی میں نے بات کی' یا جو بھی میں نے نذر مانی ہے' یا جو بھی میں نے حلف اٹھایا' تو وہ سب تیری مشیت کے مطابق ہوں گے تو ان میں سے جو چاہے گا' وہ ہو جائے گا' اور جو تو چاہے گا' وہ نہیں ہوگا' تو تو اس حوالے سے میری مغفرت کرنا' اور مجھ سے درگزر کرنا اے اللہ! میں جس کے لئے رحمت کی دعا کروں گا' تو میری اس کے لئے دعا' رحمت ہوگی' میری اس پر لعنت ہوگی' البتہ جو چیز استثنائی ہو' اس کا حکم مختلف ہوگا' البتہ بقیہ دن کے لئے' اس کا استثناء ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

16118 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ"

✵✵ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ''ان شاء اللہ'' کہہ دے' وہ حانث نہیں ہوتا''۔

16119 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَنِ اسْتَثْنَى لَمْ يَحْنَثْ ، وَلَهُ الثُّنْيَا مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: جو شخص استثناء کرلے' وہ حانث نہیں ہوتا' اور آدمی جب تک اپنی جگہ سے اٹھتا نہیں ہے' اسے اس وقت تک استثناء کا حق حاصل ہوتا ہے۔

16120 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ قَالَ: اَلِاسْتِثْنَاءُ فِی الْيَمِيْنِ بِقَدْرِ حَلْبِ النَّاقَةِ الْغَزِيْرَةِ

✵✵ ابن عیینہ نے' ابن ابو نجیح کا یہ بیان نقل کیا ہے: قسم میں استثناء کرنے کا وقت اتنا ہوتا ہے' جتنا اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جائے

16121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِی عَطَاءٌ: "اِذَا حَلَفَ ثُمَّ اسْتَثْنَى عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ عِنْدَ ذٰلِكَ ، كَاَنَّهُ يَقُوْلُ: مَا لَمْ يَقْطَعِ الْيَمِيْنَ وَيَتْرُكْهُ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے فرمایا: جب آدمی حلف اٹھائے اور اس کے فوراً بعد استثناء کرلے' تو گویا وہ یہ کہنا چاہ رہے تھے: یہ اس وقت تک ہوگا' جب قسم کے کلمات منقطع نہ ہوئے ہوں' اور انہیں ترک نہ کیا ہو۔

16122 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنِ اتَّصَلَ الْكَلَامُ فَلَهُ اسْتِثْنَاؤُهُ ، وَاِنْ قَطَعَهُ وَسَكَتَ ، ثُمَّ اسْتَثْنَى ، فَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ ، وَالنَّاسُ عَلَيْهِ

✵✵ ثوری بیان کرتے ہیں: اگر آدمی نے کلام کے ساتھ ہی استثناء کیا ہو' تو اسے استثناء کا حق حاصل ہوگا' اگر اس نے کلام کو روک دیا اور خاموش ہو گیا' اور پھر استثناء کیا' تو پھر اسے استثناء کا حق حاصل نہیں ہوگا' لوگ اسی بات کے قائل ہیں۔

16123 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

✸✸ سماک بن حرب نے عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا''

پھر آپ ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے چاہا''۔

16124 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَهُ ثُنْيَاهُ مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ ذٰلِكَ كَلَامٌ اِذَا اتَّصَلَ

✸✸ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی کو استثناء کا حق اس وقت حاصل ہوگا' جب درمیان میں کوئی اور کلام نہ ہو' اور استثناء متصل ہو۔

16125 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فِيْمَا نَعْلَمُ مِثْلَهُ

✸✸ ہمارے علم کے مطابق زہری نے قتادہ سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اسْتَثْنٰى فِيْ نَفْسِهِ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، حَتّٰى يُظْهِرَهُ بِلِسَانِهِ

✸✸ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی نے دل میں استثناء کیا ہو' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' جب تک وہ زبان کے ذریعے اس کا اظہار نہیں کرتا۔

16127 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُسْمِعَ نَفْسَهُ

✸✸ معمر نے' حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' جب تک آدمی اونچی آواز میں' استثناء نہیں کرتا کہ اسے خود آواز آئے۔

16128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ: امْرَاَتُهُ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ لَا يَفْعَلُهُ قَالَ: لَا تُطَلَّقُ امْرَاَتُهُ، وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ ذٰلِكَ حَمَّادٌ،

✸✸ معمر نے' طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو یہ کہتا ہے: اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی بیوی کو طلاق ہے' اگر میں نے ایسا' ایسا نہ کیا' پھر وہ ایسا نہیں کرتا' تو انہوں نے فرمایا: اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی' اور اس شخص پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حماد نے بھی یہی بات کہی ہے۔

16129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَحَمَّادٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ ثوری نے طاؤس کے صاحبزادے اور حماد سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

16130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ اَنْ لَا يَفْعَلَ كَذَا وَكَذَا اِلَّا اَنْ يَحْنَثَ قَالَ: اِذَا حَنِثَ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو یہ قسم اٹھاتا ہے کہ وہ ایسا ایسا نہیں کرے گا' البتہ اگر وہ حانث ہوجائے' تو حکم مختلف ہے' تو انہوں نے فرمایا: جب وہ حانث ہوگا' تو اس پر کفارہ لازم ہوگا۔

16131 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا حَرَّكَ لِسَانَهُ اَجْزَاَ عَنْهُ فِي الِاسْتِثْنَاءِ

✵✵ معمر نے' قتادہ کے حوالے سے' حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جب آدمی اپنی زبان کو حرکت دیدے' تو استثناء میں یہ چیز اس کے لئے کفایت کر جائے گی۔

بَابُ تَحْلِيلِ الضَّرْبِ

باب: (کسی کی) پٹائی کرنے کو حلال قرار دینا

16132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَدْ رَآهُ يَتَحَلَّلُ يَمِيْنَهُ فِي ضَرْبٍ نَذَرَهُ بِاَدْنَى ضَرْبَةٍ، فَقَالَ عَطَاءٌ: "قَدْ نَزَلَ فِي ذٰلِكَ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَ: (وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ) (ص: 44)"، فَقَالَ رَجُلٌ: فِي كَمْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: "بَلَغَنَا اَنَّهُ كَانَ حَلَفَ لَيَجْلِدَنَّهَا مِائَةَ سَوْطٍ

✵✵ عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے عبداللہ کو دیکھا کہ اس نے مارنے کی نذر مانی تھی' اور اپنی قسم کو ہلکی سی ضرب کے ذریعے پورا کرلیا' تو عطاء نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے' اس بارے میں اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کیا ہے:

''اور تم تنکے پکڑو اور اس کے ذریعے اس کو مارو اور حانث نہ ہوجاؤ''

ایک شخص نے دریافت کیا: یہ کتنے کے بارے میں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے یہ قسم اٹھائی تھی' کہ وہ اس کو ایک سو چھڑیاں ماریں گے۔

16133 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ فَاحِشَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَرِيْضٌ عَلٰى سَفَرِ مَوْتٍ، فَاَخْبَرَ بَعْضُ اَهْلِهِ مَا صَنَعَ، فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ -: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنْوٍ فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ، فَضَرَبَ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً

✵✵ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کرلیا' اور وہ

بیمار تھا اور قریب المرگ تھا' پھر اس نے اپنے گھر والوں کو اپنے اس عمل کے بارے میں بتایا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور اس کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ایک شاخ لی گئی' جس میں ایک سو ذیلی شاخیں تھیں' تو وہ اس شخص کو ماردی گئیں۔

16134 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَاَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، "اَنَّ مُقْعَدًا عِنْدَ حِرَاءِ سَعْدٍ زَنَى بِامْرَاَةٍ، فَاعْتَرَفَ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْلَدَ بِاِثْكَالِ النَّخْلِ

✵✵ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اپاہج شخص نے ''حراءِسعد'' کے پاس' ایک خاتون کے ساتھ زنا کر لیا' اس نے اعتراف کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کھجور کی شاخوں کے ذریعے اس کی پٹائی کی گئی۔

16135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ حَلَفَ اَنْ يَضْرِبَ مَمْلُوكَهُ قَالَ: يَحْنَثُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَضْرِبَهُ

قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ: وَحَلَفْتُ اَنْ اَضْرِبَ مَمْلُوكَةً لِي رَاغَتْ اِنْ قَدَرْتُ عَلَيْهَا فَوَجَدْتُهَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبِي، فَقَالَ: بَلَغَنِي اَنَّكَ حَلَفْتَ اَنَّكَ اِنْ قَدَرْتَ عَلٰى مَمْلُوكَتِكَ اَنْ تَضْرِبَهَا، وَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي اَنَّ النَّفْسَ تَدُورُ فِي الْبَدَنِ، فَرُبَّمَا كَانَ قَرَارُهَا الرَّاْسَ، وَرُبَّمَا كَانَ قَرَارُهَا فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى عَدَّدَ مَوَاضِعَ، فَتَقَعُ الضَّرْبَةُ عَلَيْهَا فَتَتْلَفُ، فَلَا تَفْعَلْ قَالَ: فَلَمْ اَضْرِبْهَا، وَلَمْ يَاْمُرْنِي بِتَكْفِيرٍ

✵✵ مغیرہ نے' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص یہ قسم اٹھاتا ہے کہ وہ اپنے غلام کی پٹائی کرے گا' تو انہوں نے فرمایا: اس کا اپنی قسم کو توڑ دینا' میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ اس کی پٹائی کرے۔

ابن تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حلف اٹھایا کہ میں اس کنیز کی پٹائی کروں گا' جس نے دھوکہ دیا تھا' اگر میں نے اس پر قابو پالیا' جب میں نے اس پر قابو پالیا' تو وہ میرے والد کے پاس پہنچ گئے۔

انہوں نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تم نے یہ قسم اٹھائی کہ تم اپنی اس کنیز پر قابو پالو گے' تو تم اس کی پٹائی کرو گے حالانکہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جان پورے جسم میں گھومتی ہے' پھر بعض اوقات وہ سر میں ٹھہر جاتی ہے اور جب سر میں فلاں فلاں جگہ پر ٹھہرتی ہے' انہوں نے متعدد مقامات کا ذکر کیا' تو پھر اس پر ضرب واقع ہوتی ہے' تو وہ جان ضائع ہو جاتی ہے' اس لئے تم ایسا نہ کرو' انہوں نے کہا: میں اسے نہیں ماروں گا' پھر میرے والد نے کفارہ دینے کا حکم بھی نہیں دیا۔

بَابُ كَفَّارَةِ الْاِخْلَاصِ

باب: اخلاص کا کفارہ

16136 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي خَلَّادٌ - اَوْ غَيْرُهُ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ عِنْدَهُ اِنْسَانٌ كَاذِبًا بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ

حَلِفُكَ كَاذِبًا بِاِخْلَاصِكَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: خلاد اور دیگر حضرات نے' مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے' ایک شخص' اللہ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھائی' وہ اللہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے اخلاص (یعنی اللہ تعالیٰ کے وحدانیت کے اعتراف) کی وجہ سے' تمہاری جھوٹی قسم کی مغفرت ہوگئی' یا اس کی مانند کوئی اور بات ارشاد فرمائی۔

16137 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ نَاقَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ صَاحِبُهَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانًا سَرَقَ نَاقَتِي، فَجِئْتُهُ، فَاَبٰى اَنْ يَرُدَّهَا اِلَيَّ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْدُدْ اِلٰى هٰذَا نَاقَتَهُ فَقَالَ: وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَخَذْتُهَا، وَمَا هِيَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَلَمَّا قَفَاهُ جَاءَهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَذَبَ وَاَنَّهَا عِنْدَهُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَلْيَرُدَّهَا وَاَخْبَرَهُ: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَهُ بِالْاِخْلَاصِ

✵✵ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' بازار سے اونٹنی چرالی' اس کا مالک آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص نے میری اونٹنی چرالی ہے' میں اس کے پاس گیا' اس نے مجھے واپس کرنے سے انکار کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے اس دوسرے شخص کو بلوایا اور فرمایا: تم اس شخص کی اونٹنی اسے واپس کر دو' اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں نے اسے پکڑا نہیں ہے' یہ میری ہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چلے جاؤ! جب وہ شخص چلا گیا' تو حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے' اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اس نے غلط بیانی کی ہے' اور وہ اونٹنی اس شخص کے پاس ہے' نبی اکرم ﷺ نے اسے بلوایا اور اسے بتایا: اخلاص (یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اعتراف والے کلمے) کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ نے اِس کی مغفرت کر دی ہے۔

16136-مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2217' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الأيمان' باب ما جاء في اليمين الغموس - حديث:18498' معرفة السنن والآثار للبيهقي - الأيمان والنذور' اليمين الغموس - حديث:5973' البحر الزخار مسند البزار - عبيدة بن عمرو السلماني ' حديث:1920

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ، شرح وتخریج کی ہوئی کتب